أحاديث: 6412 — 7563

كتاب الرقاق — كتاب التوحيد

صحیح بخاری (اُردو)

6

تالیف

امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و فوائد

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

دار السلام
DARUSSALAM

صحیح بخاری (اردو)

6

تالیف

امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و فوائد

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

نظرثانی و تصحیح و تحقیق

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

مولانا ابو عبداللہ محمد عبدالجبار حفظہ اللہ — حافظ محمد آصف اقبال حفظہ اللہ

مولانا محمد عثمان منیب حفظہ اللہ — مولانا مختار احمد ضیار حفظہ اللہ

مولانا غلام مرتضیٰ حفظہ اللہ

دار السلام
DARUSSALAM

دارالسلام
کتاب وسنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
DARUSSALAM

سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پرنس عبدالعزیز بن جلاوی سٹریٹ پوسٹ بکس:22743 الریاض:11416 سعودی عرب

فون: 4043432-4033962 1 00966 فیکس:4021659 www.darussalamksa.com

Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الریاض • علیا فون: 4614483 1 00966 فیکس: 4644945 • الملز فون: 4735220 1 00966 فیکس: 4735221
• سویدی فون: 4286641 1 00966 • [illegible] فون/فیکس: 2860422 1 00966

جدہ فون: 6879254 2 00966 فیکس: 6336270 مدینہ منورہ فون: 8234446,8230038 4 00966 فیکس: 8151121 04

الخبر فون: 8692900 3 00966 فیکس: 8691551 3 00966 خمیس مشیط فون/فیکس: 2207055 7 00966

ینبع البحر فون: 0500887341 فیکس: 8691551 القصیم (بریدہ) فون: 0503417156 فیکس: 3696124 6 00966

امریکہ • نیویارک فون: 5925 625 718 001 • [illegible]: 0419 722 713 001 کینیڈا • [illegible] فون: 416 4186619 001

لندن • [illegible] فون: 77252246 20 0044-85394885 20 0044 • [illegible]: 7739309 0121 0044

متحدہ عرب امارات • شارجہ فون: 5632623 6 00971 فیکس: 5632624 فرانس فون: 52928 480 01 0033 فیکس: 52997 480 01 0033

انڈیا • [illegible] فون: 45566249 44 0091 موبائل: 12041 98841 0091 • [illegible] فون: 4180 2373 22 0091

• [illegible] فون: 4892 2451 40 0091 موبائل: 30850 98493 0091 • [illegible] فون: 42157847 44 0091

سری لنکا • [illegible] فون: 358712 115 0094 • [illegible] فون: 2669197 114 0094

پاکستان ہیڈ آفس ومرکزی شوروم

36 لوئر مال، [illegible] فون: 00 4 32 372 ,24 400 372 ,34 240 373 42 0092 فیکس: 72 540 373 042

• غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 54 200 371 42 0092 فیکس: 03 207 373 042

• Y بلاک، گول کمرشل مارکیٹ، دکان:2 (گراؤنڈ فلور) ڈیفنس، لاہور فون: 10 926 356 42 0092

کراچی مین طارق روڈ، ڈاؤمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی کراچی فون: 36 939 343 21 0092 فیکس: 37 939 343 21 0092

اسلام آباد F-8 مرکز، ایوب مارکیٹ، شاہ ویز سنٹر: 13 815 22 51 0092

info@darussalampk.com | www.darussalampk.com

صحیح بخاری (اردو)

6

ح مكتبة دارالسلام، ١٤٣٤ هـ
فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

البخاري
صحيح البخاري - مجلد ٦: اردو / البخاري؛ عبدالستار الحماد - الرياض؛ ١٤٣٤هـ
ص: ٨٥٠ - ١٧×٢٤ سم
ردمك: ٤-٢٢٦-٥٠٠٠-٦٠٣-٩٧٨
١- الحديث الصحيح ٢- الحديث - شرح ١. الحماد، عبدالستار
(محقق) ب. العنوان
ديوي ٢٣٥،١ ١٤٣٤/٣٩٩٢

رقم الإيداع: ١٤٣٤/٣٩٩٢
ردمك: ٤-٢٢٦-٥٠٠٠-٦٠٣-٩٧٨

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔

فہرست مضامین (جلد ششم)

٩٤ - كتاب التمني — تمناؤں اور آرزوؤں کا بیان 465

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

81- كِتَابُ الرِّقَاقِ

دل کو نرم کرنے والی احادیث کا بیان

(١) [بَابُ] الصِّحَّةِ وَالْفَرَاغِ، وَلَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ

باب: 1- صحت اور فرصت کی اہمیت، نیز یہ بیان کہ ''زندگی تو درحقیقت آخرت کی زندگی ہے''

٦٤١٢ - أَخْبَرَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ - هُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ - عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ».

[6412] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے: وہ صحت اور فراغت ہے۔''

وَقَالَ عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِيهِ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

عباس عنبری نے کہا: ہم سے صفوان بن عیسیٰ نے بیان کیا عبداللہ بن سعید بن ابو ہند سے، انھوں نے اپنے باپ سے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس سے سنا، انھوں نے اس حدیث کو نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

٦٤١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ» [راجع: ٢٨٣٤].

[6413] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! آخرت کی زندگی کے علاوہ اور کوئی زندگی نہیں، اس لیے تو مہاجرین اور انصار کی اصلاح فرما۔''

٦٤١٤ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْخَنْدَقِ وَهُوَ يَحْفِرُ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ، وَبَصُرَ بِنَا فَقَالَ: «اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ».

[6414] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم غزوۂ خندق کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپ خندق کھودتے تھے اور ہم مٹی اٹھاتے تھے۔ آپ نے ہمیں دیکھا تو فرمایا: ”اے اللہ! زندگی تو صرف آخرت کی زندگی ہے، اس لیے تو انصار ومہاجرین کو معاف فرما دے۔“

تَابَعَهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اس روایت کی متابعت حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بھی نبی ﷺ سے کی ہے۔

فائدہ: یہ روایت حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے، اس لیے اس کے آخر میں متابعت والا جملہ اصولی طور پر درست معلوم نہیں ہوتا جیسا کہ شارحین بخاری نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے۔

(٢) بَابُ مَثَلِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ

باب:2- آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿أَنَّمَا ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا لَعِبٌ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿مَتَٰعُ ٱلْغُرُورِ﴾ [الحديد: ٢٠].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: خوب جان لو! دنیا کی زندگی محض کھیل تماشا...... دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا سامان ہے۔“

٦٤١٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا». [راجع: ٢٧٩٤]

[6415] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا و مافیها سے بہتر ہے اور اللہ کے راستے میں صبح کو یا شام کو چلنا بھی دنیا و مافیها سے بہتر ہے۔“

(٣) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ [أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ]»

باب: 3- فرمانِ نبوی: ”دنیا میں ایسے رہو گویا تم مسافر ہو یا راہ گیر“ کا بیان

٦٤١٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو الْمُنْذِرِ الطُّفَاوِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ: حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

[6416] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا شانہ پکڑ کر فرمایا: ”دنیا میں اس طرح رہو گویا تم مسافر ہو یا راستے پر چلنے

عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَنْكِبِي فَقَالَ: «كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ».

والے ہو۔"

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ. وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: شام ہو جائے تو صبح کے منتظر نہ رہو اور صبح ہو جائے تو شام کا انتظار نہ کرو۔ تندرستی کی حالت میں وہ عمل کرو جو بیماری کے دنوں میں کام آئیں اور زندگی کو موت سے پہلے غنیمت خیال کرو۔

فائدہ: انسان کی سب سے بڑی بدبختی یہ ہے کہ وہ اللہ کے احکام اور انجام آخرت سے بے فکر ہو کر نفسانی خواہشات اور دنیا کی فانی لذتوں ہی کو اپنا مقصد بنالے اور ہمیشہ اس کے لیے کوشاں رہے جبکہ رسول اللہ ﷺ کی دنیا کے متعلق تعلیم یہ ہے کہ اسے پردیسی یا راہ چلتے مسافر کی طرح گزارا جائے۔ انسان کے حالات یکساں نہیں رہتے، لہٰذا اسے چاہیے کہ جب اللہ تعالیٰ اسے کچھ کام کرنے کا موقع عطا فرمائے تو اسے غنیمت خیال کرتے ہوئے اخروی کامیابی حاصل کرنے کے لیے جو کچھ کر سکتا ہو اس وقت کرے کیا خبر کہ آئندہ اسے موقع نہ مل سکے۔ واللّٰہ المستعان.

(٤) بَابٌ: فِي الْأَمَلِ وَطُولِهِ

باب:4- آرزو اور اس کی رسی کا دراز ہونا

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَمَن زُحْزِحَ عَنِ ٱلنَّارِ وَأُدْخِلَ ٱلْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾ الْآيَةَ [آل عمران: ١٨٥].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "جو شخص دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو یقیناً وہ کامیاب ہو گیا۔"

﴿بِمُزَحْزِحِهِۦ﴾ [البقرة: ٩٦] بِمُبَاعِدِهِ.

﴿بمزحزحه﴾ کے معنی ہیں: "ہٹانے والا۔"

وَقَوْلِهِ: ﴿ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا۟ وَيَتَمَتَّعُوا۟﴾ الْآيَةَ [الحجر: ٣].

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: "انھیں ان کے حال پر چھوڑ دیں کہ کھا پی لیں اور مزے اڑا لیں۔"

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً، وَارْتَحَلَتِ الْآخِرَةُ مُقْبِلَةً، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونٌ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ، وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلَ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دنیا پیٹھ پھیرنے والی ہے اور آخرت سامنے آ رہی ہے۔ ان دونوں (دنیا و آخرت) میں سے ہر ایک کے طالب ہیں۔ تم آخرت کے طلبگار بنو، دنیا کے چاہنے والے نہ بنو۔ بلاشبہ آج عمل کا موقع ہے حساب نہیں اور کل حساب ہو گا عمل کا موقع نہیں ملے گا۔

٦٤١٧ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا

[6417] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

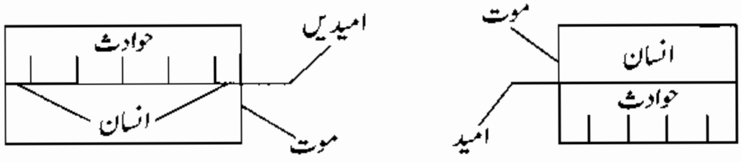
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُنْذِرٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ ﷺ خَطًّا مُرَبَّعًا، وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ، وَخَطَّ خُطُطًا صِغَارًا إِلَى هٰذَا الَّذِي فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسَطِ، فَقَالَ: «هٰذَا الْإِنْسَانُ، وَهٰذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ - أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ - وَهٰذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ، وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ، فَإِنْ أَخْطَأَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا، وَإِنْ أَخْطَأَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا».

انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک مربع خط کھینچا۔ پھر اس کے درمیان سے ایک اور خط کھینچا جو مربع خط سے باہر نکلا ہوا تھا۔ اس کے بعد آپ نے درمیانے اندرونی خط کے دائیں بائیں دونوں جانب چھوٹے چھوٹے مزید خط کھینچے پھر فرمایا: ''یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے۔ اور یہ خط جو باہر نکلا ہوا ہے وہ اس کی امید ہے۔ چھوٹے چھوٹے خطوط اس کی دنیاوی مشکلات ہیں۔ اگر انسان ایک مشکل سے بچ کر نکل جاتا ہے تو دوسری میں پھنس جاتا ہے اور اگر دوسری سے نکلتا ہے تو تیسری میں پھنس جاتا ہے۔''

٦٤١٨ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ ﷺ خُطُوطًا، فَقَالَ: «هٰذَا الْأَمَلُ وَهٰذَا أَجَلُهُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْأَقْرَبُ».

[6418] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے چند خطوط کھینچے پھر فرمایا: ''یہ انسان کی امید ہے اور یہ اس کی موت ہے۔ انسان اسی حالت میں رہتا ہے کہ قریب والا خط (موت) اس تک پہنچ جاتا ہے۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے جو خطوط کھینچے ان کی درج ذیل صورت بنتی ہے:



اس تمثیل سے رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سمجھائی ہے کہ انسان لمبی چوڑی خواہشات رکھتا ہے جو اس کی زندگی سے بھی باہر نکلی ہوتی ہیں، اچانک موت آ کر انسان کا خاتمہ کر دیتی ہے اور اس کی امیدیں دھری کی دھری رہ جاتی ہیں اور وہ ان کی تکمیل سے پہلے ہی فوت ہو جاتا ہے۔

(٥) بَابُ مَنْ بَلَغَ سِتِّينَ سَنَةً فَقَدْ أَعْذَرَ اللهُ إِلَيْهِ فِي الْعُمُرِ

باب: 5- جو شخص ساٹھ برس کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ نے عمر کے بارے میں اس کے لیے عذر کا کوئی موقع باقی نہیں رکھا

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ ٱلنَّذِيرُ﴾. [فاطر: ٣٧]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''کیا ہم نے تمھیں اتنی عمر نہیں دی تھی کہ اس میں اگر کوئی نصیحت حاصل کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا اور تمھارے پاس خاص ڈرانے والا بھی آیا؟''

٦٤١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْغِفَارِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَعْذَرَ اللهُ إِلَى امْرِئٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتَّى بَلَّغَهُ سِتِّينَ سَنَةً».

[6419] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے عذر کے متعلق حجت تمام کر دی جس کی موت کو مؤخر کیا یہاں تک کہ وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا۔''

تَابَعَهُ أَبُو حَازِمٍ وَابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ.

ابوحازم اور ابن عجلان نے سعید مقبری سے روایت کرنے میں معن بن یزید کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: انسانی عمر کے چار حصے ہیں: * سن طفولیت: جب تک وہ بالغ نہیں ہوتا۔ * سن شباب: جب وہ جوان ہوتا ہے۔ * سن کہولت: جب وہ ساٹھ برس کا ہو جائے۔ * سن شیخوخت: جب اس سے اوپر چلا جائے۔ اس عمر میں انسان کی قوت کمزور پڑ جاتی ہے اور وہ انحطاط کا شکار ہو جاتا ہے۔ موت بھی اس کے سر پر منڈلانے لگتی ہے۔ جب انسان ساٹھ برس کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام عذر مسترد کر دیتا ہے۔ انسان کا اس وقت یہ عذر قبول نہیں کیا جائے گا کہ اسے توبہ و استغفار کے لیے تھوڑی عمر ملی ہے کیونکہ سن بلوغ سے ساٹھ سال تک کافی وقت ہے جس میں انسان سوچ بچار کر کے صحیح راستہ اختیار کر سکتا ہے۔

٦٤٢٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ: فِي حُبِّ الدُّنْيَا، وَطُولِ الْأَمَلِ».

[6420] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بوڑھے انسان کا دل دو چیزوں کے بارے میں ہمیشہ جوان رہتا ہے: ان میں سے ایک دنیا کی محبت اور دوسرے لمبی امید ہے۔''

قَالَ لَيْثٌ: عَنْ يُونُسَ - وَابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ - عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَأَبُو سَلَمَةَ.

لیث نے یونس سے بیان کیا۔ اور ابن وہب نے بھی یونس سے بیان کیا، انھوں نے ابن شہاب سے، انھوں نے کہا: مجھے سعید اور ابوسلمہ نے خبر دی۔

٦٤٢١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا

[6421] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَكْبَرُ ابْنُ آدَمَ، وَيَكْبَرُ مَعَهُ اثْنَتَانِ: حُبُّ الْمَالِ، وَطُولُ الْعُمُرِ».
رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ.

کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کی عمر بڑھتی جاتی ہے اور اس کے ساتھ دو چیزیں بھی اس کے اندر پروان چڑھتی جاتی ہیں: ایک مال کی محبت اور دوسری درازیٔ عمر کی خواہش۔''

(٦) بَابُ الْعَمَلِ الَّذِي يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللهِ تَعَالَى

باب:6- وہ عمل جس میں اللہ کی رضا جوئی مطلوب ہو

فِيهِ سَعْدٌ.

اس میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث ہے۔

٦٤٢٢ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ، وَزَعَمَ مَحْمُودٌ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَقَالَ: وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ [راجع: ٧٧]

[6422] حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی یہ بات میرے ذہن میں خوب محفوظ ہے، انھیں یہ بھی یاد ہے کہ آپ ﷺ نے ان کے ایک ڈول میں سے پانی لے کر مجھ پر کلی کی تھی۔

٦٤٢٣ - قَالَ: سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ قَالَ: غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «لَنْ يُوَافِيَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، يَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ النَّارَ». [راجع: ٤٢٤]

[6423] محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بیان کیا کہ میں نے عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، جو بنو سالم کے ایک فرد ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: ''جب کوئی بندہ قیامت کے دن بایں حالت پیش ہوگا کہ اس نے کلمۂ لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہوگا اور اس اقرار سے مقصود اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہو گی تو اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کو اس پر حرام کر دے گا۔''

٦٤٢٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةَ».

[6424] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے اس مومن بندے کے لیے میرے پاس جنت کے علاوہ اور کوئی بدلہ نہیں جس کی کوئی محبوب اور پیاری چیز میں دنیا سے قبض کر لوں اور وہ اس پر صبر کر کے ثواب کا طالب رہے۔''

(٧) بَابُ مَا يُحْذَرُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَالتَّنَافُسِ فِيهَا

٦٤٢٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ - وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ ابْنِ لُؤَيٍّ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ - أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ، فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِهِ فَوَافَقَتْ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ رَآهُمْ وَقَالَ: «أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ وَأَنَّهُ جَاءَ بِشَيْءٍ؟» قَالُوا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ، فَوَاللهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ، وَلٰكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا أَلْهَتْهُمْ». [راجع: ٣١٥٨]

٦٤٢٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى

باب:7- دنیا کی بہاریں اور ان میں دلچسپی لینے سے گریز کرنے کا بیان

[6425] حضرت عمرو بن عوف ؓ سے روایت ہے، جو بنو عامر بن لوی کے حلیف ہیں اور غزوۂ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک تھے۔ انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ کو بحرین میں جزیہ وصول کرنے کے لیے روانہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اہل بحرین سے صلح کر لی تھی اور ان پر حضرت علاء بن حضرمی ؓ کو امیر مقرر کیا تھا۔ حضرت ابوعبیدہ ؓ بحرین سے مال لے کر آئے تو انصار نے ان کے آنے کی خبر سنی اور نماز فجر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ادا کی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو انصار آپ کے سامنے آ گئے۔ آپ انھیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: ”میرا خیال ہے کہ تم نے ابوعبیدہ کے آنے کی خبر سنی ہے اور تمھیں یہ بھی معلوم ہوا ہو گا کہ وہ کچھ لے کر آئے ہیں؟“ انصار نے کہا: ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”تمھیں خوشخبری ہو اور تم اس کی امید رکھو جو تمھیں خوش کر دے گی، اللہ کی قسم! مجھے تمھارے فقر و تنگدستی کا اندیشہ نہیں بلکہ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ دنیا تم پر بھی اسی طرح کشادہ کر دی جائے گی جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ کر دی گئی تھی اور تم بھی اس کے حصول کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی اسی طرح کوشش کرو گے جس طرح وہ کرتے تھے اور وہ تمھیں بھی اسی طرح غافل کر دے گی جس طرح ان لوگوں کو غافل کیا تھا۔“

[6426] حضرت عقبہ بن عامر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ باہر تشریف لے گئے اور احد کے شہداء پر اس طرح نماز جنازہ پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی

أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ - أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ - وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا». [راجع: ١٣٤٤]

ہے۔ پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: ''میں تمھارا ''میر سفر'' ہوں گا اور تم پر گواہی دوں گا۔ اللہ کی قسم! میں اب اپنا حوض دیکھ رہا ہوں۔ مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دے دی گئی ہیں۔ اللہ کی قسم! مجھے تمھارے متعلق یہ اندیشہ نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگو گے لیکن مجھے یہ خطرہ ضرور ہے کہ تم حصول دنیا کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو گے۔''

فائدہ: دنیا کی بہاریں اور اس کی رنگینی جس پر کھول دی جائے اسے چاہیے کہ اس کے برے انجام اور سنگین نتائج سے بچنے کی کوشش کرے۔ اسے دیکھ کر خود کو مطمئن نہ کرے اور نہ اس کے متعلق کسی دوسرے سے آگے بڑھنے کی تگ ودو ہی کرے۔

٦٤٢٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَكْثَرَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ»، قِيلَ: وَمَا بَرَكَاتُ الْأَرْضِ؟ قَالَ: «زَهْرَةُ الدُّنْيَا». فَقَالَ رَجُلٌ: هَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَصَمَتَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، ثُمَّ جَعَلَ يَمْسَحُ عَنْ جَبِينِهِ فَقَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ؟» قَالَ: أَنَا، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: لَقَدْ حَمِدْنَاهُ حِينَ طَلَعَ لِذٰلِكَ، قَالَ: «لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ، إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، وَإِنَّ كُلَّ مَا أَنْبَتَ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرَةِ، أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ اجْتَرَّتْ وَثَلَطَتْ وَبَالَتْ، ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ، وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ، مَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ

[6427] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک مجھے تمھارے متعلق سب سے زیادہ اندیشہ اس بات کا ہے جب اللہ تعالیٰ تمھارے لیے زمین کی برکات نکال دے گا۔'' عرض کی گئی: زمین کی برکات کیا ہیں؟ فرمایا: ''دنیا کی چمک دمک۔'' اس پر ایک آدمی نے پوچھا: کیا بھلائی سے برائی پیدا ہوسکتی ہے؟ نبی ﷺ یہ سن کر خاموش ہو گئے، حتی کہ میں نے گمان کیا کہ شاید آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ اس کے بعد آپ نے پیشانی سے پسینہ صاف کرتے ہوئے فرمایا: ''سائل کہاں ہے؟'' اس نے کہا: میں حاضر ہوں۔ جب اس سوال کا حل سامنے آیا تو ہم نے اس آدمی کی تعریف کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بھلائی سے تو صرف بھلائی ہی پیدا ہوتی ہے لیکن یہ مال سرسبز اور میٹھا ہوتا ہے اور جو گھاس بھی موسم بہار میں پیدا ہوتی ہے وہ حرص کے ساتھ کھانے والوں کو ہلاک کر دیتی ہے یا ہلاکت کے قریب پہنچا دیتی ہے۔ ہاں، وہ جانور جو پیٹ بھر کر کھائے، جب اس نے کھا لیا اور اس کی دونوں کوکھیں بھر گئیں تو اس نے

كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ». [راجع: ٩٢١]

سورج کی طرف منہ کر کے جگالی کرنا شروع کر دی، پھر لید اور پیشاب کیا، اس کے بعد وہ پھر لوٹ کر آیا اور گھاس کھائی۔ بلاشبہ یہ مال بہت شیریں ہے لیکن اس شخص کے لیے جس نے اسے حق کے ساتھ لیا اور حق ہی میں صرف کیا یہ تو بہت ہی اچھا ہے۔ اور جس نے اسے ناجائز ذرائع سے حاصل کیا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا تو ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اعتدال کے ساتھ گھاس چرنے والے حیوان کی مثال دے کر اعتدال پسندی کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور جو جانور بے اعتدالی سے اس گھاس کو کھاتا ہے وہ بدہضمی سے ہلاک ہوتا ہے یا بیماری اسے دبوچ لیتی ہے۔ دنیا کے مال و متاع کی بھی یہی مثال ہے یہاں بھی ہر حال میں اعتدال اور میانہ روی بہت ضروری ہے۔

٦٤٢٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ - قَالَ عِمْرَانُ: فَمَا أَدْرِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ قَوْلِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا - ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُوفُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ». [راجع: ٢٦٥١]

[6428] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سب سے بہتر زمانہ میرا ہے، پھر ان لوگوں کا زمانہ ہے جو ان کے بعد ہوں گے...... حضرت عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ نبی ﷺ نے اس ارشاد کو دو مرتبہ دہرایا یا تین مرتبہ...... پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو گواہی دیں گے لیکن ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔ وہ خیانت کریں گے اور ان پر سے اعتماد جاتا رہے گا۔ وہ نذر مانیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے اور ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔''

٦٤٢٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ، وَأَيْمَانُهُمْ شَهَادَتَهُمْ». [راجع: ٢٦٥٢]

[6429] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر وہ جو ان سے متصل ہیں، پھر وہ جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے اور کبھی گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے۔''

٦٤٣٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوَى يَوْمَئِذٍ سَبْعًا فِي بَطْنِهِ وَقَالَ: لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِالْمَوْتِ، إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا بِشَيْءٍ، وَإِنَّا أَصَبْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ. [راجع: ٥٦٧٢]

[6430] حضرت قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے (بیماری کی وجہ سے) اس دن اپنے پیٹ پر سات داغ لگائے تھے، انھوں نے کہا: اگر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موت مانگنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اپنے لیے موت کی دعا ضرور کرتا۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم گزر گئے لیکن دنیا نے ان کے ثواب میں کچھ کمی نہ کی، البتہ ہم نے دنیا میں اس قدر مال حاصل کیا کہ مٹی کے سوا اس کے لیے اور کوئی جگہ نہیں۔“

٦٤٣١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ: أَتَيْتُ خَبَّابًا وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ فَقَالَ: إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ مَضَوْا لَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا شَيْئًا، وَإِنَّا أَصَبْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ شَيْئًا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا فِي التُّرَابِ. [راجع: ٥٦٧٢]

[6431] حضرت قیس سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جبکہ وہ اپنے مکان کی دیوار بنا رہے تھے، انھوں نے فرمایا: ہمارے ساتھی جو گزر گئے ہیں، دنیا نے ان کے نیک اعمال میں کچھ بھی کمی نہیں کی لیکن ان کے بعد ہمیں اس قدر دولت ملی کہ ہمیں خرچ کرنے کے لیے کوئی جگہ نہیں ملتی، سوائے مٹی کے، یعنی عمارات بنانے میں اسے خرچ کر رہے ہیں۔

٦٤٣٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، قِصَّتُهُ. [راجع: ١٢٧٦]

[6432] حضرت خباب رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ ہجرت کی تھی...... اس کے بعد اپنا واقعہ بیان کیا۔

(٨) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ﴾ الْآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ ﴿مِنْ أَصْحَٰبِ ٱلسَّعِيرِ﴾ [فاطر: ٥-٦]

باب: 8- ارشاد باری تعالیٰ: ”لوگو! یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے...... جہنم کا ایندھن بن جائیں“ کا بیان

جَمْعُهُ سُعُرٌ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الْغَرُورُ: الشَّيْطَانُ.

سعیر کی جمع سُعُر ہے۔ اور مجاہد نے کہا: الغرور سے مراد شیطان ہے۔

٦٤٣٣ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ

[6433] حمران بن ابان سے روایت ہے، انھوں نے کہا

عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيِّ: أَخْبَرَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ ابْنَ أَبَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِطَهُورٍ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمَقَاعِدِ فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَوَضَّأُ وَهُوَ فِي هٰذَا الْمَجْلِسِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ: «مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ هٰذَا الْوُضُوءِ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». قَالَ: وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَغْتَرُّوا».

[راجع: ١٥٩]

کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس وضو کا پانی لے کر حاضر ہوا جبکہ وہ چبوترے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے اچھی طرح وضو کرنے کے بعد فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو اسی جگہ وضو کرتے دیکھا ہے، آپ نے اچھی طرح وضو کیا، پھر فرمایا: ''جس نے اس طرح وضو کیا، پھر مسجد میں آیا اور دو رکعتیں ادا کیں، پھر وہیں بیٹھا رہا تو اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔'' انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے (یہ بھی) فرمایا: ''اس پر مغرور نہ ہو جاؤ۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ انسان کو دھوکے باز شیطان کی طرف سے ہوشیار رہنا چاہیے ایسا نہ ہو کہ وہ دل میں یہ ڈال دے کہ سب گناہ تو معاف کر دیے گئے اب فکر ہی کیا ہے؟

(٩) بَابُ ذَهَابِ الصَّالِحِينَ

باب:9- نیک لوگوں کا فوت ہو جانا

وَيُقَالُ: الذِّهَابُ الْمَطَرُ.

٦٤٣٤ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ مِرْدَاسٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَيَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ أَوِ التَّمْرِ، لَا يُبَالِيهِمُ اللهُ بَالَةً».

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: يُقَالُ: حُفَالَةٌ وَحُثَالَةٌ.

[راجع: ٤١٥٦]

الذِّهاب، بارش کو بھی کہا جاتا ہے۔

[6434] حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نیک لوگ یکے بعد دیگرے گزر جائیں گے اس کے بعد کچھ لوگ جو کے بھوسے یا کھجور کے کچرے کی طرح دنیا میں رہ جائیں گے جن کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پروا نہیں ہو گی۔''

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ حفالة اور حثالة کے معنی ایک ہیں۔

(١٠) بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ فِتْنَةِ الْمَالِ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَآ أَمْوَٰلُكُمْ وَأَوْلَٰدُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ [التغابن: ١٥].

باب: 10- مال و دولت کے فتنے سے ڈرتے رہنا چاہیے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''یقیناً تمھارے اموال و اولاد تمھارے لیے باعث آزمائش ہیں۔''

٦٤٣٥ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيفَةِ وَالْخَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ». [راجع: ٢٨٨٦]

[6435] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دینار و درہم کے بندے، عمدہ ریشمی چادروں کے بندے، بہترین سیاہ اونی کپڑوں کے بندے تباہ ہو گئے۔ اگر انھیں دیا جائے تو خوش ہو جاتے ہیں اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض رہتے ہیں۔''

٦٤٣٦ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ تَابَ». [انظر: ٦٤٣٧]

[6436] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اگر ابن آدم کے پاس مال و دولت کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری وادی کی تلاش میں نکل کھڑا ہو گا۔ انسان کا پیٹ تو قبر کی مٹی ہی بھرے گی اور اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کی توبہ قبول کرتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔''

٦٤٣٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ مِثْلَ وَادٍ مَالًا لَأَحَبَّ أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ مِثْلَهُ وَلَا يَمْلَأُ عَيْنَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ تَابَ».

[6437] حضرت ابن عباس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اگر ابن آدم کے پاس مال کی بھری ہوئی وادی ہو تو وہ خواہش کرے گا کہ اتنا ہی مال اس کے پاس مزید ہو۔ انسان کی آنکھ مٹی کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ اور جو اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔''

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلَا أَدْرِي مِنَ الْقُرْآنِ هُوَ أَمْ لَا. قَالَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ ذٰلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ. [راجع: ٦٤٣٦]

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں کہ یہ ارشادات قرآن سے ہیں یا نہیں۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن زبیر ؓ کو یہ ارشادات منبر پر کہتے سنا تھا۔

٦٤٣٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِمَكَّةَ فِي خُطْبَتِهِ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ أُعْطِيَ

[6438] حضرت عباس بن سہل بن سعد سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن زبیر ؓ کو مکہ مکرمہ میں منبر پر دوران خطبہ میں بیان کرتے سنا، انھوں نے کہا: اے لوگو! نبی ﷺ فرماتے تھے: ''اگر ابن آدم کو سونے سے بھری ہوئی ایک وادی دے دی جائے تو وہ دوسری وادی

وَادِيًا مَلأً مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَانِيًا، وَلَوْ أُعْطِيَ ثَانِيًا أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَالِثًا، وَلَا يَسُدُّ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ تَابَ».

کا خواہش مند رہے گا۔ اگر دوسری دے دی جائے تو تیسری کا طالب ہوگا، ابن آدم کے پیٹ کو مٹی کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ اور اللہ تعالیٰ تو اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو (صدق دل سے) اس کی طرف رجوع کرے۔''

٦٤٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَو أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَادِيَانِ، وَلَنْ يَمْلَأَ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ تَابَ».

[6439] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر انسان کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ دو ہو جائیں۔ اور اس کا منہ مٹی کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ اور اللہ تو اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو (دل کی گہرائی سے) اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔''

٦٤٤٠ - وَقَالَ لَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أُبَيٍّ قَالَ: كُنَّا نُرَى هٰذَا مِنَ الْقُرْآنِ حَتَّى نَزَلَتْ ﴿أَلْهَىٰكُمُ ٱلتَّكَاثُرُ﴾ [التكاثر: ١].

[6440] حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اسے قرآن سے خیال کرتے تھے حتی کہ آیت: ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ نازل ہوئی۔

فائدہ: الفاظ حدیث: [لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِّنْ ذَهَبٍ] کو کچھ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم قرآن ہی میں سے خیال کرتے تھے لیکن جب سورۂ تکاثر نازل ہوئی تو راز کھلا کہ یہ قرآن کے الفاظ نہیں بلکہ یہ حدیث نبوی ہے۔

(١١) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «هَذَا الْمَالُ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ»

باب:11- ارشاد نبوی: ''یہ مال بہت ہرا بھرا اور شیریں ہے'' کا بیان

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ ٱلشَّهَوَٰتِ مِنَ ٱلنِّسَآءِ وَٱلْبَنِينَ﴾ الْآيَةَ [آل عمران: ١٤].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''لوگوں کے لیے خواہشات نفس کی محبت بہت دلفریب بنا دی گئی ہے، یعنی عورتوں سے، بیٹوں سے......''

قَالَ عُمَرُ: اللَّهُمَّ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ إِلَّا أَنْ نَفْرَحَ بِمَا زَيَّنْتَهُ لَنَا، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ أُنْفِقَهُ فِي حَقِّهِ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اے اللہ! ہم تو سوائے اس چیز کے کچھ طاقت ہی نہیں رکھتے کہ جس چیز کو تو نے ہمارے لیے مزین کیا ہے، اس سے ہم طبعی طور پر خوش ہوں۔ اے اللہ! میں دعا کرتا ہوں کہ میں اس مال کو اس کے حق میں

خرچ کروں۔

٦٤٤١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ هٰذَا الْمَالَ - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ لِي: [يَا] حَكِيمُ، إِنَّ هَذَا الْمَالَ - خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى». [راجع: ١٤٧٢]

[6441] حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے کچھ مانگا تو آپ نے مجھے دیا۔ میں نے پھر سوال کیا تو آپ نے دیا۔ میں نے تیسری مرتبہ مانگا تو آپ ﷺ نے عطا کیا، پھر فرمایا: ''اے حکیم! دنیا کا یہ مال شیریں اور ہرا بھرا (خوشگوار) نظر آتا ہے، لہٰذا جو شخص اسے نیک نیتی سے حرص کے بغیر لے گا، اس کے لیے اس میں برکت ہوگی اور جو اسے لالچ اور طمع کے ساتھ لے گا، اس کے لیے اس میں برکت نہیں ہوگی، بلکہ وہ اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔''

(١٢) بَابُ مَا قَدَّمَ مِنْ مَالِهِ فَهُوَ لَهُ

باب: 12- آدمی کا مال تو وہی ہے جو اس نے آخرت کے لیے آگے بھیج دیا

٦٤٤٢ - حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ. قَالَ: «فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ، وَمَالَ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ».

[6442] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کون ہے جسے اپنے مال کے بجائے اپنے وارث کا مال زیادہ محبوب ہو؟'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اللہ کے رسول! ہم میں سے ہر ایک کو اپنا ہی مال محبوب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اس کا مال تو وہی ہے جو اس نے آگے بھیج دیا اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو وہ (اپنے) پیچھے چھوڑ کر چلا گیا۔''

(١٣) بَابٌ: الْمُكْثِرُونَ هُمُ الْمُقِلُّونَ

باب: 13- جو لوگ دنیا میں زیادہ مال دار ہیں وہی آخرت میں زیادہ نادار ہوں گے

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿مَن كَانَ يُرِيدُ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی

وَزِينَتَهَا﴾ الْآيَتَيْنِ. [هود: ١٥، ١٦]

زینت کا طالب ہے......''

٦٤٤٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْشِي وَحْدَهُ وَلَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ، قَالَ: فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ. قَالَ: فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَفَتَ فَرَآنِي، فَقَالَ: «مَنْ هٰذَا؟» قُلْتُ: أَبُو ذَرٍّ جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَكَ، قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَالَ»، قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً، فَقَالَ: «إِنَّ الْمُكْثِرِينَ هُمُ الْمُقِلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ اللهُ خَيْرًا فَنَفَحَ فِيهِ يَمِينَهُ وَشِمَالَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَوَرَاءَهُ، وَعَمِلَ فِيهِ خَيْرًا»، قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ لِي: «اجْلِسْ هَاهُنَا»، قَالَ: فَأَجْلَسَنِي فِي قَاعٍ حَوْلَهُ حِجَارَةٌ فَقَالَ لِي: «اجْلِسْ هَاهُنَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ»، قَالَ: فَانْطَلَقَ فِي الْحَرَّةِ حَتَّى لَا أَرَاهُ فَلَبِثَ عَنِّي فَأَطَالَ اللُّبْثَ، ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَهُوَ يَقُولُ: «وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى؟» قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ لَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَكَ، مَنْ تُكَلِّمُ فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ؟ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا. قَالَ: «ذٰلِكَ جِبْرِيلُ عَرَضَ لِي فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ، قَالَ: بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى؟

[6443] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک رات باہر نکلا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تنہا ہی جا رہے ہیں، اور آپ کے ساتھ کوئی بھی نہیں۔ میں نے (دل میں) کہا کہ آپ ﷺ اپنے ساتھ کسی کے چلنے کو پسند نہیں کرتے ہوں گے، اس لیے میں چاند کے سائے میں آپ کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ آپ نے میری طرف توجہ فرمائی تو مجھے دیکھ کر فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے کہا: ابوذر ہوں، اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے! آپ نے فرمایا: ''ابوذر! آگے آ جاؤ۔'' پھر میں تھوڑی دیر تک آپ کے ساتھ چلتا رہا، اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ جو لوگ دنیا میں زیادہ مال دار ہیں وہی قیامت کے دن نادار ہوں گے مگر جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اسے دائیں، بائیں اور آگے پیچھے خرچ کرے اور اسے اچھے کاموں میں صرف کرے۔'' ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں تھوڑی دیر تک آپ کے ساتھ چلتا رہا، آپ نے فرمایا: ''یہاں بیٹھ جاؤ۔'' آپ نے مجھے ایک صاف میدان میں بٹھا دیا جس کے چاروں طرف پتھر تھے اور آپ نے مجھے تاکید کی: ''یہاں بیٹھے رہو حتی کہ میں تمھارے پاس واپس آؤں۔'' پھر آپ پتھریلے میدان میں چلے گئے حتی کہ میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے اور مجھ سے بہت دیر تک غائب رہے۔ پھر میں نے آپ سے سنا، آپ یہ کہتے ہوئے تشریف لا رہے ہیں: ''اگرچہ چوری کرے یا بدکاری کرے؟'' جب آپ میرے پاس تشریف لائے تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے! اس پتھریلے میدان کی طرف آپ کس سے باتیں کر رہے تھے؟ میں نے کسی کو آپ سے گفتگو کرتے نہیں سنا۔ آپ نے

قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى؟ قَالَ: نَعَمْ [وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ»].

فرمایا: ''یہ حضرت جبریل علیہ السلام تھے جو پتھریلے میدان کی ایک طرف مجھے ملے اور کہا: اپنی امت کو خوشخبری سنائیں کہ جو کوئی اس حال میں فوت ہو جائے کہ اس نے کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہ بنایا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ میں نے کہا: اے جبریل! اگر چہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ انھوں نے کہا: ہاں، میں نے پھر کہا: اگر چہ اس نے چوری کی ہو اور بدکاری کی ہو؟ انھوں نے (جبریل نے) کہا: ہاں، اگر چہ اس نے شراب نوشی کی ہو۔''

قَالَ النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنَا حَبِيبُ ابْنُ أَبِي ثَابِتٍ وَالْأَعْمَشُ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ بِهٰذَا.

نضر نے کہا: ہمیں شعبہ نے خبر دی، انھیں حبیب بن ابی ثابت، اعمش اور عبدالعزیز بن رفیع نے بتایا، ان سے زید بن وہب نے اسی طرح بیان کیا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ مُرْسَلٌ لَا يَصِحُّ إِنَّمَا أَرَدْنَا لِلْمَعْرِفَةِ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ. قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ: حَدِيثُ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ؟ قَالَ: مُرْسَلٌ أَيْضًا لَا يَصِحُّ، وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ.

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا کہ ابوصالح نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے جو روایت بیان کی ہے وہ منقطع ہونے کی بنا پر صحیح نہیں۔ ہم نے یہ بیان کر دیا تا کہ اس حدیث کا حال معلوم ہو جائے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہی صحیح ہے۔ کسی نے امام بخاری رحمہ اللہ سے پوچھا: عطا بن یسار نے بھی یہ حدیث حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے؟ انھوں نے کہا: وہ بھی منقطع ہونے کی وجہ سے صحیح نہیں۔ صحیح حدیث حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے، اس لیے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کو نظر انداز کر دو۔

وَقَالَ: اضْرِبُوا عَلَى حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ، هٰذَا إِذَا مَاتَ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ - عِنْدَ الْمَوْتِ. [راجع: ١٢٣٧]

ابوعبداللہ امام بخاری کہتے ہیں، ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کا مطلب ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث والا ہے: جب وہ مرتے وقت لا الہ الا اللہ کہہ دے، یعنی توحید پر خاتمہ ہو۔''

(١٤) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَا يَسُرُّنِي أَنَّ عِنْدِي مِثْلَ أُحُدٍ هٰذَا ذَهَبًا»

باب: 14- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے لیے احد پہاڑ جتنا سونا ہو'' کا بیان

٦٤٤٤ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ فَاسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ فَقَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ»، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «مَا يَسُرُّنِي أَنَّ عِنْدِي مِثْلَ أُحُدٍ هٰذَا ذَهَبًا تَمْضِي عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ، إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللهِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا - عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، وَمِنْ خَلْفِهِ -». ثُمَّ مَشَى ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ الْمُقِلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا - عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ - وَقَلِيلٌ مَا هُمْ». ثُمَّ قَالَ لِي: «مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيَكَ»، ثُمَّ انْطَلَقَ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ حَتَّى تَوَارَى فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدِ ارْتَفَعَ، فَتَخَوَّفْتُ أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَهُ لِي: «لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيَكَ»، فَلَمْ أَبْرَحْ حَتَّى أَتَانِي، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتًا تَخَوَّفْتُ، فَذَكَرْتُ لَهُ. فَقَالَ: «وَهَلْ سَمِعْتَهُ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَانِي، فَقَالَ: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنَى، وَإِنْ سَرَقَ». [راجع: ١٢٣٧]

[6444] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ مدینہ طیبہ کے پتھریلے علاقے میں چل رہا تھا کہ ہمارے سامنے اُحد پہاڑ نمودار ہوا۔ آپ نے فرمایا: ''اے ابوذر!'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے اس بات سے بالکل خوشی نہیں ہوگی کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اس پر تین دن اس طرح گزر جائیں کہ اس میں سے ایک دینار بھی باقی رہ جائے سوائے اس تھوڑی سی رقم کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لیے چھوڑوں، مگر میں اسے اللہ کے بندوں میں اس طرح، اس طرح اور اس طرح خرچ کر دوں۔'' آپ نے دائیں، بائیں اور پیچھے کی طرف اشارہ فرمایا۔ پھر آپ کچھ دیر چلتے رہے، اس کے بعد فرمایا: ''بے شک زیادہ مال رکھنے والے قیامت کے دن مفلس ہوں گے سوائے اس شخص کے جس نے اس طرح، اس طرح اور اس طرح خرچ کیا...... آپ نے دائیں، بائیں اور پیچھے کی طرف اشارہ فرمایا...... اور ایسے بہت کم لوگ ہیں۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''تم اپنی جگہ ٹھہرو اور میرے آنے تک یہاں ہی رہو۔'' پھر آپ رات کی تاریکی میں چلے گئے یہاں تک کہ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اس کے بعد میں نے ایک بلند آواز سنی تو مجھے خطرہ لاحق ہوا مبادا نبی ﷺ کو کوئی حادثہ پیش آ گیا ہو۔ میں نے آپ کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو مجھے آپ کا ارشاد یاد آ گیا: ''تم اپنی جگہ ٹھہرو جب تک میں تمھارے پاس نہ آ جاؤں۔'' چنانچہ جب تک آپ ﷺ تشریف نہیں لائے میں وہاں سے نہیں ہٹا۔ (جب آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو) میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے ایک آواز سنی تھی جس سے مجھے خطرہ لاحق ہو گیا تھا لیکن آپ کی بات یاد آ گئی۔ آپ نے فرمایا: ''تم نے کوئی آواز

سنی تھی؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو میرے پاس آئے تھے اور انھوں نے کہا: آپ کی امت میں سے جو شخص اس حالت میں فوت ہو جائے کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ میں نے پوچھا: اگرچہ اس نے چوری اور بدکاری بھی کی ہو؟ انھوں نے کہا: ہاں، اگرچہ وہ چوری اور بدکاری کا مرتکب ہوا ہو۔''

٦٤٤٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ. وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا يَسُرُّنِي أَنْ لَا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ». [راجع: ٢٣٨٩]

[6445] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو مجھے یہ پسند ہے کہ تین راتیں بھی اس پر نہ گزرنے پائیں کہ اس میں سے میرے پاس کچھ باقی ہو۔ اگر کسی کا قرض دور کرنے کے لیے کچھ رکھ چھوڑوں تو الگ بات ہے۔''

(١٥) بَابٌ: اَلْغِنَى غِنَى النَّفْسِ

باب: - مال دار وہ ہے جو دل کا غنی ہو

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُم بِهِۦ مِن مَّالٍ وَبَنِينَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿هُمْ لَهَا عَـٰمِلُونَ﴾ [المؤمنون: ٥٥-٦٣].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ہم انھیں جو مال و اولاد دیے جا رہے ہیں ...... وہ انھی کو کرنے والے ہیں۔''

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: لَمْ يَعْمَلُوهَا: لَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَعْمَلُوهَا.

سفیان بن عیینہ نے کہا: هُمْ لَهَا عَامِلُونَ سے مراد یہ ہے کہ ابھی انھوں نے وہ اعمال نہیں کیے لیکن ضرور ان کو کرنے والے ہیں۔

٦٤٤٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ».

[6446] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تونگری یہ نہیں کہ سامان زیادہ ہو بلکہ دولت مندی یہ ہے کہ دل غنی ہو۔''

(١٦) بَابُ فَضْلِ الْفَقْرِ

باب:16- فقر و فاقہ کی فضیلت

٦٤٤٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ: «مَا رَأْيُكَ فِي هٰذَا؟» فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ، هٰذَا وَاللهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا رَأْيُكَ فِي هٰذَا؟» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هٰذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ، هٰذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ، وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هٰذَا». [راجع: ٥٠٩١]

[6447] حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا تو آپ نے اپنے پاس بیٹھنے والے ایک شخص سے فرمایا: ''اس آدمی کے متعلق تمھاری کیا رائے ہے؟'' اس نے جواب دیا: یہ معزز لوگوں میں سے ہے۔ اللہ کی قسم! یہ اس لائق ہے کہ اگر کسی کو پیغام نکاح بھیجے تو اس کا نکاح کر دیا جائے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو قبول کی جائے۔ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر خاموش رہے۔ پھر ایک اور آدمی وہاں سے گزرا تو آپ نے اس سے اس کے متعلق پوچھا: ''اس کے متعلق تمھاری کیا رائے ہے؟'' اس نے کہا: اللہ کے رسول! یہ صاحب تو مسلمانوں کے غریب طبقے سے ہیں۔ یہ اس لائق ہے کہ اگر کسی کو نکاح کا پیغام بھیجے تو اس کا نکاح نہ کیا جائے۔ اگر سفارش کرے تو قبول نہ کی جائے اور اگر بات کرے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ہاں یہ (محتاج) پہلے مال دار سے بہتر ہے، خواہ ایسے (مال دار) لوگوں سے زمین بھری ہوئی ہو۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اس مال دار کو دیکھ کر فرمایا کہ اگر ساری دنیا ایسے مال داروں، متکبروں سے بھر جائے تو ان سب سے ایک مخلص مومن شخص بہتر اور اعلیٰ ہے جو بظاہر فقیر نظر آتا ہے۔

٦٤٤٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ: عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نُرِيدُ وَجْهَ اللهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ تَعَالَى فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ: مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَإِذَا غَطَّيْنَا رَأْسَهُ

[6448] حضرت ابو وائل سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی عیادت کی تو انھوں نے فرمایا: ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لیے ہجرت کی تو ہمارا اجر اللہ کے ذمے ثابت ہو گیا۔ ہم میں سے کچھ ساتھی اللہ کو پیارے ہو گئے اور انھوں نے اپنے اجر سے کچھ نہ لیا۔ ان میں سے حضرت

بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ، فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ، وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا. [راجع: ١٢٧٦]

مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی ہیں جو غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔ انھوں نے (ترکے میں) صرف ایک چادر چھوڑی تھی، جب ہم بطور کفن ان کا سر ڈھانپتے تو ان کے پاؤں کھل جاتے اور جب ان کے پاؤں چھپاتے تو سر ننگا ہو جاتا، چنانچہ نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کا سر ڈھانپ دیں اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دیں۔ اور ہم میں سے کچھ وہ بھی ہیں جن کے پھل دنیا میں خوب پکے اور وہ مزے سے چن چن کر کھا رہے ہیں۔

٦٤٤٩ - **حَدَّثَنَا** أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ». [راجع: ٣٢٤١]

[6449] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں نے جنت میں نظر ڈالی تو اس میں رہنے والے اکثر فقراء اور غریب لوگ تھے اور میں نے دوزخ میں جھانکا تو اس میں اکثر عورتوں کو دیکھا۔''

تَابَعَهُ أَيُّوبُ وَعَوْفٌ. وَقَالَ صَخْرٌ وَحَمَّادُ ابْنُ نَجِيحٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

ایوب اور عوف نے اس حدیث کے بیان کرنے میں ابورجاء کی متابعت کی ہے۔ صخر اور حماد بن نجیح نے ابورجاء سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

٦٤٥٠ - **حَدَّثَنَا** أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خِوَانٍ حَتَّى مَاتَ، وَمَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتَّى مَاتَ. [راجع: ٥٣٨٦]

[6450] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے کبھی دسترخوان (میز) پر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی اور نہ فوت ہونے تک آپ نے کبھی باریک چپاتی ہی تناول فرمائی۔

٦٤٥١ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَقَدْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَا فِي رَفِّي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ، إِلَّا شَطْرُ

[6451] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو میرے توشہ دان میں کوئی غلہ نہ تھا جو کسی جاندار کے کھانے کے قابل ہوتا، البتہ تھوڑے سے جو میرے توشہ دان میں تھے۔ میں انھی سے کھاتی رہی۔

شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي، فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ. [راجع: ٣٠٩٧]

آخرکار جب بہت دن گزر گئے تو میں نے ان کا وزن کیا، چنانچہ وہ ختم ہو گئے۔

فائدہ: اس حدیث میں ہے کہ جب حضرت عائشہ ؓ نے اپنے غلے کا ناپ تول کیا تو وہ ختم ہو گیا جبکہ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اپنا غلہ ناپا کرو، اس میں برکت ہوگی۔[1] اس کا مطلب یہ ہے کہ خرید و فروخت کے وقت ناپ تول کرنا باعث برکت ہے۔ لیکن گھر میں خرچ کرتے وقت ناپ تول کرنے کے بجائے اللہ کا نام لے کر خرچ کیا جائے تو برکت ہوگی۔[2]

(١٧) بَابٌ: كَيْفَ كَانَ عَيْشُ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ، وَتَخَلِّيهِمْ عَنِ الدُّنْيَا؟

باب: 17- نبی ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام کی معیشت کیسی تھی؟ نیز ان کا دنیاوی لذتوں سے الگ رہنا

٦٤٥٢ - حَدَّثَنِي أَبُو نُعَيْمٍ بِنَحْوٍ مِنْ نِصْفِ هٰذَا الْحَدِيثِ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ: حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ: آللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ، وَإِنْ كُنْتُ لَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ، فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ، مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي عُمَرُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ، مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَآنِي وَعَرَفَ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِي ثُمَّ قَالَ: «يَا أَبَا هِرٍّ»، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «الْحَقْ»، وَمَضَى فَاتَّبَعْتُهُ فَدَخَلَ فَأَسْتَأْذِنُ فَأَذِنَ لِي فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ، فَقَالَ: «مِنْ أَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ؟» قَالُوا: أَهْدَاهُ لَكَ -

[6452] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں بعض اوقات بھوک کے مارے زمین پر اپنے پیٹ کے بل لیٹ جاتا اور بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ میں اس راستے پر بیٹھ گیا جہاں صحابۂ کرام کی آمد و رفت تھی۔ حضرت ابوبکر ؓ وہاں سے گزرے تو میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے متعلق پوچھا۔ میرے پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلائیں پلائیں لیکن وہ بغیر کچھ کیے وہاں سے چل دیے۔ پھر حضرت عمر ؓ میرے پاس سے گزرے تو میں نے ان سے بھی قرآن مجید کی ایک آیت کے متعلق دریافت کیا اور دریافت کرنے کا مطلب صرف یہ تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلائیں پلائیں لیکن وہ بھی کچھ کیے بغیر چپکے سے گزر گئے۔ ان کے بعد ابوالقاسم ﷺ میرے پاس سے گزرے۔ آپ ﷺ نے جب مجھے دیکھا تو مسکرا دیے۔ میرے چہرے کو آپ نے تاڑ لیا اور میرے دل کی بات سمجھ گئے، پھر آپ نے فرمایا:

1 صحيح البخاري، البيوع، حديث: 2128. 2 فتح الباري: 339/11.

فُلَانٌ أَوْ فُلَانَةُ - قَالَ: «أَبَا هِرٍّ»، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «الْحَقْ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِي»، قَالَ: وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ عَلَى أَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ، إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا، وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا، فَسَاءَنِي ذَلِكَ فَقُلْتُ: وَمَا هَذَا اللَّبَنُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ؟ كُنْتُ أَحَقَّ أَنْ أُصِيبَ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَتَقَوَّى بِهَا، فَإِذَا [جَاؤُوا] أَمَرَنِي فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ، وَمَا عَسَى أَنْ يَبْلُغَنِي مِنْ هَذَا اللَّبَنِ؟ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ ﷺ بُدٌّ، فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا، فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ، وَأَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ. قَالَ: «يَا أَبَا هِرٍّ»، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «خُذْ فَأَعْطِهِمْ»، فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَأُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ، فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ: «أَبَا هِرٍّ»، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «بَقِيتُ أَنَا وَأَنْتَ». قُلْتُ: صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «اقْعُدْ فَاشْرَبْ»، فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ. فَقَالَ: «اشْرَبْ» فَشَرِبْتُ، فَمَا زَالَ يَقُولُ: «اشْرَبْ»، حَتَّى قُلْتُ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا أَجِدُ لَهُ

''اے ابو ہر!'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''میرے ساتھ آ جاؤ۔'' چنانچہ جب آپ چلنے لگے تو میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا۔ آپ گھر کے اندر تشریف لے گئے۔ پھر میں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ نے مجھے اجازت دے دی۔ جب آپ اندر گئے تو آپ کو ایک پیالے میں دودھ ملا۔ آپ نے پوچھا: ''یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟'' اہل خانہ نے کہا: یہ فلاں مرد یا عورت نے آپ کے لیے تحفہ بھیجا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابو ہر!'' میں نے عرض کی: لبیک اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انھیں بھی میرے پاس بلا لاؤ۔'' اہل صفہ اہل اسلام کے مہمان تھے۔ وہ گھر بار، اہل و عیال اور مال وغیرہ نہ رکھتے تھے اور نہ کسی کے پاس جاتے ہی تھے۔ جب آپ ﷺ کے پاس صدقہ آتا تو وہ ان کے پاس بھیج دیتے اور خود اس سے کچھ نہ کھاتے تھے اور جب آپ کے پاس ہدیہ آتا تو اس سے کچھ خود بھی کھا لیتے اور ان کے پاس بھی بھیج دیتے تھے اور انھیں اس میں شریک کر لیتے تھے۔ مجھے یہ بات ناگوار گزری۔ میں نے سوچا کہ اس دودھ کی مقدار کیا ہے جو وہ اہل صفہ میں تقسیم ہو؟ اس کا حق دار تو میں تھا کہ اسے نوش کر کے کچھ قوت حاصل کرتا۔ جب (اہل صفہ) آئیں گے تو (رسول اللہ ﷺ مجھے ہی فرمائیں گے تو) میں ان میں تقسیم کروں گا، مجھے تو شاید اس دودھ سے کچھ بھی نہیں ملے گا لیکن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت اور ان کے حکم کی بجا آوری کے سوا کوئی چارہ بھی نہ تھا، چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور انھیں (آپ کی) دعوت پہنچائی۔ وہ آئے اور انھوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو انھیں اجازت مل گئی۔ پھر وہ آپ کے گھر میں اپنی اپنی جگہ پر فروکش ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: ''اے

مَسْلَكًا، قَالَ: «فَأَرِنِي»، فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللهَ وَسَمَّى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ. [راجع: ٥٣٧٥]

ابو ہر! میں نے عرض کی: لبیک اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''پیالہ لو اور سب حاضرین کو دودھ پلاؤ۔'' میں نے وہ پیالہ پکڑا اور ایک ایک کو پلانے لگا۔ ایک شخص جب پی کر سیراب ہو جاتا تو مجھے پیالہ واپس کر دیتا۔ پھر میں دوسرے شخص کو دیتا۔ وہ بھی سیر ہو کر پیتا، پھر پیالہ مجھے واپس کر دیتا، اسی طرح تیسرا پی کر پھر پیالہ مجھے واپس کر دیتا، یہاں تک کہ میں نبی ﷺ تک پہنچا جبکہ تمام اہل صفہ دودھ پی کر سیراب ہو چکے تھے۔ آخر میں آپ ﷺ نے پیالہ پکڑا اور اپنے ہاتھ پر رکھ کر میری طرف دیکھا اور مسکرا کر فرمایا: ''اے ابو ہر!'' میں نے عرض کی: لبیک: اللہ کے رسول! فرمایا: ''میں اور تو باقی رہ گئے ہیں'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے سچ فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''بیٹھ جاؤ اور اسے نوش کرو۔'' چنانچہ میں بیٹھ گیا اور دودھ پینا شروع کر دیا۔ آپ نے دوبارہ فرمایا: ''اور پیو۔'' آپ مجھے اور پینے کا مسلسل کہتے رہے حتی کہ مجھے کہنا پڑا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! اب پینے کی بالکل گنجائش نہیں۔ اس کے لیے میں کوئی راہ نہیں پاتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر مجھے دے دو۔'' میں نے وہ پیالہ آپ کو دے دیا۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور بسم اللہ پڑھ کر (ہم سب کا) بچا ہوا دودھ خود نوش فرمایا۔

٦٤٥٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ: إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَرَأَيْتُنَا نَغْزُو وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهٰذَا السَّمُرُ، وَإِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ، خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ

[6453] حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں سب سے پہلا عربی ہوں جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا۔ ہم نے اس حال میں وقت گزارا ہے کہ ہم جہاد کرتے تھے لیکن ہمارے پاس حبلہ کے پتوں اور کیکر کے چھلکے کے علاوہ دوسری کوئی چیز کھانے کے لیے نہ تھی اور ہمیں بکری کی مینگنیوں کی طرح قضائے حاجت ہوتی تھی۔ (خشکی کے سبب) اس میں کچھ بھی خلط ملط نہ

سَعْبِي . [راجع: ٣٧٢٨]

ہوتا تھا۔ اب یہ بنو اسد کے لوگ مجھے اسلام سکھا کر درست کرنا چاہتے ہیں۔ پھر تو میں بدنصیب ٹھہرا اور میرا سارا کیا دھرا اکارت گیا۔

٦٤٥٤ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتَّى قُبِضَ. [راجع: ٥٤١٦]

[6454] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت محمد ﷺ کے اہل خانہ نے مدینہ طیبہ آنے کے بعد آپ ﷺ کی وفات تک کبھی تین راتیں برابر گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

٦٤٥٥ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ - هُوَ الْأَزْرَقُ - عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنْ هِلَالٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا أَكَلَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ أَكْلَتَيْنِ فِي يَوْمٍ إِلَّا إِحْدَاهُمَا تَمْرٌ.

[6455] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت محمد ﷺ کے گھرانے نے اگر کبھی ایک دن میں دو مرتبہ کھانا کھایا تو ضرور اس میں ایک وقت صرف کھجوریں ہوتی تھیں۔

٦٤٥٦ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ أَدَمٍ وَحَشْوُهُ لِيفٌ.

[6456] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا بستر چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

٦٤٥٧ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ ابْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ وَخَبَّازُهُ قَائِمٌ وَقَالَ: كُلُوا، فَمَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ، وَلَا رَأَى شَاةً سَمِيطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ. [راجع: ٥٣٨٥]

[6457] حضرت قتادہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت انس بن مالک ؓ کی خدمت میں حاضر ہوتے، ان کا نان بائی وہیں موجود ہوتا (جو روٹیاں پکا پکا کر دیتا تھا)، لیکن حضرت انس ؓ فرماتے: تم کھاؤ، میں نے تو کبھی نبی ﷺ کو باریک چپاتی کھاتے نہیں دیکھا اور نہ آپ نے کبھی اپنی آنکھوں سے بھونی ہوئی بکری ہی دیکھی یہاں تک کہ آپ اللہ کے پاس پہنچ گئے۔

٦٤٥٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ

[6458] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم پر مہینہ گزر جاتا، ہمارا چولہا نہیں جلتا تھا۔ ہم صرف

رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوقِدُ فِيهِ نَارًا، إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنْ نُؤْتَى بِاللُّحَيْمِ. [راجع: ٢٥٦٧]

پانی اور کھجوروں پر گزارا کرتے تھے۔ ہاں، کبھی کبھار تھوڑا سا گوشت کہیں سے آ جاتا تھا۔

٦٤٥٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ: ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَارٌ فَقُلْتُ: مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ؟ قَالَتْ: اَلْأَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالْمَاءُ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ لَهُمْ مَنَائِحُ، وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْ أَبْيَاتِهِمْ فَيَسْقِينَاهُ. [راجع: ٢٥٦٧]

[6459] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عروہ بن زبیر سے فرمایا: اے میرے بھانجے! ہمارا یہ حال تھا کہ ہم دو ماہ میں تین چاند دیکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں آگ نہیں سلگتی تھی۔ میں نے پوچھا: پھر تمھارا گزارا کیسے ہوتا تھا؟ انھوں نے فرمایا: دو سیاہ چیزوں پر: جو پانی اور کھجوریں ہیں۔ ہاں، آپ کے کچھ انصاری پڑوسی تھے جن کے پاس دودھ دینے والی اونٹنیاں تھیں، وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے دودھ بھیج دیتے اور آپ ہمیں وہی دودھ پلا دیتے تھے۔

٦٤٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ قُوتًا».

[6460] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: ''اے اللہ! آل محمد کو صرف اتنی روزی دے کہ وہ زندہ رہ سکیں۔''

(١٨) بَابُ الْقَصْدِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْعَمَلِ

باب: 18- میانہ روی اختیار کرنا اور نیک عمل پر ہمیشگی کرنا

٦٤٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَشْعَثَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَتِ: الدَّائِمُ. قَالَ: قُلْتُ: فِي أَيِّ حِينٍ كَانَ

[6461] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ ؓ سے پوچھا: کون سی عبادت نبی ﷺ کو زیادہ محبوب تھی؟ انھوں نے فرمایا: جس عبادت پر ہمیشگی ہو سکے۔ میں نے پوچھا: آپ ﷺ کس وقت (تہجد کے لیے) بیدار ہوتے تھے؟ انھوں نے فرمایا:

يَقُومُ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ. [راجع: ١١٣٢]

جب مرغ کی آواز سنتے۔

٦٤٦٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ. [راجع: ١١٣٢]

[6462] حضرت عائشہ ؓ سے ہی روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ تھا جسے آدمی ہمیشہ کرتا رہے۔

٦٤٦٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَنْ يُنَجِّيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ»، قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللهُ بِرَحْمَةٍ. سَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَاغْدُوا وَرُوحُوا، وَشَيْئًا مِنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوا». [راجع: ٣٩]

[6463] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دلا سکے گا۔'' صحابہ نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے بھی نہیں الا یہ کہ مجھے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے سائے میں لے لے، لہذا تم درستی کے ساتھ عمل جاری رکھو۔ میانہ روی اختیار کرو۔ صبح اور شام، نیز رات کے کچھ حصے میں نکلا کرو۔ اعتدال کے ساتھ سفر جاری رکھو اس طرح تم منزل مقصود کو پہنچ جاؤ گے۔''

٦٤٦٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «سَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَاعْلَمُوا أَنْ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ، وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا إِلَى اللهِ وَإِنْ قَلَّ». [انظر: ٦٤٦٧]

[6464] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''درستی کا قصد کرو، افراط وتفریط کے درمیان اعتدال اختیار کرو اور یقین کرو کہ تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے، خواہ وہ کم ہو۔''

٦٤٦٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ قَالَ: «أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ». وَقَالَ: «اكْلَفُوا مِنَ

[6465] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا عمل اللہ کے ہاں زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جس پر ہمیشگی کی جائے، خواہ وہ تھوڑا ہی ہو۔'' نیز آپ نے فرمایا: ''نیک کام کرنے میں اتنی ہی تکلیف اٹھاؤ جتنی تم میں ہمت ہے۔''

الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ».

٦٤٦٦ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ ﷺ؟ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ؟ قَالَتْ: لَا، كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً، وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَطِيعُ. [راجع: ١٩٨٧]

[6466] حضرت علقمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ ؓ سے پوچھا: اے ام المومنین! نبی ﷺ کیونکر عبادت کرتے تھے؟ کیا آپ نے ایام میں سے کوئی خاص دن مقرر کر رکھا تھا؟ انھوں نے فرمایا: نہیں، بلکہ آپ کے عمل میں دوام ہوتا تھا۔ تم میں سے کون ہے جو ان اعمال کی طاقت رکھتا ہو جن کی نبی ﷺ طاقت رکھتے تھے۔

٦٤٦٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا، فَإِنَّهُ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا الْجَنَّةَ عَمَلُهُ». قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ».

[6467] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''نیک عمل کرتے وقت حد سے نہ بڑھو بلکہ قریب قریب رہو، یعنی میانہ روی اختیار کرو۔ تمھیں خوشی ہونی چاہیے کہ کوئی بھی اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں نہیں جائے گا۔'' صحابۂ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ بھی نہیں؟ فرمایا: ''میں بھی، مگر اس وقت جب اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت اور مغفرت کے سائے میں ڈھانپ لے۔''

قَالَ: أَظُنُّهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ. وَقَالَ عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «سَدِّدُوا وَأَبْشِرُوا».

ایک دوسری روایت حضرت عائشہ ؓ سے مروی ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میانہ روی اختیار کرو اور خوش رہو۔''

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: سَدِيدًا سَدَادًا: صِدْقًا. [راجع: ٦٤٦٤]

امام مجاہد نے ﴿قَوْلًا سَدِيدًا﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ سَدِید اور سَدَاد کے معنی ہیں: سچائی۔

٦٤٦٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

[6468] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دن نماز پڑھائی، پھر منبر پر تشریف لے گئے اور اپنے ہاتھ سے مسجد

سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى لَنَا يَوْمًا الصَّلَاةَ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَأَشَارَ بِيَدِهِ مِنْ قِبَلِ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: «قَدْ أُرِيتُ الْآنَ - مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلَاةَ - الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِي قُبُلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ». [راجع: ٩٣]

کے قبلے کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ''جب میں نے تمھیں نماز پڑھائی تو اس وقت مجھے اس دیوار کی طرف جنت اور دوزخ کی تصویر دکھائی گئی۔ میں نے آج تک بہشت کی سی خوبصورت چیز اور جہنم کی سی ڈراؤنی شکل نہیں دیکھی۔ میں نے آج کے دن کی طرح خیر اور شر جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی۔

(١٩) بَابُ الرَّجَاءِ مَعَ الْخَوْفِ

باب:19-خوف کے ساتھ امید بھی رکھنی چاہیے

وَقَالَ سُفْيَانُ: مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ ﴿لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ﴾ [المائدة: ٦٨].

سفیان نے کہا: قرآن کی کوئی آیت مجھ پر اتنی سخت نہیں گزری جس قدر درج ذیل آیت ہے: ''تم کسی چیز پر نہیں ہو یہاں تک کہ تورات و انجیل کو اور اس (دین) کو قائم کرو جو تمھارے رب کی طرف سے تمھاری طرف نازل کیا گیا ہے۔''

فائدہ: اس آیت کے گراں ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں سخت حکم ہے کہ جب تک کتاب الٰہی پر پورا عمل نہ ہو اس وقت تک دین و ایمان کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ دراصل امید و بیم کی درمیانی کیفیت کا نام ایمان ہے۔ صرف امید ہو تو وہ انسان کو تکبر تک پہنچا دیتی ہے اور صرف خوف ہو تو ناامیدی تک لے جاتا ہے۔

٦٤٦٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ، فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً، وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً، فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْأَسْ مِنَ الْجَنَّةِ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ». [راجع: ٦٠٠٠]

[6469] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے رحمت کو جس دن پیدا کیا تو اس کے سو حصے کیے۔ پھر اس نے ننانوے حصے اپنے پاس رکھے صرف ایک حصہ اپنی تمام مخلوق کے لیے دنیا میں بھیجا، لہٰذا اگر کافر کو اللہ کی ساری رحمت کا پتہ چل جائے تو وہ کبھی جنت سے مایوس نہ ہو اور اگر مومن کو اللہ کے ہاں ہر قسم کے عذاب کا علم ہو جائے تو وہ دوزخ سے کبھی بھی بے خوف نہ ہو۔''

(٢٠) بَابُ الصَّبْرِ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ

﴿إِنَّمَا يُوَفَّى ٱلصَّٰبِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ [الزمر: ١٠]

وَقَالَ عُمَرُ: وَجَدْنَا خَيْرَ عَيْشِنَا بِالصَّبْرِ.

٦٤٧٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَسْأَلْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا أَعْطَاهُ حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُمْ حِينَ نَفِدَ كُلُّ شَيْءٍ أَنْفَقَ بِيَدَيْهِ: «مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ لَا أَدَّخِرُهُ عَنْكُمْ، وَإِنَّهُ مَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ، وَلَنْ تُعْطَوْا عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ». [راجع: ١٤٦٩]

٦٤٧١ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي حَتَّى تَرِمَ - أَوْ تَنْتَفِخَ - قَدَمَاهُ. فَيُقَالُ لَهُ، فَيَقُولُ: «أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟». [راجع: ١١٣٠]

باب:20- اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے رک جانا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بلاشبہ صبر کرنے والوں کو بے حد و حساب اجر دیا جائے گا۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے بہترین زندگی صبر ہی میں پائی ہے۔

[6470] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ انصار میں سے چند لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگا۔ جس نے بھی آپ سے جو مانگا آپ نے اسے دیا حتی کہ جو مال آپ کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا۔ جب سب کچھ ختم ہو گیا جو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے دیا تھا تو آپ نے فرمایا: ''جو اچھی چیز میرے پاس ہے وہ میں تم سے چھپا کر نہیں رکھتا، لیکن بات یہ ہے کہ جو تم میں سے بچتا رہے گا اللہ اس کو بچائے گا۔ جو صبر کرنا چاہے اللہ اسے صبر دے گا اور جو کوئی غنا چاہتا ہے اللہ اسے مستغنی کر دے گا۔ اور تمھیں اللہ کی نعمت صبر سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ملی۔''

[6471] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ اس قدر نماز پڑھتے کہ آپ کے دونوں قدموں پر ورم آ جاتا۔ آپ سے کہا جاتا تو آپ فرماتے: ''کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟''

(٢١) بَابٌ: ﴿وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُۥٓ﴾ [الطلاق: ٣]

باب:21- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جو کوئی اللہ پر توکل کرے گا تو وہ اسے کافی ہے'' کا بیان

قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ: مِنْ كُلِّ مَا ضَاقَ عَلَى النَّاسِ.

ربیع بن خثیم نے کہا: یہ توکل ہر اس مشکل میں ہے جو لوگوں کو پیش آئے۔

٦٤٧٢ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ». [راجع: ٣٤١٠]

[6472] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے ستر ہزار انسان حساب و کتاب کے بغیر جنت میں جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو جھاڑ پھونک نہیں کراتے اور نہ شگون لیتے ہیں بلکہ اپنے رب پر ہی بھروسا کرتے ہیں۔''

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ وہ آگ سے داغ دے کر اپنا علاج بھی نہیں کرواتے۔[1]

(٢٢) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ قِيلَ وَقَالَ

باب: 22- بے فائدہ گفتگو کرنا منع ہے

٦٤٧٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَنْبَأَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُغِيرَةُ وَفُلَانٌ وَرَجُلٌ ثَالِثٌ أَيْضًا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْمُغِيرَةِ: أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةُ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ». [ثَلَاثَ مَرَّاتٍ] قَالَ: وَكَانَ يَنْهَى عَنْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ، وَمَنْعٍ وَهَاتِ، وَعُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ، وَوَأْدِ الْبَنَاتِ.

[راجع: ٨٤٤]

[6473] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب ورّاد بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ کوئی حدیث جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو مجھے لکھ بھیجو، چنانچہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے انھیں لکھا: میں نے آپ ﷺ سے سنا، آپ نماز سے فراغت کے بعد یہ پڑھتے تھے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ تنہا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہت ہے اور وہی حمد و ثنا کا سزاوار ہے۔ اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔'' یہ تین مرتبہ پڑھتے تھے، نیز آپ فضول گفتگو، زیادہ سوال کرنے، مال کے ضیاع، اپنی چیز بچا کر رکھنے، دوسروں کی چیز مانگنے، ماؤں کی نافرمانی کرنے اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع کرتے تھے۔

[1] صحيح البخاري، الطب، حديث: 5705.

وَعَنْ هُشَيْمٍ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ وَرَّادًا يُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ہشیم کہتے ہیں کہ ہمیں عبدالملک بن عمیر نے بتایا، انھوں نے کہا: میں نے وراد سے سنا، وہ حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے، وہ نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کرتے تھے۔

(٢٣) بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ

باب:23- زبان کی حفاظت کرنا

وَ«مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ».

(ارشاد نبوی ہے:) ''جو کوئی اللہ پر ایمان اور قیامت پر یقین رکھتا ہے وہ اچھی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔''

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ [ق:١٨].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''انسان جو بات بھی زبان سے نکالتا ہے تو ایک نگہبان فرشتہ اسے لکھنے کے لیے تیار رہتا ہے۔''

٦٤٧٤ - **حَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ: سَمِعَ أَبَا حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ». [انظر: ٦٨٠٧]

[6474] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص مجھے اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان اور دونوں ٹانگوں کے درمیان کی ضمانت دے دے میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''

٦٤٧٥ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ». [راجع: ٥١٨٥]

[6475] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کا اللہ پر ایمان اور قیامت پر یقین ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ اور جو کوئی اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جس شخص کا اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔''

٦٤٧٦ - **حَدَّثَنَا** أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ: سَمِعَ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي النَّبِيَّ ﷺ

[6476] حضرت ابوشریح خزاعی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا: ''مہمانی تین دن

يَقُولُ: «الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، جَائِزَتُهُ»، قِيلَ: وَمَا جَائِزَتُهُ؟ قَالَ: «يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ»، قَالَ: «وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ». [راجع: ٦٠١٩]

ہوتی ہے اور اس کا جائزہ بھی۔'' پوچھا گیا: اس کا جائزہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ایک دن ایک رات۔'' اور فرمایا: ''جو کوئی اللہ پر ایمان اور یوم آخرت پر یقین رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام و احترام کرے اور جو شخص اللہ پر ایمان اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔''

٦٤٧٧ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيهَا يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ». [انظر: ٦٤٧٨]

[6477] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''بے شک بندہ ایک بات زبان سے نکالتا ہے اور اس کے متعلق غور و فکر نہیں کرتا، اس کی وجہ سے وہ دوزخ کے گڑھے میں اتنی دور جا گرتا ہے جس قدر مشرق اور مغرب کے درمیان مسافت ہے۔''

٦٤٧٨ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ: سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ - يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ - عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ». [راجع: ٦٤٧٧]

[6478] حضرت ابو ہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بے شک بندہ اللہ کی رضا جوئی کے لیے ایک بات منہ سے نکالتا ہے، اسے وہ کچھ اہمیت بھی نہیں دیتا لیکن اس کی وجہ سے اللہ اس کے درجات بلند کر دیتا ہے۔ اسی طرح ایک دوسرا بندہ ایک ایسا کلمہ زبان سے نکالتا ہے جو اللہ کی ناراضی کا باعث ہوتا ہے، اس کے ہاں اس کی کوئی اہمیت بھی نہیں ہوتی لیکن اس کی وجہ سے وہ جہنم میں چلا جاتا ہے۔''

(٢٤) بَابُ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب: 24- اللہ عزوجل کے ڈر سے آبدیدہ ہونا

٦٤٧٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

[6479] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سات طرح کے لوگ وہ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں پناہ دے

اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ: رَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ». [راجع: ٦٦٠]

گا: (ان میں ایک وہ شخص بھی ہے) جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔"

(٢٥) بَابُ الْخَوْفِ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب:25- اللہ عزوجل سے ڈرنا

٦٤٨٠ - **حَدَّثَنَا** عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسِيءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهِ فَقَالَ لِأَهْلِهِ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَخُذُونِي فَذَرُّونِي فِي الْبَحْرِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ. فَفَعَلُوا بِهِ، فَجَمَعَهُ اللهُ ثُمَّ قَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِي صَنَعْتَ؟ قَالَ: مَا حَمَلَنِي عَلَيْهِ إِلَّا مَخَافَتُكَ، فَغَفَرَ لَهُ». [راجع: ٣٤٥٢]

[6480] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص تھا جسے اپنے برے اعمال سے بڑا ڈر لگتا تھا۔ اس نے اپنے اہل خانہ سے کہا: جب میں مر جاؤں تو میری لاش کو ریزہ ریزہ کر کے سخت گرمی کے دن سمندر میں بہا دینا۔ انھوں نے ایسا ہی کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ذرات جمع کر کے اس سے پوچھا: یہ کام تو نے کیوں کیا؟ اس شخص نے کہا: مجھے اس کام پر صرف تیرے خوف نے آمادہ کیا تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی۔"

٦٤٨١ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: سَمِعْتُ أَبِي: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ذَكَرَ رَجُلًا «فِيمَنْ سَلَفَ أَوْ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ آتَاهُ اللهُ مَالًا وَوَلَدًا - يَعْنِي أَعْطَاهُ. قَالَ: - فَلَمَّا حُضِرَ قَالَ لِبَنِيهِ: أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرَ أَبٍ، قَالَ: فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللهِ خَيْرًا - فَسَّرَهَا قَتَادَةُ: لَمْ يَدَّخِرْ - وَإِنْ يَقْدَمْ عَلَى اللهِ يُعَذِّبْهُ، فَانْظُرُوا فَإِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي حَتَّى إِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُونِي - أَوْ قَالَ: فَاسْهَكُونِي - ثُمَّ إِذَا كَانَ رِيحٌ عَاصِفٌ فَأَذْرُونِي فِيهَا، فَأَخَذَ مَوَاثِيقَهُمْ عَلَى ذَلِكَ

[6481] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے سابقہ امتوں میں سے ایک شخص کا ذکر کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے مال و اولاد عطا فرمائی تھی۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا: میں تمھارا کیسا باپ ہوں؟ انھوں نے کہا: آپ ہمارے اچھے باپ ہیں۔ اس نے کہا: تمھارے اس باپ نے اللہ کے ہاں کوئی نیکی جمع نہیں کی ہے، اگر اسے اللہ کے حضور پیش کیا گیا تو وہ اسے ضرور عذاب دے گا۔ اب میرا خیال رکھو، جب میں مر جاؤں تو میری لاش کو جلا دینا یہاں تک کہ میں کوئلہ بن جاؤں تو مجھے پیس کر کسی تیز ہوا (آندھی) والے دن مجھے اس میں اڑا دینا۔ اس نے اپنے لڑکوں سے اس کے متعلق پختہ وعدہ لیا۔ قسم ہے میرے

وَرَبِّي فَفَعَلُوا، فَقَالَ اللهُ: كُنْ. فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ. ثُمَّ قَالَ: أَيْ عَبْدِي، مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: مَخَافَتُكَ أَوْ فَرَقٌ مِنْكَ، فَمَا تَلَافَاهُ أَنْ رَحِمَهُ اللهُ».

رب کی! اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہو جا تو وہ آدمی کی شکل میں کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے! تجھے اس کام پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ اس نے کہا: تیرے خوف اور تیرے ڈر نے (آمادہ کیا)۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ یوں دیا کہ اس پر رحم فرمایا (اور اسے معاف کر دیا)۔"

قَالَ: فَحَدَّثْتُ أَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ: فَاذْرُونِي فِي الْبَحْرِ، أَوْ كَمَا حَدَّثَ.

(راویٔ حدیث معتمر کے والد سلیمان تیمی کہتے ہیں:) میں نے یہ حدیث ابوعثمان سے بیان کی تو انھوں نے کہا: میں نے سلمان سے سنا، اس نے ان الفاظ کا اضافہ کیا: مجھے دریا میں بہا دینا۔ یا اس جیسی کوئی بات کہی۔

وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٣٤٧٨]

معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ سے قتادہ نے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے عقبہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو بیان کیا۔

(٢٦) بَابُ الْانْتِهَاءِ عَنِ الْمَعَاصِي

باب:26- گناہوں سے باز رہنا

٦٤٨٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ: رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ، وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ، فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ. فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ فَأَدْلَجُوا عَلَى مَهَلِهِمْ فَنَجَوْا، وَكَذَّبَتْهُ طَائِفَةٌ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاجْتَاحَهُمْ». [انظر: ٧٢٨٣]

[6482] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری مثال اور اس کی مثال جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے اس آدمی کی طرح ہے جو کسی قوم کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دشمن کا لشکر دیکھا ہے اور میں تمھیں واضح طور پر اس سے خبردار کرنے والا ہوں، لہٰذا اس سے بچنے کی فکر کرو اور اس سے بچو تو ایک گروہ نے اس کی بات مان لی اور راتوں رات اطمینان سے کسی محفوظ جگہ پر چلے گئے اور نجات پائی جبکہ دوسرے گروہ نے اسے جھٹلایا تو دشمن کے لشکر نے ان پر صبح کے وقت حملہ کر کے اچانک انھیں تباہ کر دیا۔"

٦٤٨٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ: كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَزَعُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ، فَيَقْتَحِمْنَ فِيهَا، فَأَنَا آخُذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهَا».

[6483] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”میری مثال اور لوگوں کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی۔ جب اس کے چاروں طرف روشنی پھیل گئی تو پروانے اور کیڑے مکوڑے جو آگ پر گرتے ہیں، اس میں گرنے لگے۔ وہ آدمی ان کو آگ سے دور کرتا ہے لیکن وہ اس کے قابو میں نہیں آتے بلکہ آگ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح میں تمھاری کمروں کو پکڑ کر آگ سے دور رکھتا ہوں اور تم ہو کہ اس میں گرتے جا رہے ہو۔“

٦٤٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللهُ عَنْهُ». [راجع: ١٠]

[6484] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں سے رک جائے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔“

(٢٧) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا»

باب: 27- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ”اگر تمھیں معلوم ہو جاتا جو میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنستے اور روتے زیادہ“ کا بیان

٦٤٨٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا». [انظر: ٦٦٣٧]

[6485] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم وہ (حقائق) جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنستے اور زیادہ روتے۔“

٦٤٨٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ

[6486] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر تمھیں معلوم ہو جائے جو میں جانتا

عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا». [راجع: ٩٣]

ہوں تو تم بہت کم ہنستے اور روتے زیادہ۔"

(٢٨) بَابٌ: حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

باب: 28- دوزخ کے گرد شہوات کی باڑ ہے

٦٤٨٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ».

[6487] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دوزخ کے اردگرد نفسانی خواہشات کی باڑ لگا دی گئی ہے جبکہ جنت کو مشکلات اور دشواریوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔"

فائدہ: اس حدیث کی وضاحت ایک دوسری حدیث میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا تو حضرت جبریل علیہ السلام سے کہا: جاؤ اور اسے دیکھ کر آؤ، چنانچہ وہ گئے، اسے دیکھا، پھر واپس آئے تو کہا: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! اس کے متعلق جو کوئی بھی سنے گا اس میں داخل ہونا چاہے گا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے مکروہات کے گھیرے میں دے دیا، پھر فرمایا: اے جبریل! اب جاؤ اور اسے دیکھ کر آؤ، چنانچہ وہ گئے اور اسے دیکھ کر واپس آئے، پھر کہا: اے میرے رب! مجھے تیری عزت کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ اس میں کوئی داخل نہیں ہو سکے گا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو پیدا کیا تو حضرت جبریل علیہ السلام سے کہا، جاؤ اور دوزخ کو دیکھ کر آؤ، وہ گئے اور اسے دیکھ کر واپس آئے، تو کہا: اے میرے رب، تیری عزت کی قسم! کوئی نہیں جو اس کے متعلق سنے اور پھر اس میں داخل ہو، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے نفسانی خواہشات کے گھیرے میں دے دیا اس کے بعد جبریل علیہ السلام سے فرمایا: جاؤ اسے دیکھ کر آؤ، وہ گئے اور اسے دیکھ کر واپس آئے اور کہا: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! تیرے جلال کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ اس میں داخل ہونے سے کوئی بھی نہیں بچ سکے گا۔[1]

(٢٩) بَابٌ: اَلْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ

باب: 29- جنت تم سے تمھارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی

٦٤٨٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ».

[6488] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جنت تمھارے جوتے کے تسمے سے بھی تم سے زیادہ قریب ہے اور دوزخ بھی اسی طرح ہے۔"

1 سنن أبي داود، السنة، حديث: 4744.

٦٤٨٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللهَ بَاطِلُ». [راجع: ٣٨٤١]

[6489] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بہت سچا مصرعہ جو کسی شاعر نے کہا، وہ یہ ہے: اللہ کے سوا ہر شے فانی اور باطل ہے۔''

(٣٠) بَابٌ: لِيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ، وَلَا يَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ

باب:30- اسے دیکھنا چاہیے جو درجے میں نیچے ہے، اسے نہیں دیکھنا چاہیے جو مرتبے میں اوپر ہے

٦٤٩٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ».

[6490] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو مال و دولت اور شکل وصورت میں اس سے بڑھ کر ہے تو اس وقت اسے ایسے شخص کو بھی دیکھنا چاہیے جو اس سے کم درجے کا ہے۔''

(٣١) بَابُ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ أَوْ بِسَيِّئَةٍ

باب:31- جس نے نیکی یا بدی کا ارادہ کیا

٦٤٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا جَعْدٌ أَبُو عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: قَالَ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هَمَّ بِهَا وَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً». [انظر: ٧٥٠١]

[6491] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے اپنے رب عزوجل سے بیان کیا: آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھیں، پھر انھیں صاف بیان کر دیا، لہٰذا جس نے نیکی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس پوری نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر اس نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس کے مطابق عمل بھی کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنے پاس دس نیکیوں سے لے کر سات سو گنا نیکیاں لکھ دیتا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھا کر لکھتا ہے۔ اور جس نے برائی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنے پاس پوری نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر اس نے برائی کے ارادے کے بعد اس پر عمل کر لیا تو اللہ تعالیٰ اپنے ہاں اس کے لیے

ایک برائی ہی لکھتا ہے۔"

(۳۲) بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ

باب: 32- حقیر اور معمولی گناہوں سے بھی بچنا چاہیے

٦٤٩٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا هِيَ أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ، إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ الْمُوبِقَاتِ».

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: يَعْنِي بِذَلِكَ الْمُهْلِكَاتِ.

[6492] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ تم ایسے ایسے کام کرتے ہو جو تمھاری نظر میں بال سے بھی زیادہ باریک ہیں جبکہ ہم لوگ نبی ﷺ کے عہدِ مبارک میں انھیں ہلاک کر دینے والے شمار کرتے تھے۔

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے فرمایا: حدیث میں الموبقات کا لفظ ہلاکت خیز کے معنی میں ہے۔

فائدہ: گناہ چھوٹا ہو یا بڑا، بندۂ مومن کو چاہیے کہ اس سے اپنے دامن کو آلودہ نہ ہونے دے، چھوٹے اور بڑے گناہ میں بس یہ فرق ہے کہ ایک زیادہ زہریلا سانپ ہے اور دوسرا کم زہریلا ہے، جیسے ہم کم زہریلے سانپ سے بھی بھاگتے ہیں، اسی طرح چھوٹے گناہوں سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔

(۳۳) بَابُ: اَلْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ، وَمَا يُخَافُ مِنْهَا

باب: 33- اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے، لہٰذا اس سے ڈرنا چاہیے

٦٤٩٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ الْأَلْهَانِيُّ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى رَجُلٍ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ - وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِ الْمُسْلِمِينَ غَنَاءً عَنْهُمْ - فَقَالَ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا». فَتَبِعَهُ رَجُلٌ فَلَمْ يَزَلْ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَقَالَ بِذُبَابَةِ سَيْفِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ فَتَحَامَلَ عَلَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ

[6493] حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو مشرکین کے کشتوں کے پشتے لگا رہا تھا، یہ آدمی لوگوں میں صاحب ثروت تھا، آپ نے فرمایا: "اگر کوئی کسی جہنمی کو دیکھنا چاہتا ہے تو اس کو دیکھ لے۔" اس کے بعد ایک شخص اس کی نگرانی کرنے کے لیے اس کے پیچھے لگ گیا۔ وہ شخص مسلسل برسرِ پیکار رہا حتی کہ وہ زخمی ہو گیا۔ زخموں کی تاب نہ لا کر وہ جلدی مرنا چاہتا تھا تو اپنی تلوار کی دھار اپنے سینے پر رکھ دی پھر اس پر اپنا بوجھ ڈالا تو وہ اس کے شانوں کو چیرتی ہوئی نکل گئی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "بندہ لوگوں کی نظر میں

- فِيمَا يَرَى النَّاسُ - عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ - عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِخَوَاتِيمِهَا». [راجع: ٢٨٩٨]

اہل جنت کے کام کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ جہنمی ہوتا ہے۔ اس کے برعکس ایک دوسرا آدمی لوگوں کے سامنے اہل جہنم کے کام کرتا ہے، حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے۔ اعمال کا دارومدار تو ان کے خاتمے پر ہے۔''

فائدہ: بندے کو اپنے اعمال صالحہ پر مغرور نہیں ہونا چاہیے بلکہ اپنے سوئے خاتمہ سے ہمیشہ ڈرتے رہنا چاہیے۔

(٣٤) بَابٌ: الْعُزْلَةُ رَاحَةٌ مِنْ خُلَّاطِ السُّوءِ

باب: 34- بری صحبت سے تنہائی بہتر ہے

٦٤٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَهُ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ. وَقَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «رَجُلٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، وَرَجُلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ، وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ».

[6494] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے پوچھا: اللہ کے رسول! کون شخص سب سے اچھا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ آدمی جو اپنی جان و مال کے ذریعے سے جہاد کرے، دوسرا وہ شخص جو کسی گھاٹی میں اپنے رب کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔''

تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَالنُّعْمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

زبیدی، سلیمان بن کثیر اور نعمان نے زہری سے روایت کرنے میں شعیب کی متابعت کی ہے۔

وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ - أَوْ عُبَيْدِ اللهِ -، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

معمر نے زہری سے بیان کیا، ان سے عطاء یا عبیداللہ نے، انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٢٧٨٦]

یونس، ابن مسافر اور یحییٰ بن سعید نے ابن شہاب سے، انھوں نے حضرت عطاء سے، انھوں نے بعض صحابہ کے ذریعے سے نبی ﷺ سے بیان کیا۔

٦٤٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ الْغَنَمُ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ». [راجع: ١٩]

[6495] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جس میں مسلمان آدمی کا بہترین مال بکریاں ہوں گی۔ وہ انھیں لے کر پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات پر لے جائے گا۔ وہ اس زمانے میں برپا فتنوں سے اپنے دین کو بچا کر بھاگ نکلے گا۔''

فائدہ: واضح رہے کہ فتنوں سے مراد ایسے حالات ہیں کہ لوگوں سے ملنے کی صورت میں انسان کے دین کو خطرہ ہو، بصورت دیگر اپنے ماحول اور معاشرے میں رہنا ہی بہتر ہے جیسا کہ حدیث میں ہے: ''جو مومن لوگوں سے ملتا جلتا ہے اور ان سے پہنچنے والی تکالیف پر صبر کرتا ہے وہ اس مومن سے زیادہ ثواب حاصل کر لیتا ہے جو لوگوں سے ملتا جلتا نہیں اور نہ ان سے پہنچنے والی تکالیف پر صبر ہی کرتا ہے۔''[1] لوگوں سے میل جول میں اچھے برے ہر قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ معاشرے میں برائی زیادہ ہو جائے تب بھی الگ تھلگ ہو جانا اچھا نہیں بلکہ معاشرے میں رہ کر اصلاح کی کوشش کرنا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ تیمارداری کا ثواب، سلام کرنے اور صلہ رحمی کا اجر اسی صورت میں ممکن ہے جب انسان معاشرے میں رہے گا۔ واللّٰہ أعلم.

(٣٥) بَابُ رَفْعِ الْأَمَانَةِ

باب: 35- دنیا سے امانت کا اٹھ جانا

٦٤٩٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ ابْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ»، قَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتُهَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «إِذَا أُسْنِدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ». [راجع: ٥٩]

[6496] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کے منتظر رہو۔'' پوچھا: اللہ کے رسول! امانت کس طرح ضائع کی جائے گی؟ آپ نے فرمایا: ''جب معاملات نالائق اور نااہل لوگوں کے سپرد کر دیے جائیں تو قیامت کا انتظار کرو۔''

٦٤٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ. حَدَّثَنَا «أَنَّ

[6497] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے دو حدیثیں بیان فرمائیں، ان میں سے ایک کا ظہور تو میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا:

1 سنن ابن ماجه، الفتن، حديث: 4032.

الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ». وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ: «يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ، فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدُهُمْ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ، فَيُقَالُ: إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا، وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ: مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ، وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ، وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيَّكُمْ بَايَعْتُ، لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامُ، وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ. فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا».

''امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتری، پھر انھوں نے قرآن سے اس کی حیثیت کو معلوم کیا، پھر انھوں نے حدیث سے اس کی اہمیت کا پتہ چلایا۔'' آپ ﷺ نے ہم سے اس کے اٹھ جانے کے متعلق بھی بیان کیا، فرمایا: ''آدمی ایک بار سوئے گا کہ امانت اس کے دل سے ختم ہو جائے گی، صرف اس کا دھندلا سا نشان باقی رہے گا۔ پھر ایک اور نیند لے گا تو امانت اٹھا لی جائے گی، صرف آبلے کی طرح اس کا ایک نشان باقی رہ جائے گا جیسے تو کوئلے کو اپنے پاؤں پر لڑھکائے اور وہ پھول جائے تو اسے ابھرا ہوا دیکھے گا لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا۔ لوگ صبح کے وقت خرید و فروخت کریں گے تو ان کے ہاں کوئی بھی امانت دار نہیں ہو گا، کہا جائے گا: فلاں قبیلے میں ایک امانت دار ہے۔ اور ایک آدمی کے متعلق کہا جائے گا: وہ کس قدر عقل مند ہے۔ کس قدر بلند حوصلہ اور کس قدر بہادر ہے، حالانکہ اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان نہیں ہو گا۔ (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا:) مجھ پر ایک ایسا زمانہ بھی گزرا ہے جبکہ میں اس بات کی پروا نہیں کرتا تھا کہ کس سے خرید و فروخت کروں۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا اسلام اسے (بے ایمانی سے) روکتا تھا اور اگر وہ عیسائی ہوتا تو اس کے مددگار میری طرف امانت واپس کرتے لیکن اب حالات یہ ہیں کہ میں فلاں اور فلاں کے علاوہ کسی دوسرے سے خرید و فروخت نہیں کرتا۔''

قَالَ الْفِرَبْرِيُّ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: حَدَّثْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أَحْمَدَ بْنَ عَاصِمٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدٍ يَقُولُ: قَالَ الْأَصْمَعِيُّ وَأَبُو عَمْرٍو وَغَيْرُهُمَا: جَذْرُ قُلُوبِ الرِّجَالِ. الْجَذْرُ: الْأَصْلُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ.

فربری نے امام بخاری رحمہ اللہ کے حوالے سے اصمعی اور ابوعمرو وغیرہ کا قول نقل کیا ہے کہ جَذْرُ قُلُوبِ الرِّجَالِ میں جذر سے مراد ہر چیز کی جڑ اور اصل ہے۔

وَالْوَكْتُ: أَثَرُ الشَّيْءِ الْيَسِيرُ مِنْهُ.

وَکت ہلکے اور خفیف داغ کو کہتے ہیں جبکہ کام کرتے

وَالْمَجْلُ: أَثَرُ الْعَمَلِ فِي الْكَفِّ إِذَا غَلُظَ. [انظر: ٧٠٨٦، ٧٢٧٦]

وقت ہاتھ میں پڑ جانے والا چھالا جب بڑا موٹا ہو جائے تو اسے مجل کہتے ہیں۔

فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ امانت و دیانت بڑی تیزی سے معدوم ہوتی چلی جائے گی حتی کہ جو شخص پہلے دیانت دار تھا وہی بددیانت بن جائے گا۔ آبلے سے تشبیہ اس لیے دی ہے کہ آبلہ پھولا ہوا ہونے کی وجہ سے بظاہر اہمیت کا حامل نظر آتا ہے لیکن وہ اندر سے خالی ہوتا ہے۔ اسی طرح لوگ بظاہر نیک نظر آئیں گے لیکن ان کے دل نیکی اور دیانت سے خالی ہوں گے۔

٦٤٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا النَّاسُ كَالْإِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً».

[6498] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''لوگوں کی مثال تو ایسے سو اونٹوں کی طرح ہے، جن میں سے تو کسی ایک کو بھی سواری کے قابل نہیں پائے گا۔''

فائدہ: اس حدیث میں لوگوں سے مراد صحابۂ کرام یا تابعین عظام نہیں کیونکہ ان کی فضیلت تو رسول اللہ ﷺ نے خود بیان فرمائی ہے بلکہ ان سے مراد مستقبل بعید کے لوگ ہیں کہ ان میں شاذ شاذ لوگ احکام شرع کی پابندی کریں گے، یعنی عوام الناس تعداد میں بہت زیادہ ہوں گے لیکن ان میں کام کے آدمی بہت کم ہوں گے۔ اکثریت، ان فرائض کو ضائع کر دے گی جو ان کے ذمے واجب الادا ہوں گے۔ آج مسلمان تقریباً ہر جگہ موجود ہیں مگر حقیقی مسلمان اگر تلاش کیے جائیں تو انتہائی مایوسی ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود اللہ والوں سے زمین کبھی خالی نہیں ہوئی۔ واللہ المستعان.

(٣٦) بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

باب: 36- ریا کاری اور شہرت طلبی کا بیان

٦٤٩٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ. وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ - وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ غَيْرَهُ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ -: «مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللهُ بِهِ، وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللهُ بِهِ». [انظر: ٧١٥٢]

[6499] حضرت سلمہ بن کہیل سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جندب ؓ کو کہتے سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا...... اور (حضرت جندب ؓ کے بعد) میں نے کسی کو بھی یہ کہتے نہیں سنا کہ نبی ﷺ فرمایا...... چنانچہ میں حضرت جندب ؓ کے قریب پہنچا تو میں نے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو انسان شہرت کا طالب ہو اللہ تعالیٰ اس کی بندگی سب کو سنا دے گا، اسی طرح جو کوئی لوگوں کو دکھانے کے لیے نیک کام کرے گا اللہ تعالیٰ

1 فتح الباري: 406/11.

(قیامت کے دن) اس کی ریا کاری ظاہر کر دے گا۔"

(٣٧) بَابُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللهِ

باب: 37- جس نے اللہ کی اطاعت میں اپنے نفس کو دبا کر رکھا

٦٥٠٠ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ، فَقَالَ: «[يَا] مُعَاذُ»، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ: «يَا مُعَاذُ»، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ: «يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ». قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ: «هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ؟» قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «حَقُّ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا». ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: «يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ». قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ. قَالَ: «هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ إِذَا فَعَلُوهُ؟» قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ». [راجع: ٢٨٥٦]

[6500] حضرت معاذ بن جبل ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک دفعہ نبی ﷺ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، میرے اور آپ کے درمیان صرف کجاوے کی پچھلی لکڑی تھی، آپ نے فرمایا: ''اے معاذ!'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں سعادت مندی کے ساتھ حاضر ہوں۔ پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے، دوبارہ فرمایا: ''اے معاذ!'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں سعادت مندی کے ساتھ حاضر خدمت ہوں۔ پھر آپ کچھ دیر کے لیے چلتے رہے، آخر فرمایا: ''اے معاذ بن جبل!'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں سعادت مندی کے ساتھ حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تمھیں معلوم ہے کہ اللہ کا اپنے بندوں کے ذمے کیا حق ہے؟'' میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی کو زیادہ علم ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ کا اپنے بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔'' پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے اور فرمایا: ''اے معاذ بن جبل!'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں سعادت مندی کے ساتھ حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تمھیں معلوم ہے، جب بندے یہ کام کرلیں تو ان کا اللہ کے ذمے کیا حق ہے؟'' میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کو ہی زیادہ علم ہے۔ آپ نے فرمایا: ''بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ انھیں عذاب نہ دے۔''

(٣٨) بَابُ التَّوَاضُعِ

باب: 38- فروتنی (عاجزی) اختیار کرنا

وضاحت: تواضع کے معنی اپنے مرتبے سے تنزل کا اظہار ہے۔ یہ تمام اخلاق حسنہ کا اصل الاصول ہے۔ اگر تواضع نہ ہو تو کوئی عبادت بارآور نہیں ہوتی۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا رتبہ بلند کر دیتا ہے۔

٦٥٠١ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَاقَةٌ. قَالَ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ، وَكَانَتْ لَا تُسْبَقُ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ فَسَبَقَهَا، فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَقَالُوا: سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ». [راجع: ٢٨٧١]

[6501] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک اونٹنی تھی جسے عضباء کہا جاتا تھا۔ کوئی جانور بھی اس کے آگے نہیں بڑھ سکتا تھا۔ ایک دیہاتی اپنے اونٹ پر سوار آیا اور اس سے آگے بڑھ گیا۔ مسلمانوں پر یہ معاملہ بہت شاق گزرا اور کہنے لگے: افسوس! عضباء پیچھے رہ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے خود پر یہ لازم کر لیا ہے کہ دنیا میں وہ کسی چیز کو بلند کرتا ہے تو اسے نیچے بھی لاتا ہے۔“

٦٥٠٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ. وَمَا زَالَ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي

[6502] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اس کے خلاف میری طرف سے اعلانِ جنگ ہے۔ اور میرا بندہ جن جن عبادتوں کے ذریعے سے میرا قرب حاصل کرتا ہے، ان میں سے کوئی عبادت مجھے اتنی پسند نہیں جس قدر وہ عبادت پسند ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔ میرا بندہ نوافل کے ذریعے سے بھی مجھ سے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ

¹ صحیح مسلم، الجنۃ، حدیث: 2588.

لَأُعِيذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ».

دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے دیتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے پناہ کا طالب ہو تو اس کو پناہ دیتا ہوں۔ میں کسی چیز میں تردد نہیں کرتا جس کو میں کرنے والا ہوتا ہوں جو مجھے مومن کی جان نکالتے وقت ہوتا ہے، وہ موت کی بوجہ تکالیف پسند نہیں کرتا اور مجھے بھی اسے تکلیف دینا اچھا نہیں لگتا ہے۔''

فائدہ: اس حدیث کا قطعاً یہ مطلب نہیں کہ بندہ عین اللہ بن جاتا ہے، نعوذ باللہ، جس طرح حلولیہ یا اتحادیہ کہتے ہیں بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میرا بندہ جب میری عبادت میں غرق ہو جاتا ہے اور مرتبۂ محبوبیت پر پہنچ جاتا ہے تو اس کے تمام حواس ظاہری اور باطنی شریعت کے تابع ہو جاتے ہیں۔ وہ ہاتھ، پاؤں کان اور آنکھ سے صرف وہی کام لیتا ہے جس میں اللہ کی مرضی ہوتی ہے۔ کوئی فعل بھی خلاف شریعت اس سے سرزد نہیں ہوتا۔

(٣٩) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ»

باب: 39- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''میں اور قیامت دونوں ایسے ہیں جیسے یہ دو انگلیاں ہیں'' کا بیان

﴿وَمَآ أَمْرُ ٱلسَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ ٱلْبَصَرِ﴾ الْآيَةَ [النحل: ٧٧]

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''اور قیامت کا معاملہ تو بس آنکھ جھپکنے کی طرح ہے۔''

٦٥٠٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ» وَيُشِيرُ بِإِصْبَعَيْهِ فَيَمُدُّهُمَا. [راجع: ٤٩٣٦]

[6503] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اور قیامت اس قدر نزدیک بھیجے گئے ہیں۔'' آپ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا، پھر ان کو پھیلا دیا۔

٦٥٠٤ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَأَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ».

[6504] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں اور قیامت ان دونوں کی طرح بھیجے گئے ہیں۔''

٦٥٠٥ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا أَبُو

[6505] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی

بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ»، يَعْنِي إِصْبَعَيْنِ.

تَابَعَهُ إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ.

ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں اور قیامت ان دونوں کی طرح بھیجے گئے ہیں۔'' آپ کی مراد دو انگلیاں تھیں۔

اسرائیل نے ابوحصین سے روایت کرنے میں ابوبکر کی متابعت کی ہے۔

(٤٠) بَابٌ:

باب:40- بلاعنوان

٦٥٠٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ فَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ. فَذَاكَ حِينَ ﴿لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَٰنُهَا﴾ الْآيَةَ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أَحَدُكُمْ أُكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا».

[راجع: ٨٥]

[6506] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی حتی کہ سورج اپنے مغرب سے طلوع ہو گا۔ جب سورج مغرب سے طلوع ہو گا اور سب لوگ اسے دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے۔ یہی وہ وقت ہو گا جب کسی کے لیے اس کا ایمان نفع نہیں دے گا جو اس سے قبل ایمان نہیں لایا ہو گا (یا جس نے ایمان کے بعد عمل خیر نہ کمایا ہو گا)۔ قیامت اس قدر جلد آ جائے گی کہ دو آدمیوں نے کپڑا کھولا ہو گا لیکن وہ خرید وفروخت نہیں کر سکیں گے اور نہ اسے لپیٹ ہی سکیں گے۔ اور قیامت قائم ہو جائے گی جبکہ ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر آ رہا ہو گا اور وہ اسے پی نہیں سکے گا۔ اور قیامت اس حال میں آ جائے گی کہ ایک شخص اپنا حوض تیار کر رہا ہو گا اور اس سے پانی نہیں پی سکے گا۔ اور قیامت آ جائے گی جبکہ ایک آدمی اپنا لقمہ اپنے منہ کی طرف اٹھائے گا اور وہ اس کو کھا نہیں سکے گا۔''

(٤١) بَابٌ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ

باب: 41- جو اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے

٦٥٠٧ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ

[6507] حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ». قَالَتْ عَائِشَةُ - أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ -: إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ، قَالَ: «لَيْسَ ذَلِكِ، وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللهِ وَكَرَامَتِهِ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ وَأَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللهِ وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، فَكَرِهَ لِقَاءَ اللهِ وَكَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ».

اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا پسند نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔‘‘ یہ سن کر ام المومنین حضرت عائشہ ؓ یا کسی دوسری زوجۂ محترمہ نے عرض کیا کہ مرنا تو ہم بھی پسند نہیں کرتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’نہیں یہ نہیں جو تم نے خیال کیا ہے بلکہ بات یہ ہے کہ ایماندار آدمی کو جب موت آتی ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے ہاں اکرام و احترام کی بشارت دی جاتی ہے جو اس کے آگے ہے، اس سے بہتر کوئی چیز اسے معلوم نہیں ہوتی، اس لیے وہ اللہ سے ملاقات کا خواہش مند ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اور جب کافر کی موت کا وقت آتا ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کے ہاں ملنے والی سزا کا بتایا جاتا ہے تو جو شے اس کے آگے ہے وہ اسے انتہائی ناگوار گزرتی ہے، اس لیے وہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے، لہٰذا اللہ بھی اسے ملنا نہیں چاہتا۔

اِخْتَصَرَهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ. وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس حدیث کو ابوداود اور عمرو نے شعبہ سے بیان کرنے میں اختصار کیا ہے۔ سعید نے قتادہ سے، انھوں نے زرارہ بن اوفی سے، انھوں نے سعد سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

٦٥٠٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ».

[6508] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ’’جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔‘‘

فائدہ: جب انسان پر نزع کی کیفیت طاری ہوتی ہے تو نیک انسان اپنے انجام کو بچشم خود دیکھ لیتا ہے اور فرشتے بھی اسے خوشخبری دیتے ہیں، اس وقت اس کا دل مچلتا ہے تاکہ جلد از جلد وہ نعمتیں حاصل کر سکے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندوں کے لیے تیار کی ہیں۔ اور جب برے آدمی کو فرشتوں کی خوفناک کیفیت سے اپنے برے انجام کا پتہ چل جاتا ہے کہ وہ سزا کا مستحق ہے

اور فرشتے بھی اسے خبر دیتے ہیں تو اسے مرنے سے وحشت ہوتی ہے، ایسے حالات میں وہ اللہ کے پاس جانا نہیں چاہتا کیونکہ اسے اپنا برا انجام نظر آ رہا ہوتا ہے۔

٦٥٠٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ: «إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ». فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى»، قُلْتُ: إِذًا لَا يَخْتَارُنَا، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ. قَالَتْ: فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ قَوْلُهُ: «اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى». [راجع: ٤٤٣٥]

[6509] نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب تندرست تھے تو فرمایا کرتے تھے: ''کسی نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک وہ جنت میں اپنا ٹھکانا نہیں دیکھ لیتے، پھر انھیں اختیار دیا جاتا ہے۔'' پھر جب آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا تو آپ پر کچھ وقت غشی آئی، پھر جب ہوش آیا تو آپ چھت کی طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھنے لگے، پھر فرمایا: ''اے اللہ! میں رفیق اعلیٰ کو اختیار کرتا ہوں۔'' میں نے اس وقت (دل میں) کہا: اب آپ ہمیں اختیار نہیں کریں گے اور مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ وہی حدیث ہے جو آپ ہمیں بیان فرمایا کرتے تھے۔ یہ آخری کلمہ تھا جو نبی ﷺ نے اپنی زبان سے ادا کیا: ''اے اللہ! میں رفیق اعلیٰ کو اختیار کرتا ہوں۔''

فائدہ: رفیق اعلیٰ سے مراد باشندگان جنت حضرات انبیاء ؑ، شہداء اور صالحین کی جماعت ہے جیسا کہ ایک روایت میں صراحت ہے۔[1]

(٤٢) بَابُ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

باب: 42- موت کی سختیاں

٦٥١٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ - أَوْ عُلْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ، شَكَّ عُمَرُ

[6510] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت آپ کے سامنے لکڑی یا چمڑے کا ایک بڑا برتن تھا جس میں پانی تھا...... عمر بن سعید کو شک ہے...... آپ اپنا ہاتھ اس پانی میں ڈالتے، پھر اس ہاتھ کو اپنے چہرے پر پھیرتے اور فرماتے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، بلاشبہ موت بہت سی تکلیفوں پر

[1] صحيح البخاري، التفسير، حديث: 4586.

- فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ». ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ: «فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى»، حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ.

[راجع: ۸۹۰]

مشتمل ہے۔" پھر آپ نے اپنا دست مبارک اوپر اٹھایا اور فرمایا: "رفیق اعلیٰ کو پسند کرتا ہوں۔" یہاں تک کہ آپ کی روح قبض کر لی گئی اور آپ کا ہاتھ مبارک نیچے ڈھلک گیا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: اَلْعُلْبَةُ مِنَ الْخَشَبِ، وَالرَّكْوَةُ مِنَ الْأَدَمِ.

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ عُلبہ لکڑی کا اور رَکْوہ چمڑے کا برتن ہوتا ہے۔

٦٥١١ - حَدَّثَنِي صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَعْرَابِ جُفَاةً يَأْتُونَ النَّبِيَّ ﷺ فَيَسْأَلُونَهُ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ: «إِنْ يَعِشْ هٰذَا لَا يُدْرِكُهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ».

[6511] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ عرب کے بادیہ نشین سادہ منش لوگ نبی ﷺ کے پاس آتے اور آپ سے دریافت کرتے: قیامت کب آئے گی؟ آپ ان میں سے کمسن شخص کو دیکھتے اور فرماتے: "اگر یہ زندہ رہا تو اسے بڑھاپا نہیں آئے گا حتی کہ تم پر تمھاری قیامت قائم ہو جائے گی۔"

قَالَ هِشَامٌ: يَعْنِي مَوْتَهُمْ.

(راویٔ حدیث) ہشام نے کہا: قیامت سے مراد ان کی موت تھی۔

فائدہ: ہر انسان کی موت اس کے لیے قیامت ہے، یعنی یہ اس کے لیے قیامت صغریٰ ہے اور قیامت کبریٰ وہ ہے جو مرنے کے بعد حساب و کتاب کے لیے قائم ہوگی۔ مقصد یہ تھا کہ قیامت کبریٰ کے متعلق سوال کرنے کو چھوڑو وہ تو اللہ ہی جانتا ہے، تمھیں اس وقت کے متعلق سوال کرنا چاہیے جس میں تمھارا وقت ختم ہو جائے گا۔

٦٥١٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ. قَالَ: «مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ؟ قَالَ: «اَلْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللهِ

[6512] حضرت ابو قتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ نے فرمایا: "یہ مستریح یا مستراح منہ ہے، یعنی اسے آرام مل گیا یا اس سے آرام مل گیا۔ صحابہ نے پوچھا: اللہ کے رسول! مستریح اور مستراح منہ کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: "مومن شخص دنیا کی مشقتوں اور اذیتوں سے اللہ عزوجل کی رحمت میں آرام پاتا ہے اور فاجر بندے سے لوگ، شہر، درخت اور جانور آرام پاتے ہیں۔"

عَزَّوَجَلَّ. وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ». [انظر: ٦٥١٣]

٦٥١٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ: حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ: الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ». [راجع: ٦٥١٢]

[6513] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''(یہ مرنے والا یا تو) خود آرام پانے والا ہے یا دوسرے بندوں کو آرام دینے والا ہے، مومن تو ہر صورت میں آرام ہی پاتا ہے۔''

٦٥١٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ، يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ».

[6514] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میت کے ساتھ تین چیزیں چلتی ہیں، دو واپس آ جاتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ رہتی ہے۔ اس کے ساتھ اس کا اہل، مال اور عمل چلتا ہے، اس کے اہل خانہ اور اس کا مال تو واپس آ جاتا ہے جبکہ اس کا عمل اس کے ساتھ باقی رہ جاتا ہے۔''

٦٥١٥ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً، إِمَّا النَّارُ وَإِمَّا الْجَنَّةُ، فَيُقَالُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى تُبْعَثَ إِلَيْهِ». [راجع: ١٣٧٩]

[6515] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مرتا ہے تو صبح و شام اس کا ٹھکانا اسے دکھایا جاتا ہے، دوزخ یا جنت۔ پھر اسے کہا جاتا ہے: یہ تیرے رہنے کی جگہ ہے یہاں تک کہ تو اس کی طرف اٹھایا جائے گا۔''

٦٥١٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا». [راجع: ١٣٩٣]

[6516] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ مر گئے ہیں انھیں برا بھلا نہ کہو کیونکہ انھوں نے جو کچھ اپنے آگے بھیجا تھا، اس کے پاس وہ خود پہنچ چکے ہیں۔''

(٤٣) بَابُ نَفْخِ الصُّورِ

باب: 43- صور پھونکنے کا بیان

قَالَ مُجَاهِدٌ: اَلصُّورُ كَهَيْئَةِ الْبُوقِ، ﴿زَجْرَةٌ﴾ [الصافات: ١٩]: صَيْحَةٌ.

امام مجاہد کہتے ہیں: صور، بوق (سینگ اور بگل) جیسی کوئی چیز ہے۔ زَجْرَةٌ کے معنی ہیں: چیخ۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿ٱلنَّاقُورِ﴾ [المدثر: ٨]: اَلصُّورُ. ﴿ٱلرَّاجِفَةُ﴾ [النازعات: ٦]: اَلنَّفْخَةُ الْأُولَى، وَ﴿ٱلرَّادِفَةُ﴾ [النازعات: ٧]: اَلنَّفْخَةُ الثَّانِيَةُ.

حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: ﴿الناقور﴾ کے معنی ہیں: صور۔ ﴿الرَّاجِفَة﴾ سے مراد پہلی دفعہ صور میں پھونکنا اور ﴿الرَّادِفة﴾ سے مراد دوسری دفعہ پھونکنا ہے۔

٦٥١٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ: رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ، فَقَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ، فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ، قَالَ: فَغَضِبَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ. فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مُوسَى فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ». [راجع: ٢٤١١]

[6517] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ دو آدمی ایک مسلمان اور ایک یہودی آپس میں جھگڑ پڑے۔ مسلمان نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد ﷺ کو تمام جہانوں پر بزرگی دی! اور یہودی نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ ؑ کو تمام جہانوں پر برتری دی ہے! مسلمان یہودی کی یہ بات سن کر خفا ہو گیا اور اس کے منہ پر ایک طمانچہ رسید کر دیا۔ یہودی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا اور مسلمان کا واقعہ بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے موسیٰ ؑ پر فضیلت نہ دو کیونکہ قیامت کے دن تمام لوگ بے ہوش ہو جائیں گے اور میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جسے ہوش آئے گا، اس دوران میں موسیٰ ؑ کو دیکھوں گا کہ وہ عرش کا کونا تھامے ہوئے ہوں گے۔ مجھے معلوم نہیں کہ موسیٰ ؑ ان لوگوں میں سے ہیں جو بے ہوش ہوئے لیکن مجھ سے پہلے ہی ہوش میں آ گئے یا وہ ان لوگوں میں سے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے (بے ہوشی سے) مستثنیٰ کیا ہے۔“

٦٥١٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَصْعَقُ النَّاسُ حِينَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ قَامَ فَإِذَا مُوسَى آخِذٌ

[6518] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے ہوشی کے وقت تمام لوگ بے ہوش ہو جائیں گے اور سب سے پہلے اٹھنے والا میں ہوں گا۔ اس وقت موسیٰ ؑ عرش کو پکڑے ہوئے

بِالْعَرْشِ فَمَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ».

رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٢٤١١]

ہوں گے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ ان لوگوں میں سے ہیں جو بے ہوش ہوئے، (لیکن وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے)۔"

اس حدیث کو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بھی نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

(٤٤) بَابٌ: يَقْبِضُ اللهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب: 44- اللہ تعالیٰ روز قیامت زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا

رَوَاهُ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس امر کو حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٦٥١٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَقْبِضُ اللهُ الْأَرْضَ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ؟» [راجع: ٤٨١٢].

[6519] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا: اب میں ہوں بادشاہ، آج زمین کے بادشاہ کہاں گئے؟"

٦٥٢٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً، يَتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ، كَمَا يَكْفَؤُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ». فَأَتَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ: بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَلَا أُخْبِرُكَ بِنُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «بَلَى». قَالَ: تَكُونُ الْأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ، فَنَظَرَ النَّبِيُّ

[6520] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن ساری زمین ایک روٹی بن جائے گی جسے اللہ تعالیٰ اہل جنت کی میزبانی کے لیے اپنے ہاتھ سے الٹ پلٹ کرے گا، جیسے کوئی تم میں سے سفر میں اپنی روٹی الٹ پلٹ کرتا ہے۔" پھر ایک یہودی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے ابوالقاسم! تم پر رحمٰن برکت نازل فرمائے، کیا میں تمھیں قیامت کے دن اہل جنت کی سب سے پہلی ضیافت کی خبر نہ دوں؟ آپ نے فرمایا: "کیوں نہیں۔" اس نے کہا: قیامت کے دن یہ زمین ایک روٹی کی شکل اختیار کر لے گی جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا۔ تب نبی ﷺ نے ہماری طرف دیکھا

ﷺ، إِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ؟ قَالَ: إِدَامُهُمْ بَالَامٌ وَنُونٌ، قَالُوا: مَا هٰذَا؟ قَالَ: ثَوْرٌ وَنُونٌ يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا.

پھر اتنا ہنسے کہ آپ کے دانت نمایاں نظر آنے لگے۔ پھر اس نے کہا: میں تمھیں اہل جنت کے سالن کی خبر نہ دوں؟ کہنے لگا: ان کا سالن بالام اور نون ہوگا۔ صحابۂ کرام نے کہا: یہ کیا چیز ہے؟ اس نے کہا: بیل اور مچھلی، جن کی کلیجی کے زائد ٹکڑے سے ستر ہزار آدمی کھائیں گے۔

٦٥٢١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ نَقِيٍّ». قَالَ سَهْلٌ - أَوْ غَيْرُهُ -: لَيْسَ فِيهَا مَعْلَمٌ لِأَحَدٍ.

[6521] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت کے دن لوگوں کو سفید اور سرخی آمیز زمین پر اکٹھا کیا جائے گا جو سفید میدے کی روٹی کی طرح ہوگی۔'' سہل وغیرہ نے کہا: اس زمین پر کسی چیز کا کوئی نشان نہیں ہوگا۔

فائدہ: قرآن کریم کی بعض آیات سے زمین میں تبدیلی کی جو صورت سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ زمین میں اس دن کوئی بلندی یا پستی نہیں رہے گی۔ سب پہاڑ زمین بوس کر دیے جائیں گے اور سب کھڈے بھر دیے جائیں گے، اس طرح سطح زمین ہموار اور ندی نالوں کو ملا کر پہلے سے بہت زیادہ بڑھ جائے گی اور سب سے اہم تبدیلی یہ ہوگی کہ سمندروں، دریاؤں اور ندی نالوں کو خشک کر دیا جائے گا۔ چونکہ سمندر کی سطح کا رقبہ خشکی کے رقبہ سے تین گناہ زیادہ ہے، اس طرح موجودہ زمین سے تبدیل شدہ زمین کم از کم چار گناہ بڑھ جائے گی اور دوسرا یہ کہ نشیب وفراز کے بجائے تمام زمین ہموار ہوگی۔ اس نئی زمین اور نئے آسمان کے لیے طبعی قوانین بھی موجودہ قوانین سے الگ ہوں گے اور اسی زمین پر اللہ تعالیٰ کی عدالت قائم ہوگی۔ اعمال تولنے کے لیے میزان بھی اسی زمین پر رکھی جائے گی، پھر لوگوں کے اعمال کے مطابق ان کی جزا وسزا کے فیصلے بھی اسی جگہ ہوں گے۔

(٤٥) بَابُ الْحَشْرِ

باب: 45- حشر و نشر کا بیان

وضاحت: حشر کی چار اقسام ہیں: دو کا تعلق عالم دنیا سے ہے جبکہ دو آخرت میں ہوں گے: جو حشر دنیا میں ہوں گے ان میں سے پہلا حشر سورۂ حشر میں بیان ہوا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''وہی تو ہے جس نے پہلی جلاوطنی کے وقت اہل کتاب کافروں کو ان کے گھروں سے نکال باہر کیا۔''[1] دوسرا حشر اس وقت ہوگا جب قرب قیامت میں مشرق سے آگ برآمد ہوگی جو لوگوں کو مغرب کی طرف لے جائے گی جس کا ذکر آئندہ احادیث میں آئے گا۔ جو دو حشر عالم آخرت میں ہوں گے ان میں سے پہلا حشر اس وقت ہوگا جب مُردوں کو قبروں سے زندہ کر کے حساب و کتاب کے لیے میدان محشر میں پیش کیا جائے گا جس کا ذکر

1 الحشر 2:59.

قرآن مجید میں ہے: ''ہم لوگوں کو جمع کریں گے اور کسی کو نہیں چھوڑیں گے۔'' [1] آخری حشر اس وقت ہوگا جب فرشتے اہل جنت کو جنت میں اور اہل جہنم کو جہنم میں لے جائیں گے۔ اس کا ذکر سورۂ زمر آیت: 71-73 میں ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ان میں پہلا حشر کوئی مستقل چیز نہیں بلکہ اس قسم کا حشر کئی مرتبہ مختلف اقوام کے متعلق ہوا ہے۔ [2]

٦٥٢٢ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ: رَاغِبِينَ وَرَاهِبِينَ، وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ، ثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، أَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، عَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، تَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا، وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا، وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا، وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا».

[6522] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگوں کا حشر تین فرقوں میں ہوگا: ایک یہ کہ لوگ رغبت کرنے اور ڈرنے والے ہوں گے۔ دوسرا یہ کہ ایک اونٹ پر دو آدمی سوار ہوں گے، کسی پر تین ہوں گے، کسی پر چار ہوں اور کسی پر دس ہوں گے۔ اور تیسرا یہ کہ باقی ماندہ لوگوں کو آگ جمع کرے گی۔ جب وہ قیلولہ کریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ ٹھہرے گی، جب وہ رات گزاریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ رات گزارے گی اور جب وہ صبح کریں گے تو آگ بھی صبح کے وقت وہاں موجود ہوگی، نیز جب وہ شام کریں گے تو آگ بھی شام کے وقت ان کے ساتھ موجود ہوگی۔''

٦٥٢٣ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ؟ قَالَ: «أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟».

[6523] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے پوچھا: اللہ کے رسول! کافر کا چہرے کے بل کیسے حشر کیا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا وہ ذات جس نے اسے دنیا میں دونوں پاؤں پر چلایا ہے اسے قدرت نہیں کہ اسے قیامت کے دن چہرے کے بل چلا دے؟''

قَالَ قَتَادَةُ: بَلَى وَعِزَّةِ رَبِّنَا. [راجع: ٤٧٦٠]

(راویٔ حدیث) قتادہ نے کہا: کیوں نہیں، ہمارے رب کی عزت و آبرو کی قسم! وہ منہ کے بل چلا سکتا ہے۔

٦٥٢٤ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ

[6524] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں

1 الكهف 18:47. 2 فتح الباري: 460/11.

عَمْرٌو: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّكُمْ مُلَاقُو اللهِ حُفَاةً عُرَاةً مُشَاةً غُرْلًا». [راجع: ٣٣٤٩]

قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا مِمَّا نَعُدُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ.

نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم اللہ سے برہنہ پاؤں، برہنہ جسم اور غیر مختون پیدل چلتے ہوئے ملاقات کرو گے۔''

سفیان نے کہا: اس حدیث کو ہم ان (نو یا دس) احادیث میں سے شمار کرتے ہیں جسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے براہ راست نبی ﷺ سے سنا ہے۔

٦٥٢٥ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: «إِنَّكُمْ مُلَاقُو اللهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا» [راجع: ٣٣٤٩].

[6525] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ فرماتے سنا: ''تم اللہ تعالیٰ سے ننگے پاؤں، برہنہ جسم اور غیر مختون حالت میں ملاقات کرو گے۔''

٦٥٢٦ - **حَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَامَ فِينَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ: «إِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ﴿كَمَا بَدَأْنَآ أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُۥ﴾ الْآيَةَ، [الأنبياء: ١٠٤] وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ الْخَلِيلُ، وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أَصْحَابِي، فَيَقُولُ اللهُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿ٱلْحَكِيمُ﴾ [المائدة: ١١٧، ١١٨] قَالَ: فَيُقَالُ: إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ».

[راجع: ٣٣٤٩]

[6526] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ہمیں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''یقیناً تم لوگ برہنہ پاؤں، برہنہ تن اور غیر مختون اٹھائے جاؤ گے۔ جس طرح ہم نے تمھیں پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح تمھیں لوٹائیں گے......'' قیامت کے دن تمام مخلوقات میں سب سے پہلے جسے پوشاک پہنائی جائے گی وہ ابراہیم خلیل اللہ ہوں گے۔ اس دوران میں میری امت میں سے کچھ لوگوں کو جن کے اعمال نامے بائیں ہاتھ میں ہوں گے گرفتار کر کے لایا جائے گا، میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے تمھارے بعد کیا کیا بدعات نکالی تھیں۔ اس وقت میں بھی وہی کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے نے کہا تھا: ''اے اللہ! جب تک میں ان میں موجود رہا میں ان کا نگہبان تھا......'' مجھے کہا جائے گا: یہ لوگ ہمیشہ اپنی ایڑیوں کے بل پھرتے ہی رہے (مرتد ہوتے رہے)۔''

٦٥٢٧ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا». قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ؟ فَقَالَ: «اَلْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُهِمَّهُمْ ذَاكِ».

[6527] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم ننگے پاؤں ننگے جسم اور غیر مختون حالت میں اٹھائے جاؤ گے۔“ حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا مرد، عورتیں ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس وقت معاملہ اس سے کہیں زیادہ سنگین ہو گا، اس کا خیال بھی کوئی نہیں کر سکے گا۔“

٦٥٢٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: «أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: «أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: «أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: «إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَذٰلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ».

[انظر: ٦٦٤٢]

[6528] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ ایک خیمے میں تھے، آپ نے فرمایا: ”کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ اہل جنت کا ایک چوتھائی رہو؟“ ہم نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا: ”کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ اہل جنت کا تم ایک تہائی رہو؟“ ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم اس پر خوش ہو کہ اہل جنت کا تم نصف رہو؟“ ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں امید رکھتا ہوں کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے۔ یہ اس لیے کہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوں گے اور تم اہل شرک کے مقابلے میں اس طرح ہو گے جس طرح سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال ہو یا جسے سرخ بیل کے جسم پر ایک سیاہ بال ہو۔“

٦٥٢٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ آدَمُ فَتَرَاءَى ذُرِّيَّتُهُ فَيُقَالُ: هٰذَا أَبُوكُمْ آدَمُ، فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، فَيَقُولُ: أَخْرِجْ

[6529] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن سب سے پہلے آدم کو پکارا جائے گا تو ان کی اولاد انھیں دیکھے گی، کہا جائے گا: یہ تمھارے باپ آدم ہیں۔ حضرت آدم جواب دیں گے: میں سعادت مندی کے ساتھ حاضر خدمت ہوں۔ اللہ تعالیٰ

بَعْثَ جَهَنَّمَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، كَمْ أُخْرِجُ؟ فَيَقُولُ: أَخْرِجْ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ». فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِذَا أُخِذَ مِنَّا مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، فَمَاذَا يَبْقَى مِنَّا؟ قَالَ: «إِنَّ أُمَّتِي فِي الْأُمَمِ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ».

فرمائے گا: اپنی نسل میں سے دوزخ کا حصہ الگ کر دو۔ حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے: اے پروردگار! کس نسبت سے الگ کروں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: سو میں سے ننانوے۔" صحابہ نے پوچھا: اللہ کے رسول! جب ہم میں سے ننانوے فیصد نکال لیے جائیں گے تو باقی کیا بچے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "بلاشبہ میری امت سابقہ امتوں کے مقابلے میں، سیاہ بیل میں سفید بال کی طرح ہوگی۔"

(٤٦) بَابٌ: ﴿إِنَّ زَلْزَلَةَ ٱلسَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ﴾ [الحج: ١] ﴿أَزِفَتِ ٱلْآزِفَةُ﴾ [النجم: ٥٧] ﴿ٱقْتَرَبَتِ ٱلسَّاعَةُ﴾ [القمر: ١].

باب: 46- (ارشاد باری تعالیٰ:) "قیامت کا زلزلہ ایک بڑی مصیبت ہوگی۔" نیز: "قریب آنے والی بہت قریب آ پہنچی۔" نیز "قیامت قریب آ گئی۔" کا بیان

٦٥٣٠ - حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: [قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ] «يَقُولُ اللهُ: يَا آدَمُ، فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، قَالَ: يَقُولُ: أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ، قَالَ: وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ فَذَاكَ حِينَ يَشِيبُ الصَّغِيرُ ﴿وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى ٱلنَّاسَ سُكَٰرَىٰ وَمَا هُم بِسُكَٰرَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ ٱللَّهِ شَدِيدٌ﴾» [الحج: ٢] فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّنَا ذَلِكَ الرَّجُلُ؟ قَالَ: «أَبْشِرُوا فَإِنَّ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفًا وَمِنْكُمْ رَجُلٌ»، ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ»، قَالَ: فَحَمِدْنَا اللهَ وَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ،

[6530] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم! حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے: میں سعادت مندی کے ساتھ حاضر ہوں، ہر بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آگ کا لشکر الگ کر دو۔ حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے: جہنم کا لشکر کس قدر ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ یہی وہ وقت ہوگا جب بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور ہر حمل والی عورت اپنا حمل گرا دے گی اور تم لوگوں کو نشے کی حالت میں دیکھو گے، حالانکہ وہ نشے کی حالت میں نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہوگا۔" صحابۂ کرام کو یہ بات بہت سخت معلوم ہوئی تو انھوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! وہ ایک آدمی ہم میں سے کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا: "تمھیں بشارت ہو، ایک ہزار یاجوج ماجوج سے ہوں گے اور تم میں سے وہ ایک جنتی ہوگا۔" پھر آپ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، مجھے امید ہے کہ تم لوگ

إِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْأُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ». [راجع: ٣٣٤٨]

اہل جنت کا ایک تہائی ہو گے۔'' راوی کہتا ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور نعرۂ تکبیر بلند کیا، پھر آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے امید ہے کہ آدھا حصہ اہل جنت کا تم ہو گے۔ دوسری امتوں کے مقابلے میں تمھاری مثال ایسے ہے جیسے سیاہ بیل کی جلد پر ایک سفید بال ہو یا وہ سفید داغ جو گدھے کے اگلے پاؤں میں ہوتا ہے۔''

فائدہ: اس سے پہلی حدیث میں اہل جنت کی نسبت اہل جہنم کے مقابلے میں ایک فیصد تھی جبکہ اس حدیث میں ایک ہزار میں سے ایک بیان ہوئی ہے، اس تعارض کے محدثین نے کئی ایک جواب دیے ہیں: * ایک عدد دوسرے عدد کے منافی نہیں بلکہ مقصد اہل ایمان کی قلت اور اہل کفر کی کثرت بیان کرنا ہے۔ * تمام اولاد آدم کی نسبت ہزار میں سے ایک اور یاجوج ماجوج کے علاوہ نسبت سو میں سے ایک ہوگی۔ * تمام مخلوق کے اعتبار سے ہزار میں سے ایک اور اس امت کے لحاظ سے سو میں سے ایک ہو گی۔ * کفار کے اعتبار سے یہ نسبت ہزار میں سے ایک جبکہ گناہ گاروں کے لحاظ سے ایک فی صد ہوگی۔[1]

(٤٧) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ ○ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ○ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ [المطففين: ٤-٦]

باب: 47- ارشاد باری تعالیٰ: ''کیا انھیں یقین نہیں کہ وہ عظیم دن میں اٹھائے جائیں گے، جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے'' کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ﴾ [البقرة: ١٦٦] قَالَ: اَلْوُصُلَاتُ فِي الدُّنْيَا.

حضرت ابن عباس ؓ نے ﴿وَ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ﴾ کا مطلب بیان کیا ہے کہ دنیا کے رشتے ناتے سب ختم ہو جائیں گے۔

٦٥٣١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ قَالَ: «يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ». [راجع: ٤٩٣٨]

[6531] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ﴿يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ کی تفسیر میں فرمایا: ''لوگوں میں سے کچھ نصف کانوں (کانوں کی لو) تک اپنے پسینے میں کھڑے ہوں گے۔''

1 فتح الباري: 474/11.

٦٥٣٢ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ».

[6532] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگ پسینے میں شرابور ہوں گے حتی کہ ان کا پسینہ زمین میں ستر ہاتھ تک پھیل جائے گا اور ان کے منہ تک پہنچ کر کانوں کو چھونے لگے گا۔''

(٤٨) بَابُ الْقِصَاصِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب:48- قیامت کے دن قصاص لیا جانا

وَهِيَ الْحَاقَّةُ لِأَنَّ فِيهَا الثَّوَابَ وَحَوَاقَّ الْأُمُورِ. اَلْحَقَّةُ وَالْحَاقَّةُ وَاحِدٌ، وَالْقَارِعَةُ وَالْغَاشِيَةُ وَالصَّاخَّةُ، وَالتَّغَابُنُ: غَبْنُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَهْلَ النَّارِ.

اسی کو الحاقہ کہتے ہیں کیونکہ اس دن بدلا ملے گا اور وہ کام ہوں گے جو مبنی بر حقیقت ہیں۔ اَلْحَقّہ اور اَلْحَاقّہ کے ایک ہی معنی ہیں۔ اَلْقَارِعَہ، اَلْغَاشِيَہ اور اَلصَّاخَّہ بھی ہم معنی اور قیامت کے نام ہیں۔ اور تَغَابُن کے معنی یہ ہیں کہ اہل جنت، دوزخیوں کی جائیداد دبالیں گے۔

٦٥٣٣ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ بِالدِّمَاءِ». [انظر: ٦٨٦٤]

[6533] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ لوگوں کے درمیان ہوگا وہ ناحق خون کے متعلق ہوگا۔''

٦٥٣٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهَا، فَإِنَّهُ لَيْسَ ثَمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُؤْخَذَ لِأَخِيهِ مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَخِيهِ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ». [راجع: ٢٤٤٩]

[6534] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے کسی بھائی پر ظلم کیا ہو تو اسے چاہیے کہ اس سے معاف کرا لے کیونکہ وہاں درہم و دینار نہیں ہوں گے قبل اس کے کہ اس کے بھائی کا بدلہ چکانے کے لیے اس کی نیکیوں سے کچھ لیا جائے۔ اگر اس کی نیکیاں نہیں ہوں گی تو مظلوم بھائی کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔''

٦٥٣٥ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ﴾

[6535] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل ایمان جہنم

[الأعراف:٤٣] قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا، حَتَّى إِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا أُذِنَ لَهُم فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا».

[راجع: ٢٤٤٠]

سے چھٹکارا پا جائیں گے تو دوزخ و جنت کے درمیان انھیں ایک پل پر روک لیا جائے گا، پھر دنیا میں جو ایک دوسرے پر ظلم و ستم کیا ہو گا اس کا قصاص اور بدلہ لیا جائے گا حتی کہ جب وہ پاک صاف ہو جائیں گے تو انھیں جنت میں جانے کی اجازت ہو گی۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! اہل جنت میں سے ہر ایک جنت میں اپنا مقام دنیا میں اپنے گھر کی نسبت زیادہ جاننے والا ہو گا۔"

(٤٩) بَابٌ: مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ

باب: 49- جس کا باریک بینی سے حساب لیا گیا تو وہ ہلاک ہو گیا

٦٥٣٦ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ الْأَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ»، قَالَتْ: قُلْتُ: أَلَيْسَ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾؟ [الانشقاق:٨] قَالَ: «ذَلِكِ الْعَرْضُ».

[6536] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جس کا حساب کے وقت مناقشہ ہوا اس کو تو ضرور عذاب ہو گا۔" حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں کہ میں نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا: "عنقریب ان سے ہلکا حساب لیا جائے گا؟" آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد تو صرف پیشی ہے۔"

حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ مِثْلَهُ. [راجع: ١٠٣]

مجھ سے عمرو بن علی نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے، ان سے عثمان بن اسود نے، انھوں نے کہا: میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے سیدہ عائشہ ؓ سے سنا، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے ایسا ہی سنا۔

وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ، وَأَيُّوبُ، وَصَالِحُ بْنُ رُسْتُمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس روایت کی متابعت ابن جریج، محمد بن سلیم، ایوب اور صالح بن رستم نے کی، انھوں نے ابن ابی ملکیہ سے، انھوں نے سیدہ عائشہ ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے

بیان کیا۔

٦٥٣٧ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ ابْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا هَلَكَ»، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَٰبَهُۥ بِيَمِينِهِۦ ۝ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾؟ [الانشقاق: ٧، ٨] فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا ذَلِكِ الْعَرْضُ، وَلَيْسَ أَحَدٌ يُنَاقَشُ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عُذِّبَ». [راجع: ١٠٣]

[6537] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص سے بھی قیامت کے دن حساب لیا گیا تو وہ ہلاک ہوا۔'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالیٰ نے خود نہیں فرمایا: جس شخص کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے مراد تو اعمال کا پیش کیا جانا ہے، قیامت کے دن جس کا باریک بینی سے محاسبہ ہوا تو اسے یقیناً عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔''

٦٥٣٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «يُجَاءُ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ: أَرَأَيْتَ لَو كَانَ لَكَ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيُقَالُ لَهُ: قَدْ كُنْتَ سُئِلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ». [راجع: ٣٣٣٤]

[6538] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرماتے تھے: ''قیامت کے دن کافر کو لایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا: بھلا بتا تو سہی اگر تیرے پاس زمین بھر کر سونا ہو تو کیا (وہ سارے کا سارا) تو بطور فدیہ دے دے گا؟ وہ کہے گا: ہاں۔ (اس وقت) اسے کہا جائے گا: یقیناً تجھ سے (دنیا میں) اس سے بہت آسان چیز کا مطالبہ کیا گیا تھا۔''

٦٥٣٩ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي خَيْثَمَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ

[6539] حضرت عدی بن حاتم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تم میں ہر ہر فرد سے اس طرح کلام کرے گا کہ اس کے اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ پھر وہ دیکھے

تَرْجُمَانٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ فَلَا يَرَى شَيْئًا قُدَّامَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ». [راجع: ١٤١٣]

گا تو اس کے سامنے اسے کوئی چیز نظر نہیں آئے گی۔ پھر وہ آگے دیکھے گا تو آگ اس کا استقبال کرے گی، لہٰذا تم میں سے جو آگ سے بچنے کی طاقت رکھتا ہو تو ضرور بچے، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے سے ہی ممکن ہو۔

٦٥٤٠ - قَالَ الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي عَمْرٌو عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِتَّقُوا النَّارَ»، ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ، ثُمَّ قَالَ: «اِتَّقُوا النَّارَ»، ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثَلَاثًا، حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: «اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَن لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ». [راجع: ١٤١٣]

[6540] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جہنم سے بچو۔'' پھر آپ نے اپنا چہرہ پھیر لیا اور ناگواری کا اظہار کیا۔ پھر فرمایا: ''جہنم سے بچو۔'' پھر آپ نے اپنا چہرہ پھیر لیا اور ناگواری کا اظہار کیا۔ تین مرتبہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ ہمیں اس سے خیال پیدا ہوا کہ آپ جہنم کو دیکھ رہے ہیں، پھر آپ نے فرمایا: ''جہنم سے بچو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے سے ممکن ہو۔ جسے یہ بھی نہ ملے تو اسے کسی اچھی بات کہنے کے ذریعے سے ہی بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔''

(٥٠) بَابٌ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ

باب: 50- جنت میں ستر ہزار خوش نصیب بلاحساب داخل ہوں گے

٦٥٤١ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَحَدَّثَنِي أَسِيدُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ، فَأَجِدُ النَّبِيَّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشْرُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ، قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ! هٰؤُلَاءِ أُمَّتِي؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ. قَالَ:

[6541] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں۔ ایک نبی گزرا اس کے ساتھ اس کی پوری امت تھی۔ کسی نبی کے ساتھ چند لوگ تھے۔ کوئی نبی گزرا اس کے ساتھ دس آدمی تھے جبکہ ایک نبی کے ساتھ پانچ لوگ تھے۔ ایک نبی تن تنہا تھا۔ پھر میں نے دیکھا تو لوگوں کی ایک بہت بڑی جماعت دور سے نظر آئی۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا: کیا یہ میری امت ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں، بلکہ آپ افق کی طرف دیکھیں۔ میں نے ادھر دیکھا تو ایک زبردست جماعت دکھائی دی۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ آپ کی امت ہے۔ ان کے آگے آگے جو ستر ہزار کی تعداد ہے، ان سے

هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ، وَهٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ. قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ: كَانُوا لَا يَكْتَوُونَ، وَلَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ»، فَقَامَ إِلَيْهِ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: «اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ»، ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنهُمْ قَالَ: «سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ». [راجع: ٣٤١٠]

نہ حساب لیا جائے گا اور نہ انھیں عذاب ہو گا۔ میں نے پوچھا: ایسا کیوں ہو گا؟ انھوں نے کہا: یہ لوگ بدن کو نہیں داغتے، نہ دم جھاڑ کراتے ہیں اور نہ بدشگونی ہی لیتے ہیں بلکہ اپنے رب پر بھروسا کرتے ہیں۔'' پھر عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ اٹھ کر آپ کی طرف آگے بڑھے اور عرض کی: آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے۔ آپ نے دعا کی: ''اے اللہ! اسے بھی ان میں کر دے۔'' اس کے بعد ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی: میرے لیے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں کر دے آپ نے فرمایا: ''عکاشہ تم سے بازی لے گیا ہے۔''

٦٥٤٢ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ: خَبَّرَنَا عَبْدُاللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ»، وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أُدْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ»، ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: «سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ». [راجع: ٥٨١١]

[6542] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت سے ایک گروہ جنت میں داخل ہو گا جن کی تعداد ستر ہزار ہو گی، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ اپنی دھاری دار کمبلی اٹھائے ہوئے کھڑے ہوئے جو ان کے جسم پر تھی اور عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ سے دعا کریں وہ مجھے بھی ان لوگوں میں کر دے۔ آپ ﷺ نے دعا کی: ''اے اللہ! اسے بھی ان لوگوں میں سے کر دے۔'' اس کے بعد ایک انصاری صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا: ''عکاشہ تم پر سبقت لے گیا ہے۔''

٦٥٤٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا - أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ، شَكَّ

[6543] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میری امت سے ستر ہزار یا ستر لاکھ (راوی کو تعداد میں شک ہے) جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑے

فِي أَحَدِهِمَا - مُتَمَاسِكِينَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمُ الْجَنَّةَ، وَوُجُوهُهُمْ عَلَى ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ». [راجع: ٣٢٤٧]

ہوئے ہوں گے اور ان کے اگلے پچھلے سب بیک وقت داخل ہوں گے۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔''

٦٥٤٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، ثُمَّ يَقُومُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ: يَا أَهْلَ النَّارِ! لَا مَوْتَ، وَيَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! لَا مَوْتَ، خُلُودٌ». [انظر: ٦٥٤٨]

[6544] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اہل جنت، جنت میں اور اہل جہنم، دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو ایک اعلان کرنے والا ان کے درمیان اعلان کرے گا: اے جہنم والو! اب تمھیں موت نہیں آئے گی اور اے جنت والو! تمھیں بھی موت نہیں آئے گی بلکہ ہمیشہ یہیں رہنا ہوگا۔''

٦٥٤٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! خُلُودٌ لَّا مَوْتَ، وَلِأَهْلِ النَّارِ: يَا أَهْلَ النَّارِ! خُلُودٌ لَّا مَوْتَ».

[6545] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اہل جنت سے کہا جائے گا: اے اہل جنت! تم نے یہاں ہمیشہ رہنا ہے، تمھیں موت نہیں آئے گی اور اے اہل دوزخ! تمھیں بھی یہاں ہمیشہ رہنا ہے، تمھیں موت نہیں آئے گی۔''

فائدہ: صحیح بخاری کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب اہل جنت، جنت میں اور اہل جہنم، جہنم میں چلے جائیں گے تو موت کو ان کے درمیان لا کر ذبح کر دیا جائے گا، پھر مذکورہ اعلان کیا جائے گا تاکہ اہل جنت کو انتہائی فرحت اور اہل جہنم کو انتہائی غم ہو۔[1]

(٥١) بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

باب: 51- جنت اور جہنم کے اوصاف کا بیان

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ زِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ».

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سب سے پہلا کھانا جو اہل جنت تناول کریں گے وہ مچھلی کے جگر کا ٹکڑا ہوگا۔''

﴿عَدْنٍ﴾ [التوبة: ٧٢]: خُلْدٍ، عَدَنْتُ بِأَرْضٍ:

عدن کے معنی ہیں: ہمیشہ رہنا۔ کہا جاتا ہے: عَدَنْتُ

1 صحيح البخاري، الرقاق، حديث: 6548.

أَقَمْتُ، وَمِنْهُ الْمَعْدِنُ. ﴿فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ﴾: [القمر: ٥٥] فِي مَنْبِتِ صِدْقٍ.

بِأَرْضٍ میں نے اس جگہ قیام کیا۔ لفظ معدن بھی اسی سے ماخوذ ہے۔ ﴿فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ﴾ کے معنی ہیں: سچائی پیدا ہونے کی جگہ میں۔

٦٥٤٦ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ». [راجع: ٣٢٤١]

[6546] حضرت عمران ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو اس کے رہنے والے اکثر فقراء تھے اور میں نے جہنم میں نظر کی تو وہاں عورتوں کی اکثریت تھی۔''

٦٥٤٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينَ، وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ، غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ، وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ». [راجع: ٥١٩٦]

[6547] حضرت اسامہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں عموماً داخل ہونے والے مسکین اور مفلس لوگ تھے جبکہ مال دار لوگوں کو (داخلے سے) روک دیا گیا تھا اور جو لوگ دوزخی تھے انھیں تو جہنم میں روانہ کر دیا گیا تھا۔ میں نے جہنم کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو اس میں اکثر داخل ہونے والی عورتیں تھیں۔''

فائدہ: جن صاحب ثروت حضرات کو جنت کے دروازے پر داخلے سے روک دیا گیا وہ وہ تھے جو دیندار اور جنت میں داخل ہونے کے قابل تھے لیکن پل صراط سے گزرنے کے بعد ایک دوسرے پل پر انھیں حساب کی وجہ سے روک لیا جائے گا۔

٦٥٤٨ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ جِيءَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ يُذْبَحُ، ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! لَا مَوْتَ، يَا أَهْلَ النَّارِ! لَا مَوْتَ، فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ

[6548] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اہل جنت، جنت میں چلے جائیں گے اور اہل جہنم، دوزخ میں پہنچ جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا۔ پھر جنت اور دوزخ کے درمیان اسے ذبح کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: اے اہل جنت! تمھیں موت نہیں آئے گی اور اہل جہنم! اب تمھیں بھی موت نہیں آئے گی۔ اس بات سے اہل جنت کی خوشی میں اضافہ ہوگا اور اہل جہنم کا غم مزید

أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ». [راجع: ٦٥٤٤]

بڑھ جائے گا۔"

٦٥٤٩ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ؟ فَيَقُولُ: أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَالُوا: يَا رَبِّ! وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا». [انظر: ٧٥١٨]

[6549] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تبارک وتعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا: اے اہل جنت! وہ (جنتی) عرض کریں گے: ہم تیری سعادت حاصل کرنے کے لیے حاضر ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا: کیا تم لوگ اب خوش ہو گئے ہو؟ وہ عرض کریں گے: ہم کیوں خوش نہ ہوں جبکہ تو نے ہمیں وہ کچھ دیا ہے جو اپنی مخلوق میں سے اور کسی کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تمھیں اس سے بھی بہتر نعمت عطا کرتا ہوں۔ وہ (جنتی) کہیں گے: اے اللہ! اس سے بہتر اور کیا چیز ہوسکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تمھارے لیے اپنی رضا کو حلال کر دیا ہے اب میں تم پر کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔"

٦٥٥٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: أُصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ، فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي، فَإِنْ يَكُ فِي الْجَنَّةِ أَصْبِرْ وَأَحْتَسِبْ، وَإِنْ تَكُنِ الْأُخْرَى تَرَ مَا أَصْنَعُ فَقَالَ: «وَيْحَكِ - أَوْ هَبِلْتِ - أَوَ جَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ؟ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ، وَإِنَّهُ لَفِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ». [راجع: ٢٨٠٩]

[6550] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت حارثہ ؓ جنگ بدر میں شہید ہو گئے جبکہ وہ اس وقت نوعمر تھے تو ان کی والدہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کو معلوم ہے کہ حارثہ سے مجھے کتنی محبت تھی، اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کرتی ہوں اور اس صبر پر ثواب کی امیدوار ہوں اور اگر کوئی دوسری بات ہے تو آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "افسوس، کیا تم پاگل ہوگئی ہو، کیا جنت ایک ہی ہے؟ وہاں تو بہت سی جنتیں ہیں اور وہ جنت الفردوس میں ہے۔"

٦٥٥١ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ ابْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا الْفُضَيْلُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا بَيْنَ

[6551] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "کافر کے دونوں کندھوں کے درمیان تیز چلنے والے سوار کے لیے تین

مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ».

دن کی مسافت کا فاصلہ ہوگا۔"

٦٥٥٢ - قَالَ: وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَنْبَأَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَّا يَقْطَعُهَا».

[6552] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: "بلاشبہ جنت میں ایک ایسا درخت ہے جس کے سائے میں سوار سو سال تک چلنے کے بعد بھی اسے طے نہیں کر سکے گا۔"

٦٥٥٣ - قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ ابْنَ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ أَوِ الْمُضَمَّرَ السَّرِيعَ مِائَةَ عَامٍ مَّا يَقْطَعُهَا».

[6553] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: "بلاشبہ جنت میں ایک ایسا درخت ہے جس کے سائے میں گھوڑ دوڑ کے لیے تیار کردہ تیز رفتار گھوڑے پر سوار شخص سو سال تک چلتا رہے گا، لیکن پھر بھی اسے طے نہ کر سکے گا۔"

٦٥٥٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ - أَوْ سَبْعِمِائَةِ أَلْفٍ، لَا يَدْرِي أَبُو حَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ - مُتَمَاسِكُونَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ، وُجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ». [راجع: ٣٢٤٧]

[6554] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں سے ستر ہزار...... یا سات لاکھ (راوی حدیث) ابوحازم کو یاد نہیں رہا کہ (استاد) سہل نے کون سا لفظ بولا تھا...... آدمی جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہوں گے۔ ان میں سے پہلا شخص جنت میں داخل نہ ہوگا یہاں تک آخری شخص بھی اس کے ساتھ داخل ہوگا۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔"

٦٥٥٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرَفَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ».

[6555] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: "اہل جنت، جنت میں بالاخانے اس طرح دیکھیں گے جیسے تم آسمان میں ستاروں کو دیکھتے ہو۔"

٦٥٥٦ - قَالَ أَبِي: فَحَدَّثْتُ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي

[6556] حضرت نعمان بن ابوعیاش سے روایت ہے،

عَيَّاشٍ فَقَالَ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ وَيَزِيدُ فِيهِ: «كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الْغَارِبَ فِي الْأُفُقِ الشَّرْقِيِّ وَالْغَرْبِيِّ». [راجع: ٣٢٥٦]

انھوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کرتے سنا اور وہ اس میں ان الفاظ کا اضافہ کرتے تھے: ''جیسے تم مشرقی اور مغربی کناروں میں ڈوبتے ستاروں کو دیکھتے ہو۔''

فائدہ: مشرقی یا مغربی افق میں جس طرح چمکنے والا ستارہ دور سے نظر آتا ہے اسی طرح جنت میں بلند درجات کے حامل اہل جنت کے بالا خانے اور مکانات بھی دور سے نظر آئیں گے۔ اے اللہ! تو ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل کر دے اور ہمیں اہل و عیال اور والدین، بہن، بھائیوں سمیت جنت الفردوس میں داخل فرما دے۔ آمین یا رب العالمین.

٦٥٥٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَقُولُ اللهُ تَعَالَى لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ: لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ: أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا، فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِي». [راجع: ٣٣٣٤]

[6557] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دوزخ کا سب سے ہلکا عذاب پانے والے سے پوچھے گا: اگر تجھے روئے زمین کی تمام چیزیں میسر ہوں تو کیا تو وہ فدیے میں دے دے گا؟ وہ کہے گا: ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھ سے اس سے زیادہ آسان چیز کا مطالبہ کیا تھا جبکہ تو آدم کی پیٹھ میں تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، لیکن تو میرے ساتھ شرک پر مصر رہا۔''

٦٥٥٨ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ كَأَنَّهُمُ الثَّعَارِيرُ»، قُلْتُ: مَا الثَّعَارِيرُ؟ قَالَ: «الضَّغَابِيسُ»، وَكَانَ قَدْ سَقَطَ فَمُهُ فَقُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: أَبَا مُحَمَّدٍ! سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَخْرُجُ بِالشَّفَاعَةِ مِنَ النَّارِ»؟ قَالَ: نَعَمْ.

[6558] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''(کچھ لوگ) شفاعت کی وجہ سے جہنم سے ثعاریر کی طرح نکلیں گے۔'' (حماد کہتے ہیں کہ) میں نے (عمرو بن دینار سے) پوچھا: ثعاریر کیا چیز ہے؟ انھوں نے کہا: اس سے مراد چھوٹی ککڑیاں ہیں۔ ہوا یہ تھا کہ عمر کے آخری حصے میں عمرو بن دینار کے دانت گر گئے تھے (اس لیے اس لفظ کا صحیح تلفظ نہ کر سکتے تھے)۔ حماد کہتے ہیں: میں نے عمرو بن دینار سے کہا: اے ابومحمد! کیا واقعی آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ''(کچھ لوگ) شفاعت کی وجہ سے جہنم

سے نکلیں گے؟'' انھوں نے کہا: ہاں۔

٦٥٥٩ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بَعْدَمَا مَسَّهُمْ مِّنْهَا سَفْعٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيُسَمِّيهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيِّينَ». [انظر: ٧٤٥٠]

[6559] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''ایک قوم جہنم سے نکلے گی جسے دوزخ کی حرارت نے جلا دیا ہو گا۔ پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے تو اہل جنت انھیں جہنمی کہیں گے۔''

٦٥٦٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيَخْرُجُونَ قَدِ امْتُحِشُوا وَعَادُوا حُمَمًا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، أَوْ قَالَ: حَمِيَّةُ». وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَمْ تَرَوْا أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً؟». [راجع: ٢٢]

[6560] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اہل جنت، جنت میں اور جہنم والے دوزخ میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے اس کو بھی دوزخ سے نکال لیا جائے۔ اس وقت ایسے لوگ نکال لیے جائیں گے جو جل کر کوئلہ بن چکے ہوں گے۔ پھر انھیں نہر حیات میں ڈالا جائے گا تو اس طرح اُگ آئیں گے جس طرح خس و خاشاک کے سیلاب میں دانہ اُگتا ہے۔'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے دیکھا نہیں کہ دانہ پیچ و تاب کھاتا ہوا زرد رنگ اور شگفتہ حالت میں اُگتا ہے؟''

٦٥٦١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ تُوضَعُ فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَةٌ يَغْلِي مِنْهَا دِمَاغُهُ». [انظر: ٦٥٦٢]

[6561] حضرت نعمان ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت کے دن سب سے ہلکے (اور کم) عذاب والا وہ شخص ہو گا جس کے پاؤں تلے آگ کا انگارا رکھا جائے گا، اس کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہو گا۔''

٦٥٦٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَهْوَنَ

[6562] حضرت نعمان بن بشیر ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اہل جہنم میں عذاب کے اعتبار سے

أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ عَلَى أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ بِالْقُمْقُمِ». [راجع: ٦٥٦١]

ہلکا عذاب پانے والا وہ شخص ہو گا جس کے دونوں قدموں کے نیچے آگ کے دو انگارے رکھے جائیں گے جن کی وجہ سے اس کا دماغ اس طرح کھول رہا ہو گا جس طرح ہنڈیا اور کیتلی جوش مارتی ہے۔

٦٥٦٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ: «اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ». [راجع: ١٤١٣]

[6563] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ جہنم کا ذکر کیا تو آپ نے اپنا چہرۂ انور پھیر لیا اور اس سے پناہ مانگی، پھر آگ کا ذکر کیا تو آپ نے اپنا چہرۂ انور پھیر لیا اور اس سے پناہ مانگی پھر فرمایا: ”آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر ممکن ہو۔ اگر کسی کو یہ بھی میسر نہ ہو تو وہ اچھی بات کہہ کر اس سے محفوظ رہے۔“

٦٥٦٤ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَّالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ: «لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِّنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ أُمُّ دِمَاغِهِ». [راجع: ٣٨٨٥]

[6564] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ کے سامنے آپ کے چچا ابو طالب کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: ”ممکن ہے کہ قیامت کے دن میری شفاعت اس کے کام آجائے تو اسے جہنم میں ٹخنوں تک رکھا جائے جس سے اس کا دماغ کھولتا رہے گا۔“

٦٥٦٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُّوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ،

[6565] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرے گا۔ اس وقت لوگ کہیں گے: اگر ہم اپنے رب کے حضور کسی کی سفارش لے جائیں تو ممکن ہے کہ ہم اس حالت سے نجات پا جائیں، چنانچہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: آپ ہی وہ نبی ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا، آپ کے اندر اپنی طرف سے روح پھونکی پھر فرشتوں کو حکم دیا تو انھوں نے

وَيَقُولُ: اِئْتُوا نُوحًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللهُ، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، اِئْتُوا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللهُ خَلِيلًا، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، اِئْتُوا مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللهُ فَيَأْتُونَهُ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، اِئْتُوا عِيسٰى، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، اِئْتُوا مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ يُقَالُ لِي: اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِي، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، ثُمَّ أُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعُ سَاجِدًا مِّثْلَهُ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ حَتّٰى مَا يَبْقٰى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ».

آپ کو سجدہ کیا، لہٰذا ہمارے رب کے حضور ہمارے لیے سفارش کر دیں۔ وہ کہیں گے: میں تو اس لائق نہیں، پھر وہ اپنی لغزش کا ذکر کر کے کہیں گے: تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ پہلے رسول ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا، چنانچہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں۔ وہ اپنی ایک لغزش ذکر کر کے کہیں گے: تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا تھا۔ لوگ ان کے پاس جائیں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں۔ وہ اپنی ایک خطا کا ذکر کر کے کہیں گے: تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ ان سے اللہ تعالیٰ ہم کلام ہوا تھا۔ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے: میں اس قابل نہیں ہوں اور وہ اپنی ایک لغزش ذکر کریں گے (اور کہیں گے:) تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے کہ میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں۔ تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیے ہیں، چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا، پھر جب اسے دیکھوں گا تو سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا مجھے سجدے میں پڑا رہنے دے گا۔ پھر مجھے کہا جائے گا: اپنا سر (سجدے سے) اٹھاؤ، مانگو، تمھیں دیا جائے گا، گفتگو کرو آپ کی بات سنی جائے گی، سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ اس وقت میں اپنے رب کی ایسی حمد وثنا کروں گا جس کی اللہ تعالیٰ نے مجھے تعلیم دی ہو گی۔ پھر سفارش کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی، پھر میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا، پھر میں اللہ کے حضور جاؤں گا

اور سجدے میں گر جاؤں گا، دوسری، تیسری یا چوتھی بار اسی طرح سجدے میں گر جاؤں گا حتی کہ جہنم میں وہی لوگ رہ جائیں گے جنھیں قرآن نے روک لیا ہوگا۔

وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ عِنْدَ هٰذَا : أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ . [راجع: ٤٤]

قتادہ اس موقع پر کہا کرتے تھے: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر جہنم میں ہمیشہ رہنا واجب ہوگا۔

فائدہ: اس حدیث کے آغاز میں جس شفاعت کا ذکر ہے اس سے مراد شفاعت کبریٰ ہے جو صرف رسول اللہ ﷺ کریں گے اور کسی نبی کو وہاں بات کرنے کی ہمت نہیں ہوگی۔

٦٥٦٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ».

[6566] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جہنم سے ایک قوم کو حضرت محمد ﷺ کی سفارش سے نکالا جائے گا اور وہ جنت میں داخل ہوں گے تو انھیں جہنمی کے نام سے پکارا جائے گا۔''

٦٥٦٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ حَارِثَةَ أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَقَدْ هَلَكَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ، أَصَابَهُ غَرْبُ سَهْمٍ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ عَلِمْتَ مَوْقِعَ حَارِثَةَ مِنْ قَلْبِي، فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ لَمْ أَبْكِ عَلَيْهِ، وَإِلَّا سَوْفَ تَرٰى مَا أَصْنَعُ، فَقَالَ لَهَا: «هَبِلْتِ، أَجَنَّةٌ وَّاحِدَةٌ هِيَ؟ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ، وَّإِنَّهُ فِي الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلٰى». [راجع: ٢٨٠٩]

[6567] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ام حارثہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں جبکہ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں ایک نامعلوم طرف سے تیر لگنے کی وجہ سے شہید ہو چکے تھے۔ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کو معلوم ہے کہ حارثہ رضی اللہ عنہ سے مجھے کس قدر محبت تھی! اگر وہ جنت میں ہے تو میں اس پر نہیں روؤں گی بصورت دیگر آپ دیکھیں گے کہ میں کس قدر اس پر گریہ و زاری کرتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو بے وقوف ہے، کیا جنت ایک ہی ہے؟ وہاں تو بہت سی جنتیں ہیں اور وہ (حارثہ) تو سب سے اونچی جنت الفردوس میں ہے۔''

٦٥٦٨ - وَقَالَ: «غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ - أَوْ مَوْضِعُ قَدَمٍ - مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ

[6568] اور آپ ﷺ نے مزید فرمایا: ''اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام گزارنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ جنت میں ایک قوس یا قدم رکھنے کی جگہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے

الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا، وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا، وَلَنَصِيفُهَا - يَعْنِي الْخِمَارَ - خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا». [راجع: ٢٧٩٢]

اس سے بہتر ہے۔ اور اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانکے تو آسمان سے لے کر زمین تک کو روشن کر دے اور اسے خوشبو سے بھر دے، اس عورت کا دوپٹا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔''

٦٥٦٩ - **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ؛ لِيَزْدَادَ شُكْرًا، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ؛ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةً».

[6569] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں کوئی بھی داخل نہیں ہو گا مگر اسے دوزخ میں اس کی جگہ دکھائی جائے گی اگر وہ برائی کرتا تاکہ وہ زیادہ شکر کرے۔ اور کوئی بھی دوزخ میں داخل نہیں ہو گا مگر جنت میں اس کی جگہ اسے دکھائی جائے گی کہ اگر وہ اچھے عمل والا ہوتا (تو یہ اس کا مقام تھا) تاکہ اس کی حسرت و ندامت میں مزید اضافہ ہو۔''

٦٥٧٠ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: «لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلَ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ، أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، خَالِصًا مِّنْ قِبَلِ نَفْسِهِ». [راجع: ٩٩]

[6570] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! قیامت کے دن آپ کی سفارش کی سعادت سب سے زیادہ کون حاصل کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابو ہریرہ! میرا بھی یہی خیال تھا کہ یہ حدیث تم سے پہلے اور کوئی مجھ سے نہیں پوچھے گا کیونکہ حدیث کے سلسلے میں میں تجھے بہت زیادہ حریص پاتا ہوں۔ قیامت کے دن میری شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ اسے حاصل ہو گی جس نے کلمۂ لا الہ الا اللہ خلوص دل سے پڑھا ہو گا۔''

فائدہ: کلمۂ توحید خلوص دل سے پڑھا، پھر اس کے تقاضے کے مطابق عمل کیا۔ ساری عمر اس پر قائم رہا، کفر و شرک کی ہوا تک نہ لگنے دی تو یقیناً ایسے شخص کو رسول اللہ ﷺ کی سفارش حاصل ہو گی۔ توحید کی برکت اور عملی تگ و دو سے اس کے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے۔

٦٥٧١ - **حَدَّثَنَا** عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا

[6571] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِّنْهَا، وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا، رَجُلٌ يَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا، فَيَقُولُ اللهُ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! وَجَدْتُّهَا مَلْأَى، فَيَقُولُ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا - أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا - فَيَقُولُ: أَتَسْخَرُ مِنِّي أَوْ تَضْحَكُ مِنِّي، وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟» فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَكَانَ يُقَالُ: ذٰلِكَ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً. [انظر: ٧٥١١]

انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں آخری دوزخی کو جانتا ہوں جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا اور آخری جنتی کو بھی جانتا ہوں جو سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا۔ ایک شخص جہنم سے گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے نکلے گا، اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا: جاؤ، جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ اس (جنت) کے پاس آئے گا تو خیال کرے گا کہ وہ تو بھری پڑی ہے، چنانچہ وہ واپس آ کر (اللہ سے) عرض کرے گا: اے میرے رب! میں نے اسے (جنت کو) بھرا ہوا پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ پھر (اسے) فرمائے گا: جاؤ، جنت میں داخل ہو جاؤ، تمھیں دنیا اور اس سے دس گناہ زیادہ دیا جاتا ہے۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! تو میرا مذاق اڑاتا ہے، حالانکہ تو شہنشاہ ہے؟'' اس وقت میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اس بات پر ہنس دیے اور آپ کے اگلے دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ جنت میں سب سے کم درجے والا شخص ہوگا۔

٦٥٧٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ نَوْفَلٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: «هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ؟». [راجع: ٣٨٨٣]

[6572] حضرت عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا آپ نے ابوطالب کو کوئی فائدہ پہنچایا؟

(٥٢) بَابٌ: الصِّرَاطُ جَسْرُ جَهَنَّمَ

باب: 52- صراط، جہنم کا پل ہے

٦٥٧٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ سَعِيدٌ وَّعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ

[6573] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ کچھ لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھ سکیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا سورج دیکھنے میں تمھیں کوئی دشواری ہوتی ہے جبکہ اس پر

الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أُنَاسٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «هَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟» قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ؟» قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذٰلِكَ، يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ فَيَقُولُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتْبَعْهُ، فَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ، وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ، وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ، وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا، فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فِي غَيْرِ الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: نَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ، هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا أَتَانَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فِي الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا، فَيَتْبَعُونَهُ، وَيُضْرَبُ جِسْرُ جَهَنَّمَ»، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ، وَدُعَاءُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ، سَلِّمْ، وَبِهِ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، أَمَا رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟» قَالُوا: بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهَا لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللهُ، فَتَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ، مِنْهُمُ الْمُوبَقُ بِعَمَلِهِ، وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ، ثُمَّ يَنْجُو حَتّٰى إِذَا فَرَغَ اللهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا

کوئی بادل وغیرہ نہ ہو؟'' لوگوں نے کہا: نہیں، اللہ کے رسول! پھر آپ نے فرمایا: ''کیا جب کوئی بادل نہ ہو تو تمھیں چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں، اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً تم قیامت کے دن اسی طرح اللہ تعالیٰ کو دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا اور ان سے کہے گا: جو کوئی کسی کی پوجا کرتا تھا وہ اسی کے پیچھے لگ جائے، چنانچہ جو لوگ سورج کی عبادت کرتے تھے وہ اس کے پیچھے لگ جائیں گے اور جو لوگ چاند کی پرستش کرتے تھے وہ اس کے پیچھے ہو لیں گے اور جو لوگ بتوں کی پرستش کرتے تھے وہ ان کے پیچھے لگ جائیں گے اور آخر میں یہ امت باقی رہ جائے گی۔ اس میں منافقین کی جماعت بھی ہوگی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اس صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانتے نہ ہوں گے اور ان سے کہے گا: میں تمھارا رب ہوں۔ لوگ کہیں گے: تجھ سے اللہ کی پناہ! ہم اپنی جگہ پر اس وقت تک رہیں گے جب تک ہمارا رب ہمارے سامنے نہ آئے، جب ہمارا رب ہمارے سامنے آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ پھر حق تعالیٰ اس صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانتے ہوں گے اور ان سے کہے گا: میں تمھارا رب ہوں۔ لوگ کہیں گے واقعی تو ہمارا رب ہے، پھر اسی کے پیچھے ہو لیں گے اور جہنم پر پل رکھا جائے گا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو اس پل کو عبور کروں گا۔ اس دن رسولوں کی دعا یہ ہوگی: اے اللہ! سلامتی سے گزار دے۔ اے اللہ! سلامتی سے گزار دے۔ پل صراط کے ساتھ سعدان کے کانٹوں کی طرح کانٹے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟'' لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہاں، دیکھے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ آنکڑے

اللهُ، أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوهُمْ، فَيَعْرِفُونَهُمْ بِعَلَامَةِ آثَارِ السُّجُودِ، وَحَرَّمَ اللهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ مِنِ ابْنِ آدَمَ أَثَرَ السُّجُودِ، فَيُخْرِجُونَهُمْ قَدِ امْتُحِشُوا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَّاءٌ يُّقَالُ لَهُ: مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، وَيَبْقَى رَجُلٌ مُّقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا، فَاصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللهَ فَيَقُولُ: لَعَلَّكَ إِنْ أَعْطَيْتُكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ. فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ، لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، فَيُصْرَفُ وَجْهُهُ عَنِ النَّارِ، ثُمَّ يَقُولُ بَعْدَ ذٰلِكَ: يَا رَبِّ! قَرِّبْنِي إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: أَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ؟ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو فَيَقُولُ: لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذٰلِكَ تَسْأَلُنِي غَيْرَهُ، فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ، لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، فَيُعْطِي اللهَ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهُ فَيُقَرِّبُهُ إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا رَأٰى مَا فِيهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَّسْكُتَ، ثُمَّ قَالَ: رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، ثُمَّ يَقُولُ: أَوَ لَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَّا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ؟ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ! فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! لَا تَجْعَلْنِي أَشْقٰى خَلْقِكَ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتّٰى يَضْحَكَ فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ أَذِنَ لَهُ بِالدُّخُولِ فِيهَا، فَإِذَا دَخَلَ فِيهَا قِيلَ: تَمَنَّ مِنْ كَذَا، فَيَتَمَنّٰى، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: تَمَنَّ مِنْ كَذَا، فَيَتَمَنّٰى حَتّٰى تَنْقَطِعَ بِهِ الْأَمَانِيُّ فَيَقُولُ: هٰذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ».

سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے، البتہ ان کی لمبائی چوڑائی اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق پکڑ لیں گے۔ ان میں سے کچھ تو اپنے اعمال کی پاداش میں ہلاک ہو جائیں گے اور کچھ زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں فیصلے سے فارغ ہو گا اور جہنم سے انھیں نکالنا چاہے گا جنھیں نکالنے کی اس کی مشیت ہو گی وہ جو گواہی دیتے تھے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے تو اللہ فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ ایسے لوگوں کو جہنم سے نکالیں۔ فرشتے انھیں سجدوں کے نشانات سے پہچانتے ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ ابن آدم کے جسم سے سجدوں کے نشانات کو کھائے، چنانچہ جب فرشتے ان کو نکالیں گے تو وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ پھر ان پر پانی بہایا جائے گا جسے آب حیات کہا جاتا ہے۔ وہ اس وقت اس طرح تر و تازہ ہو جائیں گے جس طرح سیلاب کے خس و خاشاک میں دانہ اُگتا ہے۔ ایک ایسا شخص باقی رہ جائے گا جس کا چہرہ جہنم کی طرف ہو گا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! اس کی بدبو نے مجھے پریشان کر دیا ہے اور اس کی تیزی نے مجھے جلا ڈالا ہے، میرا چہرہ دوزخ سے دوسری طرف کر دے۔ وہ مسلسل اسی طرح اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا آخر کار اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر میں تیرا مطالبہ پورا کر دوں تو اس کے علاوہ کوئی اور سوال تو نہیں کرے گا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے تیری عزت کی قسم! اس کے علاوہ میں تجھ سے کوئی مطالبہ نہیں کروں گا، چنانچہ اس کا چہرہ جہنم کے علاوہ دوسری طرف پھیر دیا جائے گا۔ اب اس کے بعد وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے

گا: کیا تو نے یقین نہیں دلایا تھا کہ میں اس کے علاوہ کوئی مطالبہ نہیں کروں گا؟ افسوس اے ابن آدم! تو کس قدر عہد شکن اور وعدہ فراموش ہے۔ پھر وہ مسلسل دعائیں کرتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر میں تیری یہ دعا قبول کرلوں تو پھر اس کے علاوہ کوئی اور چیز تو نہیں مانگے گا؟ وہ عرض کرے گا: نہیں، تیری عزت کی قسم! میں اس کے علاوہ اورکوئی چیز تجھ سے نہیں مانگوں گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کومضبوط عہد و پیان دے گا کہ وہ اس کے علاوہ کسی اور چیز کا مطالبہ نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے دروازے کے قریب کردے گا۔ پھر جب وہ جنت کی اشیاء دیکھے گا تو جتنی دیر تک اللہ چاہے گا وہ خاموش رہے گا، پھرعرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نے یہ یقین نہیں دلایا تھا کہ اب تو اس کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں مانگے گا؟ اے ابن آدم! تو کس قدر وعدہ خلاف ہے۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بڑا بدبخت نہ کر۔ وہ مسلسل دعائیں کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہنس دے گا۔ جب اللہ تعالیٰ اس سے ہنس دے گا تو اس شخص کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی۔ جب وہ اندر چلا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا: تو ایسی ایسی چیز کی خواہش کر۔ وہ خواہش کرے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا: تو فلاں فلاں چیز کی تمنا کر، چنانچہ وہ پھر خواہش کرے گا یہاں تک کہ اس کی تمام خواہشات ختم ہو جائیں گی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا: تیری یہ تمام خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اتنی ہی زیادہ نعمتیں مزید دی جاتی ہیں۔''

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَذٰلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا. [راجع: ٨٠٦]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ شخص سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا۔

٦٥٧٤ - قَالَ عَطَاءٌ: وَأَبُو سَعِيدٍ جَالِسٌ مَّعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يُغَيِّرُ عَلَيْهِ شَيْئًا مِّنْ حَدِيثِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَوْلِهِ: «هٰذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ»، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: هٰذَا لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: حَفِظْتُ: «مِثْلُهُ مَعَهُ». [راجع: ٢٢]

[6574] حضرت عطاء سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بھی اس وقت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، انھوں نے ان کی کسی بات پر اعتراض نہیں کیا لیکن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب حدیث کے اس ٹکڑے پر پہنچے: ''تمھاری تمام خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اتنی ہی اور نعمتیں دی جاتی ہیں'' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، آپ نے فرمایا: ''تمھاری یہ خواہشات پوری کی جاتی اور ان سے دس گناہ مزید دی جاتی ہیں۔'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تو یہی الفاظ یاد کیے ہیں کہ یہ سب چیزیں اور اتنی ہی اور تجھے دی جاتی ہیں۔

(٥٣) بَابٌ: فِي الْحَوْضِ

باب: 53- حوض کوثر کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّآ أَعْطَيْنَٰكَ ٱلْكَوْثَرَ﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی ہے۔''

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ».

حضرت عبداللہ بن زید مازنی نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے (انصار سے) فرمایا: ''تم صبر سے کام لینا حتی کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کرو۔''

٦٥٧٥ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ». [انظر: ٦٥٧٦، ٧٠٤٩]

[6575] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''میں حوض پر تمھارا پیش رو ہوں گا۔''

٦٥٧٦ - وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى

[6576] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''میں حوض پر تمھارا پیش رو ہوں گا اور تم میں سے کچھ لوگ میرے سامنے لائے جائیں گے، پھر انھیں میرے سامنے سے ہٹا

الْحَوْضِ، وَلَيُرْفَعَنَّ رِجَالٌ مِّنْكُمْ ثُمَّ لَيُخْتَلَجُنَّ دُونِي فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أَصْحَابِي. فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ». [راجع: ٦٥٧٥]

دیا جائے گا۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! یہ میرے ساتھی ہیں۔ مجھ سے کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔''

تَابَعَهُ عَاصِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ. وَقَالَ حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس روایت کی متابعت عاصم نے ابو وائل سے کی ہے، ان سے حضرت حذیفہ نے اور ان سے نبی ﷺ نے بیان فرمایا۔

٦٥٧٧ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَمَامَكُمْ حَوْضٌ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ».

[6577] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''تمھارے سامنے ہی میرا حوض ہو گا۔ وہ اتنا بڑا ہے جتنا جرباء اور اذرح کے درمیان فاصلہ ہے۔''

فائدہ: جرباء اور اذرح شام کے علاقے میں دو گاؤں ہیں جن میں تین دن کی مسافت ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ میرا حوض ایک ماہ کی مسافت جتنا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جتنا فاصلہ ایلہ اور صنعاء میں ہے۔ تیسری حدیث میں ہے جتنا فاصلہ مدینہ اور صنعاء میں ہے۔ چوتھی حدیث میں ہے جتنا فاصلہ ایلہ سے عدن تک ہے۔ پانچویں حدیث میں ہے جتنا فاصلہ ایلہ سے جحفہ تک ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو سمجھانے کے لیے ان مسافتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ لوگ جو جو مقام جانتے تھے آپ وہ بیان فرماتے۔ ممکن ہے کہ کسی حدیث میں حوض کے طول اور کسی میں اس کے عرض کا بیان ہو۔ یہ سب مقام قریب قریب ایک ہی فاصلہ رکھتے ہیں، یعنی آدھے ماہ کی مسافت یا اس سے کچھ کم وبیش، پھر تیز رفتار سواری اور سست رفتار سواری کے اعتبار سے بھی مسافت میں اختلاف ہو سکتا ہے۔[1]

٦٥٧٨ - **حَدَّثَنِي** عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ وَّعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: الْكَوْثَرُ: اَلْخَيْرُ الْكَثِيرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللهُ إِيَّاهُ.

[6578] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: کوثر سے مراد خیر کثیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمائی تھی۔

قَالَ أَبُو بِشْرٍ: قُلْتُ لِسَعِيدٍ: إِنَّ أُنَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ، فَقَالَ سَعِيدٌ: اَلنَّهَرُ

(راویٔ حدیث) ابوبشر نے کہا: میں نے حضرت سعید بن جبیر سے کہا: کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ کوثر جنت میں ایک

1 فتح الباري: 574/11.

الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللهُ إِيَّاهُ. [راجع: ٤٩٦٦]

نہر ہے تو انھوں نے جواب دیا: جو نہر جنت میں ہے وہ بھی خیر کثیر کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمائی ہے۔

٦٥٧٩ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ، مَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ، وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا».

[6579] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرا حوض ایک مہینے کی مسافت کے برابر ہوگا۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ عمدہ ہوگی۔ اور اس کے آبخورے آسمان کے ستاروں کی طرح ہوں گے۔ جو شخص اس میں سے ایک مرتبہ پی لے گا پھر وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔''

٦٥٨٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ قَدْرَ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ، وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْأَبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ».

[6580] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ میرے حوض کی لمبائی اتنی ہوگی جتنی ایلہ اور یمن کے شہر صنعاء کے درمیان کی لمبائی ہے۔ وہاں اتنی بڑی تعداد میں آبخورے ہوں گے جتنی آسمان کے ستاروں کی تعداد ہے۔''

٦٥٨١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَحَدَّثَنَا هُدْبَةُ ابْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ، قُلْتُ: مَا هٰذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ، فَإِذَا طِيبُهُ، - أَوْ طِينُهُ - مِسْكٌ أَذْفَرُ» شَكَّ هُدْبَةُ. [راجع: ٣٥٧٠]

[6581] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''میں جنت کی سیر کرتے کرتے ایک نہر پر پہنچا جس کے دونوں کناروں پر خول دار موتیوں کے گنبد بنے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا: جبرئیل! یہ کیا ہے؟ انھوں نے بتایا کہ یہ کوثر ہے جو آپ کو آپ کے رب نے دیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس کی خوشبو یا مٹی تیز مشک جیسی تھی۔ خوشبو یا مٹی کے الفاظ میں راوی ہدبہ کو شک تھا۔

٦٥٨٢ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ

[6582] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میرے کچھ ساتھی

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ نَاسٌ مِّنْ أُصَيْحَابِي الْحَوْضَ حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمُ اخْتُلِجُوا دُونِي فَأَقُولُ: أُصَيْحَابِي، فَيَقُولُ: لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ».

حوض پر میرے پاس آئیں گے اور میں انھیں پہچان بھی لوں گا لیکن پھر وہ میرے سامنے سے ہٹا دیے جائیں گے۔ میں کہوں گا: یہ تو میرے ساتھی ہیں، لیکن مجھ سے کہا جائے گا: آپ کو معلوم نہیں کہ انھوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر تھیں۔"

٦٥٨٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا، لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي، ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ». [انظر: ٧٠٥٠]

[6583] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "میں حوض پر تمھارا پیش رو ہوں گا۔ جو شخص بھی میرے پاس سے گزرے گا وہ اس کا پانی نوش کرے گا۔ جس نے اس کا پانی ایک مرتبہ نوش کر لیا وہ پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ وہاں کچھ لوگ ایسے بھی آئیں گے جنھیں میں پہچان لوں گا اور وہ مجھے پہچان لیں گے لیکن پھر انھیں میرے سامنے سے ہٹا دیا جائے گا۔"

٦٥٨٤ - قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتَ مِنْ سَهْلٍ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَزِيدُ فِيهَا: «فَأَقُولُ: إِنَّهُمْ مِّنِّي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ: سُحْقًا سُحْقًا لِّمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي».

[6584] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنی تھی وہ اس میں کچھ اضافہ کرتے تھے۔ وہ اس طرح کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں کہوں گا: یہ تو مجھ سے ہیں۔ اس کے جواب میں کہا جائے گا: آپ کو معلوم نہیں کہ انھوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔ میں کہوں گا: دوری ہو اس شخص کے لیے جس نے میرے بعد دین میں تبدیلی کر لی تھی۔"

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سُحْقًا: بُعْدًا، يُقَالُ: ﴿سَحِيقٍ﴾ [الحج: ٣١]: بَعِيدٌ، سَحَقَهُ وَأَسْحَقَهُ: أَبْعَدَهُ. [انظر: ٧٠٥١]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سُحْقًا کے معنی ہیں: دور ہو جانا۔ ﴿سَحِيق﴾ کے معنی بھی دور کے ہیں۔ عربی زبان میں سَحَقَهُ وَ أَسْحَقَهُ کے معنی ہیں: أَبْعَدَهُ یعنی اس نے اس کو دور کر دیا ہے۔

٦٥٨٥ - وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ الْحَبَطِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ

[6585] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن

شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَرِدُ عَلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِي فَيُجْلَوْنَ عَنِ الْحَوْضِ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أَصْحَابِي، فَيَقُولُ: إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى». [انظر: ٦٥٨٦]

میرے ساتھیوں میں سے ایک جماعت مجھ پر پیش کی جائے گی۔ پھر انھیں حوض سے دور کر دیا جائے گا۔ میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمھیں معلوم نہیں کہ انھوں نے تمھارے بعد کیا کیا نئی چیزیں گھڑ لی تھیں۔ بلاشبہ یہ لوگ ایڑیوں کے بل الٹے لوٹ گئے تھے۔‘‘

٦٥٨٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَرِدُ عَلَى الْحَوْضِ رِجَالٌ مِّنْ أَصْحَابِي فَيُحَلَّؤُونَ عَنْهُ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أَصْحَابِي، فَيَقُولُ: إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى».

[6586] حضرت سعید بن مسیّب سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ کے صحابۂ کرام سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’حوض پر میرے ساتھیوں کی ایک جماعت آئے گی۔ پھر انھیں وہاں سے دور کر دیا جائے گا۔ میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمھیں معلوم نہیں کہ انھوں نے تمھارے بعد کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔ یہ الٹے پاؤں اسلام سے واپس ہو گئے تھے۔‘‘

وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «فَيُجْلَوْنَ». وَقَالَ عُقَيْلٌ: «فَيُحَلَّؤُونَ».

شعیب نے امام زہری سے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہ ؓ فَيُجْلَوْنَ کے الفاظ بیان کرتے تھے اور عقیل فَيُحَلَّؤُونَ بیان کرتے تھے۔

قَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٦٥٨٥]

زبیدی نے امام زہری سے بیان کیا، انھوں نے محمد بن علی سے، وہ عبیداللہ بن ابی رافع سے، وہ حضرت ابوہریرہ ؓ سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے تھے۔

٦٥٨٧ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنِي هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ فَإِذَا زُمْرَةٌ حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ، فَقَالَ:

[6587] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ’’میں سویا ہوا تھا کہ ایک جماعت میرے سامنے آئی۔ جب میں نے انھیں پہچان لیا تو ایک آدمی میرے اور ان کے درمیان سے نکلا اور ان سے کہا: ادھر آؤ۔ میں نے کہا: انھیں کدھر جانا ہے؟

هَلُمَّ، فَقُلْتُ: أَيْنَ؟ قَالَ: إِلَى النَّارِ وَاللهِ، قُلْتُ: وَمَا شَأْنُهُمْ؟ قَالَ: إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى، ثُمَّ إِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ، فَقَالَ: هَلُمَّ، قُلْتُ: أَيْنَ؟ قَالَ: إِلَى النَّارِ وَاللهِ، قُلْتُ: مَا شَأْنُهُمْ؟ قَالَ: إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى، فَلَا أُرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ إِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ».

اس نے کہا: اللہ کی قسم! جہنم کی طرف لے جانا ہے۔ میں نے کہا: ان کا کیا حال ہے؟ یعنی کیا وجہ؟ اس نے کہا: یہ لوگ آپ کے بعد الٹے پاؤں واپس لوٹ گئے تھے۔ پھر ایک اور گروہ میرے سامنے آیا۔ جب میں نے انھیں بھی پہچان لیا تو ایک شخص میرے اور ان کے درمیان سے نکلا اور ان سے کہا: ادھر آؤ۔ میں نے پوچھا: انھیں کدھر جانا ہے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! جہنم کی طرف۔ میں نے کہا: ان کا کیا حال ہے؟ یعنی کیا وجہ؟ اس نے کہا: یہ لوگ آپ کے بعد اپنی ایڑیوں کے بل پھر گئے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ ان گروہوں میں سے ایک آدمی بھی نہیں بچے گا مگر اکا دُکا لوگ جو چرواہے کے بغیر بے کار اونٹوں کی طرح ہوں گے۔''

٦٥٨٨ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ خُبَيْبٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي». [راجع: ١١٩٦]

[6588] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہوگا۔''

٦٥٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ».

[6589] حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میں میر کارواں کے طور پر تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا۔''

٦٥٩٠ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ

[6590] حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور شہدائے احد کے لیے اس طرح دعا کی جس طرح میت کے لیے جنازے میں دعا کی جاتی ہے۔ پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: ''میں میر کارواں کے طور پر تم سے آگے جاؤں گا اور تم پر گواہ ہوں گا۔ اللہ کی قسم! میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں۔ اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں یا زمین کی

الْأَرْضِ - أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ - وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا». [راجع: ١٣٤٤]

کنجیاں دی گئی ہیں۔ اللہ کی قسم! میں تمھارے متعلق اس امر سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے، البتہ مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ تم دنیا کے لالچ میں مبتلا ہو کر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو گے۔"

٦٥٩١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ: أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَذَكَرَ الْحَوْضَ فَقَالَ: «كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَصَنْعَاءَ».

[6591] حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا کہ آپ نے حوض کا ذکر کیا اور فرمایا: "(وہ اتنا بڑا ہے) جتنی مدینہ اور صنعاء کے درمیان دوری ہے۔"

٦٥٩٢ - وَزَادَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ حَارِثَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ»، فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ: أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ: الْأَوَانِي؟ قَالَ: لَا، قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ: «تُرَى فِيهِ الْآنِيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ».

[6592] حضرت حارثہ کی نبی ﷺ سے سنی ہوئی ایک روایت میں یہ اضافہ ہے: "آپ کا حوض اتنا وسیع ہو گا جتنا صنعاء اور مدینہ کے درمیان مسافت ہے۔" اس پر (راوی حدیث) مستورد نے کہا: آپ نے برتنوں والی روایت نہیں سنی؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ مستورد نے کہا: "وہاں برتن اس طرح نظر آئیں گے جیسے آسمان پر ستارے نظر آتے ہیں۔"

٦٥٩٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ نَافِعِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ، وَسَيُؤْخَذُ نَاسٌ دُونِي فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي؟ فَيُقَالُ: هَلْ شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ؟ وَاللهِ مَا بَرِحُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ». فَكَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا، أَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِينِنَا.

﴿عَلَىٰٓ أَعْقَـٰبِكُمْ تَنكِصُونَ﴾ [المؤمنون: ٦٦]: تَرْجِعُونَ عَلَى الْعَقِبِ. [انظر: ٧٠٤٨]

[6593] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "میں حوض پر موجود ہوں گا اور دیکھوں گا کہ تم میں سے کون میرے پاس آتا ہے۔ پھر کچھ لوگوں کو مجھ سے الگ کر دیا جائے گا۔ میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ تو میرے آدمی اور میری امت کے لوگ ہیں۔ مجھ سے کہا جائے گا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ انھوں نے تمھارے بعد کیا کیا کام کیے تھے؟ اللہ کی قسم! یہ مسلسل الٹے پاؤں لوٹتے رہے۔" ابن ابی ملیکہ کہا کرتے تھے: اے اللہ! ہم اس سے تیری پناہ مانگتے ہیں کہ الٹے پاؤں لوٹ جائیں یا اپنے دین کے متعلق کسی فتنے میں مبتلا ہو جائیں۔

﴿عَلٰی اَعْقَابِکُمْ تَنْکِصُوْنَ﴾ کے معنی یہی ہیں: تم اپنے دین سے ایڑیوں کے بل پھر گئے، یعنی اسلام سے مرتد ہو گئے۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

82 - كِتَابُ الْقَدْرِ

تقدیر سے متعلق احکام و مسائل

(١) [بَابٌ]:

٦٥٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَنْبَأَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ عَلَقَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعَةٍ: بِرِزْقِهِ، وَأَجَلِهِ، وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَوَاللهِ إِنَّ أَحَدَكُمْ أَوِ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذِرَاعٍ أَوْ بَاعٍ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذِرَاعٍ أَوْ ذِرَاعَيْنِ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا».

باب: 1 - بلا عنوان

[6594] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم سے رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا جو صادق و مصدوق ہیں: ''تم میں سے ہر ایک (کا مادۂ تخلیق) اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع رہتا ہے۔ پھر وہ اتنی ہی مدت میں خون بستہ (جمے ہوئے خون) کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ پھر اتنے ہی عرصے میں وہ گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں کا حکم ہوتا ہے: اس کی روزی، اس کی عمر، اس کا نیک یا بد ہونا یہ سب لکھ لیتا ہے۔ پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ اللہ کی قسم! تم میں سے ایک شخص اہل جہنم کے سے عمل کرنے لگتا ہے حتی کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر اس پر غالب آ جاتی ہے اور وہ اہل جنت کے کام کرنے لگتا ہے، پھر وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص اہل جنت کے کام کرتا رہتا ہے حتی کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک یا دو ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر اس پر غالب آ جاتی ہے اور وہ اہل جہنم کے کام کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں چلا جاتا ہے۔''

قَالَ آدَمُ: «إِلَّا ذِرَاعٌ». [راجع: ٣٢٠٨]

(امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ) آدم بن ابی ایاس نے اپنی روایت میں یوں کہا: ''جب ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔''

٦٥٩٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ [بْنِ أَنَسٍ]، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَكَّلَ اللهُ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! نُطْفَةٌ، أَيْ رَبِّ! عَلَقَةٌ، أَيْ رَبِّ! مُضْغَةٌ، فَإِذَا أَرَادَ اللهُ أَنْ يَّقْضِيَ خَلْقَهَا قَالَ: أَيْ رَبِّ! ذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى؟ أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ؟ فَمَا الرِّزْقُ؟ فَمَا الْأَجَلُ؟ فَيُكْتَبُ كَذٰلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ». [راجع: ٣١٨]

[6595] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے رحم مادر پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے جو کہتا رہتا ہے کہ اے رب! یہ نطفہ قرار پایا ہے۔ اے رب! یہ خون بستہ بن گیا ہے، اے رب! یہ گوشت کے لوتھڑے کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اس کی پیدائش کا فیصلہ کرتا ہے تو فرشتہ پوچھتا ہے: اے رب! یہ لڑکا ہے یا لڑکی؟ نیک ہے یا بد؟ اس کا رزق کیا ہے؟ اس کی مدت حیات کیا ہے؟ اسی طرح یہ سب باتیں شکم مادر ہی میں لکھ دی جاتی ہے۔''

(٢) بَابٌ: جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللهِ

باب: 2- اللہ کے علم کے مطابق قلم خشک ہو چکا ہے

وَقَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ﴾ [الجاثية: ٢٣]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ نے اسے علم کے باوجود گمراہ کر دیا۔''

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھ سے نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو کچھ تمھارے ساتھ ہونے والا ہے، اس پر قلم خشک ہو چکا ہے۔''

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَهَا سَٰبِقُونَ﴾ [المؤمنون: ٦١] سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ﴿لَهَا سَابِقُونَ﴾ کی تفسیر میں فرمایا: ان کے لیے سعادت سبقت کر چکی ہے۔

٦٥٩٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرِّشْكُ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الشِّخِّيرِ يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُعْرَفُ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قَالَ: فَلِمَ

[6596] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا جنتی لوگ اہل جہنم سے پہچانے جا چکے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' اس نے عرض کی: پھر عمل کرنے والے عمل کیوں کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ہر شخص وہی عمل کرتا ہے

يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ؟ قَالَ: «كُلٌّ يَعْمَلُ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَوْ لِمَا يُيَسَّرُ لَهُ». [انظر: ٧٥٥١]

جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے یا جو اس کے لیے آسان کیا گیا ہے۔"

فائدہ: تقدیر کے حوالے سے یہ بات ذہن میں رہے کہ جو کچھ ہم کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے ازلی علم کی بنا پر یہ لکھ دیا ہے، یہ نہیں کہ لکھ کر انسان پر ٹھونس دیا ہے، اس لیے انسان محض مجبور نہیں بلکہ خیر وشر کے اختیار میں آزاد ہے۔ یہ اس کا فیصلہ ہے کہ کس کا انتخاب کرتا ہے۔ تقدیر سے اسے ناآشنا رکھا گیا ہے اور احکام الٰہی کی پابندی کا حکم ہے، اس لیے اسے احکام الٰہی کی پابندی کرنی چاہیے اور تقدیر، جس کا اسے علم نہیں، کا سہارا لے کر معصیت کی راہ اختیار نہیں کرنی چاہیے۔ البتہ جو گناہ ہو جائے یا مصیبت آ جائے اسے اللہ کی تقدیر سمجھ کر برداشت کرنا چاہیے اور اللہ کے حضور توبہ کرنی چاہیے۔

(٣) بَابٌ: اَللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

باب: 3- اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے

٦٥٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: «اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ». [راجع: ١٣٨٣]

[6597] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "اللہ کو خوب معلوم ہے کہ انھوں نے کیا عمل کرنا تھا۔"

٦٥٩٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: «اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ». [راجع: ١٣٨٤]

[6598] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی (نابالغ) اولاد کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو وہ (بڑے ہو کر) عمل کرنے والے تھے۔"

٦٥٩٩ - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ مَّوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تُنْتِجُونَ الْبَهِيمَةَ، هَلْ تَجِدُونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ حَتّٰى تَكُونُوا أَنْتُمْ

[6599] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی بنا لیتے ہیں جیسا کہ تمھارے جانوروں کے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ کیا ان میں سے کوئی کان کٹا ہوتا ہے؟ وہ تو تم ہی اس کا کان کاٹ دیتے ہوں۔"

تَجْدَعُونَهَا؟». [راجع: ١٣٥٨]

٦٦٠٠ - قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ؟ قَالَ: «اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ». [راجع: ١٣٨٤]

[6600] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کا حصہ ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! اس بچے کے متعلق کیا خیال ہے جو بچپن ہی میں فوت ہو جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ بڑا ہو کر کیا عمل کرتا۔''

(٤) بَابٌ: ﴿وَكَانَ أَمْرُ ٱللَّهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا﴾ [الأحزاب: ٣٨].

باب: 4- (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''اللہ کا حکم اٹل اور ہو کر رہتا ہے۔'' کا بیان

٦٦٠١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ، فَإِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا». [راجع: ٢١٤٠]

[6601] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت اپنی کسی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کے پیالے کو بالکل خالی کر دے بلکہ چاہیے کہ وہ نکاح کر لے کیونکہ اس کے لیے تو وہی کچھ ہے جو اس کا مقدر ہے۔''

٦٦٠٢ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَسُولُ إِحْدَى بَنَاتِهِ وَعِنْدَهُ سَعْدٌ وَّأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّمُعَاذٌ أَنَّ ابْنَهَا يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَبَعَثَ إِلَيْهَا: «لِلّٰهِ مَا أَخَذَ، وَلِلّٰهِ مَا أَعْطٰى، كُلٌّ بِأَجَلٍ، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ». [راجع: ١٢٨٤]

[6602] حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں موجود تھا کہ اچانک آپ کے پاس آپ کی کسی صاحبزادی کا قاصد آیا۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت سعد، ابی بن کعب اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ قاصد نے کہا کہ ان کا بچہ نزع کی حالت میں ہے۔ آپ ﷺ نے انھیں پیغام بھیجا: ''اللہ ہی کا ہے جو وہ لے لیتا ہے اور اسی کا ہے جو وہ دے دے۔ ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے، اس لیے وہ صبر کریں اور اللہ سے اجر کی امید رکھیں۔''

٦٦٠٣ - حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَيْرِيزٍ الْجُمَحِيُّ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ

[6603] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے خبر دی کہ وہ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں قبیلۂ انصار کا ایک آدمی آیا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! ہم لونڈیوں سے ہم بستری کرتے ہیں لیکن

النَّبِيِّ ﷺ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا نُصِيبُ سَبْيًا وَّنُحِبُّ الْمَالَ، كَيْفَ تَرٰى فِي الْعَزْلِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوَ إِنَّكُمْ تَفْعَلُونَ ذٰلِكَ؟ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَّا تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللهُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ». [راجع: ٢٢٢٩]

ہمیں اپنے مال سے بھی بہت پیار ہے، لہٰذا آپ کا عزل کرنے کے بارے میں کیا خیال ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا تم ایسا کرتے ہو؟ اگر تم ایسا نہ کرو تو تمھارے لیے کچھ قباحت نہیں کیونکہ جس جان کا پیدا ہونا اللہ نے لکھ دیا ہے وہ تو پیدا ہو کر رہے گی۔''

٦٦٠٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ خُطْبَةً مَّا تَرَكَ فِيهَا شَيْئًا إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ، عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ، وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ، إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الشَّيْءَ قَدْ نَسِيتُ فَأَعْرِفُهُ كَمَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ إِذَا غَابَ عَنْهُ فَرَآهُ فَعَرَفَهُ.

[6604] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ہمیں ایک خطبہ دیا اور قیامت تک کوئی چیز نہ چھوڑی جس کا بیان نہ کیا ہو، جسے یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا اور جسے بھولنا تھا وہ بھول گیا، لہٰذا جب میں کوئی فراموش کردہ چیز دیکھتا ہوں تو اس طرح اسے پہچان لیتا ہوں جس طرح وہ شخص جس کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو جب وہ اسے دیکھتا ہے تو فوراً پہچان لیتا ہے۔

٦٦٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَّعَ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَهُ عُودٌ يَّنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَنَكَسَ فَقَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ». فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: أَلَا نَتَّكِلُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «لَا، اِعْمَلُوا فَكُلٌّ مُّيَسَّرٌ»، ثُمَّ قَرَأَ ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَٱتَّقَىٰ﴾ [الليل: ٥] اَلْآيَةَ.

[راجع: ١٣٦٢]

[6605] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کا جنت وجہنم میں ٹھکانا لکھا جا چکا ہے۔'' حاضرین میں سے ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! پھر ہم کیوں نہ اس پر بھروسا کر لیں۔ آپ نے فرمایا: ''نہیں، تم عمل کرو (جس کے لیے انسان پیدا کیا گیا ہے) اس کے لیے وہ چیز آسان کر دی گئی ہے۔'' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''جس نے اللہ کی راہ میں دیا اور تقویٰ اختیار کیا...... آخر تک۔''

(٥) بَابٌ: اَلْعَمَلُ بِالْخَوَاتِيمِ

باب:5- عمل کا اعتبار خاتمے پر موقوف ہے

٦٦٠٦ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا

[6606] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں

عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ: «هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ»، فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ، وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَأَثْبَتَتْهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ الَّذِي تَحَدَّثْتَ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ قَدْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللهِ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ»، فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَرْتَابُ، فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجِرَاحِ فَأَهْوٰى بِيَدِهِ إِلٰى كِنَانَتِهِ فَانْتَزَعَ مِنْهَا سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا، فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! صَدَّقَ اللهُ حَدِيثَكَ، قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا بِلَالُ، قُمْ فَأَذِّنْ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَإِنَّ اللهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ». [راجع: ٣٠٦٢]

نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ خیبر میں تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے متعلق، جو آپ کے ساتھ شریک جہاد اور اسلام کا دعویدار تھا، فرمایا: ''یہ جہنمی ہے۔'' جب جنگ شروع ہوئی تو اس آدمی نے بہت جم کر لڑائی میں حصہ لیا اور بہت زیادہ زخمی ہو گیا لیکن پھر بھی وہ ثابت قدم رہا۔ نبی ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! اس شخص کے بارے میں آپ کو معلوم ہے جس کے متعلق ابھی آپ نے فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے؟ وہ اللہ کے راستے میں بہت جم کر لڑا ہے اور بہت زیادہ زخمی ہو گیا ہے۔ نبی ﷺ نے اب بھی یہی فرمایا: ''وہ جہنمی ہے۔'' ممکن تھا کہ کچھ مسلمان شبے میں پڑ جاتے لیکن اس دوران میں اس شخص نے زخموں کی تاب نہ لا کر اپنا ترکش کھولا اور اس سے ایک تیر نکالا، پھر اس سے خود کو ذبح کر لیا۔ اس کے بعد بہت سے مسلمان دوڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات سچی کر دکھائی ہے۔ اس شخص نے اپنے آپ کو ذبح کر کے خودکشی کر ڈالی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے بلال! اُٹھو اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہو گا، نیز یہ (بھی اعلان کر دو) کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی خدمت کسی بے دین آدمی سے بھی لے لیتا ہے۔''

٦٦٠٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ: أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَعْظَمِ الْمُسْلِمِينَ غَنَاءً عَنِ الْمُسْلِمِينَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَنَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا». فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ

[6607] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے ساتھ ایک لڑائی میں شرکت کی۔ بلاشبہ وہ بہت سے مسلمانوں سے کفایت کرتے ہوئے (کافروں کے مقابلے میں اکیلا) بڑی بہادری سے لڑ رہا تھا۔ نبی ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا: ''جو شخص کسی جہنمی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔'' چنانچہ وہ شخص جب لڑنے

وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَجَعَلَ ذُبَابَةَ سَيْفِهِ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مُسْرِعًا فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ، فَقَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالَ: قُلْتَ لِفُلَانٍ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَيْهِ»، وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِنَا غَنَاءً عَنِ الْمُسْلِمِينَ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ عَلٰى ذٰلِكَ، فَلَمَّا جُرِحَ اسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ: «إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ». [راجع: ٢٨٩٨]

میں مصروف تھا اور مشرکین کو اپنی بہادری کی وجہ سے سخت تر تکالیف میں مبتلا کر رہا تھا تو ایک مسلمان اس کے پیچھے پیچھے چلا۔ آخر وہ زخمی ہو گیا اور جلدی سے مرنا چاہا، اس لیے اس نے اپنی تلوار کی نوک سینے کے درمیان رکھی اور دباؤ دیا تو وہ تلوار اس کے شانوں کو پار کرتی ہوئی نکل گئی۔ اس کے بعد اس کا پیچھا کرنے والا شخص نبی ﷺ کی خدمت میں دوڑتا ہوا حاضر ہوا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''بات کیا ہے؟'' اس نے کہا: آپ نے فلاں شخص کے بارے میں فرمایا تھا: ''جو کسی جہنمی کو دیکھنا چاہے وہ اس کو دیکھ لے۔'' حالانکہ وہ شخص مسلمانوں کی طرف سے بڑی پامردی سے لڑ رہا تھا۔ میں سمجھا کہ وہ کفر پر نہیں مرے گا لیکن جب وہ سخت زخمی ہو گیا تو مرنے میں جلدی سے کام لیا اور خودکشی کر لی۔ نبی ﷺ نے اس وقت فرمایا: ''بلاشبہ بندہ اہل جہنم کے سے عمل کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے، اسی طرح دوسرا آدمی اہل جنت کے کام کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے۔ یقیناً اعمال کا اعتبار خاتمے پر موقوف ہے۔''

(٦) بَابُ إِلْقَاءِ الْعَبْدِ النَّذْرَ إِلَى الْقَدَرِ

باب: 6- نذر، بندے کو تقدیر کی طرف لے جاتی ہے

٦٦٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ النَّذْرِ، قَالَ: «إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا، إِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ». [انظر: ٦٦٩٢، ٦٦٩٣]

[6608] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے نذر سے منع کرتے ہوئے فرمایا: ''نذر کوئی چیز رد نہیں کر سکتی۔ بس اس کے ذریعے سے بخیل سے مال نکالا جاتا ہے۔''

٦٦٠٩ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَأْتِي ابْنَ

[6609] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) نذر، بندے کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں لاتی جو

آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَّمْ يَكُنْ قَدْ قَدَّرْتُهُ، وَلٰكِنْ يُلْقِيهِ الْقَدَرُ وَقَدْ قَدَّرْتُهُ لَهُ، أَسْتَخْرِجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ». [انظر: ٦٦٩٤]

میں نے اس کے لیے مقدر نہ کی ہو بلکہ تقدیر اسے وہ چیز دیتی ہے جو میں نے اس کے لیے مقرر کر دی ہے، البتہ میں اس کے ذریعے سے بخیل سے مال نکلوا لیتا ہوں۔"

(٧) بَابُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

باب:7- لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه کا بیان

٦٦١٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَجَعَلْنَا لَا نَصْعَدُ شَرَفًا وَلَا نَعْلُو شَرَفًا وَلَا نَهْبِطُ فِي وَادٍ إِلَّا رَفَعْنَا أَصْوَاتَنَا بِالتَّكْبِيرِ، قَالَ: فَدَنَا مِنَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ، ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، إِنَّمَا تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا»، ثُمَّ قَالَ: «يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ، أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَةً هِيَ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ». [راجع: ٢٩٩٢]

[6610] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم ایک جنگ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ جب ہم کسی اونچی جگہ پر چڑھتے اور اس پر بلند ہوتے یا کسی وادی کے نشیب میں اترتے تو بآواز بلند اللہ اکبر کہتے۔ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ ہمارے قریب آئے اور فرمایا: "لوگو! اپنے آپ پر رحم کرو کیونکہ تم کسی بہرے یا غیر حاضر کو نہیں پکار رہے، بلکہ تم اس ہستی کو پکارتے ہو جو بہت سننے والا اور خوب دیکھنے والا ہے، پھر فرمایا: "اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تجھے ایک کلمہ نہ سکھاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے؟ وہ کلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه ہے۔"

(٨) بَابٌ: اَلْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللهُ

باب:8- معصوم وہ ہے جسے اللہ بچائے

عَاصِمٌ: مَانِعٌ. قَالَ مُجَاهِدٌ: سُدًّا عَنِ الْحَقِّ، يَتَرَدَّدُونَ فِي الضَّلَالَةِ. ﴿دَسَّىٰهَا﴾ [الشمس: ١٠]: أَغْوَاهَا.

عاصم کے معنی ہیں: روکنے والا۔ مجاہد نے کہا: سَدًّا کے معنی ہیں: حق سے آڑ، وہ گمراہی میں ڈگمگا رہے ہیں۔ ﴿دَسَّاهَا﴾ کے معنی ہیں: اس نے اس کو گمراہ کر دیا۔

٦٦١١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا اسْتُخْلِفَ خَلِيفَةٌ إِلَّا لَهُ بِطَانَتَانِ:

[6611] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جب بھی کوئی شخص خلیفہ بنایا جاتا ہے تو اس کے دو خفیہ مشیر ہوتے ہیں: ایک اسے اچھے کام کا مشورہ دیتا ہے اور اس پر آمادہ

بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللهُ». [انظر: ٧١٩٨]

کرتا ہے اور دوسرا اسے برائی کا حکم دیتا ہے اور اس پر ابھارتا ہے۔ اور معصوم وہ ہے جسے اللہ (گناہوں سے) محفوظ رکھے۔"

(٩) بَابٌ: وَحِرْمٌ عَلَى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا [أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ]

باب: 9- جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا اس پر واجب ہے کہ اس کے باشندے دنیا میں نہیں آئیں گے

﴿أَنَّهُ لَن يُؤْمِنَ مِن قَوْمِكَ إِلَّا مَن قَدْ ءَامَنَ﴾ [هود: ٣٦]

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) "جو لوگ تمھاری قوم سے ایمان لے آتے ہیں، ان کے علاوہ اب اور کوئی ایمان نہیں لائے گا۔"

﴿وَلَا يَلِدُوٓا۟ إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا﴾ [نوح: ٢٧]

نیز فرمایا: "وہ بدکردار اور کافر لوگوں ہی کو جنم دیں گے۔"

وَقَالَ مَنْصُورُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: وَحِرْمٌ بِالْحَبَشِيَّةِ: وَجَبَ.

منصور بن نعمان نے عکرمہ سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ حِرم حبشی زبان میں ضروری اور واجب کو کہتے ہیں۔

٦٦١٢ - حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ، فَزِنَا الْعَيْنِ: النَّظَرُ، وَزِنَا اللِّسَانِ: الْمَنْطِقُ، وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهُ».

[6612] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ میں تو لمم کے مشابہ اس بات سے زیادہ کوئی اور بات نہیں جانتا جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کی ہے: "اللہ تعالیٰ نے انسان کے زنا کا کوئی نہ کوئی حصہ لکھ دیا ہے جس سے لامحالہ اسے دوچار ہونا پڑے گا۔ آنکھ کا زنا نظر بازی ہے۔ زبان کا گناہ لوچ دار گفتگو کرنا ہے۔ اور دل کا زنا خواہشات اور شہوات ہیں، پھر شرمگاہ اس کی تصدیق کر دیتی ہے اور اسے جھٹلا دیتی ہے۔"

وَقَالَ شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٦٢٤٣]

شبابہ نے کہا: ہم سے ورقاء نے بیان کیا، ابن طاؤس سے، انھوں نے اپنے باپ طاؤس سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو

بیان کیا۔

(١٠) بَابٌ: ﴿وَمَا جَعَلْنَا ٱلرُّءْيَا ٱلَّتِىٓ أَرَيْنَٰكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ﴾ [الإسراء: ٦٠]

باب: 10- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''وہ رؤیا (منظر) جو ہم نے آپ کو دکھایا اسے ہم نے لوگوں کے لیے باعث آزمائش بنا دیا'' کا بیان

٦٦١٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ﴿وَمَا جَعَلْنَا ٱلرُّءْيَا ٱلَّتِىٓ أَرَيْنَٰكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ﴾ قَالَ: هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: ﴿وَٱلشَّجَرَةَ ٱلْمَلْعُونَةَ فِى ٱلْقُرْءَانِ﴾ [الإسراء: ٦٠] قَالَ: هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ. [راجع: ٣٨٨٨]

[6613] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ''وہ منظر جو ہم نے آپ کو دکھایا ہے اسے ہم نے لوگوں کے لیے باعث آزمائش بنایا ہے۔'' انھوں نے فرمایا: اس سے مراد آنکھ سے دیکھنا ہے جو رسول اللہ ﷺ کو معراج کی رات دکھایا گیا جب آپ کو بیت المقدس تک رات کے وقت سیر کرائی گئی۔ نیز فرمایا: قرآن مجید میں ﴿وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ﴾ سے مراد زقوم کا درخت ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں واقعۂ معراج کی طرف اشارہ ہے۔ یہ ایک خرق عادت واقعہ اور معجزہ تھا لیکن اس کا بہت مذاق اڑایا گیا۔ پھر جن کافروں نے بیت المقدس دیکھا تھا انھوں نے آپ سے سوالات پوچھنا شروع کر دیے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے تمام حجابات دور کر دیے اور آپ نے ان کو تمام سوالات کے جواب دے دیے۔ اب چاہیے تو یہ تھا کہ کسی حسی معجزے کے طالب کفار ایمان لے آتے لیکن کاتب ازلی نے ان کے لیے کفر ہی مقدر کیا تھا، اس لیے وہ پہلے سے بھی زیادہ سرکشی کی راہ اختیار کرنے لگے۔

(١١) بَابٌ: تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوسَى عِنْدَ اللهِ

باب: 11- اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت آدم اور موسیٰ ؑ کا مباحثہ کرنا

٦٦١٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: يَا آدَمُ! أَنْتَ أَبُونَا خَيَّبْتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ، قَالَ لَهُ آدَمُ:

[6614] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''حضرت آدم اور موسیٰ ؑ نے مباحثہ کیا۔ موسیٰ ؑ نے آدم ؑ سے کہا: اے آدم! آپ ہمارے باپ ہیں، آپ ہی نے ہمیں محرومی سے دوچار کیا اور جنت سے باہر نکال پھینکا۔ آدم ؑ نے موسیٰ

يَا مُوسَى! اصْطَفَاكَ اللهُ بِكَلَامِهِ، وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهِ، أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَ اللهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً؟ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى»، ثَلَاثًا. [راجع: ٣٤٠٩]

علیہ السلام سے کہا: اے موسیٰ اللہ تعالیٰ نے تجھے ہم کلامی کے ساتھ برگزیدہ کیا اور اپنے ہاتھ سے تیرے لیے (تورات کو) لکھا، کیا تم مجھے ایک ایسے کام پر ملامت کرتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا؟ آخر آدم علیہ السلام اس مباحثے میں موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔" آپ نے یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔

وَقَالَ سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

سفیان نے کہا: ہم سے ابوزناد نے بیان کیا اعرج سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس جیسی حدیث بیان کی۔

(١٢) بَابٌ: لَّا مَانِعَ لِمَا أَعْطَى اللهُ

باب: 12- جو چیز اللہ دینا چاہے اسے کوئی روک نہیں سکتا

٦٦١٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ: اكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ. فَأَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ».

[6615] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام وراد سے روایت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے نبی ﷺ کی وہ دعا لکھ بھیجو جو تم نے آپ ﷺ کو نماز کے بعد کرتے سنی ہو، چنانچہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھنے کا حکم دیا اور کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے، آپ ہر نماز کے بعد یہ دعا کرتے تھے: "اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! جو تو دینا چاہے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکنا چاہے اسے کوئی دینے والا نہیں اور تیرے حضور کسی دولت مند کی دولت کچھ کام نہیں آ سکتی۔"

وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ أَنَّ وَرَّادًا أَخْبَرَهُ بِهٰذَا، ثُمَّ وَفَدْتُ بَعْدُ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَسَمِعْتُهُ يَأْمُرُ النَّاسَ بِذٰلِكَ الْقَوْلِ. [راجع: ٨٤٤]

ابن جریج نے کہا: مجھے عبدہ نے خبر دی اور انھیں وراد نے بتایا، پھر اس کے بعد میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو میں نے سنا کہ وہ لوگوں کو یہ دعا پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔

(١٣) بَابُ مَنْ تَعَوَّذَ بِاللهِ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ

باب: 13- جس نے بدبختی اور بری قضا سے اللہ کی پناہ مانگی

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ ۝ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ [الفلق: ١، ٢]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''کہہ دیجیے! میں صبح کے رب کی پناہ طلب کرتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔''

٦٦١٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ». [راجع: ٦٣٤٧]

[6616] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''مصیبت کی شدت، بدبختی سے، برے خاتمے اور دشمن کی خوشی سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔''

(١٤) بَابٌ: ﴿يَحُولُ بَيْنَ ٱلْمَرْءِ وَقَلْبِهِۦ﴾

باب: 14- اللہ بندے اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے

٦٦١٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَثِيرًا مَّا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْلِفُ: «لَا، وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ». [انظر: ٦٦٢٨، ٧٣٩١]

[6617] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ اکثر طور پر یوں قسم اٹھایا کرتے تھے: ''نہیں، نہیں، دلوں کو پھیرنے والے کی قسم!''

٦٦١٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَبِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِابْنِ صَيَّادٍ: «خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا»، قَالَ: الدُّخُّ، قَالَ: «اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ»، قَالَ عُمَرُ: ائْذَنْ لِّي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، قَالَ: «دَعْهُ، إِنْ يَكُنْهُ فَلَا

[6618] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا: ''میں نے تیرے لیے ایک بات اپنے دل میں چھپا رکھی ہے (بتا وہ کیا ہے؟'') اس نے کہا: وہ دخ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بدبخت، دور ہو جا! تو اپنی حیثیت سے ہرگز آگے نہیں بڑھ سکے گا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ مجھے اجازت دیں، میں اس کی گردن اڑاؤں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ

تُطِيقُهُ، وَإِنْ لَّمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ». [راجع: ١٣٥٤]

دو، اگر یہ وہی ہے تو تم اسے قتل نہیں کر سکتے اور اگر یہ وہ نہیں تو اس کے قتل کرنے میں تمھیں کوئی فائدہ نہیں۔"

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کا مطلب یہ تھا کہ اگر یہ وہی دجال ہے جس کا خروج اور لوگوں کو گمراہ کرنا، اللہ کے علم میں ہے تو تمھارا خالق و مالک تمھیں اس کو قتل کرنے کی قدرت نہیں دے گا بلکہ درمیان میں حائل ہو جائے گا۔ اگر تجھے اسے قتل کرنے کی قدرت دے دے تو اللہ کے علم میں تخلف آئے گا جو محال ہے۔ مقصد یہ ہے کہ تقدیر کا فیصلہ قطعی اور اٹل ہے۔ اگر کہیں کسی کے لیے ٹل سکتا تو آج حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہہ کر مایوس نہ کیا جاتا کہ تم اس بچے (ابن صیاد) کو قتل کر ہی نہیں سکتے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دنیا میں دوبارہ آنا اور تشریف لا کر دجال کو قتل کرنا تقدیر کے ان حتمی فیصلوں میں داخل ہو چکا ہے جو اٹل ہیں۔

(١٥) بَابٌ: ﴿قُل لَّن يُصِيبَنَآ إِلَّا مَا كَتَبَ ٱللَّهُ لَنَا﴾ [التوبة: ٥١]

باب: 15- (ارشاد باری تعالیٰ:) "آپ کہہ دیں، ہمیں صرف وہی (نقصان) پہنچے گا جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے لکھ دیا ہے" کا بیان

قَضَى. قَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿بِفَٰتِنِينَ﴾ [الصافات: ١٦٢]: بِمُضِلِّينَ إِلَّا مَنْ كَتَبَ اللهُ أَنَّهُ يَصْلَى الْجَحِيمَ. ﴿قَدَّرَ فَهَدَىٰ﴾ [الأعلى: ٣]: قَدَّرَ الشَّقَاءَ وَالسَّعَادَةَ، وَهَدَى الْأَنْعَامَ لِمَرَاتِعِهَا.

کتب کے معنی ہیں: قَضٰی، یعنی اس نے فیصلہ کیا۔ مجاہد نے کہا: ﴿بِفَاتِنِيْن﴾ کی تفسیر یہ ہے کہ تم کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے مگر اسے جس کی قسمت میں اللہ تعالیٰ نے دوزخ لکھ دی ہے۔ اور انھوں نے ﴿قَدَّرَ فَهَدٰى﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے کہا: جس نے نیک بختی اور شقاوت دونوں تقدیر میں لکھ دیں اور جس نے جانوروں کو ان کی چراگاہ بتائی۔

٦٦١٩ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُونِ، فَقَالَ: «كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، فَجَعَلَهُ اللهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ، مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُونُ فِي بَلَدٍ يَكُونُ فِيهِ وَيَمْكُثُ فِيهِ لَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَلَدِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ

[6619] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: "طاعون ایک عذاب تھا، اللہ جس پر چاہتا اسے نازل کرتا، لیکن اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے حق میں اسے باعث رحمت بنا دیا ہے، لہٰذا جو شخص طاعون میں مبتلا ہو اور یہ یقین رکھتا ہو کہ جو کچھ اس کے مقدر میں لکھا جا چکا ہے اس کے علاوہ اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچ سکتی، پھر صبر کے ساتھ ثواب کی امید میں اسی شہر میں پڑا رہے تو اسے شہید کے برابر ثواب ملتا ہے۔"

اللهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ». [راجع: ٣٤٧٤]

فائدہ: طاعون کی بیماری ایک پھوڑے سے شروع ہوتی ہے جو بغل یا گردن پر نکلتا ہے۔ اس سے بخار میں مبتلا ہو کر انسان جلد ہی موت کا لقمہ بن جاتا ہے۔ طاعون جیسی تکلیف دہ بیماری دنیا میں اپنے اسباب ہی سے آتی ہے لیکن اس بیماری کو رسول اللہ ﷺ کی امت کے لیے چند شرائط کے ساتھ باعث رحمت بنا دیا گیا ہے۔

(١٦) بَابٌ: ﴿وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ أَنْ هَدَىٰنَا ٱللَّهُ﴾ [الأعراف: ٤٣] ﴿لَوْ أَنَّ ٱللَّهَ هَدَىٰنِى لَكُنتُ مِنَ ٱلْمُتَّقِينَ﴾ [الزمر: ٥٧]

باب: 16- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اگر اللہ ہمیں یہ راہ نہ دکھاتا تو ہم کبھی یہ راہ نہ پا سکتے تھے۔'' نیز: ''اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت کی ہوتی تو میں اہل تقویٰ میں ہوتا۔'' کا بیان

٦٦٢٠ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ - هُوَ ابْنُ حَازِمٍ - عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ، وَهُوَ يَقُولُ:

«وَاللهِ لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا صُمْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا».

[راجع: ٢٨٣٦]

[6620] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے غزوۂ خندق کے دن نبی ﷺ کو دیکھا، آپ ہمارے ساتھ مٹی اٹھا رہے تھے اور فرما رہے تھے:

''اللہ کی قسم! اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پا سکتے
نہ روزہ رکھ سکتے اور نہ نماز پڑھ سکتے
اے اللہ! ہم پر سکینت نازل فرما
اگر ہم دشمن سے لڑیں تو ہمیں ثابت قدم رکھ
مشرکین نے ہم پر زیادتی کی ہے
جس وقت انھوں نے فتنے کا ارادہ کیا تو ہم نے انکار کر دیا۔''

فائدہ: اس حدیث میں لَوْلَا کا استعمال اللہ کے احسان کے طور پر استعمال ہوا ہے، ایسا جائز ہے اور قرآن کریم میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں، البتہ اپنے عجز کو ظاہر کرنے کے لیے یا تقدیر پر تدبیر کو حاکم بنانے کے لیے لو کا استعمال شرعاً جائز نہیں۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

83- كِتَابُ الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ

قسموں اور نذروں سے متعلق احکام و مسائل

(١) [بَابُ] قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ ٱللَّهُ بِٱللَّغْوِ فِىٓ أَيْمَٰنِكُمْ﴾ اَلْآيَةَ [المائدة: ٨٩]

باب:1- ارشاد باری تعالیٰ: ”اللہ تعالیٰ تمھاری لغو قسموں پر تمھاری گرفت نہیں کرے گا“ کا بیان

وضاحت: مہمل اور لغو قسموں سے مراد ایسی قسمیں ہیں جو انسان تکیہ کلام کے طور پر اٹھاتا ہے، جیسے لا واللہ اور بلیٰ واللہ، ایسی قسموں پر اللہ تعالیٰ مؤاخذہ نہیں فرمائے گا اور ان پر کوئی کفارہ بھی نہیں ہے۔

٦٦٢١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ لَمْ يَكُنْ يَحْنَثُ فِي يَمِينٍ قَطُّ حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ، وَقَالَ: لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتُ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَّكَفَّرْتُ عَنْ يَّمِينِي. [راجع: ٤٦١٤]

[6621] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کبھی قسم نہیں توڑتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کا کفارہ نازل فرمایا۔ اس وقت وہ کہنے لگے: اب اگر میں کوئی قسم کھاؤں گا، پھر اس کے خلاف کو اچھا اور بہتر سمجھوں گا تو میں اچھا اور بہتر کام کروں گا اور اپنی قسم کا کفارہ دے دوں گا۔

٦٦٢٢ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ مَّسْأَلَةٍ وُّكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُوتِيتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ

[6622] حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! امارت طلب نہ کرنا کیونکہ اگر طلب کرنے سے تجھے امارت دی گئی تو تو اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر طلب کے بغیر تجھے امارت سونپ دی گئی تو تیری مدد کی جائے گی۔ اور جب تو قسم کھائے، پھر اس کی خلاف ورزی میں تجھے بہتری نظر

عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِينٍ، فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَّمِينِكَ وَائْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ». [انظر: ٦٧٢٢، ٧١٤٦، ٧١٤٧]

آئے تو اپنی قسم توڑ کر اس کا کفارہ دے دو اور جو کام بہتر ہو اسے ضرور کرو۔"

٦٦٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي رَهْطٍ مِّنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ: «وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ»، قَالَ: ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللهُ أَنْ نَّلْبَثَ ثُمَّ أُتِيَ بِثَلَاثِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى فَحَمَلَنَا عَلَيْهَا، فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا - أَوْ قَالَ بَعْضُنَا -: وَاللهِ لَا يُبَارَكُ لَنَا، أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَّا يَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلَنَا، فَارْجِعُوا بِنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَنُذَكِّرُهُ فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ: «مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللهُ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللهِ إِنْ شَاءَ اللهُ لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَّمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، أَوْ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَّكَفَّرْتُ عَنْ يَّمِينِي». [راجع: ٣١٣٣]

[6623] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں چند اشعری لوگوں کے ہمراہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سواری کا مطالبہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی قسم! میں تمھیں سواری نہیں دے سکتا اور نہ میرے پاس کوئی چیز ہی ہے جس پر تمھیں سوار کروں۔" حضرت ابوموسیٰ ؓ نے کہا: پھر ہم جس قدر اللہ کو منظور تھا وہاں ٹھہرے رہے، اس دوران میں سفید کوہان والے تین اونٹ آپ ﷺ کے پاس لائے گئے تو آپ نے ہمیں ان پر سوار کر دیا۔ جب ہم وہاں سے روانہ ہونے لگے تو ہم نے یا ہم میں سے بعض نے کہا: اللہ کی قسم! ان میں ہمارے لیے کوئی برکت نہیں ہو گی کیونکہ ہم نبی ﷺ کے پاس آئے تھے اور آپ سے سواری کا مطالبہ کیا تھا تو آپ نے قسم اٹھائی تھی کہ وہ ہمیں سواری مہیا نہیں کر سکتے پھر آپ نے ہمیں سواریاں عنایت کی ہیں، لہٰذا تم سب نبی ﷺ کی خدمت میں واپس جاؤ تاکہ ہم آپ کو قسم یاد دلائیں، چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: "میں نے تمھیں سوار نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمھاری سواری کا بندوبست کیا ہے۔ اللہ کی قسم! ان شاء اللہ میں کسی چیز کے متعلق قسم نہیں اٹھاتا مگر جب اس کے خلاف کو بہتر خیال کرتا ہوں تو اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں اور وہ کام کر گزرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے۔ یا (بایں طور فرمایا کہ) بہتر کام کر لیتا ہوں، اور اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔"

٦٦٢٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ

[6624] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "ہم آخری

قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [راجع: ٢٣٨]

امت ہیں اور قیامت کے دن جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے۔"

٦٦٢٥ - وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَاللهِ لَأَنْ يَلِجَّ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ». [انظر: ٦٦٢٦]

[6625] اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی قسم! اپنے اہل خانہ کے معاملے میں تمھارا اپنی قسموں پر اصرار کرتے رہنا اللہ کے ہاں اس سے زیادہ گناہ کی بات ہوتی ہے کہ وہ قسم توڑ کر اس کا کفارہ ادا کر دے جو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے۔"

٦٦٢٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اسْتَلَجَّ فِي أَهْلِهِ بِيَمِينٍ فَهُوَ أَعْظَمُ إِثْمًا لِيَبَرَّ»، يَعْنِي الْكَفَّارَةَ. [راجع: ٦٦٢٥]

[6626] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اپنے گھر والوں کے معاملے میں قسم پر اڑا رہے وہ بہت گناہ گار ہے۔ اسے چاہیے کہ وہ نیکی کرے۔" یعنی قسم توڑ کر اس کا کفارہ ادا کر دے۔

(٢) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «وَايْمُ اللهِ»

باب:2- نبی ﷺ کا یوں قسم اٹھانا: "وایم اللہ"

٦٦٢٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمْرَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَايْمُ اللهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِّلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ». [راجع: ٣٧٣٠]

[6627] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا اور اس کا امیر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بنایا۔ کچھ لوگوں نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر اعتراض کیا تو رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: "اگر تم اسامہ کی امارت پر اعتراض کرتے ہو تو تم قبل ازیں اس کے والد کی امارت پر بھی اعتراض کر چکے ہو۔ اللہ کی قسم! وہ (زید رضی اللہ عنہ) امیر بنائے جانے کے قابل تھے اور مجھے سب لوگوں سے زیادہ عزیز تھے اور یہ (اسامہ) ان کے بعد مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔"

(٣) بَابٌ: كَيْفَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ ﷺ؟

باب:3- نبی ﷺ کی قسم کس طرح کی تھی؟

وَقَالَ سَعْدٌ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ».

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!''

وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ: لَا هَا اللهِ إِذًا، يُقَالُ: وَاللهِ، وَبِاللهِ، وَتَاللهِ.

ابو قتادہ کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی موجودگی میں فرمایا تھا: لَا هَا اللّٰهِ إِذاً ''اللہ کی قسم! تب ایسا نہیں ہوسکتا۔'' قسم کے لیے اس طرح بھی کہا جاتا ہے: وَاللّٰهِ، بِاللّٰهِ اور تَاللّٰهِ.

٦٦٢٨ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا، وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ». [راجع: ٦٦١٧]

[6628] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی قسم: لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ ہوتی تھی، یعنی دلوں کو پھیرنے والے کی قسم۔

٦٦٢٩ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ». [راجع: ٣١٢١]

[6629] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب قیصر (شاہ روم) ہلاک ہوجائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہیں ہوگا اور جب کسریٰ (شاہ ایران) ہلاک ہوجائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ پیدا نہیں ہوگا۔ اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ان کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے گا۔''

٦٦٣٠ - **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ». [راجع: ٣٠٢٧]

[6630] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کسریٰ (شاہ ایران) ہلاک ہوجائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ پیدا نہیں ہوگا اور جب قیصر (شاہ روم) ہلاک ہوجائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہیں ہوگا۔ اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! ان کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں ضرور خرچ کیا جائے گا۔''

٦٦٣١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَاللهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَّلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا». [راجع: ١٠٤٤]

[6631] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اے امت محمد! اللہ کی قسم! اگر تمھیں ان حقائق کا علم ہو جاتا جو میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روتے اور بہت کم ہنستے۔''

٦٦٣٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ: حَدَّثَنِي أَبُو عُقَيْلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ: أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَّفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَهُ: «لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَّفْسِكَ». فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: «فَإِنَّهُ الْآنَ وَاللهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَّفْسِي. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْآنَ يَا عُمَرُ». [راجع: ٣٦٩٤]

[6632] حضرت عبداللہ بن ہشام ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ تھے جبکہ آپ نے حضرت عمر بن خطاب ؓ کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔ حضرت عمر ؓ نے آپ سے کہا: اللہ کے رسول! آپ میری جان کے علاوہ مجھے ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں۔ نبی ﷺ نے انھیں فرمایا: ''نہیں نہیں، مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا) جب تک میری ذات تمھیں اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز نہ ہو۔ حضرت عمر ؓ نے آپ سے کہا: ''اللہ کی قسم! اب آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر! اب (تیرا ایمان مکمل ہوا ہے)۔''

٦٦٣٣، ٦٦٣٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ، وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ، فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَائْذَنْ لِّي أَنْ أَتَكَلَّمَ، قَالَ: «تَكَلَّمْ». قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا - قَالَ مَالِكٌ: وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ - زَنٰى بِامْرَأَتِهِ

[6634,6633] حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ دو آدمیوں نے رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں اپنا ایک مقدمہ پیش کیا۔ ان میں سے ایک نے کہا: (اللہ کے رسول!) آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیں۔ دوسرا جو زیادہ سمجھ دار تھا، اس نے کہا: ہاں اللہ کے رسول! ٹھیک ہے آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق ہی فیصلہ کریں لیکن مجھے اجازت دیں کہ میں اس معاملے میں کچھ عرض کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں تم بات کرو۔'' اس نے کہا: میرا بیٹا اس کے ہاں مزدور تھا...... امام مالک ؒ نے کہا: عسیف مزدور

فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ لِّي وَجَارِيَةٍ، ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ، وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ، أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ»، وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا، وَأَمَرَ أُنَيْسًا الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يَّأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ، رَجَمَهَا، فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا. [راجع: ٢٣١٤، ٢٣١٥]

کو کہتے ہیں...... اور اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا۔ لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو رجم کیا جائے گا تو میں نے اسے سو بکریوں اور ایک لونڈی کا تاوان دے دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطن ہونا ہے، سنگساری کی سزا صرف اس کی بیوی کو ہو گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمھارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کروں گا۔ تمھاری بکریاں اور تمھاری لونڈی تمھیں واپس ملے گی۔'' پھر آپ نے اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگوائے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کر دیا۔ اور آپ نے حضرت انیس اسلمی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جائے، اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کر دے، چنانچہ اس نے زنا کا اعتراف کر لیا تو انھوں نے اسے سنگسار کر دیا۔

٦٦٣٥ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِّنْ تَمِيمٍ وَّعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَغَطَفَانَ وَأَسَدٍ، خَابُوا وَخَسِرُوا؟» قَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ خَيْرٌ مِّنْهُمْ». [راجع: ٣٥١٥]

[6635] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مجھے بتاؤ اگر اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ کے قبائل، تمیم، عامر بن صعصعہ، غطفان اور اسد والوں سے بہتر ہوں تو یہ تمیم، عامر، غطفان اور اسد والے گھاٹے میں پڑے اور نقصان میں رہے یا نہیں؟'' صحابہ نے کہا: جی ہاں، یہ لوگ خسارے میں رہے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (پہلے) قبائل، ان (دوسروں) سے بہتر ہیں۔''

٦٦٣٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ عَامِلًا فَجَاءَهُ الْعَامِلُ حِينَ فَرَغَ مِنْ عَمَلِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا

[6636] حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عامل مقرر فرمایا۔ جب وہ اپنے کام سے فارغ ہو کر واپس آیا تو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! یہ آپ کا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا:

أُهْدِيَ لِي، فَقَالَ لَهُ: «أَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَنَظَرْتَ أَيُهْدٰى لَكَ أَمْ لَا؟» ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ فَتَشَهَّدَ وَأَثْنٰى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ! فَمَا بَالُ الْعَامِلِ نَسْتَعْمِلُهُ فَيَأْتِينَا فَيَقُولُ: هٰذَا مِنْ عَمَلِكُمْ، وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي أَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَنَظَرَ هَلْ يُهْدٰى لَهُ أَمْ لَا، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَا يَغُلُّ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلٰى عُنُقِهِ، إِنْ كَانَ بَعِيرًا جَاءَ بِهِ لَهُ رُغَاءٌ، وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةً جَاءَ بِهَا لَهَا خُوَارٌ، وَإِنْ كَانَتْ شَاةً جَاءَ بِهَا تَيْعَرُ، فَقَدْ بَلَّغْتُ». فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ حَتّٰى إِنَّا لَنَنْظُرُ إِلٰى عُفْرَةِ إِبْطَيْهِ. قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: وَقَدْ سَمِعَ ذٰلِكَ مَعِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِّنَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَلُوهُ. [راجع: ٩٢٥]

''تم اپنے والدین کے گھر کیوں نہیں بیٹھے رہے، پھر تم دیکھتے کہ تمھیں کوئی تحفہ دیتا ہے یا نہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ رات کی نماز پڑھنے کے بعد کھڑے ہوئے، خطبہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کے شایان شان تعریف کی، پھر فرمایا: ''اما بعد! اس عامل کا کیا حال ہے؟ ہم اسے کسی کام کے لیے تعینات کرتے ہیں، وہ ہمارے پاس آ کر کہتا ہے کہ یہ تو آپ کا وصول کردہ مال ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔ وہ اپنے والدین کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا، پھر وہ دیکھتا کہ اسے تحفہ دیا جاتا ہے یا نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اگر تم میں سے کوئی اس مال میں سے کچھ بھی خیانت کرے گا تو قیامت کے دن وہ اسے اپنی گردن پر اٹھائے گا۔ اگر وہ اونٹ ہوگا تو وہ اس حال میں اسے لائے گا کہ وہ بلبلا رہا ہوگا۔ اگر وہ گائے ہوگی تو وہ اسے لائے گا اور اس کے ڈکارنے کی آواز آ رہی ہوگی۔ اگر بکری کی خیانت کی ہوگی تو وہ اسے اس حال میں لائے گا کہ وہ ممیاتی ہوگی۔ الغرض میں نے تمھیں اللہ کا حکم پہنچا دیا ہے۔'' حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس قدر اوپر اٹھایا کہ ہمیں آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔ حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا: میرے ساتھ یہ حدیث حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بھی نبی ﷺ سے سنی تھی تم لوگ ان سے بھی پوچھ سکتے ہو۔

٦٦٣٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ - هُوَ ابْنُ يُوسُفَ - عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا، وَّلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا». [راجع: ٦٤٨٥]

[6637] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر ان (اخروی حقائق اور قیامت کی ہولناکیوں) کا تمھیں علم ہو جائے، جو میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روتے اور بہت کم ہنستے۔''

٦٦٣٨ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ: «هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ!»، قُلْتُ: مَا شَأْنِي؟ أَيُرَى فِيَّ شَيْءٌ؟ مَا شَأْنِي؟ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ - فَمَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَسْكُتَ - وَتَغَشَّانِي مَا شَاءَ اللهُ، فَقُلْتُ: مَنْ هُمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا». [راجع: ١٤٦٠]

[6638] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں آپ ﷺ تک پہنچا تو آپ کعبے کے سائے میں بیٹھے فرما رہے تھے: ''رب کعبہ کی قسم! وہی سب سے زیادہ خسارے والے ہیں۔ رب کعبہ کی قسم! وہی سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں۔'' میں نے (دل میں) کہا: میری کیا حالت ہے شاید میرے متعلق کوئی چیز نظر آئی ہے؟ پھر میں آپ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اور آپ مسلسل یہ فرماتے رہے تو میں خاموش نہ رہ سکا۔ اللہ کی مشیت کے مطابق مجھ پر ایک عجیب سی بے قراری طاری ہو گئی۔ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں جن کے پاس مال زیادہ ہے، لیکن ان سے وہ مستثنیٰ ہیں جنھوں نے اس طرح، اس طرح اور اس طرح (بے دریغ اللہ کی راہ میں) خرچ کیا ہو گا۔''

٦٦٣٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ [عَبْدِالرَّحْمٰنِ] الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَالَ سُلَيْمَانُ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: قُلْ: إِنْ شَاءَ اللهُ، فَلَمْ يَقُلْ: إِنْ شَاءَ اللهُ، فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَّاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ، وَّايْمُ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللهُ، لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ». [راجع: ٢٨١٩]

[6639] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا: میں آج رات نوّے بیویوں سے جماع کروں گا، ہر ایک بچہ جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ انھیں ان کے ساتھی نے کہا: ان شاء اللہ کہو لیکن انھوں نے ان شاء اللہ نہ کہا، چنانچہ سلیمان علیہ السلام نے تمام عورتوں سے جماع کیا تو ان میں سے ایک عورت کے علاوہ کوئی بھی حاملہ نہ ہوئی اور اس نے بھی ناتمام بچے کو جنم دیا۔ اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اگر وہ ان شاء اللہ کہہ دیتے تو سب بچے شہسوار بن کر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔''

٦٦٤٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ:

[6640] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کی خدمت میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہدیے

أُهْدِيَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ سَرَقَةٌ مِّنْ حَرِيرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَدَاوَلُونَهَا بَيْنَهُمْ وَيَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهَا وَلِينِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَعْجَبُونَ مِنْهَا؟» قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا».

کے طور پر پیش کیا گیا تو لوگ اسے دست بدست پکڑنے لگے اور اس کی خوبصورتی، نرمی پر اظہار حیرت کرنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں اس پر حیرت ہے؟'' صحابہ نے کہا: ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جنت میں سعد (بن معاذ) کے رومال اس سے کہیں بڑھ کر ہیں۔''

لَمْ يَقُلْ شُعْبَةُ وَإِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ». [راجع: ٣٢٤٩]

شعبہ اور اسرائیل نے ابواسحاق سے یہ روایت بیان کی تو اس میں وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِه کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

٦٦٤١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا كَانَ مِمَّا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ أَخْبَاءٍ أَوْ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ أَخْبَائِكَ - أَوْ خِبَائِكَ - شَكَّ يَحْيَى - ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ أَهْلُ أَخْبَاءٍ أَوْ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ أَخْبَائِكَ أَوْ خِبَائِكَ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَأَيْضًا وَّالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ». قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِّسِّيكٌ، فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ؟ قَالَ: «لَا، إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ». [راجع: ٢٢١١]

[6641] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہند بنت عتبہ بن ربیعہ ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! روئے زمین پر جتنے خیمے والے ہیں، ان میں کسی کا ذلیل و خوار ہونا مجھے اتنا پسند نہیں تھا جتنا آپ کا، لیکن آج میرا یہ حال ہو گیا ہے کہ کوئی بھی اہل خیمہ مجھے اس قدر پسند نہیں جس قدر آپ کا ڈیرہ مجھے محبوب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تیری فدا کاری میں مزید اضافہ ہوگا۔'' اس نے کہا: اللہ کے رسول! ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہے، کیا مجھ پر کوئی حرج تو نہیں اگر میں اس کے مال سے بچوں کو کھلاؤں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، بشرطیکہ تم دستور کے مطابق خرچ کرو۔''

٦٦٤٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو ابْنَ مَيْمُونٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ

[6642] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ یمنی چمڑے کے خیمے سے پشت لگائے بیٹھے تھے کہ آپ نے اپنے صحابۂ کرام سے فرمایا: ''کیا تم اس پر خوش ہو کہ تم اہل جنت کا چوتھا حصہ بنو؟'' انھوں نے کہا: کیوں نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے

مُضِيفٌ ظَهْرَهُ إِلٰى قُبَّةٍ مِّنْ أَدَمٍ يَمَانٍ إِذْ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: «أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قَالُوا: بَلٰى، قَالَ: «أَفَلَمْ تَرْضَوْا أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قَالُوا: بَلٰى، قَالَ: «فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ». [راجع: ٦٥٢٨]

فرمایا: ''کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم اہل جنت کا ایک تہائی حصہ ہو جاؤ؟'' صحابۂ کرام نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے۔''

٦٦٤٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ [بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ]، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ يُرَدِّدُهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ». [راجع: ٥٠١٣]

[6643] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ ایک صحابی نے دوسرے صحابی کو قل ھو اللّٰہ احد پڑھتے سنا جو اسے بار بار پڑھ رہا تھا۔ جب صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے یہ واقعہ ذکر کیا۔ وہ صحابی اس سورت کی قراءت کو بہت کم خیال کرتا تھا لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ سورت، قرآن مجید کے ایک تہائی حصے کے برابر ہے۔''

٦٦٤٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ». [راجع: ٤١٩]

[6644] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم رکوع اور سجود کو پورے طور پر ادا کیا کرو۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب تم رکوع اور سجود کرتے ہو تو میں تمھیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھ لیتا ہوں۔''

٦٦٤٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ مَعَهَا أَوْلَادُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ». قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ. [راجع: ٣٧٨٦]

[6645] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ایک انصاری خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس کے ساتھ اس کے بچے بھی تھے۔ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے تم دوسرے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔'' یہ الفاظ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمائے۔

(٤) بَابٌ : لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ

باب:4- اپنے باپ دادا کے نام کی قسم نہ اٹھاؤ

٦٦٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَسِيرُ فِي رَكْبٍ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ: «أَلَا إِنَّ اللهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ أَوْ لِيَصْمُتْ».

[راجع: ٢٦٧٩]

[6646] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پایا جبکہ وہ ایک قافلے کے ساتھ چل رہے تھے اور اپنے باپ کی قسم اٹھا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آگاہ رہو! اللہ تعالیٰ نے تمھیں اپنے باپ دادا کی قسم کھانے سے منع کیا ہے، لہٰذا جو کوئی قسم کھائے وہ صرف اللہ تعالیٰ کی کھائے یا پھر خاموش رہے۔''

٦٦٤٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ سَالِمٌ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ»، قَالَ عُمَرُ: فَوَاللهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاكِرًا وَّلَا آثِرًا.

[6647] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمھیں اپنے باپ دادا کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب سے میں نے یہ بات نبی ﷺ سے سنی ہے میں نے اپنے باپ دادا کی قسم نہیں اٹھائی، نہ ذاتی طور پر اور نہ کسی دوسرے کی نقل کرتے ہوئے۔

قَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿أَوْ أَثَٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ﴾ [الأحقاف: ٤]، يَأْثُرُ عِلْمًا.

امام مجاہد نے کہا: سورۂ احقاف میں جو ﴿أَوْ أَثَٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ﴾ ہے اس کے معنی ہیں: ''پہلے لوگوں کی خبر نقل کرنا''۔

تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

حضرت امام زہری سے اس حدیث کو نقل کرنے میں عقیل، زبیدی اور اسحاق کلبی نے یونس کی متابعت کی ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ عُمَرَ.

ابن عیینہ اور معمر نے امام زہری سے اس حدیث کو بایں سند بیان کیا ہے کہ حضرت سالم، ابن عمر سے، انھوں نے نبی ﷺ سے کہ آپ نے حضرت عمر کو غیر اللہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا۔

٦٦٤٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ

[6648] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے باپ دادا

قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ». [راجع: ٢٦٧٩]

کی قسم نہ اٹھاؤ۔"

٦٦٤٩ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ: كَانَ بَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وُدٌّ وَإِخَاءٌ، فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَيْمِ اللهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي، فَدَعَاهُ إِلَى الطَّعَامِ، فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَّا آكُلَهُ، فَقَالَ: قُمْ فَلَأُحَدِّثَنَّكَ عَنْ ذَاكَ: إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي نَفَرٍ مِّنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ، فَقَالَ: «وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ»، فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ: «أَيْنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّونَ؟» فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى، فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا: مَا صَنَعْنَا؟ حَلَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا ثُمَّ حَمَلَنَا؟ تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمِينَهُ؟ وَاللهِ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا، فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ: إِنَّا أَتَيْنَاكَ لِتَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ أَنْ لَّا تَحْمِلَنَا وَمَا عِنْدَكَ مَا تَحْمِلُنَا، فَقَالَ: «إِنِّي لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ، وَلٰكِنَّ اللهَ حَمَلَكُمْ، وَاللهِ لَا أَحْلِفُ عَنْ يَّمِينٍ فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَّتَحَلَّلْتُهَا». [راجع: ٣١٣٣]

[6649] حضرت زہدم سے روایت ہے، انھوں نے کہا: قبیلۂ جرم اور اشعری حضرات کے درمیان محبت اور بھائی چارہ تھا۔ ہم ایک دفعہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھے کہ انھیں کھانا پیش کیا گیا جس میں مرغ کا گوشت تھا۔ اس وقت آپ کے پاس قبیلۂ بنو تیم اللہ سے ایک سرخ رنگ کا آدمی موجود تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ غلاموں میں سے ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس کو کھانے کی دعوت دی تو اس نے کہا: میں نے مرغی کو گندی چیز کھاتے دیکھا تو مجھے گھن آئی، پھر میں نے قسم کھالی کہ آئندہ میں اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کھڑے ہوجاؤ! میں تمھیں اس کے متعلق ایک حدیث سناتا ہوں۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس قبیلۂ اشعر کے چند لوگوں کے ہمراہ حاضر ہوا۔ ہم نے آپ سے سواری کا مطالبہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تمھیں سواری نہیں دے سکتا اور نہ ذاتی طور پر میرے پاس کوئی سواری ہی ہے جو تمھیں دے سکوں۔'' پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس مال غنیمت سے کچھ اونٹ آئے تو آپ نے ہمارے بارے میں پوچھا: ''اشعری حضرات کہاں ہیں؟'' پھر آپ نے ہمیں سفید کوہانوں والے پانچ عمدہ اونٹ عطا کرنے کا حکم دیا۔ جب ہم ان کو لے کر چلے تو ہم نے (آپس میں) کہا: یہ ہم نے کیا کیا؟ رسول اللہ ﷺ تو قسم کھا چکے تھے کہ وہ ہمیں سواری مہیا نہیں کریں گے اور نہ اس وقت آپ کے پاس سواری موجود ہی تھی، اس کے باوجود آپ نے ہمیں سواری مہیا کر دی ہے؟ ہم نے تو رسول اللہ

ﷺ کو قسم سے غافل کر دیا ہے۔ اللہ کی قسم! ہم تو اس حرکت کے بعد کبھی فلاح سے ہمکنار نہیں ہو سکیں گے، چنانچہ ہم آپ کی طرف واپس آئے اور کہا: ہم آپ کے پاس آئے تھے کہ آپ ہمیں سواریاں مہیا کریں تو آپ نے قسم اٹھائی تھی کہ آپ ہمیں سواریاں نہیں دیں گے اور درحقیقت اس وقت آپ کے پاس سواریاں موجود بھی نہ تھیں۔ آپ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا: ”میں نے تمھیں سواریاں نہیں دیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کا بندوبست کیا ہے۔ اللہ کی قسم! جب میں کوئی قسم اٹھاتا ہوں، پھر اس سے بہتر کوئی معاملہ دیکھتا ہوں تو وہی کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے اور قسم سے حلال ہو جاتا ہوں۔“ یعنی اسے توڑ کر اس کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

(٥) بَابٌ: لَا يُحْلَفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى، وَلَا بِالطَّوَاغِيتِ

باب:5- لات، عزیٰ اور دیگر بتوں کی قسم نہ اٹھائی جائے

٦٦٥٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ: بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى، فَلْيَقُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ، فَلْيَتَصَدَّقْ». [راجع: ٤٨٦٠]

[6650] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو کوئی قسم اٹھائے اور اپنی قسم میں کہے: لات اور عزیٰ کی قسم تو اسے چاہیے کہ فوراً لا الٰہ الا اللہ پڑھے۔ اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا: آ، میں تیرے ساتھ جوا کھیلتا ہوں تو اسے صدقہ کرنا چاہیے۔“

(٦) بَابُ مَنْ حَلَفَ عَلَى الشَّيْءِ وَإِنْ لَّمْ يُحَلَّفْ

باب:6- قسم کے مطالبے کے بغیر قسم کھانا

٦٦٥١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ، وَكَانَ يَلْبَسُهُ، فَجَعَلَ فَصَّهُ

[6651] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور آپ نے اسے پہننا شروع کر دیا۔ آپ اس کا نگینہ ہتھیلی کے اندرونی حصے کی

فِي بَاطِنِ كَفِّهِ، فَصَنَعَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ، ثُمَّ إِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ: «إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَأَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ». فَرَمَى بِهِ ثُمَّ قَالَ: وَاللهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا»، فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ. [راجع: ٥٨٦٥]

طرف رکھتے تھے۔ پھر لوگوں نے بھی ایسی انگوٹھیاں بنوا لیں۔ آپ ایک دن منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اپنی انگوٹھی اتار کر فرمایا: ''میں اسے پہنتا تھا اور اس کا نگینہ اندر کی طرف رکھتا تھا۔'' پھر آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: ''اللہ کی قسم! اب میں اسے آئندہ نہیں پہنوں گا۔'' اس کے بعد لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

(٧) بَابُ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى [مِلَّةِ] الْإِسْلَامِ

باب: 7- جس نے ملت اسلام کے علاوہ کسی اور ملت کی قسم اٹھائی

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ». وَلَمْ يَنْسُبْهُ إِلَى الْكُفْرِ.

نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص لات و عزیٰ کی قسم اٹھائے تو وہ فوراً کلمہ طیبہ پڑھے، یعنی لا الہ الا اللہ کہے۔'' آپ ﷺ نے اسے کفر کی طرف منسوب نہیں کیا۔

٦٦٥٢ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ. وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ رَمَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ». [راجع: ١٣٦٣]

[6652] حضرت ثابت بن ضحاک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی قسم کھائی تو وہ ایسا ہی ہے جیسا اس نے کہا۔ اور جس نے کسی چیز کو قتل کیا اسے دوزخ کی آگ میں اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا۔ اور مومن پر لعنت کرنا قتل کے مترادف ہے اور جس نے کسی مومن پر کفر کا الزام لگایا وہ بھی قتل کے برابر ہے۔''

فائدہ: اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس نے دین اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی قسم اٹھائی، مثلاً: اگر میں نے یہ کام کیا تو میں یہودی بن جاؤں یا عیسائی ہوجاؤں، اس طرح کہنے والے کا اسلام مختل ہوجاتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ یہودی ہوجائے۔

(٨) بَابٌ: لَا يَقُولُ: مَا شَاءَ اللهُ وَشِئْتَ، وَهَلْ يَقُولُ: أَنَا بِاللهِ ثُمَّ بِكَ؟

باب: 8- کوئی یہ نہ کہے: جو اللہ چاہے اور جو تو چاہے۔ اور کیا یوں کہا جا سکتا ہے کہ مجھے اللہ کا سہارا ہے پھر آپ کا؟

٦٦٥٣ - وَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَرَادَ اللهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ، فَبَعَثَ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ، فَقَالَ: تَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فَلَا بَلَاغَ لِي إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ بِكَ»، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. [راجع: ٣٤٦٤]

[6653] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کو یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے تین آدمیوں کا امتحان لینے کا ارادہ کیا تو ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا۔ وہ کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے کہا: میرے تمام اسباب و ذرائع ختم ہو چکے ہیں، میرے لیے اب اللہ کے سوا پھر تیرے علاوہ کوئی سہارا نہیں ہے۔'' پھر راوی نے پوری حدیث بیان کی۔

(٩) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَٰنِهِمْ﴾ [الأنعام: ١٠٩].

باب: 9- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور انھوں نے اپنی پختہ قسمیں کھاتے ہوئے اللہ کی قسم اٹھائی'' کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَوَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ! لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ فِي الرُّؤْيَا، قَالَ: «لَا تُقْسِمْ».

حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: حضرت ابوبکر ؓ نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! آپ مجھے ضرور بتائیں جو میں نے خواب کی تعبیر میں خطا کی ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''قسم نہ دو۔''

٦٦٥٤ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ. [راجع: ١٢٣٩]

[6654] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ہمیں قسم اٹھانے والے کی قسم کو پورا کرنے کا حکم دیا۔

٦٦٥٥ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أُسَامَةَ: أَنَّ ابْنَةً لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ - وَمَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أُسَامَةُ

[6655] حضرت اسامہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک صاحبزادی نے آپ کو پیغام بھیجا۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت اسامہ بن زید، حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت ابی بن کعب ؓ بھی تھے۔ (پیغام یہ تھا) کہ میرا

[ابْنُ زَيْدٍ] وَّسَعْدٌ وَّأَبِي أَوْ أُبَيٌّ -: أَنَّ ابْنِي قَدِ احْتُضِرَ فَاشْهَدْنَا، فَأَرْسَلَ يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُولُ: «إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطٰى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَتَحْتَسِبْ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ فَلَمَّا قَعَدَ رُفِعَ إِلَيْهِ فَأَقْعَدَهُ فِي حَجْرِهِ وَنَفْسُ الصَّبِيِّ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ سَعْدٌ: مَا هٰذَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «هٰذِهِ رَحْمَةٌ يَضَعُهَا اللهُ فِي قُلُوبِ مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ». [راجع: ١٢٨٤]

بیٹا قریب الوفات ہے، آپ تشریف لائیں۔ آپ نے جواب میں پیغام بھیجا کہ میرا سلام کہو اور اسے کہو: ''بے شک سب اللہ کا مال ہے جو اس نے لے لیا اور جو عنایت فرمایا۔ اس کے ہاں ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے، لہٰذا اسے چاہیے کہ صبر کرے اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھے۔'' صاحبزادی نے دوبارہ پیغام بھیجا اور آپ کو قسم دی کہ ضرور تشریف لائیں، چنانچہ آپ اسی وقت اٹھے، ہم لوگ بھی آپ کے ساتھ تیار ہوئے۔ جب آپ وہاں جا کر بیٹھے تو بچہ اٹھا کر آپ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے اسے اپنی آغوش میں بٹھایا جبکہ وہ دم توڑ رہا تھا۔ یہ منظر دیکھ کر آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے تو حضرت سعد بن عبادہ ؓ نے پوچھا: اللہ کے رسول! یہ رونا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ رونا رحمت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جن کے دلوں میں چاہتا ہے اسے رکھ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے ان پر رحم کرتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔''

٦٦٥٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ تَمَسُّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ». [راجع: ١٢٥١]

[6656] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی مگر صرف قسم کو پورا کرنے کے لیے ایسا ہوگا۔''

٦٦٥٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُّتَضَعَّفٍ لَّوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ، وَأَهْلِ النَّارِ: كُلُّ جَوَّاظٍ عُتُلٍّ مُّسْتَكْبِرٍ». [راجع:

[6657] حضرت حارثہ بن وہب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میں تمھیں بتاؤں کہ جنتی کون ہے؟ ہر وہ ناتواں جسے لوگ کمزور اور حقیر خیال کرتے ہوں، اگر وہ کسی بات پر اللہ کی قسم اٹھائے تو اللہ اسے پورا کر دیتا ہے۔ اور اہل جہنم ہر وہ موٹی گردن والا، بدخلق اور تکبر کرنے والا ہے۔''

[٤٩١٨

(١٠) بَابٌ: إِذَا قَالَ: أَشْهَدُ بِاللهِ، أَوْ شَهِدْتُ بِاللهِ

باب: 10- جب کوئی کہے: میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں یا میں نے اللہ کو گواہ بنایا

٦٦٥٨ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ». [راجع: ٢٦٥٢]

[6658] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون لوگ اچھے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میرے زمانے کے لوگ بہتر ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر وہ جو ان کے قریب ہوں گے۔ پھر ایسے لوگ پیدا ہوں کہ ان کی گواہی قسم سے پہلے زبان پر آجایا کرے گی اور ان کی قسم ان کی شہادت سے سبقت کرے گی۔''

قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَكَانَ أَصْحَابُنَا يَنْهَوْنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ أَنْ نَحْلِفَ بِالشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ. [راجع: ٢٦٥٢]

ابراہیم نخعی نے کہا: جب ہم کمسن تھے تو ہمارے اساتذہ ہمیں قسم اٹھانے سے منع کرتے تھے کہ ہم گواہی یا عہد میں قسم کھائیں۔

فائدہ: صرف ''میں گواہی دیتا ہوں'' کے الفاظ قسم کے لیے کافی نہیں بلکہ یوں کہا جائے کہ میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں اور قسم کا ارادہ کیا تو ایسا کہنا قسم ہے۔

(١١) بَابُ عَهْدِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: 11- اللہ عزوجل کے عہد کا اظہار کرنا

٦٦٥٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ - أَوْ قَالَ: أَخِيهِ - لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ»، فَأَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَهُ ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ﴾ [آل عمران: ٧٧]. [راجع: ٢٣٥٦]

[6659] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے جھوٹی قسم اس لیے کھائی کہ کسی مسلمان یا اپنے بھائی کا مال ہضم کرے تو اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔'' اللہ تعالیٰ نے اس بات کی تصدیق نازل فرمائی: ''بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ کے عہد (اور اپنی قسموں) کو قلیل رقم میں بیچ ڈالتے ہیں۔''

٦٦٦٠ - قَالَ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِ: فَمَرَّ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ: مَا يُحَدِّثُكُم عَبْدُ اللهِ؟ قَالُوا لَهُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ: نَزَلَتْ فِيَّ وَفِي صَاحِبٍ لِّي فِي بِئْرٍ كَانَتْ بَيْنَنَا. [راجع: ٢٣٥٧]

[6660] سلیمان نے بیان کیا کہ پھر حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے تو انھوں نے پوچھا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تم سے کیا بیان کر رہے تھے؟ لوگوں نے انھیں بتایا تو حضرت اشعث رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ آیت کریمہ میرے اور میرے ایک ساتھی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میرا ان سے ایک کنویں کے متعلق جھگڑا تھا۔

فائدہ: اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ مجھ پر اللہ کا عہد ہے کہ میں فلاں کام ضرور کروں گا اور اس نے قسم کی نیت کی ہے تو کام نہ کرنے کی صورت میں اسے کفارہ دینا ہوگا۔

(١٢) بَابُ الْحَلِفِ بِعِزَّةِ اللهِ وَصِفَاتِهِ وَكَلَامِهِ

باب: 12- اللہ تعالیٰ کی عزت، اس کی صفات اور اس کے کلمات کی قسم کھانا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ».

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں تیری عزت کی پناہ لیتا ہوں۔“

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «يَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ”جنت اور دوزخ کے درمیان ایک آدمی باقی رہ جائے گا تو وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میرا چہرہ دوزخ سے دوسری طرف پھیر دے۔ تیری عزت کی قسم! اس کے علاوہ میں تجھ سے اور کچھ نہیں مانگوں گا۔“

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَالَ اللهُ: لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ».

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیرے لیے یہ ہے اور اس سے دس گنا اور زیادہ۔“

وَقَالَ أَيُّوبُ: «وَعِزَّتِكَ لَا غِنَى لِي عَنْ بَرَكَتِكَ».

حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا: ”تیری عزت کی قسم! مجھے تیری برکت سے استغنا نہیں ہے۔“

٦٦٦١ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ: هَلْ مِنْ مَزِيدٍ؟ حَتَّى يَضَعَ

[6661] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”دوزخ، ہمیشہ یہ کہتی رہے گی: کیا کچھ مزید ہے؟ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم

رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَتَقُولُ: قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ، وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ». رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ. [راجع: ٤٨٤٨]

اس میں رکھ دے گا تو وہ کہہ اٹھے گی: بس بس، مجھے تیری عزت کی قسم! اس کا ایک حصہ سکڑ کر دوسرے سے مل جائے گا۔'' اس روایت کو شعبہ نے قتادہ سے روایت کیا ہے۔

(١٣) بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: لَعَمْرُ اللهِ

باب: 13- آدمی کا لعمر اللہ کہنا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَعَمْرُكَ﴾ [الحجر: ٧٢]: لَعَيْشُكَ.

حضرت ابن عباس ؓ نے لَعَمْرُكَ کے متعلق کہا ہے کہ اس سے مراد ''تیری زندگی کی قسم'' ہے۔

٦٦٦٢ - حَدَّثَنَا الْأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللهُ، وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيثِ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: لَعَمْرُ اللهِ لَنَقْتُلَنَّهُ. [راجع: ٢٥٩٣]

[6662] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ جب بہتان تراشوں نے ان پر طوفان باندھا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی پاک دامنی واضح کر دی تو نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن ابی (رئیس المنافقین) سے انتقام کے متعلق فرمایا تو حضرت اسید بن حضیر ؓ کھڑے ہوئے اور حضرت سعد بن عبادہ ؓ سے کہا: حیات الٰہی (اللہ کی بقا) کی قسم! ہم اس کو ضرور قتل کریں گے۔

(١٤) بَابٌ: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِىٓ أَيْمَٰنِكُمْ﴾ اَلْآيَةَ [البقرة: ٢٢٥].

باب: 14- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ تعالیٰ تمھاری لغو قسموں پر تمھاری گرفت نہیں کرے گا'' کا بیان

٦٦٦٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ﴾ قَالَ: قَالَتْ: أُنْزِلَتْ فِي قَوْلِهِ: لَا وَاللهِ، وَبَلَى وَاللهِ.

[6663] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: یہ آیت آدمی کے کلام: لَا وَاللهِ اور بَلٰى وَاللهِ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

[راجع: ٤٦١٣]

(١٥) بَابٌ: إِذَا حَنِثَ نَاسِيًا فِي الْأَيْمَانِ

باب:15- جب کوئی بھول کر قسم توڑ دے تو

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَآ أَخْطَأْتُم بِهِۦ﴾ [الأحزاب: ٥]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو تم بھول کر کرو۔''

وَقَالَ: ﴿لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ﴾ [الكهف: ٧٣].

نیز فرمایا: ''بھول چوک پر میرا مؤاخذہ نہ کرو۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے بھول کر قسم توڑنے والے کے متعلق کوئی حکم بیان نہیں کیا لیکن پیش کردہ آیات و احادیث سے ان کا رجحان یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھول اور غلطی کے عذر کی وجہ سے اس قسم کے متعلق نرم گوشہ رکھتے ہیں کہ اس میں کوئی کفارہ نہیں۔

٦٦٦٤ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ: «إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا وَسْوَسَتْ - أَوْ حَدَّثَتْ - بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَكَلَّمْ». [راجع: ٢٥٢٨]

[6664] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اسے مرفوع بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میری امت سے وسوسے اور ان کے دل کی باتوں سے درگزر فرمایا ہے، جب تک وہ ان پر عمل پیرا نہ ہوں یا انھیں زبان پر نہ لے آئیں۔''

٦٦٦٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ - أَوْ مُحَمَّدٌ: عَنْهُ - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: كُنْتُ أَحْسِبُ يَا رَسُولَ اللهِ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! كُنْتُ أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «افْعَلْ وَلَا حَرَجَ» لَهُنَّ كُلِّهِنَّ يَوْمَئِذٍ، فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ: «افْعَلِ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ». [راجع: ٨٣]

[6665] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ قربانی کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، ایک صحابی کھڑے ہوئے اور کہا: اللہ کے رسول! میں فلاں فلاں ارکان کو فلاں فلاں ارکان سے پہلے خیال کرتا تھا۔ پھر ایک دوسرا کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں فلاں فلاں ارکان کے متعلق یونہی خیال کرتا تھا، اس کا اشارہ (حلق، رمی اور نحر) تینوں کی طرف تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یونہی کر لو (ان میں سے کسی کام کے پہلے یا بعد کرنے میں) کوئی حرج نہیں۔'' چنانچہ اس دن آپ ﷺ سے جس کام کے متعلق بھی دریافت کیا گیا تو آپ نے یہی فرمایا: ''یونہی کر لو، کوئی حرج نہیں۔''

٦٦٦٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ ﷺ: زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: «لَا حَرَجَ»، قَالَ آخَرُ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ، قَالَ: «لَا حَرَجَ». قَالَ آخَرُ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: «لَا حَرَجَ». [راجع: ٨٤]

[6666] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے کہا: میں نے رمی سے پہلے طواف زیارت کرلیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں۔'' ایک دوسرے نے کہا: میں نے قربانی ذبح کرنے سے پہلے اپنا سر منڈوادیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں۔'' تیسرے نے کہا: میں نے رمی کرنے سے پہلے اپنی قربانی کو ذبح کرڈالا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں۔''

٦٦٦٧ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّي وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَجَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: «ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ». فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَالَ: «وَعَلَيْكَ، ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ». قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: فَأَعْلِمْنِي، قَالَ: «إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ وَاقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ وَتَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا، ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا». [راجع: ٧٥٧]

[6667] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے داخل ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ مسجد کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے۔ نماز سے فراغت کے بعد وہ شخص آیا اور آپ کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا: ''لوٹ جا، دوبارہ نماز پڑھ، تو نے نماز نہیں پڑھی۔'' وہ واپس گیا، نماز پڑھ کر دوبارہ آیا اور آپ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا: ''واپس جا اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔'' آخر تیسری مرتبہ اس نے کہا: آپ مجھے نماز کا طریقہ سکھا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو پہلے اچھی طرح سے وضو کرو، پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر تحریمہ کہو اور قرآن کا جو حصہ آسانی سے پڑھ سکتے ہو اسے تلاوت کرو، اس کے بعد اطمینان کے ساتھ رکوع کرو، پھر اپنا سر اٹھاؤ، جب سیدھے کھڑے ہو جاؤ تو پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو، پھر اپنا سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے اطمینان سے بیٹھ جاؤ، پھر اطمینان سے سجدہ کرو، پھر اپنا سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ تم یہ عمل اپنی پوری نماز میں کرو۔''

٦٦٦٨ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

[6668] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: غزوۂ احد میں مشرکین شکست سے دوچار ہوئے اور

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ هَزِيمَةً تُعْرَفُ فِيهِمْ، فَصَرَخَ إِبْلِيسُ: أَيْ عِبَادَ اللهِ! أُخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ، فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ، فَقَالَ: أَبِي أَبِي، قَالَتْ: فَوَاللهِ! مَا انْحَجَزُوا حَتّٰى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: غَفَرَ اللهُ لَكُمْ. قَالَ عُرْوَةُ: فَوَاللهِ! مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةٌ حَتّٰى لَقِيَ اللهَ. [راجع: ٣٢٩٠]

اپنی شکست ان میں مشہور ہوگئی تو شیطان لعین زور سے چلایا: اللہ کے بندو! اپنے پیچھے سے دشمن کا خیال کرو، چنانچہ آگے والے لوگ پیچھے کی طرف پلٹ پڑے، پھر یہ (آگے والے) اور پیچھے والے باہم مصروف پیکار ہوگئے۔ حضرت حذیفہ بن یمان ؓ نے دیکھا کہ اچانک ان کے والد اس جماعت میں ہیں۔ حضرت حذیفہ ؓ پکارنے لگے: یہ میرا باپ ہے۔ یہ میرا باپ ہے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! لوگ پھر بھی نہ رکے حتی کہ انھیں قتل کر دیا۔ حضرت حذیفہ ؓ نے کہا: اللہ تعالیٰ تمھاری مغفرت کرے۔ حضرت عروہ نے کہا: اللہ کی قسم! حضرت حذیفہ ؓ کو اپنے والد گرامی کی اس طرح شہادت کا آخر وقت تک افسوس رہا یہاں تک کہ وہ اپنے اللہ سے جا ملے۔

٦٦٦٩ - حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنِي عَوْفٌ عَنْ خِلَاسٍ وَّمُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا وَّهُوَ صَائِمٌ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللهُ وَسَقَاهُ». [راجع: ١٩٣٣]

[6669] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے روزے کی حالت میں بھول چوک کر کھا لیا تو اسے چاہیے کہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا اور پلایا ہے۔“

٦٦٧٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَّجْلِسَ، فَمَضٰى فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ انْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ فَكَبَّرَ وَسَجَدَ قَبْلَ أَنْ يُّسَلِّمَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَلَّمَ. [راجع: ٨٢٩]

[6670] حضرت عبداللہ ابن بحینہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک مرتبہ نماز پڑھائی اور پہلی دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے سے پہلے ہی کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھاتے رہے۔ پھر جب آپ نے اپنی نماز پوری کر لی تو لوگوں نے آپ کے سلام کا انتظار کیا لیکن آپ ﷺ نے اللہ اکبر کہا اور سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ کیا، پھر سر مبارک اٹھایا اور اللہ اکبر کہا، اور سجدہ کیا، پھر سجدے سے اپنا سر اٹھایا اور سلام پھیر دیا۔

٦٦٧١ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: سَمِعَ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ صَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَزَادَ أَوْ نَقَصَ مِنْهَا - قَالَ مَنْصُورٌ: لَا أَدْرِي إِبْرَاهِيمُ وَهِمَ أَمْ عَلْقَمَةُ - قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ؟ قَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالُوا: صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: «هَاتَانِ السَّجْدَتَانِ لِمَنْ لَّا يَدْرِي، زَادَ فِي صَلَاتِهِ أَمْ نَقَصَ فَيَتَحَرَّى الصَّوَابَ فَيُتِمُّ مَا بَقِيَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ». [راجع: ٤٠١]

[6671] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انھیں ظہر کی نماز پڑھائی تو نماز میں کچھ اضافہ یا کمی کر دی...... (راوی حدیث) منصور نے کہا: معلوم نہیں ہو سکا کہ ابراہیم سے وہم ہوا ہے یا علقمہ بھول گئے ہیں...... انھوں نے کہا: پوچھا گیا: اللہ کے رسول! نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''اصل بات کیا ہے؟'' لوگوں نے کہا: آپ نے اس طرح نماز پڑھائی ہے۔ ابن مسعود ؓ نے کہا: آپ ﷺ نے لوگوں کے ساتھ دو سجدے کیے، پھر فرمایا: ''یہ دو سجدے اس شخص کے لیے ہیں جسے معلوم نہ ہو کہ اس نے نماز میں کمی کی ہے یا زیادتی۔ اسے چاہیے کہ صحیح بات تک پہنچنے کے لیے اپنے ذہن پر زور ڈالے، پھر باقی ماندہ نماز کو پورا کرے، پھر سہو کے دو سجدے کرے۔''

٦٦٧٢ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ﴿قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا﴾ [الكهف: ٧٣] قَالَ: «كَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا». [راجع: ٧٤]

[6672] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھ سے حضرت ابی بن کعب ؓ نے بیان کیا، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو درج ذیل آیت کی تفسیر کرتے ہوئے سنا: ''اس چیز کے متعلق مجھ سے مؤاخذہ نہ کرنا جو مجھ سے بھول کی بنا پر سرزد ہو، نیز میرے کام میں مجھ پر تنگی نہ کرنا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت موسیٰ ؑ سے پہلی مخالفت بھولنے کے باعث تھی۔''

٦٦٧٣ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: كَتَبَ إِلَيَّ مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَكَانَ عِنْدَهُمْ ضَيْفٌ لَهُمْ فَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يَذْبَحُوا قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ لِيَأْكُلَ ضَيْفُهُمْ، فَذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الذَّبْحَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! عِنْدِي عَنَاقٌ

[6673] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے کہ ان کے ہاں کچھ مہمان ٹھہرے ہوئے تھے۔ انھوں نے اپنے اہل خانہ سے کہا کہ ان کے واپس آنے سے پہلے جانور ذبح کر لیں تاکہ مہمان اسے تناول کریں، چنانچہ انھوں نے (عیدالاضحیٰ کی) نماز سے قبل اپنا جانور ذبح کر لیا۔ پھر نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے حکم دیا کہ نماز کے بعد دوبارہ ذبح کریں۔ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے

جَذَعٌ، عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ.

پاس دودھ پینے والا ایک بکری کا بچہ ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ (رسول اللہ ﷺ نے وہی ذبح کرنے کی اجازت دے دی۔)

وَكَانَ ابْنُ عَوْنٍ يَقِفُ فِي هٰذَا الْمَكَانِ عَنْ حَدِيثِ الشَّعْبِيِّ وَيُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ، وَيَقِفُ فِي هٰذَا الْمَكَانِ وَيَقُولُ: لَا أَدْرِي أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ غَيْرَهُ أَمْ لَا؟

راویٔ حدیث کہتے ہیں: مجھے معلوم نہیں ہوسکا کہ مذکورہ رخصت دوسرے لوگوں کے لیے بھی ہے یا صرف ان (حضرت براء بن عازب ؓ) کے لیے تھی۔

رَوَاهُ أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٩٥٤]

اس روایت کو ایوب نے ابن سیرین سے، انھوں نے حضرت انس سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ذکر کیا ہے۔

٦٦٧٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى يَوْمَ عِيدٍ، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ ذَبَحَ فَلْيُبَدِّلْ مَكَانَهَا، وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ ذَبَحَ، فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللهِ». [راجع: ٩٨٥]

[6674] حضرت جندب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اس وقت موجود تھا جب نبی ﷺ نے نماز عید پڑھائی، پھر آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا: ''جس نے نماز سے پہلے ذبح کرلیا ہو اسے چاہیے کہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے ابھی ذبح نہ کیا ہو اسے چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر اسے ذبح کردے۔''

فائدہ: حضرت براء بن عازب ؓ اور ان کے ماموں حضرت ابو بردہ بن نیار ؓ ایک ہی مکان میں رہتے تھے، اس بنا پر مذکورہ واقعے کی نسبت کبھی تو حضرت براء ؓ نے اپنی طرف کی ہے اور کبھی وہ اس واقعے کو اپنے ماموں کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔

(١٦) بَابُ الْيَمِينِ الْغَمُوسِ

باب: 16- جھوٹی قسم کا بیان

﴿وَلَا تَتَّخِذُوٓا۟ أَيْمَٰنَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوتِهَا﴾ الْآيَةَ [النحل: ٩٤]، ﴿دَخَلًا﴾: مَكْرًا وَّخِيَانَةً.

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''تم اپنی قسموں کو باہمی معاملات میں دھوکا دینے کا ذریعہ نہ بناؤ، ورنہ قدم جم جانے کے بعد (اسلام سے) پھسل جائیں گے۔'' دَخَلًا کے معنی ہیں: دغا اور فریب کا ذریعہ۔

٦٦٧٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا فِرَاسٌ: قَالَ

[6675] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بڑے گناہ

الشَّعْبِيُّ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْكَبَائِرُ: اَلْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ». [انظر: ٦٨٧٠، ٦٩٢٠]

یہ ہیں: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا، والدین کی نافرمانی کرنا، ناحق قتل کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا۔‘‘

(١٧) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَأَيْمَٰنِهِمْ﴾ اَلْآيَةَ [آل عمران: ٧٧]

باب: 17- ارشاد باری تعالیٰ: ’’بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو (تھوڑی سی قیمت کے عوض) بیچ ڈالتے ہیں.....‘‘ کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَجْعَلُوا۟ ٱللَّهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَٰنِكُمْ﴾ [البقرة: ٢٢٤]

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’اور تم اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بناؤ.....‘‘

وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿وَلَا تَشْتَرُوا۟ بِعَهْدِ ٱللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ [اَلْآيَةَ] [النحل: ٩٥]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’اللہ سے کیے ہوئے عہد کو تھوڑی سی قیمت کے عوض مت فروخت کرو.....‘‘

[وَقَوْلِهِ تَعَالٰى] ﴿وَلَا تَنقُضُوا۟ ٱلْأَيْمَٰنَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ ٱللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا﴾ [النحل: ٩١]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’اور اپنی قسموں کو پکا کرنے کے بعد مت توڑو جبکہ تم اپنے قول و اقرار پر اللہ کو ضامن بنا چکے ہو۔‘‘

٦٦٧٦ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ»، فَأَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَأَيْمَٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ. [راجع: ٢٣٥٦]

[6676] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جس نے جھوٹی قسم بایں طور کھائی کہ اس کے ذریعے سے کسی مسلمان کا مال ناجائز طریقے سے حاصل کرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر سخت غضبناک ہو گا۔‘‘ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق بایں الفاظ نازل فرمائی: ’’بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو معمولی قیمت کے عوض بیچ دیتے ہیں.....‘‘

٦٦٧٧ - **فَدَخَلَ** الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ: مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ فَقَالُوا: كَذَا وَكَذَا،

[6677] (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب یہ حدیث بیان کر رہے تھے) تو حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ آئے اور انھوں

قَالَ: فِيَّ أُنْزِلَتْ، كَانَ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِّي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «بَيِّنَتُكَ أَوْ يَمِينُهُ»، فَقُلْتُ: إِذًا يَحْلِفُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ وَّهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ يَّقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِىءٍ مُّسْلِمٍ لَّقِيَ اللهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ». [راجع: ٢٣٥٧]

نے پوچھا کہ ابوعبدالرحمٰن نے تم لوگوں سے کیا حدیث بیان کی ہے؟ لوگوں نے کہا: انھوں نے ایسا ایسا بیان کیا ہے۔ انھوں نے کہا: یہ آیت تو میرے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میرے ایک چچا زاد بھائی کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا، اس کے متعلق مقدمہ لے کر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''تم اپنے گواہ لاؤ بصورت دیگر مدعا علیہ سے قسم لی جائے گی۔'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! وہ تو جھوٹی قسم کھا لے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے بدنیتی کے ساتھ جھوٹی قسم اس لیے اٹھائی کہ اس کے ذریعے سے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر جائے تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) اس پر انتہائی غضبناک ہوگا۔''

(١٨) بَابُ الْيَمِينِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَفِي الْمَعْصِيَةِ، وَالْغَضَبِ

باب: 18- ایسی چیز کے متعلق قسم کھانا جس کا وہ مالک نہیں، نیز گناہ اور غصے میں قسم اٹھانا

٦٦٧٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَسْأَلُهُ الْحُمْلَانَ فَقَالَ: «وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ»، وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ: «انْطَلِقْ إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْ: إِنَّ اللهَ أَوْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَحْمِلُكُمْ». [راجع: ٣١٣٣]

[6678] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے میرے ساتھیوں نے نبی ﷺ کے پاس بھیجا تاکہ میں آپ سے سواریوں کا مطالبہ کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تمھیں کسی چیز پر سوار نہیں کروں گا۔'' اس وقت میں نے آپ ﷺ کو اس حالت میں پایا کہ آپ غصے میں تھے۔ پھر جب میں دوبارہ آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ''تم اپنے ساتھیوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو: اللہ تعالیٰ نے یا اللہ کے رسول ﷺ نے تمھیں سواریاں مہیا کی ہیں۔''

٦٦٧٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ:

[6679] امام زہری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَّعُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا، فَبَرَّأَهَا اللهُ مِمَّا قَالُوا، كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيثِ، فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ جَآءُو بِٱلْإِفْكِ﴾ [النور:١١-٢٠] اَلْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا فِي بَرَاءَتِي، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ لِّقَرَابَتِهِ مِنْهُ: وَاللهِ لَا أُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ. فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿وَلَا يَأْتَلِ أُو۟لُوا۟ ٱلْفَضْلِ مِنكُمْ وَٱلسَّعَةِ أَن يُؤْتُوٓا۟ أُو۟لِى ٱلْقُرْبَىٰ﴾ اَلْآيَةَ [النور:٢٢]. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: بَلٰى وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَّغْفِرَ اللهُ لِي، فَرَجَعَ إِلٰى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: وَاللهِ! لَا أَنْزِعُهَا عَنْهُ أَبَدًا. [راجع: ٢٥٩٣]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق ایک حدیث سنی جب ان پر بہتان تراشوں نے طوفان باندھا اور اللہ تعالیٰ نے انھیں اس بہتان سے پاک قرار دیا اور ان کی باتوں سے بری کیا۔ ان میں سے ہر ایک نے مجھے حدیث کا کچھ حصہ بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ﴾ سے دس آیات تک میری براءت نازل فرمائی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں مسطح پر خرچ نہیں کروں گا، جبکہ وہ مسطح پر قرابت داری کی وجہ سے خرچ کیا کرتے تھے۔ یہ اس لیے کیا کہ انھوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگانے میں حصہ لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ”تم میں سے اہل فضل و وسعت قسمیں نہ کھائیں کہ وہ اپنے اقارب پر خرچ نہیں کریں گے۔“ نزول آیات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! کیوں نہیں، ہم یہ پسند کرتے ہیں کہ اللہ ہمیں بخش دے۔ پھر انھوں نے مسطح پر خرچ کرنا شروع کر دیا اور کہا: اللہ کی قسم! میں مسطح کا خرچہ کبھی بند نہیں کروں گا۔

٦٦٨٠ - **حَدَّثَنَا** أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي نَفَرٍ مِّنَ الْأَشْعَرِيِّينَ، فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ، فَحَلَفَ أَنْ لَّا يَحْمِلَنَا، ثُمَّ قَالَ: «وَاللهِ! إِنْ شَاءَ اللهُ لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَّتَحَلَّلْتُهَا». [راجع: ٣١٣٣]

[6680] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں قبیلۂ اشعر کے چند لوگوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب میں آپ کے پاس آیا تو آپ بحالت غصہ تھے۔ ہم نے آپ سے سواریاں طلب کیں تو آپ نے قسم کھائی کہ آپ ہمیں سواریاں نہیں دیں گے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! اللہ نے چاہا تو میں کبھی ایسی قسم نہیں کھاتا کہ اس کے سوا دوسری چیز کو بہتر خیال کروں تو وہی کرتا ہوں جس میں بھلائی اور خیر خواہی ہے اور اپنی قسم توڑ کر اس کا کفارہ دے دیتا ہوں۔“

(١٩) بَابٌ: إِذَا قَالَ: وَاللهِ لَا أَتَكَلَّمُ الْيَوْمَ، فَصَلَّى أَوْ قَرَأَ أَوْ سَبَّحَ أَوْ كَبَّرَ أَوْ حَمِدَ أَوْ هَلَّلَ فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ

باب: 19- جب کسی نے کہا: اللہ کی قسم! میں آج کلام نہیں کروں گا، پھر اس نے نماز پڑھی یا قرآن کی تلاوت کی یا سبحان اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ کہا تو وہ اپنی نیت پر ہے

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ».

نبی ﷺ نے فرمایا: ''افضل کلام چار ہیں: سبحان اللّٰہ، الحمدللّٰہ، لا إله إلا اللّٰہ اور اللّٰہ أکبر۔''

وَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: كَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى هِرَقْلَ: ﴿تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ [آل عمران: ٦٤]

حضرت ابوسفیان ؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ہرقل کو لکھا تھا: ''تم ایسی بات کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمھارے درمیان مشترک ہے۔''

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿كَلِمَةَ ٱلتَّقْوَىٰ﴾ [الفتح: ٢٦]: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ.

امام مجاہد نے کہا: كَلِمَةَ التَّقْوىٰ سے مراد لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہ ہے۔

٦٦٨١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «قُلْ: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ». [راجع: ١٣٦٠]

[6681] حضرت سعید بن مسیّب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا: جب ابوطالب کی موت کا وقت قریب آیا تو رسول اللہ ﷺ اس کے پاس گئے اور اس سے کہا: ''آپ لا الہ الا اللہ کہہ دیں، میں اس کلمے کے سبب اللہ کے پاس تمھارے لیے حجت پیش کروں گا۔''

٦٦٨٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ».

[6682] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو کلمے زبان پر ہلکے، ترازو میں وزنی اور اللہ کو بہت پیارے ہیں: وہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ ہیں۔''

[راجع: ٦٤٠٦]

٦٦٨٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرٰى، قَالَ: «مَنْ مَّاتَ يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا أُدْخِلَ النَّارَ». وَقُلْتُ أُخْرٰى: مَنْ مَّاتَ لَا يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا أُدْخِلَ الْجَنَّةَ. [راجع: ١٢٣٨]

[6683] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک کلمہ کہا اور میں نے (اس پر قیاس کرتے ہوئے) دوسرا کلمہ کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس حالت میں مرا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو تو وہ جہنم میں جائے گا۔'' میں نے دوسرا کلمہ کہا: جو شخص اس حالت میں فوت ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔

(٢٠) بَابُ مَنْ حَلَفَ أَنْ لَّا يَدْخُلَ عَلٰى أَهْلِهِ شَهْرًا، وَّكَانَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ

باب: 20- جس نے قسم کھائی کہ وہ مہینہ بھر اپنی بیوی کے پاس نہیں جائے گا اور مہینہ انتیس دن کا ہو

٦٦٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: آلٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ نِّسَائِهِ وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! آلَيْتَ شَهْرًا، فَقَالَ: «إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ». [راجع: ٣٧٨]

[6684] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے ایلاء فرمایا اور آپ کے پاؤں کو موچ آ گئی تھی۔ آپ اپنے بالا خانے میں انتیس دن تک قیام پذیر رہے، پھر وہاں سے نیچے اترے تو صحابۂ کرام نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے تو ایک ماہ تک کے لیے ایلاء فرمایا تھا، یعنی آپ نے قسم کھائی تھی کہ ایک ماہ تک نہیں اتریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔''

(٢١) بَابٌ: إِذَا حَلَفَ أَنْ لَّا يَشْرَبَ نَبِيذًا فَشَرِبَ طِلَاءً أَوْ سَكَرًا أَوْ عَصِيرًا لَّمْ يَحْنَثْ فِي قَوْلِ بَعْضِ النَّاسِ، وَلَيْسَتْ هٰذِهِ بِأَنْبِذَةٍ عِنْدَهُ

باب: 21- اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ نبیذ نہیں پیے گا اس کے بعد اس نے طلاء، سکر یا عصیر پی لیا تو بعض لوگوں کے نزدیک وہ حانث نہیں ہوگا کیونکہ ان کے نزدیک یہ چیزیں نبیذ نہیں ہیں

٦٦٨٥ - حَدَّثَنِي عَلِيٌّ: سَمِعَ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ أَبِي حَازِمٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ:

[6685] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے ایک صحابی حضرت ابو اسید ؓ نے نکاح کیا اور

أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ أَعْرَسَ فَدَعَا النَّبِيَّ ﷺ لِعُرْسِهِ، فَكَانَتِ الْعَرُوسُ خَادِمَهُمْ. فَقَالَ سَهْلٌ لِّلْقَوْمِ: هَلْ تَدْرُونَ مَا سَقَتْهُ؟ قَالَ: أَنْقَعَتْ لَهُ تَمْرًا فِي تَوْرٍ مِّنَ اللَّيْلِ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَيْهِ فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ. [راجع: ٥١٧٦]

اپنی شادی کے موقع پر انھوں نے نبی ﷺ کو دعوت دی۔ دلہن ہی میزبانی کا کام کر رہی تھی۔ پھر حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا: کیا تمھیں معلوم ہے کہ اس دلہن نے کیا پلایا تھا؟ اس نے رات ہی کو پتھر کے ایک برتن میں کھجوریں بھگو رکھی تھیں حتی کہ جب صبح ہوئی تو اس نے ان کا پانی ہی آپ ﷺ کو پلایا تھا۔

٦٦٨٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيهِ حَتَّى صَارَ شَنًّا.

[6686] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا: ہماری ایک بکری مر گئی تو اس کے چمڑے کو ہم نے دباغت دی، پھر ہم اس کی مشک میں نبیذ بناتے رہے حتی کہ وہ پرانی ہو گئی۔

(٢٢) بَابٌ: إِذَا حَلَفَ أَنْ لَّا يَأْتَدِمَ فَأَكَلَ تَمْرًا بِخُبْزٍ وَّمَا يَكُونُ مِنْهُ الْأُدْمُ

باب: 22- اگر کسی نے قسم کھائی کہ سالن نہیں کھائے گا، پھر اس نے روٹی کے ساتھ کھجور کھائی، اور سالن کیا ہوتا ہے

٦٦٨٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَّأْدُومٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ. [راجع: ٥٤٢٣]

[6687] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: محمد ﷺ کے اہل خانہ کبھی مسلسل تین دن تک سالن کے ساتھ گیہوں کی روٹی نہیں کھا سکے حتی کہ آپ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ، بِهٰذَا.

ابن کثیر بیان کرتے ہیں: ہمیں سفیان نے بتایا، ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث ذکر کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہی حدیث بیان کی۔

٦٦٨٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ

[6688] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم

مَالِكٍ قَالَ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِّنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَّهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَهَبْتُ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَأَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمَنْ مَّعَهُ: «قُومُوا»، فَانْطَلَقُوا، وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ [وَالنَّاسُ]، وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ، فَقَالَتِ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! مَّا عِنْدَكِ»، فَأَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ، قَالَ: فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَّهَا فَأَدَمَتْهُ، ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَّقُولَ. ثُمَّ قَالَ: «ائْذَنْ لِّعَشَرَةٍ»، فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: «ائْذَنْ لِّعَشَرَةٍ»، فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا. [راجع: ٤٢٢]

ؓ سے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کی آواز کمزور سنائی دی ہے۔ مجھے اس میں بھوک کے اثرات معلوم ہوتے ہیں۔ کیا تمھارے پاس کھانے کی کوئی چیز موجود ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، چنانچہ انھوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں، پھر اپنا دوپٹہ لیا اور اس کے ایک طرف انھیں لپیٹ دیا، پھر وہ دے کر انھوں نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ میں وہ روٹیاں لے کر گیا تو رسول اللہ ﷺ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ میں نے دیکھا کہ اس وقت آپ کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے۔ میں آپ کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تمھیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں سے کہا جو آپ کے ساتھ تھے: ''اٹھو۔'' چنانچہ وہ چلے اور میں ان کے آگے آگے چلا حتی کہ ابوطلحہ ؓ کے پاس آیا اور انھیں بتایا (کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں۔) ابوطلحہ ؓ نے کہا: ام سلیم! رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں جبکہ ہمارے پاس تو کوئی ایسا کھانا نہیں ہے جو سب کو پیش کیا جائے۔ انھوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو زیادہ علم ہے۔ پھر حضرت ابوطلحہ ؓ باہر نکلے اور رسول اللہ ﷺ سے ملے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اور ابوطلحہ ؓ گھر کی طرف بڑھے حتی کہ اندر داخل ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام سلیم! جو کچھ تمھارے پاس ہے میرے پاس لاؤ۔ حضرت ام سلیم ؓ وہ روٹیاں لے کر آئیں۔ حضرت انس ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ان روٹیوں کے ٹکڑے کر دیے گئے اور حضرت ام سلیم ؓ نے اپنی کپی سے گھی نچوڑا اور ان میں ملایا۔ گویا یہی سالن تھا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ اللہ نے چاہا پڑھا، پھر فرمایا: ''دس دس آدمیوں کو اندر بلاؤ۔''

انھیں بلایا گیا۔ اس طرح سب لوگوں نے کھانا کھایا اور خوب سیر ہو گئے جبکہ وہ ستر (70) یا اسی (80) آدمی تھے۔

(٢٣) بَابُ النِّيَّةِ فِي الْأَيْمَانِ

باب: 23- قسم میں نیت کا اعتبار کرنا

٦٦٨٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ». [راجع: ١]

[6689] حضرت عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ ہر انسان کو وہی حاصل ہو گا جو اس نے نیت کی۔ جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی اس کی ہجرت واقعی اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا کمانے کے لیے یا کسی عورت سے شادی رچانے کے لیے ہو گی تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہوگی جس کے لیے اس نے ہجرت کی ہے۔''

(٢٤) بَابٌ: إِذَا أَهْدَى مَالَهُ عَلَى وَجْهِ النَّذْرِ وَالتَّوْبَةِ

باب: 24- جب کوئی شخص اپنا مال نذر اور توبہ کے طور پر صدقہ کرے

٦٦٩٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ- وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِّنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ - قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ فِي حَدِيثِهِ، ﴿وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا﴾، [التوبة: ١١٨] فَقَالَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ: إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ».

[6690] عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے (وہ اپنے باپ عبداللہ بن کعب سے بیان کرتے ہیں۔)...... اور جب حضرت کعب بن مالک ؓ نابینا ہو گئے تھے تو ان کی اولاد میں سے یہی (عبداللہ بن کعب) ان کو لے کر چلا کرتے تھے...... انھوں نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک ؓ سے ان کی حدیث سنی جو ان حضرات سے متعلق تھی جو غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے۔ انھوں نے اپنی سرگزشت کے آخر میں کہا: میں نے یہ پیش کش کی کہ اپنی توبہ کی خوشی میں میں اپنا مال اللہ اور اس کے

[راجع : ٢٧٥٧]

رسول ﷺ کے لیے صدقہ کر کے اس سے خالی ہونا چاہتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنا کچھ مال اپنے پاس ہی رکھو، یہ تمھارے لیے بہتر ہے۔''

(٢٥) بَابٌ: إِذَا حَرَّمَ طَعَامًا

باب: 25- اگر کوئی اپنا کھانا خود پر حرام کرلے

وَقَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكَۖ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَٰجِكَ﴾ [التحريم: ١]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے نبی! آپ کیوں اس چیز کو حرام کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے، آپ اپنی بیویوں کی خوشی چاہتے ہیں......''

وَقَوْلُهُ: ﴿لَا تُحَرِّمُوا۟ طَيِّبَٰتِ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكُمْ﴾ [المائدة: ٨٧].

نیز فرمایا: ''جو پاکیزہ چیزیں اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے حلال کی ہیں، انھیں حرام مت کرو۔''

٦٦٩١ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: زَعَمَ عَطَاءٌ: أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَزْعُمُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا، فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلْتَقُلْ: إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ»، فَنَزَلَتْ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكَ﴾ ﴿إِن تَتُوبَآ إِلَى ٱللَّهِ﴾ [التحريم: ٤] لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ ﴿وَإِذْ أَسَرَّ ٱلنَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَٰجِهِۦ حَدِيثًا﴾ [التحريم: ٣] لِقَوْلِهِ: «بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا».

[6691] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ حضرت زینب بنت جحش ؓ کے پاس ٹھہرا کرتے تھے اور وہاں شہد نوش فرماتے تھے۔ میں نے اور حضرت حفصہ ؓ نے پروگرام بنایا کہ جس کے پاس نبی ﷺ تشریف لائیں تو وہ کہے: میں آپ سے مغافیر کی بو پاتی ہوں۔ کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ چنانچہ جب آپ ایک کے ہاں تشریف لائے تو اس نے آپ سے یہی کہا۔ تو آپ نے فرمایا: ''(میں نے مغافیر) نہیں (کھایا) بلکہ زینب بنت جحش ؓ کے ہاں شہد نوش کیا ہے، آئندہ میں شہد بھی نوش نہیں کروں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''اے نبی! آپ ایسی چیز کو کیوں حرام کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے؟'' اس آیت کریمہ میں سے ﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ﴾ سے حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ ؓ کی طرف اشارہ ہے۔ اور وَ إِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ...... سے مراد آپ کا یہ کہنا ہے: ''نہیں، بلکہ میں نے شہد نوش کیا ہے۔''

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى عَنْ هِشَامٍ: «وَلَنْ

ایک روایت کے مطابق (آپ ﷺ نے فرمایا تھا):

أَعُودَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ، فَلَا تُخْبِرِي بِذٰلِكَ أَحَدًا». [راجع: ٤٩١٢]

''اب کبھی میں شہد نوش نہیں کروں گا۔ میں نے اس بات کی قسم کھائی ہے۔تم اس کی کسی کو خبر نہ کرنا۔'' (پھر آپ نے اس قسم کو توڑ دیا اور کفارہ ادا کیا)۔

(٢٦) بَابُ الْوَفَاءِ بِالنَّذْرِ

باب:26- نذر کا پورا کرنا

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿يُوفُونَ بِالنَّذْرِ﴾ [الإنسان: ٧]

ارشاد باری تعالٰی ہے:''وہ اپنی نذر پوری کرتے ہیں۔''

٦٦٩٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ ابْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَارِثِ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَوَ لَمْ يُنْهَوْا عَنِ النَّذْرِ؟ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَّلَا يُؤَخِّرُ، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِالنَّذْرِ مِنَ الْبَخِيلِ». [راجع: ٦٦٠٨]

[6692] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: کیا لوگوں کو نذر سے منع نہیں کیا گیا؟ بلاشبہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:''نذر کسی چیز کو آگے پیچھے نہیں کر سکتی، اس کے ذریعے سے تو صرف بخیل سے مال نکالا جاتا ہے۔''

٦٦٩٣ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَّنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ: «إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَلٰكِنَّهُ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ». [راجع: ٦٦٠٨]

[6692] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نذر ماننے سے منع کیا، نیز آپ نے فرمایا:''یقیناً وہ کسی چیز کو واپس نہیں کر سکتی، البتہ اس کے ذریعے سے بخیل سے مال نکالا جا سکتا ہے۔''

٦٦٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَّمْ أَكُنْ قَدَّرْتُهُ، وَلٰكِنْ يُلْقِيهِ النَّذْرُ إِلَى الْقَدَرِ قَدْ قُدِّرَ لَهُ فَيَسْتَخْرِجُ اللهُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ، فَيُؤْتِينِي عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ يُؤْتِينِي عَلَيْهِ مِنْ قَبْلُ». [راجع: ٦٦٠٩]

[6694] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا:''نذر، ابن آدم کو کوئی ایسی چیز نہیں دیتی جو اس کے مقدر میں نہ ہو لیکن وہ اسے (انسان کو) اس کام کی طرف لے جاتی ہے جو اس کے مقدر میں لکھ دیا ہوتا ہے، چنانچہ نذر کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ بخیل سے مال نکالتا ہے، اس طرح وہ چیزیں صدقہ کر دیتا ہے جس کی اس سے پہلے اس سے امید نہیں کی جا سکتی تھی۔''

فائدہ: لوگوں کی عادت ہے کہ وہ کسی فائدے کے حصول کے لیے یا کسی نقصان کے دور ہونے کی نذر مانتے ہیں۔ اس قسم

کی نذر سے منع کیا گیا ہے کیونکہ ایسا کرنا بخیلوں کا کام ہے۔ وہ صدقہ خیرات نہیں کرتے لیکن جب کسی خوف یا حرص کے باعث کوئی نذر مانتے ہیں تو مال خرچ کرتے ہیں۔ اگر خوف یا طمع نہ ہو تو ایک کوڑی خرچ کرنے کے روادار نہیں ہوتے، جبکہ سخی آدمی ایسا نہیں کرتا بلکہ وہ تو سخاوت کے ساتھ کسی طمع یا خوف کو وابستہ ہی نہیں کرتا۔

(٢٧) بَابُ إِثْمِ مَنْ لَّا يَفِي بِالنَّذْرِ

باب: 27- اس شخص کا گناہ جو نذر کو پورا نہیں کرتا

٦٦٩٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ: حَدَّثَنَا زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، - قَالَ عِمْرَانُ: لَا أَدْرِي ذَكَرَ ثِنْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا بَعْدَ قَرْنِهِ - ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ يَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ، وَيَخُونُونَ - وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ». [راجع: ٢٦٥١]

[6695] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر وہ جو ان کے متصل ہیں، پھر وہ جو ان کے متصل ہیں...... حضرت عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے یاد نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد دو زمانوں کا ذکر کیا تھا یا تین کا...... پھر وہ لوگ آئیں گے جو نذر مانیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے، خیانت پیشہ ہوں گے، امانت کی حفاظت نہیں کریں گے اور گواہی دیں گے جبکہ ان سے گواہی کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔ ان میں موٹاپا نمایاں طور پر ظاہر ہو گا۔''

فائدہ: واضح رہے کہ حدیث میں مذکور موٹاپے سے مراد کسبی موٹاپا ہے کیونکہ پیدائشی موٹاپا غیر اختیاری ہوتا ہے اور یہ قابل مذمت نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قرب قیامت کے وقت لوگ عیش و عشرت کی زندگی گزاریں گے، نیز وہ حلال و حرام کی پروا نہیں کریں گے اور دنیا میں جانوروں کی طرح کھائیں گے، ان کا مقصد حیات صرف کھانا پینا ہو گا، اس بنا پر ان کے جسم پر چربی کی بہتات ہو گی اور ان میں موٹاپا نمایاں طور پر ظاہر ہو گا۔

(٢٨) بَابٌ: اَلنَّذْرُ فِي الطَّاعَةِ

باب: 28- طاعت کے کاموں کی نذر ماننا

﴿وَمَآ أَنفَقْتُم مِّن نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُم مِّن نَّذْرٍ﴾ [البقرة: ٢٧٠]

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''تم جو بھی خرچ کرو کوئی خرچ یا نذر مانو کوئی نذر۔''

فائدہ: نذر کی چار اقسام ہیں: ○ نذر طاعت، جیسے نماز پڑھنے کی نذر ماننا۔ ○ نذر معصیت، جیسے شراب نوشی کی نذر ماننا۔ ○ نذر مباح، جیسے مباح چیزیں استعمال کرنے کی نذر ماننا۔ ○ نذر مکروہ: کسی مکروہ چیز کی نذر ماننا، جیسے نوافل ترک کرنے کی نذر ماننا۔ ان میں صرف نذر طاعت لازم ہے اور نذر معصیت کا نہ کرنا ضروری ہے اور باقی پر عمل کرنا لازم نہیں۔

٦٦٩٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ». [انظر: ٦٧٠٠]

[6696] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے نذر مانی کہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو وہ اسے پورا کرے اور جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ کی نافرمانی کرے گا تو وہ اس (اللہ تعالیٰ) کی نافرمانی نہ کرے۔''

(٢٩) بَابٌ: إِذَا نَذَرَ أَوْ حَلَفَ أَنْ لَّا يُكَلِّمَ إِنْسَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَسْلَمَ

باب: 29- جب کسی نے دور جاہلیت میں نذر مانی یا قسم کھائی کہ کسی شخص سے بات نہیں کرے گا، پھر وہ مسلمان ہو گیا

٦٦٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، قَالَ: «أَوْفِ بِنَذْرِكَ». [راجع: ٢٠٣٢]

[6697] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے زمانۂ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی نذر پوری کرو۔''

(٣٠) بَابُ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ

باب: 30- جو فوت ہو جائے اور اس کے ذمے نذر کی ادائیگی باقی ہو

وَأَمَرَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَةً جَعَلَتْ أُمُّهَا عَلَى نَفْسِهَا صَلَاةً بِقُبَاءٍ فَقَالَ: صَلِّي عَنْهَا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک عورت سے کہا جس کی ماں نے قباء میں نماز پڑھنے کی نذر مانی تھی: تو اس کی طرف سے نماز پڑھ لے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی یہی کہا تھا۔

٦٦٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَأَفْتَاهُ أَنْ

[6698] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے ایک نذر کے متعلق دریافت کیا جو ان کی والدہ کے ذمے باقی تھی اور وہ نذر پوری کرنے سے پہلے وفات پا گئی تھیں، تو آپ ﷺ نے انھیں فتویٰ دیا کہ وہ اپنی ماں کی طرف سے نذر پوری

يَّقْضِيَهُ عَنْهَا، فَكَانَتْ سُنَّةً بَعْدُ. [راجع: ٢٧٦١]

کریں، چنانچہ بعد میں یہی طریقہ مسنونہ قرار پایا۔

٦٦٩٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ وَإِنَّهَا مَاتَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَاقْضِ اللهَ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ». [راجع: ١٨٥٢]

[6699] حضرت ابن عباس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میری بہن نے حج کرنے کی نذر مانی تھی لیکن وہ فوت ہوگئی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس کے ذمے کوئی قرض ہوتا تو کیا تو اسے ادا کرتا؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اللہ کے قرض کو بھی ادا کرو کیونکہ وہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔''

(٣١) بَابُ النَّذْرِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَفِي مَعْصِيَةٍ

باب: 31- ایسی چیز کی نذر ماننا جس کا وہ مالک نہیں اور معصیت کی نذر ماننا

٦٧٠٠ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ نَّذَرَ أَنْ يُّطِيعَ اللهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَّذَرَ أَنْ يَّعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ». [راجع: ٦٦٩٦]

[6700] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو اسے چاہیے کہ وہ اطاعت کرے اور جس نے اس (اللہ) کی نافرمانی کی نذر مانی تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔''

٦٧٠١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ»، وَرَآهُ يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ.

[6701] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس سے بے پروا ہے کہ یہ شخص اپنی جان کو عذاب میں ڈالے۔'' آپ ﷺ نے اسے دیکھا کہ وہ اپنے دو بیٹوں کے درمیان چل رہا تھا۔

وَقَالَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ. [راجع: ١٨٦٥]

فزاری نے حمید سے بیان کیا، انھوں نے ثابت سے، انھوں نے حضرت انس ؓ سے روایت کیا۔

٦٧٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَّطُوفُ

[6702] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو بیت اللہ کا طواف لگام وغیرہ کے ذریعے سے کر رہا تھا تو آپ نے اسے کاٹ دیا۔

بِالْكَعْبَةِ بِزِمَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَطَعَهُ. [راجع: ١٦٢٠]

٦٧٠٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ: أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ يَقُودُ إِنْسَانًا بِخِزَامَةٍ فِي أَنْفِهِ، فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ. [راجع: ١٦٢٠]

[6703] حضرت ابن عباس ؓ ہی سے روایت ہے، نبی ﷺ کعبہ کا طواف کر رہے تھے کہ آپ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو ایک انسان کو کھینچ رہا تھا جس کی ناک میں رسی تھی۔ نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک سے وہ کاٹ دی، پھر حکم دیا کہ اپنے ہاتھ سے اس کی رہنمائی کرے۔

٦٧٠٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ، فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا: أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ، وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ، وَيَصُومَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مُرْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ، وَلْيَسْتَظِلَّ، وَلْيَقْعُدْ، وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ».

[6704] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک آپ نے ایک آدمی کو کھڑے ہوئے دیکھا۔ آپ نے اس کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے کہا: یہ ابو اسرائیل ہے۔ اس نے نذر مانی تھی کہ کھڑا رہے گا بیٹھے گا نہیں، نہ سایہ لے گا اور نہ کسی سے گفتگو ہی کرے گا، نیز روزے سے ہوگا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے کہو کہ گفتگو کرے، سایہ لے، بیٹھ جائے اور روزہ پورا کرے۔''

قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

عبدالوہاب نے کہا: ہمیں ایوب نے حضرت عکرمہ کے ذریعے سے نبی ﷺ سے خبر دی۔

(٣٢) بَابُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ أَيَّامًا، فَوَافَقَ النَّحْرَ أَوِ الْفِطْرَ

باب: 32- جس نے نذر مانی کہ وہ چند دن کے روزے رکھے گا، اتفاقاً ان میں یوم فطر یا یوم اضحیٰ آ گیا

٦٧٠٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ أَبِي حُرَّةَ الْأَسْلَمِيُّ:

[6705] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، ان سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے نذر مانی تھی کہ اس پر کوئی دن (فلاں دن) نہیں آئے گا مگر وہ اسی روز

أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ لَا يَأْتِيَ عَلَيْهِ يَوْمٌ إِلَّا صَامَ، فَوَافَقَ يَوْمَ أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ فَقَالَ: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ، لَمْ يَكُنْ يَصُومُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ، وَلَا نَرَى صِيَامَهُمَا. [راجع: ١٩٩٤]

روزے سے ہو گا، اگر اتفاق سے عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کا دن آ جائے تو کیا کرے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ یقیناً تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ میں بہترین نمونہ ہے۔ آپ یوم فطر اور یوم اضحیٰ کا روزہ نہیں رکھتے تھے اور نہ ہم ان دنوں میں روزہ رکھنا جائز سمجھتے تھے۔

٦٧٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ كُلَّ يَوْمٍ ثُلَاثَاءَ أَوْ أَرْبِعَاءَ مَا عِشْتُ، فَوَافَقْتُ هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ النَّحْرِ، فَقَالَ: أَمَرَ اللهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ، وَنُهِينَا أَنْ نَصُومَ يَوْمَ النَّحْرِ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ، فَقَالَ مِثْلَهُ، لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ. [راجع: ١٩٩٤]

[6706] حضرت زیاد بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک دن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا، ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ میں نے ہر منگل یا بدھ کے دن زندگی بھر روزہ رکھنے کی نذر مانی تھی۔ اتفاق سے اس دن عیدالاضحیٰ آ گئی ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور ہمیں عیدالاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت ہے۔ اس شخص نے دوبارہ اپنا سوال دہرایا تو آپ نے پھر اس قدر جواب دیا، اس پر کوئی اضافہ نہ کیا۔

(٣٣) بَابٌ: هَلْ يَدْخُلُ فِي الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ الْأَرْضُ وَالْغَنَمُ وَالزَّرْعُ وَالْأَمْتِعَةُ؟

باب: 33- کیا قسم اور نذر میں زمین، بکریاں، کھیتی اور سامان وغیرہ بھی آ جاتے ہیں؟

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ مِنْهُ، قَالَ: «إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا».

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کہا: مجھے ایسی زمین مل گئی ہے کہ میں نے کبھی اس سے عمدہ مال نہیں پایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چاہو تو اصل زمین اپنے پاس رکھو اور اس کی پیداوار صدقہ کر دو۔''

وَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءُ، لِحَائِطٍ لَهُ مُسْتَقْبِلَةِ الْمَسْجِدِ.

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کہا: بیرحاء نامی باغ مجھے اپنے تمام اموال سے زیادہ پسند ہے، یہ باغ مسجد نبوی کے سامنے تھا۔

٦٧٠٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ

[6707] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں

ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَّلَا فِضَّةً إِلَّا الْأَمْوَالَ الْمَتَاعَ وَالثِّيَابَ، فَأَهْدَى رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الضُّبَيْبِ يُقَالُ لَهُ: رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ لِّرَسُولِ اللهِ ﷺ غُلَامًا يُقَالُ لَهُ: مِدْعَمٌ، فَوَجَّهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى وَادِي الْقُرَى حَتَّى إِذَا كَانَ بِوَادِي الْقُرَى، بَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِّرَسُولِ اللهِ ﷺ إِذَا سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ النَّاسُ: هَنِيئًا لَّهُ الْجَنَّةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا»، فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «شِرَاكٌ مِّنْ نَّارٍ، أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَّارٍ». [راجع: ٤٢٣٤]

نے کہا: ہم خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے تو ہم نے سونے اور چاندی کی غنیمت نہ پائی بلکہ دیگر اموال، یعنی چوپائے، کپڑے اور سامان وغیرہ حاصل کیا۔ قبیلۂ بنوضبیب کے ایک آدمی نے جسے رفاعہ بن زید کہا جاتا تھا، رسول اللہ ﷺ کو ایک غلام کا ہدیہ پیش کیا جسے مدعم کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے وادی القریٰ بھیجا۔ وادی القریٰ پہنچ کر وہ رسول اللہ ﷺ کا کجاوا اتار رہا تھا کہ اس کی پشت پر اچانک ایک تیر لگا جس کے مارنے والے کا علم کا نہ ہو سکا۔ اس تیر نے مدعم کو وہیں ڈھیر کر دیا۔ لوگوں نے کہا: اسے جنت مبارک ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہرگز نہیں، مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ کمبل جو اس نے تقسیم سے پہلے خیبر کے مال غنیمت سے چرا لیا تھا اس پر آگ بن کر بھڑک رہا ہے۔'' جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک شخص چپل کا ایک تسمہ یا دو تسمے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ آگ کے ایک یا دو تسمے ہیں۔''

فائدہ: اس حدیث سے امام بخاری رحمہ اللہ نے استدلال کیا ہے کہ مال کا اطلاق کپڑوں اور سامان پر بھی ہوتا ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں وہاں مال غنیمت کے طور پر سونا چاندی نہیں بلکہ اموال، یعنی مویشی کپڑے اور دیگر سامان ملا تھا۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

84- كِتَابُ كَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ

قسموں کے کفارے سے متعلق احکام ومسائل

(١) وَ[بَابُ] قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿فَكَفَّـٰرَتُهُۥٓ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَـٰكِينَ﴾ [المائدة: ٨٩]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''پھر قسم کا کفارہ دس مساکین کو کھانا کھلانا ہے'' کا بیان

وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ نَزَلَتْ: ﴿فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ [البقرة: ١٩٦] وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَطَاءٍ وَّعِكْرِمَةَ: مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ «أَوْ، أَوْ» فَصَاحِبُهُ بِالْخِيَارِ، وَقَدْ خَيَّرَ النَّبِيُّ ﷺ كَعْبًا فِي الْفِدْيَةِ.

درج ذیل آیت جب نازل ہوئی: ''پھر روزے، صدقہ یا قربانی کا فدیہ دینا ہے۔'' تو نبی ﷺ نے (حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو) کیا حکم دیا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عطاء اور حضرت عکرمہ سے منقول ہے کہ قرآن مجید میں جہاں اَوْ، اَوْ کا لفظ آیا ہے تو وہاں کفارہ دینے والے کو اختیار ہوتا ہے، جیسا کہ نبی ﷺ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو فدیے کے معاملے میں اختیار دیا تھا۔

٦٧٠٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: أَتَيْتُهُ - يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ - فَقَالَ: «ادْنُ»، فَدَنَوْتُ، فَقَالَ: «أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ».

[6708] حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''قریب ہو جاؤ۔'' پھر میں قریب ہوا تو آپ نے پوچھا: ''کیا تمھارے سر کی جوئیں تمھیں تکلیف دے رہی ہیں؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر روزے رکھو، یا صدقہ دو یا قربانی کا فدیہ دو۔''

وَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ:

ابن عون کے طریق سے ایوب نے کہا: روزے تین دن

الصِّيَامُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، وَالنُّسُكُ: شَاةٌ، وَالْمَسَاكِينُ: سِتَّةٌ. [راجع: ١٨١٤]

کے ہوں گے، قربانی ایک بکری کی اور کھانا چھ مساکین کے لیے ہوگا۔

(٢) بَابُ مَتَى تَجِبُ الْكَفَّارَةُ عَلَى الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ؟

باب: 2- مال دار اور فقیر پر کفارہ کب واجب ہوتا ہے؟

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿قَدْ فَرَضَ ٱللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَٰنِكُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿ٱلْعَلِيمُ ٱلْحَكِيمُ﴾ [التحريم: ٢]

ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے تمھاری قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا ہے...... سب کچھ جاننے والا، ہر چیز سے باخبر ہے۔''

٦٧٠٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ فِيهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: هَلَكْتُ، قَالَ ﷺ: «وَمَا شَأْنُكَ؟»، قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: «تَسْتَطِيعُ تُعْتِقُ رَقَبَةً؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟»، قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «اجْلِسْ»، فَجَلَسَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، - وَالْعَرَقُ: الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ - قَالَ: «خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ»، قَالَ: عَلَى أَفْقَرَ مِنَّا؟ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، قَالَ: «أَطْعِمْهُ عِيَالَكَ». [راجع: ١٩٣٦]

[6709] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: میں ہلاک ہوگیا ہوں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' اس نے کہا: میں نے رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو طاقت رکھتا ہے کہ دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ پھر فرمایا: ''کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیٹھ جاؤ۔'' اس کے بعد نبی ﷺ کے پاس ایک عرق لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں...... عرق ایک بڑے ٹوکرے کو کہتے ہیں...... آپ نے فرمایا: ''یہ لے لو اور اسے صدقہ کر دو۔'' اس نے کہا: اپنے سے زیادہ محتاج پر صدقہ کروں؟ اس پر نبی ﷺ ہنس دیے حتی کہ آپ کے سامنے والے دانت دکھائی دینے لگے، پھر آپ نے فرمایا: ''اپنے اہل خانہ کو کھلا دو۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد اس حدیث سے یہ ہے کہ جس طرح حدیث میں مذکور شخص نے روزے کے منافی کام کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے کفارہ دینے کی تلقین کی، اسی طرح قسم میں بھی اگر کوئی شخص قسم کے منافی کام کرے گا تو قسم کا کفارہ دینا پڑے گا۔

(٣) بَابُ مَنْ أَعَانَ الْمُعْسِرَ فِي الْكَفَّارَةِ

٦٧١٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: هَلَكْتُ، فَقَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟»، قَالَ: وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: «تَجِدُ رَقَبَةً؟»، قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟» قَالَ: لَا، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ بِعَرَقٍ - وَالْعَرَقُ: الْمِكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ - فَقَالَ: «اذْهَبْ بِهٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ»، قَالَ: أَعَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللهِ؟ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا، ثُمَّ قَالَ: «اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ». [راجع: ١٩٣٦]

باب: 3- کفارے میں کسی تنگ دست کی مدد کرنا

[6710] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہا: میں تو تباہ ہوگیا ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا بات ہے؟'' اس نے کہا: میں رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تیرے پاس کوئی غلام ہے (جسے تو آزاد کر سکے)؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: کیا تم متواتر دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: ''کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟'' اس نے کہا: نہیں۔ اس دوران میں ایک انصاری کھجوروں سے بھرا ہوا ایک ''عرق'' لے کر حاضر ہوئے...... عرق بڑے ٹوکرے کو کہتے ہیں...... آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے لے جاؤ اور صدقہ کر دو۔'' اس نے کہا: اللہ کے رسول! کیا میں اپنے سے زیادہ ضرورت مند پر صدقہ کروں؟ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! مدینہ طیبہ کے ان دونوں کناروں کے درمیان ہم سے زیادہ کوئی اور محتاج نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا لے جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔''

فائدہ: کفارہ ہر شخص پر واجب ہے جو قسم کے منافی کام کرتا ہے، اگرچہ وہ تنگ دست ہی کیوں نہ ہو۔ تنگ دستی اس کی معافی کا سبب نہیں بن سکتی۔

(٤) بَابٌ: يُعْطِي فِي الْكَفَّارَةِ عَشَرَةَ مَسَاكِينَ قَرِيبًا كَانَ أَوْ بَعِيدًا

٦٧١١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ:

باب: 4- کفارے میں دس مساکین کو کھانا دیا جائے، خواہ وہ قریبی رشتے دار ہوں یا دور کے

[6711] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: میں تو ہلاک ہوگیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

هَلَكْتُ، قَالَ: «وَمَا شَأْنُكَ؟»، قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: «هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً؟»، قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟»، قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟»، قَالَ: لَا أَجِدُ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، فَقَالَ: «خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ»، فَقَالَ: أَعَلَى أَفْقَرَ مِنَّا؟ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَفْقَرُ مِنَّا، ثُمَّ قَالَ: «خُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ». [راجع: ١٩٣٦]

''کیا بات ہے؟'' اس نے کہا: میں نے ماہ رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تیرے پاس کوئی غلام ہے جسے تو آزاد کر سکے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: ''کیا تو متواتر دو ماہ کے روزے رکھ سکتا ہے؟'' اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟'' اس نے کہا نہیں۔ اس کے بعد نبی ﷺ کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے لے جاؤ اور صدقہ کر دو۔'' اس نے کہا: اپنے سے زیادہ محتاج پر؟ جبکہ مدینہ طیبہ کے دونوں کناروں کے درمیان ہم سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے۔ آخر کار آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے لے جاؤ اور اپنے اہل خانہ کو کھلا دو۔''

(٥) بَابُ صَاعِ الْمَدِينَةِ، وَمُدِّ النَّبِيِّ ﷺ وَبَرَكَتِهِ، وَمَا تَوَارَثَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذٰلِكَ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ

باب:5- مدینہ طیبہ کا صاع اور نبی ﷺ کا مد، نیز اس میں برکت کا بیان اور اس کی وضاحت کہ ہر دور میں اہل مدینہ کا پیمانہ ہی استعمال ہوتا جو انھیں نسل در نسل ورثے میں ملا

٦٧١٢ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ: حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ مُدًّا وَثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ، فَزِيدَ فِيهِ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ. [راجع: ١٨٥٩]

[6712] حضرت سائب بن یزید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے عہد مبارک میں ایک صاع تمھارے ہاں رائج الوقت $1\frac{1}{3}$ مد کے برابر ہوتا تھا، پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کے دور حکومت میں اس کے اندر اضافہ کر دیا گیا۔

٦٧١٣ - حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْجَارُودِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ وَهُوَ سَلْمٌ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي زَكَاةَ رَمَضَانَ

[6713] حضرت نافع سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابن عمر ؓ رمضان المبارک کا فطرانہ نبی ﷺ ہی کے پہلے مد سے دیتے تھے اور قسم کا کفارہ بھی نبی ﷺ ہی

بِمُدِّ النَّبِيِّ ﷺ، الْمُدِّ الْأَوَّلِ، وَفِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ بِمُدِّ النَّبِيِّ ﷺ.

کے مد سے دیا کرتے تھے۔

قَالَ أَبُو قُتَيْبَةَ: قَالَ لَنَا مَالِكٌ: مُدُّنَا أَعْظَمُ مِنْ مُدِّكُمْ، وَلَا نَرَى الْفَضْلَ إِلَّا فِي مُدِّ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ لِي مَالِكٌ: لَوْ جَاءَكُمْ أَمِيرٌ فَضَرَبَ مُدًّا أَصْغَرَ مِنْ مُدِّ النَّبِيِّ ﷺ، بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُعْطُونَ؟ قُلْتُ: كُنَّا نُعْطِي بِمُدِّ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: أَفَلَا تَرَى أَنَّ الْأَمْرَ إِنَّمَا يَعُودُ إِلَى مُدِّ النَّبِيِّ ﷺ؟.

ابو قتیبہ کا بیان ہے کہ امام مالک نے ہم سے کہا: ہمارا اہل مدینہ کا مد تمھارے مد سے زیادہ باعظمت ہے اور ہم تو اسی مد کو افضل جانتے ہیں جو نبی ﷺ کا مد ہے۔ امام مالک نے مجھ سے (دوبارہ) کہا: (فرض کرو) اگر ایک حاکم آ جائے اور نبی ﷺ کے مد سے چھوٹا مد رائج کر دے تو تم فطرانہ وغیرہ کس مد سے ادا کرو گے؟ میں نے کہا: ایسے حالات میں تو ہم نبی ﷺ کے مد ہی سے ادا کریں گے تو انھوں نے فرمایا: آخر کار نبی ﷺ ہی کے مد کا اعتبار کیا جائے گا (تو اب بھی اسی مد کا حساب رکھو، تمھیں بنوامیہ کے مد سے کیا غرض ہے؟)

٦٧١٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَصَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ». [راجع: ٢١٣٠]

[6714] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بایں الفاظ دعا فرمائی: ”اے اللہ! ان کے پیمانے، ان کے صاع اور ان کے مد میں برکت عطا فرما۔“

(٦) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ﴾ [المائدة: ٨٩] وَأَيُّ الرِّقَابِ أَزْكَى؟

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: ”یا غلام آزاد کرنا ہے۔“ نیز کس طرح کا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟

٦٧١٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ

[6715] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ (غلام کے) ایک ایک عضو کے بدلے اس کا ایک ایک عضو جہنم سے آزاد کر دے گا حتی کہ اس (غلام) کی شرمگاہ کے عوض اس (آزاد کرنے والے) کی شرمگاہ بھی دوزخ سے آزاد ہو جائے گی۔“

عُضْوًا مِّنَ النَّارِ حَتَّى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ». [راجع: ٢٥١٧]

(٧) بَابُ عِتْقِ الْمُدَبَّرِ وَأُمِّ الْوَلَدِ وَالْمُكَاتَبِ فِي الْكَفَّارَةِ، وَعِتْقِ وَلَدِ الزِّنَا

باب: 7- کفارے میں مدبر، ام ولد، مکاتب اور ولد زنا کا آزاد کرنا

وَقَالَ طَاوُسٌ: يُجْزِئُ الْمُدَبَّرُ وَأُمُّ الْوَلَدِ

امام طاؤس نے کہا: کفارے میں مدبر اور ام ولد کا آزاد کرنا کافی ہے۔

وضاحت: مدبر وہ غلام ہے جسے اس کے مالک نے کہہ دیا ہو کہ تو میری موت کے بعد آزاد ہے۔ ام ولد وہ لونڈی ہے جس کا اس کے مالک سے بچہ پیدا ہو چکا ہو۔ ایسی لونڈی بھی مالک کی موت کے بعد خود بخود آزاد ہو جاتی ہے۔ مکاتب وہ غلام ہے جس نے اپنے آقا سے کسی مقررہ مدت میں ایک خاص رقم کی ادائیگی کا معاہدہ طے کر لیا ہو۔ ان تمام صورتوں میں وہ نہ تو مکمل غلام ہے اور نہ مکمل آزاد ہے۔

٦٧١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا لَّهُ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟» فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ، فَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ. [راجع: ٢١٤١]

[6716] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ قبیلۂ انصار میں سے ایک آدمی نے اپنے غلام کو مدبر بنایا جبکہ اس کے پاس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہ تھا۔ نبی ﷺ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا: ''یہ غلام مجھ سے کون خریدتا ہے؟'' نعیم بن نحام نے آٹھ سو درہم کے عوض اسے خرید لیا۔ حضرت جابر ؓ کہتے ہیں: وہ ایک قبطی غلام تھا جو پہلے ہی سال مر گیا۔

بَابٌ: إِذَا أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخَرَ

باب: -مشترک غلام آزاد کرنے کا حکم

وضاحت: امام بخاری ؒ نے اس باب کے تحت کوئی حدیث ذکر نہیں کی جس کی شارحین نے کئی توجیہات ذکر کی ہیں۔

(٨) بَابٌ: إِذَا أَعْتَقَ فِي الْكَفَّارَةِ لِمَنْ يَكُونُ وَلَاؤُهُ

باب: 8- جب غلام کو کفارے میں آزاد کیا تو ولا کس کے لیے ہوگی؟

٦٧١٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا

[6717] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهَا الْوَلَاءَ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ». [راجع: ٤٥٦]

حضرت بریرہ ؓ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو اس کے آقاؤں نے شرط عائد کی کہ ولا ان کی ہوگی۔ حضرت عائشہ ؓ نے جب نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے خرید کر آزاد کر دو، ولا تو اسی کے لیے ہوتی ہے جو آزاد کرتا ہے۔''

(٩) بَابُ الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْأَيْمَانِ

باب:9- قسم اٹھاتے وقت ان شاء اللہ کہنا

٦٧١٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسٰى، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ: «وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ، مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ»، ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللهُ فَأُتِيَ بِإِبِلٍ فَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثِ ذَوْدٍ، فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: لَا يُبَارِكُ اللهُ لَنَا، أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ [أَنْ] لَّا يَحْمِلَنَا فَحَمَلَنَا، فَقَالَ أَبُو مُوسٰى: فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: «مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ، بَلِ اللهُ حَمَلَكُمْ، إِنِّي وَاللهِ إِنْ شَاءَ اللهُ لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَّمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَّكَفَّرْتُ». [راجع: ٣١٣٣]

[6718] حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اشعری قبیلے کے چند آدمیوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سواری کا مطالبہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تمھیں سواری نہیں دوں گا اور نہ میرے پاس کوئی سواری ہے جس پر میں تمھیں سوار کروں۔'' پھر جس قدر اللہ نے چاہا ہم وہاں ٹھہرے۔ اس دوران میں آپ کے پاس اونٹ لائے گئے تو آپ نے ہمیں تین اونٹ دینے کا حکم دیا۔ جب ہم اونٹ لے کر چلے تو ہم نے ایک دوسرے سے کہا: اللہ تعالیٰ ہمیں ان میں کوئی برکت نہ دے گا کیونکہ ہم جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سواری لینے کے لیے آئے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ وہ ہمیں سواریاں مہیا نہیں کریں گے، اس کے بعد آپ نے ہمیں سواریاں دے دی ہیں۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ نے کہا: ہم نبی ﷺ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے اور آپ سے یہ ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''میں نے تمھیں سواری نہیں دی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا بندوبست کیا ہے۔ اللہ کی قسم! ان شاء اللہ اگر میں کسی چیز کے متعلق قسم کھا لیتا ہوں، پھر اس سے بہتر کوئی چیز دیکھتا ہوں تو میں اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں اور وہ کام کر گزرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔''

٦٧١٩ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَقَالَ: «إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، أَوْ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ». [راجع: ٣١٣٣]

[6719] ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں اور وہ کام کر گزرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے۔“ یا (بایں الفاظ فرمایا:) ”میں بہتر کام کر گزرتا ہوں اور اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔“

فائدہ: اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ قسم کا کفارہ پہلے دے دے اور قسم کے منافی کام بعد میں کرے یا اس کے برعکس قسم پہلے توڑے بعد میں اس کا کفارہ دے، دونوں صورتیں جائز ہیں۔

٦٧٢٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: «قَالَ سُلَيْمَانُ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُلٌّ تَلِدُ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ - قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي الْمَلَكَ -: قُلْ: إِنْ شَاءَ اللهُ، فَنَسِيَ، فَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَأْتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ بِوَلَدٍ إِلَّا وَاحِدَةٌ بِشِقِّ غُلَامٍ»، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَرْوِيهِ: قَالَ: «لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا فِي حَاجَتِهِ».

[6720] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ”حضرت سلیمان ؑ نے فرمایا: میں ضرور ایک رات اپنی نوے بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ان میں سے ہر ایک بچہ جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ ان کے ساتھی ”فرشتے“ نے کہا: ان شاء اللہ کہہ دیں۔ لیکن وہ بھول گئے، چنانچہ وہ تمام بیویوں کے پاس گئے اور ان میں سے کسی بیوی کے ہاں بچہ پیدا نہ ہوا مگر ایک عورت نے ناقص بچہ جنم دیا۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے آپ ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ”اگر وہ ان شاء اللہ کہتے تو حانث نہ ہوتے اور اپنا مقصد حاصل کر لیتے۔“

وَقَالَ مَرَّةً: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوِ اسْتَثْنَى».

بعض اوقات رسول اللہ ﷺ نے یہ الفاظ فرمائے: ”اگر وہ استثناء“ کہہ لیتے۔“

قَالَ: وَحَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ. [راجع: ٢٨١٩]

ہم سے ابو زناد نے بیان کیا، انھوں نے اعرج سے حضرت ابو ہریرہ ؓ کی طرح حدیث بیان کی۔

(١٠) بَابُ الْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ وَبَعْدَهُ

باب: 10- قسم کا کفارہ قسم توڑنے سے پہلے یا بعد ادا کرنا

٦٧٢١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ الْقَاسِمِ

[6721] حضرت زہدم جرمی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ کے پاس تھے۔

التَّمِيمِيِّ، عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ إِخَاءٌ وَّمَعْرُوفٌ، قَالَ: فَقُدِّمَ طَعَامُهُ، قَالَ: وَقُدِّمَ فِي طَعَامِهِ لَحْمُ دَجَاجٍ، قَالَ: وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللهِ - أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مَوْلًى - قَالَ: فَلَمْ يَدْنُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى: ادْنُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا قَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَّا أَطْعَمَهُ أَبَدًا فَقَالَ: ادْنُ أُخْبِرْكَ عَنْ ذٰلِكَ، أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي رَهْطٍ مِّنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ وَهُوَ يَقْسِمُ نَعَمًا مِّنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ - قَالَ أَيُّوبُ: أَحْسِبُهُ قَالَ: وَهُوَ غَضْبَانُ - قَالَ: «وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ، وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ»، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَهْبِ إِبِلٍ، فَقِيلَ: «أَيْنَ هٰؤُلَاءِ الْأَشْعَرِيُّونَ؟ أَيْنَ هٰؤُلَاءِ الْأَشْعَرِيُّونَ؟» فَأَتَيْنَا، فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى، قَالَ: فَانْدَفَعْنَا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي: أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَّا يَحْمِلَنَا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْنَا فَحَمَلَنَا، نَسِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمِينَهُ؟ وَاللهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمِينَهُ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا، ارْجِعُوا بِنَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلْنُذَكِّرْهُ يَمِينَهُ، فَرَجَعْنَا فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ فَحَلَفْتَ أَنْ لَّا تَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلْتَنَا فَظَنَنَّا - أَوْ فَعَرَفْنَا - أَنَّكَ نَسِيتَ يَمِينَكَ، قَالَ: «انْطَلِقُوا فَإِنَّمَا حَمَلَكُمُ اللهُ، إِنِّي وَاللهِ إِنْ شَاءَ اللهُ لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ

ہمارے اور اس قبیلۂ جرم کے درمیان بھائی چارہ اور احسان شناسی کے تعلقات تھے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اس کھانے میں مرغ کا گوشت بھی تھا۔ ان لوگوں میں بنو تیم اللہ سے ایک سرخ رنگ کا آدمی تھا، وہ بظاہر غلام معلوم ہوتا تھا۔ وہ کھانے کے قریب نہ آیا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: کھانے کے قریب ہو کر کھاؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس نے کہا: میں نے اسے گندگی کھاتے دیکھا ہے، اس لیے مجھے اس سے گھن آتی ہے اور میں نے قسم کھائی تھی کہ میں اسے کبھی نہیں کھاؤں گا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کھانے میں شریک ہو جاؤ۔ میں تمھیں قسم کے متعلق آگاہ کرتا ہوں۔ ہم قبیلۂ اشعر کے لوگوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں نے آپ سے سواری کا جانور طلب کیا۔ اس وقت آپ صدقے کے اونٹ تقسیم کر رہے تھے۔ میرے خیال کے مطابق اس وقت آپ غصے کی حالت میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تمھیں سواری نہیں دوں گا اور نہ میرے پاس کوئی سواری ہے جو تمھیں مہیا کر سکوں۔'' اس وقت ہم واپس چلے گئے، پھر آپ کے پاس غنیمت کے اونٹ آئے تو آپ نے دریافت فرمایا: ''یہ اشعری لوگ کہاں ہیں؟ اشعری کہاں چلے گئے ہیں؟'' چنانچہ ہم آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہمیں پانچ سفید کوہانوں والے عمدہ اونٹ دینے کا حکم دیا۔ ہم وہاں سے روانہ ہوئے تو اس دوران میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تھے اور آپ سے سواری مہیا کرنے کا مطالبہ کیا تھا تو آپ

فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَّتَحَلَّلْتُهَا». [راجع: ٣١٣٣]

نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں سواری نہیں دیں گے، پھر ہمیں بلا بھیجا اور سواری کے جانور عنایت فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی قسم بھول گئے ہوں گے؟ اللہ کی قسم! اگر ہم نے رسول اللہ ﷺ کو قسم کے متعلق غفلت میں رکھا تو ہم کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ چلو ہم سب آپ کے پاس واپس چلیں اور آپ کو قسم کی یاد دہانی کرائیں، چنانچہ ہم واپس آئے اور کہا: اللہ کے رسول! ہم پہلے آئے تھے اور آپ سے سواری مہیا کرنے کے متعلق عرض کی تھی تو آپ نے قسم اٹھائی تھی کہ آپ اس کا انتظام نہیں کر سکتے۔ ہم نے خیال کیا شاید آپ اپنی قسم بھول گئے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ تمھیں اللہ ہی نے سوار کیا ہے۔ واللہ! اگر اللہ نے چاہا تو میں جب بھی کوئی قسم کھا لوں، پھر دوسری کسی چیز کو اس کے مقابل بہتر سمجھوں تو وہی کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔''

تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ الْكُلَيْبِيِّ. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ زَهْدَمٍ بِهٰذَا. حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ زَهْدَمٍ بِهٰذَا.

حماد بن زید نے ایوب سے روایت کرنے میں اسماعیل بن ابراہیم کی متابعت کی ہے۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، ان سے عبدالوہاب نے، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ اور قاسم تمیمی نے اور ان سے زہدم نے یہی حدیث بیان کی۔ ہم سے ابو معمر نے، ان سے عبدالوارث نے، ان سے ایوب نے، ان سے قاسم نے، ان سے زہدم نے یہ حدیث بیان کی۔

٦٧٢٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ

[6722] حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''از خود امارت کا سوال نہ کرو کیونکہ اگر تجھے یہ امارت مانگے بغیر مل جائے تو اس پر تیری مدد کی جائے گی اور اگر تجھے مانگنے سے دی جائے تو تجھے اس کے سپرد کر دیا جائے گا، نیز جب تو کسی چیز پر قسم اٹھائے، پھر اس کا غیر اس سے بہتر دیکھے تو وہ کرو

عَلٰى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَائْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَّكَفِّرْ عَنْ يَّمِينِكَ» . [راجع: ٦٦٢٢]

جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دے دو۔"

تَابَعَهُ أَشْهَلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، وَتَابَعَهُ يُونُسُ وَسِمَاكُ بْنُ عَطِيَّةَ وَسِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ وَحُمَيْدٌ وَقَتَادَةُ وَمَنْصُورٌ وَهِشَامٌ وَّالرَّبِيعُ .

اشہل نے ابن عون سے روایت کرنے میں عثمان بن عمر کی متابعت کی ہے۔ اور یونس، سماک بن عطیہ، سماک بن حرب، حمید، قتادہ، منصور، ہشام اور ربیع نے بھی ابن عون کی متابعت کی ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

85- كِتَابُ الْفَرَائِضِ

وراثت سے متعلق احکام ومسائل

(١) وَ[بَابُ] قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿يُوصِيكُمُ ٱللَّهُ فِىٓ أَوْلَـٰدِكُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَصِيَّةً مِّنَ ٱللَّهِ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ﴾ [النساء: ١١، ١٢].

٦٧٢٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا] يَقُولُ: مَرِضْتُ فَعَادَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَّهُمَا مَاشِيَانِ، فَأَتَيَانِي وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ، فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَبَّ عَلَيَّ وَضُوءَهُ فَأَفَقْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ. [راجع: ١٩٤]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ”اللہ تمھیں تمھاری اولاد کے متعلق حکم دیتا ہے..... یہ اللہ کی طرف سے ایک تاکیدی حکم ہے، اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا اور بڑے تحمل والا ہے۔“ کا بیان

[6723] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک دفعہ بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیدل چل کر میری عیادت کے لیے آئے۔ یہ دونوں حضرات جب آئے تو مجھ پر غشی طاری تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور وضو سے بچا ہوا پانی مجھ پر چھڑکا۔ مجھے جب ہوش آیا تو میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! میں اپنے مال کا کیا کروں؟ اپنے مال کے متعلق کیا فیصلہ کروں؟ (یہ سن کر) آپ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ میراث کی آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(٢) بَابُ تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ

وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ: تَعَلَّمُوا قَبْلَ الظَّانِّينَ، يَعْنِي الَّذِينَ يَتَكَلَّمُونَ بِالظَّنِّ.

باب: 2- فرائض کی تعلیم

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: گمان سے گفتگو کرنے والوں سے پہلے پہلے تم علم حاصل کرو۔

فائدہ: اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت لوگ ظن و تخمین سے اجتناب کرتے تھے اور کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ سے آگے نہیں بڑھتے تھے۔ اس قول میں اگرچہ تمام علوم آجاتے ہیں لیکن علم فرائض اس میں بطور خاص داخل ہے کیونکہ اس کے مسائل و احکام میں رائے اور قیاس کو قطعاً کوئی دخل نہیں، جبکہ دوسرے علوم میں رائے وغیرہ کا بہت عمل دخل ہے۔[1]

٦٧٢٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا». [راجع: ٥١٤٣]

[6724] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گمان سے اجتناب کرو کیونکہ بدظنی انتہائی جھوٹی بات ہوتی ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کی ٹوہ میں نہ رہو (ایک دوسرے کی برائی کی تلاش نہ کرو) اور نہ ایک دوسرے سے بغض ہی رکھو، نیز پیٹھ پیچھے کسی دوسرے کی برائی بیان نہ کرو۔ اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو۔“

فائدہ: جس وقت علم اور علماء نہیں رہیں گے تو جہالت عام ہوگی۔ اس وقت گفتگو کا دار و مدار صرف ظن و تخمین پر ہوگا۔ ایسے لوگوں کی زبانوں پر جھوٹ جلدی جاری ہوتا ہے۔ جب کسی کو قرآن و حدیث کا علم نہیں ہوگا تو اپنے گمان سے فیصلے کرے گا، اس طرح علم فرائض بھی ان کی بھینٹ چڑھ جائے گا۔

(٣) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»

باب: 3- نبی ﷺ کے ارشاد: ”ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہمارا ترکہ صدقہ ہوتا ہے“ کا بیان

٦٧٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَيْهِمَا مِنْ فَدَكٍ وَّ[سَهْمَهُمَا] مِنْ خَيْبَرَ. [راجع: ٣٠٩٢]

[6725] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، وہ رسول اللہ ﷺ کے ترکے سے اپنا وراثتی حصہ طلب کرتے تھے، یعنی یہ دونوں فدک کی زمین اور خیبر سے اپنے حصے کا مطالبہ کرتے تھے۔

٦٧٢٦ - فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ هٰذَا الْمَالِ». قَالَ أَبُو

[6726] حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ”ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم چھوڑیں وہ سب صدقہ ہے۔

1 فتح الباري: 12/7.

بَكْرٍ: وَاللهِ لَا أَدَعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فِيهِ إِلَّا صَنَعْتُهُ، قَالَ: فَهَجَرَتْهُ فَاطِمَةُ، فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى مَاتَتْ. [راجع: ٣٠٩٣]

بلاشبہ حضرت محمد ﷺ کے اہل خانہ صرف اسی مال میں سے اپنے اخراجات پورے کریں گے۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مزید کہا: اللہ کی قسم! میں کوئی ایسی بات نہیں ہونے دوں گا بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جو کام کرتے دیکھا میں بھی وہی کچھ کروں گا۔ اس وضاحت کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے مفارقت اختیار کر لی اور اپنی موت تک ان سے کلام نہ کیا۔

٦٧٢٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ». [راجع: ٤٠٣٤]

[6727] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارا کوئی وارث نہیں بن سکتا، ہم جو کچھ بھی چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔''

٦٧٢٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِّنْ حَدِيثِهِ ذٰلِكَ، فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: انْطَلَقْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى عُمَرَ فَأَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَأُ فَقَالَ: هَلْ لَّكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ: هَلْ لَّكَ فِي عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ عَبَّاسٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا، قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»، يُرِيدُ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَفْسَهُ؟ فَقَالَ الرَّهْطُ: قَدْ قَالَ ذٰلِكَ، فَأَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ، فَقَالَ: هَلْ

[6728] حضرت امام زہری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے محمد بن جبیر بن مطعم نے حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث بیان کی، پھر میں خود حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو ان سے مذکورہ حدیث کے متعلق دریافت کیا، انھوں نے بیان کیا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کا دربان یرفا ان کے پاس آیا اور کہا: حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمٰن، حضرت زبیر اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں اور وہ اجازت طلب کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا: اچھا انھیں آنے دو، چنانچہ اس نے انھیں اندر آنے کی اجازت دی۔ اس نے پھر کہا: کیا آپ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کو بھی اندر آنے کی اجازت دیں گے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المومنین! میرے اور اس کے درمیان فیصلہ کر دیجیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمھیں اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہے!

تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ؟ قَالَا : قَدْ قَالَ ذٰلِكَ، قَالَ عُمَرُ : فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ، إِنَّ اللهَ قَدْ كَانَ خَصَّ لِرَسُولِهِ ﷺ فِي هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَّمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿مَآ أَفَآءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿قَدِيرٌ﴾ فَكَانَتْ خَالِصَةً لِّرَسُولِ اللهِ ﷺ، وَوَاللهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ أَعْطَاكُمُوهُ وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ، فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهِ مِنْ هٰذَا الْمَالِ نَفَقَةَ سَنَتِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللهِ، فَعَمِلَ بِذَاكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَيَاتَهُ، أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذٰلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ: أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ، فَتَوَفَّى اللهُ نَبِيَّهُ ﷺ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَبَضَهَا، فَعَمِلَ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: أَنَا وَلِيُّ [وَلِيِّ] رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا مَا عَمِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَّأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ، جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ، وَأَتَانِي هٰذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا، فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ، فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ؟ فَوَاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا . [راجع:

کیا تمھیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی، جو کچھ ہم چھوڑیں وہ سب اللہ کی راہ میں صدقہ ہوتا ہے۔'' اس سے رسول اللہ ﷺ کی خود اپنی ذات ہی مراد تھی؟ جو حضرات وہاں موجود تھے سب نے کہا: ہاں رسول اللہ ﷺ نے ایسا فرمایا تھا۔ پھر آپ حضرت علی اور حضرت عباس ؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تمھیں علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے ضرور ایسا فرمایا تھا۔ اس کے بعد حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اب میں آپ لوگوں سے اس معاملے میں گفتگو کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے لیے مال فے میں سے کچھ حصہ مخصوص فرمایا جو آپ کے سوا کسی اور کو نہیں ملتا تھا، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ... وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ یہ حصہ خالص رسول اللہ ﷺ کا تھا۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے تمھارے سوا کسی کے لیے اسے محفوظ نہیں کیا اور نہ تم پر کسی دوسرے کو ترجیح ہی دی۔ یقیناً آپ ﷺ نے وہ زمین تمھیں دی اور تم میں ہی تقسیم کی حتی کہ اس میں سے یہ مال باقی رہ گیا۔ نبی ﷺ اس میں سے اپنے گھر والوں کے لیے سال بھر کا خرچہ لیتے تھے، اس کے بعد جو کچھ باقی بچتا اسے ان مصارف میں خرچ کرتے جو اللہ کے مقرر کردہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ طرز عمل زندگی بھر قائم رہا۔ میں تمھیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا آپ لوگوں کو اس کا علم ہے؟ حاضرین نے کہا: جی ہاں۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس ؓ سے کہا: میں تمھیں بھی اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا آپ لوگ بھی اس حقیقت سے آگاہ ہیں؟ انھوں نے کہا: جی ہاں ہمیں اس کا علم ہے۔ حضرت عمر ؓ نے کہا: پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو وفات دی تو حضرت

[٢٩٠٤

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اب میں رسول اللہ ﷺ (کے کاروبار) کا متولی ہوں اور انھوں نے وہ مال اپنے قبضے میں کرلیا اور اس طرزِ عمل کو جاری رکھا جو رسول اللہ ﷺ اس میں سرانجام دیتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو وفات دی تو میں نے کہا: اب میں رسول اللہ ﷺ کے جانشین کا نائب ہوں۔ میں بھی دو سال تک اس پر قابض رہا اور اس مال میں وہی کچھ کرتا رہا جو رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا۔ پھر آپ دونوں میرے پاس آئے، آپ دونوں کی بات بھی ایک تھی اور معاملہ بھی ایک تھا۔ آپ میرے پاس اپنے بھتیجے کی میراث سے اپنا حصہ لینے آئے اور یہ اپنی بیوی کے حصے کے طلبگار تھے جو ان کے والد کی طرف سے انھیں ملتا۔ میں نے کہا: اگر تم چاہتے ہو تو میں تم دونوں کو یہ مال دے دیتا ہوں (اس شرط پر کہ تم یہ مال انھیں مصارف میں خرچ کرو گے جن میں رسول اللہ ﷺ کرتے تھے) لیکن اب تم مجھ سے اس کے علاوہ فیصلہ چاہتے ہو (کہ ان کو آدھا آدھا تقسیم کر دوں؟) اس ذات کی قسم جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں میں اس مال میں اس کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔ اگر آپ اس کے مطابق عمل نہیں کر سکتے تو وہ جائیداد مجھے واپس کر دیں میں (جہاں دوسرے سارے انتظامات کرتا ہوں اس کا بھی بندوبست کرلوں گا)۔

٦٧٢٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَقْسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا، مَّا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَؤُونَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ». [راجع: ٢٧٧٦]

[6729] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے وارث کوئی دینار تقسیم نہ کریں۔ میں نے اپنی بیویوں کے خرچے اور عاملین کی تنخواہوں کے بعد جو چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے۔''

٦٧٣٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ،

[6730] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَسْأَلْنَهُ مِيرَاثَهُنَّ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»؟. [راجع: ٤٠٣٤]

رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے تو آپ کی ازواج مطہرات نے ارادہ کیا کہ حضرت عثمان ؓ کو حضرت ابوبکر ؓ کے پاس بھیجیں تا کہ ان سے اپنی وراثت کا مطالبہ کریں۔ (اس وقت) حضرت عائشہ ؓ نے (انھیں یاد دلاتے ہوئے) کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا: ''ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔''

فائدہ: ہمارے رجحان کے مطابق ان احادیث کو حسب ذیل دو مقاصد کے لیے پیش کیا گیا ہے: ○ حضرات انبیاء ؑ بالخصوص رسول اللہ ﷺ کا ترکہ ایک قومی صدقہ ہے، اس میں ضابطۂ وراثت جاری نہیں ہوگا، اگر ان کی طرف کسی مقام پر لفظ وراثت منسوب ہے تو اس سے علمی اور دینی ورثہ مراد ہے جس کے حق دار تمام اہل اسلام ہیں۔ ○ جو مال وقف ہوتا ہے وہ بھی ضابطۂ وراثت سے مستثنیٰ ہے کیونکہ جس مال میں ضابطۂ میراث جاری ہوتا ہے اس کا ذاتی ملکیت ہونا ضروری ہے۔ حضرت انبیاء ؑ کا مال وقف ہوتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

(٤) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ»

باب: 4- ارشاد نبوی: ''جس نے مال چھوڑا وہ اس کے اہل خانہ کے لیے ہے۔'' کا بیان

٦٧٣١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَّلَمْ يَتْرُكْ وَفَاءً فَعَلَيْنَا قَضَاؤُهُ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ». [راجع: ٢٢٩٨]

[6731] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں اہل ایمان کا خود ان کی جانوں سے زیادہ تعلق دار ہوں، چنانچہ جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر قرض ہو اور اس کی ادائیگی کے لیے اس نے کچھ نہ چھوڑا ہو تو اس کا ادا کرنا ہمارے ذمے ہے اور جو شخص مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے۔''

(٥) بَابُ مِيرَاثِ الْوَلَدِ مِنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ

باب: 5- والدین کی طرف سے اولاد کی وراثت

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: إِذَا تَرَكَ رَجُلٌ أَوِ امْرَأَةٌ بِنْتًا فَلَهَا النِّصْفُ، وَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ فَلَهُنَّ الثُّلُثَانِ، وَإِنْ كَانَ مَعَهُنَّ ذَكَرٌ بُدِئَ بِمَنْ

حضرت زید بن ثابت ؓ نے فرمایا: جب کوئی مرد یا عورت ایک بیٹی چھوڑے تو اس کا نصف مال ہے، اگر دو یا زیادہ بیٹیاں ہوں تو انھیں دو تہائی حصہ ملے گا اور اگر ان کے

شَرِكَهُمْ فَيُؤْتَى فَرِيضَتَهُ، فَمَا بَقِيَ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ.

ساتھ کوئی بیٹا بھی ہو تو پہلے وراثت کا آغاز دوسرے شرکاء سے کیا جائے گا اور جو باقی بچے گا اس میں سے بیٹے کو دو بیٹیوں کے برابر حصہ دیا جائے گا۔

٦٧٣٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ». [انظر: ٦٧٣٥، ٦٧٣٧، ٦٧٤٦]

[6732] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''مقررہ حصے، ان کے حقداروں تک پہنچا دو اور جو باقی بچے وہ میت کے سب سے زیادہ قریبی مرد کے لیے ہے۔''

(٦) بَابُ مِيرَاثِ الْبَنَاتِ

باب:6- بیٹیوں کی وراثت کا بیان

وضاحت: دور جاہلیت میں عربوں کے ہاں ترکے کے وارث صرف وہ بیٹے خیال کیے جاتے تھے جو دشمنوں سے لڑنے اور ان سے انتقام لینے کے اہل ہوتے، عورتوں کو بطور خاص وراثت میں شامل کرنے کا دستور نہیں تھا بلکہ عورت خود ترکہ شمار ہوتی تھی، اللہ تعالیٰ نے عورت کو اس ذلت کے مقام سے نکال کر وراثت میں حصہ دار بنایا۔

٦٧٣٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ [قَالَ]: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَرِضْتُ بِمَكَّةَ مَرَضًا فَأَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَأَتَانِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَّلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: «لَا»، قَالَ: قُلْتُ: فَالشَّطْرُ؟ قَالَ: «لَا»، قُلْتُ: الثُّلُثُ؟ قَالَ: «الثُّلُثُ كَبِيرٌ، إِنَّكَ إِنْ تَرَكْتَ وَلَدَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ». فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِي؟ فَقَالَ: «لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي

[6733] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں مکہ مکرمہ میں ایسا بیمار ہوا کہ مجھے موت نظر آنے لگی، نبی ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے پاس بہت سا مال ہے جبکہ میری وارث صرف میری بیٹی ہے تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہ۔'' میں نے پوچھا: پھر نصف مال صدقہ کر دوں؟ فرمایا: ''نہ۔'' میں نے عرض کی: کیا ایک تہائی کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، گو تہائی بھی بہت زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے بچوں کو مالدار چھوڑو تو یہ اس سے بہت بہتر ہے کہ تم انھیں تنگدست چھوڑ دو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور تم جو بھی خرچ کرو گے اس پر تمھیں ثواب ملے گا یہاں تک کہ اگر تو اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالے تو یہ بھی موجب اجر و

فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللهِ إِلَّا ازْدَدْتَّ بِهِ رِفْعَةً وَّدَرَجَةً، وَلَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، وَلٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ» يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ.

ثواب ہوگا۔'' میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا میں اپنی ہجرت میں پیچھے رہ جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا: ''اگر تو میرے بعد پیچھے رہ بھی گیا تب بھی جو عمل کرے گا اور اس سے اللہ کی خوشنودی مقصود ہوگی تو اس کے ذریعے سے تیرا درجہ اور مرتبہ بلند ہوگا۔ میرے بعد تم یقیناً زندہ رہو گے یہاں تک کہ تم سے بہت لوگوں کو فائدہ پہنچے گا جبکہ بہت سے لوگ ضرر اٹھائیں گے۔ قابل افسوس تو سعد بن خولہ ہیں۔'' رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں اس لیے اظہار افسوس کیا کہ ان کی وفات مکہ مکرمہ میں ہی ہوگئی۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَسَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ. [راجع: ٥٦]

سفیان نے کہا: سعد بن خولہ، قبیلۂ بنو عامر بن لؤی کے فرد تھے۔

٦٧٣٤ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: أَتَانَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالْيَمَنِ مُعَلِّمًا وَّأَمِيرًا، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ رَّجُلٍ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَأُخْتَهُ، فَأَعْطَى الْاِبْنَةَ النِّصْفَ وَالْأُخْتَ النِّصْفَ. [انظر: ٦٧٤١]

[6734] حضرت اسود بن یزید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمارے پاس یمن میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ معلم یا امیر کی حیثیت سے آئے، ہم نے ان سے ایک ایسے شخص کے ترکے کے متعلق دریافت کیا جس کی وفات ہوئی ہو اور اس نے ایک بیٹی اور بہن چھوڑی ہو تو انھوں نے بیٹی کو نصف اور بہن کو نصف دیا۔

(٧) بَابُ مِيرَاثِ ابْنِ الْابْنِ إِذَا لَمْ يَكُنِ ابْنٌ

باب: 7- پوتے کی میراث جبکہ بیٹا نہ ہو

وَقَالَ ابْنُ ثَابِتٍ: وَلَدُ الْأَبْنَاءِ بِمَنْزِلَةِ الْوَلَدِ إِذَا لَمْ يَكُنْ دُونَهُمْ وَلَدٌ ذَكَرٌ، ذَكَرُهُمْ كَذَكَرِهِمْ، وَأُنْثَاهُمْ كَأُنْثَاهُمْ، يَرِثُونَ كَمَا يَرِثُونَ وَيَحْجُبُونَ كَمَا يَحْجُبُونَ، وَلَا يَرِثُ وَلَدُ الْابْنِ مَعَ الْابْنِ.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیٹوں کی اولاد بیٹوں کے درجے میں ہے۔ اگر مرنے والے کا کوئی بیٹا نہ ہو تو ایسی صورت میں پوتے بیٹوں کی طرح اور پوتیاں بیٹیوں کی طرح ہوں گی۔ انھیں اسی طرح وراثت ملے گی جس طرح بیٹوں اور بیٹیوں کو ملتی ہے۔ ان کی وجہ سے کچھ رشتے دار اسی طرح حق وراثت سے محروم ہوں گے جس طرح بیٹوں اور بیٹیوں کی موجودگی میں محروم ہو جاتے ہیں، البتہ اگر بیٹا ہو تو پوتا وراثت میں سے کچھ نہیں پائے گا۔

٦٧٣٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ». [راجع: ٦٧٣٢]

[6735] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مقررہ حصے ان کے حق داروں کو دو اور جو باقی رہ جائے وہ اس (میت) کے قریبی مذکر رشتے دار کے لیے ہے۔“

(٨) بَابُ مِيرَاثِ ابْنَةِ ابْنٍ مَّعَ ابْنَةٍ

باب:8- بیٹی کے ساتھ پوتی کی وراثت کا بیان

٦٧٣٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو قَيْسٍ: سَمِعْتُ هُزَيْلَ بْنَ شُرَحْبِيلَ قَالَ: سُئِلَ أَبُو مُوسَى عَنِ ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَّأُخْتٍ، فَقَالَ: لِلِابْنَةِ النِّصْفُ، وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ، وَائْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَيُتَابِعُنِي، فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَّأُخْبِرَ بِقَوْلِ أَبِي مُوسَى، فَقَالَ: لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ، أَقْضِي فِيهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ لِلِابْنَةِ النِّصْفُ، وَلِابْنَةِ الِابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ، فَأَتَيْنَا أَبَا مُوسَى فَأَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هٰذَا الْحَبْرُ فِيكُمْ. [انظر: ٦٧٤٢]

[6736] حضرت ہذیل بن شرحبیل سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے بیٹی، پوتی اور بہن کی وراثت کے متعلق دریافت کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: بیٹی کے لیے نصف اور بہن کے لیے بھی نصف ہے۔ تم حضرت ابن مسعود ؓ کے پاس جاؤ وہ بھی اس مسئلے میں میری موافقت کریں گے۔ پھر جب حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے پوچھا گیا اور انھیں حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ کی بات پہنچائی گئی تو انھوں نے فرمایا: اگر میں ایسا فتویٰ دوں تو یقیناً میں گمراہ ہو گیا اور ٹھیک راستے سے بھٹک گیا۔ میں اس کے متعلق وہی فیصلہ کروں گا جو نبی ﷺ نے کیا تھا کہ بیٹی کو نصف ملے گا، پوتی کو چھٹا حصہ دیا جائے گا، اس طرح دو تہائی پورے ہو جائیں گے اور جو باقی بچے گا وہ بہن کو دیا جائے گا۔ ہم دوبارہ حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ کے پاس آئے اور انھیں حضرت ابن مسعود ؓ کے فتویٰ سے آگاہ کیا تو انھوں نے فرمایا: جب تک علم کا یہ سمندر تم میں موجود ہے مجھ سے مسائل نہ پوچھا کرو۔

(٩) بَابُ مِيرَاثِ الْجَدِّ مَعَ الْأَبِ وَالْإِخْوَةِ

باب:9- باپ اور بھائیوں کے ساتھ دادے کی وراثت کا بیان

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَّابْنُ عَبَّاسٍ وَّابْنُ الزُّبَيْرِ:

حضرت ابوبکر ؓ، حضرت ابن عباس ؓ اور حضرت

اَلْجَدُّ: أَبٌ. وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿يَـٰبَنِيٓ ءَادَمَ﴾ [الأعراف:٢٦] ﴿وَٱتَّبَعْتُ مِلَّةَ ءَابَآءِيٓ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْحَـٰقَ وَيَعْقُوبَ﴾ [يوسف:٣٨] وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّ أَحَدًا خَالَفَ أَبَا بَكْرٍ فِي زَمَانِهِ وَأَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ مُتَوَافِرُونَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَرِثُنِي ابْنُ ابْنِي دُونَ إِخْوَتِي، وَلَا أَرِثُ أَنَا ابْنَ ابْنِي، وَيُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّابْنِ مَسْعُودٍ وَّزَيْدٍ أَقَاوِيلُ مُخْتَلِفَةٌ.

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دادا، باپ کی طرح ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بطور دلیل یہ آیات پڑھیں: ''اے آدم کے بیٹو!'' (حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا:) ''میں نے اپنے باپ ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے مسلک کو اختیار کیا ہے۔'' اس امر کا کہیں ذکر نہیں ہے کہ اس وقت کسی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ان کے زمانے میں اختلاف کیا ہو، حالانکہ نبی ﷺ کے صحابۂ کرام کی تعداد اس وقت بہت زیادہ تھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مزید کہا: میرے وارث میرے پوتے ہوں گے بھائی نہیں ہوں گے لیکن میں اپنے پوتوں کا وارث نہیں ہوں گا۔ حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابن مسعود اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے اس مسئلے میں مختلف اقوال منقول ہیں۔

٦٧٣٧ - **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ». [راجع: ٦٧٣٢]

[6737] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مقررہ حصے ان کے حقداروں تک پہنچا دو اور جو باقی رہ جائے وہ میت کے سب سے زیادہ قریب والے مرد کے لیے ہے۔''

٦٧٣٨ - **حَدَّثَنَا** أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهُ وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ، أَوْ قَالَ: خَيْرٌ»، فَإِنَّهُ أَنْزَلَهُ أَبًا أَوْ قَالَ: قَضَاهُ أَبًا. [راجع: ٤٦٧]

[6738] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو فرمایا ہے: اگر میں اس امت میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن اسلام کی دوستی افضل یا بہتر ہے۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دادے کو باپ کے قائم مقام قرار دیا ہے، یا انھوں نے فیصلہ دیا ہے کہ دادا، باپ کی جگہ پر ہے۔

(١٠) بَابُ مِيرَاثِ الزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ وَغَيْرِهِ

باب: 10- اولاد وغیرہ کی موجودگی میں شوہر کی میراث

٦٧٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ، وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ، فَنَسَخَ اللهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا أَحَبَّ، فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ، وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ، لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسَ، وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ، وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ. [راجع: ٢٧٤٧]

[6739] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: پہلے سارا مال اولاد کے لیے ہوتا تھا اور والدین کے لیے وصیت تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں سے جو چاہا منسوخ کر دیا اور لڑکوں کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ دیا، نیز والدین میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ دیا۔ اس کے علاوہ بیوی کے لیے آٹھواں اور چوتھا حصہ مقرر فرمایا اور شوہر کو نصف یا چوتھائی حصے کا حق دار قرار دیا۔

(١١) بَابُ مِيرَاثِ الْمَرْأَةِ وَالزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ وَغَيْرِهِ

باب: 11- اولاد وغیرہ کی موجودگی میں بیوی اور شوہر کی میراث

٦٧٤٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: قَضٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِّنْ بَنِي لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا، بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ، ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضٰى لَهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ، فَقَضٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا، وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا. [راجع: ٥٧٥٨]

[6740] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو لحیان کی ایک عورت کے جنین کے متعلق فیصلہ فرمایا جو مردہ پیدا ہوا تھا کہ مارنے والی عورت ایک غلام یا لونڈی خون بہا کے طور پر ادا کرے، پھر وہ عورت جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا مر گئی تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اس کی وراثت اس کے بیٹوں اور شوہر کے لیے ہے جبکہ دیت اس کے کنبے والوں کو ادا کرنا ہوگی۔

(١٢) بَابُ مِيرَاثِ الْأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةً

باب: 12- بہنوں کی وراثت جبکہ وہ بیٹیوں کے ساتھ عصبہ بن جائیں

٦٧٤١ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَضٰى فِينَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: النِّصْفُ

[6741] حضرت اسود بن یزید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہمارے درمیان یہ فیصلہ کیا تھا کہ آدھا بیٹی کو ملے گا اور آدھا بہن کو۔ پھر سلیمان نے یہ حدیث بیان کی تو

لِلْاِبْنَةِ، وَالنِّصْفُ لِلْأُخْتِ. ثُمَّ قَالَ سُلَيْمَانُ: قَضٰى فِينَا، وَلَمْ يَذْكُرْ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٦٧٣٤]

اتنا ہی کہا کہ (حضرت معاذ ؓ نے) ہمارے درمیان فیصلہ کیا تھا۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک کا ذکر نہیں کیا۔

فائدہ: علمائے امت کا اس امر پر اتفاق ہے کہ بہنیں، بیٹیوں کے ہمراہ عصبہ ہوتی ہیں، یعنی بیٹیوں کا حصہ دینے کے بعد جو باقی بچے وہ بہنوں کو ملے گا، اس کی متعدد صورتیں ہو سکتی ہیں۔

٦٧٤٢ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: لَأَقْضِيَنَّ فِيهَا بِقَضَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ، وَلِابْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ. [راجع: ٦٧٣٦]

[6742] حضرت ہذیل سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا: میں تو اس معاملے میں وہی فیصلہ کروں گا جو نبی ﷺ نے کیا تھا، آپ نے بیٹی کو نصف، پوتی کو چھٹا حصہ اور جو باقی بچا وہ بہن کو دیا تھا۔

(١٣) بَابُ مِيرَاثِ الْأَخَوَاتِ وَالْإِخْوَةِ

باب: 13- بہنوں اور بھائیوں کی وراثت کا بیان

وضاحت: بہن بھائیوں کی تین اقسام ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے: ○ حقیقی بہن بھائی، جو ماں باپ دونوں کی طرف سے ہوں۔ ○ پدری: جن کا باپ ایک اور مائیں مختلف ہوں۔ ○ مادری بہن بھائی: جن کی ماں ایک اور باپ مختلف ہوں۔ اس عنوان سے مراد پہلی دو اقسام ہیں۔

٦٧٤٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا مَرِيضٌ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ نَضَحَ عَلَيَّ مِنْ وَّضُوئِهِ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّمَا لِي أَخَوَاتٌ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ. [راجع: ١٩٤]

[6743] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ میرے ہاں تشریف لائے جبکہ میں بیمار تھا۔ آپ نے پانی منگوایا اور وضو فرمایا، پھر اپنے وضو کے پانی سے مجھ پر چھینٹے مارے تو مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میری بہنیں ہیں، اس پر فرائض سے متعلقہ آیت نازل ہوئی۔

(١٤) بَابٌ: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ ٱللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي ٱلْكَلَٰلَةِ ۚ إِنِ ٱمْرُؤٌا۟ هَلَكَ لَيْسَ لَهُۥ وَلَدٌ وَلَهُۥٓ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ إِن لَّمْ يَكُن لَّهَا وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَتَا ٱثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا ٱلثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ ۚ وَإِن كَانُوٓا۟ إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ ٱلْأُنثَيَيْنِ ۗ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمْ أَن تَضِلُّوا۟ ۗ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌۢ﴾ [النساء: ١٧٦]

باب: 14- ارشاد باری تعالیٰ: ”لوگ آپ سے (کلالہ کے متعلق) فتویٰ پوچھتے ہیں۔ آپ ان سے کہہ دیں: اللہ تعالیٰ تمھیں کلالہ کے بارے میں یہ فتویٰ دیتا ہے کہ اگر کوئی ایسا شخص مر جائے جس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی صرف ایک بہن ہو تو اسے ترکے کا نصف ملے گا اور وہ (بھائی) خود اس (بہن) کا وارث ہوگا اگر اس (بہن) کی کوئی اولاد نہ ہو اور اگر بہنیں دو ہوں تو انھیں ترکے کا دو تہائی ملے گا اور اگر وہ کئی بھائی بہن ہوں تو مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ تمھارے لیے کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم بھٹکتے نہ پھرو اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔“ کا بیان

٦٧٤٤ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُورَةِ النِّسَاءِ ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ ٱللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي ٱلْكَلَٰلَةِ﴾. [راجع: ٤٣٦٤]

[6744] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: سب سے آخری آیت جو نازل ہوئی وہ سورۂ نساء کا خاتمہ ہے اور وہ یہ ہے: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾

(١٥) بَابٌ: اِبْنَيْ عَمٍّ أَحَدُهُمَا أَخٌ لِّلْأُمِّ وَالْآخَرُ زَوْجٌ

باب: 15- چچا کے دو بیٹے جن میں سے ایک میت کا مادری بھائی اور دوسرا اس کا شوہر ہو تو؟

وَقَالَ عَلِيٌّ: لِلزَّوْجِ النِّصْفُ، وَلِلْأَخِ مِنَ الْأُمِّ السُّدُسُ، وَمَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خاوند کو نصف ملے گا اور مادری بھائی کو $\frac{1}{6}$ دیا جائے گا اور باقی ($\frac{1}{3}$) ان دونوں (خاوند اور مادری بھائی) میں برابر، برابر تقسیم کر دیا جائے گا۔

٦٧٤٥ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،

[6745] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں اہل ایمان کا خود

(١٧) بَابُ مِيرَاثِ الْمُلَاعَنَةِ

باب: 17- لعان شدہ بچے کی وراثت کا بیان

وضاحت: اگر خاوند اپنی بیوی پر تہمت لگائے اور اس کے پاس مدعا ثابت کرنے کے لیے کوئی گواہ نہ ہو تو وہاں بیوی اور خاوند کے درمیان لعان ہوتا ہے جس کی تفصیل سورۃ النور آیت: 4 تا 9 میں بیان کی گئی ہے۔ اس لعان کے بعد جو بچہ پیدا ہو گا اسے ماں کی طرف منسوب کیا جائے گا۔ وہ بچہ ماں کا وارث ہو گا اور ماں اس بچے کی وارث ہو گی۔ لعان کرنے والی عورت کا خاوند اس بچے کے مال کا وارث نہیں ہو گا۔

٦٧٤٨ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا، فَفَرَّقَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ. [راجع: ٤٧٤٨]

[6748] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے عہد مبارک میں اپنی بیوی سے لعان کیا اور اس کے بچے کو اپنا بچہ ماننے سے انکار کر دیا تو نبی ﷺ نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کرا دی اور بچے کو ماں کے ساتھ لاحق (منسوب) کر دیا۔

(١٨) بَابٌ: اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ حُرَّةً كَانَتْ أَوْ أَمَةً

باب: 18- بچہ صاحب فراش کا ہے اسے جنم دینے والی خواہ آزاد ہو یا لونڈی

٦٧٤٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدٍ: أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ: ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ: فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَالَ عَبْدُ ابْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ»، ثُمَّ

[6749] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ عتبہ، اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کو وصیت کر گیا تھا کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا میرا ہے، اسے اپنی پرورش میں لے لینا، چنانچہ فتح مکہ کے سال حضرت سعد ؓ نے اسے لینا چاہا اور کہا: یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اور اس نے مجھے اس کے متعلق وصیت کی تھی۔ عبد بن زمعہ ؓ کھڑے ہوئے اور کہا: یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا لڑکا ہے، نیز اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ آخر یہ دونوں اپنا معاملہ نبی ﷺ کے پاس لے گئے تو حضرت سعد ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے جبکہ اس نے مجھے اس کے متعلق وصیت بھی کی تھی۔ حضرت عبد بن زمعہ ؓ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کی

(١٧) بَابُ مِيرَاثِ الْمُلَاعَنَةِ

باب: 17- لعان شدہ بچے کی وراثت کا بیان

وضاحت: اگر خاوند اپنی بیوی پر تہمت لگائے اور اس کے پاس مدعا ثابت کرنے کے لیے کوئی گواہ نہ ہو تو وہاں بیوی اور خاوند کے درمیان لعان ہوتا ہے جس کی تفصیل سورۃ النور آیت: 4 تا 9 میں بیان کی گئی ہے۔ اس لعان کے بعد جو بچہ پیدا ہوگا اسے ماں کی طرف منسوب کیا جائے گا۔ وہ بچہ ماں کا وارث ہوگا اور ماں اس بچے کی وارث ہوگی۔ لعان کرنے والی عورت کا خاوند اس بچے کے مال کا وارث نہیں ہوگا۔

٦٧٤٨ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَانْتَفٰى مِنْ وَلَدِهَا، فَفَرَّقَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ. [راجع: ٤٧٤٨]

[6748] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے عہد مبارک میں اپنی بیوی سے لعان کیا اور اس کے بچے کو اپنا بچہ ماننے سے انکار کر دیا تو نبی ﷺ نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کرا دی اور بچے کو ماں کے ساتھ لاحق (منسوب) کر دیا۔

(١٨) بَابٌ: اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ حُرَّةً كَانَتْ أَوْ أَمَةً

باب: 18- بچہ صاحب فراش کا ہے اسے جنم دینے والی خواہ آزاد ہو یا لونڈی

٦٧٤٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ عَهِدَ إِلٰى أَخِيهِ سَعْدٍ: أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ: ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ: فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَالَ عَبْدُ ابْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ»، ثُمَّ

[6749] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ عتبہ، اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو وصیت کر گیا تھا کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا میرا ہے، اسے اپنی پرورش میں لے لینا، چنانچہ فتح مکہ کے سال حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لینا چاہا اور کہا: یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اور اس نے مجھے اس کے متعلق وصیت کی تھی۔ عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا لڑکا ہے، نیز اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ آخر یہ دونوں اپنا معاملہ نبی ﷺ کے پاس لے گئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے جبکہ اس نے مجھے اس کے متعلق وصیت بھی کی تھی۔ حضرت عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کی

قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: «اِحْتَجِبِي مِنْهُ» لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ، فَمَا رَآها حَتَّى لَقِيَ اللهَ.
[راجع: ٢٠٥٣]

لونڈی کا بیٹا ہے اور اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ نبی ﷺ نے (بیانات سن کر) فرمایا: ''اے عبد بن زمعہ! یہ تمھارے پاس رہے گا۔ بچہ اسی کا ہوتا ہے جس کے بستر پر وہ پیدا ہو اور زانی کے لیے تو پتھر ہیں۔'' پھر آپ نے ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ ؓ سے فرمایا: ''اس سے پردہ کیا کرو۔'' اس وجہ سے کہ آپ نے اس کی مشابہت عتبہ سے دیکھی، چنانچہ اس لڑکے نے پھر حضرت سودہ بنت زمعہ ؓ کو نہ دیکھا حتی کہ فوت ہو گیا۔

٦٧٥٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْوَلَدُ لِصَاحِبِ الْفِرَاشِ».
[راجع: ٦٨١٨]

[6750] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بچہ صاحب فراش کا ہوگا۔''

(١٩) بَابٌ: اَلْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، وَمِيرَاثُ اللَّقِيطِ

باب: 19- غلام لونڈی کا ترکہ وہی لے گا جو اسے آزاد کرے، نیز لقیط کی وراثت کا بیان

وَقَالَ عُمَرُ: اَللَّقِيطُ حُرٌّ.

حضرت عمر ؓ نے فرمایا: لقیط آزاد ہے۔

وضاحت: لقیط اس بچے کو کہتے ہیں جو راستے میں پڑا ہوا ملے اور اسے اٹھا لیا جائے۔ حضرت عمر ؓ نے اس کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ اسے غلام بنالینا جائز نہیں، وہ آزاد ہے۔ لاوارث ہونے کی وجہ سے اس کا ترکہ بیت المال میں جمع کرا دیا جائے کیونکہ اس کی ولا تمام مسلمانوں کے لیے ہے۔

٦٧٥١ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِشْتَرِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ»، وَأُهْدِيَ لَهَا شَاةٌ، فَقَالَ: «هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ».

[6751] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے خرید لو، ولا تو اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرتا ہے۔'' حضرت بریرہ ؓ کو ایک بکری بطور صدقہ ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اس کے لیے صدقہ تھی لیکن ہمارے لیے ہدیہ ہے۔''

قَالَ الْحَكَمُ: وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا، وَقَوْلُ

حکم نے کہا: بریرہ کا شوہر آزاد تھا لیکن حکم کا قول مرسل

الْحَكَمِ مُرْسَلٌ.

طور پر منقول ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: رَأَيْتُهُ عَبْدًا. [راجع: ٤٥٦]

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: میں نے اسے غلام دیکھا ہے۔

٦٧٥٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ». [راجع: ٢١٥٦]

[6752] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''ولا تو اسی کے لیے ہے جس نے آزاد کیا۔''

(٢٠) بَابُ مِيرَاثِ السَّائِبَةِ

باب:20- سائبہ کی وراثت کا بیان

وضاحت: سائبہ سے مراد وہ غلام ہے جسے اس کا آقا کہتا کہ تجھ پر کسی کی ولایت نہیں اور تو سائبہ ہے۔ اس سے مراد اس کی آزادی ہوتی تھی۔ ایسا غلام اگر مرجائے تو اس کا ترکہ کسے ملے گا؟ جمہور کا موقف ہے کہ اس کا ترکہ آزاد کرنے والے کو ملے گا۔[1]

٦٧٥٣ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْإِسْلَامِ لَا يُسَيِّبُونَ، وَإِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يُسَيِّبُونَ.

[6753] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: مسلمان سائبہ نہیں بناتے (بتوں کے نام پر جانور نہیں چھوڑتے۔) دور جاہلیت میں مشرکین (بتوں کے نام پر) آزاد کرتے تھے۔

٦٧٥٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ لِتُعْتِقَهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ لِأُعْتِقَهَا، وَإِنَّ أَهْلَهَا يَشْتَرِطُونَ وَلَاءَهَا فَقَالَ: «أَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، أَوْ قَالَ: أَعْطَى الثَّمَنَ»، قَالَ: فَاشْتَرَتْهَا فَأَعْتَقَتْهَا، قَالَ: وَخُيِّرَتْ فَاخْتَارَتْ

[6754] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لیے خریدا تو اس کے آقاؤں نے شرط عائد کر دی کہ اس کی ولا ان کے لیے ہو گی۔ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لیے خریدنا چاہا لیکن اس کے آقاؤں نے اپنے لیے اس کی ولا کو مشروط کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اس کو آزاد کر دے، ولا تو آزاد کرنے والے کے ساتھ قائم ہوتی ہے۔'' یا فرمایا: ''قیمت ادا کرنے والے کے

1 فتح الباري: 50/12.

نَفْسَهَا وَقَالَتْ: لَوْ أُعْطِيتُ كَذَا وَكَذَا مَا كُنْتُ مَعَهُ. قَالَ الْأَسْوَدُ: وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا، قَوْلُ الْأَسْوَدِ مُنْقَطِعٌ، وَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ: رَأَيْتُهُ عَبْدًا، أَصَحُّ. [راجع: ٤٥٦]

لیے ولا ہوتی ہے۔'' راوی کہتے ہیں: حضرت عائشہ ؓ نے اسے خرید کر آزاد کر دیا، پھر اسے اختیار دیا گیا کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ رہ سکتی ہیں اور اس سے علیحدہ بھی ہو سکتی ہیں، چنانچہ انھوں نے اپنے شوہر سے علیحدگی کو پسند کیا اور کہا: اگر مجھے اتنا اتنا مال دیا جائے تو بھی اس کے ساتھ رہنا پسند نہیں کروں گی۔ اسود نے کہا: اس کا شوہر آزاد تھا۔ ان کا قول منقطع ہونے کی وجہ سے قابل حجت نہیں اور حضرت ابن عباس ؓ کا قول صحیح تر ہے کہ میں نے اسے غلام دیکھا ہے۔

(٢١) بَابُ إِثْمِ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ مَّوَالِيهِ

باب: 21- اس شخص کا گناہ جو اپنے آقاؤں سے اظہار براءت کرے

٦٧٥٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَّقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابُ اللهِ غَيْرَ هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ، قَالَ: فَأَخْرَجَهَا فَإِذَا فِيهَا أَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَأَسْنَانِ الْإِبِلِ، قَالَ: وَفِيهَا: «الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَّا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، أَوْ آوَى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ، وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، يَّسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ». [راجع: ١١١]

[6755] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہمارے پاس اللہ کی کتاب کے علاوہ اور کوئی نوشتہ نہیں جسے ہم پڑھتے ہوں، ہاں یہ ایک صحیفہ بھی ہے، چنانچہ آپ نے وہ صحیفہ نکالا تو اس میں زخموں کے قصاص اور اونٹوں کی زکاۃ کے مسائل تھے۔ اس میں یہ بھی تھا: ''مدینہ عیر پہاڑ سے ثور تک حرم ہے۔ اس میں جس نے کسی بدعت کو ایجاد کیا یا کسی بدعتی کو جگہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اس کا کوئی نفل یا فرض قبول نہیں کیا جائے گا اور جس نے اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر دوسرے لوگوں سے موالات قائم کر لی، اس پر اللہ کی لعنت، نیز فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اس کا کوئی نفل یا فرض قبول نہیں ہو گا۔ مسلمانوں کا عہد ذمہ ایک ہی ہے۔ ادنیٰ مسلمان بھی اس کی تکمیل میں کوشش کرے۔ جس نے مسلمانوں کے عہد کو پامال کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اس کا کوئی نیک عمل

فرض یا نفل قبول نہیں کیا جائے گا۔"

فائدہ: اس حدیث میں "اجازت کے بغیر" کے الفاظ محض اتفاقی ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اگر آقا اپنے غلام کو کسی دوسرے کی طرف نسبت کرنے کی اجازت دے دے تو ایسا کرنا جائز ہے۔

٦٧٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ. [راجع: ٢٥٣٥]

[6756] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ولا کی خرید و فروخت اور اس کے ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(٢٢) بَابٌ: إِذَا أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ

باب: 22- جب کوئی کافر، کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے تو؟

وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَرَى لَهُ وِلَايَةً. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ»، وَيُذْكَرُ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ رَفَعَهُ قَالَ: «هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ». وَاخْتَلَفُوا فِي صِحَّةِ هٰذَا الْخَبَرِ.

امام حسن بصری اس کے ساتھ تعلق ولا کو درست نہیں سمجھتے تھے کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "ولا صرف آزاد کرنے والے کے لیے ہے۔" حضرت تمیم داری ؓ سے مرفوع روایت ہے: "وہ شخص زندگی اور موت دونوں حالتوں میں دیگر لوگوں سے اس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔" لیکن اس روایت کی صحت میں اختلاف ہے۔

٦٧٥٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا: نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ». [راجع: ٢١٥٦]

[6757] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ نے لونڈی (بریرہ) خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو لونڈی کے آقاؤں نے کہا: ہم آپ کو لونڈی اس شرط پر فروخت کرتے ہیں کہ اس کی ولا ہمارے لیے ہوگی۔ ام المومنین ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: "ان کی شرط تمھیں خریدنے سے منع نہ کرے کیونکہ ولا کا حق دار تو وہی ہوتا ہے جو اسے آزاد کرتا ہے۔"

٦٧٥٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ

[6758] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے بریرہ ؓ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو اس کے

عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتِ: اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «أَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ»، قَالَتْ: فَأَعْتَقْتُهَا، قَالَتْ: فَدَعَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَقَالَتْ: لَوْ أَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا بِتُّ عِنْدَهُ، فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا. [راجع: ٤٥٦]

آقاؤں نے ولا اپنے لیے رکھنے کی شرط عائد کی۔ میں نے اس امر کا تذکرہ نبی ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ''تم اسے خرید کر آزاد کر دو، ولا تو اس کے لیے ہوتی ہے جو روپے خرچ کرے، چنانچہ میں نے اسے خرید کر آزاد کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور اپنے خاوند کی زوجیت میں رہنے یا نہ رہنے کا اختیار دیا، حضرت بریرہ ؓ نے کہا: اگر وہ مجھے اتنا اتنا مال بھی دے تو میں پھر بھی اس کے پاس نہ رہوں گی، چنانچہ انھوں نے شوہر سے آزادی کو پسند کیا۔

(٢٣) بَابُ مَا يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ

باب: 23- عورتوں کا ولا کا وارث بننا

٦٧٥٩ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَقَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّهُمْ يَشْتَرِطُونَ الْوَلَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ». [راجع: ٢١٥٦]

[6759] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو نبی ﷺ سے کہا: اس کے آقا اپنے لیے ولا کی شرط لگاتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم بریرہ کو خرید لو، ولا اسی کے لیے ہے جو آزاد کرتا ہے۔''

٦٧٦٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ وَوَلِيَ النِّعْمَةَ». [راجع: ٤٥٦]

[6760] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ولا تو اس کا حق ہے جو قیمت دے اور (اسے آزاد کر کے) احسان کرے۔''

(٢٤) بَابٌ: مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَابْنُ الْأُخْتِ مِنْهُمْ

باب: 24- کسی قوم کا آزاد کردہ غلام انھی میں سے ہے اور قوم کا بھانجا بھی انھی میں داخل ہوگا

٦٧٦١ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ

[6761] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کسی

اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ» أَوْ كَمَا قَالَ.

گھرانے کا آزاد کردہ غلام اسی کا ایک فرد ہوتا ہے۔" اَوْ كَمَا قَالَ۔

٦٧٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ، أَوْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ». [راجع: ٣١٤٦]

[6762] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "کسی گھرانے کا بھانجا انھی میں سے ہے۔"

(٢٥) بَابُ مِيرَاثِ الْأَسِيرِ

باب: 25- قیدی کی وراثت کا بیان

قَالَ: وَكَانَ شُرَيْحٌ يُوَرِّثُ الْأَسِيرَ فِي أَيْدِي الْعَدُوِّ وَيَقُولُ: هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ. وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: أَجِزْ وَصِيَّةَ الْأَسِيرِ وَعَتَاقَتَهُ وَمَا صَنَعَ فِي مَالِهِ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ عَنْ دِينِهِ، فَإِنَّمَا هُوَ مَالُهُ يَصْنَعُ فِيهِ مَا يَشَاءُ.

قاضی شریح دشمن کے ہاتھوں قیدی کو ترکے سے حصہ دلاتے تھے اور کہتے تھے: وہ تو اور زیادہ اس کا محتاج ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا: قیدی کی وصیت، اس کی آزادی اور جو کچھ وہ اپنے مال میں تصرف کرے وہ جائز اور نافذ ہے جب تک وہ اپنے دین سے برگشتہ نہ ہو کیونکہ وہ مال اسی کا ہے، وہ اس میں جس طرح چاہے تصرف کر سکتا ہے۔

٦٧٦٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ، وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا». [راجع: ٢٢٩٨]

[6763] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جس نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے اور جس نے قرض یا محتاج اہل وعیال چھوڑا وہ ہمارے ذمے ہے۔"

(٢٦) بَابٌ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ، وَإِذَا أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ الْمِيرَاثُ فَلَا مِيرَاثَ لَهُ

باب: 26- مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا۔ اگر ترکہ تقسیم ہونے سے پہلے مسلمان ہو گیا تو بھی ترکے میں اس کا حق نہیں ہوگا

٦٧٦٤ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ

[6764] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور نہ کافر کسی مسلمان ہی کا وارث بنتا ہے۔"

عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ». [راجع: ١٥٨٨]

(٢٧) بَابُ مِيرَاثِ الْعَبْدِ النَّصْرَانِيِّ وَالْمُكَاتَبِ النَّصْرَانِيِّ، وَ إِثْمِ مَنِ انْتَفَى مِنْ وَلَدِهِ

باب: 27- عیسائی غلام اور عیسائی مکاتب کی وراثت کا بیان، نیز اس شخص کے گناہ کا بیان جو اپنے بچے کی نفی کرے

وضاحت: مکاتب وہ غلام ہوتا ہے جو اپنے آقا سے تحریری معاہدہ کرتا ہے کہ وہ ایک طے شدہ مدت میں مقررہ رقم ادا کر کے آزاد ہو جائے گا، امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کے متعلق کوئی حدیث پیش نہیں کی ہے کیونکہ اس کا حکم سابقہ حدیث سے اخذ کیا جا سکتا ہے کہ کوئی مسلمان کسی کافر کا مال بطور وراثت نہیں لے سکتا۔

(٢٨) بَابُ مَنِ ادَّعَى أَخًا أَوِ ابْنَ أَخٍ

باب: 28- جو کسی شخص کے متعلق اپنا بھائی یا بھتیجا ہونے کا دعویٰ کرے

٦٧٦٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا قَالَتِ: اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ، فَقَالَ سَعْدٌ: هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ، انْظُرْ إِلٰى شَبَهِهِ، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: هٰذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللهِ! وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلٰى شَبَهِهِ فَرَأٰى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ، فَقَالَ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ»، قَالَتْ: فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ بَعْدُ. [راجع: ٢٠٥٣]

[6765] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہما کا ایک لڑکے کے متعلق جھگڑا ہوا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ لڑکا میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے۔ اس نے مجھے وصیت کی تھی کہ وہ اس کا بیٹا ہے۔ آپ اس کی شکل و صورت پر نظر فرمائیں۔ عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ میرا بھائی ہے۔ میرے والد کے بستر پر ان کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے لڑکے کی شکل و صورت دیکھی تو اس کی عتبہ سے واضح طور پر مشابہت تھی، چنانچہ آپ نے فرمایا: ''اے عبد بن زمعہ! یہ لڑکا آپ کے لیے ہے کیونکہ بچہ بستر والے کا ہوتا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں، اور اے سودہ بنت زمعہ! تم اس لڑکے سے پردہ کرو۔'' چنانچہ پھر اس لڑکے نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا۔

(٢٩) بَابُ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ

باب: 29- جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا

٦٧٦٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ - هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ -: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ». [راجع: ٤٣٢٦]

[6766] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے اپنی نسبت اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف کی، حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہے۔''

٦٧٦٧ - فَذَكَرْتُهُ لِأَبِي بَكْرَةَ فَقَالَ: وَأَنَا سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٤٣٢٧]

[6767] میں نے اس حدیث کا ذکر حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے کیا تو انھوں نے کہا: اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے میرے دونوں کانوں نے بھی سنا ہے اور میرے دل نے اس کو محفوظ (یاد) رکھا ہے۔

٦٧٦٨ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ».

[6768] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اپنے باپ دادا سے اعراض نہ کرو۔ جس نے اپنے باپ سے روگردانی کی، اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔''

فائدہ: دور جاہلیت میں لوگ جب کسی کو منہ بولا بیٹا بنا لیتے تو وہ بیٹا خود کو اپنے باپ کے علاوہ اسی کی طرف منسوب کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ احزاب میں اس بات کا سختی سے نوٹس لیا ہے۔ امتناعی حکم کے باوجود آج اکثر لوگ لے پالک کو اپنی طرف ہی منسوب کرتے ہیں۔ شریعت میں اس کی قطعاً اجازت نہیں۔

(٣٠) بَابٌ: إِذَا ادَّعَتِ الْمَرْأَةُ ابْنًا

باب: 30- جب کوئی عورت کسی بیٹے کا دعویٰ کرے

٦٧٦٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ [قَالَ]: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «كَانَتِ امْرَأَتَانِ، مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا، جَاءَ

[6769] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو عورتیں تھیں۔ ان کے ساتھ ان کے دو بیٹے بھی تھے۔ بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک بیٹا اٹھا کر لے گیا۔ اس نے اپنی سہیلی سے کہا کہ بھیڑیا تیرا بیٹا لے گیا

الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، فَقَالَتِ الْأُخْرٰى: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، فَتَحَاكَمَتَا إِلٰى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَضٰى بِهِ لِلْكُبْرٰى، فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ: ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا، فَقَالَتِ الصُّغْرٰى: لَا تَفْعَلْ، يَرْحَمُكَ اللهُ، هُوَ ابْنُهَا، فَقَضٰى بِهِ لِلصُّغْرٰى».

ہے۔ دوسری عورت نے کہا: وہ تو تیرا بیٹا لے گیا ہے۔ دونوں حضرت داود علیہ السلام کے پاس فیصلہ لے گئیں تو انھوں نے فیصلہ بڑی کے حق میں دے دیا۔ پھر وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس فیصلہ لے گئیں اور واقعہ سے انھیں آگاہ کیا تو انھوں نے فرمایا: میرے پاس چھری لاؤ، میں اس بچے کو تم دونوں کے درمیان تقسیم کر دیتا ہوں، چھوٹی عورت نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! آپ ایسا نہ کریں، یہ اس (بڑی) کا ہی بیٹا ہے۔ اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے چھوٹی کے حق میں فیصلہ کر دیا۔''

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاللهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، وَمَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا: الْمُدْيَةَ. [راجع: ٣٤٢٧]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اس دن سے پہلے کبھی سکّین کا لفظ نہیں سنا تھا۔ ہم تو چھری کے لیے مدیہ کا لفظ بولتے تھے۔

(٣١) بَابُ الْقَائِفِ

باب: 31- قیافہ شناس کا بیان

وضاحت: قیافہ کے معنی ہیں: آثار کی جان پہچان، اصطلاح میں قائف اس شخص کو کہا جاتا ہے جو مشابہت کو پہچانے اور آثار میں نظر کرے، ایسے شخص کو قائف اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ اشیاء کی تتبع وتلاش کرتا ہے، اسے کتاب الفرائض میں اس لیے بیان کیا ہے کہ قیافہ شناسی کی بنا پر بعض اوقات ملحق اور ملحق بہ میں وراثت جاری ہوتی ہے۔ اس سے کوئی حکم تو ثابت نہیں ہوتا البتہ تائید کے لیے اسے پیش کیا جا سکتا ہے۔

٦٧٧٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ: «أَلَمْ تَرَيْ إِلٰى مُجَزِّزٍ نَظَرَ آنِفًا إِلٰى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ». [راجع: ٣٥٥٥]

[6770] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں ایک دفعہ بہت خوش خوش تشریف لائے، آپ کے چہرے کے خطوط چمک رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اے عائشہ! تم نے نہیں دیکھا کہ مجزز (قیافہ شناس) نے ابھی ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کو دیکھا تو کہا: یہ پاؤں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔''

٦٧٧١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

[6771] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، انھوں

عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَّهُوَ مَسْرُورٌ فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأٰى أُسَامَةَ وَزَيْدًا وَّعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُؤُسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ». [راجع: ٣٥٥٥]

نے کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے ہاں بہت خوش خوش تشریف لائے اور فرمایا: ''اے عائشہ! تم نے نہیں دیکھا کہ مجزز مدلجی آیا اور اس نے حضرت اسامہ اور زید کو دیکھا جبکہ ان دونوں کے جسم پر ایک چادر تھی، جس نے دونوں کے سروں کو چھپا رکھا تھا، ان کے صرف پاؤں کھلے تھے تو اس نے کہا: یہ پاؤں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔''

فائدہ: زمانۂ جاہلیت میں لوگ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے نسب میں بہت طعن کرتے تھے کیونکہ ان کا رنگ انتہائی سیاہ تھا، جبکہ ان کے والد گرامی حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بہت زیادہ سفید تھے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ اس لیے سیاہ تھے کہ ان کی والدہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا سیاہ فام تھی۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

86- كِتَابُ الْحُدُودِ

حدود سے متعلق احکام و مسائل

(۱) بَابُ مَا يُحْذَرُ مِنَ الْحُدُودِ - بَابُ الزِّنَا وَشُرْبِ الْخَمْرِ

باب:1- حدود والے گناہوں کا بیان، نیز زنا کاری اور شراب نوشی کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يُنْزَعُ مِنْهُ نُورُ الْإِيْمَانِ فِي الزِّنَا.

حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: زنا کرتے وقت اس (زانی) سے نورِ ایمان اٹھا لیا جاتا ہے۔

٦٧٧٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ».

[6772] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بھی کوئی زنا کرتا ہے تو زنا کرتے وقت وہ مومن نہیں رہتا۔ جب بھی کوئی شراب نوشی کرتا ہے تو شراب پیتے وقت وہ مومن نہیں رہتا۔ جب بھی کوئی چوری کرتا ہے تو چوری کرتے وقت وہ ایمان سے نہیں ہوتا۔ اور جب بھی کوئی لوٹنے والا لوٹتا ہے کہ لوگ اپنی نظریں اٹھا اٹھا کر اسے دیکھتے ہیں تو وہ مومن نہیں رہتا۔''

وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ إِلَّا النُّهْبَةَ. [راجع: ٢٤٧٥]

ابن شہاب نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ سے، وہ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے، وہ نبی ﷺ سے لوٹ مار کے الفاظ کے بغیر اسے بیان کرتے ہیں۔

(۲) بَابُ مَا جَاءَ فِي ضَرْبِ شَارِبِ الْخَمْرِ

باب:2- شراب پینے والے کو مارنے کا بیان

٦٧٧٣ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ، وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ. [انظر: ٦٧٧٦]

[6773] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے شراب نوشی کرنے پر کھجور کی شاخوں اور جوتوں سے مارنے کا حکم دیا تھا اور حضرت ابوبکر ؓ نے (شرابی کو) چالیس کوڑے مارے تھے۔

(٣) بَابُ مَنْ أَمَرَ بِضَرْبِ الْحَدِّ فِي الْبَيْتِ

باب:3- جس نے گھر میں حد لگانے کا حکم دیا

٦٧٧٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: جِيءَ بِالنُّعَيْمَانِ أَوْ بِابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ كَانَ بِالْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ، قَالَ: فَضَرَبُوهُ، فَكُنْتُ أَنَا فِيمَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ. [راجع: ٢٣١٦]

[6774] حضرت عقبہ بن حارث ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نعیمان یا ابن نعیمان کو نشے کی حالت میں لایا گیا تو نبی ﷺ نے گھر میں موجود لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس کو ماریں، چنانچہ لوگوں نے اسے مارا۔ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنھوں نے اسے جوتوں سے مارا تھا۔

(٤) بَابُ الضَّرْبِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ

باب:4- شرابی کو چھڑیوں اور جوتوں سے مارنا

٦٧٧٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِنُعَيْمَانَ أَوْ بِابْنِ نُعَيْمَانَ وَهُوَ سَكْرَانُ، فَشَقَّ عَلَيْهِ، وَأَمَرَ مَنْ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ، فَضَرَبُوهُ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ، وَكُنْتُ فِيمَنْ ضَرَبَهُ. [راجع: ٢٣١٦]

[6775] حضرت عقبہ بن حارث ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں نعیمان یا اس کے بیٹے کو حاضر کیا گیا جبکہ وہ شراب کے نشے میں دھت تھا۔ آپ ﷺ کو یہ حالت بہت ناگوار گزری تو آپ نے گھر میں موجود لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس کو ماریں، چنانچہ انھوں نے کھجور کی چھڑیوں اور جوتوں سے اس کو مارا۔ میں بھی ان لوگوں میں تھا جنھوں نے اسے مارا تھا۔

٦٧٧٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَلَدَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ، وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ.

[6776] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے شراب نوشی پر چھڑی اور جوتوں سے مارا، اور حضرت ابوبکر ؓ نے چالیس کوڑے لگوائے تھے۔

[راجع: ٦٧٧٣]

فائدہ: شرابی کو کوڑے لگائے جائیں یا ویسے ہی مارا جائے، اس کے متعلق تین موقف ہیں۔ راجح مذہب یہ ہے کہ اسے کوڑے بھی لگائے جا سکتے ہیں اور چھڑیوں اور جوتوں سے بھی اس کی مرمت کی جا سکتی ہے۔

٦٧٧٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ قَالَ: «اضْرِبُوهُ»، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ، وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ، وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْزَاكَ اللهُ، قَالَ: «لَا تَقُولُوا هٰكَذَا، لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ». [انظر: ٦٧٨١]

[6777] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے ابھی ابھی شراب نوشی کی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے مارو۔'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم میں سے بعض نے اسے مکوں سے مارا۔ کچھ نے جوتوں اور کچھ نے کپڑوں سے اس کی مرمت کی۔ جب وہ جانے لگا تو کسی نے کہا: اللہ تجھے رسوا کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا مت کہو اور اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔''

٦٧٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ: سَمِعْتُ عُمَيْرَ بْنَ سَعِيدٍ النَّخَعِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كُنْتُ لِأُقِيمَ حَدًّا عَلٰى أَحَدٍ فَيَمُوتَ فَأَجِدَ فِي نَفْسِي، إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ، وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَسُنَّهُ.

[6778] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں کسی پر حد قائم نہیں کرتا جس سے وہ مر جائے، پھر مجھے اس کا رنج ہو سوائے شرابی کے۔ اگر وہ حد قائم کرنے سے مر جائے تو میں اس کی دیت ادا کروں گا۔ یہ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی کوئی حد مقرر نہیں فرمائی۔

٦٧٧٩ - حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُعَيْدِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كُنَّا نُؤْتٰى بِالشَّارِبِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَإِمْرَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، فَنَقُومُ إِلَيْهِ بِأَيْدِينَا وَنِعَالِنَا وَأَرْدِيَتِنَا، حَتّٰى كَانَ

[6779] حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور حکومت میں شراب پینے والے کو ہمارے پاس لایا جاتا تو ہم اسے اپنے ہاتھوں، جوتوں اور کپڑوں سے مارتے تھے۔ آخر

آخِرُ إِمْرَةِ عُمَرَ فَجَلَدَ أَرْبَعِينَ، حَتّٰى إِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوا جَلَدَ ثَمَانِينَ.

کار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے آخری دور خلافت میں شراب پینے والوں کو چالیس کوڑے لگوائے۔ پھر جب لوگوں نے مزید سرکشی کی اور فسق و فجور کرنے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اَسّی (80) کوڑے مارے۔

فائدہ: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ شرابی کو حد لگانے کے متعلق علمائے امت کی مختلف آراء ہیں۔ راجح یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق کوئی حد مقرر نہیں کی بلکہ شرابی کے حسب حال صرف زدوکوب کیا جاتا تھا اور اسے شرمسار کیا جاتا، نیز عار دلانے پر اکتفا کیا جاتا تھا۔ اگر اس سلسلے میں کوئی حد مقرر کی ہوتی تو اسے وضاحت سے بیان کیا جاتا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں یہ وبا زیادہ ہوئی تو آپ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا اور چالیس (40)، پھر اَسّی (80) کوڑے مقرر کیے۔ جن سے مشورہ لیا گیا انھوں نے بھی رسول اللہ ﷺ کا کوئی ارشاد یا عمل پیش نہیں کیا بلکہ عقل و رائے سے کام لے کر انھیں مشورہ دیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا بھی یہی رجحان معلوم ہوتا ہے کیونکہ انھوں نے کوڑوں کی تعداد کے متعلق کوئی عنوان نہیں قائم کیا اور نہ تعداد کے تعین میں کوئی مرفوع حدیث ہی ذکر کی ہے، اس لیے رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ امر پر اکتفا کیا جائے یا زیادہ سے زیادہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر عمل کیا جا سکتا ہے تاکہ لوگ اس ام الخبائث کو منہ لگانے سے اجتناب کریں۔[1]

(٥) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ لَعْنِ شَارِبِ الْخَمْرِ، وَإِنَّهُ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنَ الْمِلَّةِ

باب: 5- شرابی پر لعنت کرنا مکروہ ہے اور وہ ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوتا

٦٧٨٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ [قَالَ]: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّ رَجُلًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ اسْمُهُ عَبْدَ اللهِ، وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا، وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اللّٰهُمَّ الْعَنْهُ، مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتٰى بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَلْعَنُوهُ، فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ، أَنَّهُ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ».

[6780] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے زمانے میں ایک شخص کا نام عبداللہ اور اس کا لقب حمار تھا، وہ رسول اللہ ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا۔ نبی ﷺ نے اسے شراب پینے پر مارا تھا، ایک دن اس کو لایا گیا تو آپ ﷺ کے حکم سے اسے مارا گیا۔ حاضرین میں سے ایک آدمی نے کہا: اللہ اس پر لعنت کرے! اسے بکثرت اس سلسلے میں لایا جاتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس پر لعنت نہ کرو، اللہ کی قسم! میں تو اس کے متعلق یہی جانتا ہوں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔''

1 فتح الباري: 91/12.

٦٧٨١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِسَكْرَانَ فَأَمَرَ بِضَرْبِهِ، فَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِيَدِهِ، وَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِنَعْلِهِ، وَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِثَوْبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَجُلٌ: مَا لَهُ أَخْزَاهُ اللهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَكُونُوا عَوْنَ الشَّيْطَانِ عَلَى أَخِيكُمْ». [راجع: ٦٧٧٧]

[6781] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص نشے کی حالت میں لایا گیا تو آپ ﷺ نے اسے مارنے کا حکم دیا، چنانچہ ہم میں کچھ لوگ اسے ہاتھوں سے پیٹنے لگے اور بعض حضرات نے اسے جوتے مارے جبکہ کچھ لوگوں نے کپڑوں (کو بٹ دے کران) سے اس کی مرمت کی۔ جب وہ چلا گیا تو ایک شخص نے کہا: اسے کیا ہو گیا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو رسوا کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بنو۔''

فائدہ: جب کوئی اپنے جرم کی سزا بھگت لے تو اسے برا بھلا کہنا یا اس پر لعنت کرنا درست نہیں بلکہ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لیے اللہ سے بخشش اور رحم کی دعا کرو۔''[1]

(٦) بَابُ السَّارِقِ حِينَ يَسْرِقُ

باب: 6- چور، جب چوری کرتا ہے

٦٧٨٢ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ». [انظر: ٦٨٠٩]

[6782] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب زنا کرنے والا زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا اور چور بھی جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا۔''

(٧) بَابُ لَعْنِ السَّارِقِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ

باب: 7- چور کا نام لیے بغیر اس پر لعنت کرنا

٦٧٨٣ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَعَنَ اللهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ،

[6783] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ چور پر لعنت کرے کہ وہ ایک انڈا چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے، ایک رسی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔''

[1] سنن أبي داود، الحدود، حديث: 4478.

وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ».

قَالَ الْأَعْمَشُ: كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ بَيْضُ الْحَدِيدِ، وَالْحَبْلُ، كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْهَا مَا يُسَاوِي دَرَاهِمَ. [انظر: ٦٧٩٩]

حضرت اعمش نے کہا: اہل علم کے خیال کے مطابق بیضه سے مرادلوہے کا خود ہے اور حبل سے مراد ایسی رسی جو کئی دراہم کے مساوی ہو۔

(٨) بَابٌ: اَلْحُدُودُ كَفَّارَةٌ

باب:8- حدود کفارہ ہیں

٦٧٨٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ: «بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَّا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا، وَّلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا - وَقَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ كُلَّهَا - فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ، إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ». [راجع: ١٨]

[6784] حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ ایک مجلس میں تھے تو آپ نے فرمایا: ''مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے اور نہ زنا ہی کے مرتکب ہو گے۔ پھر آپ نے پوری آیت پڑھی۔ تم میں سے جو شخص اس عہد کو پورا کرے گا، اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہیں اور جس نے ان میں سے کسی جرم کا ارتکاب کیا، پھر اس پر اسے سزا ہوئی تو وہ اس کا کفارہ ہے اور جو شخص ان میں سے کوئی غلطی کر گزرا اور اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈالا تو اگر اللہ چاہے گا تو اسے معاف کر دے گا اور اگر چاہے گا تو اس پر عذاب دے گا۔''

فائدہ: ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نہیں جانتا کہ حدود کفارہ ہیں۔'' اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو مطلع فرمایا کہ حدود کفارہ ہیں اور گناہوں سے پاکیزگی کا ذریعہ ہیں۔

(٩) بَابٌ: ظَهْرُ الْمُؤْمِنِ حِمًى إِلَّا فِي حَدٍّ أَوْ حَقٍّ

باب:9- مومن کی پیٹھ محفوظ ہے، ہاں حد یا کسی حق میں اسے مارا جا سکتا ہے

٦٧٨٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ وَّاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ: سَمِعْتُ أَبِي: قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «أَلَا أَيُّ

[6785] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: ''بتاؤ تم کس مہینے کو حرمت میں عظیم تر جانتے ہو؟'' صحابہ نے کہا: اسی مہینے (ذوالحجہ) کو۔ آپ نے فرمایا: ''بتاؤ تم

شَهْرٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً؟»، قَالُوا: أَلَا شَهْرُنَا هٰذَا، قَالَ: «أَلَا أَيُّ بَلَدٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً؟»، قَالُوا: أَلَا بَلَدُنَا هٰذَا، قَالَ: «أَلَا أَيُّ يَوْمٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً؟»، قَالُوا: أَلَا يَوْمُنَا هٰذَا، قَالَ: «فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ حَرَّمَ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟» ثَلَاثًا، كُلُّ ذٰلِكَ يُجِيبُونَهُ: أَلَا نَعَمْ، قَالَ: «وَيْحَكُمْ أَوْ وَيْلَكُمْ، لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [راجع: ١٧٤٢]

کس شہر کو سب سے زیادہ حرمت والا خیال کرتے ہو؟'' لوگوں نے جواب دیا: اسی شہر (مکہ) کو۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا: ''تم کس دن کو سب سے زیادہ عزت والا سمجھتے ہو؟'' صحابۂ کرام نے کہا: اپنے اسی دن (یوم نحر) کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے حق شرع کے سوا تمھارے خون، تمھارے مال اور تمھاری عزتیں تم پر حرام کر دی ہیں جیسا کہ اس دن کی حرمت اس شہر اور اس مہینے میں ہے۔'' پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا: ''کیا میں نے تمھیں اللہ کا پیغام پہنچا دیا ہے؟'' صحابۂ کرام نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ ہاں پہنچا دیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''تمھاری خرابی ہو! میرے بعد تم کفار جیسے نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔''

(١٠) بَابُ إِقَامَةِ الْحُدُودِ وَالْانْتِقَامِ لِحُرُمَاتِ اللهِ

باب: 10- حدود قائم کرنا اور اللہ کی حرمتوں کی وجہ سے انتقام لینا

٦٧٨٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَأْثَمْ، فَإِذَا كَانَ الْإِثْمُ كَانَ أَبْعَدَهُمَا مِنْهُ، وَاللهِ! مَا انْتَقَمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤْتَى إِلَيْهِ قَطُّ حَتَّى تُنْتَهَكَ حُرُمَاتُ اللهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ. [راجع: ٣٥٦٠]

[6786] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کو جب بھی دو چیزوں میں سے ایک کے اختیار کرنے کا حکم دیا جاتا تو آپ ان میں سے آسان کو اختیار کرتے، بشرطیکہ اس میں گناہ کا کوئی پہلو نہ ہوتا۔ اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ اس سے بہت دور رہتے۔ اللہ کی قسم! آپ ﷺ نے کبھی اپنے ذاتی معاملے میں کسی سے بدلہ نہیں لیا، البتہ (جب) اللہ کی حرمتوں کو پامال کیا جاتا تو آپ اللہ کے لیے ضرور انتقام لیتے تھے۔

(١١) بَابُ إِقَامَةِ الْحُدُودِ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ

باب: 11- ہر معزز و حقیر پر حد قائم کرنا

٦٧٨٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ

[6787] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت

ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أُسَامَةَ كَلَّمَ النَّبِيَّ ﷺ فِي امْرَأَةٍ فَقَالَ: «إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، أَنَّهُمْ كَانُوا يُقِيمُونَ الْحَدَّ عَلَى الْوَضِيعِ وَيَتْرُكُونَ عَلَى الشَّرِيفِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ فَاطِمَةُ فَعَلَتْ ذٰلِكَ لَقَطَعْتُ يَدَهَا». [راجع: ٢٦٤٨]

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے ایک عورت کے متعلق سفارش کی تو آپ نے فرمایا: ''تم سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک ہوئے کہ وہ کمزور وحقیر پر تو حد قائم کرتے تھے اور بلند مرتبہ لوگوں کو چھوڑ دیتے تھے۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر (میری بیٹی) فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بھی یہ (چوری) کی ہوتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔''

(١٢) بَابُ كَرَاهِيَةِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحَدِّ إِذَا رُفِعَ إِلَى السُّلْطَانِ

باب: 12- جب حد کا مقدمہ عدالت میں پہنچ جائے تو پھر سفارش کرنا منع ہے

٦٧٨٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّتْهُمُ الْمَرْأَةُ الْمَخْزُومِيَّةُ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ حِبُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَكَلَّمَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللهِ؟» ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ، فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا ضَلَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ فِيهِمْ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ. وَايْمُ اللهِ! لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعَ مُحَمَّدٌ يَدَهَا». [راجع: ٢٦٤٨]

[6788] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مخزومیہ عورت نے قریش کو پریشان کر دیا جس نے چوری کی تھی۔ قریش نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے محبوب حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اس عورت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے گفتگو نہیں کر سکتا اور نہ کسی میں جرأت ہی ہے کہ وہ آپ سے اس قسم کی بات کرے، چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق بات کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اسامہ! کیا تم اللہ کی حدود میں سفارش کرنے آئے ہو؟'' پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا، پھر فرمایا: ''اے لوگو! تم سے پہلے لوگ صرف اس لیے گمراہ ہوئے کہ ان میں جب کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد (ﷺ) نے بھی چوری کی ہوتی تو محمد (ﷺ) اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالتے۔''

(١٣) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَٱلسَّارِقُ وَٱلسَّارِقَةُ فَٱقْطَعُوٓا أَيْدِيَهُمَا﴾ [المائدة: ٣٨] وَفِي كَمْ يُقْطَعُ؟

باب: 13- ارشاد باری تعالیٰ: ''چور، خواہ مرد ہو یا عورت، اس کا ہاتھ کاٹ دو'' کا بیان، نیز کتنی مالیت (کی چوری) پر ہاتھ کاٹا جائے گا؟

وَقَطَعَ عَلِيٌّ مِّنَ الْكَفِّ. وَقَالَ قَتَادَةُ فِي امْرَأَةٍ سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ شِمَالُهَا: لَيْسَ إِلَّا ذٰلِكَ.

حضرت علی ؓ نے ہتھیلی سے ہاتھ کاٹا تھا۔ حضرت قتادہ نے چوری کرنے والی عورت کے متعلق کہا جبکہ اس کا بایاں ہاتھ کاٹ دیا گیا تھا: نیز یہی سزا کافی ہے۔

٦٧٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تُقْطَعُ الْيَدُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا».

[6789] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ مالیت چوری کرنے پر ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔''

وَتَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ، وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [انظر: ٦٧٩٠، ٦٧٩١]

عبدالرحمٰن بن خالد، امام زہری کے بھتیجے اور معمر نے زہری سے روایت کرنے میں ابراہیم بن سعد کی متابعت کی ہے۔

٦٧٩٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ». [راجع: ٦٧٨٩]

[6790] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''چور کا ہاتھ ربع دینار کی مالیت چوری کرنے پر کاٹ دیا جائے گا۔''

٦٧٩١ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَتْهُ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تُقْطَعُ الْيَدُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ». [راجع: ٦٧٨٩]

[6791] حضرت عائشہ ؓ سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ''ربع دینار کی مالیت چوری کرنے پر ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔''

فائدہ: اعشاری نظام کے مطابق دینار کا وزن 4.374 گرام، یعنی 4 ماشے 4 رتی کے برابر ہے اور ربع دینار 1.0935 گرام، یعنی ایک ماشہ ایک رتی کے مساوی سونا ہوگا، جس کی مالیت رائج الوقت سونے کے بازاری بھاؤ سے بنالی جائے۔

٦٧٩٢ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

[6792] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں چور کا ہاتھ چمڑے کی ڈھال یا عام

أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ يَدَ السَّارِقِ لَمْ تُقْطَعْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا فِي ثَمَنِ مِجَنٍّ حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ.

ڈھال کی چوری ہی پر کاٹا جاتا تھا۔

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ. [انظر: ٦٧٩٣، ٦٧٩٤]

عثمان کہتے ہیں کہ ہمیں حمید بن عبدالرحمٰن نے، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے حضرت عائشہ ؓ نے اسی طرح بیان کیا۔

٦٧٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمْ تَكُنْ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي أَدْنٰى مِنْ حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ، كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ذُو ثَمَنٍ. [راجع: ٦٧٩٢]

[6793] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: چور کا ہاتھ چمڑے کی ڈھال یا عام ڈھال سے کم چوری پر نہیں کاٹا جاتا تھا اور یہ دونوں ڈھالیں قیمتی ہوتی تھیں۔

رَوَاهُ وَكِيعٌ وَّابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلًا.

یہ حدیث وکیع اور ابن ادریس نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد عروہ سے مرسل طور پر بیان کی ہے۔

٦٧٩٤ - حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي أَدْنٰى مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ: تُرْسٍ أَوْ حَجَفَةٍ وَّكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ذَا ثَمَنٍ. [راجع: ٦٧٩٢]

[6794] حضرت عائشہ ؓ سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے عہد مبارک میں چور کا ہاتھ چمڑے کی ڈھال یا عام ڈھال کی قیمت سے کم پر نہیں کاٹا جاتا تھا، اور ان میں سے ہر ایک ڈھال قیمتی ہوتی تھی۔

٦٧٩٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَّافِعٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.

[6795] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈھال کے چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ: قِيمَتُهُ. [انظر: ٦٧٩٦، ٦٧٩٧، ٦٧٩٨]

محمد بن اسحاق نے مالک بن انس کی متابعت کی ہے اور لیث نے نافع سے ثَمَنُهُ کی جگہ قِيمَتُهُ کے الفاظ ذکر

کیے ہیں۔

٦٧٩٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ. [راجع: ٦٧٩٥]

[6796] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

٦٧٩٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ. [راجع: ٦٧٩٥]

[6797] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

٦٧٩٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَ سَارِقٍ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.

[6798] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک مزید روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک چور کا ہاتھ ایک ڈھال چوری کرنے پر کاٹا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ. وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ: قِيمَتُهُ. [راجع: ٦٧٩٥]

محمد بن اسحاق نے نافع سے روایت کرنے میں موسیٰ بن عقبہ کی متابعت کی ہے۔ لیث نے کہا: مجھ سے نافع نے ثَمَنُهُ کے بجائے قِيمَتُهُ کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔

٦٧٩٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَعَنَ اللهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ، وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ». [راجع: ٦٧٨٣]

[6799] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ چور پر لعنت کرے کہ ایک بیضہ چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے اور ایک رسی چوری کرنے پر بھی اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔''

(١٤) بَابُ تَوْبَةِ السَّارِقِ

باب: 14- چور کی توبہ کا بیان

٦٨٠٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ:

[6800] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَطَعَ يَدَ امْرَأَةٍ. قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَتَابَتْ وَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا. [راجع: ٢٦٤٨]

نے ایک عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: وہ عورت اس کے بعد بھی آتی تھی اور میں اس کی ضروریات کو نبی ﷺ کے حضور پیش کرتی تھی۔ اس عورت نے توبہ کر لی تھی اور اچھی توبہ کا ثبوت دیا تھا۔

٦٨٠١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي رَهْطٍ فَقَالَ: «أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَأُخِذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَطَهُورٌ، وَمَنْ سَتَرَهُ اللهُ، فَذٰلِكَ إِلَى اللهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ، وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ». [راجع: ١٨]

[6801] حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے چند لوگوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم سے اس شرط پر بیعت لیتا ہوں کہ کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہ کرو گے، نہ چوری کے مرتکب ہو گے اور نہ اپنی اولاد کو قتل ہی کرو گے اور اپنے ہاتھوں اور پاؤں سے کسی کے خلاف بہتان نہیں اٹھاؤ گے، نیز بھلے کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ تم میں سے جس نے اپنے اس عہد کو پورا کیا اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے اور جو کوئی ان میں کوئی غلطی کر گزرے گا اور دنیا میں اسے سزا دے دی گئی تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ اور اس کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ نے پردہ ڈالا، اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو اسے معاف کر دے۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: إِذَا تَابَ السَّارِقُ بَعْدَمَا قُطِعَ يَدُهُ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ، وَكُلُّ مَحْدُودٍ كَذٰلِكَ إِذَا تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ. [راجع: ١٨]

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) نے کہا: جب چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے پھر وہ توبہ کر لے تو اس کی گواہی قبول ہو گی، نیز ہر وہ شخص جس پر حد لگائی گئی ہو جب وہ توبہ کر لے تو اس کی گواہی قبول کی جائے گی۔

(١٥) بَابٌ: كِتَابُ الْمُحَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الْكُفْرِ وَالرِّدَّةِ

باب:15- ان کفار و مرتدین کی سزا کا بیان جو مسلمانوں سے لڑتے ہیں

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا جَزَٰٓؤُا۟ ٱلَّذِينَ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول

يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ اَلْآيَةَ. [المائدة: ٣٣].

سے جنگ کرتے ہیں ان کی جزا یہی ہے..."

٦٨٠٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ [قَالَ]: حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ الْجَرْمِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ نَفَرٌ مِّنْ عُكْلٍ فَأَسْلَمُوا، فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا، فَفَعَلُوا فَصَحُّوا، فَارْتَدُّوا وَقَتَلُوا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ، ثُمَّ لَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتَّى مَاتُوا. [راجع: ٢٣٣]

[6802] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس قبیلۂ عکل کے چند آدمی آئے اور اسلام قبول کیا لیکن مدینہ طیبہ کی آب و ہوا ان کو موافق نہ آئی تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم صدقے کے اونٹوں کے پاس رہائش رکھو اور ان کا پیشاب اور دودھ نوش کرو۔ انھوں نے (ایسا) کیا تو صحت یاب ہوگئے، لیکن اس کے بعد وہ دین سے برگشتہ ہوگئے اور اونٹوں کے چرواہوں کو قتل کر کے اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ آپ ﷺ نے ان کی تلاش میں سوار بھیجے تو وہ انھیں گرفتار کر کے لے آئے۔ آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں (مخالف سمت سے) کاٹنے کا حکم دیا، نیز ان کی آنکھیں بھی پھوڑ دی گئیں، پھر آپ نے ان کے زخموں پر داغ نہ دیا حتی کہ وہ سسک سسک کر مر گئے۔

(١٦) بَابٌ: لَمْ يَحْسِمِ النَّبِيُّ ﷺ الْمُحَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الرِّدَّةِ حَتَّى هَلَكُوا

باب: 16- نبی ﷺ نے مرتد ڈاکوؤں کو داغ نہ دیا حتی کہ وہ مر گئے

٦٨٠٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو يَعْلَى: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَطَعَ الْعُرَنِيِّينَ وَلَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتَّى مَاتُوا. [راجع: ٢٣٣]

[6803] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اہل عرینہ کے ہاتھ پاؤں (مخالف سمت سے) کاٹنے کا حکم دیا لیکن انھیں داغ نہیں دیا حتی کہ وہ مر گئے۔

(١٧) بَابٌ: لَمْ يُسْقَ الْمُرْتَدُّونَ الْمُحَارِبُونَ حَتَّى مَاتُوا

باب: 17- مرتد جنگجوؤں کو پانی بھی نہ پلایا گیا حتی کہ وہ مر گئے

٦٨٠٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ

[6804] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے

وُهَيْبٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ رَهْطٌ مِّنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، كَانُوا فِي الصُّفَّةِ، فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَبْغِنَا رِسْلًا، فَقَالَ: «مَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِإِبِلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ»، فَأَتَوْهَا فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، حَتّٰى صَحُّوا وَسَمِنُوا، وَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ الصَّرِيخُ، فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتّٰى أُتِيَ بِهِمْ، فَأَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَمَا حَسَمَهُمْ، ثُمَّ أُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَمَا سُقُوا حَتّٰى مَاتُوا.

کہا: قبیلۂ عکل کے چند لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے اور انھوں نے صفہ میں رہائش رکھی لیکن مدینہ طیبہ کی آب و ہوا انھیں موافق نہ آئی تو انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہمارے لیے کہیں سے دودھ کا بندوبست کر دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارے لیے یہ انتظام تو مشکل ہے، البتہ تم رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کے پاس جا کر رہو، چنانچہ وہ اونٹوں کے پاس آئے اور وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پینے لگے۔ پھر صحت مند ہو کر خوب موٹے تازے ہو گئے آخر کار انھوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے۔ اس دوران میں نبی ﷺ کے پاس ان کی خبر دینے والا آیا تو آپ نے ان کی تلاش میں چند سواروں کو روانہ کیا۔ ابھی دھوپ زیادہ نہیں پھیلی تھی کہ انھیں گرفتار کر کے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ آپ ﷺ کے حکم سے لوہے کی سلائیاں گرم کی گئیں جنھیں آپ نے ان کی آنکھوں میں پھیر دیا، نیز ان کے ہاتھ اور پاؤں بھی کاٹ دیے اور انھیں داغ بھی نہ دیا، پھر انھیں گرم پتھریلی زمین پر پھینک دیا گیا۔ وہ پانی مانگتے تھے لیکن انھیں پانی نہیں دیا گیا حتی کہ وہ مر گئے۔

قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: سَرَقُوا وَقَتَلُوا، وَحَارَبُوا اللهَ وَرَسُولَهُ. [راجع: ٢٣٣]

(راویٔ حدیث) ابوقلابہ نے کہا: (ان کے ساتھ یہ برتاؤ اس لیے کیا گیا کہ) انھوں نے چوری کی، چرواہے کو قتل کیا اور اللہ اور اس کے رسول کے خلاف مسلح واردات کی۔

(١٨) بَابُ سَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ أَعْيُنَ الْمُحَارِبِينَ

باب:18- نبی ﷺ کے مرتد عسکریت پسندوں کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیرنے کا بیان

٦٨٠٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَهْطًا مِّنْ عُكْلٍ - أَوْ قَالَ: عُرَيْنَةَ، وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: مِنْ عُكْلٍ - قَدِمُوا

[6805] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ قبیلۂ عکل کے چند آدمی مدینہ طیبہ آئے تو نبی ﷺ نے ان کے لیے دودھ دینے والی اونٹنیوں کا بندوبست کر دیا اور فرمایا کہ وہ اونٹوں کے گلے میں جائیں اور ان کا پیشاب اور دودھ نوش

الْمَدِينَةَ، فَأَمَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ بِلِقَاحٍ وَّأَمَرَهُمْ أَنْ يَّخْرُجُوا، فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا، فَشَرِبُوا حَتّٰى إِذَا بَرِئُوا قَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ غُدْوَةً فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي إِثْرِهِمْ، فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتّٰى جِيءَ بِهِمْ، فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسُمِّرَ أَعْيُنُهُمْ، فَأُلْقُوا بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ. [راجع: ۲۳۳]

کریں، چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ جب وہ تندرست ہو گئے تو انھوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ نبی ﷺ کے پاس یہ خبر صبح کے وقت پہنچی تو آپ نے ان کے تعاقب میں سوار دوڑائے۔ ابھی دھوپ زیادہ نہیں پھیلی تھی کہ انھیں گرفتار کر کے لایا گیا۔ آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دینے کا حکم دیا اور ان کی آنکھوں میں لوہے کی گرم سلائیاں پھیری گئیں۔ پھر انھیں پتھریلے گرم میدان میں پھینک دیا گیا۔ وہ پانی مانگتے تھے لیکن انھیں پانی نہ پلایا گیا۔

قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَقُوا وَقَتَلُوا، وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ، وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ.

ابو قلابہ نے کہا: یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے چوری کی، قتل کیا اور ایمان کے بعد کفر اختیار کیا تھا، نیز انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کے خلاف باغیانہ کارروائی کی تھی۔

فائدہ: وہ نمک حرام انتہائی احسان فراموش نکلے۔ ان کے ساتھ جو سلوک ہوا وہ انھی کا کیا دھرا تھا۔ انھوں نے اونٹوں کے چرواہے کے ساتھ اسی قسم کا برتاؤ کیا تھا۔

(۱۹) بَابُ فَضْلِ مَنْ تَرَكَ الْفَوَاحِشَ

باب: 19- اس شخص کی فضیلت جس نے فواحش کو چھوڑ دیا

٦٨٠٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَّشَابٌّ نَّشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ فِي خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ إِلٰى نَفْسِهَا

[6806] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”سات آدمی ایسے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے سائے تلے جگہ دے گا۔ اس دن اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا: عادل حکمران، وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھا ہو، وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھیں بہہ پڑیں، وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے، وہ دو آدمی جو صرف اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں، وہ شخص جسے کوئی بلند مرتبہ اور خوبرو عورت اپنی

قَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ [بِصَدَقَةٍ] فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ». [راجع: ٦٦٠]

طرف بلائے لیکن وہ کہے: میں اللہ سے ڈرتا ہوں، اور وہ شخص جس نے اس قدر پوشیدہ صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چل سکا کہ دائیں ہاتھ نے کتنا اور کیا صدقہ کیا ہے۔"

٦٨٠٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ». [راجع: ٦٤٧٤]

[6807] حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "جس نے مجھے اپنے دونوں پاؤں کے درمیان (شرمگاہ) اور اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان (زبان) کی ضمانت دی تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔"

(٢٠) بَابُ إِثْمِ الزُّنَاةِ

باب:20- زانیوں کے گناہ کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا يَزْنُونَ﴾ [الفرقان: ٦٨] ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰٓ إِنَّهُۥ كَانَ فَٰحِشَةً وَسَآءَ سَبِيلًا﴾ [الإسراء: ٣٢]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وہ زنا نہیں کرتے۔" نیز فرمایا: "تم زنا کے قریب بھی نہ جاؤ بلاشبہ وہ ہمیشہ سے بے حیائی اور برا راستہ ہے۔"

٦٨٠٨ - حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ: أَخْبَرَنَا أَنَسٌ قَالَ: لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمُوهُ أَحَدٌ بَعْدِي، سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ - وَإِمَّا قَالَ: مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ - أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِلْخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ». [راجع: ٨٠]

[6808] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں تمھیں ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جو میں نے نبی ﷺ سے سنی ہے اور یہ حدیث میرے بعد تمھیں اور کوئی بھی بیان نہیں کرے گا۔ میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "اس وقت تک قیامت قائم نہ ہو گی...... یا فرمایا: قیامت کی علامات میں سے ہے...... کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی، شراب کا دور دورہ ہوگا، زنا عام ہوگا، مرد کم ہوتے جائیں گے اور عورتوں کی کثرت ہوگی حتی کہ پچاس عورتوں کا انتظام کرنے والا ایک شخص ہوگا۔"

فائدہ: زنا کے قریب نہ جانے کا مقصد اس کے مقدمات سے پرہیز کرنا ہے، مثلاً: نظر بازی کرنا، ہاتھ لگانا یا بوس و کنار کرنا، یہ ایسے کام ہیں جو زنا تو نہیں لیکن زنا تک پہنچاتے ہیں۔ قرب قیامت کے وقت زنا عام ہو جائے گا کہ اسے چھپا کر نہیں کیا

جائے گا بلکہ علانیہ گلی کوچوں میں اس کا ارتکاب ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قرب قیامت کے وقت ایسی چیزیں بکثرت دستیاب ہوں گی جو زنا اور بدکاری کا پیش خیمہ ہوں گی، جس سے زنا کی وبا عام ہو جائے گی۔

٦٨٠٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ».

[6809] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ جب زنا کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا، جب وہ چوری کرتا ہے تو اس وقت مومن نہیں رہتا، جب وہ شراب نوشی کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا اور جب قتل ناحق کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا۔''

قَالَ عِكْرِمَةُ، قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: كَيْفَ يُنْزَعُ مِنْهُ الْإِيمَانُ؟ قَالَ: هٰكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا، فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هٰكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. [راجع: ٦٧٨٢]

عکرمہ نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ایمان اس سے کیسے نکال لیا جاتا ہے؟ انھوں نے اپنی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر پھر انھیں الگ کیا اور فرمایا: اس طرح۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو ایمان اس کے پاس لوٹ آتا ہے، پھر انھوں نے اپنی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر فرمایا کہ اس طرح واپس آجاتا ہے۔

٦٨١٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ». [راجع: ٢٤٧٥]

[6810] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا۔ چوری کرنے والا جب چوری کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا۔ اور شرابی جب شراب نوشی کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا۔ پھر ان سب آدمیوں کے لیے توبہ کا دروازہ بہرحال کھلا رہتا ہے۔''

فائدہ: ان روایات میں زنا کی سنگینی کو بیان کیا گیا ہے کہ حالت زنا میں انسان نور ایمان سے محروم ہو جاتا ہے۔ اگر اسی حالت میں مر جائے تو ایمان سے محروم ہو کر مرتا ہے۔

٦٨١١ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

[6811] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

ابْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ؟ قَالَ : «أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ»، قُلْتُ : ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ : «أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ [مِنْ] أَجْلِ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ»، قُلْتُ : ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ : «أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ». [راجع: ٤٤٧٧]

انھوں نے کہا: میں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بناؤ، حالانکہ اس نے تمھیں پیدا کیا ہے۔“ میں نے پوچھا: اس کے بعد کون سا گناہ عظیم تر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس لیے قتل کرو کہ وہ تمھارے ساتھ کھانا کھانے میں شریک ہوں گے۔“ میں نے پوچھا: اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تمھارا اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرنا۔“

قَالَ يَحْيٰى : وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مِثْلَهُ .

یحییٰ نے بیان کیا: ان سے سفیان نے بیان کیا، ان سے واصل نے بیان کیا، ان سے ابو وائل نے اور ان سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا: اللہ کے رسول! پھر اس حدیث کی طرح بیان کیا۔

قَالَ عَمْرٌو : فَذَكَرْتُهُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ حَدَّثَنَا عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ وَوَاصِلٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ : دَعْهُ دَعْهُ .

عمرو نے کہا: پھر میں نے اس حدیث کا ذکر عبدالرحمٰن بن مہدی سے کیا، انھوں نے سفیان ثوری سے، انھوں نے اعمش، منصور اور واصل سے، ان سب نے ابو وائل سے، انھوں نے ابو میسرہ سے بیان کیا۔ عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا: تم اس سند کو جانے دو، اسے چھوڑ دو۔

(٢١) بَابُ رَجْمِ الْمُحْصَنِ

باب: 21- شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنا

وَقَالَ الْحَسَنُ : مَنْ زَنٰى بِأُخْتِهِ فَحَدُّهُ حَدُّ الزَّانِي .

حسن بصری نے کہا: جس نے اپنی بہن سے زنا کیا، اس کی حد بھی زنا کی حد ہے۔

فائدہ: احصان، یعنی شادی شدہ سے مراد وہ عاقل، بالغ اور آزاد مسلمان ہے جو نکاح صحیح کے بعد اپنی بیوی سے ہم بستر ہو چکا ہو، ایسا آدمی جب بدکاری کا ارتکاب کرے تو اسے رجم کرنا چاہیے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے شارح بخاری ابن بطال کے حوالے سے لکھا ہے: اس امر پر تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمۂ عظام رحمہم اللہ کا اتفاق ہے کہ شادی شدہ مرد یا عورت جب دیدہ دانستہ اپنے اختیار سے بدکاری کرے تو اس کی سزا سنگسار کرنا ہے۔

٦٨١٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ : حَدَّثَنَا

[6812] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب انھوں

سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ [يُحَدِّثُ] عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ حِينَ رَجَمَ الْمَرْأَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ: قَدْ رَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

نے جمعہ کے دن ایک عورت کو رجم کیا تو فرمایا: میں نے اس عورت کو رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق رجم کیا ہے۔

٦٨١٣ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى: هَلْ رَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: قَبْلَ سُورَةِ النُّورِ أَمْ بَعْدُ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي. [انظر: ٦٨٤٠]

[6813] سلیمان شیبانی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے کسی کو رجم کیا تھا؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: سورۂ نور کے نازل ہونے سے پہلے یا بعد؟ انھوں نے فرمایا: یہ مجھے معلوم نہیں۔

فائدہ: حقیقت یہ ہے کہ جن آیات میں صرف سو کوڑوں کا ذکر ہے ان کا نزول سزائے رجم سے پہلے ہے کیونکہ یہ سورت 6 ہجری میں نازل ہوئی ہے اور رجم کے راوی حضرت ابو ہریرہ ؓ ہیں جو فتح خیبر کے موقع پر سات ہجری میں مسلمان ہوئے تھے۔ اس طرح رجم سے متعلقہ واقعے کی روایت حضرت ابن عباس ؓ سے بھی مروی ہے۔[1] اور حضرت ابن عباس ؓ اپنی والدہ کے ہمراہ نو ہجری میں مدینہ طیبہ تشریف لائے تھے۔[2]

٦٨١٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ [قَالَ]: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَسْلَمَ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ قَدْ زَنٰى، فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرُجِمَ وَكَانَ قَدْ أُحْصِنَ. [راجع: ٥٢٧٠]

[6814] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ قبیلۂ اسلم کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے کہا کہ اس نے زنا کیا ہے اور اپنے آپ پر چار شہادتیں پیش کیں تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق رجم کا حکم دیا، چنانچہ اسے سنگسار کیا گیا جبکہ وہ شادی شدہ تھا۔

(٢٢) بَابٌ: لَا يُرْجَمُ الْمَجْنُونُ وَالْمَجْنُونَةُ

باب: 22- پاگل مرد یا عورت کو سنگسار نہیں کیا جائے گا

1 صحيح البخاري، حديث: 6824. 2 فتح الباري: 147/12.

وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يُدْرِكَ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ؟.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ دیوانہ، ہوش آنے تک، بچہ، بالغ ہونے تک اور سونے والا، بیدار ہونے تک مرفوع القلم ہے۔

فائدہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دیوانی زنا کار عورت لائی گئی جو زنا سے حاملہ تھی تو انھوں نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا، اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ مذکورہ بالا الفاظ کہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر دیوانہ مرد یا عورت حالت دیوانگی میں زنا کریں تو بالا جماع انھیں رجم نہیں کیا جائے گا۔

٦٨١٥ - **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى رَدَّدَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَبِكَ جُنُونٌ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ أَحْصَنْتَ؟» قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ». [راجع: ٥٢٧١]

[6815] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ پھر اس نے یہ بات چار دفعہ دہرائی۔ جب اس نے چار مرتبہ اپنے خلاف گواہی دی تو نبی ﷺ نے اسے بلایا اور دریافت فرمایا: ''کیا تو دیوانہ ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا: ''کیا تو شادی شدہ ہے؟'' اس نے کہا: ہاں۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے لے جاؤ اور سنگسار کردو۔''

٦٨١٦ - **قَالَ** ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ، فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ، فَأَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ. [راجع: ٥٢٧٠]

[6816] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ان لوگوں میں تھا جنھوں نے اسے رجم کیا تھا۔ ہم نے اسے آبادی سے باہر عید گاہ کے پاس رجم کیا تھا۔ جب اس کو پتھر پڑے تو بھاگ نکلا، لیکن ہم نے حرہ کے پاس اسے پالیا اور وہیں سنگسار کردیا۔

(٢٣) بَابٌ: لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

باب: 23- زنا کار کے لیے پتھروں کی سزا ہے

٦٨١٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدٌ وَّابْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ».

[6817] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ ؓ نے (ایک بچے کے متعلق) جھگڑا کیا تو نبی ﷺ نے فیصلہ فرمایا: ''اے عبد بن زمعہ! بچہ تم لے لو کیونکہ بچہ صاحب فراش کا ہوتا ہے۔ اے سودہ! تم اس سے پردہ کیا کرو۔''

زَادَ لَنَا قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ: «وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ». [راجع: ٢٠٥٣]

قتیبہ سے لیث نے یہ اضافہ بیان کیا ہے: ''زانی کے حصے میں پتھروں کی سزا ہے۔''

٦٨١٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ». [راجع: ٦٧٥٠]

[6818] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''بچہ صاحب فراش کا ہے اور حرام کار کے لیے پتھروں کی سزا ہے۔''

(٢٤) بَابُ الرَّجْمِ فِي الْبَلَاطِ

باب: 24- بلاط میں رجم کرنا

٦٨١٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ [بْنِ كَرَامَةَ]: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَهُودِيٍّ وَّيَهُودِيَّةٍ قَدْ أَحْدَثَا جَمِيعًا، فَقَالَ لَهُمْ: «مَا تَجِدُونَ فِي كِتَابِكُمْ؟» قَالُوا: إِنَّ أَحْبَارَنَا أَحْدَثُوا تَحْمِيمَ الْوَجْهِ وَالتَّجْبِيَةَ. قَالَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ سَلَامٍ: اُدْعُهُمْ يَا رَسُولَ اللهِ بِالتَّوْرَاةِ، فَأُتِيَ بِهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلٰى آيَةِ الرَّجْمِ وَجَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ سَلَامٍ: ارْفَعْ يَدَكَ، فَإِذَا آيَةُ الرَّجْمِ تَحْتَ يَدِهِ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرُجِمَا. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَرُجِمَا عِنْدَ الْبَلَاطِ، فَرَأَيْتُ الْيَهُودِيَّ

[6819] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد اور یہودی عورت کو لایا گیا جنھوں نے زنا کیا تھا۔ آپ ﷺ نے ان سے دریافت کیا: ''تم اپنی کتاب (تورات) میں اس کی سزا کیا پاتے ہو؟'' انھوں نے کہا: ہمارے علماء نے اس جرم کی سزا چہرے کو کالا کرنا اور گدھے پر الٹا سوار کرنا تجویز کر رکھی ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! انھیں تورات لانے کا کہیں۔ تورات لائی گئی تو ان میں سے ایک شخص نے آیت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اس کے آگے پیچھے کی آیات پڑھنے لگا۔ حضرت عبداللہ بن سلام ؓ نے اسے کہا: اپنا ہاتھ اٹھاؤ، کیا دیکھتے ہیں کہ آیت رجم اس کے ہاتھ کے نیچے تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق حکم دیا تو ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔ حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا:

أَجْنَأَ عَلَيْهَا. [راجع: ١٣٢٩]

انھیں بلاط کے پاس رجم کیا گیا تھا۔ میں نے یہودی آشنا کو دیکھا کہ وہ اپنی داشتہ کو بچانے کے لیے اس پر جھک جھک پڑتا تھا۔

فائدہ: مسجد نبوی کے دروازے کے سامنے بازار تک ایک میدانی علاقہ تھا جس پر پتھر وغیرہ بچھے ہوئے تھے اسی جگہ کا نام بلاط تھا۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ رجم کی سزا دینے کے لیے کوئی خاص جگہ مقرر نہ تھی بلکہ کبھی عیدگاہ میں رجم کیا جاتا اور کبھی مقام بلاط میں زانی کو سنگسار کر کے نیست و نابود کیا جاتا۔

(٢٥) بَابُ الرَّجْمِ بِالْمُصَلّٰى

باب: 25- عیدگاہ میں رجم کرنا

٦٨٢٠ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَسْلَمَ جَاءَ النَّبِيَّ ﷺ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَبِكَ جُنُونٌ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «آحْصَنْتَ؟» قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ بِالْمُصَلّٰى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ، فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ خَيْرًا وَّصَلّٰى عَلَيْهِ.

[6820] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلۂ اسلم کا ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور زنا کا اقرار کیا۔ نبی ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا حتی کہ اس نے اپنے خلاف چار مرتبہ گواہی دی تو نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا تو دیوانہ ہو گیا ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو شادی شدہ ہے؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ نے اس کے متعلق حکم دیا تو اسے عیدگاہ میں سنگسار کر دیا گیا۔ جب اس پر پتھر پڑے تو بھاگ نکلا لیکن اسے پکڑ لیا گیا اور رجم کیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ نبی ﷺ نے اس کے متعلق کلمۂ خیر کہا اور اس کا جنازہ بھی پڑھا۔

وَلَمْ يَقُلْ يُونُسُ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: وَصَلّٰى عَلَيْهِ. [راجع: ٥٢٧٠]

یونس اور ابن جریج نے امام زہری سے نماز جنازہ پڑھنے کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللهِ هَلْ قَوْلُهُ: فَصَلّٰى عَلَيْهِ يَصِحُّ أَمْ لَا؟ قَالَ: رَوَاهُ مَعْمَرٌ، قِيلَ لَهُ: هَلْ رَوَاهُ غَيْرُ مَعْمَرٍ؟ قَالَ: لَا.

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) سے پوچھا گیا کہ نماز جنازہ پڑھنے کے الفاظ ثابت ہیں یا نہیں؟ تو انھوں نے فرمایا: معمر نے انھیں بیان کیا ہے۔ پھر ان سے پوچھا گیا: معمر کے علاوہ کسی دوسرے راوی نے بھی ان الفاظ کو بیان کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: نہیں۔

(٢٦) بَابُ مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا دُونَ الْحَدِّ فَأَخْبَرَ الْإِمَامَ فَلَا عُقُوبَةَ عَلَيْهِ بَعْدَ التَّوْبَةِ إِذَا جَاءَ مُسْتَفْتِيًا

باب: 26- جس نے ایسے گناہ کا ارتکاب کیا جس پر حد لاگو نہیں ہوتی اگر وہ فتویٰ پوچھنے کے لیے امام کو خبر دے تو گناہ سے توبہ کے بعد اسے کوئی سزا نہیں دی جائے گی

قَالَ عَطَاءٌ: لَمْ يُعَاقِبْهُ النَّبِيُّ ﷺ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَلَمْ يُعَاقِبِ الَّذِي جَامَعَ فِي رَمَضَانَ، وَلَمْ يُعَاقِبْ عُمَرُ صَاحِبَ الظَّبْيِ، وَفِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت عطاء نے کہا: نبی ﷺ نے ایسی صورت میں کوئی سزا نہیں دی تھی۔ ابن جریج نے کہا: آپ ﷺ نے اس شخص کو کوئی سزا نہیں دی جس نے بحالت روزہ رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا تھا۔ حضرت عمر ؓ نے بھی حالت احرام میں ہرن شکار کرنے والے کو کوئی سزا نہیں دی تھی۔ اس مسئلے میں ابوعثمان نے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے حوالے سے نبی ﷺ سے ایک روایت بھی بیان کی ہے۔

٦٨٢١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ فَاسْتَفْتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «هَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا». [راجع: ١٩٣٦]

[6821] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رمضان المبارک میں (بحالت روزہ) اپنی بیوی سے جماع کر لیا، پھر اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو غلام پاتا ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو دو ماہ کے روزے رکھ سکتا ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا۔''

٦٨٢٢ - وَقَالَ اللَّيْثُ: عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: احْتَرَقْتُ، قَالَ: «مِمَّ ذَاكَ؟» قَالَ: وَقَعْتُ بِامْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ لَهُ: «تَصَدَّقْ»، قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ، فَجَلَسَ

[6822] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد نبوی میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: ''میں تو جل بھن گیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' اس نے کہا: میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(اس کی تلافی کے لیے) صدقہ کر۔'' اس نے کہا: میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔ وہ بیٹھ گیا۔ اس دوران میں ایک آدمی اپنا گدھا ہانکتا ہوا آیا، اس کے پاس

فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ يَسُوقُ حِمَارًا وَّمَعَهُ طَعَامٌ - فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: مَا أَدْرِي مَا هُوَ؟ - إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ؟» فَقَالَ: هَا أَنَا ذَا، قَالَ: «خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ»، قَالَ: عَلٰى أَحْوَجَ مِنِّي؟ مَا لِأَهْلِي طَعَامٌ، قَالَ: «فَكُلُوا».

[راجع: ١٩٣٥]

غلہ تھا..... راویٔ حدیث عبدالرحمٰن نے کہا: مجھے معلوم نہیں، اس پر کون سا غلہ تھا..... وہ شخص نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ''جلنے والا کہاں ہے؟'' اس نے کہا: میں ادھر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے لے جاؤ اور صدقہ کر دو۔'' اس نے کہا: اپنے سے زیادہ محتاج پر صدقہ کروں؟ میرے اہل وعیال کے پاس کھانا نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چلو تم ہی کھا لو۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: اَلْحَدِيثُ الْأَوَّلُ أَبْيَنُ: قَوْلُهُ: «أَطْعِمْ أَهْلَكَ».

ابو عبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا: پہلی حدیث (حدیث ابوہریرہ) زیادہ واضح ہے، اس میں ہے: ''اپنے اہل وعیال کو کھلا دو۔''

(٢٧) بَابٌ: إِذَا أَقَرَّ بِالْحَدِّ وَلَمْ يُبَيِّنْ، هَلْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ؟

باب: 27- جس نے غیر واضح طور پر حد کا اقرار کیا تو کیا امام اس کی پردہ پوشی کر سکتا ہے؟

٦٨٢٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، قَالَ: وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ، قَالَ: وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ قَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللهِ. قَالَ: «أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَإِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ، أَوْ قَالَ: حَدَّكَ».

[6823] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کے پاس تھا کہ آپ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر کہا: اللہ کے رسول! مجھ پر حد واجب ہو چکی ہے، آپ اسے مجھ پر جاری فرمائیں۔ آپ ﷺ نے اس کے متعلق مزید پوچھ گچھ نہیں کی، پھر نماز کا وقت ہو گیا تو اس شخص نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نبی ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ شخص آپ کے پاس گیا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! مجھ پر حد واجب ہو گئی ہے، آپ کتاب اللہ کے مطابق اسے مجھ پر جاری کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟'' اس نے کہا: ہاں پڑھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے تیرا گناہ معاف کر دیا ہے، یا فرمایا: تیری حد معاف کر دی ہے۔''

(٢٨) بَابٌ: هَلْ يَقُولُ الْإِمَامُ لِلْمُقِرِّ: لَعَلَّكَ لَمَسْتَ أَوْ غَمَزْتَ

٦٨٢٤ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا أَتَى مَاعِزُ ابْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: «لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ غَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ؟» قَالَ: لَا يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «أَنِكْتَهَا؟» لَا يَكْنِي، قَالَ: فَعِنْدَ ذٰلِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ.

باب: 28- کیا امام اقرار کرنے والے سے کہے کہ تو نے ہاتھ لگایا ہوگا یا اشارہ کیا ہوگا

[6824] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ''شاید تو نے بوسہ لیا ہوگا یا اشارہ کیا ہوگا یا نظر بازی کی ہوگی؟'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو نے اس سے جماع کیا ہے؟'' آپ نے اس مرتبہ اشارے یا کنائے سے کام نہیں لیا۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ نے انھیں سنگسار کرنے کا حکم دیا۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ قاضی کے لیے زنا کا اقرار کرنے والے کو تلقین کرنا جائز ہے تاکہ وہ اپنا دفاع کر سکے کیونکہ زنا کا اطلاق نظر بازی اور بوس وکنار پر بھی ہوتا ہے، پھر دوٹوک الفاظ میں زنا کرنے کی وضاحت کرائے کیونکہ اشارات وکنایات سے حدود ثابت نہیں ہوتیں۔

(٢٩) بَابُ سُؤَالِ الْإِمَامِ الْمُقِرَّ: هَلْ أَحْصَنْتَ؟

٦٨٢٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجُلٌ مِّنَ النَّاسِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَنَادَاهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي زَنَيْتُ - يُرِيدُ نَفْسَهُ - فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَتَنَحّٰى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَجَاءَ لِشِقِّ وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي أَعْرَضَ عَنْهُ،

باب: 29- اقرار کرنے والے سے قاضی کا سوال کرنا: کیا تو شادی شدہ ہے؟

[6825] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس عام لوگوں میں سے ایک آدمی آیا جبکہ آپ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس نے آپ کو بآواز بلند پکارا: اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے۔ اس کی مراد خود اپنی ذات تھی۔ نبی ﷺ نے اس سے اپنا منہ پھیر لیا۔ وہ بھی اسی طرف مڑا جس طرف آپ کا رخ انور تھا۔ اس نے پھر کہا: اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنا چہرۂ انور دوسری طرف کر لیا۔ وہ نبی ﷺ کے چہرۂ انور کے اس طرف سے آیا جس طرف آپ

فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَبِكَ جُنُونٌ؟»، قَالَ: لَا يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ: «أَحْصَنْتَ؟»، قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «اذْهَبُوا فَارْجُمُوهُ». [راجع: ٥٢٧١]

نے چہرہ پھیرا تھا۔ جب اس نے چار مرتبہ اپنے گناہ کا اقرار کرلیا تو نبی ﷺ نے اسے اپنے پاس بلایا اور پوچھا: ''کیا تو پاگل ہے؟'' اس نے کہا: اللہ کے رسول! نہیں، پاگل نہیں ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو شادی شدہ ہے؟'' اس نے کہا: اللہ کے رسول! ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے لے جاؤ اور سنگسار کر دو۔''

٦٨٢٦ - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ: فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ، حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ. [راجع: ٥٢٧٠]

[6826] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنھوں نے اسے سنگسار کیا۔ ہم نے اسے عیدگاہ میں رجم کیا۔ جب اس پر پتھروں کی بارش ہوئی تو بھاگ کھڑا ہوا لیکن ہم نے اسے مدینہ منورہ کی پتھریلی زمین میں جالیا اور وہیں اس کو سنگسار کر دیا۔

(٣٠) بَابُ الْاِعْتِرَافِ بِالزِّنَا

باب: 30- زنا کا اقرار کرنا

٦٨٢٧، ٦٨٢٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ، قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ قَالَا: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَنْشُدُكَ اللهَ إِلَّا مَا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ: اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَائْذَنْ لِي، قَالَ: «قُلْ»، قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا، فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ، وَعَلَى امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ،

[6828,6827] حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے پاس تھے کہ اس دوران میں ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا: اللہ کے رسول! میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کریں۔ پھر اس کا مخالف کھڑا ہوا ...... وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا...... اس نے بھی کہا: واقعی آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کریں اور مجھے گفتگو کی اجازت دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بات کرو۔'' اس نے کہا: میرا بیٹا اس شخص کا ملازم تھا، اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا۔ میں نے اس کی طرف سے سو بکری اور ایک خادم بطور فدیہ دیا۔ پھر میں نے اہل علم حضرات سے دریافت کیا تو انھوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال جلا وطنی کی سزا واجب ہے۔

اَلْمِائَةُ شَاةٍ وَّالْخَادِمُ رَدٌّ [عَلَيْكَ]، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ، وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا»، فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا.

اور اس کی بیوی کو سنگسار کرنا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمھارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ کروں گا، سو بکریاں اور خادم تجھے واپس ملیں گے، نیز تمھارے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے اسے جلا وطن کیا جائے گا۔ اے انیس! کل صبح تم اس کی بیوی کے پاس جاؤ، اگر وہ زنا کا اعتراف کرے تو اسے سنگسار کر دو۔'' چنانچہ وہ صبح کے وقت اس عورت کے پاس گئے تو اس نے زنا کا اعتراف کر لیا تو انھوں نے اسے رجم کر دیا۔

قُلْتُ لِسُفْيَانَ، لَمْ يَقُلْ: فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَقَالَ: أَشُكُّ فِيهَا مِنَ الزُّهْرِيِّ، فَرُبَّمَا قُلْتُهَا وَرُبَّمَا سَكَتُّ. [راجع: ٢٣١٤، ٢٣١٥]

علی بن عبداللہ کہتے ہیں: میں نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا: اس شخص نے یہ نہیں کہا کہ مجھے اہل علم نے بتایا ہے کہ میرے بیٹے پر رجم ہے۔ انھوں نے کہا: مجھے اس کے متعلق شک ہے کہ زہری سے میں نے سنا ہے یا نہیں، اس لیے میں اسے کبھی بیان کر دیتا ہوں اور کبھی خاموشی اختیار کرتا ہوں۔

٦٨٢٩ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتّٰى يَقُولَ قَائِلٌ: لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللهِ، فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللهُ، أَلَا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى وَقَدْ أَحْصَنَ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ، أَوْ كَانَ الْحَمْلُ أَوِ الْاِعْتِرَافُ.

[6829] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اندیشہ ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مبادا کوئی شخص کہہ دے کہ کتاب اللہ میں تو ہمیں رجم کا حکم کہیں نہیں ملتا، اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فریضے کو ترک کرنے کے باعث گمراہ ہو جائے گا۔ آگاہ رہو! رجم کا قانون ہر اس شخص پر لاگو ہے جو زنا کرے اور شادی شدہ ہو بشرطیکہ گواہی سے ثابت ہو جائے، یا حمل ظاہر ہو یا وہ خود اقرار کرے۔

قَالَ سُفْيَانُ: كَذَا حَفِظْتُ، أَلَا وَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ. [راجع: ٢٤٦٢]

سفیان نے کہا: مجھے اس طرح یاد ہے کہ آگاہ رہو! رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے رجم کیا ہے۔

(٣١) بَابُ رَجْمِ الْحُبْلَى فِي الزِّنَا إِذَا أَحْصَنَتْ

٦٨٣٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ أُقْرِئُ رِجَالًا مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَبَيْنَمَا أَنَا فِي مَنْزِلِهِ بِمِنًى وَّهُوَ عِنْدَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا، إِذْ رَجَعَ إِلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ: لَوْ رَأَيْتَ رَجُلًا أَتَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْيَوْمَ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! هَلْ لَّكَ فِي فُلَانٍ يَّقُولُ: لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ لَقَدْ بَايَعْتُ فُلَانًا؟ فَوَاللهِ مَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ إِلَّا فَلْتَةً فَتَمَّتْ. فَغَضِبَ عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي إِنْ شَاءَ اللهُ لَقَائِمٌ الْعَشِيَّةَ فِي النَّاسِ فَمُحَذِّرُهُمْ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَّغْصِبُوهُمْ أُمُورَهُمْ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! لَا تَفْعَلْ، فَإِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَغَوْغَاءَهُمْ، فَإِنَّهُمْ هُمُ الَّذِينَ يَغْلِبُونَ عَلٰى قُرْبِكَ حِينَ تَقُومُ فِي النَّاسِ، وَأَنَا أَخْشٰى أَنْ تَقُومَ فَتَقُولَ مَقَالَةً يُّطَيِّرُهَا عَنْكَ كُلُّ مُطَيِّرٍ، وَأَنْ لَّا يَعُوهَا وَأَنْ لَّا يَضَعُوهَا عَلٰى مَوَاضِعِهَا فَأَمْهِلْ حَتّٰى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا دَارُ الْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ، فَتَخْلُصَ بِأَهْلِ الْفِقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ فَتَقُولَ مَا قُلْتَ مُتَمَكِّنًا، فَيَعِي أَهْلُ الْعِلْمِ

باب: 31- زنا سے حاملہ عورت کو سنگسار کرنا جبکہ وہ شادی شدہ ہو

[6830] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں مہاجرین کو (قرآن) پڑھایا کرتا تھا، جن میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ میں ایک دن منیٰ میں ان کے گھر بیٹھا ہوا تھا جبکہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آخری حج میں ان کے ساتھ تھے۔ جب وہ میرے پاس آئے تو انھوں نے کہا: کاش! تم آج اس شخص کو دیکھتے جو امیر المومنین کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے امیر المومنین! کیا آپ فلاں شخص سے باز پرس کریں گے جو کہتا ہے: اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو میں فلاں شخص کی بیعت کر لوں گا کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت تو اچانک مکمل ہو گئی تھی، کسی کو سوچ بچار کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت غضب ناک ہوئے، پھر فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو میں آج شام لوگوں سے خطاب کروں گا اور انھیں ان لوگوں سے خبردار کروں گا جو مسلمانوں سے ان کے حقوق غصب کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المومنین! ایسا نہ کیجیے کیونکہ موسم حج میں برے بھلے ہر قسم کے عوام جمع ہوتے ہیں اور جب آپ خطاب کے لیے کھڑے ہوں گے تو اسی قسم کے عامی لوگ آپ کے قریب ہوں گے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر آپ کھڑے ہو کر کوئی بات کریں گے تو وہ چاروں طرف پھیل جائے گی لیکن پھیلانے والے اسے صحیح طور پر یاد نہیں رکھ سکیں گے اور اسے غلط معنی پہنائیں گے۔ آپ مدینہ طیبہ پہنچنے تک انتظار کریں کیونکہ وہ ہجرت اور سنت کا مقام ہے، وہاں آپ کو خالص دینی سمجھ بوجھ رکھنے والے شریف الطبع لوگ میسر آئیں گے، وہاں

مَقَالَتَكَ وَيَضَعُونَهَا عَلٰى مَوَاضِعِهَا. فَقَالَ عُمَرُ: أَمَ وَاللهِ إِنْ شَاءَ اللهُ، لَأَقُومَنَّ بِذٰلِكَ أَوَّلَ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ.

آپ جو کہنا چاہتے ہیں اعتماد کے ساتھ کہہ سکیں گے اور اہل علم وہاں آپ کے فرمودات کو یاد بھی رکھیں گے اور ان کا جو صحیح مطلب ہے وہی آگے بیان کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ اللہ کی قسم! میں مدینہ طیبہ پہنچ کر سب سے پہلے یہی بیان کروں گا ان شاء اللہ۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فِي عَقِبِ ذِي الْحِجَّةِ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ عَجَّلْتُ الرَّوَاحَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى أَجِدَ سَعِيدَ ابْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ جَالِسًا إِلٰى رُكْنِ الْمِنْبَرِ، فَجَلَسْتُ حَوْلَهُ تَمَسُّ رُكْبَتِي رُكْبَتَهُ، فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُ مُقْبِلًا قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ: لَيَقُولَنَّ الْعَشِيَّةَ مَقَالَةً لَمْ يَقُلْهَا مُنْذُ اسْتُخْلِفَ قَطُّ قَبْلَهُ، فَأَنْكَرَ عَلَيَّ وَقَالَ: مَا عَسَيْتَ أَنْ يَقُولَ مَا لَمْ يَقُلْ قَبْلَهُ؟ فَجَلَسَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَلَمَّا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُونَ قَامَ فَأَثْنٰى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ! فَإِنِّي قَائِلٌ لَّكُمْ مَقَالَةً قَدْ قُدِّرَ لِي أَنْ أَقُولَهَا، لَا أَدْرِي لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَيْ أَجَلِي، فَمَنْ عَقَلَهَا وَوَعَاهَا فَلْيُحَدِّثْ بِهَا حَيْثُ انْتَهَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ، وَمَنْ خَشِيَ أَنْ لَا يَعْقِلَهَا فَلَا أُحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ. إِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللهُ آيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا، رَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ، فَأَخْشٰى إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ: وَاللهِ مَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللهِ، فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم آخر ذوالحجہ میں مدینہ طیبہ پہنچے۔ جمعہ کے دن میں نے سورج ڈھلتے ہی مسجد نبوی پہنچنے میں جلدی کی۔ وہاں پہنچ کر میں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کو منبر کے پاس بیٹھا ہوا پایا۔ میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا جبکہ میرا گھٹنا ان کے گھٹنے سے لگا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ جب میں نے انھیں آتے دیکھا تو سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے کہا: آج حضرت عمر رضی اللہ عنہ ضرور ایسی بات کہیں گے جو انھوں نے خلیفہ بننے کے بعد اب تک نہیں کہی۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے میری بات کا انکار کرتے ہوئے کہا: مجھے امید نہیں کہ وہ ایسی بات کہیں جو قبل ازیں کبھی نہیں کہی؟ اس دوران میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ جب مؤذن اذان دے کر فارغ ہوئے تو آپ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے شایان شان حمد وثنا کی، پھر فرمایا: اما بعد! آج میں تم سے ایسی بات کہوں گا جس کا کہنا میری تقدیر میں لکھا ہوا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ شاید وہ میری موت سے پہلے آخری بات ہو، لہٰذا جو شخص اسے سمجھے اور اسے یاد رکھ سکے تو اسے چاہیے کہ اس بات کو اس جگہ تک پہنچا دے جہاں تک اس کی سواری اسے لے جاسکتی ہے اور جس کو اندیشہ ہو کہ وہ اسے نہیں سمجھ سکے گا تو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ میری طرف غلط بات منسوب کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حق دے

أَنْزَلَهَا اللّٰهُ، وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى إِذَا أُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ، أَوْ كَانَ الْحَبَلُ، أَوِ الْاِعْتِرَافُ، ثُمَّ إِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ فِيمَا نَقْرَأُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ أَنْ لَّا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَإِنَّهُ كُفْرٌ بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ، أَوْ إِنَّ كُفْرًا بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ. أَلَا ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا تُطْرُونِي كَمَا أُطْرِيَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَقُولُوا: عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ».

کر مبعوث کیا ہے اور آپ پر یہ قرآن نازل فرمایا، اللہ تعالیٰ نے جو کچھ نازل فرمایا اس میں آیت رجم بھی تھی۔ ہم نے اسے پڑھا تھا، سمجھا تھا اور یاد رکھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور ہم نے بھی آپ کے بعد رجم کیا۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر لوگوں پر طویل عرصہ گزر گیا تو کوئی کہنے والا یہ کہے گا: اللہ کی قسم! ہم اللہ کی کتاب میں یہ آیت نہیں پاتے اور اس طرح وہ اس فریضے کو چھوڑ کر گمراہ ہوں گے جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا۔ یقیناً رجم کا حکم اللہ کی کتاب میں اس شخص کے لیے ثابت ہے جس نے شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کیا ہو، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ان پر گواہی ثابت ہو جائے یا عورت کو (ناجائز) حمل ہو جائے یا وہ خود اقرار کرے، پھر ہم اللہ کی کتاب میں یہ بھی پڑھتے تھے کہ تم اپنے حقیقی باپ دادا کے علاوہ دوسروں کی طرف خود کو منسوب نہ کرو کیونکہ اپنے باپ سے اعراض کرنا کفر ہے۔ یا فرمایا: تمھارا باپ دادا سے روگردانی کرنا کفر ہے۔ آگاہ رہو! رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے: ''میری ستائش میں اس قدر مبالغہ نہ کرو جیسے عیسیٰ ابن مریم کی تعریف میں مبالغہ کیا گیا ہے۔ میرے حق میں تم صرف یہ کہو کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔''

ثُمَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ قَائِلًا مِّنْكُمْ يَقُولُ: وَاللّٰهِ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ بَايَعْتُ فُلَانًا، فَلَا يَغْتَرَّنَّ امْرُؤٌ أَنْ يَّقُولَ: إِنَّمَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ فَلْتَةً وَّتَمَّتْ، أَلَا وَإِنَّهَا قَدْ كَانَتْ كَذٰلِكَ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ وَقٰى شَرَّهَا، وَلَيْسَ فِيكُمْ مَنْ تُقْطَعُ الْأَعْنَاقُ إِلَيْهِ مِثْلُ أَبِي بَكْرٍ، مَنْ بَايَعَ رَجُلًا مِّنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَا يُبَايَعُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَغِرَّةَ أَنْ يُّقْتَلَا، وَإِنَّهُ قَدْ كَانَ مِنْ خَبَرِنَا حِينَ تَوَفَّى

مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ تم میں سے کسی نے کہا ہے: اللہ کی قسم! اگر عمر کا انتقال ہو گیا تو میں فلاں کی بیعت کر لوں گا۔ دیکھو تم میں سے کسی کو یہ دھوکا نہ لگے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت یکایک ہو گئی تھی، پھر وہ چل بھی گئی۔ بات یہ ہے کہ بلاشبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو شر سے بچا لیا اور تم میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مثل کوئی شخص ایسا نہیں جس کی طرف گردنیں جھکی ہوں۔ خبردار! تم میں سے کوئی شخص مسلمانوں کے صلاح و مشورے، اتفاق رائے کے

اللهُ نَبِيَّهُ ﷺ إِلَّا أَنَّ الْأَنْصَارَ خَالَفُونَا وَاجْتَمَعُوا بِأَسْرِهِمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، وَخَالَفَ عَنَّا عَلِيٌّ وَّالزُّبَيْرُ وَمَنْ مَّعَهُمَا، وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ، فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: يَا أَبَا بَكْرٍ! انْطَلِقْ بِنَا إِلٰى إِخْوَانِنَا هٰؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَانْطَلَقْنَا نُرِيدُهُمْ، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْهُمْ، لَقِيَنَا [مِنْهُمْ] رَجُلَانِ صَالِحَانِ، فَذَكَرَا مَا تَمَالَأَ عَلَيْهِ الْقَوْمُ، فَقَالَا: أَيْنَ تُرِيدُونَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ؟ فَقُلْنَا: نُرِيدُ إِخْوَانَنَا هٰؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَا: لَا، عَلَيْكُمْ أَنْ لَّا تَقْرَبُوهُمْ، اقْضُوا أَمْرَكُمْ، فَقُلْتُ: وَاللهِ لَنَأْتِيَنَّهُمْ، فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، فَإِذَا رَجُلٌ مُّزَمَّلٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: هٰذَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، فَقُلْتُ: مَا لَهُ؟ قَالُوا: يُوعَكُ.

بغیر کسی کی بیعت نہ کرے۔ جو کوئی ایسا کرے گا اس کا نتیجہ یہی نکلے گا کہ بیعت کرنے والا اور بیعت لینے والا دونوں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ واضح رہے کہ جب نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت ابوبکر ؓ ہم میں سب سے بہتر تھے، البتہ انصار نے ہماری مخالفت کی تھی اور وہ سب لوگ سقیفہ بنو ساعدہ میں جمع ہو گئے تھے۔ اسی طرح حضرت علی، حضرت زبیر ؓ اور ان کے ساتھیوں نے بھی ہماری مخالفت کی تھی، تاہم مہاجرین حضرت ابوبکر ؓ کے پاس جمع ہو گئے۔ اس وقت میں نے حضرت ابوبکر ؓ سے کہا: ابوبکر! ہمیں آپ اپنے ان انصار بھائیوں کے پاس لے چلیں، چنانچہ ہم ان سے ملاقات کے لیے چل پڑے، پھر جب ہم ان کے قریب پہنچے تو ہمیں ان کے دو نیک آدمی ملے۔ انھوں نے وہ چیز ذکر کی جس پر انصار کا اتفاق ہوا تھا۔ انھوں نے کہا: اے مہاجرین کی جماعت! تم کہاں جا رہے ہو؟ ہم نے کہا: ہم اپنے انصار بھائیوں کے پاس جا رہے ہیں۔ انھوں نے کہا: آپ حضرات وہاں ہرگز نہ جائیں بلکہ از خود جو کرنا ہے اسے عملی جامہ پہنا دیں۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم وہاں ضرور جائیں گے، چنانچہ ہم آگے بڑھے اور انصار کے پاس سقیفۂ بنو ساعدہ میں پہنچے۔ مجلس میں ایک صاحب چادر اپنے سارے جسم پر لپیٹے درمیان میں بیٹھے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت سعد بن عبادہ ؓ ہیں۔ میں نے پوچھا: انھیں کیا ہوا ہے؟ انھوں نے بتایا کہ انھیں بخار ہے۔

فَلَمَّا جَلَسْنَا قَلِيلًا تَشَهَّدَ خَطِيبُهُمْ، فَأَثْنٰى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ! فَنَحْنُ أَنْصَارُ اللهِ وَكَتِيبَةُ الْإِسْلَامِ، وَأَنْتُمْ مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ رَهْطٌ، وَّقَدْ دَفَّتْ دَافَّةٌ مِّنْ قَوْمِكُمْ،

جب ہم تھوڑی دیر وہاں بیٹھے تو ان کے خطیب نے خطبہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کے شایان شان حمد وثنا کی، پھر گویا ہوئے: ہم دین الٰہی کے مددگار اور لشکر اسلام ہیں۔ اے مہاجرین کی جماعت! تم ایک گروہ ہو۔ تمھاری یہ تھوڑی سی

فَإِذَا هُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْتَزِلُونَا مِنْ أَصْلِنَا، وَأَنْ يَحْضُنُونَا مِنَ الْأَمْرِ، فَلَمَّا سَكَتَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ، وَكُنْتُ قَدْ زَوَّرْتُ مَقَالَةً أَعْجَبَتْنِي أَرَدْتُ أَنْ أُقَدِّمَهَا بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ، وَكُنْتُ أُدَارِي مِنْهُ بَعْضَ الْحَدِّ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: عَلَى رِسْلِكَ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُغْضِبَهُ، فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ هُوَ أَحْلَمَ مِنِّي وَأَوْقَرَ، وَاللهِ مَا تَرَكَ مِنْ كَلِمَةٍ أَعْجَبَتْنِي فِي تَزْوِيرِي إِلَّا قَالَ فِي بَدِيهَتِهِ مِثْلَهَا أَوْ أَفْضَلَ [مِنْهَا] حَتَّى سَكَتَ، فَقَالَ: مَا ذَكَرْتُمْ فِيكُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَأَنْتُمْ لَهُ أَهْلٌ، وَّلَنْ يُّعْرَفَ هٰذَا الْأَمْرُ إِلَّا لِهٰذَا الْحَيِّ مِنْ قُرَيْشٍ، هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ نَسَبًا وَّدَارًا، وَّقَدْ رَضِيتُ لَكُمْ أَحَدَ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ، فَبَايِعُوا أَيَّهُمَا شِئْتُمْ، فَأَخَذَ بِيَدِي وَبِيَدِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَنَا، فَلَمْ أَكْرَهْ مِمَّا قَالَ غَيْرَهَا، كَانَ وَاللهِ أَنْ أُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِي لَا يُقَرِّبُنِي ذٰلِكَ مِنْ إِثْمٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَأَمَّرَ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ، اَللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ تُسَوِّلَ لِي نَفْسِي عِنْدَ الْمَوْتِ شَيْئًا لَا أَجِدُهُ الْآنَ.

تعداد اپنی قوم سے نکل کر ہمارے پاس آئی ہے۔تم یہ چاہتے ہو کہ ہماری بیخ کنی کر کے خود خلیفہ بن جاؤ اور ہمیں اس سے محروم کردو، ایسا کبھی نہیں ہوسکتا۔ جب وہ اپنی تقریر پوری کر چکے تو میں نے ارادہ کیا کہ گفتگو کروں۔ میں نے ایک عمدہ تقریر اپنے ذہن میں ترتیب دے رکھی تھی۔ میری انتہائی خواہش تھی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بات کرنے سے پہلے ہی میں اپنی تقریر کا آغاز کروں اور انصار کی باتوں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جو غصہ آیا ہے میں اس کو دور کر دوں، تاہم جس وقت میں نے تقریر کرنے کا ارادہ کیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم خاموش رہو۔ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو غصہ نہیں دلانا چاہتا تھا۔ آخر انھوں نے اپنی گفتگو کا آغاز کیا۔ اللہ کی قسم! وہ مجھ سے زیادہ زیرک، بردبار اور باوقار تھے۔ اللہ کی قسم! انھوں نے کوئی بات نہ چھوڑی جو میں نے بہترین پیرائے میں سوچ رکھی تھی مگر انھوں نے فی البدیہہ اس (میری سوچی ہوئی تقریر) جیسی بلکہ اس سے بھی بہترین تقریر کی، پھر وہ خاموش ہوگئے۔ ان کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا: ''انصار بھائیو! تم نے اپنی فضیلت اور بزرگی میں جو کچھ کہا ہے وہ سب درست ہے۔ یقیناً تم اس کے سزاوار ہو مگر خلافت قریش کے علاوہ کسی دوسرے خاندان کے لیے نہیں ہوسکتی کیونکہ قریش ازروئے نسب اور ازروئے خاندان تمام عرب قوموں سے بڑھ کر ہیں۔ اب تم لوگ ایسا کرو کہ ان دو آدمیوں میں سے کسی ایک کے ہاتھ پر بیعت کرلو۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرا اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا جو ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کی ساری گفتگو میں صرف یہی آخری بات مجھے ناگوار گزری۔ اللہ کی قسم! مجھے آگے کردیا جاتا اور میری گردن اڑا دی جاتی تو یہ مجھے اس گناہ سے زیادہ پسند تھا کہ مجھے ایک ایسی قوم کا امیر بنایا جاتا

جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود ہوں۔ میرا اب تک یہی خیال ہے الاّ یہ کہ مجھے میرا نفس بہکا دے اور میں کوئی دوسرا خیال کروں جو میرے دل میں نہیں۔

فَقَالَ قَائِلُ [مِنَ] الْأَنْصَارِ: أَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ، وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ، مِنَّا أَمِيرٌ وَّمِنْكُمْ أَمِيرٌ، يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! فَكَثُرَ اللَّغَطُ، وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ، حَتّٰى فَرِقْتُ مِنَ الْاِخْتِلَافِ، فَقُلْتُ: ابْسُطْ يَدَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، فَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعْتُهُ وَبَايَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ ثُمَّ بَايَعَتْهُ الْأَنْصَارُ، وَنَزَوْنَا عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ: قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، فَقُلْتُ: قَتَلَ اللّٰهُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ. قَالَ عُمَرُ: وَإِنَّا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْنَا فِيمَا حَضَرْنَا مِنْ أَمْرٍ أَقْوٰى مِنْ مُّبَايَعَةِ أَبِي بَكْرٍ خَشِينَا إِنْ فَارَقْنَا الْقَوْمَ وَلَمْ تَكُنْ بَيْعَةٌ أَنْ يُّبَايِعُوا رَجُلًا مِّنْهُمْ بَعْدَنَا، فَإِمَّا بَايَعْنَاهُمْ عَلٰى مَا [لَا] نَرْضٰى وَإِمَّا نُخَالِفُهُمْ فَيَكُونُ فَسَادًا، فَمَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَلٰى غَيْرِ مَشُورَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَا يُتَابَعُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَغِرَّةً أَنْ يُّقْتَلَا. [راجع: ٢٤٦٢]

پھر انصار میں سے ایک کہنے والے نے کہا: خبردار! میں ایک ایسی لکڑی ہوں جس سے خارشی اونٹ اپنا بدن رگڑ کر شفا پاتے ہیں اور میں وہ باڑ ہوں جو درختوں کے اردگرد ان کی حفاظت کے لیے لگائی جاتی ہے، میں تمھیں ایک عمدہ تدبیر بتاتا ہوں کہ تم دو خلیفے بنالو: ایک ہماری قوم کا اور ایک قریش والوں کا۔ پھر شوروغل زیادہ ہوگیا اور آوازیں بلند ہونے لگیں۔ مجھے ڈر لگا کہ مبادا مسلمانوں میں پھوٹ پڑ جائے۔ بالآخر میں نے کہا: اے ابوبکر! اپنا ہاتھ بڑھاؤ۔ انھوں نے ہاتھ بڑھایا تو میں نے ان سے بیعت کی، پھر مہاجرین نے بھی بیعت کی، اس کے بعد انصار نے بیعت کی۔ ہم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انصار میں سے کسی نے کہا: تم نے سعد بن عبادہ کو قتل کر دیا ہے۔ میں نے کہا: اللہ نے اس کا خون کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے خطبے میں) یہ بھی فرمایا: اللہ کی قسم! ہم نے پیش آمدہ امر سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت سے زیادہ کوئی اور معاملہ اہم نہ پایا کیونکہ ہمیں اندیشہ تھا کہ اگر ہم اسی حالت میں لوگوں سے جدا ہوگئے اور ہم نے کسی کی بیعت نہ کی تو لوگ ہمارے بعد کسی شخص کی بیعت کرلیں گے تو پھر ہم ایسے شخص کی بیعت کرتے جس سے ہم خوش نہ تھے یا ان کی مخالفت کرتے تو فساد برپا ہوتا۔ (میں پھر یہی کہتا ہوں کہ) جو شخص کسی دوسرے کی مسلمانوں کے مشورے کے بغیر بیعت کرے گا تو دوسرے لوگ بیعت کرنے والے کی پیروی نہ کریں اور نہ اس کی بات مانی جائے جس سے بیعت کی گئی ہے کیونکہ وہ دونوں قتل کردیے جائیں گے۔

(٣٢) بَابٌ : اَلْبِكْرَانِ يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيَانِ

باب: 32- غیر شادی شدہ زانی مرد، عورت کو کوڑے مارے جائیں اور جلا وطن کر دیا جائے

﴿اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ﴾ اَلْآيَةَ [النور: ٢]

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''زانی عورت ہو یا مرد، ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور اگر تم اللہ پر ایمان اور آخرت پر یقین رکھتے ہو تو اللہ کے دین کے معاملے میں تمھیں ان دونوں پر کبھی ترس نہیں آنا چاہیے۔''

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: رَأْفَةٌ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ.

سفیان بن عیینہ نے رَأْفَةٌ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا: حد قائم کرنے میں رحم نہ کرو۔

٦٨٣١ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْمُرُ فِيمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصَنْ: جَلْدَ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبَ عَامٍ. [راجع: ٢٣١٤]

[6831] حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ حکم دے رہے تھے کہ جو غیر شادی شدہ ہو اور زنا کا ارتکاب کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور سال بھر کے لیے جلا وطن کیا جائے۔

٦٨٣٢ - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غَرَّبَ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تِلْكَ السُّنَّةَ.

[6832] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے زانی کو جلا وطن کیا تھا، پھر یہ طریقہ جاری رہا۔

٦٨٣٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضٰى فِيمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصَنْ بِنَفْيِ عَامٍ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَيْهِ. [راجع: ٢٣١٥]

[6833] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غیر شادی شدہ زانی کے متعلق فیصلہ کیا تھا کہ اسے حد لگانے کے ساتھ ایک سال تک ملک بدر بھی کیا جائے۔

فائدہ: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ کنوارے مرد اور کنواری عورت جب زنا کریں تو ان کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے، لیکن کچھ لوگ جلا وطنی کی سزا کو نہیں مانتے، ان کا کہنا ہے کہ قرآن میں صرف سو کوڑوں کا ذکر ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ جس ہستی کے ذریعے سے ہمیں قرآن پہنچا ہے، اسی نے زانی کو جلا وطنی کی سزا دی۔ حدیث بھی قرآن کی طرح واجب

العمل ہے۔ جلاوطنی سے مراد ملک بدر کرنا نہیں بلکہ اتنے فاصلے پر بھیجنا ہے جس کو شرعی اصطلاح میں سفر کہہ سکتے ہیں۔ اور اس جلاوطنی کا مقصد یہ ہے کہ آئندہ کم از کم زانی جوڑے کے ملاپ کی راہ بند کر دی جائے اور اس کی امکانی صورتوں کو ختم کر دیا جائے اور یہ مقصد قید میں ڈالنے سے بھی پورا ہوسکتا ہے۔

(٣٣) بَابُ نَفْيِ أَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْمُخَنَّثِينَ

باب: 33- بدکاروں اور ہیجڑوں کو جلاوطن کرنا

٦٨٣٤ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، وَقَالَ: «أَخْرِجُوهُمْ مِّنْ بُيُوتِكُمْ»، وَأَخْرَجَ فُلَانًا، وَّأَخْرَجَ عُمَرُ فُلَانًا.

[6834] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ان مردوں پر لعنت کی ہے جو مخنث بنتے ہیں اور ان عورتوں پر بھی لعنت کی ہے جو مردوں کا روپ دھارتی ہیں، نیز آپ نے فرمایا: ”انھیں اپنے گھروں سے نکال دو، چنانچہ آپ نے فلاں کو گھر سے نکالا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی فلاں کو نکالا تھا۔

فائدہ: مخنثین کی دو اقسام ہیں: ○ پیدائشی۔ ○ بناوٹی۔ پیدائشی وہ ہوتے ہیں جن کا پیدائش کے وقت ہی سے معاملہ مشتبہ ہو اور ان کی تذکیر و تانیث کا پتہ نہ چل سکے۔ بناوٹی وہ ہوتے ہیں جو بناوٹ اور تکلف سے مردوں اور عورتوں کی چال ڈھال اختیار کر لیتے ہیں۔ حدیث میں ایسے ہیجڑے مراد ہیں جو بناوٹی ہوں اور اپنی حرکات و سکنات سے دوسروں کے اخلاق و کردار کو خراب کرتے ہوں یا وہ مخنث جو فحش کلامی اور گندی حرکات کا ارتکاب کریں۔

(٣٤) بَابُ مَنْ أَمَرَ غَيْرَ الْإِمَامِ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ غَائِبًا عَنْهُ

باب: 34- جس نے کسی کو اپنی عدم موجودگی میں حد لگانے کا حکم دیا

٦٨٣٥، ٦٨٣٦ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اقْضِ بِكِتَابِ اللهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ: صَدَقَ، اقْضِ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ بِكِتَابِ اللهِ، إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ

[6836,6835] حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے، اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! (ہمارے درمیان) اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کریں۔ اس کا مخالف کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! اس نے صحیح کہا ہے۔ اس کا کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کریں۔ بات یہ ہے کہ میرا لڑکا اس کے ہاں ملازم تھا اور اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا ہے۔ لوگوں نے مجھے

فَافْتَدَيْتُ بِمِائَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ، فَزَعَمُوا أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ، فَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ، أَمَّا الْغَنَمُ وَالْوَلِيدَةُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَارْجُمْهَا»، فَغَدَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا.

[راجع: ٢٣١٤، ٢٣١٥]

بتایا کہ میرے بیٹے کو رجم کیا جائے گا، چنانچہ میں نے اس سزا کے بدلے سو بکریاں اور ایک لونڈی کا فدیہ دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے رابطہ کیا تو انھوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ میرے لڑکے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی لازمی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تم دونوں کا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کروں گا۔ بکریاں اور کنیز تجھے واپس ملیں گی اور تمھارے لڑکے کو سو کوڑوں اور ایک سال جلا وطنی کی سزا دی جائے گی۔ اے انیس! تم صبح اس عورت کے پاس جاؤ اور اسے رجم کرو۔'' چنانچہ انیس رضی اللہ عنہ گئے اور انھوں نے اسے رجم کر دیا۔

(٣٥) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنكُمْ طَوْلًا أَن يَنكِحَ ٱلْمُحْصَنَٰتِ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ فَمِن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُم مِّن فَتَيَٰتِكُمُ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ ۚ وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَٰنِكُم ۚ بَعْضُكُم مِّنۢ بَعْضٍ ۚ فَٱنكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَءَاتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ مُحْصَنَٰتٍ غَيْرَ مُسَٰفِحَٰتٍ﴾ - زَوَانِيَ - ﴿وَلَا مُتَّخِذَٰتِ أَخْدَانٍ﴾ - أَخِلَّاءَ - ﴿فَإِذَآ أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَٰحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى ٱلْمُحْصَنَٰتِ مِنَ ٱلْعَذَابِ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِىَ ٱلْعَنَتَ مِنكُمْ ۚ وَأَن تَصْبِرُوا۟ خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [النساء: ٢٥].

باب: 35- ارشاد باری تعالیٰ: اور جو شخص مالی طور پر آزاد عورتوں سے نکاح کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ تمھاری کنیزوں میں سے کسی مومنہ کنیز سے نکاح کرے جو تمھارے قبضے میں ہوں اور اللہ تعالیٰ تمھارے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ تمھارے بعض، بعض کی جنس سے ہیں، لہٰذا تم ان کے آقاؤں کی اجازت سے انھیں نکاح میں لا سکتے ہو، پھر دستور کے مطابق انھیں ان کے حق مہر ادا کرو تاکہ وہ حصار نکاح میں آ جائیں نہ وہ شہوت رانی کرتی پھریں اور نہ خفیہ طور پر آشنا بنائیں۔ پھر نکاح میں آ جانے کے بعد اگر بدکاری کی مرتکب ہوں تو ان کی سزا آزاد عورتوں کی سزا سے نصف ہے۔ یہ (سہولت) تم میں سے اس شخص کے لیے ہے جو زنا کے گناہ میں جا پڑنے سے ڈرتا ہو۔ اور اگر صبر و ضبط سے کام لو تو یہ تمھارے لیے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا مہربان ہے'' کا بیان

وضاحت: اس آیت کریمہ میں امام بخاری رحمہ اللہ نے منکوحہ لونڈی کی سزا بیان کی ہے جبکہ وہ زنا کی مرتکب ہو۔ اس میں صرف آیت کریمہ کا حوالہ دیا ہے جو درجۂ اوّل کی دلیل ہے۔ واضح رہے کہ احصان (زنا سے بچاؤ) دو طرح سے ہوتا ہے: ایک تو آزادی سے کہ آزاد عورت خاندان کی حفاظت میں ہوتی ہے اور اگر لونڈی آزاد ہو جائے تو اسے بھی احصان میسر آ جاتا ہے، دوسرا احصان نکاح سے ہوتا ہے کہ خاوند بھی زنا سے حفاظت کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ اس طرح محصنات کا ترجمہ آزاد عورتیں بھی ہو سکتا ہے اور شادی شدہ عورتیں بھی۔ اور جب دونوں قسم کے احصان جمع ہو جائیں تو آزاد شادی شدہ عورتیں مراد ہوتی ہیں۔

بَابٌ: إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ

٦٨٣٧، ٦٨٣٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ، قَالَ: «إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ».

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لَا أَدْرِي بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ. [راجع: ٢١٥٢، ٢١٥٤]

باب: - جب لونڈی زنا کرے

[6838,6837] حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے سوال ہوا کہ غیر شادی شدہ لونڈی زنا کرے تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جب لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ۔ پھر زنا کرے تو کوڑے لگاؤ۔ پھر اگر زنا کرے تو کوڑے لگاؤ، پھر اسے فروخت کر دو، خواہ ایک رسی ہی قیمت میں ملے۔''

ابن شہاب نے کہا: مجھے معلوم نہیں کہ یہ تیسری بار کے بعد فرمایا یا چوتھی بار کے بعد۔

(٣٦) بَابٌ: لَا يُثَرَّبُ عَلَى الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَا تُنْفَى

٦٨٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعَرٍ».

باب: 36- لونڈی جب زنا کرے تو اسے ملامت نہ کی جائے اور نہ جلا وطن ہی کیا جائے

[6839] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا واضح ہو جائے تو اسے (مالک کو) چاہیے کہ کوڑے مارے لیکن طعن و ملامت نہ کرے، پھر اگر زنا کرے تو کوڑے لگائے، اسے زجر و توبیخ نہ کرے۔ پھر اگر تیسری بار زنا کرے تو اسے فروخت کر دے، خواہ بالوں کی ایک رسی ہی کے بدلے میں ہو۔''

تَابَعَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اسماعیل بن امیہ نے سعید سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کرنے میں لیث کی متابعت کی ہے۔

(٣٧) بَابُ أَحْكَامِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَإِحْصَانِهِمْ إِذَا زَنَوْا، وَرُفِعُوا إِلَى الْإِمَامِ

باب: 37- اہل ذمہ کے احکام، اور اگر شادی کے بعد انھوں نے زنا کیا اور امام کے سامنے پیش ہوئے تو اس کے احکام

٦٨٤٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ أَبِي أَوْفَى عَنِ الرَّجْمِ فَقَالَ: رَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقُلْتُ: أَقَبْلَ النُّورِ أَمْ بَعْدُ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي. [راجع: ٦٨١٣]

[6840] حضرت شیبانی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے رجم کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے رجم کیا تھا۔ میں نے کہا: سورۂ نور کے نزول سے پہلے یا بعد میں؟ انھوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔

تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَالْمُحَارِبِيُّ، وَعَبِيدَةُ [بْنُ حُمَيْدٍ] عَنِ الشَّيْبَانِيِّ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: الْمَائِدَةُ، وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ. [راجع: ٦٨١٣]

علی بن مسہر، خالد بن عبداللہ، محاربی اور عبیدہ بن حمید نے شیبانی سے روایت کرنے میں عبدالواحد کی متابعت کی ہے۔ ان میں سے کچھ نے سورۂ مائدہ کا ذکر کیا اور پہلی بات صحیح تر ہے۔

٦٨٤١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ الْيَهُودَ جَاؤُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِّنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ؟» فَقَالُوا: نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ، إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ، فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ

[6841] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس یہودی آئے اور انھوں نے ذکر کیا کہ ان میں سے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''رجم کے متعلق تم اپنی کتاب میں کیا پاتے ہو؟ انھوں نے کہا: ہم انھیں ذلیل وخوار کرتے ہیں اور انھیں کوڑے لگائے جاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: تم جھوٹ بولتے ہو کیونکہ تورات میں تو رجم کی سزا موجود ہے، چنانچہ وہ تورات لے آئے۔ جب اسے کھولا تو ایک شخص نے رجم کی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اس کا ماقبل اور مابعد پڑھ دیا۔ حضرت

سَلَامٍ: اِرْفَعْ يَدَكَ، فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، قَالُوا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ، فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرُجِمَا، فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنِي عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ. [راجع: ١٣٢٩]

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ جب اس نے ہاتھ اٹھایا تو دیکھا کہ اس میں آیت رجم موجود تھی۔ یہودیوں نے کہا: یا محمد! اس نے سچ کہا ہے۔ اس میں آیت رجم موجود ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں (زانی اور زانیہ) کے متعلق حکم دیا تو انھیں سنگسار کردیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ مرد، اپنی داشتہ کو پتھروں سے بچانے کے لیے اس پر جھکا پڑتا تھا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب ذمی، اہل اسلام کی طرف رجوع کریں تو اہل اسلام اپنی شریعت کے مطابق فیصلہ کرنے کے پابند ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے تورات کا حکم اس لیے پوچھا تھا تاکہ انھیں الزام دے کر خاموش کر دیا جائے۔

(٣٨) بَابٌ: إِذَا رَمَى امْرَأَتَهُ أَوِ امْرَأَةَ غَيْرِهِ بِالزِّنَا عِنْدَ الْحَاكِمِ وَالنَّاسِ، هَلْ عَلَى الْحَاكِمِ أَنْ يَبْعَثَ إِلَيْهَا فَيَسْأَلَهَا عَمَّا رُمِيَتْ بِهِ؟

باب: 38- جب کوئی اپنی یا کسی دوسرے کی بیوی پر حاکم یا لوگوں کے پاس زنا کی تہمت لگائے تو کیا حاکم کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی کو اس عورت کے پاس بھیجے جو اس سے تہمت کے متعلق باز پرس کرے؟

٦٨٤٢، ٦٨٤٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ: أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ، وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ! فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ، وَائْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ، قَالَ: «تَكَلَّمْ»، قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا - قَالَ مَالِكٌ: وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ - فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَأَخْبَرُونِي إِنَّمَا عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ،

[6843,6842] حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: دو آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا مقدمہ لے کر آئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے ساتھ فیصلہ کریں۔ اور دوسرے نے جو ذرا زیادہ سمجھ دار تھا کہا: ہاں اللہ کے رسول! آپ ہمارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق ہی کریں لیکن مجھے کچھ عرض کرنے کی اجازت دیں۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں تم بات کرو۔'' اس نے کہا: میرا بیٹا اس کے ہاں عسیف تھا...... راویٔ حدیث مالک نے کہا: عسیف نوکر کو کہتے ہیں...... میرے بیٹے نے اس کی بیوی سے زنا کیا تو مجھے لوگوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا۔ میں نے اپنے بیٹے کی طرف سے سو بکریاں اور ایک لونڈی

فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّبِجَارِيَةٍ لِّي، ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ، وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ، أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ»، وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَّغَرَّبَهُ عَامًا، وَّأَمَرَ أُنَيْسًا الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يَّأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ «فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا»، فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا. [راجع: ٢٣١٤، ٢٣١٥]

بطور فدیہ دی۔ پھر میں نے اہل علم سے رابطہ کیا تو انھوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال جلا وطنی کی سزا بھگتنا ہوگی، رجم صرف اس کی بیوی پر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سنو! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمھارے درمیان اللہ کی کتاب ہی کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ تمھاری بکریاں اور تمھاری لونڈی تمھیں واپس ہوگی۔'' پھر اس کے بیٹے کو سو کوڑے مارے اور ایک سال کے لیے شہر بدر کیا۔ اور آپ نے حضرت انیس اسلمی ؓ کو حکم دیا کہ وہ مذکورہ عورت کے پاس جائے: ''اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کر دے۔'' چنانچہ اس نے اپنے جرم کا اعتراف کیا تو انھوں نے اسے سنگسار کر دیا۔

فائدہ: اس حدیث میں دوسرے کی عورت پر زنا کی تہمت لگانے کا ذکر ہے اور اپنی عورت پر تہمت لگانے کا مسئلہ اس طرح ثابت ہوا کہ گفتگو کے وقت اس عورت کا خاوند بھی موجود تھا، اس نے اس واقعے کا انکار نہیں کیا، گویا وہ بھی اس تہمت میں شریک تھا۔

(٣٩) بَابُ مَنْ أَدَّبَ أَهْلَهُ أَوْ غَيْرَهُ دُونَ السُّلْطَانِ

باب: 39- حاکم وقت کی اجازت کے بغیر اگر کوئی اپنے گھر والوں یا کسی دوسرے کو تنبیہ کرے

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِذَا صَلَّى فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ». وَفَعَلَهُ أَبُو سَعِيدٍ.

حضرت ابو سعید خدری ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کیا: ''اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور دوسرا کوئی اس کے سامنے سے گزرے تو اسے روکنا چاہیے۔ اگر وہ نہ رکے تو اس سے لڑے۔'' حضرت ابو سعید ؓ نے یہی کام کیا تھا۔ (وہ ایک ایسے شخص سے لڑے تھے۔)

٦٨٤٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ وَرَسُولُ اللهِ

[6844] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابو بکر ؓ آئے جبکہ رسول اللہ ﷺ میری ران پر اپنا سر رکھے ہوئے تھے۔ انھوں نے آتے ہی کہا: تو

ﷺ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلٰى فَخِذِي، فَقَالَ: حَبَسْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ، فَعَاتَبَنِي وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي، وَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ. [راجع: ٣٣٤]

نے رسول اللہ ﷺ اور دیگر لوگوں کو روک رکھا ہے، حالانکہ یہاں پانی وغیرہ کا بندوبست نہیں ہے، چنانچہ وہ مجھ پر سخت ناراض ہوئے اور اپنے ترچھے ہاتھ سے میری کوکھ کو مارنے لگے مگر میں نے اپنے جسم میں کسی طرح کی حرکت نہ ہونے دی کیونکہ رسول اللہ ﷺ (میری گود میں سر رکھے) محو استراحت تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی۔

٦٨٤٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَكَزَنِي لَكْزَةً شَدِيدَةً وَّقَالَ: حَبَسْتِ النَّاسَ فِي قِلَادَةٍ، فَبِيَ الْمَوْتُ لِمَكَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَدْ أَوْجَعَنِي، نَحْوَهُ. لَكَزَ، وَوَكَزَ وَاحِدٌ. [راجع: ٣٣٤]

[6845] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت ابوبکر ؓ تشریف لائے اور انھوں نے آتے ہی مجھے زور سے گھونسا رسید کیا اور کہا کہ تو نے ایک ہار کی وجہ سے تمام لوگوں کو روک رکھا ہے۔ مجھے اس قدر درد ہوا کہ مرنے کے قریب ہوگئی لیکن کیا کر سکتی تھی کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک میری ران پر تھا۔ (امام بخاری ؒ نے کہا:) لَكَزَ اور وَكَزَ دونوں الفاظ ہم معنی ہیں۔

(٤٠) بَابُ مَنْ رَأٰى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَتَلَهُ

باب: 40- جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ کوئی آدمی دیکھے اور اسے قتل کر دے تو؟

٦٨٤٦ - حَدَّثَنَا مُوسٰى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ! لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللهُ أَغْيَرُ مِنِّي». [انظر: ٧٤١٦]

[6846] حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت سعد بن عبادہ ؓ نے فرمایا: اگر میں کسی شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ (مصروف) دیکھوں تو درگزر کیے بغیر اسے تلوار سے قتل کر دوں گا۔ نبی ﷺ کو ان کے یہ جذبات پہنچے تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم سعد کی غیرت سے تعجب کرتے ہو؟ میں اس سے بھی زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیور ہے۔''

(٤١) بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعْرِيضِ

باب: 41- اشارے یا کنائے کے طور پر کوئی بات کہنا

٦٨٤٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ

[6847] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول

ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ، فَقَالَ: «هَلْ لَّكَ مِنْ إِبِلٍ؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «مَا أَلْوَانُهَا؟»، قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: «فِيهَا [مِنْ] أَوْرَقَ؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَأَنَّى كَانَ ذٰلِكَ؟»، قَالَ: أُرَاهُ عِرْقٌ نَّزَعَهُ، قَالَ: «فَلَعَلَّ ابْنَكَ هٰذَا نَزَعَهُ عِرْقٌ». [راجع: ٥٣٠٥]

اللہ ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آیا اور کہا: اللہ کے رسول! میری بیوی نے کالا بچہ جنا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''ان کے رنگ کیسے ہیں؟'' اس نے کہا: وہ سرخ ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا ان میں کوئی سیاہ بھی ہے؟'' اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ سیاہ کیسے ہوگیا؟ اس نے کہا: میرے خیال کے مطابق کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''شاید تیرے بیٹے کا رنگ بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔''

(٤٢) بَابٌ: كَمِ التَّعْزِيرُ وَالْأَدَبُ؟

باب: 42-تعزیر اور تنبیہ کی مقدار کیا ہے؟

وضاحت: حد، تعزیر اور تہدید میں فرق یہ ہے کہ جو امر شارع علیہ السلام کی طرف سے معین ہو اسے حد کہا جاتا ہے اور جو شارع علیہ السلام کی طرف سے معین نہ ہو بلکہ حاکم کی صوابدید پر موقوف ہو اسے تعزیر کہا جاتا ہے اور یہ دس کوڑوں سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔

٦٨٤٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللهِ». [انظر: ٦٨٤٩، ٦٨٥٠]

[6848] حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''حدود اللہ میں کسی مقررہ حد کے علاوہ کسی اور سزا میں دس کوڑوں سے زیادہ تعزیر نہیں ہے۔''

٦٨٤٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ ابْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا عُقُوبَةَ فَوْقَ عَشْرِ ضَرَبَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللهِ». [راجع: ٦٨٤٨]

[6849] حضرت عبدالرحمٰن بن جابر سے روایت ہے، وہ اس صحابی سے بیان کرتے ہیں جنھوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے علاوہ مجرم کو دس کوڑوں سے زیادہ سزا نہ دی جائے۔''

٦٨٥٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي

[6850] حضرت ابو بردہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو: أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ إِذْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ فَحَدَّثَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ: أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَجْلِدُوا فَوْقَ عَشَرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللهِ». [راجع: ٦٨٤٨]

انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''حدود اللہ میں سے کسی حد کے علاوہ مجرم کو دس کوڑوں سے زیادہ کوڑے مت لگاؤ۔''

٦٨٥١ - **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ، فَقَالَ لَهُ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ: فَإِنَّكَ يَا رَسُولَ اللهِ تُوَاصِلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيُّكُمْ مِثْلِي؟ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ»، فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَّنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ، فَقَالَ: «لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ»، كَالْمُنَكِّلِ بِهِمْ حِينَ أَبَوْا.

[6851] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا تو ایک مسلمان صحابی نے کہا: اللہ کے رسول! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کون میرے جیسا ہے؟ میں رات بسر کرتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔'' جب لوگ وصال کے روزوں سے باز نہ آئے تو آپ ﷺ نے ایک دن وصال کا روزہ رکھا، دوسرے دن پھر وصال کا روزہ رکھا، پھر لوگوں نے چاند دیکھ لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چاند دکھائی نہ دیتا تو میں مزید وصال کے روزے رکھتا۔'' یہ آپ نے بطور تنبیہ فرمایا کیونکہ لوگ وصال کے روزے رکھنے پر مصر تھے۔

تَابَعَهُ شُعَيْبٌ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَيُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ١٩٦٥]

شعیب، یحییٰ بن سعد اور یونس نے زہری سے روایت کرنے میں عقیل کی متابعت کی ہے، نیز عبدالرحمٰن بن خالد نے ابن شہاب سے، انھوں نے سعید سے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا۔

فائدہ: وصال کے معنی ہیں: دو روزوں کو اس طرح ملانا کہ ان کے درمیان کچھ کھایا پیا نہ جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے تنبیہ کے طور پر لوگوں کے ساتھ مذکورہ برتاؤ کیا۔

٦٨٥٢ - حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جِزَافًا أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ. [راجع: ٢١٢٣]

[6852] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ان لوگوں کو پیٹا جاتا تھا جو غلہ اندازے سے خریدتے اور دوسری جگہ منتقل کیے بغیر وہیں فروخت کر دیتے تھے۔ ہاں، اگر وہ غلہ اٹھا کر اپنے ٹھکانے پر لے جاتے، پھر فروخت کرتے تو کچھ سزا نہ ہوتی۔

٦٨٥٣ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤْتَى إِلَيْهِ حَتَّى يُنْتَهَكَ مِنْ حُرُمَاتِ اللهِ فَيَنْتَقِمَ لِلهِ. [راجع: ٣٥٦٠]

[6853] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے ذاتی معاملے میں کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیا۔ ہاں، جب اللہ کی قائم کردہ حدود کو پامال کیا جاتا تو پھر آپ اللہ کے لیے بدلہ لیتے تھے۔

(٤٣) بَابُ مَنْ أَظْهَرَ الْفَاحِشَةَ وَاللَّطْخَ وَالتُّهْمَةَ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ

باب: 43- گواہوں کے بغیر اگر کسی شخص کی بے حیائی، بے شرمی اور بے غیرتی نمایاں ہو

٦٨٥٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ زَوْجُهَا: كَذَبْتُ عَلَيْهَا إِنْ أَمْسَكْتُهَا، قَالَ: فَحَفِظْتُ ذَاكَ مِنَ الزُّهْرِيِّ: إِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا وَكَذَا فَهُوَ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا وَكَذَا كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ، فَهُوَ. وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: جَاءَتْ بِهِ لِلَّذِي يُكْرَهُ. [راجع: ٤٢٣]

[6854] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے دولعان کرنے والوں کو دیکھا تھا۔ اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی۔ آپ ﷺ نے دونوں کے درمیان جدائی کرا دی تھی۔ شوہر نے کہا تھا: اگر اب بھی میں اپنی بیوی کو اپنے ساتھ رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں جھوٹا ہوں۔ سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے زہری سے یہ روایت بایں الفاظ محفوظ رکھی: اگر اس عورت کے ہاں ایسا ایسا بچہ پیدا ہوا تو شوہر سچا ہے اور اگر اس کے ہاں ایسا ایسا بچہ پیدا ہوا جیسے چھپکلی ہوتی ہے تو شوہر جھوٹا ہے۔ میں نے زہری سے سنا، وہ کہتے تھے کہ اس عورت نے مکروہ حال والے بچے کو جنم دیا تھا۔

٦٨٥٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا

[6855] حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے، انھوں

سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ: هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا امْرَأَةً عَنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ»؟ قَالَ: لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ. [راجع: ٥٣١٠]

نے کہا: حضرت ابن عباس ؓ نے دو لعان کرنے والوں کا ذکر کیا تو حضرت عبداللہ بن شداد ؓ نے پوچھا: کیا یہ وہی عورت تھی جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''اگر میں کسی عورت کو بلاثبوت سنگسار کرتا تو اسے ضرور کرتا؟'' حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: نہیں، یہ بات آپ نے اس عورت کے متعلق کہی تھی جس کا بدکاری کے متعلق عام چرچا تھا۔

٦٨٥٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ يَشْكُو أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا، فَقَالَ عَاصِمٌ: مَا ابْتُلِيتُ بِهٰذَا إِلَّا لِقَوْلِي، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ، وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا، قَلِيلَ اللَّحْمِ، سَبِطَ الشَّعَرِ، وَكَانَ الَّذِي ادَّعٰى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدْلًا، كَثِيرَ اللَّحْمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ»، فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا، فَلَاعَنَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا.

[6856] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس لعان کا ذکر ہوا تو اس کے متعلق حضرت عاصم بن عدی ؓ نے کوئی بات کہی۔ پھر وہ چلے گئے۔ اس کے بعد اس کی قوم میں سے ایک آدمی شکایت لے کر ان کے پاس آیا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی اجنبی مرد کو دیکھا ہے۔ حضرت عاصم ؓ نے کہا: میں خود اپنی اس بات کی وجہ سے آزمائش میں ڈالا گیا ہوں۔ پھر وہ اس شخص کو لے کر نبی ﷺ کی مجلس میں آئے اور آپ کو اس حالت کی اطلاع دی جس پر اس نے اپنی بیوی کو پایا تھا۔ وہ آدمی زرد رنگ، کم گوشت اور سیدھے بالوں والا تھا اور جس کے خلاف دعویٰ کیا تھا کہ اس نے اسے اپنی بیوی کے پاس پایا ہے، وہ گندمی رنگ، موٹا تازہ اور پُرگوشت آدمی تھا۔ نبی ﷺ نے دعا مانگی: ''اے اللہ! اس معاملے کو ظاہر کر دے۔'' چنانچہ اس عورت کے ہاں اس شخص کا ہم شکل بچہ پیدا ہوا جس کے متعلق شوہر نے کہا تھا کہ اسے اس نے اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے۔ پھر نبی ﷺ نے دونوں کے درمیان لعان کرایا۔

فَقَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ: هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَّجَمْتُ هٰذِهِ؟»، فَقَالَ: لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ

اس مجلس میں حضرت ابن عباس ؓ سے ایک شخص نے پوچھا: کیا یہ وہی عورت تھی جس کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا تھا: ''اگر میں کسی عورت کو بلاثبوت سنگسار کرتا تو اسے سنگسار

كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوءَ. [راجع: ٥٣١٠]

کرتا؟" انھوں نے فرمایا: نہیں، یہ تو وہ عورت تھی جو اسلام لانے کے بعد علانیہ طور پر فسق و فجور کرتی تھی۔

(٤٤) بَابُ رَمْيِ الْمُحْصَنَاتِ

باب: 44- پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَٱلَّذِينَ يَرْمُونَ ٱلْمُحْصَنَٰتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا۟ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَٱجْلِدُوهُمْ﴾ اَلْآيَةَ. [النور: ٤]، ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَرْمُونَ ٱلْمُحْصَنَٰتِ ٱلْغَٰفِلَٰتِ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ لُعِنُوا۟﴾ [٢٣]، وَقَوْلِ اللهِ: ﴿وَٱلَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَٰجَهُمْ وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ شُهَدَآءُ﴾ اَلْآيَةَ. [٦]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگائیں پھر چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو انھیں (اسی کوڑے) لگاؤ....." نیز فرمایا: "جو لوگ پاک دامن اور بھولی بھالی مومن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر (دنیا میں بھی لعنت اور آخرت میں بھی) لعنت ہے۔" نیز فرمایا: "اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور ان کے پاس گواہ بھی کوئی نہ ہو....."

٦٨٥٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: «الشِّرْكُ بِاللهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ». [راجع: ٢٧٦٦]

[6857] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "سات مہلک گناہوں سے اجتناب کرو۔" صحابۂ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: "اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، ناحق کسی کی جان لینا جسے اللہ نے حرام کیا ہے، سود کھانا، یتیم کا مال ہڑپ کرنا، جنگ کے دن پیٹھ پھیرنا اور پاک دامن بھولی بھالی مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔"

(٤٥) بَابُ قَذْفِ الْعَبِيدِ

باب: 45- غلاموں پر تہمت لگانا

٦٨٥٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ

[6858] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو القاسم ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی جبکہ وہ اس تہمت سے بری ہو تو اسے قیامت کے دن کوڑے مارے

بَرِيءٌ مِّمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَّكُونَ كَمَا قَالَ».

جائیں گے۔ ہاں، اگر غلام ایسا ہو جیسا اس نے کہا تو سزا نہیں ہوگی۔"

(٤٦) بَابٌ: هَلْ يَأْمُرُ الْإِمَامُ رَجُلًا فَيَضْرِبُ الْحَدَّ غَائِبًا عَنْهُ؟

باب: 46- کیا حاکم وقت کسی دوسرے کو حکم دے سکتا ہے کہ وہ حاکم سے غائب شخص کو حد لگائے؟

وَقَدْ فَعَلَهُ عُمَرُ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا تھا۔

٦٨٥٩، ٦٨٦٠ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَنْشُدُكَ اللهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ، فَقَالَ: صَدَقَ، اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ، وَائْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قُلْ»، فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا فِي أَهْلِ هٰذَا، فَزَنٰى بِامْرَأَتِهِ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّخَادِمٍ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رِجَالًا مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبَ عَامٍ، وَّأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ، فَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ: اَلْمِائَةُ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ، وَيَا أُنَيْسُ! أُغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَسَلْهَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا، فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا». [راجع: ٢٣١٤، ٢٣١٥]

[6860,6859] حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کریں، اس کا مدمقابل کھڑا ہوا اور وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا۔ اس نے کہا: ہاں یہ سچ کہتا ہے۔ بلاشبہ آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق ہی فیصلہ کریں، تاہم اللہ کے رسول! مجھے بات کرنے کی اجازت دیں۔ آپ نے فرمایا: "کہو۔" اس نے کہا: میرا بیٹا اس کے گھر خدمت گار تھا، اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا۔ میں نے اس کے عوض ایک سو بکریاں اور خادم بطور فدیہ ادا کیا۔ میں نے اہل علم سے رابطہ کیا تو انھوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال جلا وطنی واجب ہے اور اس شخص کی بیوی پر حد رجم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمھارے درمیان اللہ کی کتاب کے موافق ہی فیصلہ کرتا ہوں: سو بکریاں اور خادم تجھے واپس کر دیا جائے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے۔ اے انیس! صبح تم اس شخص کی بیوی کے پاس جاؤ اور اس سے باز پرس کرو، اگر وہ اقبال جرم کرے تو اسے سنگسار کر دو۔" چنانچہ اس عورت نے اعتراف کر لیا تو انھوں نے اسے رجم کر دیا۔

فائدہ: اس طرح کا ایک عنوان (34) پہلے بھی گزر چکا ہے۔ ابن بطال نے اس پر اعتراض کیا ہے کہ اس تکرار کی ضرورت نہیں لیکن ان میں کچھ فرق ہے۔ پہلے عنوان کا تقاضا ہے کہ حاکم وقت جسے سنگسار کا حکم دے، یعنی مامور اس سے غائب ہو۔ اور دوسرے عنوان کا مطلب ہے کہ جسے سنگسار کرنا ہے وہ حاکم وقت سے غائب اور دور ہو۔ اگرچہ دونوں کا نتیجہ ایک ہے، تاہم کچھ فرق ضرور ہے۔[1]

1 فتح الباري: 198/12.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

87- كِتَابُ الدِّيَاتِ

دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

(۱) وَ[بَابُ] قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُۥ جَهَنَّمُ﴾

[النساء: ٩٣]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''جو کسی مومن کو دانستہ قتل کرے اس کی سزا جہنم ہے'' کا بیان

٦٨٦١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللهِ؟ قَالَ: «أَنْ تَدْعُوَ للهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ»، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ»، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ». فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَهَا: ﴿وَٱلَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِي حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا﴾ اَلْآيَةَ

[الفرقان: ٦٨]. [راجع: ٤٤٧٧]

[6861] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول! اللہ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ، حالانکہ اس نے تمھیں پیدا کیا ہے۔'' اس نے کہا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔'' اس نے پوچھا: پھر کون سا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''پھر یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔'' اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی: ''اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے اور نہ کسی ایسے انسان کی جان ناحق لیتے ہیں جسے اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے اور نہ وہ زنا کرتے ہیں اور جو کوئی ایسا کرے گا اسے سخت گناہوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔''

٦٨٦٢ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ

[6862] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں

سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِّنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا». [انظر: ٦٨٦٣]

نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن آدمی اس وقت تک اپنے دین کے بارے میں برابر کشادہ رہتا ہے جب تک خون ناحق نہ کرے۔''

فائدہ: مومن کا سینہ کشادہ رہتا ہے اور اسے ہر وقت مغفرت کی امید رہتی ہے لیکن جب وہ بلاوجہ کسی کو قتل کر دے تو تنگی میں پڑ جاتا ہے کیونکہ بلاوجہ قتل کرنے کے متعلق بہت سخت وعید آئی ہے، اتنی سنگین وعید کسی دوسرے جرم کے متعلق نہیں، اس وجہ سے اس کا دین اس پر تنگ ہو جاتا ہے۔

٦٨٦٣ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: إِنَّ مِنْ وَرْطَاتِ الْأُمُورِ الَّتِي لَا مَخْرَجَ لِمَنْ أَوْقَعَ نَفْسَهُ فِيهَا: سَفْكَ الدَّمِ الْحَرَامِ بِغَيْرِ حِلِّهِ. [راجع: ٦٨٦٢]

[6863] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہلاکت کا بھنور جس میں گرنے کے بعد پھر نکلنے کی امید نہیں ہے وہ ایسا ناحق خون کرنا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔

٦٨٦٤ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ». [راجع: ٦٥٣٣]

[6864] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے قتل کے مقدمات کا فیصلہ کیا جائے گا۔''

٦٨٦٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ: أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيٍّ حَدَّثَهُ: أَنَّ الْمِقْدَادَ ابْنَ عَمْرٍو الْكِنْدِيَّ حَلِيفَ بَنِي زُهْرَةَ حَدَّثَهُ - وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ النَّبِيِّ ﷺ - أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنْ لَّقِيتُ كَافِرًا فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ يَدِي بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ بِشَجَرَةٍ وَّقَالَ: أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ، أَقْتُلُهُ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقْتُلْهُ»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَإِنَّهُ طَرَحَ إِحْدٰى يَدَيَّ، ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَمَا قَطَعَهَا،

[6865] حضرت مقداد بن عمرو کندی ؓ سے روایت ہے۔۔۔۔ یہ بنو زہرہ کے حلیف اور غزوۂ بدر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔۔۔۔ انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر دوران جنگ میں میری کسی کافر سے مڈبھیڑ ہو جائے، پھر ہم ایک دوسرے کو قتل کرنے کی کوشش میں لگ جائیں، پھر وہ کافر میرے ہاتھ پر اپنی تلوار مار کر اسے کاٹ دے، پھر کسی درخت کی آڑ لے کر کہے: میں اللہ کے تابع ہو گیا ہوں، تو کیا میں اس اقرار کے بعد اسے قتل کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے قتل مت کرنا۔'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! اس نے تو میرا ہاتھ کاٹ ڈالا ہے۔ میرا ہاتھ کاٹنے

أَقْتُلُهُ؟ قَالَ: «لَا تَقْتُلْهُ، فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ». [راجع: ٤٠١٩]

کے بعد اس نے یہ کلمات کہے ہیں، کیا اب بھی اسے قتل نہ کروں؟ آپ نے فرمایا: ''اسے قتل نہ کرنا۔ اگر تو نے اسے قتل کیا تو وہ تیرے مرتبے میں ہو گا جو تمھارا اسے قتل کرنے سے پہلے تھا اور تم اس کے مقام میں ہو گے جو اس کا اس اقرار سے پہلے تھا۔''

٦٨٦٦ - وَقَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْمِقْدَادِ: «إِذَا كَانَ رَجُلٌ مِّمَّنْ يُخْفِي إِيمَانَهُ مَعَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَأَظْهَرَ إِيمَانَهُ فَقَتَلْتَهُ، فَكَذٰلِكَ كُنْتَ أَنْتَ تُخْفِي إِيمَانَكَ بِمَكَّةَ مِنْ قَبْلُ».

[6866] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اگر کوئی آدمی کافروں کے ساتھ رہتے ہوئے اپنا ایمان چھپاتا رہے پھر وہ اپنا ایمان ظاہر کر دے اور تو اس کو مار ڈالے (تو کیونکر درست ہوسکتا ہے) کیونکہ تو بھی مکہ میں پہلے اپنا ایمان چھپائے پھرتا تھا۔''

فائدہ: اس حدیث کا آغاز اس طرح ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چھوٹا لشکر بھیجا جس میں حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ جب یہ لشکر کافروں کی طرف بڑھا تو وہ منتشر ہو گئے لیکن ایک مال دار شخص وہیں رہا اور اس نے کلمۂ شہادت پڑھ لیا۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے اسے آگے بڑھ کر قتل کر دیا۔ جب لوگوں نے یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''تو نے ایک ایسے آدمی کو قتل کیا ہے جس نے لا الہ الا اللہ پڑھ لیا تھا۔

(٢) بَابٌ: ﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا﴾ [المائدة: ٣٢]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جس نے کسی کو (قتل ناحق سے) بچالیا'' کا بیان

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا إِلَّا بِحَقٍّ ﴿فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا﴾ [المائدة: ٣٢].

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے معنی یوں کیے ہیں: جس نے ناحق خون کرنا حرام رکھا تو گویا اس نے اس عمل سے تمام لوگوں کو زندہ رکھا۔

٦٨٦٧ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْهَا». [راجع: ٣٣٣٥]

[6867] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''دنیا میں کوئی قتل ناحق نہیں ہوتا مگر اس کے گناہ کا کچھ حصہ آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے کو ملتا ہے۔''

٦٨٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ: سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [راجع: ١٧٤٢]

[6868] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''میرے بعد کافروں جیسے نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔''

٦٨٦٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «اِسْتَنْصِتِ النَّاسَ، لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [راجع: ١٢١]

[6869] حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے مجھ سے حجۃ الوداع کے دن فرمایا: ''لوگوں کو خاموش کراؤ۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔''

رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس حدیث کو حضرت ابوبکرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نے بھی نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٦٨٧٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْكَبَائِرُ: الْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ - أَوْ قَالَ: الْيَمِينُ الْغَمُوسُ، شَكَّ شُعْبَةُ -».

[6870] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بڑے بڑے گناہ یہ ہیں: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا، والدین کی نافرمانی کرنا۔'' یا فرمایا: ''جھوٹی قسم اٹھانا۔'' راوی حدیث شعبہ نے شک کیا ہے۔

وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: «الْكَبَائِرُ: اَلْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، أَوْ قَالَ: وَقَتْلُ النَّفْسِ». [راجع: ٦٦٧٥]

معاذ نے کہا: ہم سے شعبہ نے بیان کیا: ''کبیرہ گناہ یہ ہیں: اللہ کا شریک بنانا، جھوٹی قسم اٹھانا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔'' یا فرمایا: ''کسی کی ناحق جان لینا۔''

٦٨٧١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ

[6871] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سب

أَبِي بَكْرٍ: سَمِعَ أَنَسًا رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْكَبَائِرُ». وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ: اَلْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَوْلُ الزُّورِ، أَوْ قَالَ: وَشَهَادَةُ الزُّورِ». [راجع: ٢٦٥٣]

سے بڑے گناہ: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، کسی کی ناحق جان لینا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹ بولنا۔'' یا فرمایا: ''جھوٹی گواہی دینا ہیں۔''

فائدہ: ان گناہوں میں شرک ایسا جرم ہے جو توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوگا۔ اگر انسان توبہ کے بغیر مرے گا تو ہمیشہ کے لیے دوزخ میں رہے گا کیونکہ مشرک پر جنت حرام ہے۔

٦٨٧٢ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ: حَدَّثَنَا أَبُو ظَبْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ، قَالَ: فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ، قَالَ: وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِّنْهُمْ، قَالَ: فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، قَالَ: فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ وَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتّٰى قَتَلْتُهُ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: فَقَالَ لِي: «يَا أُسَامَةُ، أَقَتَلْتَهُ بَعْدَمَا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ؟»، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا، قَالَ: «أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ؟»، قَالَ: فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ. [راجع: ٤٢٦٩]

[6872] حضرت اسامہ بن زید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے قبیلۂ جہینہ کی ایک شاخ حرقہ کی طرف روانہ کیا۔ ہم نے ان لوگوں کو صبح صبح ہی جالیا اور شکست سے دوچار کر دیا، چنانچہ میں اور انصار کا ایک آدمی ان کے ایک شخص تک پہنچے۔ جب ہم نے اسے گھیر لیا تو اس نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا۔ انصاری نے تو (یہ سن کر) اپنا ہاتھ روک لیا لیکن میں نے اپنے نیزے سے اس کا کام تمام کر دیا۔ جب ہم واپس آئے تو نبی ﷺ کو اس واقعے کی اطلاع ملی۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: ''اے اسامہ! کیا تو نے اسے لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے کے بعد قتل کر ڈالا؟'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! اس نے صرف جان بچانے کے لیے اقرار کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو نے اسے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا؟'' آپ ﷺ اس جملے کو بار بار دہراتے رہے حتی کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوگئی: کاش! میں اس سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

٦٨٧٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنِ

[6873] حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں ان نقیبوں میں سے تھا جنھوں نے

الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ، بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللهِ شَيْئًا، وَّلَا نَزْنِيَ، وَلَا نَسْرِقَ، وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ، وَلَا نَنْهَبَ، وَلَا نَعْصِيَ، بِالْجَنَّةِ إِنْ [فَعَلْنَا ذٰلِكَ]، فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذٰلِكَ إِلَى اللهِ. [راجع: ١٨]

رسول اللہ ﷺ سے (عقبہ کی رات) بیعت کی تھی۔ ہم نے آپ ﷺ سے اس امر پر بیعت کی کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ ہم زنا نہیں کریں گے، ہم چوری نہیں کریں گے۔ قتل ناحق نہیں کریں گے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔ ہم لوٹ کھسوٹ نہیں کریں گے اور اگر ہم نے ان کاموں کی پابندی کی تو ہمارے جنت جانے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنے گی اور اگر ہم نے ان امور میں کوتاہی کی تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے۔

٦٨٧٤ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا». [انظر: ٧٠٧٠]

[6874] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے ہمارے خلاف ہتھیار اٹھائے وہ ہم سے نہیں ہے۔''

رَوَاهُ أَبُو مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت ابو موسیٰ ؓ نے بھی نبی ﷺ سے یہ روایت بیان کی ہے۔

٦٨٧٥ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَيُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْأَحْنَفِ [بْنِ قَيْسٍ] قَالَ: ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هٰذَا الرَّجُلَ، فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ، فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ: أَنْصُرُ هٰذَا الرَّجُلَ، قَالَ: ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: «إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهِ». [راجع: ٣١]

[6875] حضرت احنف بن قیس سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اس شخص (حضرت علی ؓ) کی مدد کرنے کے لیے نکلا تو مجھے حضرت ابوبکرہ ؓ ملے۔ انھوں نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: اس صاحب کی مدد کرنے جا رہا ہوں۔ انھوں نے فرمایا: واپس چلے جاؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ''جب دو مسلمان تلوار سونت کر ایک دوسرے سے بھڑ جائیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔'' میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! قاتل تو جہنمی ہوا، مقتول کو یہ سزا کیوں ملے گی؟ آپ نے فرمایا: ''وہ بھی اپنے حریف کے قتل پر آمادہ تھا۔''

(٣) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلْقِصَاصُ فِى ٱلْقَتْلَى﴾ اَلْآيَةَ [البقرة: ١٧٨]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ''اے ایمان والو! مقتولوں کے بارے میں تم پر قصاص فرض ہے'' کا بیان

وضاحت: دور جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ اگر کسی قبیلے کا کوئی معزز آدمی دوسرے قبیلے کے کسی عام آدمی کے ہاتھوں مارا جاتا تو وہ اصلی قاتل سے قصاص لینے کو کافی خیال نہیں کرتے تھے بلکہ وہ قتل کے لیے قاتل کے قبیلے کے معزز آدمی کا انتخاب کرتے یا اس قبیلے کے کئی آدمی موت کے گھاٹ اتار دیتے۔ اس کے برعکس مقتول اگر کوئی ادنی آدمی اور قاتل معزز ہوتا تو مقتول کے بدلے قاتل کے قتل کو گوارا نہ کرتے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس آیت ہی کو کافی سمجھا اور اس کے لیے کوئی حدیث ذکر نہیں کی۔ آئندہ جو بھی عنوانات یا احادیث ہیں وہ اسی آیت کی تشریح ہیں۔ واللّٰہ أعلم۔

(٤) بَابُ سُؤَالِ الْقَاتِلِ حَتّٰى يُقِرَّ، وَالْإِقْرَارِ فِي الْحُدُودِ

٦٨٧٦ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا؟ أَفُلَانٌ أَوْ فُلَانٌ؟ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ، فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتّٰى أَقَرَّ، فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ.

[راجع: ٢٤١٣]

باب: 4- حاکم وقت کا قاتل سے باز پرس کرنا حتی کہ وہ اقرار کرے اور حدود میں اقرار کافی ہے

[6876] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے کسی لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا۔ پھر اس لڑکی سے پوچھا گیا: تیرے ساتھ یہ برتاؤ کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے؟ کیا فلاں نے؟ یہاں تک کہ اس یہودی کا نام لیا گیا (تو لڑکی نے سر کے اشارہ سے ہاں کہا)۔ پھر اس یہودی کو نبی ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آپ اس سے مسلسل پوچھتے رہے حتی کہ اس نے اقرار کر لیا تو اس کا سر بھی پتھروں سے کچل دیا گیا۔

(٥) بَابٌ: إِذَا قَتَلَ بِحَجَرٍ أَوْ بِعَصًا

٦٨٧٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ جَدِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا أَوْضَاحٌ بِالْمَدِينَةِ، قَالَ: فَرَمَاهَا يَهُودِيٌّ بِحَجَرٍ، قَالَ: فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِهَا رَمَقٌ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فُلَانٌ قَتَلَكِ؟»، فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا، فَأَعَادَ عَلَيْهَا، قَالَ: «فُلَانٌ قَتَلَكِ؟»، فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا، فَقَالَ لَهَا فِي الثَّالِثَةِ: «فُلَانٌ قَتَلَكِ؟»، فَخَفَضَتْ رَأْسَهَا،

باب: 5- جب کوئی شخص پتھر یا لاٹھی سے قتل کرے تو؟

[6877] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مدینہ طیبہ میں ایک لڑکی چاندی کے زیورات پہنے باہر نکلی۔ ایک یہودی نے اسے پتھر مارا۔ اس میں آخری سانس تھے کہ اسے نبی ﷺ کے پاس لایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا تجھے فلاں نے مارا ہے؟'' لڑکی نے (انکار کرتے ہوئے) اپنا سر اٹھایا۔ آپ ﷺ دوبارہ نے پوچھا: ''کیا تجھے فلاں نے مارا ہے؟'' لڑکی نے پھر (انکار کرتے ہوئے) اپنا سر اوپر کیا۔ جب آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ پوچھا: ''کیا تجھے فلاں نے مارا ہے؟'' تو اس

فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَتَلَهُ بَيْنَ الْحَجَرَيْنِ. [راجع: ٢٤١٣]

نے (ہاں کرتے ہوئے) اپنا سر نیچے کرلیا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس (یہودی) کو بلایا اور اس کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا۔

(٦) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿أَنَّ ٱلنَّفْسَ بِٱلنَّفْسِ وَٱلْعَيْنَ بِٱلْعَيْنِ﴾ [المائدة: ٤٥]

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: ''جان کے بدلے جان ہے اور آنکھ کے بدلے آنکھ'' کا بیان

٦٨٧٨ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلَاثٍ: اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالْمُفَارِقُ لِدِينِهِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ».

[6878] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی مسلمان اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں تو تین امور کے سوا اس کا خون کرنا جائز نہیں: ایک جان کے بدلے جان، دوسرا شادی شدہ زانی اور تیسرا دین سے نکلنے والا، جماعت کو چھوڑنے والا۔''

فائدہ: واضح رہے کہ مذکورہ حدیث میں قتل کی تین صورتیں بیان ہوئی ہیں، ان کے علاوہ اور بھی صورتیں ہیں جن میں قتل کرنا جائز ہے اگرچہ تکلف کے ساتھ باقی صورتوں کو ان تین صورتوں میں داخل کیا جا سکتا ہے۔ واللہ أعلم.

(٧) بَابُ مَنْ أَقَادَ بِالْحَجَرِ

باب: 7- جس نے پتھر سے قصاص لیا

٦٨٧٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ: «أَقَتَلَكِ؟»، فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا، ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ نَعَمْ، فَقَتَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِحَجَرَيْنِ. [راجع: ٢٤١٣]

[6879] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے کسی لڑکی کو اس کے زیورات کے لالچ میں آکر پتھر سے قتل کر دیا۔ وہ لڑکی نبی ﷺ کے پاس لائی گئی تو اس کے جسم میں کچھ جان باقی تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تجھے فلاں نے مارا ہے؟'' اس نے سر کے اشارے سے انکار کر دیا۔ آپ ﷺ نے دوبارہ پوچھا تو اس مرتبہ بھی اس نے سر کے اشارے سے انکار کیا۔ پھر آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ پوچھا تو اس نے سر کے اشارے سے اقرار کیا، چنانچہ نبی ﷺ نے اس (قاتل یہودی) کو دو پتھروں سے کچل کر قتل کرا دیا۔

(٨) بَابٌ: مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ

٦٨٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا. وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ قَتَلَتْ خُزَاعَةُ رَجُلًا مِّنْ بَنِي لَيْثٍ بِقَتِيلٍ لَّهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ، أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هٰذِهِ حَرَامٌ، لَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ، وَّمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، إِمَّا يُودَى وَإِمَّا يُقَادُ»، فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ: أَبُو شَاهٍ، فَقَالَ: اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ»، ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّمَا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ».

وَتَابَعَهُ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ شَيْبَانَ فِي «الْفِيلِ».

وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ: «الْقَتْلَ».

باب:8- جس کا کوئی عزیز قتل کر دیا جائے تو اسے دو چیزوں میں سے بہتر کا اختیار ہے

[6880] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر قبیلۂ خزاعہ نے بنولیث کا ایک شخص اپنے جاہلیت کے مقتول کے بدلے میں قتل کر دیا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے ہاتھیوں کے لشکر کو روک دیا تھا اور وقتی طور پر اپنے رسول اور اہل ایمان کو اس پر مسلط کیا۔ آگاہ رہو! مجھ سے پہلے یہ کسی کے لیے حلال نہیں کیا گیا اور نہ میرے بعد ہی کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے بھی صرف دن کے ایک حصے کے لیے حلال ہوا، اب اس وقت اس کی حرمت پھر قائم ہوگئی ہے۔ اس کا کانٹا نہ توڑا جائے اور نہ اس کا کوئی درخت ہی کاٹا جائے۔ اعلان کرنے والے کے علاوہ کوئی دوسرا اس کی گری پڑی چیز نہ اٹھائے۔ جس کا کوئی عزیز قتل کر دیا جائے تو اسے دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے: چاہے تو قصاص لے لے یا دیت قبول کر لے۔“ اس دوران میں ابوشاہ نامی ایک یمنی کھڑا ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! مجھے یہ خطبہ لکھ دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابوشاہ کو یہ لکھ دو۔“ اس کے بعد ایک قریشی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! اذخر گھاس کاٹنے کی اجازت دیں، اسے ہم اپنے گھروں اور قبروں میں بچھاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اذخر کاٹ سکتے ہیں۔“

عبیداللہ نے شیبان سے ہاتھی کا واقعہ بیان کرنے میں ابو نعیم کی متابعت کی ہے۔

بعض نے ابونعیم سے الفیل کے بجائے القتل کا لفظ

بیان کیا ہے۔

وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ «إِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ». [راجع: ١١٢]

عبیداللہ نے بیان کیا: ''یا مقتول کے ورثاء کو قصاص دیا جائے۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے جمہور کی تائید میں یہ عنوان اور حدیث پیش کی ہے کہ قتل عمد میں بھی مقتول کے ورثاء کو اختیار ہے کہ وہ قصاص لیں یا دیت لیں۔ بنی اسرائیل میں قصاص ہی لازم تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس امت کو دیت لینے کی سہولت دی ہے اور اسے اپنی طرف سے تخفیف قرار دیا ہے۔

٦٨٨١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ، فَقَالَ اللهُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلْقِصَاصُ فِي ٱلْقَتْلَى﴾ إِلَى هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿فَمَنْ عُفِيَ لَهُۥ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ﴾.

[6881] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: بنی اسرائیل میں قصاص تھا، دیت نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے فرمایا: ''اے ایمان والو! قتل کے مقدمات میں تم پر قصاص فرض کیا گیا ہے...... پھر اگر قاتل کو اس کا بھائی کوئی چیز (قصاص) معاف کر دے۔''

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ، قَالَ: ﴿فَٱتِّبَاعٌۢ بِٱلْمَعْرُوفِ﴾ [البقرة: ١٧٨] أَنْ يَطْلُبَ بِمَعْرُوفٍ وَيُؤَدِّيَ بِإِحْسَانٍ. [راجع: ٤٤٩٨]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عفو یہ ہے کہ مقتول کے وارث قتل عمد میں دیت پر راضی ہو جائیں۔ اور اتباع بالمعروف یہ ہے کہ مقتول کے وارث دستور کے مطابق قاتل سے دیت کا مطالبہ کریں اور قاتل اچھی طرح خوش دلی سے دیت ادا کرے۔

(٩) بَابُ مَنْ طَلَبَ دَمَ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ

باب: 9- جو کسی کا خون ناحق کرنے کی فکر میں ہو

٦٨٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللهِ ثَلَاثَةٌ: مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ، وَمُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهَرِيقَ دَمَهُ».

[6882] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ہاں لوگوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ تین طرح کے لوگ ہیں: حرم میں زیادتی کرنے والا، دوسرا جو اسلام میں جاہلیت کی رسوم کا خوگر ہو اور تیسرا وہ جو کسی کا خون ناحق کرنے کے لیے اس کا پیچھا کرے۔''

(۱۰) بَابُ الْعَفْوِ فِي الْخَطَأِ بَعْدَ الْمَوْتِ

باب:10- قتل خطا میں موت کے بعد قاتل کو معافی دینا

٦٨٨٣ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ [بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ]: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ. وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: صَرَخَ إِبْلِيسُ يَوْمَ أُحُدٍ فِي النَّاسِ: يَا عِبَادَ اللهِ! أُخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ عَلَى أُخْرَاهُمْ حَتَّى قَتَلُوا الْيَمَانَ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَبِي أَبِي، فَقَتَلُوهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: غَفَرَ اللهُ لَكُمْ، قَالَ: وَقَدْ كَانَ انْهَزَمَ مِنْهُمْ قَوْمٌ حَتَّى لَحِقُوا بِالطَّائِفِ. [راجع: ٣٢٩٠]

[6883] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ غزوۂ احد میں مشرکین نے پہلے مسلمانوں سے شکست کھائی تھی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: غزوۂ احد میں ابلیس لوگوں میں بآواز بلند چلایا: اے اللہ کے بندو! اپنے پیچھے والوں کو قتل کرو۔ اس کے بعد آگے والے اپنے پچھلوں پر ٹوٹ پڑے حتی کہ انھوں نے حضرت یمان ؓ کو قتل کر دیا۔ حضرت حذیفہ ؓ نے کہا: یہ میرے والد ہیں، یہ میرے والد ہیں، لیکن لوگوں نے انھیں قتل کر کے دم لیا۔ حضرت حذیفہ ؓ نے کہا: اللہ تمھاری مغفرت کرے۔ راوی کا بیان ہے کہ مشرکین میں سے کچھ لوگ بھاگ کر طائف تک پہنچ چکے تھے۔

(۱۱) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَن يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَئًا﴾ الْآيَةَ [النساء: ٩٢]

باب: 11- ارشاد باری تعالیٰ: ”کسی مومن کا یہ کام نہیں کہ وہ کسی مومن کو قتل کرے الا یہ کہ غلطی سے ایسا ہو جائے ......“ کا بیان

وضاحت: قتل کی اقسام ہم پہلے بیان کر آئے ہیں، وہاں ہم نے قتل خطا کی تعریف اور اس کی صورتوں کو بیان کیا تھا۔ یہ آیت دیت کے احکام اور قتل خطا کے مسائل میں بنیادی حیثیت کی حامل ہے، اس میں دو دیتیں اور تین کفاروں کو بیان کیا گیا ہے، جنھیں ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں: ○ اگر مقتول کے وارث مسلمان ہیں اور قاتل نے دارالسلام میں کسی کو قتل کیا ہے تو کفارہ کے طور پر ایک غلام، خواہ مرد ہو یا عورت، آزاد کرنا ہو گا اور مقتول کے ورثاء کو خون بہا بھی ادا کرنا ہو گا جو سو اونٹ یا ان کی قیمت کے برابر ہو گا اور اگر قاتل کو غلام میسر نہ آئے تو اسے متواتر دو ماہ کے روزے رکھنا ہوں گے۔ ○ اگر مقتول مومن ہو مگر دارالحرب میں دشمن قوم سے تعلق رکھتا ہو اور وہ مشرکین کے ساتھ صف میں ہو تو اس صورت میں خون بہا تو نہیں دیا جائے گا البتہ کفارے کے طور پر ایک مسلمان غلام کو آزاد کرنا ہو گا اور اگر غلام میسر نہ ہو تو دو ماہ کے متواتر روزے رکھے، درمیان میں کسی عذر کے بغیر ناغہ نہ کرے۔ ○ اگر مقتول کا تعلق کسی معاہد قوم سے ہو، تو اس صورت میں قاتل کو کفارے کے طور پر ایک مومن غلام آزاد کرنا ہو گا، اس کے ساتھ اس کے ورثاء کو دیت بھی دینی ہو گی، یعنی اس کے وہی احکام ہیں جو پہلی صورت میں بیان ہو چکے

ہیں۔ قتل خطا کے کفارے اور دیت کو اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے لیکن قتل عمد کا دنیا میں کفارہ ممکن نہیں، اس لیے اللہ نے اسے بیان نہیں کیا بلکہ اللہ کے غضب اور اس کی لعنت کے الفاظ سے اس جرم کی شدت واضح ہو جاتی ہے۔

(١٢) بَابٌ: إِذَا أَقَرَّ بِالْقَتْلِ مَرَّةً قُتِلَ بِهِ

٦٨٨٤ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ، فَقِيلَ لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا: أَفُلَانٌ؟ أَفُلَانٌ؟ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا، فَجِيءَ بِالْيَهُودِيِّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ.

وَقَدْ قَالَ هَمَّامٌ: بِحَجَرَيْنِ. [راجع: ٢٤١٣]

باب: 12- جب قاتل نے ایک بار قتل کا اقرار کر لیا تو اسے قتل کر دیا جائے گا

[6884] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے کسی لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا۔ اس لڑکی سے پوچھا گیا: تیرے ساتھ یہ برتاؤ کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے کیا ہے؟ آخر جب اس یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا۔ پھر اس یہودی کو لایا گیا تو اس نے اعتراف کر لیا، چنانچہ نبی ﷺ کے حکم سے اس کا سر بھی پتھروں سے کچل دیا گیا۔

راوی حدیث ہمام نے کہا: اس یہودی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا گیا۔

(١٣) بَابُ قَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ

٦٨٨٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَتَلَ يَهُودِيًّا بِجَارِيَةٍ، قَتَلَهَا عَلٰى أَوْضَاحٍ لَّهَا. [راجع: ٢٤١٣]

باب: 13- قاتل مرد کو عورت کے بدلے میں قتل کرنا

[6885] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک یہودی کو ایک لڑکی کے بدلے میں قتل کرا دیا تھا کیونکہ یہودی نے اس لڑکی کو اس کے زیورات کے لالچ میں قتل کر دیا تھا۔

(١٤) بَابُ الْقِصَاصِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي الْجِرَاحَاتِ

وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ: يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ. وَيُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ: تُقَادُ الْمَرْأَةُ مِنَ الرَّجُلِ فِي

باب: 14- مردوں اور عورتوں کے درمیان زخموں میں بھی قصاص ہوگا

اہل علم نے کہا ہے: مرد کو عورت کے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر قتل عمد یا اس سے کم

كُلِّ عَمْدٍ يَبْلُغُ نَفْسَهُ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْجِرَاحِ، وَبِهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَإِبْرَاهِيمُ، وَأَبُو الزِّنَادِ عَنْ أَصْحَابِهِ. وَجَرَحَتْ أُخْتُ الرُّبَيِّعِ إِنْسَانًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْقِصَاصُ».

زخموں میں عورت کے بدلے میں مرد سے قصاص لیا جائے۔ یہی قول عمر بن عبدالعزیز، ابراہیم، ابو زناد رحمہ اللہ کا اپنے اصحاب سے منقول ہے، چنانچہ ربیع کی بہن نے ایک انسان کو زخمی کر دیا تو نبی ﷺ نے قصاص کا فیصلہ فرمایا تھا۔

٦٨٨٦ - **حَدَّثَنَا** عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَدَدْنَا النَّبِيَّ ﷺ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ: «لَا تَلُدُّونِي»، فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: «لَا يَبْقَى أَحَدٌ مِّنْكُمْ إِلَّا لُدَّ غَيْرَ الْعَبَّاسِ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ». [راجع: ٤٤٥٨]

[6886] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے نبی ﷺ کی بیماری میں آپ کے منہ میں آپ کی مرضی کے خلاف دوائی ڈالی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے حلق میں دوائی نہ ڈالو۔'' لیکن ہم نے خیال کیا کہ آپ بیمار ہونے کی وجہ سے دوائی کو پسند نہیں کر رہے۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا: ''تم جتنے لوگ گھر میں موجود ہو سب کے حلق میں زبردستی دوا ڈالی جائے، سوائے عباس کے کیونکہ وہ اس وقت تمھارے ساتھ شامل نہیں تھے۔''

(١٥) بَابُ مَنْ أَخَذَ حَقَّهُ أَوِ اقْتَصَّ دُونَ السُّلْطَانِ

باب: 15- جس نے اپنا حق یا قصاص حاکم وقت کی اجازت کے بغیر لے لیا

٦٨٨٧ - **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ: أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [راجع: ٢٣٨]

[6887] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: ''ہم آخری امت ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے آگے رہنے والے ہیں۔''

٦٨٨٨ - **وَبِإِسْنَادِهِ**: «لَوِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ وَّلَمْ تَأْذَنْ لَهُ، خَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ». [انظر: ٦٩٠٢]

[6888] پہلی سند ہی سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص تمھارے گھر میں تمھاری اجازت کے بغیر جھانک رہا ہو اور تم اسے کنکری مارو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی سزا نہیں۔''

٦٨٨٩ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

[6889] ایک دوسری روایت کے مطابق ایک آدمی نبی

حُمَيْدٍ: أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَدَّدَ إِلَيْهِ مِشْقَصًا، فَقُلْتُ: مَنْ حَدَّثَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ. [راجع: ٦٢٤٢]

ﷺ کے گھر جھانک رہا تھا تو آپ ﷺ نے اس کی طرف تیر کا پھل سیدھا کیا۔ (یحییٰ نے کہا:) میں نے (حمید سے) پوچھا: یہ حدیث تم سے کس نے بیان کی ہے؟ تو انھوں نے کہا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے۔

فائدہ: حقوق کی دو اقسام ہیں: ○ مالی حقوق۔ ○ بدنی حقوق۔ مالی حقوق کے متعلق اجازت ہے کہ انسان انھیں حاکم وقت کے نوٹس میں لائے بغیر وصول کر سکتا ہے لیکن بدنی حقوق قصاص وغیرہ کا ازخود نوٹس نہیں لینا چاہیے کیونکہ یہ حکومت کا کام ہے، البتہ شریعت نے اس قدر اجازت دی ہے کہ اگر کوئی انسان کسی کے گھر میں اجازت کے بغیر جھانکتا ہے تو اگر گھر کا مالک اس کی آنکھ پھوڑ دے تو اس پر کوئی تاوان نہیں ہوگا۔

(١٦) بَابٌ: إِذَا مَاتَ فِي الزِّحَامِ أَوْ قُتِلَ بِهِ

باب: 16- جب کوئی ہجوم میں مر جائے یا قتل کر دیا جائے تو

٦٨٩٠ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: هِشَامٌ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا كَانَ [يَوْمُ] أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَاحَ إِبْلِيسُ: أَيْ عِبَادَ اللهِ! أُخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ، فَقَالَ: أَيْ عِبَادَ اللهِ! أَبِي أَبِي، قَالَتْ: فَوَاللهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: غَفَرَ اللهُ لَكُمْ.

[6890] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب احد کے دن مشرکین شکست کھا گئے تو ابلیس بلند آواز سے چلایا: اللہ کے بندو! پچھلے لوگوں کی طرف سے اپنا بچاؤ کرو، چنانچہ آگے والے، پیچھے والوں کی طرف پلٹے، پھر آگے والے پیچھے والوں سے بھڑ گئے۔ اس دوران میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اچانک اپنے والد کو دیکھا تو انھوں نے کہا: اللہ کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں، یہ تو میرے باپ ہیں۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) فرمایا: اللہ کی قسم! مسلمانوں نے انھیں قتل کر کے ہی دم لیا۔ اس پر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ تمھاری مغفرت کرے۔

قَالَ عُرْوَةُ: فَمَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ. [راجع: ٣٢٩٠]

حضرت عروہ نے کہا: آخر وقت تک حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے یہی جذبات رہے، یعنی مسلمانوں سے محبت میں کمی نہ آئی۔

(١٧) بَابٌ: إِذَا قَتَلَ نَفْسَهُ خَطَأً فَلَا دِيَةَ لَهُ

باب: 17- جس نے خود کو غلطی سے قتل کر لیا اس کی کوئی دیت نہیں

٦٨٩١ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ: أَسْمِعْنَا يَا عَامِرُ مِنْ هُنَيَّاتِكَ، فَحَدَا بِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنِ السَّائِقُ؟»، قَالُوا: عَامِرٌ، فَقَالَ: «رَحِمَهُ اللهُ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلَّا أَمْتَعْتَنَا بِهِ؟ فَأُصِيبَ صَبِيحَةَ لَيْلَتِهِ، فَقَالَ الْقَوْمُ: حَبِطَ عَمَلُهُ، قَتَلَ نَفْسَهُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ، فَقَالَ: «كَذَبَ مَنْ قَالَهَا، إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ اثْنَيْنِ: إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُّجَاهِدٌ، وَأَيُّ قَتْلٍ يَزِيدُهُ عَلَيْهِ». [راجع: ٢٤٧٧]

[6891] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلے۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا: اے عامر! ہمیں اپنے رجز سناؤ، حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے انھیں رجز پڑھ کر سنایا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”حدی خوانی کے ساتھ اونٹوں کو چلانے والا کون ہے؟“ لوگوں نے کہا: حضرت عامر رضی اللہ عنہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اس پر رحم کرے!“ لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے ہمیں اس (عامر رضی اللہ عنہ) سے فائدہ کیوں نہیں اٹھانے دیا، چنانچہ وہ اس رات کی صبح کے وقت شہید ہوگئے۔ لوگوں نے کہا: عامر کا عمل باطل ہوگیا ہے، اس نے خود کو قتل کر لیا ہے۔ جب میں واپس آیا تو لوگ باتیں کر رہے تھے کہ عامر کے اعمال برباد ہوگئے ہیں۔ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! لوگ کہتے ہیں کہ عامر کے عمل برباد ہوگئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے یہ کہا ہے غلط کہا ہے۔ عامر کو تو دو ثواب حاصل ہیں: وہ اللہ کے راستے میں مشقت اٹھانے والے اور جہاد کرنے والے ہیں، اس سے کون سا قتل افضل ہوگا؟“

(١٨) بَابٌ: إِذَا عَضَّ رَجُلًا فَوَقَعَتْ ثَنَايَاهُ

باب: 18- جب کسی انسان نے دوسرے کو کاٹا اور کاٹنے والے کے اگلے دو دانت گر گئے تو؟

٦٨٩٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ، فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ! لَا دِيَةَ لَهُ».

[6892] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کا ہاتھ اپنے دانتوں سے کاٹا۔ دوسرے نے اپنا ہاتھ، کاٹنے والے کے منہ سے کھینچا تو اس کے اگلے دو دانت نکل گئے۔ وہ نبی ﷺ کے پاس اس امر کا مقدمہ لے کر گئے تو آپ نے فرمایا: ”تم اپنے ہی بھائی کو اس طرح دانت سے کاٹتے ہو جیسے اونٹ کاٹتا ہے! تمھیں

اس کی کوئی دیت وغیرہ نہیں ملے گی۔"

٦٨٩٣ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجْتُ فِي غَزْوَةٍ فَعَضَّ رَجُلٌ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ. [راجع: ١٨٤٨]

[6893] حضرت صفوان بن یعلی سے روایت ہے، وہ اپنے باپ حضرت یعلی بن امیہ ؓ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا: میں ایک غزوے میں نکلا تو ایک آدمی نے دوسرے کو دانت سے کاٹا اور اس نے اس کے اگلے دانت نکال دیے۔ نبی ﷺ نے اس کی دیت باطل قرار دی۔

(١٩) بَابٌ: اَلسِّنُّ بِالسِّنِّ

باب: 19- دانت کے بدلے دانت

٦٨٩٤ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ: عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ ابْنَةَ النَّضْرِ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ ثَنِيَّتَهَا، فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ. [راجع: ٢٧٠٣]

[6894] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت نضر ؓ کی بیٹی نے ایک لڑکی کو طمانچہ مارا اور اس کے دانت توڑ دیے۔ وہ نبی ﷺ کے پاس مقدمہ لائے تو آپ نے قصاص کا حکم دیا۔

(٢٠) بَابُ دِيَةِ الْأَصَابِعِ

باب: 20- انگلیوں کی دیت

٦٨٩٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ»، يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ.

[6895] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "یہ اور یہ، یعنی چھنگلی اور انگوٹھا برابر ہیں۔"

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ نَحْوَهُ.

(ایک دوسری سند سے) حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے اس طرح سنا ہے۔

فائدہ: دیت میں چھوٹی بڑی انگلیاں برابر ہیں۔ ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہے، نیز ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں برابر ہیں، کسی کو دوسری پر برتری حاصل نہیں۔

(٢١) بَابٌ: إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ مِّنْ رَّجُلٍ: هَلْ يُعَاقِبُ أَوْ يَقْتَصُّ مِنْهُمْ كُلِّهِمْ؟

باب: 21- جب کئی لوگوں نے ایک آدمی کو قتل کیا ہو تو کیا سزا یا قصاص میں سب برابر ہوں گے؟

وَقَالَ مُطَرِّفٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلَيْنِ شَهِدَا [عَلٰى] رَجُلٍ أَنَّهُ سَرَقَ فَقَطَعَهُ عَلِيٌّ، ثُمَّ جَاءَا بِآخَرَ وَقَالَا: أَخْطَأْنَا، فَأَبْطَلَ شَهَادَتَهُمَا وَأُخِذَ بِدِيَةِ الْأَوَّلِ، وَقَالَ: لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمَا تَعَمَّدْتُمَا لَقَطَعْتُكُمَا.

مطرف نے امام شعبی سے بیان کیا کہ دو آدمیوں نے ایک آدمی کے متعلق گواہی دی کہ اس نے چوری کی ہے تو حضرت علی ﷛ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ اس کے بعد وہ دونوں ایک دوسرے شخص کو لائے اور کہا کہ ہم سے غلطی ہو گئی تھی (اصل میں چور یہ تھا)۔ تو آپ نے ان کی گواہی کو باطل قرار دیا اور ان سے پہلے کا خون بہا لیا اور فرمایا: اگر مجھے یقین ہوتا کہ تم لوگوں نے دانستہ ایسا کیا ہے تو میں تم دونوں کا ہاتھ کاٹ دیتا۔

٦٨٩٦ - وَقَالَ لِي ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ غُلَامًا قُتِلَ غِيلَةً، فَقَالَ عُمَرُ: لَوِ اشْتَرَكَ فِيهَا أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ.

[6896] حضرت ابن عمر ﷛ سے روایت ہے کہ ایک لڑکے کو دھوکے سے قتل کر دیا گیا تو حضرت عمر ﷛ نے فرمایا: اگر اس قتل میں صنعاء کے تمام لوگ شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کر دیتا۔

وَقَالَ مُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ: إِنَّ أَرْبَعَةً قَتَلُوا صَبِيًّا فَقَالَ عُمَرُ.. مِثْلَهُ.

مغیرہ بن حکیم نے اپنے والد سے بیان کیا کہ چار مردوں نے مل کر ایک بچے کو قتل کر دیا تو اس موقع پر بھی حضرت عمر ﷛ نے یہی بات فرمائی تھی۔

وَأَقَادَ أَبُو بَكْرٍ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ، وَعَلِيٌّ، وَسُوَيْدُ بْنُ مُقَرِّنٍ مِّنْ لَطْمَةٍ، وَأَقَادَ عُمَرُ مِنْ ضَرْبَةٍ بِالدِّرَّةِ، وَأَقَادَ عَلِيٌّ مِّنْ ثَلَاثَةِ أَسْوَاطٍ، وَاقْتَصَّ شُرَيْحٌ مِّنْ سَوْطٍ وَّخُمُوشٍ.

حضرت ابوبکر، ابن زبیر، علی اور سوید بن مقرن ﷡ نے طمانچہ مارنے کی وجہ سے قصاص دلایا تھا۔ حضرت عمر ﷛ نے درہ مارنے کا قصاص لیا۔ حضرت علی ﷛ نے تین کوڑے مارنے کا قصاص لیا۔ قاضی شریح نے کوڑے مارنے اور خراش لگانے کی سزا دی تھی۔

فائدہ: یمن کے دارالحکومت صنعاء میں ایک عورت کا خاوند کہیں باہر گیا اور اپنے ایک بچے کو، جو اس آدمی کی دوسری بیوی سے تھا، موجودہ بیوی کی گود میں چھوڑ گیا تاکہ وہ اس کی نگہداشت کرے۔ اس کے باہر جانے کے بعد عورت نے اپنا ایک آشنا بنایا اور اسے کہا کہ پہلے اس بچے کو ٹھکانے لگاؤ کیونکہ یہ ہمیں کسی وقت بھی ذلیل کر سکتا ہے۔ اس آشنا نے پہلے تو انکار کیا لیکن پھر مان گیا۔ اس بچے کے قتل میں عورت کا آشنا، ایک دوسرا شخص، وہ عورت اور اس کا خادم شریک ہوئے۔ اسے قتل کرنے کے بعد انھوں نے اسے ٹکڑے ٹکڑے کیا اور بوری میں بند کر کے ایک ویران کنویں میں پھینک دیا۔ بعدازاں اس کے آشنا کو گرفتار کر لیا گیا تو اس نے اقرار جرم کر لیا۔ باقی قاتل بھی مان گئے۔ حضرت یعلی بن امیہ ﷛ جو اس وقت صنعاء کے حاکم تھے، انھوں نے اس مقدمے

کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا تو انھوں نے جواب میں لکھا کہ ان سب کو قتل کر دیا جائے۔ مزید فرمایا: اگر تمام اہل صنعاء اس قتل میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کرنے کا حکم دیتا۔[1]

٦٨٩٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَدَدْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ وَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا: «لَا تَلُدُّونِي»، قَالَ: فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ بِالدَّوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: «أَلَمْ أَنْهَكُنَّ أَنْ تَلُدُّونِي؟»، قَالَ: قُلْنَا: كَرَاهِيَةٌ لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَبْقَى مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا لُدَّ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ».

[راجع: ٤٤٥٨]

[6897] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بیماری کے وقت آپ کے منہ میں دوائی ڈالی تو آپ نے ہمیں اشارہ فرمایا: ''تم ایسا نہ کرو۔'' ہم نے سمجھا کہ آپ ﷺ کا منع کرنا اس لیے ہے کہ بیمار کو دوا سے ناگواری ہوتی ہے، چنانچہ جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا: ''میں نے تمھیں دوائی ڈالنے سے روکا نہیں تھا؟'' ہم نے کہا: ہم یہ سمجھے تھے کہ دوا کی ناپسندیدگی کی وجہ سے آپ ایسا فرما رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کے منہ میں دوائی ڈالی جائے اور میں دیکھتا رہوں گا، البتہ عباس کے ساتھ یہ سلوک نہ کیا جائے کیونکہ وہ تمھارے ساتھ شامل نہیں تھے۔''

(٢٢) بَابُ الْقَسَامَةِ

باب: 22- قسامہ کا بیان

وَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ».

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے دو گواہ لاؤ بصورت دیگر اس (مدعی علیہ) کی قسم پر فیصلہ ہوگا۔''

وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: لَمْ يُقِدْ بِهَا مُعَاوِيَةُ.

ابن ابو ملیکہ نے کہا: قسامت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے قصاص نہیں لیا (صرف دیت دلائی)۔

وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلٰى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ، وَكَانَ أَمَّرَهُ عَلَى الْبَصْرَةِ، فِي قَتِيلٍ وُجِدَ عِنْدَ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوتِ السَّمَّانِينَ: إِنْ وَّجَدَ أَصْحَابُهُ بَيِّنَةً وَّإِلَّا فَلَا تَظْلِمِ النَّاسَ، فَإِنَّ هٰذَا لَا يُقْضَى فِيهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اپنے بصرہ کے امیر عدی بن ارطاۃ کو ایک مقتول کے بارے میں لکھا جو گھی بیچنے والوں کے محلے میں ایک گھر کے پاس پایا گیا تھا، اگر مقتول کے وارث کوئی گواہی پیش کریں تو ٹھیک بصورت دیگر لوگوں پر ظلم نہ کرنا کیونکہ ایسے معاملے کے متعلق قیامت تک فیصلہ نہیں ہوسکتا۔

1 فتح الباري: 283/12، 284.

٦٨٩٨ - **حَدَّثَنَا** أَبُو نُعَيمٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ: زَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ - يُقَالُ لَهُ: سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ - أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِّنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا، فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا، وَّقَالُوا لِلَّذِي وُجِدَ فِيهِمْ: قَدْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا، قَالُوا: مَا قَتَلْنَا وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا، فَانْطَلَقُوا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! انْطَلَقْنَا إِلٰى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا أَحَدَنَا قَتِيلًا، فَقَالَ: «الْكُبْرَ الْكُبْرَ»، فَقَالَ لَهُمْ: «تَأْتُونَ بِالْبَيِّنَةِ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُ؟» قَالُوا: مَا لَنَا بَيِّنَةٌ، قَالَ: «فَيَحْلِفُونَ»، قَالُوا: لَا نَرْضٰى بِأَيْمَانِ الْيَهُودِ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُطَلَّ دَمُهُ، فَوَدَاهُ مِائَةً مِّنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ. [راجع: ٢٧٠٢]

[6898] حضرت بشیر بن یسار سے روایت ہے، انھوں نے کہا: انصار کے ایک صاحب حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ان کی قوم کے چند لوگ خیبر گئے اور وہاں جا کر اپنے اپنے کام کے لیے جدا جدا ہو گئے۔ پھر وہاں انھوں نے اپنے میں سے ایک شخص کو مقتول پایا۔ جہاں مقتول ملا تھا وہاں کے لوگوں سے انھوں نے کہا: تم نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے۔ انھوں نے کہا: ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہم قاتل ہی کو جانتے ہیں۔ پھر یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اللہ کے رسول! ہم خیبر گئے تھے، وہاں ہم نے اپنے میں سے ایک مقتول کو پایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو بڑا ہے وہ بات کرے۔'' نیز آپ نے فرمایا: ''تم اس پر گواہ پیش کرو جس نے قتل کیا ہے۔'' انھوں نے کہا: ہمارے پاس اس کے متعلق کوئی گواہ نہیں ہے۔ آپ ﷺ فرمایا: (''اگر تمھارے پاس گواہ نہیں) تو وہ (یہودی) قسم کھائیں گے۔'' انھوں نے کہا: ان (یہود) کی قسم پر ہمیں اعتماد نہیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے یہ پسند نہ فرمایا کہ مقتول کا خون رائیگاں جائے تو آپ نے صدقے کے اونٹوں میں سے سو اونٹ دیت میں دیے۔

٦٨٩٩ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَسَدِيُّ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مِّنْ آلِ أَبِي قِلَابَةَ: حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَبْرَزَ سَرِيرَهُ يَوْمًا لِّلنَّاسِ ثُمَّ أَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا، فَقَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ؟ قَالُوا: نَقُولُ: الْقَسَامَةُ الْقَوَدُ بِهَا حَقٌّ، وَقَدْ أَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ، قَالَ لِي: مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلَابَةَ؟ وَنَصَبَنِي لِلنَّاسِ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ

[6899] حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ایک دن دربار عام منعقد کیا۔ سب لوگوں کو شامل ہونے کی اجازت دی۔ لوگ آئے تو انھوں نے پوچھا: قسامت کے متعلق تمھارا کیا خیال ہے؟ لوگوں نے کہا: قسامت کے ذریعے سے قصاص برحق ہے کیونکہ خلفاء نے اس کے ذریعے سے قصاص لیا ہے۔ ابوقلابہ کہتے ہیں کہ انھوں نے مجھ سے کہا: اے ابوقلابہ! تمھاری کیا رائے ہے؟ مجھے انھوں نے عوام کے سامنے لا کھڑا کیا۔ میں نے کہا: اے امیرالمومنین! آپ کے پاس عرب کے بڑے

الْمُؤْمِنِينَ! عِنْدَكَ رُؤُسُ الْأَجْنَادِ وَأَشْرَافُ الْعَرَبِ، أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ مُّحْصَنٍ بِدِمَشْقَ أَنَّهُ قَدْ زَنَى، لَمْ يَرَوْهُ، أَكُنْتَ تَرْجُمُهُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِحِمْصَ أَنَّهُ سَرَقَ، أَكُنْتَ تَقْطَعُهُ وَلَمْ يَرَوْهُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَوَاللهِ مَا قَتَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا فِي إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ: رَجُلٌ قَتَلَ بِجَرِيرَةِ نَفْسِهِ فَقُتِلَ، أَوْ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ، أَوْ رَجُلٌ حَارَبَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ.

بڑے لوگ اور سردار موجود ہیں، آپ ہی بتائیں اگر ان میں سے پچاس آدمی دمشق میں رہنے والے کسی شادی شدہ شخص کے متعلق گواہی دیں کہ اس نے زنا کیا ہے جبکہ ان لوگوں نے اسے دیکھا ہی نہیں تو کیا ان کی گواہی پر آپ اس شخص کو سنگسار کر دیں گے؟ امیر المومنین نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: آپ ہی بتائیں اگر ان میں سے پچاس آدمی حمص میں رہنے والے کسی شخص کے متعلق گواہی دیں کہ اس نے چوری کی ہے، حالانکہ انھوں نے اسے چوری کرتے ہوئے نہیں دیکھا تو کیا آپ اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے؟ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا: نہیں (ایسا تو نہیں ہو سکتا)۔ پھر میں نے کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کو تین حالتوں کے علاوہ قتل نہیں کیا: ایک وہ شخص جس نے کسی دوسرے کو ناحق قتل کیا ہو اسے قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ دوسرا وہ جس نے شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کیا ہو۔ تیسرا وہ جس نے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی اور دین اسلام سے برگشتہ ہو گیا (انھیں قتل کر دیا جائے گا)۔

فَقَالَ الْقَوْمُ: أَوَ لَيْسَ قَدْ حَدَّثَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَطَعَ فِي السَّرَقِ وَسَمَرَ الْأَعْيُنَ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ؟ فَقُلْتُ: أَنَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثَ أَنَسٍ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ نَفَرًا مِّنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَبَايَعُوا عَلَى الْإِسْلَامِ، فَاسْتَوْخَمُوا الْأَرْضَ فَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ، فَشَكَوْا ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «أَفَلَا تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ فَتُصِيبُونَ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا؟» قَالُوا: بَلَى، فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَصَحُّوا، فَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَطْرَدُوا

یہ بات سن کر لوگوں نے کہا: کیا حضرت انس ؓ نے یہ حدیث بیان نہیں کی کہ رسول اللہ ﷺ نے چوری کے معاملے میں ہاتھ پاؤں کاٹ دیے تھے اور مجرموں کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر کر انھیں دھوپ میں ڈال دیا تھا؟ حضرت ابو قلابہ نے کہا: میں تمھیں حضرت انس ؓ سے مروی حدیث سناتا ہوں: مجھ سے حضرت انس ؓ نے بیان کیا کہ قبیلۂ عکل کے آٹھ افراد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اسلام پر بیعت کی۔ انھیں مدینہ طیبہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی اور وہ بیمار ہو گئے تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی۔ آپ نے ان سے فرمایا: ''کیا تم ہمارے چرواہے کے ساتھ اونٹوں کے

النَّعَمَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمْ فَأُدْرِكُوا فَجِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِّعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتّٰى مَاتُوا.

باڑے میں نہیں چلے جاتے، پھر تم وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پیتے؟'' انھوں نے کہا: کیوں نہیں، چنانچہ وہ گئے اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا تو صحت یاب ہو گئے۔ اس کے بعد انھوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع پہنچی تو آپ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے، چنانچہ انھیں گرفتار کر کے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ آپ نے ان کے ہاتھ، پاؤں کاٹنے کا حکم دیا اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھروا دیں، پھر انھیں دھوپ میں پھینک دیا حتی کہ وہ مر گئے۔

قُلْتُ: وَأَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ؟ ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ، وَقَتَلُوا وَسَرَقُوا، فَقَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ: وَاللهِ إِنْ سَمِعْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ، فَقُلْتُ: أَتَرُدُّ عَلَيَّ حَدِيثِي يَا عَنْبَسَةُ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ جِئْتَ بِالْحَدِيثِ عَلٰى وَجْهِهِ، وَاللهِ لَا يَزَالُ هٰذَا الْجُنْدُ بِخَيْرٍ مَّا عَاشَ هٰذَا الشَّيْخُ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ.

میں نے کہا: ان کے عمل سے بڑھ کر اور کیا جرم ہو سکتا ہے؟ وہ اسلام سے پھر گئے، انھوں نے قتل کیا اور چوری کے مرتکب ہوئے۔ حضرت عنبسہ بن سعید نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے آج جیسی بات کبھی نہیں سنی تھی۔ میں نے کہا: اے عنبسہ! کیا تو میری بیان کردہ حدیث مسترد کرتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں بلکہ تم نے یہ حدیث حقیقت حال کے مطابق بیان کی ہے۔ اللہ کی قسم! یہ لشکر اس وقت تک خیرو عافیت سے رہے گا جب تک یہ شیخ ان میں موجود رہیں گے۔

قُلْتُ: وَقَدْ كَانَ فِي هٰذَا سُنَّةٌ مِّنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، دَخَلَ عَلَيْهِ نَفَرٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَتَحَدَّثُوا عِنْدَهُ، فَخَرَجَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَقُتِلَ، فَخَرَجُوا بَعْدَهُ، فَإِذَا هُمْ بِصَاحِبِهِمْ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ، فَرَجَعُوا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! صَاحِبُنَا كَانَ يَتَحَدَّثُ مَعَنَا، فَخَرَجَ بَيْنَ أَيْدِينَا فَإِذَا نَحْنُ بِهِ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «بِمَنْ تَظُنُّونَ أَوْ تُرَوْنَ قَتَلَهُ؟»، قَالُوا: نُرٰى أَنَّ الْيَهُودَ قَتَلَهُ، فَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُودِ فَدَعَاهُمْ، فَقَالَ: «أَأَنْتُمْ

میں نے کہا: قسامت کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی سنت یہ ہے کہ آپ ﷺ کے پاس انصار کے کچھ لوگ آئے اور آپ سے باتیں کرتے رہے، پھر ان کے سامنے ان کا ایک شخص باہر نکلا اور وہاں قتل کر دیا گیا۔ اس کے بعد دوسرے لوگ باہر نکلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کا ساتھی خون میں تڑپ رہا ہے۔ ان لوگوں نے واپس آ کر رسول اللہ ﷺ کو اس واقعے کی خبر دی اور کہا: اللہ کے رسول! ہمارا ساتھی ابھی ابھی ہمارے ساتھ گفتگو کر رہا تھا۔ وہ ہمارے سامنے باہر نکلا تو اب ہم نے دیکھا ہے کہ وہ خون میں لت پت ہے۔ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور پوچھا: ''تمھیں

قَتَلْتُمْ هٰذَا؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «أَتَرْضَوْنَ نَفْلَ خَمْسِينَ مِنَ الْيَهُودِ مَا قَتَلُوهُ؟»، فَقَالُوا: مَا يُبَالُونَ أَنْ يَّقْتُلُونَا أَجْمَعِينَ، ثُمَّ يَنْفُلُونَ، قَالَ: أَفَتَسْتَحِقُّونَ الدِّيَةَ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ؟ قَالُوا: مَا كُنَّا لِنَحْلِفَ، فَوَدَاهُ مِنْ عِنْدِهِ.

کس پر شبہ ہے؟'' انھوں نے عرض کیا: ہمارے خیال کے مطابق اسے یہودیوں نے قتل کیا ہے۔ آپ ﷺ نے انھیں پیغام بھیج کر اپنے پاس بلایا اور ان سے پوچھا: ''کیا تم نے اسے قتل کیا ہے؟'' انھوں نے صاف انکار کر دیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ یہودیوں میں سے پچاس آدمی قسم کھائیں کہ انھوں نے قتل نہیں کیا؟'' انھوں نے کہا: وہ تو یہ بھی پروا نہیں کرتے کہ ہم سب کو قتل کر دیں، پھر قسمیں کھا جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے پچاس آدمی قسم اٹھائیں اور خون بہا کے مستحق ہو جائیں۔'' انھوں نے کہا: ہم بھی قسم اٹھانے کے لیے تیار نہیں ہیں، چنانچہ آپ ﷺ نے اپنی طرف سے اس کی دیت ادا کر دی۔

قُلْتُ: وَقَدْ كَانَتْ هُذَيْلٌ خَلَعُوا خَلِيعًا لَّهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَطَرَقَ أَهْلَ بَيْتٍ مِّنَ الْيَمَنِ بِالْبَطْحَاءِ فَانْتَبَهَ لَهُ رَجُلٌ مِّنْهُمْ، فَحَذَفَهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ، فَجَاءَتْ هُذَيْلٌ، فَأَخَذُوا الْيَمَانِيَ فَرَفَعُوهُ إِلٰى عُمَرَ بِالْمَوْسِمِ وَقَالُوا: قَتَلَ صَاحِبَنَا، فَقَالَ: إِنَّهُمْ قَدْ خَلَعُوهُ، فَقَالَ: يُقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْ هُذَيْلٍ مَّا خَلَعُوا، قَالَ: فَأَقْسَمَ مِنْهُمْ تِسْعَةٌ وَّأَرْبَعُونَ رَجُلًا، وَقَدِمَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ مِنَ الشَّأْمِ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يُّقْسِمَ، فَافْتَدٰى يَمِينَهُ مِنْهُمْ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ، فَأَدْخَلُوا مَكَانَهُ رَجُلًا آخَرَ، فَدَفَعَهُ إِلٰى أَخِي الْمَقْتُولِ، فَقُرِنَتْ يَدُهُ بِيَدِهِ، قَالَ: قَالُوا: فَانْطَلَقْنَا وَالْخَمْسُونَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا، حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِنَخْلَةَ، أَخَذَتْهُمُ السَّمَاءُ، فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْهَجَمَ الْغَارُ عَلَى الْخَمْسِينَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا فَمَاتُوا

(ابو قلابہ کہتے ہیں:) میں نے کہا: زمانۂ جاہلیت میں قبیلۂ ہذیل کے لوگوں نے اپنے ایک آدمی کو قبیلے سے نکال دیا تھا، پھر وہ رات کے وقت وادئ بطحاء میں ایک یمنی کے گھر آیا، اس دوران میں ان میں سے ایک شخص بیدار ہوا اور اس نے تلوار سے وار کر کے قبیلۂ ہذیل کے آدمی کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد ہذیل کے لوگ آئے اور قاتل یمنی کو گرفتار کر کے حج کے موقع پر حضرت عمر ؓ کے ہاں پیش کر دیا اور کہا: اس نے ہمارے آدمی کو قتل کر دیا ہے۔ یمنی نے کہا: انھوں نے اسے اپنی برادری سے نکال دیا تھا۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اب قبیلۂ ہذیل کے پچاس آدمی قسم اٹھائیں کہ اسے انھوں نے نہیں نکالا تھا، چنانچہ ان میں سے انچاس آدمیوں نے قسمیں کھائیں، پھر اس قبیلے کا ایک شخص شام سے آیا تو انھوں نے اس سے بھی قسم دینے کا مطالبہ کیا لیکن اس نے اپنی قسم کے عوض ایک ہزار درہم ادا کر کے قسم سے اپنا پیچھا چھڑا لیا۔ قبیلۂ ہذیل کے لوگوں نے اس کی جگہ ایک

جَمِيعًا وَّأُفْلِتَ الْقَرِينَانِ وَاتَّبَعَهُمَا حَجَرٌ فَكَسَرَ رِجْلَ أَخِي الْمَقْتُولِ، فَعَاشَ حَوْلًا ثُمَّ مَاتَ.

دوسرے آدمی کو تیار کر لیا، پھر انھوں نے قاتل مقتول کے بھائی کے حوالے کر دیا اور اس کا ہاتھ اس کے ہاتھ کے ساتھ باندھ دیا گیا۔ انھوں نے بیان کیا: پھر ہم اور وہ پچاس آدمی جنھوں نے قسم اٹھائی تھی روانہ ہوئے۔ جب مقام نخلہ پر پہنچے تو وہاں انھیں بارش نے آ لیا، چنانچہ سب لوگ پہاڑ کی ایک غار میں گھس گئے۔ غار ان پچاس آدمیوں کے اوپر گر پڑی جنھوں نے قسمیں اٹھائی تھیں اور وہ سب کے سب مر گئے، البتہ جن دو آدمیوں نے ہاتھ باندھے تھے وہ بچ گئے۔ ان کے پیچھے بھی ایک پتھر لڑھک کر گرا اور اس نے مقتول کے بھائی کا ٹخنا توڑ دیا۔ اس کے بعد وہ ایک سال زندہ رہا، پھر مر گیا۔

قُلْتُ: وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ أَقَادَ رَجُلًا بِالْقَسَامَةِ ثُمَّ نَدِمَ بَعْدَمَا صَنَعَ، فَأَمَرَ بِالْخَمْسِينَ [الَّذِينَ أَقْسَمُوا] فَمُحُوا مِنَ الدِّيوَانِ وَسَيَّرَهُمْ إِلَى الشَّأْمِ. [راجع: ٢٣٣]

میں نے کہا: حضرت عبدالملک بن مروان نے ایک آدمی سے قسامت کی بنیاد پر قصاص لیا تھا، پھر انھیں اپنے کیے پر ندامت ہوئی تو انھوں نے ان پچاس آدمیوں کے متعلق جنھوں نے قسم اٹھائی تھی حکم دیا کہ ان کے نام رجسٹر سے کاٹ دیے جائیں، پھر انھیں شام کی طرف جلاوطن کر دیا۔

(٢٣) بَابُ مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ فَفَقَؤُوا عَيْنَهُ فَلَا دِيَةَ لَهُ

باب: 23- جس نے لوگوں کے گھر میں جھانکا اور انھوں نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو اس کے لیے کوئی دیت نہیں

٦٩٠٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ أَوْ مَشَاقِصَ وَجَعَلَ يَخْتِلُهُ لِيَطْعَنَهُ. [راجع: ٦٢٤٢]

[6900] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے ایک حجرے میں جھانکنے لگا تو آپ ﷺ تیر کا پھل لے کر اس کی طرف گئے۔ آپ چاہتے تھے کہ خفیہ طور پر اسے مار دیں۔

٦٩٠١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ

[6901] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْتَظِرُنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ»، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ». [راجع: ٥٩٢٤]

ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے حجرے کے دروازے کے ایک سوراخ سے اندر جھانکنے لگا جبکہ اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس سر کھجلانے کا ایک آلہ تھا جس سے اپنا سر کھجلا رہے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا: ''اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو مجھے جھانک رہا ہے تو میں اس کے ساتھ تیری آنکھ پھوڑ دیتا۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''کسی کے گھر آنے کے لیے اجازت لینے کا حکم اس لیے مشروع ہے کہ نظر نہ پڑے۔''

٦٩٠٢ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ [بْنُ عَبْدِ اللهِ]: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «لَوْ أَنَّ امْرَأً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ». [راجع: ٦٨٨٨]

[6902] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص تمھاری اجازت کے بغیر تمھیں جھانک کر دیکھے تو تم کنکری سے اس کی آنکھ پھوڑ دو، اس پر تجھے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔''

(٢٤) بَابُ الْعَاقِلَةِ

باب: 24- عاقلہ کا بیان

وضاحت: عاقلہ، عاقل کی جمع ہے۔ اس کے معنی ہیں: دیت دینے والا۔ دیت کو عقل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے کیونکہ دیت کے اونٹ مقتول کے ورثاء کے گھر باندھے جاتے ہیں۔ عقل کے معنی روکنا اور باندھنا ہیں۔ عقل بھی انسان کو فواحش و منکرات سے روکتی ہے۔ کثرت استعمال کی وجہ سے عقل کا استعمال دیت پر کیا جاتا ہے، اگرچہ دیت اونٹ کی صورت میں نہ ہو۔ چونکہ برادری، قاتل سے قتل کو روکتی ہے، اس لیے اسے عاقلہ کہا جاتا ہے۔ یہ برادری سے اس لیے لی جاتی ہے کہ شاید قاتل کے سارے مال سے پوری نہ ہو سکے اور اگر دیت کے بغیر قاتل کو چھوڑ دیا جائے تو مقتول کا خون رائیگاں جاتا ہے۔

٦٩٠٣ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: قَالَ مُطَرِّفٌ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مَّا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ؟ وَقَالَ مَرَّةً: مَّا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ؟ فَقَالَ: وَالَّذِي

[6903] حضرت ابو جحیفہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت علی ؓ سے پوچھا: کیا تمھارے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو قرآن میں یا لوگوں کے پاس نہیں ہے؟ حضرت علی ؓ نے جواب دیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ پھاڑا اور انسان کو پیدا کیا! ہمارے پاس قرآن مجید

فَلَقَ الْحَبَّ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ، قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ، وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ. [راجع: ١١١]

کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ ہاں، ہمیں بصیرت ملی ہے جو قرآن فہمی کے لیے ہوتی ہے، نیز ہمارے پاس وہ کچھ ہے جو اس صحیفے میں ہے۔ میں نے کہا: اس صحیفے میں کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: دیت اور قیدیوں کو چھڑانے کے مسائل ہیں، نیز اس میں ہے کہ کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔

فائدہ: قتل کرنے والے کے عصبہ رشتہ داروں پر دیت کی ادائیگی واجب ہوتی ہے کیونکہ (صحیح البخاري، حدیث: 6910) میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: دیت، قاتل کے عصبہ رشتہ داروں پر لازم ہے۔

(٢٥) بَابُ جَنِينِ الْمَرْأَةِ

باب: 25- عورت کے پیٹ کا بچہ

٦٩٠٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيهَا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ. [راجع: ٥٧٥٨]

[6904] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلۂ ہذیل کی دو عورتوں میں سے ایک نے دوسری کو پتھر مارا تو اس کا بچہ گرا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے ایک غلام یا کنیز دینے کا فیصلہ کیا۔

٦٩٠٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ: قَضَى النَّبِيُّ ﷺ بِالْغُرَّةِ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ. [انظر: ٦٩٠٧، ٦٩٠٨م، ٧٣١٧]

[6905] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے لوگوں سے عورت کا حمل گرا دینے کی دیت کے متعلق مشورہ کیا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے غرہ، یعنی غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ کیا تھا۔

٦٩٠٦ - قَالَ: ائْتِ مَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ، فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِهِ. [انظر: ٦٩٠٨، ٧٣١٨]

[6906] حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کوئی آدمی لاؤ جو یہ گواہی دے کہ آپ ﷺ نے واقعی یہ فیصلہ کیا ہے تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے بھی گواہی دی کہ جب نبی ﷺ نے اس کے متعلق فیصلہ فرمایا تھا تو وہ اس وقت وہاں حاضر تھے۔

٦٩٠٧ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ

[6907] حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ نَشَدَ النَّاسَ: مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى فِي السِّقْطِ؟ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ: أَنَا سَمِعْتُهُ قَضٰى فِيهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ. [راجع: ٦٩٠٥]

نے لوگوں سے قسم دے کر پوچھا: کس نے نبی ﷺ سے حمل گرنے کے بارے میں کوئی فیصلہ سنا ہے؟ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے اس میں ایک غلام یا کنیز دینے کا فیصلہ کیا تھا۔

٦٩٠٨ - قَالَ: ائْتِ مَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ عَلٰى هٰذَا، فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: أَنَا أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هٰذَا. [راجع: ٦٩٠٦]

[6908] حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس بات پر اپنا کوئی گواہ پیش کرو تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی ﷺ نے یہ فیصلہ کیا تھا۔

٦٩٠٨ م - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ، مِثْلَهُ. [راجع: ٦٩٠٥]

[6908] (م) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے لوگوں سے عورت کا حمل گرا دینے کے بارے میں اسی طرح مشورہ کیا تھا۔

(٢٦) بَابُ جَنِينِ الْمَرْأَةِ، وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى الْوَالِدِ وَعَصَبَةِ الْوَالِدِ لَا عَلَى الْوَلَدِ

باب: 26- عورت کے پیٹ کے بچے کا بیان، نیز دیت (قاتل کے) والد اور والد کے عصبہ پر ہے بچوں پر نہیں

٦٩٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضٰى فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِّنْ بَنِي لِحْيَانَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ، ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضٰى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا، وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا. [راجع: ٥٧٥٨]

[6909] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو لحیان کی ایک عورت کے بچے کے متعلق ایک غلام یا کنیز دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ پھر وہ عورت جس کے خلاف آپ نے دیت دینے کا فیصلہ کیا تھا مر گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی وراثت اس کے بیٹوں اور اس کے شوہر کو ملے گی اور دیت کی ادائیگی ددھیال والوں کو کرنی ہوگی۔

٦٩١٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا

[6910] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: بنو ہذیل کی دو عورتیں آپس میں لڑ پڑیں۔ ان میں سے ایک نے دوسری عورت پر پتھر پھینک مارا جس سے وہ

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا، فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَضٰى أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ، وَقَضٰى أَنَّ دِيَةَ الْمَرْأَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهَا. [راجع: ٥٧٥٨]

عورت اپنے پیٹ کے بچے سمیت مرگئی۔ مقتولہ کے رشتے دار، نبی ﷺ کے پاس مقدمہ لے کر گئے تو آپ نے فیصلہ فرمایا کہ پیٹ کے بچے کی دیت ایک غلام یا کنیز ہے اور عورت کی دیت قاتلہ عورت کے ددھیال والوں پر واجب قرار ہے۔

فائدہ: اگرچہ ان احادیث میں والد کا ذکر نہیں ہے لیکن اس حدیث کے دوسرے طرق میں والد کی صراحت ہے، یعنی مقتولہ عورت کی دیت قاتلہ کے والد، اور اس کے دیگر عصبات کے ذمے ہے، اس کے لڑکوں پر نہیں ہوگی۔

(٢٧) بَابُ مَنِ اسْتَعَانَ عَبْدًا أَوْ صَبِيًّا

باب: 27- جس نے غلام یا بچے سے تعاون لیا

وَيُذْكَرُ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ بَعَثَتْ إِلٰى مُعَلِّمِ الْكُتَّابِ: ابْعَثْ إِلَيَّ غِلْمَانًا يَنْفُشُونَ صُوفًا وَّلَا تَبْعَثْ إِلَيَّ حُرًّا.

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت ام سلیم ؓ نے مدرسہ کے معلم کو پیغام بھیجا کہ اون صاف کرنے کے لیے میرے پاس کچھ غلام بچے بھیجیں، کسی آزاد کو نہ بھیجنا۔

٦٩١١ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ.

[6911] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو حضرت ابوطلحہ ؓ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے اور کہا: اللہ کے رسول! انس ذہین بچہ ہے یہ آپ کی خدمت کرے گا۔

قَالَ: فَخَدَمْتُهُ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَوَاللهِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ: لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا؟ وَلَا لِشَيْءٍ لَّمْ أَصْنَعْهُ: لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا؟. [راجع: ٢٧٦٨]

حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفر وحضر میں آپ ﷺ کی خدمت گزاری کا فریضہ ادا کیا۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے کسی کام کے متعلق جو میں نے کیا یہ نہیں کہا: تو نے یہ کام اس طرح کیوں کیا؟ اور نہ ہی کسی کام کے متعلق جو میں نے نہ کیا، یہ کہا کہ تو نے وہ کام اس طرح کیوں نہیں کیا؟

(٢٨) بَابٌ: اَلْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ

باب: 28- کان میں دب کر اور کنویں میں گر کر مر جانے والے کا خون معاف ہے

٦٩١٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا

[6912] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول

اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ». [راجع: ١٤٩٩]

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حیوانات کا کسی کو زخمی کرنا قابل معافی ہے۔ کنویں میں گر کر مرجانے پر کوئی دیت نہیں۔ کان میں دب کر مرنے پر کوئی تاوان نہیں۔ اور مدفون خزانہ ملنے پر پانچواں حصہ دینا ہے۔''

(٢٩) بَابٌ: اَلْعَجْمَاءُ جُبَارٌ

باب:29- چوپائے کا نقصان رائیگاں ہے

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: كَانُوا لَا يُضَمِّنُونَ مِنَ النَّفْحَةِ، وَيُضَمِّنُونَ مِنْ رَدِّ الْعِنَانِ.

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: علماء، جانور کے لات مارنے کے نقصان پر کوئی تاوان نہیں دلاتے تھے، ہاں لگام موڑتے وقت نقصان کی صورت میں تاوان دلاتے تھے۔

وَقَالَ حَمَّادٌ: لَا تُضْمَنُ النَّفْحَةُ إِلَّا أَنْ يَنْخُسَ إِنْسَانٌ الدَّابَّةَ.

حماد نے کہا: جانور کے لات مارنے پر تاوان نہیں ہوتا، البتہ اگر کوئی جانور کو اکسائے تو نقصان ہونے پر تاوان ہے۔

وَقَالَ شُرَيْحٌ: لَا يُضْمَنُ، مَا عَاقَبَتْ أَنْ يَضْرِبَهَا فَتَضْرِبَ بِرِجْلِهَا.

قاضی شریح نے کہا: اگر کوئی چوپائے کو مارے، پھر چوپایہ اسے لات مار دے تو اس میں بھی کوئی تاوان نہیں۔

وَقَالَ الْحَكَمُ وَحَمَّادٌ: إِذَا سَاقَ الْمُكَارِي حِمَارًا، عَلَيْهِ امْرَأَةٌ فَتَخِرُّ، لَا شَيْءَ عَلَيْهِ.

حکم اور حماد نے کہا: اگر کوئی مزدور گدھے کو ہانک رہا ہو جس پر عورت سوار تھی، پھر وہ عورت گر جائے تو مزدور پر کوئی تاوان نہیں۔

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: إِذَا سَاقَ دَابَّةً فَأَتْعَبَهَا فَهُوَ ضَامِنٌ لِّمَا أَصَابَتْ، وَإِنْ كَانَ خَلْفَهَا مُتَرَسِّلًا لَّمْ يَضْمَنْ.

امام شعبی نے کہا: جب کوئی شخص جانور کو ہانک رہا ہو، پھر اسے تھکا دے تو اس وجہ سے اگر نقصان پہنچا تو وہ ضامن ہوگا اور اگر کوئی جانور کے پیچھے رہ کر آہستگی سے ہانک رہا ہو تو اس صورت میں ہانکنے والا ضامن نہ ہوگا۔

٦٩١٣ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْعَجْمَاءُ عَقْلُهَا جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ». [راجع: ١٤٩٩]

[6913] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جانور کسی کو زخمی کرے تو اس کی کچھ دیت نہیں۔ اسی طرح کان میں کام کرنے سے کوئی نقصان پہنچے یا کنویں میں گرنے سے کوئی نقصان آئے تو اس میں بھی کوئی تاوان نہیں۔ اگر کہیں سے مدفون خزانہ ہاتھ آئے تو اس میں پانچواں حصہ بحق سرکار لیا جائے گا۔''

(٣٠) بَابٌ: إِثْمِ مَنْ قَتَلَ ذِمِّيًّا بِغَيْرِ جُرْمٍ

باب: 30- اس شخص کا گناہ جو کسی ذمی کو بے گناہ مار ڈالے

٦٩١٤ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ: حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُّعَاهَدًا لَّمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَّسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا». [راجع: ٣١٦٦]

[6914] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس کسی نے ایسے شخص کو مارا جس سے عہد کیا گیا تھا، وہ جنت کی خوشبو تک نہیں سونگھے گا، حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے پائی جاتی ہے۔''

فائدہ: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: معاہد سے مراد وہ غیر مسلم ہے جس کی حفاظت کا ذمہ مسلمانوں پر عائد ہوتا ہو، یعنی وہ اسلامی حکومت کا شہری ہو جسے سربراہ مملکت کی طرف سے جزیے یا صلح پر امان دی گئی ہو یا کسی مسلمان نے اسے پناہ دے رکھی ہو۔ ان سب صورتوں میں کسی کافر کو مارنا جائز نہیں۔ (فتح الباري: 323/12)

(٣١) بَابٌ: لَا يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ

باب: 31- کسی مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے

٦٩١٥ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِّمَّا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ؟ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَرَّةً: مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ، فَقَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ، إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ، وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ. قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: الْعَقْلُ، وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ، وَأَنْ لَّا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ. [راجع: ١١١]

[6915] حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ لوگوں کے پاس کوئی چیز ہے جو قرآن میں نہ ہو یا جو لوگوں کے پاس نہ ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے غلہ اگایا اور مخلوقات کو پیدا کیا! ہمارے پاس وہی ہے جو اس قرآن میں ہے۔ ہاں، وہ فہم و فراست ہے جو اللہ تعالیٰ کسی کو قرآن کے متعلق عطا کرتا ہے اور جو کچھ اس صحیفے میں ہے، میں نے کہا: اس صحیفے میں کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: اس میں دیت اور قیدی چھڑانے کے احکام ہیں اور یہ (بھی ہے) کہ کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(٣٢) بَابٌ: إِذَا لَطَمَ الْمُسْلِمُ يَهُودِيًّا عِنْدَ الْغَضَبِ

باب: 32- جب مسلمان کسی یہودی کو غصے کی حالت میں طمانچہ مارے

رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے ایک روایت بیان کی ہے۔

٦٩١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ يَحْيٰى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ». [راجع: ٢٤١٢]

[6916] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''انبیاء علیہم السلام کے مابین ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو۔''

٦٩١٧ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِكَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ لَطَمَ وَجْهِي، قَالَ: «ادْعُوهُ» فَدَعَوْهُ، فَقَالَ: «أَلَطَمْتَ وَجْهَهُ؟» قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي مَرَرْتُ بِالْيَهُودِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوسٰى عَلَى الْبَشَرِ، قَالَ: قُلْتُ: أَعَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ؟ قَالَ: فَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ فَلَطَمْتُهُ، قَالَ: «لَا تُخَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسٰى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ جُوزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّورِ». [راجع: ٢٤١٢]

[6917] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جبکہ اسے کسی نے طمانچہ لگایا تھا۔ اس نے کہا: یا محمد! تمھارے اصحاب میں سے ایک انصاری نے مجھ کو طمانچہ مارا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے بلاؤ۔'' لوگوں نے اس کو بلایا تو آپ نے فرمایا: ''تو نے اس کو چہرے پر طمانچہ مارا ہے؟'' اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں یہودیوں کے پاس سے گزرا تو میں نے سنا کہ یہ (یہودی) کہہ رہا تھا: مجھے اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر فضیلت دی ہے! میں نے کہا: کیا وہ حضرت محمد ﷺ سے بھی افضل ہیں؟ مجھے اس وقت غصہ آیا تو میں نے اس کے منہ پر طمانچہ رسید کر دیا۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے دوسرے انبیاء علیہم السلام پر برتری نہ دیا کرو کیونکہ لوگ قیامت کے دن بے ہوش ہو جائیں گے، پھر مجھے سب سے پہلے ہوش آئے گا تو اچانک موسیٰ علیہ السلام عرش کا پایہ پکڑے ہوں گے، نہ معلوم وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا کوہ طور پر جو بے ہوش ہو چکے تھے اس کے بدلے وہ آخرت میں بے ہوش ہی نہ ہوئے ہوں۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے انبیاء علیہم السلام کے درمیان ایک کو دوسرے پر اس طرح فضیلت دینے سے منع فرمایا ہے جس سے کسی پیغمبر کی توہین یا حقارت کا پہلو نمایاں ہوتا ہو۔ ویسے تو برتری کا انداز قرآن کریم سے ثابت ہے: ''یہ رسول (جو بھیجے گئے) ہم نے انھیں ایک دوسرے پر فضیلت دی۔'' اللہ تعالیٰ نے از خود بعض رسولوں کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی ہے، تاہم ہمیں یہ سبق دیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے درجات متعین کرنا تمھارا کام نہیں۔ ان کے باہمی تقابل سے کسی نبی کی تحقیر کا امکان ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

88- كِتَابُ اسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّينَ وَالْمُعَانِدِينَ وَقِتَالِهِمْ

مرتدین، دشمنان اسلام سے توبہ کرانے اور ان سے جنگ کرنے کا بیان

(١) بَابُ إِثْمِ مَنْ أَشْرَكَ بِاللهِ، وَعُقُوبَتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ [لقمان: ١٣] وَ ﴿لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ [الزمر: ٦٥]

٦٩١٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ [الأنعام: ٨٢] شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَالُوا: أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيمَانَهُ بِظُلْمٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّهُ لَيْسَ بِذٰلِكَ، أَلَا تَسْمَعُونَ إِلَى قَوْلِ لُقْمَانَ: ﴿إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾». [راجع: ٣٢]

باب: 1- اس شخص کا گناہ جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے، نیز اس کی دنیوی اور اخروی سزا کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔“ نیز فرمایا: ”اگر آپ نے شرک کیا تو یقیناً آپ کا عمل ضائع ہو جائے گا اور آپ ضرور بالضرور خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔“

[6918] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ”جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم سے ملوث نہ کیا۔“ تو یہ رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام پر بہت گراں گزری، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم میں سے کون ہے جس نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہ کیا ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دراصل یہ بات نہیں، کیا تم نے حضرت لقمان کی بات نہیں سنی، انھوں نے کہا تھا: ”یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے۔“

٦٩١٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ وَحَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ: اَلْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ - ثَلَاثًا - أَوْ قَوْلُ الزُّورِ». فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ. [راجع: ٢٦٥٤]

[6919] حضرت ابوبکرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے، پھر والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا ہے اور جھوٹی گواہی دینا ہے...... یہ بات آپ نے تین مرتبہ دہرائی...... یا فرمایا: جھوٹی بات کرنا ہے۔'' پھر بار بار یہی فرماتے رہے حتی کہ ہم نے آرزو کی: کاش! آپ خاموش ہو جائیں۔

٦٩٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا الْكَبَائِرُ؟ قَالَ: «اَلْإِشْرَاكُ بِاللهِ»، قَالَ: «ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ»، قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «الْيَمِينُ الْغَمُوسُ»، قُلْتُ: وَمَا الْيَمِينُ الْغَمُوسُ؟ قَالَ: «الَّذِي يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا كَاذِبٌ». [راجع: ٦٦٧٥]

[6920] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! بڑے بڑے گناہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کا شریک بنانا۔'' اس نے پوچھا: اس کے بعد کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''والدین کی نافرمانی کرنا۔'' اس نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جھوٹی قسم اٹھانا۔'' میں نے پوچھا: یمین غموس کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جان بوجھ کر اس کے ذریعے سے کسی کا مال ہتھیا لے، حالانکہ وہ اس (قسم) میں جھوٹا ہے۔''

٦٩٢١ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَّالْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَّا رَسُولَ اللهِ! أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: «مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ».

[6921] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول! ہم نے جو گناہ زمانۂ جاہلیت میں کیے ہیں کیا ان کا مؤاخذہ بھی ہم سے ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اسلام کی حالت میں نیک اعمال کرتا رہا اس سے تو جاہلیت کے گناہوں کا مؤاخذہ نہیں ہوگا اور جو شخص مسلمان ہو کر بھی برے کام کرتا رہا اس سے پہلے اور بعد والے دونوں گناہوں کے

متعلق باز پرس ہوگی۔"

(٢) بَابُ حُكْمِ الْمُرْتَدِّ وَالْمُرْتَدَّةِ وَاسْتِتَابَتِهِمْ

باب:2- مرتد مرد اور مرتد عورت کا حکم اور ان سے توبہ کرانے کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالزُّهْرِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ: تُقْتَلُ الْمُرْتَدَّةُ، وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿كَيْفَ يَهْدِى ٱللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا۟ بَعْدَ إِيمَٰنِهِمْ وَشَهِدُوٓا۟ أَنَّ ٱلرَّسُولَ حَقٌّ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿غَفُورٌ رَّحِيمٌ إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بَعْدَ إِيمَٰنِهِمْ ثُمَّ ٱزْدَادُوا۟ كُفْرًا لَّن تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلضَّآلُّونَ﴾ [آل عمران: ٨٦-٩٠]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، امام زہری اور ابراہیم نخعی کہتے ہیں: مرتد عورت کو بھی قتل کیا جائے گا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور اللہ ایسے لوگوں کو کیسے ہدایت دے جو اپنے ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے؟ حالانکہ وہ گواہی دے چکے ہیں کہ یقیناً یہ رسول سچا ہے...... یقیناً اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ بے شک جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کا راستہ اختیار کیا، پھر اس کفر میں بڑھتے ہی چلے گئے، ان کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی اور وہی لوگ گمراہ ہیں۔

وَقَالَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِن تُطِيعُوا۟ فَرِيقًا مِّنَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ يَرُدُّوكُم بَعْدَ إِيمَٰنِكُمْ كَٰفِرِينَ﴾ [آل عمران: ١٠٠]

نیز فرمایا: "اے ایمان والو! اگر تم اہل کتاب کے ایک فریق کی بات مان لو گے تو یہ تمھارے ایمان لانے کے بعد تمھیں کافر بنا کے چھوڑیں گے۔"

وَقَالَ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ثُمَّ كَفَرُوا۟﴾ إِلَى ﴿سَبِيلًا﴾ [النساء: ١٣٧]

نیز فرمایا: "بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے (پھر ایمان لائے، پھر کافر ہو گئے، پھر کفر میں بڑھتے ہی چلے گئے، اللہ انھیں ہرگز نہیں بخشے گا اور نہ انھیں) سیدھا راستہ ہی دکھائے گا۔"

وَقَالَ: ﴿مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِۦ فَسَوْفَ يَأْتِى ٱللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُۥٓ﴾ [المائدة: ٥٤]

نیز فرمایا: "(اے ایمان والو!) تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ عنقریب ایسے لوگ لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہو گا اور وہ اس (اللہ) سے محبت کرتے ہوں گے۔"

وَقَالَ: ﴿وَلَٰكِن مَّن شَرَحَ بِٱلْكُفْرِ صَدْرًا﴾ إِلَى ﴿وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْغَٰفِلُونَ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِى

نیز فرمایا: "اور لیکن جو کفر کے لیے (اپنا) سینہ کھول دے...... اور یہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ پکی

﴿ٱلْـَٔاخِرَةِ هُمُ ٱلْخَـٰسِرُونَ﴾ إِلَى: ﴿لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [النحل: ١٠٦-١١٠]

بات ہے یقیناً یہی لوگ آخرت میں نقصان اٹھانے والے ہیں...... بے حد بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔"

﴿وَلَا يَزَالُونَ يُقَـٰتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ إِنِ ٱسْتَطَـٰعُوا۟﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَأُو۟لَـٰٓئِكَ أَصْحَـٰبُ ٱلنَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَـٰلِدُونَ﴾ [البقرة: ٢١٧].

نیز فرمایا: "یہ لوگ ہمیشہ تم سے لڑتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان کا بس چلے تو تمھیں تمھارے دین سے پھیر دیں...... یہی لوگ جہنمی ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

٦٩٢٢ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: أُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِزَنَادِقَةٍ فَأَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحْرِقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: «لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللهِ»، وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: «مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ». [راجع: ٣٠١٧]

[6922] حضرت عکرمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس زندیق لائے گئے تو انھوں نے انھیں جلا دیا۔ یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تک پہنچی تو انھوں نے فرمایا: اگر میں ہوتا تو انھیں نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق حکم امتناعی جاری کرتے ہوئے فرمایا ہے: "اللہ کے عذاب کے ساتھ کسی کو عذاب نہ دو۔" بلکہ میں انھیں قتل کرتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "جو شخص اپنا دین بدل دے اسے قتل کر دو۔"

٦٩٢٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قُرَّةَ ابْنِ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ: أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي، وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْتَاكُ، فَكِلَاهُمَا سَأَلَ فَقَالَ: «يَا أَبَا مُوسَى! أَوْ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ!»، قَالَ: قُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا، وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ قَلَصَتْ، فَقَالَ: «لَنْ - أَوْ لَا - نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ، وَلٰكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى - أَوْ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ - إِلَى الْيَمَنِ».

[6923] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ قبیلۂ اشعر کے دو آدمی تھے۔ ان میں سے ایک میری دائیں جانب اور دوسرا بائیں طرف تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت مسواک کر رہے تھے۔ انھوں نے آپ ﷺ سے عہدے کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اے ابو موسیٰ یا اے عبداللہ بن قیس!" میں نے کہا: اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، انھوں نے اپنے دل کی بات سے مجھے مطلع نہیں کیا تھا اور نہ مجھے ہی معلوم ہو سکا کہ یہ دونوں عہدہ طلبی کے لیے آئے ہیں، گویا میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کی مسواک آپ کے ہونٹوں تلے دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو کوئی ہم سے عہدہ طلب کرتا ہے ہم اسے وہ عہدہ نہیں

ثُمَّ أَتْبَعَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ أَلْقَى لَهُ وِسَادَةً قَالَ: انْزِلْ، فَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوثَقٌ، قَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ، قَالَ: اجْلِسْ، قَالَ: لَا أَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ، قَضَاءُ اللهِ وَرَسُولِهِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ، ثُمَّ تَذَاكَرَا قِيَامَ اللَّيْلِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: أَمَّا أَنَا فَأَقُومُ وَأَنَامُ، وَأَرْجُو فِي نَوْمَتِي مَا أَرْجُو فِي قَوْمَتِي. [راجع: ٢٢٦١]

دیتے ہیں لیکن اے ابو موسیٰ یا اے عبداللہ بن قیس! تم (خدمت کی بجا آوری کے لیے) یمن جاؤ۔" اس کے بعد آپ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو ان کے پیچھے روانہ کیا۔ جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انھوں نے ان کے لیے گدا بچھا دیا اور کہا: سواری سے اترو اور گدے پر تشریف رکھو۔ اس وقت ان کے پاس ایک آدمی تھا جس کی مشکیں بندھی ہوئی تھیں۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے پوچھا: یہ کون ہے؟ انھوں نے بتایا کہ یہ یہودی تھا، پھر مسلمان ہوا، اب پھر یہودی ہو گیا ہے۔ انھوں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو دوبارہ بیٹھنے کے لیے کہا۔ انھوں نے جواب دیا کہ میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق اسے قتل نہ کر دیا جائے۔ یہ بات انھوں نے تین مرتبہ دہرائی، چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حکم پر اسے قتل کر دیا گیا۔ پھر دونوں نے آپس میں رات کے قیام کا تذکرہ کیا۔ ان میں سے ایک نے کہا: میں تو رات کو عبادت بھی کرتا ہو اور سوتا بھی ہوں، اور مجھے امید ہے کہ سونے میں بھی مجھے وہی اجر ملے گا، جو رات کے وقت عبادت کرنے میں ملتا ہے۔

(٣) بَابُ قَتْلِ مَنْ أَبَى قَبُولَ الْفَرَائِضِ، وَمَا نُسِبُوا إِلَى الرِّدَّةِ

باب: 3- فرائض اسلام کے منکر اور ارتداد کی طرف منسوب کو قتل کرنا

٦٩٢٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، قَالَ عُمَرُ: يَا أَبَا بَكْرٍ! كَيْفَ

[6924] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ نے وفات پائی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو عرب کے کچھ قبائل کفر کی راہ پر چل پڑے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو بکر! آپ ان لوگوں سے کیسے جنگ کریں گے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ؟». [راجع: ١٣٩٩]

''مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک وہ لا الہ الا اللہ کہہ دیں، پھر جس نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا اس نے مجھ سے اپنا مال اور اپنی جان کو بچا لیا۔ ہاں، اسلام کا حق وصول کرنے کے لیے اس کی جان یا مال کو نقصان پہنچایا جا سکتا ہے اور اس کا حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہے؟''

٦٩٢٥ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا، قَالَ عُمَرُ: فَوَاللهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنْ قَدْ شَرَحَ اللهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ. فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ. [راجع: ١٤٠٠]

[6925] حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تو اس شخص سے ضرور بالضرور جنگ کروں گا جو نماز اور زکاۃ میں فرق کرے گا کیونکہ زکاۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ مجھ سے بکری کا بچہ روک لیں جو رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں اس کے نہ دینے پر بھی ان سے جنگ کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اس بات کے بعد میں سمجھ گیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دل میں جو لڑائی کا ارادہ پیدا ہوا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور میں نے پہچان لیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے برحق ہے۔

فائدہ: جو شخص فرائض، مثلاً: زکاۃ وغیرہ دینے سے انکار کرتا ہے، اس کے متعلق تحقیق کی جائے۔ اگر وہ وجوب کا قائل ہے لیکن دینے سے انکار کرتا ہے تو اس سے جبراً زکاۃ وصول کی جائے اور اس سے جنگ نہ کی جائے اور اگر منع کرنے کے ساتھ ساتھ لڑائی کرنے پر آمادہ ہے تو پھر ایسے شخص کو معاف نہ کیا جائے بلکہ ایسے شخص سے قتال کیا جائے۔

(٤) بَابٌ: إِذَا عَرَّضَ الذِّمِّيُّ أَوْ غَيْرُهُ بِسَبِّ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يُصَرِّحْ، نَحْوَ قَوْلِهِ: اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ

باب: 4- اگر کوئی ذمی یا کوئی دوسرا شخص نبی ﷺ کو اشارے کنائے میں برا بھلا کہے، جیسے: السام علیکم

٦٩٢٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: مَرَّ يَهُودِيٌّ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: اَلسَّامُ عَلَيْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَعَلَيْكَ»،

[6926] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا تو اس نے کہا: تم پر ہلاکت ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے (اس کے جواب میں) فرمایا: ''تجھ پر بھی۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے (صحابۂ کرام سے) پوچھا: ''تمھیں معلوم ہے کہ

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَدْرُونَ مَا يَقُولُ؟ قَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا نَقْتُلُهُ؟ قَالَ: «لَا، إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ، فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ». [راجع: ٦٢٥٨]

اس نے کیا کہا تھا؟ اس نے السام علیک کہا تھا۔" صحابۂ کرام نے کہا: اللہ کے رسول! اسے ہم قتل نہ کر دیں؟ آپ نے فرمایا: "نہیں، جب تمھیں اہل کتاب سلام کہیں تو تم جواب میں یہ کہہ دیا کرو: وعلیکم "تم پر بھی ہو۔"

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا موقف یہ ہے کہ جب کوئی ذمی یا معاہد رسول اللہ ﷺ کے متعلق اعلانیہ سب وشتم نہ کرے بلکہ تعریض واشارے کے ذریعے سے اپنے دل کی بھڑاس نکالتا رہے تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا جیسا کہ اس حدیث میں صراحت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ یہودی کے متعلق قتل کرنے کی اجازت نہیں دی۔

٦٩٢٧ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتِ: اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ: بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! إِنَّ اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ»، قُلْتُ: أَوَ لَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: «قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ». [راجع: ٢٩٣٥]

[6927] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: چند یہودیوں نے نبی ﷺ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔ (جب وہ آئے) تو انھوں نے کہا: السام علیک "تم پر موت ہو۔" میں نے جواب میں کہا: بلکہ تم پر موت اور لعنت ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نرمی کرتا ہے اور ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔" میں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے وہ نہیں سنا جو انھوں نے کہا تھا؟ آپ نے فرمایا: "میں نے کہہ تو دیا تھا کہ "تم پر بھی ہو۔"

٦٩٢٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَى أَحَدِكُمْ إِنَّمَا يَقُولُونَ: سَامٌ عَلَيْكَ، فَقُلْ: عَلَيْكَ. [راجع: ٦٢٥٧]

[6928] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہودی لوگ جب تم میں سے کسی کو سلام کرتے ہیں تو سام علیك "تم پر موت ہو" کہتے ہیں۔ تم جواب میں یہی کہہ دیا کرو: تم پر بھی یہی کچھ ہو۔"

(٥) بَابٌ:

باب: 5- بلاعنوان

٦٩٢٩ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَحْكِي نَبِيًّا

[6929] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: گویا میں اب نبی ﷺ کو دیکھ رہا ہوں آپ ایک پیغمبر کی حکایت بیان کر رہے تھے جسے اس کی قوم نے

مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ، ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ فَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَّجْهِهِ وَيَقُولُ: «رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ». [راجع: ٣٤٧٧]

مار مار کر لہولہان کر دیا تھا۔ وہ اپنے چہرے سے خون صاف کرتے اور اللہ کے حضور دعا کرتے تھے: ''اے اللہ! میری قوم کو معاف کر دے کیونکہ وہ نادان ہیں۔''

(٦) بَابُ قَتْلِ الْخَوَارِجِ وَالْمُلْحِدِينَ بَعْدَ إِقَامَةِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ

باب: 6- خوارج اور ملحدین پر حجت قائم کرنے کے بعد انھیں قتل کرنا

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَىٰهُمْ حَتَّىٰ يُبَيِّنَ لَهُم مَّا يَتَّقُونَ﴾ [التوبة: ١١٥]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ وہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ کر دے یہاں تک کہ ان کے لیے وہ چیزیں واضح کر دے جن سے انھوں نے بچنا ہے۔''

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللهِ، وَقَالَ: إِنَّهُمُ انْطَلَقُوا إِلَى آيَاتٍ نَّزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوهَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان (خارجی) لوگوں کو اللہ کی بدترین مخلوق خیال کرتے تھے۔ انھوں نے فرمایا: یہ لوگ ان آیات کو جو کفار کے متعلق نازل ہوئی تھیں انھیں مسلمانوں پر چسپاں کرتے تھے۔

فائدہ: خوارج، خارجة کی جمع ہے۔ یہ ایک گروہ ہے جو دین سے نکل گیا تھا۔ انھیں خوارج اس لیے کہا جاتا ہے کہ انھوں نے نیک لوگوں پر خروج کیا تھا۔ ہر وہ شخص جو امام حق کے خلاف خروج کرے وہ خارجی ہے، اگرچہ وہ صحابۂ کرام کے زمانے میں ہو۔ اس گروہ کی ابتدا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آخری دور خلافت میں ہوئی۔ یہ لوگ بظاہر بڑے عابد، زاہد اور قاریٔ قرآن تھے لیکن ان کے دلوں میں ذرا بھر بھی قرآن کا نور نہیں تھا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو شروع شروع میں یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے، جنگ صفین کے بعد جب تحکیم کی رائے پر اتفاق ہوا تو اس وقت یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے الگ ہوگئے اور انھیں بھی برا بھلا کہنے لگے۔ آپ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو انھیں سمجھانے کے لیے بھیجا اور خود بھی انھیں سمجھاتے رہے مگر انھوں نے کسی کی بات نہ سنی، بالآخر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انھیں نہروان میں قتل کر دیا۔ یہ کم بخت حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کی تکفیر کرتے اور حیض کی حالت میں عورت پر نماز واجب قرار دیتے تھے۔

٦٩٣٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا خَيْثَمَةُ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ حَدِيثًا، فَوَاللهِ لَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ

[6930] حضرت سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کروں تو اللہ کی قسم! میرا آسمان سے گرنا مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں آپ ﷺ پر جھوٹ باندھوں۔ اور جب میں تم سے وہ بات کروں جو میرے اور تمھارے

أَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ، فَإِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَةٌ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [راجع: ٣٦١١]

درمیان ہے تو بلاشبہ لڑائی دھوکے کا نام ہے۔ بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''عنقریب آخر زمانے میں ایک ایسی قوم ظاہر ہوگی جو نوخیز، کم عقل لوگوں پر مشتمل ہوگی۔ ظاہر میں تو تمام مخلوق میں بہتر کلام (قرآن مجید) کو پڑھیں گے لیکن ایمان کا نور ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے آر پار ہو جاتا ہے۔ تم جہاں بھی ان سے ملو ان کو قتل کر دو کیونکہ ان کے قتل کرنے والے کو قیامت کے دن بہت ثواب ملے گا۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصود یہ ہے کہ خوارج اور ملحدین پر حجت قائم کرنے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انھیں قتل کیا۔ اسی طرح آئندہ بھی اگر ایسے لوگ پیدا ہوں تو انھیں ابتدا ہی میں قتل نہیں کرنا چاہیے بلکہ ان پر پہلے حجت قائم کی جائے، حق واضح کیا جائے اور ان کے شبہات دور کیے جائیں۔ جب وہ حق قبول کرنے سے انکار کر دیں تو ایسے لوگوں کو قتل کرنا مباح ہے کیونکہ ان کا وجود دین حق کی نشر و اشاعت کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ واللہ أعلم.

٦٩٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَسَأَلَاهُ عَنِ الْحَرُورِيَّةِ: أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي مَا الْحَرُورِيَّةُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَخْرُجُ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ - وَلَمْ يَقُلْ: مِنْهَا - قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ، يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ أَوْ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَنْظُرُ الرَّامِي إِلَى سَهْمِهِ، إِلَى نَصْلِهِ، إِلَى رِصَافِهِ، فَيَتَمَارَى فِي الْفُوقَةِ: هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ؟». [راجع: ٣٣٤٤]

[6931] حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور عطاء بن یسار سے روایت ہے، وہ دونوں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے حروریہ (خوارج) کے متعلق سوال کیا کہ تم نے ان کے متعلق نبی ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ انھوں نے فرمایا: حروریہ کے متعلق تو میں کچھ نہیں جانتا کہ وہ کون ہیں، البتہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اس امت میں ایک قوم ظاہر ہوگی ...... یہ نہیں فرمایا کہ اس امت سے ظاہر ہوگی ...... تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں بہت حقیر خیال کرو گے۔ وہ قرآن کی تلاوت بھی خوب کریں گے لیکن قرآن ان کے حلق یا گلے سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ تیر انداز اپنے تیر کو دیکھتا ہے، اس کے پھل کو دیکھتا ہے، اس کے پروں کو دیکھتا ہے، اس کی جڑ کو دیکھتا ہے،

اس کو شک ہوتا ہے کہ شاید اس پر کچھ خون لگا ہو؟ (مگر وہ بھی صاف ہوتا ہے)۔

٦٩٣٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ: أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ، وَذَكَرَ الْحَرُورِيَّةَ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ».

[6932] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے ایک مرتبہ حروریہ کا ذکر کیا اور کہا: نبی ﷺ نے ان کے متعلق فرمایا تھا: ''وہ اسلام سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جس طرح تیر کمان سے باہر ہو جاتا ہے۔''

(٧) بَابُ مَنْ تَرَكَ قِتَالَ الْخَوَارِجِ لِلتَّأَلُّفِ، وَلِئَلَّا يَنْفِرَ النَّاسُ عَنْهُ

باب: 7- جس نے خوارج کے ساتھ تالیف قلبی کی وجہ سے قتال نہ کیا تا کہ لوگوں میں نفرت کے جذبات پیدا نہ ہوں

٦٩٣٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُ جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ ذِي الْخُوَيْصِرَةِ التَّمِيمِيُّ، فَقَالَ: اعْدِلْ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ: «وَيْحَكَ! وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟» قَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ: يَا رَسُولَ اللهِ! ائْذَنْ لِّي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، قَالَ: «دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ فِي قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ - أَوْ قَالَ:

[6933] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ ایک دفعہ مال تقسیم کر رہے تھے کہ عبداللہ بن ذی خویصرہ تمیمی آیا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! آپ انصاف کریں۔ آپ نے فرمایا: ''تیری ہلاکت ہو! اگر میں نے انصاف نہ کیا تو اور کون کرے گا؟'' حضرت عمر ؓ نے کہا: آپ مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا: ''نہیں، اسے چھوڑ دو۔ اس کے کچھ ایسے ساتھی ہوں گے کہ تم ان کی نماز، روزے کے مقابلے میں اپنی نماز اور روزے کو حقیر خیال کرو گے لیکن وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کو زخمی کر کے نکل جاتا ہے۔ تیر کے پر کو دیکھا جائے تو اس پر کوئی نشان نہیں ہوتا۔ اس کے پھل کو دیکھا جائے تو وہاں بھی کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ اس کے پیکان کو دیکھا جائے تو وہاں خون کا دھبا نہیں ہوتا۔ اس کی لکڑی کو دیکھا جائے تو وہاں بھی کوئی نشان نہیں ہوتا، حالانکہ وہ شکار کی غلاظت اور خون سے گزر کر گیا

ثَدْيَيْهِ - مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ - أَوْ قَالَ: مِثْلُ الْبَضْعَةِ - تَدَرْدَرُ، يَخْرُجُونَ عَلَى خَيْرِ فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ».

ہے۔ ان کی نشانی ایک آدمی ہوگا جس کا ایک ہاتھ یا چھاتی عورت کی چھاتی کی طرح یا گوشت کے ٹکڑے کی طرح حرکت کرتا ہوگا۔ یہ لوگ مسلمانوں میں پھوٹ کے وقت پیدا ہوں گے۔''

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَشْهَدُ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا قَتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ، جِيءَ بِالرَّجُلِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَهُ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: فَنَزَلَتْ فِيهِ: ﴿وَمِنْهُم مَّن يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَٰتِ﴾ [التوبة: ٥٨]. [راجع: ٣٣٤٤]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (علاقۂ نہروان میں) ان سے جنگ کی تھی اور میں اس جنگ میں آپ کے ہمراہ تھا جبکہ ان لوگوں کے ایک آدمی کو لایا گیا تو اس میں وہ تمام چیزیں تھیں جو نبی ﷺ نے بیان فرمائی تھیں۔ (راوی نے بیان کیا کہ جب نبی ﷺ پر اس نے اعتراض کیا تو) اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ''ان میں سے وہ شخص بھی ہے جو آپ پر تقسیم صدقات کے متعلق حرف گیری کرتا ہے۔''

٦٩٣٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ: حَدَّثَنَا يُسَيْرُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: قُلْتُ لِسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ: هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي الْخَوَارِجِ شَيْئًا؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ، وَأَهْوَى بِيَدِهِ قِبَلَ الْعِرَاقِ: «يَخْرُجُ مِنْهُ قَوْمٌ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ». [راجع: ٣٣٤٤]

[6934] حضرت یسیر بن عمرو سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے نبی ﷺ کو خوارج کے متعلق کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انھوں نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا، آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے عراق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''وہاں سے ایک قوم نکلے گی۔ یہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جس طرح تیر شکار کو زخمی کر کے نکل جاتا ہے۔''

(٨) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ»

باب: 8- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ دو جماعتیں برسر پیکار ہوں گی جن کا ایک ہی دعویٰ ہوگا'' کا بیان

٦٩٣٥ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ».

[راجع: ٨٥]

[6935] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو ایسے گروہ آپس میں جنگ نہ کریں جن کا دعویٰ ایک ہوگا۔''

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ دو بڑی جماعتوں کے درمیان جنگ عظیم ہوگی۔[1] ان دونوں بڑی جماعتوں سے مراد حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کی جماعتیں ہیں اور جنگ عظیم سے مراد جنگ صفین ہے۔ ان دونوں کا دعویٰ ایک، یعنی اسلام تھا۔ ان میں ہر گروہ یقین رکھتا تھا کہ وہ حق پر ہے۔

(٩) بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَأَوِّلِينَ

باب:9- تاویل کرنے والوں کے متعلق احادیث میں کیا آیا ہے؟

٦٩٣٦ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ أَخْبَرَاهُ: أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَؤُهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَّمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ كَذٰلِكَ، فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى سَلَّمَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ أَوْ بِرِدَائِي، فَقُلْتُ: مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ؟ قَالَ: أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، قُلْتُ لَهُ، كَذَبْتَ، فَوَاللهِ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَقْرَأَنِي هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَؤُهَا، فَانْطَلَقْتُ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ

[6936] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو سورۂ فرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ میں نے ان کی قراءت کی طرف کان لگایا تو وہ بہت سی ایسی قراءتوں کے ساتھ پڑھ رہے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائی تھیں۔ قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر حملہ کر دیتا لیکن میں نے انتظار کیا۔ جب انھوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی یا اپنی چادر ان کے گلے میں ڈالی اور کہا: یہ سورت تمھیں کس نے پڑھائی ہے؟ انھوں نے کہا: مجھے یہ سورت رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! تم غلط بیانی کرتے ہو۔ یہ سورت مجھے بھی رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے جو میں نے ابھی تم سے پڑھتے سنی ہے، چنانچہ میں انھیں کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا اور کہا: اللہ کے رسول! میں نے انھیں سورۂ فرقان ایک

1 صحيح البخاري، الفتن، حديث: 7121.

اللهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوفٍ لَّمْ تُقْرِئْنِيهَا، وَأَنْتَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ! اقْرَأْ يَا هِشَامُ»، فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَؤُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰكَذَا أُنْزِلَتْ»، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اقْرَأْ يَا عُمَرُ»، فَقَرَأْتُ، فَقَالَ: «هٰكَذَا أُنْزِلَتْ»، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ». [راجع: ٢٤١٩]

اور انداز سے پڑھتے ہوئے سنا ہے، حالانکہ آپ نے مجھے اس انداز سے وہ سورت نہیں پڑھائی جبکہ آپ ہی نے مجھے وہ سورت پڑھائی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر! اسے چھوڑ دو۔ اے ہشام! تم اس سورت کو پڑھو۔'' انھوں نے اسی انداز سے پڑھا جس طرح میں نے انھیں پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی تھی۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر! اب تم پڑھو۔'' میں نے اسے پڑھا تو آپ نے فرمایا: ''یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی تھی۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''بے شک یہ قرآن سات حروف میں نازل ہوا ہے، جو قراءت تمھیں آسان ہو، اس میں پڑھ لیا کرو۔''

٦٩٣٧ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ﴾ [الأنعام: ٨٢] شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالُوا: أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ كَمَا تَظُنُّونَ، إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ: ﴿يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾». [راجع: ٣٢]

[6937] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ''جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہ کیا......'' تو نبی ﷺ کے صحابہ کو بہت پریشانی ہوئی۔ انھوں نے کہا: ہم میں سے کون ہے جس نے اپنے آپ پر ظلم نہ کیا ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا وہ مطلب نہیں جو تم سمجھ رہے ہو، بلکہ یہ تو ایسے ہے جیسے حضرت لقمان نے اپنے لخت جگر سے کہا تھا: ''اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا بے شک شرک یقیناً بہت بڑا ظلم ہے۔''

٦٩٣٨ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ: أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَّا ذٰلِكَ

[6938] حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس صبح صبح تشریف لائے تو ایک آدمی نے کہا: مالک بن دخشن کہاں ہے؟ ہم میں سے ایک آدمی نے کہا: وہ منافق ہے۔ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت نہیں کرتا۔ نبی ﷺ نے

مُنَافِقٌ، لَا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَا تَقُولُونَهُ يَقُولُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللهِ؟» قَالَ: بَلٰى، قَالَ: «فَإِنَّهُ لَا يُوَافِي عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ النَّارَ». [راجع: ٤٢٤]

فرمایا: ''اسے تم یوں کیوں نہیں کہتے کہ وہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے اور اس کا مقصد صرف اللہ کی رضا جوئی ہے؟'' اس نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک جو بندہ بھی قیامت کے دن اس کلمے کو لے کر آئے گا اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دے گا۔''

٦٩٣٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ فُلَانٍ قَالَ: تَنَازَعَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَحِبَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لِحِبَّانَ: لَقَدْ عَلِمْتُ مَا الَّذِي جَرَّأَ صَاحِبَكَ عَلَى الدِّمَاءِ، يَعْنِي عَلِيًّا، قَالَ: مَا هُوَ لَا أَبَا لَكَ؟ قَالَ: شَيْءٌ سَمِعْتُهُ يَقُولُهُ، قَالَ: مَا هُوَ؟ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالزُّبَيْرَ وَأَبَا مَرْثَدٍ وَكُلُّنَا فَارِسٌ، قَالَ: «انْطَلِقُوا حَتّٰى تَأْتُوا رَوْضَةَ حَاجٍ - قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: هٰكَذَا قَالَ أَبُو عَوَانَةَ: حَاجٍ - فَإِنَّ فِيهَا امْرَأَةً مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ، فَأْتُونِي بِهَا»، فَانْطَلَقْنَا عَلٰى أَفْرَاسِنَا حَتّٰى أَدْرَكْنَاهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ تَسِيرُ عَلٰى بَعِيرٍ لَهَا، وَكَانَ كَتَبَ إِلٰى أَهْلِ مَكَّةَ بِمَسِيرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَيْهِمْ، فَقُلْنَا: أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكِ؟ قَالَتْ: مَا مَعِيَ كِتَابٌ، فَأَنَخْنَا بِهَا بَعِيرَهَا فَابْتَغَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا، فَقَالَ صَاحِبِي: مَا نَرٰى مَعَهَا كِتَابًا، قَالَ: فَقُلْتُ: لَقَدْ عَلِمْنَا مَا كَذَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ حَلَفَ عَلِيٌّ: وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ، فَأَهْوَتْ إِلٰى

[6939] سعد بن عبیدہ سلمی سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابوعبدالرحمٰن اور حبان بن عطیہ کا آپس میں اختلاف ہوا۔ اس دوران میں ابوعبدالرحمٰن نے حبان سے کہا: مجھے معلوم ہے کہ آپ کے ساتھی کو کس چیز نے خون ریزی پر دلیر کیا ہے۔ اس سے مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ حبان نے کہا: تیرا باپ نہ ہو! وہ کیا ہے؟ ابوعبدالرحمٰن نے کہا: میں نے انھیں یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، حضرت زبیر اور حضرت ابومرثد رضی اللہ عنہ کو ایک مہم کے لیے بھیجا جبکہ ہم گھوڑوں پر سوار تھے۔ آپ نے فرمایا: ''جاؤ اور روضۂ حاج پہنچو ...... ابوسلمہ نے کہا: ابوعوانہ نے اسی طرح (روضۂ خاخ کے بجائے روضۂ) حاج کہا ہے...... وہاں ایک عورت ہے، اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے جو اس نے مشرکین مکہ کے نام لکھا ہے۔ تم وہ (خط) میرے پاس لاؤ۔'' ہم اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر دوڑ پڑے، چنانچہ ہم نے اسے اسی جگہ پایا جہاں رسول اللہ ﷺ نے بتایا تھا۔ وہ عورت اپنے اونٹ پر سوار ہو کر جا رہی تھی۔ حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ کو رسول اللہ ﷺ کی آمد کی اطلاع دی تھی۔ ہم نے اس عورت سے کہا: تمھارے پاس وہ خط کہاں ہے؟ اس نے کہا: میرے پاس تو کوئی خط وغیرہ نہیں۔ ہم نے اس کا اونٹ بٹھا دیا اور اس کے کجاوے کی تلاشی لی لیکن ہمیں اس میں کوئی خط نہ ملا۔ میرے ساتھی نے کہا: اس کے پاس تو کوئی خط معلوم نہیں ہوتا۔ (حضرت

حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتِ الصَّحِيفَةَ، فَأَتَوْا بِهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ خَانَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، دَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا حَاطِبُ! مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا لِي أَنْ لَّا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللهِ وَرَسُولِهِ، وَلٰكِنِّي أَرَدْتُّ أَنْ يَّكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يُّدْفَعُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي، وَلَيْسَ مِنْ أَصْحَابِكَ أَحَدٌ إِلَّا لَهُ هُنَالِكَ مِنْ قَوْمِهِ مَنْ يَّدْفَعُ اللهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ، قَالَ: «صَدَقَ، وَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا». قَالَ: فَعَادَ عُمَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ خَانَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، دَعْنِي فَلِأَضْرِبَ عُنُقَهُ، قَالَ: «أَوَ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ؟ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ اطَّلَعَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ أَوْجَبْتُ لَكُمُ الْجَنَّةَ؟»، فَاغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

[راجع: ۳۰۰۷]

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے کہا: ہمیں یقین ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غلط بات نہیں کہی، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھائی کہ اس ذات کی قسم جس کے نام کی قسم اٹھائی جاتی ہے! خط نکال دے بصورت دیگر میں تجھے ضرور بالضرور ننگا کر دوں گا۔ پھر وہ عورت اپنی چادر کے بند کی طرف جھکی۔ اس نے ایک چادر اپنی کمر پر باندھ رکھی تھی۔ اس نے وہاں سے خط نکالا، چنانچہ وہ لوگ خط لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت حاضر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حالات دیکھ کر عرض کی: اللہ کے رسول! یقیناً اس نے اللہ سے، اس کے رسول اور تمام مسلمانوں سے خیانت کی ہے۔ آپ مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن اڑاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے حاطب! جو کچھ تو نے کیا ہے، اس پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟'' حاطب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! کیا مجھ سے یہ ممکن ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان نہ رکھوں۔ اس (خط لکھنے) سے میرا مقصد صرف یہ تھا کہ میرا اہل مکہ پر ایک احسان ہو جائے جس کی وجہ سے میں اپنی جائیداد اور اپنے بال بچوں کو محفوظ کر لوں۔ دراصل بات یہ ہے کہ آپ کے اصحاب میں سے کوئی ایسا نہیں جس کے مکہ مکرمہ میں ان کی قوم سے ایسے لوگ نہ ہوں جن کی وجہ سے اللہ ان کے بچوں اور جائیداد پر کوئی آفت نہیں آنے دیتا، البتہ میرا ایسا عزیز وہاں کوئی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''حاطب نے سچ کہا ہے۔ اسے بھلائی کے علاوہ کچھ نہ کہو۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ عرض کی: اللہ کے رسول! اس نے اللہ سے، اس کے رسول ﷺ اور اہل ایمان سے خیانت کا ارتکاب کیا ہے۔ مجھے اجازت دیں تاکہ میں اس کی گردن ماروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ اہل بدر سے نہیں؟ کیا تمھیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال سے

واقف تھا، اس نے ان کے متعلق فرمایا ہے: تم جو چاہو کرو، میں نے تمھارے لیے جنت لکھ دی ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی حقیقت حال سے زیادہ واقف ہیں۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: خَاخٍ أَصَحُّ وَلٰكِنْ كَذَا قَالَ أَبُو عَوَانَةَ: حَاجٍ. وَحَاجٌ تَصْحِيفٌ وَّهُوَ مَوْضِعٌ وَّهُشَيْمٌ يَقُولُ: خَاخٍ.

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: حدیث میں خاخ ہی زیادہ صحیح ہے لیکن ابوعوانہ نے حاج ہی کہا ہے۔ اور لفظ حاج تصحیف ہے۔ یہ ایک جگہ کا نام ہے۔ راویٔ حدیث ہشیم نے "خاخ" ہی بیان کیا ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

89- كِتَابُ الْإِكْرَاهِ

جبرو اکراہ کا بیان

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالٰى : ﴿إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُۥ مُطْمَئِنٌّۢ بِٱلْإِيمَـٰنِ وَلَـٰكِن مَّن شَرَحَ بِٱلْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ ٱللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ [النحل: ١٠٦]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: (جس شخص نے ایمان لانے کے بعد اللہ تعالیٰ سے کفر کیا) سوائے اس کے جسے مجبور کر دیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو (تو یہ معاف ہے) مگر جس نے برضا و رغبت کفر قبول کیا تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہے اور انھی کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔"

وَقَالَ: ﴿إِلَّآ أَن تَتَّقُوا۟ مِنْهُمْ تُقَىٰةً﴾ [آل عمران: ٢٨] وَهِيَ تَقِيَّةٌ

نیز فرمایا: (اہل ایمان کو چاہیے کہ وہ مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو ہرگز دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کوئی واسطہ نہیں) الا یہ کہ تمھیں ان (کافروں) سے بچنے کے لیے اس قسم کا طرز عمل اختیار کرنا پڑے۔" آیت کریمہ میں تقاۃ کے معنی تقیہ ہیں۔

وَقَالَ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ تَوَفَّىٰهُمُ ٱلْمَلَـٰٓئِكَةُ ظَالِمِىٓ أَنفُسِهِمْ قَالُوا۟ فِيمَ كُنتُمْ قَالُوا۟ كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِى ٱلْأَرْضِ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿عَفُوًّا غَفُورًا﴾ [النساء: ٩٧- ٩٩]

نیز ارشاد گرامی ہے: "یقیناً جو لوگ اپنے آپ پر ظلم کرتے رہے جب فرشتے ان کی روح قبض کرنے کے لیے آتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں: تم کس حال میں مبتلا تھے؟ وہ کہتے ہیں، ہم اس سرزمین میں بالکل کمزور تھے...... بے حد معاف کرنے والا نہایت بخشنے والا ہے۔"

وَقَالَ: ﴿وَٱلْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ ٱلرِّجَالِ وَٱلنِّسَآءِ وَٱلْوِلْدَٰنِ ٱلَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَآ أَخْرِجْنَا مِنْ هَـٰذِهِ ٱلْقَرْيَةِ

نیز فرمایا: "جبکہ کئی کمزور مرد، عورتیں اور بچے ایسے ہیں جو یہ فریاد کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی

ٱلظَّالِمِ أَهْلُهَا وَٱجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَٱجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا﴾ [النساء: ٧٥]

سے نکال لے جس کے باشندے ظالم ہیں اور اپنی جناب سے ہمارے لیے کوئی حامی اور مددگار پیدا فرما دے۔''

فَعَذَرَ اللهُ الْمُسْتَضْعَفِينَ الَّذِينَ لَا يَمْتَنِعُونَ مِنْ تَرْكِ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ، وَالْمُكْرَهُ لَا يَكُونُ إِلَّا مُسْتَضْعَفًا غَيْرَ مُمْتَنِعٍ مِّنْ فِعْلِ مَا أُمِرَ بِهِ.

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کمزور لوگوں کو اللہ کے احکام نہ بجالانے سے معذور رکھا اور جس کے ساتھ جبر کیا جائے وہ بھی کمزور ہی ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جس کام سے منع کیا ہے وہ اس کے کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔

وَقَالَ الْحَسَنُ: التَّقِيَّةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

امام حسن بصری نے کہا: تقیہ کرنے کا جواز قیامت تک کے لیے ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيمَنْ يُكْرِهُهُ اللُّصُوصُ فَيُطَلِّقُ: لَيْسَ بِشَيْءٍ، وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَالشَّعْبِيُّ وَالْحَسَنُ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ».

حضرت ابن عباس ﷢ نے فرمایا: جس کے ساتھ چوروں نے زبردستی کی ہو، پھر اس نے ان کے جبر کرنے پر اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو وہ واقع نہیں ہو گی۔ ابن زبیر، شعبی اور حسن بصری کا بھی یہی موقف ہے اور نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''اعمال نیت پر موقوف ہیں۔''

٦٩٤٠ - **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ: أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ: «اَللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَالْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، وَابْعَثْ عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ». [راجع: ٧٩٧]

[6940] حضرت ابوہریرہ ﷜ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز میں (ان الفاظ کے ساتھ) دعا کرتے تھے: ''اے اللہ! عیاش بن ابو ربیعہ، سلمہ بن ہشام اور ولید بن ولید ﷢ کو نجات دے۔ اے اللہ! تو بے بس اور مجبور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! مضر قبیلے پر اپنی گرفت سخت کر اور ان پر ایسا قحط مسلط کر جیسا یوسف ؑ کے زمانے میں آیا تھا۔''

(١) بَابٌ: مَنِ اخْتَارَ الضَّرْبَ وَالْقَتْلَ وَالْهَوَانَ عَلَى الْكُفْرِ

باب: 1- جس نے کفر پر مار کھانے، قتل کیے جانے اور ذلت برداشت کرنے کو اختیار کیا

٦٩٤١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ الطَّائِفِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ مَّنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: أَنْ يَّكُونَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَأَنْ يَّكْرَهَ أَنْ يَّعُودَ فِي الْكُفْرِ، كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ». [راجع: ١٦]

[6941] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین خصلتیں ایسی ہیں جس میں وہ پائی جائیں وہ ایمان کی مٹھاس (اور لذت) چکھ لیتا ہے: اللہ اور اس کے رسول، اسے سب سے زیادہ پیارے اور محبوب ہوں۔ دوسرے یہ کہ وہ کسی سے محبت صرف اللہ کے لیے کرے۔ تیسرے یہ کہ اسے کفر میں لوٹ جانا اتنا برا لگے جیسے وہ آگ میں ڈالے جانے کو برا خیال کرتا ہے۔''

فائدہ: اگرچہ جبر واکراہ کے وقت کفریہ کام یا کفریہ بات کرنے کی رخصت ہے لیکن صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے کردار سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے رخصت پر عمل پیرا ہونے کے بجائے عزیمت کو اختیار کیا اور کفار کے مصائب و آلام کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا لیکن کلمۂ کفر کہہ کر اہل کفر کے کلیجے کو ٹھنڈا نہیں کیا۔

٦٩٤٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ: سَمِعْتُ قَيْسًا: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَّقُولُ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّ عُمَرَ مُوثِقِي عَلَى الْإِسْلَامِ، وَلَوِ انْقَضَّ أُحُدٌ مِّمَّا فَعَلْتُمْ بِعُثْمَانَ كَانَ مَحْقُوقًا أَنْ يَّنْقَضَّ. [راجع: ٣٨٦٢]

[6942] حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے اسلام لانے کی پاداش میں باندھ دیا کرتے تھے۔ اور اب تم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو برتاؤ کیا ہے اس پر اگر احد پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے تو اسے ایسا ہونا ہی چاہیے۔

فائدہ: حضرت سعید بن زید اور ان کی زوجۂ محترمہ حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ذلت و رسوائی اور مار پیٹ کو گوارا کر لیا لیکن اسلام کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے باغیوں کے ہاتھوں قتل ہونا گوارا کر لیا لیکن ان کا کہنا نہ مانا تو کفر پر بطریق اولی وہ قتل ہو جانا گوارا کرتے۔

٦٩٤٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ، عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ: شَكَوْنَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَّهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَقُلْنَا: أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا؟ أَلَا تَدْعُو لَنَا؟ فَقَالَ: «قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ

[6943] حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی حالت زار بیان کی جبکہ اس وقت آپ کعبے کے سائے میں اپنی چادر اوڑھے بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے عرض کی: آپ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد کیوں نہیں مانگتے؟ آپ ہمارے لیے

يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهَا، فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُجْعَلُ نِصْفَيْنِ، وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مِنْ دُونَ لَحْمِهِ وَعَظْمِهِ، فَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللهِ! لَيَتِمَّنَّ هٰذَا الْأَمْرُ حَتّٰى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللهَ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهِ، وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ».

[راجع: ٣٦١٢]

دعا کیوں نہیں کرتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے جو لوگ تھے ان میں سے کسی ایک کو پکڑ لیا جاتا، زمین میں اس کے لیے گڑھا کھود کر اس میں اسے بٹھا دیا جاتا، پھر آرا لایا جاتا اور اس کے سر پر رکھ کر اس کے دو ٹکڑے کر دیے جاتے اور لوہے کی کنگھیوں سے ان کے گوشت اور ہڈیوں کو الگ الگ کر دیا جاتا لیکن یہ آزمائشیں اسے اپنے دین سے برگشتہ نہ کرتی تھیں۔ اللہ کی قسم! یہ (اسلام کا) کام ضرور مکمل ہو گا حتی کہ صنعاء سے حضر موت کا سفر کرنے والا شخص اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرے گا اور نہ بھیڑیے کے علاوہ بکریوں کو کسی سے خطرہ ہو گا لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو۔''

(٢) بَابٌ: فِي بَيْعِ الْمُكْرَهِ وَنَحْوِهِ فِي الْحَقِّ وَغَيْرِهِ

باب: 2- مجبور اور اس کی طرح کسی دوسرے شخص کا اپنے حقوق وغیرہ کو فروخت کرنا

وضاحت: اس شخص کا اپنی مملوکہ اشیاء فروخت کرنا جس پر جبر کیا جا رہا ہو یا وہ شخص جو مفلسی کی وجہ سے اپنا مال بیچے، ان دونوں کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ پہلے کو مجبور اور دوسرے کو مضطر کہتے ہیں۔

٦٩٤٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «انْطَلِقُوا إِلٰى يَهُودَ» فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَنَادَاهُمْ: «يَا مَعْشَرَ يَهُودَ! أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا»، فَقَالُوا: قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَقَالَ: «ذٰلِكَ أُرِيدُ»، ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ فَقَالُوا: قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ: «اعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ، فَمَنْ

[6944] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ ہم مسجد میں تھے کہ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''یہودیوں کے پاس چلو۔'' ہم آپ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ جب ہم بیت المدراس پہنچے تو نبی ﷺ نے ان کو آواز دی: ''اے قوم یہود! اسلام قبول کر لو تم سلامتی میں رہو گے۔'' انھوں نے کہا: اے ابو القاسم! آپ نے حکم پہنچا دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہی میرا ارادہ تھا۔'' پھر آپ نے دوبارہ فرمایا تو انھوں نے کہا: اے ابو القاسم! آپ نے تبلیغ کر دی۔ آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ یہی فرمایا۔ پھر آپ نے انھیں وارننگ دی اور فرمایا: ''تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ زمین اللہ

وَّجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ». [راجع: ٣١٦٧]

اور اس کے رسول کی ہے اور میں تمھیں جلا وطن کرنا چاہتا ہوں، تم میں سے جس کے پاس مال ہو اسے چاہیے کہ جلاوطن ہونے سے پہلے پہلے اسے فروخت کر دے بصورت دیگر تمھیں پتہ ہونا چاہیے کہ یہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔"

(٣) بَابٌ: لَا يَجُوزُ نِكَاحُ الْمُكْرَهِ

باب: 3- مجبور شخص کا نکاح جائز نہیں

﴿وَلَا تُكْرِهُوا۟ فَتَيَـٰتِكُمْ عَلَى ٱلْبِغَآءِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [النور: ٣٣]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "تم اپنی لونڈیوں کو زنا پر مجبور نہ کرو...... بے حد بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔"

٦٩٤٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِدَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ: أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَرَدَّ نِكَاحَهَا. [راجع: ٥١٣٨]

[6945] حضرت خنساء بنت خدام انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے والد نے ان کی شادی کر دی جبکہ وہ شوہر دیدہ تھیں۔ انھوں نے اس نکاح کو ناپسند کیا اور وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے اس نکاح کو مسترد کر دیا۔

٦٩٤٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو - هُوَ ذَكْوَانُ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! يُسْتَأْمَرُ النِّسَاءُ فِي أَبْضَاعِهِنَّ؟ قَالَ: «نَعَمْ». قُلْتُ: فَإِنَّ الْبِكْرَ تُسْتَأْمَرُ فَتَسْتَحِي فَتَسْكُتُ. قَالَ: «سُكَاتُهَا إِذْنُهَا». [راجع: ٥١٣٧]

[6946] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا عورتوں سے ان کے نکاح کے سلسلے میں اجازت لی جائے گی؟ آپ نے فرمایا: "ہاں۔" (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:) میں نے کہا: اگر کنواری لڑکی سے پوچھا جائے تو وہ شرم کرے گی اور خاموش رہے گی۔ آپ نے فرمایا: "اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔"

(٤) بَابٌ: إِذَا أُكْرِهَ حَتّٰى وَهَبَ عَبْدًا أَوْ بَاعَهُ لَمْ يَجُزْ

باب: 4- اگر کسی کو مجبور کیا گیا حتی کہ اس نے غلام ہبہ کیا یا فروخت کیا تو ایسا ہبہ اور بیع درست نہیں

وَبِهِ قَالَ بَعْضُ النَّاسِ قَالَ: فَإِنْ نَّذَرَ الْمُشْتَرِي فِيهِ نَذْرًا فَهُوَ جَائِزٌ بِزَعْمِهِ، وَكَذٰلِكَ إِنْ دَبَّرَهُ.

بعض لوگوں نے کہا ہے: اگر کوئی مجبور سے کوئی چیز خریدے، پھر خریدار نے اس میں نذر مانی۔ اسی طرح خریدار نے اس غلام کو مدبر کر دیا تو ایسا کرنا بھی اس کے خیال کے مطابق درست ہو گا۔

وضاحت: اگر کسی شخص کو اس کے غلام کی بیع یا اسے کسی دوسرے کو ہبہ کرنے پر مجبور کیا گیا، اس طرح کہ مجبور شخص کو قتل کی دھمکی دی گئی اور اس نے اپنا غلام فروخت کر دیا یا کسی کو ہبہ کر دیا تو اس کا تصرف غیر نافذ ہے اور وہ غلام بدستور مجبور شخص کی ملکیت میں رہے گا۔

٦٩٤٧ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ يَّشْتَرِيهِ مِنِّي؟»، فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ، قَالَ: فَسَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: عَبْدًا قِبْطِيًّا مَّاتَ عَامَ أَوَّلَ. [راجع: ٢١٤١]

[6947] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی نے اپنے ایک غلام کو مدبر کر دیا جبکہ اس کے پاس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا: ''مجھ سے یہ غلام کون خریدتا ہے؟'' نعیم بن نحام نے اسے آٹھ سو درہم میں خرید لیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ غلام حبشی قبطی تھا جو پہلے ہی سال فوت ہو گیا تھا۔

(٥) بَابٌ: مِنَ الْإِكْرَاهِ

باب:5- مجبور کرنے کے گناہ کا بیان

﴿كَرْهًا﴾ [النساء:١٩] وَ﴿كُرْهًا﴾ [الأحقاف: ١٥]: وَاحِدٌ.

کَرْهًا اور کُرْهًا کے ایک ہی معنی ہیں۔

٦٩٤٨ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ فَيْرُوزٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. وَقَالَ الشَّيْبَانِيُّ: وَحَدَّثَنِي عَطَاءٌ أَبُو الْحَسَنِ السُّوَائِيُّ، وَلَا أَظُنُّهُ إِلَّا ذَكَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُواْ ٱلنِّسَآءَ كَرْهًا﴾ الْآيَةَ [النساء:١٩]

[6948] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت: ''اے ایمان والو! تمھارے لیے یہ جائز نہیں کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ'' کے متعلق فرمایا: زمانۂ جاہلیت میں جب کوئی مرجاتا تو اس کے وارث اس کی عورت کے حق دار بنتے۔ ان میں سے اگر کوئی چاہتا تو اس سے شادی کر لیتا۔ اگر چاہتا تو اس کا کسی دوسرے سے نکاح کر دیتا۔ اور اگر چاہتے تو اسے شادی کے بغیر ہی

قَالَ: كَانُوا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ أَوْلِيَاؤُهُ أَحَقَّ بِامْرَأَتِهِ، إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا، وَإِنْ شَاؤُا زَوَّجُوهَا وَإِنْ شَاؤُا لَمْ يُزَوِّجُوهَا، فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي ذٰلِكَ.

[راجع: ٤٥٧٩]

رہنے دیتے، یعنی وہ عورتوں کے گھر والوں سے زیادہ حق دار ہوتے، اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

(٦) بَابٌ: إِذَا اسْتُكْرِهَتِ الْمَرْأَةُ عَلَى الزِّنَا فَلَا حَدَّ عَلَيْهَا

باب: 6- جب کسی عورت سے زبردستی زنا کیا جائے تو اس پر کوئی حد نہیں

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمَن يُكْرِههُّنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنۢ بَعْدِ إِكْرَٰهِهِنَّ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [النور: ٣٣]

ارشاد باری تعالیٰ: ''جو کوئی انھیں مجبور کرے گا تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان کے مجبور کیے جانے کے بعد بے حد معاف کرنے والا نہایت مہربان ہے۔''

٦٩٤٩ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ عَبْدًا مِّنْ رَّقِيقِ الْإِمَارَةِ وَقَعَ عَلٰى وَلِيدَةٍ مِّنَ الْخُمُسِ فَاسْتَكْرَهَهَا حَتّٰى اقْتَضَّهَا، فَجَلَدَهُ عُمَرُ الْحَدَّ وَنَفَاهُ، وَلَمْ يَجْلِدِ الْوَلِيدَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا.

[6949] حضرت نافع سے روایت ہے کہ صفیہ بنت ابو عبید نے بتایا: ایک مرتبہ حکومت کے غلاموں میں سے ایک غلام نے خمس کی ایک لونڈی سے صحبت کر لی اور اس کے ساتھ زبردستی کر کے اس کی بکارت توڑ ڈالی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حد کے طور پر غلام کو کوڑے لگائے اور شہر بدر کر دیا لیکن باندی پر حد جاری نہیں کی کیونکہ غلام نے اس کے ساتھ زبردستی کی تھی۔

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْأَمَةِ الْبِكْرِ يَفْتَرِعُهَا الْحُرُّ: يُقِيمُ ذٰلِكَ الْحَكَمُ مِنَ الْأَمَةِ الْعَذْرَاءِ بِقَدْرِ ثَمَنِهَا وَيُجْلَدُ، وَلَيْسَ فِي الْأَمَةِ الثَّيِّبِ فِي قَضَاءِ الْأَئِمَّةِ غُرْمٌ وَّلٰكِنْ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

امام زہری نے اس لونڈی کے متعلق کہا جس کے ساتھ آزاد مرد نے ہم بستری کر لی ہو: حاکم وقت کو چاہیے کہ وہ کنواری لونڈی کی بکارت زائل ہونے سے جو قیمت کم ہوگئی ہے وہ زبردستی کرنے والے سے وصول کرے اور اسے کوڑے لگائے اور ثیبہ لونڈی سے زنا کرنے کی صورت میں ائمہ فقہ کے فیصلے میں تاوان نہیں صرف اس پر حد لگائے۔

٦٩٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

[6950] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ بِسَارَةَ دَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ مِّنَ الْمُلُوكِ أَوْ جَبَّارٌ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنْ أَرْسِلْ إِلَيَّ بِهَا، فَأَرْسَلَ بِهَا فَقَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَتَوَضَّأُ وَتُصَلِّي، فَقَالَتِ: اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ، فَغُطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ». [راجع: ٢٢١٧]

حضرت سارہ کو ساتھ لے کر ہجرت کی تو ایک ایسی بستی میں پہنچے جس میں ظالم بادشاہوں میں سے ایک ظالم بادشاہ رہتا تھا۔ اس ظالم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیغام بھیجا کہ میرے پاس سارہ کو بھیج دو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سارہ کو اس کے پاس بھیج دیا۔ جب وہ ان کے پاس گیا تو وہ وضو کر کے نماز پڑھ رہی تھیں، انھوں نے دعا کی: ''اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان رکھتی ہوں تو مجھ پر اس کافر کو مسلط نہ کر۔'' پھر ایسا ہوا کہ اس ظالم کا دم گھٹنے لگا اور گر کر زمین پر پاؤں مارنے (ایڑیاں رگڑنے) لگا۔''

(٧) بَابُ يَمِينِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ: أَنَّهُ أَخُوهُ، إِذَا خَافَ عَلَيْهِ الْقَتْلَ أَوْ نَحْوَهُ

باب: 7- کسی آدمی کا اپنے ساتھی کے لیے قسم کھانا کہ وہ اس کا بھائی ہے جبکہ اس پر قتل وغیرہ کا اندیشہ ہو

وَكَذٰلِكَ كُلُّ مُكْرَهٍ يَخَافُ فَإِنَّهُ يَذُبُّ عَنْهُ الظَّالِمَ وَيُقَاتِلُ دُونَهُ وَلَا يَخْذُلُهُ، فَإِنْ قَاتَلَ دُونَ الْمَظْلُومِ فَلَا قَوَدَ عَلَيْهِ وَلَا قِصَاصَ، وَإِنْ قِيلَ لَهُ: لَتَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ، أَوْ لَتَأْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ، أَوْ لَتَبِيعَنَّ عَبْدَكَ، أَوْ لَتُقِرَّ بِدَيْنٍ، أَوْ تَهَبُ هِبَةً، أَوْ تَحُلُّ عُقْدَةً، أَوْ لَتَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوْ أَخَاكَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ، وَسِعَهُ ذٰلِكَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ».

ایسے ہی ہر مجبور جو ڈرتا ہو تو ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ ظالم کے ظلم کو اس سے روکے۔ اسے بچانے کے لیے ظالم سے جنگ کرے اور اسے رسوا نہ ہونے دے۔ پھر اگر اس نے مظلوم کی حمایت کرتے ہوئے ظالم کو مار ہی ڈالا تو اس پر نہ قصاص ہے اور نہ دیت کا ادا کرنا واجب ہے۔ اگر اسے کہا جائے کہ تو شراب پی یا مردار کھا یا اپنا غلام فروخت کر یا اتنے قرض کا اقرار کر یا فلاں چیز ہبہ کر یا کوئی عقد توڑ بصورت دیگر تو اپنے والد یا کسی اسلامی بھائی کو قتل کر بیٹھے گا (یعنی ہم اسے قتل کر دیں گے) تو مجبور انسان کو یہ کام کرنے جائز ہو جائیں گے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ''مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔''

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لَوْ قِيلَ لَهُ: لَتَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ، أَوْ لَتَأْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ، أَوْ لَتَقْتُلَنَّ ابْنَكَ أَوْ أَبَاكَ أَوْ ذَا رَحِمٍ مَّحْرَمٍ لَّمْ يَسَعْهُ، لِأَنَّ هٰذَا لَيْسَ بِمُضْطَرٍّ. ثُمَّ نَاقَضَ فَقَالَ: إِنْ قِيلَ لَهُ:

بعض لوگ کہتے ہیں: اگر مجبور شخص سے کہا جائے کہ تو شراب پی یا مردار کھا بصورت دیگر تو اپنے بیٹے یا باپ یا کسی رشتہ دار کو مروا بیٹھے گا تو اسے یہ کام بجا لانے کی اجازت نہیں کیونکہ یہ شخص درحقیقت مجبور نہیں، پھر خود ہی

لَتَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوِ ابْنَكَ أَوْ لَتَبِيعَنَّ هٰذَا الْعَبْدَ، أَوْ لَتُقِرَّنَّ بِدَيْنٍ، أَوْ تَهَبُ يَلْزَمُهُ فِي الْقِيَاسِ، وَلٰكِنَّا نَسْتَحْسِنُ وَنَقُولُ: الْبَيْعُ، وَالْهِبَةُ وَكُلُّ عُقْدَةٍ فِي ذٰلِكَ بَاطِلٌ، فَرَّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي رَحِمٍ مَّحْرَمٍ وَغَيْرِهِ بِغَيْرِ كِتَابٍ وَّلَا سُنَّةٍ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِامْرَأَتِهِ هٰذِهِ أُخْتِي، وَذٰلِكَ فِي اللهِ»، وَقَالَ النَّخَعِيُّ: إِذَا كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ ظَالِمًا فَنِيَّةُ الْحَالِفِ، وَإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَنِيَّةُ الْمُسْتَحْلِفِ.

اس کے برعکس کہتا ہے کہ اگر اسے کہا جائے کہ ہم تیرے باپ یا بیٹے کو قتل کر دیں گے، بصورت دیگر تو اپنا یہ غلام فروخت کر یا قرض کا اقرار کر یا فلاں چیز ہبہ کر دے تو قیاس کے مطابق یہ سب معاملے صحیح اور نافذ ہوں گے لیکن ہم استحسان پر عمل کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ ایسی حالت میں بیع، ہبہ اور عقد اقرار باطل ہوگا۔ ان حضرات نے رشتے دار اور غیر رشتے دار میں بھی فرق کیا ہے جس پر قرآن و حدیث سے کوئی دلیل نہیں ہے اور نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی کے متعلق فرمایا تھا: یہ میری بہن ہے۔ یہ اللہ کے راستے میں ایسا کیا تھا۔'' امام نخعی نے کہا: اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا اور قسم لینے والا مظلوم ہو تو قسم لینے والے کی نیت معتبر ہوگی۔

وضاحت: اہل کوفہ نے صحیح احادیث کو رد کرنے کے لیے استحسان کا قاعدہ بنایا ہے۔ وہ اسے قیاس خفی کا نام دیتے ہیں جس کی کتاب و سنت میں کوئی دلیل نہیں۔ اس کی آڑ میں وہ جس مسئلے کے متعلق اپنے اصول و قواعد کے خلاف کرنا چاہیں، کر ڈالتے ہیں، پھر کہتے ہیں کہ قیاس جلی تو یہ چاہتا تھا کہ اس کے اصول وضوابط کے مطابق یہ حکم دیا جاتا مگر استحسان، یعنی قیاس خفی کے پیش نظر ہم نے یہ حکم دیا ہے۔ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ ان لوگوں کے متعلق بتانا چاہتے ہیں کہ یہ حضرات ایک قاعدہ خود مقرر کرتے ہیں پھر جب چاہتے ہیں استحسان کے بہانے اس قاعدے کو توڑ ڈالتے ہیں۔ یہ شریعت کی پیروی نہیں بلکہ اپنی من مانی ہے جو ایک قبیح حرکت ہے۔

٦٩٥١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ». [راجع: ٢٤٤٢]

[6951] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ اسے کسی دوسرے کے حوالے ہی کرتا ہے۔ اور جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا ہوگا اللہ تعالیٰ اس کی دوسری ضروریات پوری کرے گا۔''

٦٩٥٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا

[6952] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے

سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا»، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا، أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ ظَالِمًا، كَيْفَ أَنْصُرُهُ؟ قَالَ: «تَحْجُزُه أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ، فَإِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهُ». [راجع: ٢٤٤٣]

کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول! جب وہ مظلوم ہوگا تو میں اس کی مدد کروں گا، آپ کے خیال کے مطابق میں ظالم کی مدد کیسے کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت اسے ظلم سے باز رکھنا ہی اس کی مدد کرنا ہے۔''

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

90- كِتَابُ الْحِيَلِ

حیلوں کا بیان

(١) بَابٌ: فِي تَرْكِ الْحِيَلِ، وَأَنَّ لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوَى فِي الْأَيْمَانِ وَغَيْرِهَا

باب: 1- حیلہ سازی ترک کر دینے کا بیان، نیز ہر انسان کو وہی کچھ ملے گا جو اس نے نیت کی، نیت کا اعتبار قسموں وغیرہ میں بھی ہوتا ہے

٦٩٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ هَاجَرَ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ».

[راجع: ١]

[6953] حضرت علقمہ بن وقاص سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دوران خطبہ میں کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: "اے لوگو! اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ ہر آدمی کو وہی کچھ ملے گا جس کی وہ نیت کرے گا، لہٰذا جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے تو یقیناً اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا کمانے اور کسی عورت سے شادی رچانے کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہوگی جس کے لیے اس نے ہجرت کی ہے۔"

(٢) بَابٌ: فِي الصَّلَاةِ

باب: 2- نماز میں حیلہ کرنے کا بیان

٦٩٥٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

[6954] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی

الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَقْبَلُ اللهُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ». [راجع: ١٣٥]

ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی نماز قبول نہیں کرتا جب وہ بے وضو ہو جائے حتی کہ وہ وضو کرے۔''

فائدہ: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آخری تشہد میں اگر کوئی تشہد مکمل کرنے کے بعد دانستہ طور پر کوئی ایسا فعل سرانجام دے جو نماز کے منافی ہو اور سلام نہ پھیرے تو نماز مکمل ہے جیسا کہ شرح وقایہ میں ہے کہ سلام کے وقت دانستہ بے وضو ہو جائے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔[1] امام بخاری رحمہ اللہ نے ان حضرات کی تردید کی ہے۔ یہ حدیث لا کر وہ بتانا چاہتے ہیں کہ نماز سے باہر ہونا بھی نماز کا رکن ہے جو سلام پھیرنے سے پورا ہوتا ہے، اگر اس آخری رکن کو بے وضو ہو کر ادا کیا گیا تو نماز نہیں ہوگی۔

(٣) بَابٌ: فِي الزَّكَاةِ وَأَنْ لَّا يُفَرَّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ، وَلَا يُجْمَعَ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ

باب:3- زکاۃ میں حیلہ کرنے کا بیان اور یہ کہ جو مال اکٹھا ہو اسے زکاۃ کے ڈر سے الگ الگ نہ کیا جائے اور جو جدا جدا ہو اسے اکٹھا نہ کیا جائے

٦٩٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ: أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، «وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ». [راجع: ١٤٤٨]

[6955] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انھیں زکاۃ کے متعلق ایک حکم نامہ لکھ کر بھیجا جو رسول اللہ ﷺ نے فرض قرار دیا تھا: ''زکاۃ کے خوف سے متفرق چیزوں کو جمع نہ کیا جائے اور جمع شدہ چیزوں کو الگ الگ نہ کیا جائے۔''

فائدہ: حدیث میں ترک زکاۃ کے متعلق جس حیلہ سازی کی ممانعت ہے اس کی دو صورتیں حسب ذیل ہیں: ○ دو آدمیوں میں سے ہر ایک کے پاس چالیس چالیس بکریاں ہیں۔ ان دونوں میں سے ہر ایک پر ایک ایک بکری زکاۃ ہے۔ وہ دونوں شراکت کر لیں تو اس بہانے ان بکریوں پر صرف ایک بکری زکاۃ دینا ہوگی۔ اس حیلہ گری سے منع کیا گیا ہے۔ ○ دو شریکوں کے پاس پچاس بکریاں ہیں اور اس تعداد میں ایک بکری زکاۃ دینی پڑتی ہے۔ وہ زکاۃ سے بچنے کے لیے اپنی بکریاں الگ الگ کر لیں تو اس صورت میں کوئی زکاۃ نہیں ہوگی۔ اس قسم کی حیلہ سازی کی ممانعت ہے۔

٦٩٥٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ

[6956] حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بایں حالت

1 شرح وقایہ، کتاب الصلوۃ، باب صفۃ الصلوۃ: 510/1.

عُبَيْدِ اللهِ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: «الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ شَيْئًا»، فَقَالَ: أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ؟ قَالَ: «شَهْرَ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ شَيْئًا»، قَالَ: أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ؟ قَالَ: فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِشَرَائِعَ الْإِسْلَامِ، قَالَ: وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَا أَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَّلَا أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ، أَوْ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ».

حاضر ہوا کہ اسکے بال پراگندہ تھے۔ اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(دن رات میں) پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ ہاں، اگر نوافل پڑھو تو الگ بات ہے۔'' اس نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کیے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ماہ رمضان کے روزے فرض کیے ہیں الا یہ کہ تم نفل روزے رکھ لیا کرو۔'' اس نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی زکاۃ فرض کی ہے؟ آپ ﷺ نے اسے زکاۃ کے مسائل سے آگاہ کیا۔ اس (دیہاتی) نے کہا: مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو یہ عزت بخشی ہے! اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جو فرض کیا ہے میں اس سے نہ زیادہ کروں گا اور نہ اس میں کسی کمی کا مرتکب ہوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس نے صحیح کہا ہے تو نجات پا گیا۔'' یا فرمایا: ''جنت میں داخل ہو گیا۔''

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: فِي عِشْرِينَ وَمِائَةِ بَعِيرٍ: حِقَّتَانِ، فَإِنْ أَهْلَكَهَا مُتَعَمِّدًا، أَوْ وَهَبَهَا، أَوِ احْتَالَ فِيهَا فِرَارًا مِّنَ الزَّكَاةِ، فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ. [راجع: ٤٦]

بعض لوگوں نے کہا: ایک سو بیس اونٹوں میں دو حقے دینے پڑتے ہیں۔ اگر کسی نے اونٹوں کو دانستہ ہلاک کر دیا یا کسی کو ہبہ کر دیے یا زکاۃ سے فرار کرتے ہوئے کوئی حیلہ کیا تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہوگی۔

فائدہ: اس حدیث کے آخر میں ہے کہ اگر اس نے سچ کہا ہے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ احکام وفرائض میں کوتاہی نہیں کرے گا اور حیلوں بہانوں کے ذریعے سے فرائض واحکام میں کمی کا مرتکب نہیں ہوگا تو کامیابی کا حق دار ہوگا، اس لیے انسان کو احکام کی بجا آوری میں حیلے بہانے نہیں کرنے چاہئیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی نے اسقاط زکاۃ کے لیے حیلہ سازی یا بہانہ گری سے کام لیا تو قیامت کے دن اس سے باز پرس ہوگی۔

٦٩٥٧ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا

[6957] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کا خزانہ قیامت کے دن گنجا سانپ بن کر آئے گا۔ خزانے کا مالک اس سے بھاگے گا لیکن وہ سانپ اسے تلاش کر رہا ہوگا

أَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَيَطْلُبُهُ وَيَقُولُ: أَنَا كَنْزُكَ، قَالَ: وَاللهِ لَنْ يَزَالَ يَطْلُبُهُ حَتَّى يَبْسُطَ يَدَهُ فَيُلْقِمَهَا فَاهُ». [راجع: ١٤٠٣]

اور کہے گا: میں تیرا خزانہ ہوں۔ اللہ کی قسم! وہ اس کو تلاش کرتا رہے گا یہاں تک کہ خزانے کا مالک اپنا ہاتھ لمبا کرے گا تو وہ سانپ اسے اپنے منہ کا لقمہ بنا لے گا۔"

٦٩٥٨ - وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا مَا رَبُّ النَّعَمِ لَمْ يُعْطِ حَقَّهَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَتَخْبِطُ وَجْهَهُ بِأَخْفَافِهَا».

[6958] رسول اللہ ﷺ نے مزید فرمایا: "جب حیوانات کا مالک ان کا شرعی حق ادا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن وہ جانور اس پر مسلط کر دیے جائیں گے اور وہ اپنے کھروں سے اس کے چہرے کو نوچیں گے۔"

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فِي رَجُلٍ لَّهُ إِبِلٌ فَخَافَ أَنْ تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ فَبَاعَهَا بِإِبِلٍ مِّثْلِهَا أَوْ بِغَنَمٍ أَوْ بِبَقَرٍ أَوْ بِدَرَاهِمَ فِرَارًا مِّنَ الصَّدَقَةِ بِيَوْمٍ احْتِيَالًا: فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: إِنْ زَكَّى إِبِلَهُ قَبْلَ أَنْ يَحُولَ الْحَوْلُ بِيَوْمٍ أَوْ بِسِتَّةٍ جَازَتْ عَنْهُ. [راجع: ١٤٠٢]

بعض لوگوں نے ایسے شخص کے متعلق کہا ہے کہ جس کے پاس اونٹ ہیں اور اسے اندیشہ ہے کہ اس پر زکاۃ واجب ہو جائے گی تو اگر اس نے ان اونٹوں کو ان کی مثل دوسرے اونٹوں کے عوض یا بکریوں کے عوض یا گایوں کے عوض یا دراہم کے عوض سال پورا ہونے سے ایک دن قبل زکاۃ سے بچنے کے لیے فروخت کر دیا تو اس پر کوئی زکاۃ نہیں، حالانکہ یہی لوگ کہتے ہیں کہ اگر سال گزرنے سے ایک دن یا چھ دن پہلے زکاۃ ادا کر دی جائے تو جائز ہے، یعنی اس سے زکاۃ ادا ہو جائے گی۔

فائدہ: اس حدیث میں زکاۃ نہ دینے کی سزا ذکر کی گئی ہے۔ یہ سزا اس شخص کے لیے بھی ہے جو کوئی حیلہ نکال کر زکاۃ کو اپنے ذمے سے ساقط کر دے۔ امام محمد رحمہ اللہ لکھتے ہیں: اگر کوئی حرام سے بچنے یا حلال تک پہنچنے کے لیے حیلہ کرتا ہے تو ایسا حیلہ کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر کسی کا حق باطل کرنے کے لیے یا کسی باطل کو ثابت کرنے کے لیے حیلہ کرتا ہے تو ایسا کرنا مکروہ ہے اور ان کے نزدیک مکروہ حرام کے قریب ہے۔[1] اس کے باوجود یہ حضرات زکاۃ سے بچنے کے لیے لوگوں کو مختلف حیلوں کی تلقین کرتے ہیں۔

٦٩٥٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي

[6959] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ایک نذر کے متعلق سوال کیا جو ان کی والدہ کے ذمے تھی، اور ان کی وفات نذر پورا کرنے سے پہلے ہو گئی

1 فتح الباري: 415/12.

نَذْرٍ كَانَ عَلٰى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اقْضِهِ عَنْهَا».

تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کی طرف سے نذر پوری کر دو۔''

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِذَا بَلَغَتِ الْإِبِلُ عِشْرِينَ فَفِيهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ، فَإِنْ وَهَبَهَا قَبْلَ الْحَوْلِ أَوْ بَاعَهَا فِرَارًا أَوِ احْتِيَالًا لِإِسْقَاطِ الزَّكَاةِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ، وَكَذٰلِكَ إِنْ أَتْلَفَهَا فَمَاتَ فَلَا شَيْءَ فِي مَالِهِ. [راجع: ٢٧٦١]

بعض لوگ کہتے ہیں: جب اونٹوں کی مقدار بیس ہو جائے تو ان میں چار بکریاں دینا ضروری ہیں۔ اگر سال پورا ہونے سے پہلے کسی کو اونٹ ہبہ کر دے یا اسے فروخت کر دے، یہ حیلہ زکاۃ سے راہ فرار اختیار کرنے کے لیے اختیار کرے تو اس پر کوئی چیز واجب نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر وہ ان کو تلف کر دے اور خود فوت ہو جائے تو اس کے مال میں کوئی چیز واجب نہیں۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی نے نذر مانی اور وہ اسے پورا کرنے سے پہلے مر گیا تو اس کے ورثاء پر نذر کا پورا کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح زکاۃ کا حکم ہے کہ صاحب زکاۃ کے مرنے کے بعد وہ ساقط نہیں ہوگی بلکہ ورثاء کو چاہیے کہ وہ اس کے مال سے پہلے زکاۃ ادا کریں، پھر اس کا ترکہ تقسیم کریں۔ جب نذر موت سے ساقط نہیں ہوتی تو زکاۃ بطریق اولیٰ ساقط نہیں ہوگی۔

(٤) بَابُ الْحِيلَةِ فِي النِّكَاحِ

باب: 4- نکاح میں حیلہ کرنے کا بیان

٦٩٦٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ، قُلْتُ لِنَافِعٍ: مَا الشِّغَارُ؟ قَالَ: يَنْكِحُ ابْنَةَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ ابْنَتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ، وَيَنْكِحُ أُخْتَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ أُخْتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ.

[6960] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا ہے۔ (راویٔ حدیث عبیداللہ نے کہا) میں نے حضرت نافع سے شغار کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے کہا: کوئی آدمی دوسرے کی بیٹی سے نکاح کرتا ہے اور وہ اس کے نکاح میں اپنی بیٹی دیتا ہے، اس (تبادلے) کے علاوہ اور کوئی حق مہر نہیں ہوتا۔ اور مہر کے بغیر کسی آدمی کی بہن سے نکاح کرے اور وہ اس کو اپنی بہن کا نکاح حق مہر کے بغیر کر دے۔

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنِ احْتَالَ حَتّٰى تَزَوَّجَ عَلَى الشِّغَارِ فَهُوَ جَائِزٌ وَّالشَّرْطُ بَاطِلٌ، وَقَالَ فِي الْمُتْعَةِ: النِّكَاحُ فَاسِدٌ وَّالشَّرْطُ بَاطِلٌ.

بعض لوگوں نے کہا: اگر کسی نے حیلہ کر کے نکاح شغار کر لیا تو عقد نکاح درست، البتہ شرط باطل ہے۔ پھر نکاح متعہ کے متعلق کہا کہ یہ نکاح بھی فاسد ہے اور شرط بھی باطل

وَقَالَ بَعْضُهُمْ: الْمُتْعَةُ وَالشِّغَارُ جَائِزَانِ، وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ. [راجع: ٥١١٢]

ہے۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ نکاح متعہ اور نکاح شغار دونوں جائز ہیں، البتہ شرط باطل ہوگی۔

٦٩٦١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِمَا: أَنَّ عَلِيًّا رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قِيلَ لَهُ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَّا يَرٰى بِمُتْعَةِ النِّسَاءِ بَأْسًا، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ لُّحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

[6961] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، ان سے کہا گیا کہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ عورتوں کے متعہ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر متعہ سے اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع کر دیا تھا۔

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنِ احْتَالَ حَتّٰى تَمَتَّعَ فَالنِّكَاحُ فَاسِدٌ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: النِّكَاحُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ. [راجع: ٤٢١٦]

بعض لوگ کہتے ہیں: اگر کسی نے حیلہ کر کے متعہ کر لیا تو نکاح فاسد ہے جبکہ کچھ دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ نکاح جائز ہے، البتہ (میعاد کی) شرط باطل ہے۔

(٥) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاِحْتِيَالِ فِي الْبُيُوعِ، وَلَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ فَضْلُ الْكَلَإِ

باب: 5- خرید وفروخت میں حیلہ کرنا منع ہے، اسی طرح ضرورت سے زائد پانی کے استعمال سے نہ روکا جائے تا کہ اس بہانے فالتو گھاس سے منع کیا جائے

٦٩٦٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ فَضْلُ الْكَلَإِ». [راجع: ٢٣٥٣]

[6962] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ضرورت سے زائد پانی سے منع نہ کیا جائے تا کہ اس بہانے فالتو گھاس بھی محفوظ رہے۔''

فائدہ: اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص کنویں کا مالک ہے، اس میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ کنویں کے ارد گرد گھاس کی چراگاہ ہے جو ہر ایک کے لیے مباح ہے۔ کنویں کا مالک چاہتا ہے کہ کوئی شخص گھاس نہ چرائے تو وہ اپنے کنویں کے زائد پانی پر پابندی لگا دے تا کہ لوگوں کے چار پائے پانی پی کر گھاس نہ چریں۔

(٦) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنَاجُشِ

باب: 6- بلا وجہ قیمت بڑھانا منع ہے

٦٩٦٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ النَّجْشِ. [راجع: ٢١٤٢]

[6963] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بلاوجہ قیمت بڑھانے سے منع کیا ہے۔

فائدہ: نجش یہ ہے کہ کسی چیز کی قیمت بڑھانا، جبکہ اسے خریدنے کا ارادہ نہ ہو تاکہ اس طرح دوسرے لوگوں کو وہ چیز خریدنے پر آمادہ کیا جائے۔ چونکہ ایسا کرنا قیمت زیادہ کرنے کا حیلہ ہے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

(٧) بَابُ مَا يُنْهٰى مِنَ الْخِدَاعِ فِي الْبُيُوعِ

باب: 7- خرید و فروخت میں دھوکا دہی ممنوع ہے

وَقَالَ أَيُّوبُ: يُخَادِعُونَ اللهَ كَأَنَّمَا يُخَادِعُونَ آدَمِيًّا، لَوْ أَتَوُا الْأَمْرَ عِيَانًا كَانَ أَهْوَنَ عَلَيَّ.

حضرت ایوب سختیانی نے کہا: وہ کم بخت اللہ تعالیٰ کو اس طرح دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں جس طرح کسی آدمی کو (خرید و فروخت میں) دھوکا دیتے ہیں۔ اگر وہ صاف صاف بات کھول کر کہہ دیں تو یہ میرے نزدیک آسان ہے۔

٦٩٦٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ: «إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ». [راجع: ٢١١٧]

[6964] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے کہا کہ اسے خرید و فروخت میں دھوکا دیا جاتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم خرید و فروخت کرو تو کہہ دیا کرو: اس میں کوئی دھوکا نہیں ہونا چاہیے۔''

فائدہ: امام بخاری ؒ کا مقصد یہ ہے کہ حیلہ سازی بھی دھوکے کی ایک قسم ہے، اس بنا پر مسلمان کی شان نہیں کہ وہ حیلہ سازی کرکے شرعی احکام سے پہلوتہی کرے۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو اس کا عنداللہ مؤاخذہ ہوگا۔ واللہ أعلم.

(٨) بَابُ مَا يُنْهٰى عَنِ الْاِحْتِيَالِ لِلْوَلِيِّ فِي الْيَتِيمَةِ الْمَرْغُوبَةِ، وَأَنْ لَا يُكَمِّلَ لَهَا صَدَاقَهَا

باب: 8- یتیم لڑکی جو سیرت و صورت کے اعتبار سے پسندیدہ ہو، نامکمل مہر کے عوض اس سے نکاح کرنے میں ولی کے لیے حیلہ سازی کرنے کی ممانعت کا بیان

٦٩٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا

[6965] حضرت عروہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے درج ذیل آیت کی تفسیر کے متعلق پوچھا: ''اور اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ تم یتیم بچیوں کے متعلق

طَابَ لَكُم مِّنَ ٱلنِّسَآءِ﴾ [النساء:٣] قَالَتْ: هِيَ الْيَتِيمَةُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا فَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةِ نِسَائِهَا، فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ، ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدُ، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي ٱلنِّسَآءِ﴾ [النساء:١٢٧]، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. [راجع: ٢٤٩٤]

انصاف نہ کر سکو گے تو پھر دوسری عورتوں سے نکاح کر لو جو تمھیں پسند ہوں۔" حضرت عائشہ ؓ نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اس سے مراد ایسی یتیم بچی ہے جو اپنے سرپرست کی کفالت میں ہو اور وہ اس کے مال و متاع اور حسن و جمال کی وجہ سے اس میں شوق رکھتا ہو۔ پھر دوسری عورتوں کے معروف مہر سے کم حق مہر دے کر اس سے نکاح کرے۔ ایسے سرپرستوں کو ان لڑکیوں سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ہاں، اگر وہ (سرپرست) پورا حق مہر دے کر انصاف کرے تو جائز ہے۔ اس کے بعد لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیت نازل فرمائی: "اور لوگ آپ سے عورتوں کے متعلق فتویٰ پوچھتے ہیں۔" پھر انھوں نے بقیہ حدیث ذکر فرمائی۔

(٩) بَابٌ: إِذَا غَصَبَ جَارِيَةً فَزَعَمَ أَنَّهَا مَاتَتْ، فَقُضِيَ بِقِيمَةِ الْجَارِيَةِ الْمَيِّتَةِ، ثُمَّ وَجَدَهَا صَاحِبُهَا فَهِيَ لَهُ، وَتُرَدُّ الْقِيمَةُ، وَلَا تَكُونُ الْقِيمَةُ ثَمَنًا

باب: 9- جب کسی نے دوسرے کی لونڈی زبردستی چھین لی، پھر کہا کہ وہ مرگئی ہے ایسے حالات میں مردہ لونڈی کی قیمت ادا کرنے کا فیصلہ کر دیا گیا، اس کے بعد اصل مالک کو وہ لونڈی زندہ مل گئی تو وہ اپنی لونڈی لے لے گا اور اس کی (وصول کردہ) قیمت واپس کر دی جائے گی اور وہ قیمت ثمن نہیں ہوگی

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: اَلْجَارِيَةُ لِلْغَاصِبِ لِأَخْذِهِ الْقِيمَةَ مِنْهُ، وَفِي هٰذَا احْتِيَالٌ لِّمَنِ اشْتَهَى جَارِيَةَ رَجُلٍ لَّا يَبِيعُهَا فَغَصَبَهَا وَاعْتَلَّ بِأَنَّهَا مَاتَتْ حَتَّى يَأْخُذَ رَبُّهَا قِيمَتَهَا فَتَطِيبُ لِلْغَاصِبِ جَارِيَةُ غَيْرِهِ.

بعض لوگوں نے کہا ہے: وہ لونڈی چھیننے والے کی ہو جائے گی کیونکہ مالک اس کی قیمت وصول کر چکا ہے، گویا جس لونڈی کی کسی آدمی کو خواہش ہو اور مالک اسے بیچنا نہ چاہتا ہو تو اس کو حاصل کرنے کے لیے یہ حیلہ سازی ہے کہ وہ اس لونڈی کو زبردستی چھین لے۔ جب مالک اس کے خلاف دعویٰ کرے تو وہ اس کے مرجانے کا بیان دے گا اور اس کی قیمت مالک کو ادا کر دے گا، اس کے بعد وہ پرائی لونڈی سے مزے اڑاتا رہے گا کیونکہ اس کے خیال کے

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمْوَالُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، وَلِكُلِّ غَادِرٍ لِّوَاءٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ».

مطابق لونڈی اس کے لیے حلال ہو گئی ہے، حالانکہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''ایک دوسرے کے مال تم پر حرام ہیں، نیز قیامت کے دن ہر دغا باز کے لیے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا۔''

٦٩٦٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لِكُلِّ غَادِرٍ لِّوَاءٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ». [راجع: ٣١٨٨]

[6966] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ہر دھوکا دینے والے کے لیے ایک جھنڈا ہو گا جس کے ذریعے سے وہ پہچانا جائے گا۔''

(١٠) بَابٌ:

باب: 10- بلاعنوان

٦٩٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَّإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَّكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، وَأَقْضِيَ لَهُ عَلَى نَحْوِ مِمَّا أَسْمَعُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ». [راجع: ٢٤٥٨]

[6967] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں ایک انسان ہوں اور بعض اوقات جب تم باہمی جھگڑا لاتے ہو تو ممکن ہے کہ تم میں کوئی دوسرا اپنے فریق مخالف کے مقابلے میں زیادہ چالاکی سے بولنے والا ہو، اس طرح میں اس کے مطابق فیصلہ کر دوں جو میں اس سے سنتا ہوں، لہٰذا ایسے حالات میں جس شخص کے لیے بھی اس کے بھائی کے حق میں کسی چیز کا فیصلہ کر دوں تو وہ اسے نہ لے کیونکہ اس طرح میں اسے جہنم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دیتا ہوں۔''

(١١) بَابٌ: فِي النِّكَاحِ

باب: 11- نکاح (کے متعلق جھوٹی گواہی) کا بیان

٦٩٦٨ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ، وَلَا الثَّيِّبُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ»، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: «إِذَا سَكَتَتْ».

[6968] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کنواری لڑکی کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور کسی بیوہ کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کا امر نہ معلوم کر لیا جائے۔'' پوچھا گیا: اللہ کے رسول! کنواری لڑکی کی اجازت کیسے ہو گی؟ آپ

ﷺ نے فرمایا: ''اس کی خاموشی اس کی اجازت ہے۔''

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ : إِنْ لَّمْ تُسْتَأْذَنِ الْبِكْرُ وَلَمْ تُزَوَّجْ فَاحْتَالَ رَجُلٌ فَأَقَامَ شَاهِدَيْنِ زُورًا أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا بِرِضَاهَا ، فَأَثْبَتَ الْقَاضِي نِكَاحَهَا ، وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ أَنَّ الشَّهَادَةَ بَاطِلَةٌ ، فَلَا بَأْسَ أَنْ يَطَأَهَا ، وَهُوَ تَزْوِيجٌ صَحِيحٌ . [راجع: ٥١٣٦]

بعض لوگ کہتے ہیں: اگر کنواری لڑکی سے اجازت نہ لی گئی اور نہ اس کا نکاح ہی کیا گیا لیکن کسی شخص نے حیلہ سازی کر کے دو جھوٹے گواہ بنا لیے کہ اس نے لڑکی سے اس کی رضامندی سے نکاح کرلیا ہے اور قاضی نے اس نکاح کے متعلق فیصلہ دے دیا، حالانکہ شوہر جانتا ہے کہ گواہی جھوٹ پر مبنی اور باطل ہے، اس کے باوجود اس لڑکی سے جماع کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ نکاح صحیح ہے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس عنوان میں حیلہ سازوں کی مکاری اور فریب دہی سے پردہ اٹھایا ہے کہ ان کے نزدیک ایک معصوم کنواری لڑکی کے متعلق جھوٹے گواہ پیش کر دینے کے بعد اگر کسی نے عدالت سے اپنے حق میں فیصلہ لے لیا تو وہ کنواری لڑکی اس کی بیوی بن جائے گی اور عنداللہ بھی اس ''حرام کاری'' پر اس سے کوئی مؤاخذہ نہیں ہوگا، حالانکہ حدیث کی رو سے نکاح کے لیے لڑکی کی اجازت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ سرپرست کی رضامندی اور اجازت کی حیثیت بھی تسلیم شدہ ہے لیکن حیلہ سازی کے ذریعے سے فریب کاری پر مبنی نکاح میں نہ سرپرست کی اجازت حاصل کی گئی اور نہ لڑکی کی اجازت ہی کو پیش نظر رکھا گیا، صرف دو جھوٹے گواہوں کی گواہی کی بنا پر عدالت سے فیصلہ حاصل کر کے معصوم لڑکی کو بیوی بنا لیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

٦٩٦٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ : أَنَّ امْرَأَةً مِنْ وَلَدِ جَعْفَرٍ تَخَوَّفَتْ أَنْ يُزَوِّجَهَا وَلِيُّهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى شَيْخَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ : عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ جَارِيَةَ ، قَالَا : فَلَا تَخْشَيْنَ فَإِنَّ خَنْسَاءَ بِنْتَ خِدَامٍ أَنْكَحَهَا أَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ ، فَرَدَّ النَّبِيُّ ﷺ ذٰلِكَ .

[6969] حضرت قاسم سے روایت ہے کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک خاتون کو اس امر کا خطرہ ہوا کہ اس کا سرپرست ایسے شخص سے اس کا نکاح کر دے گا جسے وہ ناپسند کرتی ہے، چنانچہ اس نے انصار کے دو بزرگوں عبدالرحمٰن بن جاریہ اور مجمع بن جاریہ کو پیغام بھیجا۔ انھوں نے تسلی دی کہ اس سلسلے میں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ خنساء بنت خدام کا نکاح ان کے والد نے ان کی ناپسندیدگی کے باوجود کر دیا تھا تو نبی ﷺ نے اس نکاح کو مسترد کر دیا تھا۔

قَالَ سُفْيَانُ : وَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عَنْ أَبِيهِ ، إِنَّ خَنْسَاءَ . [راجع: ٥١٣٨]

سفیان نے کہا: عبدالرحمٰن کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا، وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ خنساء (کا نکاح اس

کے والد نے کر دیا تھا)۔

٦٩٧٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ»، قَالُوا: كَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: «أَنْ تَسْكُتَ». [راجع: ٥١٣٦]

[6970] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیوہ کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کا امر نہ معلوم کر لیا جائے اور کسی کنواری کا نکاح نہ کیا جائے حتی کہ اس سے اجازت لے لی جائے۔'' لوگوں نے پوچھا: اس کی اجازت کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس کا خاموش رہنا ہی اس کی اجازت ہے۔''

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنِ احْتَالَ إِنْسَانٌ بِشَاهِدَيْ زُورٍ عَلَى تَزْوِيجِ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ بِأَمْرِهَا، فَأَثْبَتَ الْقَاضِي نِكَاحَهَا إِيَّاهُ، وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَمْ يَتَزَوَّجْهَا قَطُّ، فَإِنَّهُ يَسَعُهُ هٰذَا النِّكَاحُ، وَلَا بَأْسَ بِالْمُقَامِ لَهُ مَعَهَا.

اس حدیث کے باوجود کچھ لوگ کہتے ہیں: اگر کسی نے دو جھوٹے گواہوں کے ذریعے سے یہ حیلہ کیا کہ کسی بیوہ سے اس کی اجازت سے نکاح کر لیا اور قاضی نے بھی اس کے حق میں نکاح کا فیصلہ کر دیا، حالانکہ مرد کو بخوبی علم ہے کہ اس نے عورت سے نکاح نہیں کیا، اس کے باوجود یہ نکاح جائز ہے اور اس مرد کے لیے اس عورت کے ساتھ رہنے میں کوئی حرج نہیں۔

٦٩٧١ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ»، قُلْتُ: إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحِي؟ قَالَ: «إِذْنُهَا صُمَاتُهَا». [راجع: ٥١٣٧]

[6971] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کنواری لڑکی سے نکاح کی اجازت لی جائے گی۔'' میں نے کہا: کنواری لڑکی تو شرمائے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔''

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنْ هَوِيَ إِنْسَانٌ جَارِيَةً يَتِيمَةً أَوْ بِكْرًا فَأَبَتْ فَاحْتَالَ فَجَاءَ بِشَاهِدَيْ زُورٍ عَلَى أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا فَأَدْرَكَتْ فَرَضِيَتِ الْيَتِيمَةُ، فَقَبِلَ الْقَاضِي بِشَهَادَةِ الزُّورِ، وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ بِبُطْلَانِ ذٰلِكَ: حَلَّ لَهُ الْوَطْءُ.

اس کے باوجود بعض لوگوں نے کہا ہے: اگر کوئی یتیم بچی یا کنواری لڑکی سے نکاح کرنا چاہے لیکن لڑکی نکاح پر رضا مند نہ ہو تو یہ حیلہ کرے کہ دو جھوٹے گواہ لائے جو گواہی دیں کہ اس مرد نے اس عورت سے نکاح کیا ہے، جب لڑکی کو خبر پہنچی تو وہ بھی راضی ہو گئی، قاضی نے بھی جھوٹی گواہی قبول کر لی، حالانکہ شوہر جانتا ہے کہ اس نے نکاح نہیں کیا، اس کے باوجود اس کا عورت سے جماع کرنا جائز ہے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے حیلہ سازی کی برائی کو بیان کرنے کے لیے مختلف اسلوب اختیار کیے ہیں۔ پہلی صورت کنواری لڑکی کے متعلق تھی، دوسری شوہر دیدہ کے بارے میں اور تیسری صورت میں گواہی کے بعد اعتراف ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصود سب صورتوں میں ایک ہی موقف کو بار بار بیان کرنا ہے کہ عدالت کا فیصلہ ظاہری طور پر تو نافذ ہو سکتا ہے لیکن باطنی اعتبار سے اس کی کوئی حیثیت نہیں بلکہ ایسا شخص قیامت کے دن اللہ کے ہاں قابل مؤاخذہ ہوگا۔

(١٢) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنِ احْتِيَالِ الْمَرْأَةِ مَعَ الزَّوْجِ وَالضَّرَائِرِ، وَمَا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي ذٰلِكَ

٦٩٧٢ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ، وَيُحِبُّ الْعَسَلَ، وَكَانَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ أَجَازَ عَلٰى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْهُنَّ، فَدَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ، فَاحْتَبَسَ عِنْدَهَا أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ، فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقِيلَ لِي: أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِّنْ قَوْمِهَا عُكَّةَ عَسَلٍ فَسَقَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْهُ شَرْبَةً، فَقُلْتُ: أَمَا وَاللهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَوْدَةَ، وَقُلْتُ لَهَا: إِذَا دَخَلَ عَلَيْكِ فَإِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ، فَقُولِي لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ: لَا، فَقُولِي لَهُ: مَا هٰذِهِ الرِّيحُ؟ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ يُوجَدَ مِنْهُ الرِّيحُ، فَإِنَّهُ سَيَقُولُ: سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ، فَقُولِي لَهُ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ، وَسَأَقُولُ ذٰلِكَ، وَقُولِيهِ أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلٰى سَوْدَةَ قُلْتُ: تَقُولُ سَوْدَةُ: وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كِدْتُ أَنْ

باب: 12- عورت کا اپنے شوہر اور سوکنوں سے حیلہ کرنے کی ممانعت اور اس کے متعلق نبی ﷺ پر جو وحی نازل ہوئی اس کا بیان

[6972] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ میٹھی چیز اور شہد کو بہت پسند کرتے تھے۔ آپ ﷺ جب عصر کی نماز پڑھ لیتے تو اپنی بیویوں کے پاس تشریف لے جاتے اور ان کے قریب ہوتے۔ ایک مرتبہ آپ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے اور ان کے ہاں اس سے زیادہ قیام فرمایا جتنی دیر قیام کا معمول تھا۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ اس کی قوم سے ایک عورت نے انھیں ایک کپی شہد بطور ہدیہ بھیجا ہے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کا شربت پلایا تھا۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا: اللہ کی قسم! اب میں آپ کے متعلق ضرور کوئی حیلہ کروں گی، چنانچہ میں نے اس کا ذکر حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے کیا اور انھیں کہا: جب تمھارے پاس آپ ﷺ تشریف لائیں تو آپ کے قریب بھی آئیں گے۔ اس وقت تم نے یہ کہنا ہوگا: اللہ کے رسول! (کیا) شاید آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ آپ فرمائیں گے: نہیں۔ تم کہنا: پھر یہ بو کیسی ہے؟ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بہت ناگوار تھی کہ آپ کے جسم کے کسی حصے سے بو آئے، چنانچہ آپ ﷺ اس کا یہ جواب دیں گے کہ حفصہ نے مجھے شہد پلایا تھا، اس پر ان سے کہنا کہ شاید شہد کی مکھیوں نے عرفط کا رس چوسا ہوگا۔

أُبَادِئَهُ بِالَّذِي قُلْتِ لِي وَإِنَّهُ لَعَلَى الْبَابِ فَرَقًا مِّنْكِ، فَلَمَّا دَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ قَالَ: «لَا»، قُلْتُ: فَمَا هٰذِهِ الرِّيحُ؟ قَالَ: «سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ»، قُلْتُ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ، قُلْتُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَدَخَلَ عَلٰى صَفِيَّةَ فَقَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ قَالَتْ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ؟ قَالَ: «لَا حَاجَةَ لِي بِهِ»، قَالَتْ: تَقُولُ سَوْدَةُ: سُبْحَانَ اللهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ، قَالَتْ: قُلْتُ لَهَا: اسْكُتِي. [راجع: ٤٩١٢]

میں بھی (رسول اللہ ﷺ سے) یہی بات کہوں گی اور صفیہ! تم نے بھی یہی کہنا ہوگا، چنانچہ آپ ﷺ جب حضرت سودہ ؓ کے ہاں تشریف لے گئے تو ان کا بیان ہے: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں! تمھارے خوف کی وجہ سے قریب تھا کہ میں اس وقت آپ ﷺ سے یہ بات جلدی میں کہہ دوں جبکہ آپ ابھی دروازے ہی پر تھے۔ آخر جب رسول اللہ ﷺ قریب آئے تو میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے کہا: پھر یہ بو کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے تو حفصہ نے شہد پلایا ہے۔'' میں نے کہا: اس شہد کی مکھیوں نے عرفط کا رس چوسا ہوگا۔ جب آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بھی ایسے ہی کہا اور حضرت صفیہ ؓ کے پاس تشریف لے گئے تو انھوں نے بھی یہی کہا۔ پھر جب آپ حضرت حفصہ ؓ کے ہاں تشریف لے گئے تو انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا میں آپ کو شہد کا شربت نہ پلاؤں؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔'' اس پر حضرت سودہ ؓ نے کہا: سبحان اللہ! ہم نے آپ کو شہد سے محروم کر دیا ہے۔ میں نے ان سے کہا: خاموش رہو۔

(١٣) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاِحْتِيَالِ فِي الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُونِ

باب: 13- طاعون سے بھاگنے کے لیے حیلہ کرنا منع ہے

٦٩٧٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ، فَلَمَّا جَاءَ بِسَرْغَ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ، فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا

[6973] حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر ؓ شام (کا علاقہ فتح کرنے کے لیے) روانہ ہوئے۔ جب مقام سرغ پر پہنچے تو انھیں اطلاع ملی کہ شام وبائی بیماری کی لپیٹ میں ہے۔ اس دوران میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمھیں پتہ چلے کہ کسی سرزمین میں وبا پھیلی

عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَّأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِّنْهُ». فَرَجَعَ عُمَرُ مِنْ سَرْغَ. [راجع: ٥٧٢٩]

ہوئی ہے تو وہاں مت جاؤ۔ اور اگر کسی مقام پر وبا پھوٹ پڑے اور تم وہاں موجود ہو تو راہ فرار اختیار کرتے ہوئے وہاں سے نقل مکانی نہ کرو۔" چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مقام سرغ سے واپس آ گئے۔

وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عُمَرَ إِنَّمَا انْصَرَفَ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.

ابن شہاب سالم بن عبداللہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث سن کر واپس ہوئے تھے۔

٦٩٧٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ الْوَجَعَ فَقَالَ: «رِجْزٌ أَوْ عَذَابٌ عُذِّبَ بِهِ بَعْضُ الْأُمَمِ ثُمَّ بَقِيَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَأْتِي الْأُخْرٰى، فَمَنْ سَمِعَ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا يُقْدِمَنَّ عَلَيْهِ، وَمَنْ كَانَ بِأَرْضٍ وَقَعَ بِهَا فَلَا يَخْرُجْ فِرَارًا مِّنْهُ». [راجع: ٣٤٧٣]

[6974] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے طاعون کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: "یہ ایک عذاب ہے جس کے ذریعے سے بعض امتوں کو عذاب دیا گیا تھا۔ اس کے بعد اس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا تھا جو کبھی آتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے۔ جو کوئی کسی سرزمین میں اس کے پھیلنے کے متعلق سنے تو وہاں نہ جائے، لیکن اگر کوئی کسی مقام پر ہو اور وہاں یہ وبا پھوٹ پڑے تو وہاں سے بھاگنے کی کوشش نہ کرے۔"

فائدہ: اللہ کی تقدیر تو واقع ہو کر رہتی ہے، پھر وبائی امراض سے احتیاطی تدابیر کے کیا معنی؟ کہ وہاں سے مت نکلو جہاں وبا پھیلی ہو اور وہاں مت جاؤ جہاں وبا پھیلی ہو! اس کا بہترین جواب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیا تھا۔ جب ان سے حضرت عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المومنین! کیا آپ اللہ کی تقدیر سے فرار ہونا چاہتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف فرار ہوتے ہیں۔ اگر تم ایسی وادی میں پڑاؤ کرو جہاں سرسبز اور خشک علاقہ ہو، اگر سرسبز علاقے میں اپنے اونٹ چراؤ تو یہ اللہ کی تقدیر ہے اور اگر خشک علاقے میں اونٹ چریں تو بھی اللہ کی تقدیر ہے۔[1]

(١٤) بَابٌ: فِي الْهِبَةِ وَالشُّفْعَةِ

باب: 14- ہبہ اور شفعہ کے متعلق حیلہ کرنے کا بیان

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنْ وَّهَبَ هِبَةً أَلْفَ دِرْهَمٍ أَوْ أَكْثَرَ حَتّٰى مَكَثَ عِنْدَهُ سِنِينَ وَاحْتَالَ

بعض لوگوں نے کہا ہے: اگر کسی نے ایک ہزار یا اس سے زیادہ درہم کسی دوسرے کو ہبہ کیے حتی کہ وہ اس کے

1 صحيح البخاري، الطب، حديث: 5729.

فِي ذٰلِكَ ثُمَّ رَجَعَ الْوَاهِبُ فِيهَا، فَلَا زَكَاةَ عَلٰى وَاحِدٍ مِّنْهُمَا، فَخَالَفَ الرَّسُولَ ﷺ فِي الْهِبَةِ وَأَسْقَطَ الزَّكَاةَ.

پاس کئی سال رہے، پھران میں اس طرح حیلہ کیا کہ ہبہ کرنے والے نے وہ درہم اس سے واپس لے لیے تو ان دونوں میں سے کسی پر بھی زکاۃ واجب نہیں۔ ان حضرات نے ہبہ کے معاملے میں رسول اللہ ﷺ کی کھلی مخالفت کی ہے، مزید برآں انھوں نے زکاۃ بھی ساقط کر دی ہے۔

٦٩٧٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ، لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ». [راجع: ٢٥٨٩]

[6975] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنے ہبہ کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو خود چاٹ جاتا ہے۔ ہمارے لیے اس طرح کی بری مثال مناسب نہیں۔''

٦٩٧٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ. [راجع: ٢٢١٣]

[6976] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے شفعہ کا حق ہر اس چیز میں دیا ہے جو تقسیم نہ کی گئی ہو۔ جب حد بندی ہو جائے اور راستے الگ الگ کر دیے جائیں تو پھر شفعہ نہیں ہوتا۔

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: اَلشُّفْعَةُ لِلْجِوَارِ، ثُمَّ عَمَدَ إِلٰى مَا شَدَّدَهُ فَأَبْطَلَهُ، وَقَالَ: إِنِ اشْتَرٰى دَارًا فَخَافَ أَنْ يَّأْخُذَهَا الْجَارُ بِالشُّفْعَةِ فَاشْتَرٰى سَهْمًا مِّنْ مِّائَةِ سَهْمٍ، ثُمَّ اشْتَرَى الْبَاقِيَ، وَكَانَ لِلْجَارِ الشُّفْعَةُ فِي السَّهْمِ الْأَوَّلِ وَلَا شُفْعَةَ لَهُ فِي بَاقِي الدَّارِ، وَلَهُ أَنْ يَّحْتَالَ فِي ذٰلِكَ.

اس کے باوجود بعض لوگوں نے کہا ہے: شفعہ کا حق پڑوسی اور ہمسائے کو بھی ہوتا ہے۔ پھر جس چیز (ہمسائے کے حق شفعہ) کو مضبوط کیا تھا اسے خود ہی باطل قرار دیا اور کہا کہ اگر کسی نے کوئی گھر خریدا، پھر اسے خطرہ محسوس ہوا کہ اس کا پڑوسی شفعے کی بنیاد پر اس سے گھر لے لے گا تو اسے چاہیے کہ وہ مکان کے سو حصوں میں سے پہلے ایک حصہ خرید لے، پھر باقی حصے خرید کرے۔ ایسی صورت میں پڑوسی کو صرف پہلے خرید کردہ حصے میں شفعے کا حق ہو گا۔ مکان کے باقی حصوں میں اسے حق شفعہ حاصل نہیں ہو گا۔ خریدار اس مکان کے متعلق اس قسم کا حیلہ کر سکتا ہے۔

٦٩٧٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيدِ قَالَ: جَاءَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى مَنْكِبِي فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى سَعْدٍ، فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ لِلْمِسْوَرِ: أَلَا تَأْمُرُ هٰذَا أَنْ يَشْتَرِيَ مِنِّي بَيْتِي الَّذِي فِي دَارِي؟ فَقَالَ: لَا أَزِيدُهُ عَلَى أَرْبَعِمِائَةٍ، إِمَّا مُقَطَّعَةٍ وَإِمَّا مُنَجَّمَةٍ، قَالَ: أُعْطِيتُ خَمْسَمِائَةٍ نَقْدًا فَمَنَعْتُهُ، وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ» مَا بِعْتُكَهُ أَوْ قَالَ: مَا أَعْطَيْتُكَهُ.

[6977] حضرت عمرو بن شرید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت مسور بن مخرمہ ؓ آئے اور انھوں نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا، پھر میں ان کے ساتھ حضرت سعد بن مالک کے پاس گیا۔ (وہاں) ابو رافع نے حضرت مسور سے کہا: کیا تم حضرت سعد ؓ سے میری سفارش نہیں کرتے کہ وہ میرا مکان خرید لیں جو میری حویلی میں ہے؟ انھوں نے کہا: میں تو چار سو درہم سے زیادہ نہیں دوں گا اور وہ بھی قسطوں میں ادا کروں گا۔ ابو رافع نے کہا: مجھے تو اس کے پانچ سو نقد مل رہے تھے لیکن میں نے انکار کر دیا۔ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا: ''ہمسایہ اپنے قرب کے باعث زیادہ حق دار ہے۔'' تو میں تمھیں یہ مکان فروخت نہ کرتا یا تجھے نہ دیتا۔

قُلْتُ لِسُفْيَانَ: إِنَّ مَعْمَرًا لَّمْ يَقُلْ هٰكَذَا، قَالَ: لٰكِنَّهُ قَالَهُ لِي هٰكَذَا. [راجع: ٢٢٥٨]

(راوی کہتا ہے کہ) میں نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا کہ معمر نے تو اس طرح بیان نہیں کیا۔ سفیان نے کہا: لیکن مجھے تو ابراہیم بن میسرہ نے یہ حدیث اسی طرح نقل کی ہے۔

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبِيعَ الشُّفْعَةَ فَلَهُ أَنْ يَحْتَالَ حَتّٰى يُبْطِلَ الشُّفْعَةَ، فَيَهَبُ الْبَائِعُ لِلْمُشْتَرِي الدَّارَ وَيَحُدُّهَا وَيَدْفَعُهَا إِلَيْهِ، وَيُعَوِّضُهُ الْمُشْتَرِي أَلْفَ دِرْهَمٍ، فَلَا يَكُونُ لِلشَّفِيعِ فِيهَا شُفْعَةٌ.

بعض لوگ کہتے ہیں: جب کوئی اپنا مکان فروخت کرنے کا ارادہ کرے تو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ حیلہ کرے اور حق شفعہ کو غیر مؤثر کرے۔ وہ اس طرح کہ بیچنے والا، خریدار کو وہ مکان ہبہ کر دے اور اس کی حد بندی کر کے اس کے حوالے کر دے۔ پھر خریدار، اس ہبہ کے معاوضے میں مالک کو ایک ہزار بطور معاوضہ ادا کر دے اس طرح شفعہ کرنے والے کو اس میں شفعہ کرنے کا حق نہیں رہے گا۔

٦٩٧٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ: أَنَّ سَعْدًا سَاوَمَهُ بَيْتًا بِأَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالٍ، فَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ

[6978] حضرت ابو رافع ؓ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن مالک ؓ نے ان کے ایک مکان کی چار سو مثقال قیمت لگائی۔ انھوں نے کہا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ نہ سنا ہوتا کہ ''ہمسایہ اپنی ہمسائیگی کی وجہ سے زیادہ

رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ لَمَا أَعْطَيْتُكَهُ. [راجع: ٢٢٥٨]

حق دار ہے" تو میں یہ مکان تمھیں نہ دیتا۔

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنِ اشْتَرٰى نَصِيبَ دَارٍ فَأَرَادَ أَنْ يُبْطِلَ الشُّفْعَةَ وَهَبَ مَا اشْتَرَاهُ لِابْنِهِ الصَّغِيرِ، وَلَا يَكُونُ عَلَيْهِ يَمِينٌ.

(اس کے باوجود) بعض لوگ کہتے ہیں: اگر کسی نے مکان کا کچھ حصہ خریدا اور وہ چاہتا ہے کہ حق شفعہ کو باطل کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے نابالغ بیٹے کو ہبہ کر دے، اس صورت میں نابالغ پر قسم نہیں ہوگی۔

(١٥) بَابُ احْتِيَالِ الْعَامِلِ لِيُهْدٰى لَهُ

باب:15- عامل کا تحفہ لینے کے لیے حیلہ کرنا

٦٩٧٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا عَلٰى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ، فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ قَالَ: هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ حَتّٰى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا؟» ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ! فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِيَ اللهُ فَيَأْتِي فَيَقُولُ: هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي، أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ حَتّٰى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ؟ وَاللهِ! لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَلَأَعْرِفَنَّ أَحَدًا مِّنْكُمْ لَقِيَ اللهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَّهُ رُغَاءٌ، أَوْ بَقَرَةً لَّهَا خُوَارٌ، أَوْ شَاةً تَيْعَرُ»، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ بَيَاضُ إِبْطِهِ، يَقُولُ: «اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟» بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي. [راجع: ٩٢٥]

[6979] حضرت ابوحمید ساعدی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو بنوسلیم کے صدقات وصول کرنے کے لیے عامل بنایا جسے ابن لتبیہ کہا جاتا تھا۔ جب وہ صدقات لے کر واپس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے حساب کتاب لیا۔ اس نے کہا: یہ تمھارا مال ہے اور یہ (میرا) ہدیہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر تو سچا ہے تو اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا، وہیں یہ تحائف تیرے پاس آجاتے۔" اس کے بعد آپ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا، اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: "امابعد! میں تم میں سے کسی کو اس کام پر عامل بناتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے، پھر وہ شخص میرے پاس آکر کہتا ہے: یہ تمھارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ وہ اپنے والدین کے گھر کیوں نہیں بیٹھا رہا تاکہ وہیں اسے ہدایا پہنچ جائیں؟ اللہ کی قسم! تم میں سے جو بھی حق کے بغیر کوئی چیز لے گا، وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس چیز کو اٹھائے ہوئے ہوگا۔ میں تم میں سے ہر اس شخص کو پہچان لوں گا جو اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ وہ اونٹ اٹھائے ہوئے ہوگا جو بلبلا رہا ہوگا یا گائے اٹھائے ہوئے ہوگا جو اپنی آواز نکال رہی ہوگی یا

بکری اٹھائے ہوئے ہوگا جو ممیا رہی ہوگی۔'' پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے حتی کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! میں نے تیرا حکم لوگوں تک پہنچا دیا ہے؟'' راوی کہتا ہے: یہ منظر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور میرے کانوں نے ان باتوں کو سنا۔

٦٩٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: قَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: «الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ». [راجع: ٢٢٥٨]

[6980] حضرت ابو رافع ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''پڑوسی اپنی ہمسائیگی کی وجہ سے زیادہ حق دار ہے۔''

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنِ اشْتَرَى دَارًا بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَحْتَالَ حَتَّى يَشْتَرِيَ الدَّارَ بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَيَنْقُدَهُ تِسْعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَتِسْعَمِائَةِ دِرْهَمٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ، وَيَنْقُدَهُ دِينَارًا بِمَا بَقِيَ مِنَ الْعِشْرِينَ أَلْفَ، فَإِنْ طَلَبَ الشَّفِيعُ أَخَذَهَا بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَإِلَّا فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَى الدَّارِ، فَإِنِ اسْتُحِقَّتِ الدَّارُ رَجَعَ الْمُشْتَرِي عَلَى الْبَائِعِ بِمَا دَفَعَ إِلَيْهِ وَهُوَ تِسْعَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ وَتِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ دِرْهَمًا وَدِينَارٌ، لِأَنَّ الْبَيْعَ حِينَ اسْتُحِقَّ انْتَقَضَ الصَّرْفُ فِي الدَّارِ، فَإِنْ وَجَدَ بِهٰذِهِ الدَّارِ عَيْبًا وَلَمْ تُسْتَحَقَّ فَإِنَّهُ يَرُدُّهَا عَلَيْهِ بِعِشْرِينَ أَلْفًا.

(اس کے باوجود) بعض لوگوں نے کہا ہے: اگر کسی نے بیس ہزار درہم میں مکان خریدا تو (اسقاط حق شفعہ کے لیے) حیلہ کرنے میں کوئی قباحت نہیں کہ بیس ہزار درہم کا سودا کرے لے، پھر مکان کے مالک کو نو ہزار نو سو ننانوے درہم نقد دے دے اور بیس ہزار میں سے باقی (دس ہزار ایک) درہم کے عوض اسے ایک دینار دے دے۔ اس صورت میں اگر شفعہ کرنے والا اس مکان کو لینا چاہے گا تو اسے بیس ہزار ہی میں لینا ہوگا ورنہ اسے مکان کے سلسلے میں کوئی اختیار نہیں ہوگا۔ پھر اگر مکان کا کوئی اور حق دار نکل آیا تو خریدار، فروخت کرنے والے سے وہی رقم واپس لے گا جو اس نے دی ہے اور وہ نو ہزار نو سو ننانوے درہم اور ایک دینار ہے کیونکہ اس گھر کا جب اور کوئی حق دار نکل آیا تو بیع صرف جو دینار کے متعلق ہوئی تھی ختم ہوگئی۔ اور اگر اس گھر میں کوئی عیب ثابت ہوا اور اس کا کوئی دوسرا حق دار نہ نکلا تو وہ اسے بیس ہزار درہم کے عوض واپس کرے گا۔

قَالَ: فَأَجَازَ هٰذَا الْخِدَاعَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «بَيْعُ الْمُسْلِمِ لَا دَاءَ وَلَا

ابوعبداللہ امام بخاری ؒ کہتے ہیں: ان لوگوں نے مسلمانوں کے درمیان مکر و فریب کو جائز رکھا، حالانکہ نبی

خِبْثَةَ وَلَا غَائِلَةَ».

ﷺ نے فرمایا ہے: ''ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کی خرید و فروخت میں کوئی عیب، خباثت اور آفت نہیں ہونی چاہیے۔''

٦٩٨١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الشَّرِيدِ: أَنَّ أَبَا رَافِعٍ سَاوَمَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بَيْتًا بِأَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالٍ، قَالَ: وَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ» مَا أَعْطَيْتُكَ. [راجع: ٢٢٥٨]

[6981] حضرت عمرو بن شرید سے روایت ہے کہ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایک گھر چار سو مثقال میں فروخت کیا اور فرمایا: اگر میں نے نبی ﷺ سے یہ بات نہ سنی ہوتی کہ ''پڑوسی ہمسائیگی کا زیادہ حق دار ہے'' تو میں آپ کو یہ گھر فروخت نہ کرتا۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

91- كِتَابُ التَّعْبِيرِ

خوابوں کی تعبیر کا بیان

(١) بَابٌ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

٦٩٨٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْهُ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، فَكَانَ يَأْتِي حِرَاءَ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ - وَهُوَ التَّعَبُّدُ - اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ، وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى خَدِيجَةَ فَتُزَوِّدُهُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ، فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فِيهِ فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ،

باب:1- رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز سچے خواب سے ہوا

[6982] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز بحالت نیند سچے خواب کے ذریعے سے ہوا۔ آپ ﷺ جو خواب بھی دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح سامنے آجاتا۔ آپ غار حراء میں تشریف لاتے اور اس میں تنہا چند راتیں عبادت کرتے۔ ان چند راتوں کا توشہ بھی ساتھ لاتے۔ پھر جب حضرت خدیجہ ؓ کے پاس واپس تشریف لے جاتے تو وہ اتنا ہی توشہ آپ کے ہمراہ کر دیتیں حتی کہ اچانک آپ کے پاس حق آگیا جبکہ آپ غار حرا میں تھے، چنانچہ اس میں فرشتہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: پڑھیے۔ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ آخر اس نے مجھے پکڑ لیا اور زور سے دبایا جس کی وجہ سے مجھے بہت تکلیف ہوئی، پھر اس نے مجھے چھوڑ کر کہا: پڑھیے۔ میں نے کہا: میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ پھر اس نے اس طرح دبایا کہ میں بے قابو ہو گیا۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا: پڑھیے! میں نے کہا: میں پڑھا ہوا نہیں

ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾» [العلق: ١-٥] فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى خَدِيجَةَ فَقَالَ: «زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي»، فَزَمَّلُوهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ: «يَا خَدِيجَةُ! مَا لِي؟» وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ وَقَالَ: «قَدْ خَشِيتُ عَلَيَّ» فَقَالَتْ لَهُ: كَلَّا أَبْشِرْ. فَوَاللهِ! لَا يُخْزِيكَ اللهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ، ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتّٰى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى ابْنِ قُصَيٍّ - وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخُو أَبِيهَا وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ، فَيَكْتُبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْإِنْجِيلِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ - فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: أَيِ ابْنَ عَمِّ! اِسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ، فَقَالَ وَرَقَةُ: ابْنَ أَخِي! مَاذَا تَرٰى؟ فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا رَأٰى، فَقَالَ وَرَقَةُ: هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلٰى مُوسٰى، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا أَكُونُ حَيًّا حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ؟» فَقَالَ وَرَقَةُ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا، ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتّٰى حَزِنَ النَّبِيُّ ﷺ فِيمَا بَلَغَنَا

ہوں تو اس نے مجھے تیسری مرتبہ پکڑا اور خوب دبایا یہاں تک کہ میں نے بے حد تکلیف محسوس کی۔ آخر چھوڑ کر اس نے مجھ سے کہا: اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا کیا حتی کہ مَالَمْ یَعْلَمْ تک پہنچا۔ آپ ﷺ ان آیات کو ساتھ لے کر وہاں سے واپس آئے، اس وقت آپ کی گردن اور کندھے کے درمیان کا گوشت حرکت کر رہا تھا حتی کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا: ''مجھے چادر اوڑھا دو۔ مجھے چادر اوڑھا دو۔'' انھوں نے آپ کو چادر میں لپیٹ دیا، پھر جب آپ کا خوف و ہراس دور ہوا تو آپ نے فرمایا: ''خدیجہ! میرا حال کیا ہو گیا ہے؟'' پھر آپ نے اپنی سرگزشت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے۔'' حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا، آپ شاد رہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں، سچی بات کرتے ہیں، ناداروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کی راہ میں آنے والی مصیبتوں میں مدد کرتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزی بن قصی کے پاس لائیں جو ان کے چچازاد تھے اور وہ زمانۂ جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے اور وہ عربی لکھ لیتے تھے، اور اللہ کی توفیق سے وہ عربی میں انجیل کا ترجمہ لکھا کرتے تھے، نیز وہ اس وقت بہت بوڑھے ہو چکے تھے حتی کہ ان کی بینائی بھی جاتی رہی تھی۔ ان سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: برادرم! اپنے بھتیجے کی بات غور سے سنیں۔ ورقہ نے پوچھا: بھتیجے! تم کیا دیکھتے ہو؟ نبی ﷺ نے جو دیکھا تھا اسے ذکر کر دیا۔ ورقہ نے سن کر کہا: یہ تو وہی ناموس ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔ کاش! میں ایام نبوت میں نوجوان ہوتا اور زندہ رہتا جب تمھیں تمھاری

حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدّٰى مِنْ رُؤُسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ، فَكُلَّمَا أَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِّكَيْ يُلْقِيَ مِنْهُ نَفْسَهُ تَبَدّٰى لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّكَ رَسُولُ اللهِ حَقًّا، فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَأْشُهُ وَتَقِرُّ نَفْسُهُ فَيَرْجِعُ، فَإِذَا طَالَتْ عَلَيْهِ فَتْرَةُ الْوَحْيِ، غَدَا لِمِثْلِ ذٰلِكَ، فَإِذَا أَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ تَبَدّٰى لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ. [راجع: ٣]

قوم یہاں سے نکال دے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ مجھے یہاں سے نکال دیں گے؟'' ورقہ نے کہا: ہاں، جب بھی آپ جیسا کوئی پیغام لے کر آیا تو اس کے ساتھ دشمنی کی گئی۔ اور اگر میں نے تمھارے وہ دن پا لیے تو میں تمھاری بھرپور مدد کروں گا۔ لیکن کچھ ہی دنوں بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد وحی کا سلسلہ بھی منقطع ہو گیا۔ (راوی کہتا ہے کہ) ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ نبی ﷺ کو اس وجہ سے اس قدر غم تھا کہ آپ نے کئی مرتبہ پہاڑ کی بلند چوٹی سے خود کو گرا دینا چاہا لیکن جب بھی آپ کسی پہاڑ کی چوٹی پر چڑھتے تا کہ اس پر سے خود کو گرا دیں تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نمودار ہو کر فرماتے: یا محمد! یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں، اس سے آپ ﷺ کو سکون ملتا اور واپس آ جاتے، لیکن جب سلسلۂ وحی زیادہ دنوں تک رکا رہا تو ایک مرتبہ آپ نے دوبارہ ایسا ارادہ کیا۔ جب آپ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سامنے آئے اور انھوں نے آپ ﷺ سے اسی طرح کی بات پھر کہی۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿فَالِقُ ٱلْإِصْبَاحِ﴾ [الأنعام: ٩٦] ضَوْءُ الشَّمْسِ بِالنَّهَارِ، وَضَوْءُ الْقَمَرِ بِاللَّيْلِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: فَالِقُ الْإِصْبَاحِ سے مراد ہے: دن کے وقت سورج کی روشنی اور رات کے وقت چاند کی روشنی۔

(٢) بَابُ رُؤْيَا الصَّالِحِينَ

باب: 2- نیک لوگوں کے خواب

وَقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿لَّقَدْ صَدَقَ ٱللَّهُ رَسُولَهُ ٱلرُّءْيَا بِٱلْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ ٱلْمَسْجِدَ ٱلْحَرَامَ إِن شَآءَ ٱللَّهُ ءَامِنِينَ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿فَتْحًا قَرِيبًا﴾ [الفتح: ٢٧].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کا خواب سچا کر دکھایا، ایک حقیقت تھی کہ تم ان شاء اللہ مسجد حرام میں امن کے ساتھ داخل ہو گے ...... ایک قریبی فتح تمھیں عطا فرما دی۔''

٦٩٨٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ،

[6983] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ». [انظر: ٦٩٩٤]

ﷺ نے فرمایا: ''کسی نیک آدمی کا اچھا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتا ہے۔''

(٣) بَابُ الرُّؤْيَا مِنَ اللهِ

باب:3- خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے

٦٩٨٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى - هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ - قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ مِنَ اللهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ». [راجع: ٣٢٩٢]

[6984] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سچے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے دکھائے جاتے ہیں۔''

٦٩٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللهِ، فَلْيَحْمَدِ اللهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ». [انظر: ٦٩٨٩، ٧٠٤٥]

[6985] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے، لہٰذا وہ اس وقت اللہ کی حمد و ثنا کرے اور اسے کسی سے بیان کرے۔ اور اگر اس کے برعکس کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو یہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، لہٰذا وہ اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور کسی سے اس خواب کا ذکر نہ کرے، اس طرح یہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔''

(٤) بَابٌ: اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

باب:4- اچھا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے

٦٩٨٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ - وَّأَثْنٰى عَلَيْهِ خَيْرًا، لَقِيتُهُ بِالْيَمَامَةِ - عَنْ أَبِيهِ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ

[6986] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی دراندازی

أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْهُ وَلْيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ». [راجع: ٣٢٩٢]

کا نتیجہ ہوتا ہے، لہٰذا جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے تو اس سے (اللہ کی) پناہ مانگے اور اپنی بائیں جانب تھوک دے، پھر یہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔"

وَعَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ایک روایت میں عبداللہ بن ابو قتادہ اپنے باپ ابو قتادہ ؓ سے، وہ نبی ﷺ سے یہ حدیث اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

٦٩٨٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ».

[6987] حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: "مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔"

رَوَاهُ ثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ وَإِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَشُعَيْبٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

یہ روایت ثابت، حمید، اسحاق بن عبداللہ اور حضرت شعیب نے حضرت انس ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

٦٩٨٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ». [انظر: ٧٠١٧]

[6988] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔"

٦٩٨٩ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَّالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَّزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ». [راجع: ٦٩٨٥]

[6989] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اچھا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔"

فائدہ: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ نبوت کے ختم ہونے کے بعد یہ دعویٰ کرنا کہ نبوت کے کچھ اجزا ابھی باقی ہیں بہت مشکل امر ہے، اس لیے مذکورہ حدیث کی تشریح میں مندرجہ ذیل توجیہات کی گئی ہیں: ○ اگر نبی خواب دیکھتا ہے تو حقیقی طور پر نبوت کا جز ہے اور اگر کوئی امتی اچھا خواب دیکھتا ہے تو اس کے مجازی معنی مراد ہوں گے۔ ○ اس سے مراد حضرات انبیاء علیہم السلام کے خوابوں کے موافق خواب دیکھنا ہے۔ یہ مراد نہیں کہ نبوت کا کوئی حصہ باقی ہے۔ ○ اچھا خواب علم نبوت کا حصہ ہے، نبوت کا جز نہیں کیونکہ علم نبوت تو قیامت تک باقی رہے گا۔ ○ پسندیدہ اور سچا خواب صداقت کے اعتبار سے نبوت سے مشابہت رکھتا ہے۔[1] کچھ حضرات نے اس کی توجیہ بایں طور بیان کی ہے کہ وحی کی ابتدا سے رسول اللہ ﷺ کی وفات تک تیئیس سال کی مدت ہے، ان میں تیرہ سال مکہ مکرمہ میں اور دس سال مدینہ منورہ میں وحی نازل ہوتی رہی اور ابتدائی زمانۂ نبوت میں چھ ماہ تک خواب میں وحی نازل ہوتی رہی۔ یہ نصف سال ہے۔ اس طرح تیئیس سال کا نصف چھیالیس ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے اچھے خواب کو نبوت کا چھیالیسواں حصہ قرار دیا گیا ہے۔ واللہ أعلم.

(٥) بَابُ الْمُبَشِّرَاتِ

باب:5- مبشرات کا بیان

٦٩٩٠ - حَدَّثَنِي أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ»، قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ».

[6990] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''نبوت میں سے اب صرف مبشرات باقی رہ گئی ہیں۔'' صحابۂ کرام نے پوچھا: مبشرات سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ''(مبشرات) اچھے خواب ہیں۔''

(٦) بَابُ رُؤْيَا يُوسُفَ

باب:6- حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب کا بیان

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَـٰٓأَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَـٰجِدِينَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾ [يوسف: ٤-٦]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جب یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا تھا: ابا جان! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے، سورج اور چاند مجھے سجدہ کر رہے ہیں...... سب کچھ جاننے والا کمال حکمت والا ہے۔''

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَـٰٓأَبَتِ هَـٰذَا تَأْوِيلُ رُءْيَـٰىَ مِن قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَأَلْحِقْنِي بِٱلصَّـٰلِحِينَ﴾ [يوسف: ١٠٠-١٠١]

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''(یوسف علیہ السلام نے کہا:) ابا جان! یہ ہے میرے اس خواب کی تعبیر جو میں نے بہت پہلے دیکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو حقیقت بنا دیا...... اور مجھے

1 فتح الباري: 455/12.

نیک لوگوں میں شامل کر لے۔" تک۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: فَاطِرٌ وَّالْبَدِيعُ وَالْمُبْدِعُ وَالْبَارِئُ وَالْخَالِقُ وَاحِدٌ، مِنَ الْبَدْءِ وَبَادِئِهِ.

ابوعبداللہ (امام بخاری) رحمہ اللہ نے فرمایا: فاطر، بدیع، مبدع، باری اور خالق ہم معنی ہیں۔ اور بدء اور بادہ سے ہے کے معنی جنگل اور دیہات ہیں۔

(٧) بَابُ رُؤْيَا إِبْرَاهِيمَ

باب: 7- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خواب کا بیان

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ﴾ [الصافات: ١٠٢-١٠٥]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "پھر جب وہ (بیٹا) ان کے ہمراہ دوڑ دھوپ کی عمر کو پہنچ گیا...... ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح صلہ دیتے ہیں۔"

قَالَ مُجَاهِدٌ: أَسْلَمَا: سَلَّمَا مَا أُمِرَا بِهِ. وَتَلَّهُ: وَضَعَ وَجْهَهُ بِالْأَرْضِ.

مجاہد نے کہا: اَسْلَمَا کے معنی ہیں: دونوں اس حکم کے سامنے جھک گئے جو انھیں دیا گیا تھا۔ تَلَّهٗ کے معنی ہیں: انھوں نے اس کی پیشانی زمین پر رکھی، یعنی اسے اوندھا لٹا دیا۔

(٨) بَابُ التَّوَاطُؤِ عَلَى الرُّؤْيَا

باب: 8- خواب پر اتفاق، یعنی ایک ہی خواب کئی آدمی دیکھیں

٦٩٩١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أُنَاسًا أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، وَأَنَّ أُنَاسًا أُرُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْتَمِسُوهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ». [راجع: ١١٥٨]

[6991] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں کو خواب میں شب قدر سات آخری تاریخوں میں دکھائی گئی جبکہ کچھ لوگوں کو دکھائی گئی کہ وہ آخری دس تاریخوں میں ہوگی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "تم اسے آخری سات تاریخوں میں تلاش کرو۔"

(٩) بَابُ رُؤْيَا أَهْلِ السُّجُونِ وَالْفَسَادِ وَالشِّرْكِ

باب: 9- قیدیوں، فسادیوں اور مشرکین کے خواب

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ﴾ [يوسف: ٣٦-٥٠]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ دو اور نوجوان بھی قید خانے میں داخل ہوئے...... تم اپنے مالک

کے پاس جاؤ۔‘‘

وَقَالَ الْفُضَيْلُ لِبَعْضِ الْأَتْبَاعِ: يَا عَبْدَ اللهِ! أَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ؟ وَادَّكَرَ: افْتَعَلَ، مِنْ ذَكَرْتُ، بَعْدَ أُمَّةٍ: قَرْنٍ، وَيُقْرَأُ: أَمَهٍ: نِسْيَانٍ.

حضرت فضیل نے اپنے پیرکاروں میں سے کسی کو کہا: اے عبداللہ! کیا متفرق رب بہتر ہیں یا ایک ہی اللہ جو سب پر غالب ہے؟ وادّکر یہ لفظ ذکرتُ سے باب افتعال ہے۔ أُمَّةٍ کے معنی ہیں: قرن، یعنی زمانہ۔ اسے أَمَهٍ بھی پڑھا گیا ہے جس کے معنی ہیں: بھول۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَعْصِرُونَ الْأَعْنَابَ وَالدُّهْنَ. تُحْصِنُونَ: تَحْرُسُونَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: يَعْصِرُوْنَ کے معنی ہیں: انگور نچوڑیں گے اور تیل نکالیں گے۔ تُحْصِنُونَ کے معنی ہیں: جس کی تم حفاظت کرو گے۔

فائدہ: ان آیات سے خواب کے متعلق درج ذیل نکات اخذ کیے جا سکتے ہیں: ○ قیدیوں، فسادیوں اور بے دین لوگوں کے خواب بھی بعض اوقات سچے اور قابل تعبیر ہوتے ہیں۔ ○ کاروباری مصروفیات اور ذہنی رجحانات کا خواب پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ ○ خواب کی تعبیر کے لیے کسی نیک سیرت، بااخلاق اور تجربہ کار آدمی کا انتخاب کرنا چاہیے جو ضرورت پڑنے پر حفاظتی تدابیر بھی بتا سکے۔ ○ خوابوں کی تعبیر بتانا بہترین ذریعۂ تبلیغ ہے۔ رسول اللہ ﷺ بھی اس ذریعے کو استعمال کرتے تھے۔ ○ جو خواب پراگندہ خیالات کی پیداوار ہوں وہ قابل تعبیر نہیں ہوتے لیکن یہ معلوم کرنے کے لیے گہری بصیرت کی ضرورت ہے۔ ○ جس خواب کی تعبیر کے متعلق شرح صدر نہ ہو، اس کے متعلق جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے بلکہ اس سے صاف صاف معذرت کر لی جائے۔

٦٩٩٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ ثُمَّ أَتَانِي الدَّاعِي لَأَجَبْتُهُ». [راجع: ٣٣٧٢]

[6992] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اگر میں اتنے دن قید میں رہتا جتنے دن حضرت یوسف علیہ السلام ٹھہرے رہے، پھر میرے پاس بلانے والا آتا تو میں اس کی دعوت کو فوراً قبول کر لیتا۔‘‘

(١٠) بَابُ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ

باب: 10- جس نے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا

٦٩٩٣ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ

[6993] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ’’جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو (کسی دن) وہ مجھے بیداری

رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ، وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي».

میں بھی دیکھ لے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔"

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ ابْنُ سِيرِينَ: إِذَا رَآهُ فِي صُورَتِهِ. [راجع: ١١٠]

ابو عبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ ابن سیرین نے بیان کیا: جب کوئی شخص آپ ﷺ کو آپ کی اپنی اصلی صورت میں دیکھے۔

٦٩٩٤ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ رَّآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي، وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ». [راجع: ٦٩٨٣]

[6994] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے واقعی مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔"

٦٩٩٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَمَنْ رَّأَى شَيْئًا يَّكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثًا وَّلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَرَاءَى بِي». [راجع: ٣٢٩٢]

[6995] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہیں، لہٰذا جو شخص کوئی برا خواب دیکھے تو وہ بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے، اس طرح یہ خواب اس کے لیے نقصان دہ نہیں ہو گا۔ اور شیطان کبھی میری شکل میں نہیں آ سکتا۔"

٦٩٩٦ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَلِيٍّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: قَالَ أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ رَّآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ».

[6996] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا۔"

تَابَعَهُ يُونُسُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ. [راجع: ٣٢٩٢]

زبیدی کی زہری سے روایت کرنے میں یونس اور زہری کے بھتیجے نے متابعت کی ہے۔

٦٩٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَكَوَّنُنِي».

[6997] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا کیونکہ شیطان مجھ جیسا نہیں بن سکتا۔''

فائدہ: یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ شیطان خواب کے اندر رسول اللہ ﷺ کا روپ دھار کر دراندازی نہیں کر سکتا مگر یہ ممکن ہے کہ وہ کسی دوسری شکل میں آ کر یہ باور کرائے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس صورت حال میں وہ شخص تو دھوکا نہیں کھا سکتا جس نے آپ کو زندگی میں بچشم خود دیکھا تھا یا وہ آپ کے حلیے مبارک سے واقف ہے لیکن عام آدمی جسے آپ کے حلیے سے کوئی آشنائی نہیں وہ یقیناً دھوکا کھا سکتا ہے۔ اس صورت میں اگر بحالت خواب ایسا حکم دیا جائے جو ظاہری طور پر اسلامی تعلیمات سے ٹکراتا ہے تو اس کی طرف قطعاً التفات نہیں کیا جائے گا کیونکہ اسلام مکمل ہو چکا ہے اور اس قسم کا خواب شرعی طور پر کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ واضح رہے کہ اگر کوئی رسول اللہ ﷺ کے حلیہ مبارک کی دل آویزی اور حسن و رعنائی کو الفاظ میں دیکھنے کا خواہش مند ہو تو وہ شیخ ابراہیم بن عبداللہ حازمی کی تالیف "الرسول كأنك تراه" کا مطالعہ کرے جسے راقم الحروف نے ''آئینۂ جمال نبوت'' کے نام سے اردو میں ڈھالا ہے اور دارالسلام نے اسے انتہائی خوبصورت انداز میں شائع کیا ہے۔

(١١) بَابُ رُؤْيَا اللَّيْلِ

باب: 11- رات کے خواب کا بیان

رَوَاهُ سَمُرَةُ.

اس سے متعلقہ حدیث حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے۔

٦٩٩٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ الْبَارِحَةَ إِذْ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ حَتَّى وُضِعَتْ فِي يَدِي».

[6998] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مجھے جوامع کلمات دیے گئے ہیں اور رعب کے ذریعے سے میری مدد کی گئی ہے۔ میں گزشتہ رات سویا ہوا تھا کہ اچانک مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں پیش کی گئیں حتی کہ انھیں میرے ہاتھ پر رکھ دیا گیا۔''

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَذَهَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنْتُمْ تَنْتَقِلُونَهَا. [راجع: ٢٩٧٧]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ تو دنیا سے تشریف لے گئے اور تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو۔

٦٩٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِّنْ أُدْمِ الرِّجَالِ، لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِّنَ اللِّمَمِ، قَدْ رَجَّلَهَا تَقْطُرُ مَاءً، مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ - أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ - يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَسَأَلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقِيلَ: الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، وَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، فَسَأَلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقِيلَ: الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ». [راجع: ٣٤٤٠]

[6999] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے آج رات خود کو کعبہ کے پاس دیکھا، پھر میں نے وہاں ایک گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا۔ وہ گندمی رنگ کے سب سے خوبصورت آدمی کی طرح تھے۔ اس کے لمبے بال تھے جیسے تم خوبصورت لمبے بالوں والے آدمی دیکھتے ہو۔ اس نے بالوں میں کنگھی کر رکھی تھی جبکہ ان سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ وہ دو آدمیوں کے سہارے یا ان کے شانوں کے سہارے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ مجھے بتایا گیا: یہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ پھر اچانک میں نے سخت گھنگریالے بالوں والے آدمی کو دیکھا جس کی دائیں آنکھ کانی تھی، گویا وہ خشک انگور کی طرح اوپر اٹھی ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔''

٧٠٠٠ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أُرِيتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

[7000] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: میں نے آج رات ایک خواب دیکھا ہے، پھر اس حدیث کو بیان کیا۔

وَتَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَّابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس روایت کی متابعت سلیمان بن کثیر، زہری کے بھتیجے اور سفیان بن حسین نے زہری سے کی ہے، انھوں نے عبیداللہ سے، انھوں نے ابن عباس ؓ سے بیان کیا اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔

وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ - أَوْ أَبَا هُرَيْرَةَ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

زبیدی نے زہری سے بیان کیا، ان سے عبیداللہ نے، ان سے ابن عباس ؓ یا ابوہریرہ ؓ نے بیان کیا ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

وَقَالَ شُعَيْبٌ وَّإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى عَنِ

شعیب اور اسحاق بن یحییٰ نے زہری سے بیان کیا کہ

الزُّهْرِيِّ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

وَكَانَ مَعْمَرٌ لَّا يُسْنِدُهُ حَتَّى كَانَ بَعْدُ. [انظر: ٧٠٤٦]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

حضرت معمر پہلے اسے سند کے ساتھ بیان نہیں کرتے تھے لیکن اس کے بعد سند کے ساتھ ذکر کرنے لگے تھے۔

(١٢) بَابُ الرُّؤْيَا بِالنَّهَارِ

باب:12- دن کے خواب کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: رُؤْيَا النَّهَارِ مِثْلُ رُؤْيَا اللَّيْلِ.

ابن عون نے امام ابن سیرین سے نقل کیا ہے کہ دن کے خواب بھی رات کے خواب کی طرح ہیں۔

٧٠٠١ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ، وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ، وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ. [راجع: ٢٧٨٨]

[7001] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے، وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں، چنانچہ ایک دن آپ ان کے گھر تشریف لے گئے تو انھوں نے آپ کو کھانا پیش کیا اور (عورتوں کی عادت کے مطابق) آپ ﷺ کے سر مبارک سے جوئیں نکالنے لگیں۔ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ سو گئے، پھر بیدار ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے۔

٧٠٠٢ - **قَالَتْ**: فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ، يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ، أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ»، شَكَّ إِسْحَاقُ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! اُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «أُنَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ» - كَمَا قَالَ فِي الْأُولَى - قَالَتْ:

[7002] انھوں نے کہا: میں نے آپ سے دریافت کیا: اللہ کے رسول! آپ کیوں مسکرا رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں، وہ سمندر کے وسط میں اس طرح سوار ہیں، گویا تختوں پر بیٹھے ہوئے بادشاہ ہیں۔'' ام ملحان کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک رکھا اور سو گئے، پھر جب بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنس

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: «أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ»، فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ.

[راجع: ٢٧٨٩]

رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے لائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں۔'' جیسا کہ آپ نے پہلی مرتبہ فرمایا تھا۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! دعا فرمائیں مجھے بھی اللہ ان میں سے کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سب سے پہلے لوگوں میں ہو گی۔'' چنانچہ ام حرام ؓ حضرت امیر معاویہ ؓ کے زمانے میں سمندری سفر پر روانہ ہوئیں اور جب سمندر سے باہر آئیں تو سواری سے گر کر شہید ہو گئیں۔

(١٣) بَابُ رُؤْيَا النِّسَاءِ

باب:13-عورتوں کا خواب دیکھنا

٧٠٠٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ، بَايَعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمُ اقْتَسَمُوا الْمُهَاجِرِينَ قُرْعَةً، قَالَتْ: فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ وَّأَنْزَلْنَاهُ فِي أَبْيَاتِنَا، فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ غُسِّلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ، دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَتْ: فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللهَ أَكْرَمَهُ؟» فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَمَتَى يُكْرِمُهُ اللهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَمَّا هُوَ فَوَاللهِ لَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ، وَاللهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ، وَوَاللهِ مَا أَدْرِي - وَأَنَا رَسُولُ اللهِ - مَاذَا يُفْعَلُ بِي». فَقَالَتْ: وَاللهِ لَا أُزَكِّي بَعْدَهُ أَحَدًا أَبَدًا. [راجع: ١٢٤٣]

[7003] حضرت خارجہ بن زید بن ثابت سے روایت ہے کہ ام العلا نامی انصاری عورت جس نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی، انھوں نے مجھے بتایا کہ جب انصار نے مہاجرین کو قرعہ اندازی کے ذریعے سے تقسیم کیا تو ہمارے حصے میں حضرت عثمان بن مظعون ؓ آئے۔ ہم نے انھیں اپنے گھر میں ٹھہرایا، پھر وہ بیمار ہو گئے اور ان کی وفات ہو گئی۔ جب وہ فوت ہوئے تو انھیں غسل دے کر ان کے کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے کہا: اے ابو سائب! تجھ پر اللہ کی رحمت ہو! تیرے لیے میری گواہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے ضرور عزت دی ہو گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں عزت بخشی ہے؟'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، پھر اللہ کس کو عزت دے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! ان پر موت تو آ چکی ہے اور اللہ کی قسم! میں بھی ان کے لیے بھلائی کی امید رکھتا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں اللہ کا رسول ہونے کے باوجود (حتمی طور پر یہ) نہیں جانتا کہ

میرے ساتھ کیا برتاؤ کیا جائے گا۔'' اس (انصاری عورت) نے کہا: اللہ کی قسم! اس کے بعد میں کبھی کسی کی براءت نہیں کروں گی۔

٧٠٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا، وَقَالَ: «مَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِهِ؟» قَالَتْ: وَأَحْزَنَنِي فَنِمْتُ، فَرَأَيْتُ لِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِي، فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «ذٰلِكَ عَمَلُهُ». [راجع: ١٢٤٣]

[7004] ایک دوسری روایت کے مطابق جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟'' تو مجھے بہت رنج ہوا، چنانچہ میں سوگئی تو میں نے خواب میں حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا چشمہ دیکھا جو جاری تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا: ''یہ ان (عثمان رضی اللہ عنہ) کا نیک عمل ہے۔''

(١٤) بَابٌ: اَلْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَإِذَا حَلَمَ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب: 14- برا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ اگر کوئی برا خواب دیکھے تو بائیں جانب تھوک دے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے

٧٠٠٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَفُرْسَانِهِ - قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الرُّؤْيَا مِنَ اللهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمُ الْحُلُمَ يَكْرَهُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنْهُ فَلَنْ يَضُرَّهُ». [راجع: ٣٢٩٢]

[7005] حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو نبی ﷺ کے صحابی اور آپ کے شہسواروں سے ہیں، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے آتے ہیں، لہٰذا جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اسے چاہیے کہ اپنی بائیں جانب تھوک دے اور اس سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ اسے ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔''

(١٥) بَابُ اللَّبَنِ

باب: 15- خواب میں دودھ دیکھنا

٧٠٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ

[7006] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''میں سویا ہوا تھا، اس دوران میں میرے پاس دودھ کا

ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِي أَظَافِيرِي، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي - يَعْنِي - عُمَرَ»، قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «الْعِلْمَ». [راجع: ٨٢]

ایک پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس سے پیا حتی کہ اس کی سیرابی کا اثر اپنے ناخنوں میں ظاہر ہوتا دیکھا۔ اس کے بعد میں نے بچا ہوا دودھ عمر کو دیا۔" صحابۂ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! اس کی آپ نے کیا تعبیر لی ہے؟ آپ نے فرمایا: "اس کی تعبیر علم ہے۔"

(١٦) بَابٌ: إِذَا جَرَى اللَّبَنُ فِي أَطْرَافِهِ أَوْ أَظَافِيرِهِ

باب: 16- جب کوئی شخص دودھ کو خواب میں اپنے ناخنوں اور دیگر اعضاء سے پھوٹتا دیکھے

٧٠٠٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَطْرَافِي، فَأَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ»، فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ: فَمَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «الْعِلْمَ». [راجع: ٨٢]

[7007] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس سے نوش کیا یہاں تک کہ میں نے سیرابی کا اثر جسم کے اطراف میں نمایاں دیکھا۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔" آپ کے جو صحابۂ کرام وہاں موجود تھے، انھوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی ہے؟ آپ نے فرمایا: "اس سے مراد علم ہے۔"

(١٧) بَابُ الْقَمِيصِ فِي الْمَنَامِ

باب: 17- خواب میں قمیص دیکھنا

٧٠٠٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنِي أَبِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ، مِنْهَا مَا يَبْلُغُ

[7008] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک دفعہ میں سو رہا تھا، میں نے لوگوں کو دیکھا کہ میرے سامنے پیش کیے جا رہے ہیں اور وہ قمیصیں پہنے ہوئے ہیں۔ ان میں سے کچھ کی قمیصیں تو ان کے سینے تک ہیں اور کچھ لوگوں کی اس سے بڑی ہیں۔ اس دوران میں عمر بن خطاب میرے پاس

الثَّدْيَ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ، وَمَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ»، قَالُوا: مَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «الدِّينَ». [راجع: ٢٣]

سے گزرے تو ان کی قمیص زمین پر گھسٹ رہی تھی۔'' صحابۂ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''اس سے مراد 'دین' ہے۔''

(١٨) بَابُ جَرِّ الْقَمِيصِ فِي الْمَنَامِ

باب:18-خواب میں قمیص گھسیٹ کر چلنا

٧٠٠٩ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ عُرِضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثَّدْيَ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ، وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجْتَرُّهُ»، قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «الدِّينَ». [راجع: ٢٣]

[7009] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''میں ایک مرتبہ سویا ہوا تھا، اس دوران میں لوگوں کو دیکھا کہ وہ قمیصیں پہنے ہوئے تھے۔ ان میں کچھ کی قمیصیں تو سینے تک تھیں اور کچھ کی ان سے بڑی تھیں۔ پھر میرے سامنے عمر بن خطاب کو پیش کیا گیا تو ان کی قمیص زمین پر گھسٹ رہی تھی۔'' صحابۂ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تاویل کی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس کی تاویل دین ہے۔''

فائدہ: قمیص بدن کو چھپاتی ہے اور سردی گرمی سے بچاتی ہے، اسی طرح دین بھی روح کی حفاظت کرتا ہے اور اسے برائی سے بچاتا ہے۔ خواب میں قمیص کو زمین پر گھسیٹ کر چلنا دین میں صلابت اور پختگی کی علامت ہے۔ یہ امر خواب میں تو قابل تعریف ہے لیکن عالم بیداری میں مذموم ہے کیونکہ احادیث میں اس کی ممانعت اور سخت وعید ہے۔

(١٩) بَابُ الْخُضْرِ فِي الْمَنَامِ وَالرَّوْضَةِ الْخَضْرَاءِ

باب:19-خواب میں سبزہ اور ہرا بھرا باغ دیکھنا

٧٠١٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا الْحَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ: قَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ: كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ، فَمَرَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا: هٰذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّهُمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا،

[7010] حضرت قیس بن عباد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا جس میں حضرت سعد بن مالک اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ وہاں سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ گزرے تو لوگوں نے کہا: یہ آدمی جنتی ہے۔ میں نے ان سے کہا: یہ لوگ آپ کے متعلق اس طرح کی باتیں کہہ رہے ہیں۔ انھوں نے فرمایا: سبحان اللہ! ان کو

قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ إِنَّمَا رَأَيْتُ كَأَنَّمَا عَمُودٌ وُضِعَ فِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَنُصِبَ فِيهَا وَفِي رَأْسِهَا عُرْوَةٌ وَّفِي أَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ، - وَالْمِنْصَفُ: الْوَصِيفُ - فَقِيلَ: ارْقَهْ، فَرَقِيتُ حَتّٰى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَمُوتُ عَبْدُاللهِ وَهُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى». [راجع: ٣٨١٣]

یہ مناسب نہیں کہ وہ ایسی باتیں کریں جن کا انھیں علم نہیں۔ میں نے تو صرف ایک خواب دیکھا تھا کہ ایک ستون، سرسبز وشاداب باغ میں نصب کیا ہوا ہے۔ اس کے سرے پر ایک کنڈا (کڑا) لگا ہوا تھا، اس کے نیچے منصف ہے، منصف خادم کو کہتے ہیں۔ مجھے کہا گیا: اس پر چڑھ جاؤ۔ میں اس پر چڑھ گیا یہاں تک کہ میں نے کنڈا پکڑ لیا۔ میں نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''عبداللہ کا جب انتقال ہوگا تو وہ عروۂ وُثقٰی کو پکڑے ہوئے ہوگا۔''

(٢٠) بَابُ كَشْفِ الْمَرْأَةِ فِي الْمَنَامِ

باب: 20- خواب میں عورت کا چہرہ دیکھنا

٧٠١١ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ إِذَا رَجُلٌ يَّحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيرٍ فَيَقُولُ: هٰذِهِ امْرَأَتُكَ، فَأَكْشِفُهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَأَقُولُ: إِنْ يَّكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ». [راجع: ٣٨٩٥]

[7011] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے تم خواب میں دو مرتبہ دکھائی گئی۔ ایک آدمی تمھیں ریشمی کپڑے میں اٹھائے ہوئے مجھ سے کہہ رہا تھا: یہ آپ کی بیوی ہے۔ میں نے اسے کھولا تو وہ تو تھی۔ میں نے سوچا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے، تو وہ خود ہی اسے انجام تک پہنچائے گا۔''

(٢١) بَابُ ثِيَابِ الْحَرِيرِ فِي الْمَنَامِ

باب: 21- خواب میں ریشمی کپڑے دیکھنا

٧٠١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُرِيتُكِ قَبْلَ أَنْ أَتَزَوَّجَكِ مَرَّتَيْنِ، رَأَيْتُ الْمَلَكَ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيرٍ، فَقُلْتُ لَهُ: اكْشِفْ، فَكَشَفَ فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَقُلْتُ: إِنْ يَّكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ،

[7012] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے شادی کرنے سے پہلے مجھے تم دو مرتبہ دکھائی گئی۔ میں نے فرشتے کو دیکھا وہ تمھیں ریشمی کپڑے میں اٹھائے ہوئے تھا۔ میں نے اسے کہا: اسے کھولو۔ اس نے کھولا تو وہ تم تھی۔ میں نے کہا: اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے ضرور پورا کرے گا، پھر تم

ثُمَّ أُرِيتُكِ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيرٍ فَقُلْتُ: اكْشِفْ، فَكَشَفَ فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَقُلْتُ: إِنْ يَّكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ». [راجع: ٣٨٩٥]

مجھے دکھائی گئیں۔ وہ (فرشتہ) تمھیں ریشمی کپڑے میں اٹھائے ہوئے تھا۔ میں نے اسے کہا: اسے کھولو۔ اس نے کھولا تو وہ تم تھیں۔ میں نے کہا: اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے ضرور پورا کرے گا۔"

(٢٢) بَابُ الْمَفَاتِيحِ فِي الْيَدِ

باب: 22- بحالت خواب ہاتھ میں چابیاں دیکھنا

٧٠١٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي».

[7013] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "مجھے جوامع الکلم دے کر بھیجا گیا ہے۔ اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے۔ ایک وقت میں سو رہا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی چابیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر انھیں رکھ دیا گیا۔"

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَبَلَغَنِي أَنَّ جَوَامِعَ الْكَلِمِ أَنَّ اللهَ يَجْمَعُ الْأُمُورَ الْكَثِيرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُكْتَبُ فِي الْكُتُبِ قَبْلَهُ فِي الْأَمْرِ الْوَاحِدِ وَالْأَمْرَيْنِ أَوْ نَحْوُ ذٰلِكَ. [راجع: ٢٩٧٧]

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) نے فرمایا: جوامع الکلم سے مراد یہ ہے کہ بہت سے امور جو آپ ﷺ سے پہلے کتابوں میں لکھے ہوئے تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے ایک یا دو امور وغیرہ میں جمع کر دیا ہے۔

(٢٣) بَابُ التَّعْلِيقِ بِالْعُرْوَةِ وَالْحَلْقَةِ

باب: 23- خواب میں (خود کو) کنڈے یا حلقے سے لٹکا ہوا دیکھنا

٧٠١٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: رَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ، وَسَطَ الرَّوْضَةِ عَمُودٌ، فِي أَعْلَى الْعَمُودِ عُرْوَةٌ، فَقِيلَ لِي:

[7014] حضرت عبداللہ بن سلام ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا گویا میں ایک باغ میں ہوں اور باغ کے درمیان ایک ستون ہے اور ستون کے اوپر ایک کڑا ہے۔ مجھے کہا گیا: اس پر چڑھ جاؤ۔ میں نے کہا: مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے۔ اس دوران میں میرے پاس ایک خادم آیا۔ اس نے میرے کپڑے اٹھائے تو میں

ارْقَهْ، قُلْتُ: لَا أَسْتَطِيعُ، فَأَتَانِي وَصِيفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِي فَرَقِيتُ فَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ، فَانْتَبَهْتُ وَأَنَا مُسْتَمْسِكٌ بِهَا فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «تِلْكَ الرَّوْضَةُ رَوْضَةُ الْإِسْلَامِ، وَذٰلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ، وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى، لَا تَزَالُ مُسْتَمْسِكًا بِالْإِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوتَ». [راجع: ٣٨١٣]

اوپر چڑھ گیا اور میں نے کڑے کو پکڑ لیا۔ میں اسے پکڑے ہوئے تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے یہ خواب نبی ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''وہ باغ، اسلام کا باغ تھا، وہ ستون اسلام کا ستون تھا اور وہ حلقہ ''عروۂ وثقی'' تھا۔ تم ہمیشہ اسلام پر مضبوطی سے جمے رہو گے یہاں تک کہ تمھاری وفات ہو جائے گی۔''

(٢٤) بَابُ عَمُودِ الْفُسْطَاطِ تَحْتَ وِسَادَتِهِ

باب: 24- خواب میں خیمے کا ستون اپنے تکیے کے نیچے دیکھنا

فائدہ: دراصل امام بخاری ؒ نے اس عنوان کے ذریعے ایک حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے جو ان کی شرط کے مطابق نہ تھی، اس لیے عنوان سے اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ الفاظ یہ ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے خواب میں عمود الکتاب، یعنی قرآن کے متن کو دیکھا کہ اسے میرے تکیے کے نیچے سے نکالا جا رہا ہے۔ میں نے اسے دیکھا تو ستون کی شکل میں ایک بلند نور تھا جسے علاقۂ شام میں گاڑ دیا گیا۔ یقیناً جب فتنے برپا ہوں گے تو شام کی سرزمین میں ایمان اور امان ہو گا۔''[1]

(٢٥) بَابُ الْإِسْتَبْرَقِ، وَدُخُولِ الْجَنَّةِ فِي الْمَنَامِ

باب: 25- خواب میں ریشمی کپڑے دیکھنا اور جنت میں داخل ہونا

فائدہ: خواب میں ریشم دیکھنا بزرگی اور شرافت کی دلیل ہے کیونکہ ریشم تمام لباسوں سے اعلیٰ اور اسی طرح دین کی تعلیم تمام علوم سے افضل ہے، نیز جنت میں داخل ہونا اسلام میں داخل ہونے کی دلیل ہے کیونکہ اسلام دخول جنت کا سبب اور ذریعہ ہے۔[2]

٧٠١٥ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي سَرَقَةً مِنْ حَرِيرٍ لَا أَهْوِي بِهَا إِلَى مَكَانٍ فِي

[7015] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک ریشم کا ٹکڑا ہے اور میں جنت کے جس مقام کی خواہش کرتا ہوں وہ مجھے اس طرف اڑا لے جاتا ہے۔ میں نے یہ خواب

1 المستدرك للحاكم: 509/4. 2 عمدة القاري: 296/16.

الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ، فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ. [راجع: ٤٤٠]

اپنی بہن حفصہ ؓ سے بیان کیا۔

٧٠١٦ - **فَقَصَّتْهَا** حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ أَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ، أَوْ: إِنَّ عَبْدَاللهِ رَجُلٌ صَالِحٌ». [راجع: ١١٢٢]

[7016] حضرت سیدہ حفصہ ؓ نے یہ خواب نبی ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ تمھارے بھائی نیک سیرت آدمی ہیں۔'' یا فرمایا: ''عبداللہ نیک آدمی ہے۔''

فائدہ: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا مذکورہ ارشاد گرامی اس خواب کا حصہ ہے جس میں انھیں آگ سے ڈرایا گیا تھا اور ایک فرشتے نے انھیں تسلی دی تھی کہ گھبرانے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔ آپ اس میں داخل نہیں ہوں گے۔ آپ نماز تہجد پڑھنے کا اہتمام کیا کریں۔ واللّٰہ أعلم.

(٢٦) بَابُ الْقَيْدِ فِي الْمَنَامِ

باب: 26- حالت خواب میں پاؤں میں بیڑیاں دیکھنا

٧٠١٧ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ صَبَّاحٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَوْفًا قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سِيرِينَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ، وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ» وَمَا كَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَكْذِبُ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَّأَنَا أَقُولُ هٰذِهِ - قَالَ:

[7017] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت (دن رات کا) زمانہ قریب ہو جائے تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا کیونکہ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور جو نبوت سے ہو وہ جھوٹ نہیں ہوتا۔'' محمد بن سیرین کہتے ہیں: میں بھی یہی کہتا ہوں۔

وَكَانَ يُقَالُ: الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: حَدِيثُ النَّفْسِ، وَتَخْوِيفُ الشَّيْطَانِ، وَبُشْرٰى مِنَ اللهِ، فَمَنْ رَّأَى شَيْئًا يَّكْرَهُهُ فَلَا يَقُصُّهُ عَلَى أَحَدٍ وَّلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ، قَالَ: وَكَانَ يَكْرَهُ الْغُلَّ فِي النَّوْمِ وَكَانَ يُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ وَيُقَالُ: اَلْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ.

کہا جاتا ہے کہ خواب تین طرح کے ہیں: دل کے خیالات، شیطان کا ڈرانا اور اللہ کی طرف سے خوشخبری۔ جس نے خواب میں کسی بری چیز کو دیکھا تو چاہیے کہ اسے کسی سے بیان نہ کرے اور کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ حضرت ابن سیرین نے کہا: حضرت ابوہریرہ ؓ خواب میں طوق کو ناپسند کرتے تھے اور بیڑیاں دیکھنے کو اچھا سمجھتے تھے کیونکہ اس سے مراد دین میں ثابت قدمی ہے۔

وَرَوَاهُ قَتَادَةُ وَيُونُسُ وَهِشَامٌ وَأَبُو هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَأَدْرَجَهُ بَعْضُهُمْ كُلَّهُ فِي الْحَدِيثِ، وَحَدِيثُ عَوْفٍ أَبْيَنُ.

قتادہ، یونس، ہشام اور ابو ہلال نے ابن سیرین سے نقل کیا ہے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔ کچھ راویوں نے یہ تمام باتیں حدیث میں شمار کی ہیں لیکن عوف کی مذکورہ روایت زیادہ واضح ہے۔

وَقَالَ يُونُسُ: لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقَيْدِ.

یونس نے کہا: بیڑی کے متعلق روایت کو میں نبی ﷺ کی حدیث ہی خیال کرتا ہوں۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: لَا تَكُونُ الْأَغْلَالُ إِلَّا فِي الْأَعْنَاقِ.

ابو عبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے فرمایا: طوق ہمیشہ گردنوں میں ہوتے ہیں۔

(٢٧) بَابُ الْعَيْنِ الْجَارِيَةِ فِي الْمَنَامِ

باب: 27- خواب میں جاری چشمہ دیکھنا

٧٠١٨ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ وَهِيَ امْرَأَةٌ مِّنْ نِّسَائِهِمْ بَايَعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَتْ: طَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ فِي السُّكْنٰى حِينَ اقْتَرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلٰى سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ، فَاشْتَكٰى فَمَرَّضْنَاهُ حَتّٰى تُوُفِّيَ، ثُمَّ جَعَلْنَاهُ فِي أَثْوَابِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ، فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللهُ. قَالَ: «وَمَا يُدْرِيكِ؟» قُلْتُ: لَا أَدْرِي وَاللهِ، قَالَ: «أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ، إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ مِنَ اللهِ، وَاللهِ مَا أَدْرِي - وَأَنَا رَسُولُ اللهِ - مَا يُفْعَلُ بِهِ وَلَا بِكُمْ». قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ: فَوَاللهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ. قَالَتْ: وَرَأَيْتُ لِعُثْمَانَ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِي فَجِئْتُ

[7018] حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، جو انصار کی عورتوں سے ہیں اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی، فرماتی ہیں: جب انصار نے مہاجرین کے قیام کے لیے قرعہ اندازی کی تو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا قرعہ ہمارے نام نکلا۔ وہ ہمارے ہاں آکر بیمار ہو گئے۔ ہم نے ان کی تیمارداری کی لیکن وہ اس بیماری میں وفات پا گئے۔ ہم نے انھیں ان کے کپڑوں میں کفن دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے تو میں نے کہا: ابوسائب! تم پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔ میری گواہی ہے کہ تمھیں اللہ نے عزت بخشی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمھیں یہ کیسے معلوم ہوا؟“ میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ اسے موت آچکی ہے اور میں اس کے لیے خیر و برکت کی امید رکھتا ہوں لیکن اللہ کی قسم! میں اللہ کا رسول ہونے کے باوجود نہیں جانتا کہ خود میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا اور تمھارے ساتھ کیا

رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: «ذَاكِ عَمَلُهُ يَجْرِي لَهُ». [راجع: ١٢٤٣]

سلوک ہوگا؟'' حضرت ام العلاء ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! اس کے بعد میں کسی کا تزکیہ نہیں کروں گی۔ انھوں نے مزید کہا: میں نے خواب میں حضرت عثمان بن مظعون ؓ کے لیے ایک جاری چشمہ دیکھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ ان کا نیک عمل ہے جس کا ثواب ان کے لیے جاری رہے گا۔''

(٢٨) بَابُ نَزْعِ الْمَاءِ مِنَ الْبِئْرِ حَتّٰى يَرْوَى النَّاسُ

باب: 28- خواب میں کنویں سے پانی نکالنا حتی کہ لوگ سیراب ہو جائیں

رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

اس مضمون کی حدیث حضرت ابو ہریرہ ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

وضاحت: امام بخاری ؒ نے اس روایت کو خود ہی اس عنوان کے تحت متصل سند سے بیان کیا ہے جس کی صراحت آئندہ ہوگی۔[1]

٧٠١٩ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا عَلٰى بِئْرٍ أَنْزِعُ مِنْهَا إِذْ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ، فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ الدَّلْوَ، فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنَ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ فَغَفَرَ اللهُ لَهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرْيَهُ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ». [راجع: ٣٦٣٤]

[7019] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دفعہ میں کنویں سے پانی نکال رہا تھا کہ اچانک میرے پاس ابو بکر اور عمر آئے اور پھر ابو بکر نے ڈول لے لیا اور ایک یا دو ڈول پانی نکالا۔ ان کے پانی نکالنے میں کچھ کمزوری تھی۔ اللہ تعالیٰ انھیں معاف فرمائے۔ اس کے بعد عمر ؓ آئے۔ انھوں نے ابو بکر کے ہاتھ سے ڈول لے لیا اور وہ ڈول ان کے ہاتھ میں بڑا ڈول بن گیا۔ میں نے لوگوں میں کسی ماہر کو نہیں دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا ہو حتی کہ لوگوں نے اونٹوں کے پینے کے لیے پانی سے حوض بھر لیے۔''

فائدہ: اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا ایک خواب بیان ہوا ہے اور رسول اللہ ﷺ کا خواب وحی ہوتا ہے۔ اس کی تعبیر

[1] صحيح البخاري، التعبير، حديث: 7021.

خلافت وامارت کا عمل ہے۔ پانی نکالنا لوگوں کے لیے اجتماعی خدمات سرانجام دینا ہے۔ خلافت کا عمل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو یا تین سال کیا۔ ان کے دور خلافت میں داخلی انتشار کی وجہ سے فتوحات نہ ہو سکیں جس کی طرف کمزوری کی صورت میں اشارہ کیا گیا ہے۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عمل کو سنبھالا تو انھوں نے پوری قوت کے ساتھ اس عمل کو سرانجام دیا، فتوحات ہوئیں، اسلامی حکومت خوب وسیع ہوئی، مال غنیمت سے لوگوں میں آسودگی آئی اور داخلی طور پر بھی استحکام پیدا ہوا۔ اس خواب میں واضح اشارہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت کا عمل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ چلائیں گے۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس منصب پر فائز ہوں گے۔ واللہ أعلم.

(٢٩) بَابُ نَزْعِ الذَّنُوبِ وَالذَّنُوبَيْنِ مِنَ الْبِئْرِ بِضَعْفٍ

باب: 29- خواب میں کنویں سے پانی کے ایک یا دو ڈول کمزوری کے ساتھ نکالنا

٧٠٢٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ فِي أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ، قَالَ: «رَأَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوا فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ قَامَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَمَا رَأَيْتُ فِي النَّاسِ مَنْ يَّفْرِي فَرْيَهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ». [راجع: ٣٦٣٤]

[7020] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خواب بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ جمع ہو گئے ہیں۔ اس دوران میں ابوبکر کھڑے ہوئے، انھوں نے ایک یا دو ڈول پانی نکالا۔ ان کے پانی نکالنے میں کچھ کمزوری تھی۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔ پھر ابن خطاب کھڑے ہوئے تو ڈول ایک بڑے ڈول کی شکل اختیار کر گیا۔ میں نے لوگوں میں کسی کو اتنی مہارت کے ساتھ پانی نکالتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگوں نے حوض بھر لیے۔''

٧٠٢١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ وَّعَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ

[7021] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں سو رہا تھا کہ اس دوران میں نے خود کو ایک کنویں پر دیکھا۔ وہاں ایک ڈول بھی تھا۔ جس قدر اللہ کو منظور تھا میں نے اس سے پانی نکالا۔ پھر اس ڈول کو ابن ابوقحافہ نے لے لیا۔ انھوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے پانی نکالنے میں کچھ کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ ان کی بخشش کرے۔ پھر وہ ڈول ایک بڑا ڈول بن گیا

اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًا مِّنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ». [راجع: ٣٦٦٤]

اور اسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اٹھا لیا۔ میں نے کسی ماہر کو عمر کی طرح پانی کھینچتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگوں نے اونٹوں کے پینے کے لیے حوض بھر لیے۔''

فائدہ: حدیث میں جس کمزوری کا ذکر ہے اس سے مراد مدت خلافت کی کمی ہے، اس میں سیدنا صدیق کی مذمت یا آپ کو نیچا دکھانا مقصود نہیں بلکہ حقیقت حال کو ظاہر کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ انھیں معاف فرمائے، یہ کلمات بھی عرب کے ہاں رائج اسلوب کے پیش نظر استعمال ہوئے ہیں۔

(٣٠) بَابُ الْاِسْتِرَاحَةِ فِي الْمَنَامِ

باب: 30- خواب میں آرام کرنا

٧٠٢٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ أَنِّي عَلَى حَوْضٍ أَسْقِي النَّاسَ، فَأَتَانِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي لِيُرِيحَنِي فَنَزَعَ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ، فَأَتَى ابْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يَنْزِعُ حَتَّى تَوَلَّى النَّاسُ وَالْحَوْضُ يَتَفَجَّرُ». [راجع: ٣٦٦٤]

[7022] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں سویا ہوا تھا، اس دوران میں نے خواب میں دیکھا کہ میں حوض پر ہوں اور لوگوں کو سیراب کر رہا ہوں، پھر میرے پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور مجھے آرام دینے کے لیے میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا، تاہم انھوں نے دو ڈول کھینچے اور ان کے کھینچنے میں کچھ کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ انھیں معاف کرے، پھر عمر بن خطاب آئے اور ان سے ڈول لے لیا اور وہ دیر تک ڈول نکالتے رہے یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو کر چلے گئے جبکہ حوض برابر جوش مار رہا تھا۔''

(٣١) بَابُ الْقَصْرِ فِي الْمَنَامِ

باب: 31- خواب میں محل دیکھنا

٧٠٢٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا

[7023] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا: ''میں ایک وقت سو رہا تھا کہ میں نے خواب میں خود کو جنت میں دیکھا۔ وہاں ایک عورت ایک محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی۔ میں نے

امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، قُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا»، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَبَكٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ قَالَ: أَعَلَيْكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ أَغَارُ؟. [راجع: ٣٢٤٢]

پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ بتایا کہ یہ محل عمر بن خطاب کا ہے۔ مجھے عمر کی غیرت یاد آ گئی تو میں وہاں سے لوٹ آیا۔" حضرت ابوہریرہ ؓ نے کہا: یہ سن کر حضرت عمر ؓ رو پڑے، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیا میں آپ پر غیرت کرتا؟

٧٠٢٤ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِّنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، فَمَا مَنَعَنِي أَنْ أَدْخُلَهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِلَّا مَا أَعْلَمُ مِنْ غَيْرَتِكَ»، قَالَ: وَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللهِ؟. [راجع: ٣٦٧٩]

[7024] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں (بحالت خواب) جنت میں داخل ہوا۔ وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ سونے کے ایک محل میں داخل ہو رہا ہوں۔ میں نے پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ انھوں نے کہا: یہ محل ایک قریشی مرد کا ہے۔ اے ابن خطاب! مجھے اس کے اندر جانے سے تمھاری غیرت نے روک دیا جسے میں خوب جانتا ہوں۔" حضرت عمر ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! کیا میں آپ پر غیرت کر سکتا ہوں؟

(٣٢) بَابُ الْوُضُوءِ فِي الْمَنَامِ

باب: 32- خواب میں وضو کرنا

٧٠٢٥ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا»، فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ: عَلَيْكَ - بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ - أَغَارُ؟. [راجع: ٣٢٤٢]

[7025] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، اس دوران آپ نے فرمایا: "ایک وقت میں سو رہا تھا کہ میں نے خود کو جنت میں دیکھا، وہاں ایک عورت محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی، میں نے کہا: یہ محل کس کا ہے؟ انھوں نے کہا: یہ محل عمر کا ہے۔ مجھے اس کی غیرت یاد آ گئی تو میں وہاں سے واپس چلا آیا۔" حضرت عمر ؓ یہ سن کر رو پڑے اور کہا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں نے آپ پر غیرت کرنی تھی؟

(٣٣) بَابُ الطَّوَافِ بِالْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ

٧٠٢٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبِطُ الشَّعَرِ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: ابْنُ مَرْيَمَ، فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: الدَّجَّالُ، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ»، وَابْنُ قَطَنٍ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ. [راجع: ٣٤٤٠]

باب: 33- خواب میں کعبہ کا طواف کرنا

[7026] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دفعہ میں سو رہا تھا کہ میں نے خود کو کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا۔ اس دوران میں نے ایک گندم گوں آدمی دیکھا جس کے بال سیدھے تھے، وہ دو آدمیوں کے درمیان اس حالت میں تھا کہ اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ انھوں نے کہا: یہ عیسیٰ ابن مریم ہیں۔ پھر میں جانے لگا تو اچانک ایک سرخ، بھاری جسم والے پر نظر پڑی جس کے بال گھنگریالے تھے اور وہ دائیں آنکھ سے کانا تھا، گویا اس کی آنکھ ابھرے ہوئے انگور کی طرح تھی۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ انھوں نے بتایا: یہ دجال ہے۔ اس کی شکل و صورت ابن قطن سے ملتی جلتی تھی۔'' ابن قطن خزاعہ قبیلے سے بنو مصطلق کا ایک فرد تھا۔

(٣٤) بَابٌ: إِذَا أَعْطٰى فَضْلَهُ غَيْرَهُ فِي النَّوْمِ

٧٠٢٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَجْرِي، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلَهُ عُمَرَ»، قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «الْعِلْمَ». [راجع: ٨٢]

باب: 34- جب کسی نے خواب میں اپنا بچا ہوا کسی دوسرے کو دیا

[7027] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میں ایک دفعہ سو رہا تھا، اچانک میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس سے خوب سیر ہو کر نوش کیا حتی کہ میں نے سیرابی کو ہر رگ و پے میں پایا۔ پھر میں نے بچا ہوا عمر کو دے دیا۔'' صحابۂ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر کی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''علم۔''

(٣٥) بَابُ الْأَمْنِ وَذَهَابِ الرَّوْعِ فِي الْمَنَامِ

٧٠٢٨ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: إِنَّ رِجَالًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانُوا يَرَوْنَ الرُّؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَيَقُصُّونَهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَيَقُولُ فِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا شَاءَ اللهُ وَأَنَا غُلَامٌ حَدِيثُ السِّنِّ وَبَيْتِي الْمَسْجِدُ قَبْلَ أَنْ أَنْكِحَ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لَوْ كَانَ فِيكَ خَيْرٌ لَّرَأَيْتَ مِثْلَ مَا يَرَى هٰؤُلَاءِ، فَلَمَّا اضْطَجَعْتُ لَيْلَةً قُلْتُ: اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ فِيَّ خَيْرًا فَأَرِنِي رُؤْيَا، فَبَيْنَا أَنَا كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَنِي مَلَكَانِ فِي يَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِقْمَعَةٌ مِّنْ حَدِيدٍ يُقْبِلَانِ بِي إِلَى جَهَنَّمَ، وَأَنَا بَيْنَهُمَا أَدْعُو اللهَ: اللّٰهُمَّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهَنَّمَ، ثُمَّ أُرَانِي لَقِيَنِي مَلَكٌ فِي يَدِهِ مِقْمَعَةٌ مِّنْ حَدِيدٍ فَقَالَ: لَمْ تُرَعْ، نِعْمَ الرَّجُلُ أَنْتَ لَوْ تُكْثِرُ الصَّلَاةَ، فَانْطَلَقُوا بِي حَتّٰى وَقَفُوا بِي عَلَى شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ لَهُ قُرُونٌ كَقُرُونِ الْبِئْرِ، بَيْنَ كُلِّ قَرْنَيْنِ مَلَكٌ بِيَدِهِ مِقْمَعَةٌ مِّنْ حَدِيدٍ. وَأَرَى فِيهَا رِجَالًا مُّعَلَّقِينَ بِالسَّلَاسِلِ رُؤُوسُهُمْ أَسْفَلَهُمْ، عَرَفْتُ فِيهَا رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ، فَانْصَرَفُوا بِي عَنْ ذَاتِ الْيَمِينِ. [راجع: ٤٤٠]

باب: 35- خواب میں امن اور گھبراہٹ کا دور ہوتا دیکھنا

[7028] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کچھ صحابۂ کرام خواب دیکھتے، پھر اسے رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے تو رسول اللہ ﷺ اس کی تعبیر کرتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ چاہتا۔ میں اس وقت نوعمر لڑکا تھا۔ نکاح کرنے سے پہلے میرا گھر مسجد ہی تھا۔ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ اگر تجھ میں کوئی خیر ہوتی تو تجھے بھی ان لوگوں کی طرح کے خواب آتے، چنانچہ ایک دفعہ جب میں لیٹا تو دل میں کہا: اے اللہ! اگر تو مجھ میں کوئی بھلائی دیکھتا ہے تو مجھے کوئی خواب دکھا۔ سونے کے بعد اچانک میرے پاس دو فرشتے آئے، ان میں سے ہر ایک کے پاس لوہے کا ہتھوڑا تھا۔ وہ مجھے دوزخ کی طرف لے گئے اور میں ان کے درمیان اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے جا رہا تھا: اے اللہ! میں جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ پھر مجھے یہ دکھایا گیا کہ مجھے ایک فرشتہ ملا۔ اس کے ہاتھ میں بھی لوہے کا ہتھوڑا تھا۔ اس نے مجھے تسلی دی کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ تم اچھے آدمی ہو اگر تم زیادہ نماز پڑھنے کا اہتمام کرو۔ بہرحال وہ مجھے لے گئے اور دوزخ کے کنارے پر مجھے کھڑا کر دیا۔ میں دیکھتا ہوں کہ جہنم، کنویں کی طرح گول ہے۔ اس کی لکڑیاں ہیں جیسا کہ کنویں کے اوپر لکڑیاں گاڑی ہوتی ہیں۔ ہر دو لکڑیوں کے درمیان ایک فرشتہ تھا جس کے ہاتھ میں لوہے کا ہتھوڑا تھا۔ میں نے دوزخ میں ایسے لوگ دیکھے جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ ان کے سر نیچے تھے۔ میں نے اس سے کچھ قریش کے لوگ دیکھے جنھیں میں نے پہچان لیا۔ پھر وہ

(فرشتے) مجھے دائیں جانب لے کر چلے۔

٧٠٢٩ - فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ عَبْدَ اللهِ رَجُلٌ صَالِحٌ». فَقَالَ نَافِعٌ: لَمْ يَزَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ. [راجع: ١١٢٢]

[7029] میں نے اس خواب کا ذکر (اپنی ہمشیرہ ام المومنین) حضرت حفصہ ؓ سے کیا۔ حضرت حفصہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ”عبداللہ اچھا آدمی ہے (اگر وہ تہجد کا اہتمام کرے)“۔ (راوی حدیث) حضرت نافع نے کہا: اس خواب کے بعد ابن عمر ؓ نماز (تہجد) کا بہت خیال کرتے تھے۔

فائدہ: ابن بطال کہتے ہیں کہ کچھ خواب ایسے ہوتے ہیں جن کی تعبیر نہیں کی جاتی، جیسا نیند میں دکھایا جاتا ہے بیداری میں وہ اسی طرح ہوتا ہے جیسا کہ مذکورہ خواب میں رسول اللہ ﷺ نے کوئی تعبیر نہیں کی بلکہ جو کچھ انھوں نے خواب میں دیکھا تھا اسے بیان کر دیا۔ خواب میں فرشتے نے انھیں کہا تھا کہ تم اچھے آدمی ہو کاش کہ نماز تہجد کا اہتمام کر لو۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی وہی الفاظ ادا فرمائے ہیں۔

(٣٦) بَابُ الْأَخْذِ عَلَى الْيَمِينِ فِي النَّوْمِ

باب: 36- خواب میں خود کو دائیں جانب چلتے دیکھنا

٧٠٣٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَكُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ، وَكَانَ مَنْ رَأَى مَنَامًا قَصَّهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ لِي عِنْدَكَ خَيْرٌ فَأَرِنِي مَنَامًا يُعَبِّرُهُ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ مَلَكَيْنِ أَتَيَانِي فَانْطَلَقَا بِي فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي: لَنْ تُرَاعَ، إِنَّكَ رَجُلٌ صَالِحٌ، فَانْطَلَقَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ، فَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُ بَعْضَهُمْ فَأَخَذَانِي ذَاتَ الْيَمِينِ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِحَفْصَةَ. [راجع: ٤٤٠]

[7030] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کنوارہ نوجوان تھا۔ رات کو میں مسجد میں سوتا تھا۔ جو شخص بھی کوئی خواب دیکھتا وہ اسے نبی ﷺ سے بیان کرتا تھا۔ میں نے ایک دن اپنے دل میں کہا: اے اللہ! اگر تیرے ہاں میری کوئی بھلائی ہے تو مجھے بھی کوئی خواب دکھا، رسول اللہ ﷺ اس کی تعبیر کریں، چنانچہ میں سویا تو میں نے خواب میں دو فرشتے دیکھے جو میرے پاس آئے اور مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔ ان دونوں سے ایک تیسرا فرشتہ بھی آ ملا اور اس نے مجھ سے کہا: مت گھبراؤ تم نیک آدمی ہو۔ بہرحال وہ مجھے دوزخ کی طرف لے گئے۔ اس کی کنویں کی طرح منڈیر بنی ہوئی تھی۔ میں نے اس میں کچھ لوگوں کو دیکھا۔ ان میں سے بعض کو میں پہچانتا ہوں۔ پھر وہ دونوں فرشتے مجھے دائیں طرف لے گئے۔ جب صبح ہوئی تو میں نے اس

خواب کا ذکر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کیا۔

٧٠٣١ - فَزَعَمَتْ حَفْصَةُ أَنَّهَا قَصَّتْهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ عَبْدَ اللهِ رَجُلٌ صَالِحٌ لَوْ كَانَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ».

[7031] ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''عبداللہ نیک آدمی ہے اگر وہ رات کو بکثرت نماز پڑھے۔''

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بَعْدَ ذٰلِكَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ. [راجع: ١١٢٢]

امام زہری نے کہا: اس (فرمانِ رسول) کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رات میں نفل نماز زیادہ پڑھا کرتے تھے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اگر بحالت خواب چلتے وقت دائیں جانب اختیار کرتا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ قیامت کے دن اصحاب الیمین، یعنی اہل جنت سے ہوگا۔[1]

(٣٧) بَابُ الْقَدَحِ فِي النَّوْمِ

باب: 37- خواب میں پیالہ دیکھنا

٧٠٣٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ». قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «الْعِلْمَ». [راجع: ٨٢]

[7032] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میں ایک وقت سو رہا تھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا، میں نے اس سے (دودھ) پیا، پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو دے دیا۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس کی تعبیر علم ہے۔''

(٣٨) بَابٌ: إِذَا طَارَ الشَّيْءُ فِي الْمَنَامِ

باب: 38- جب خواب میں کوئی چیز اڑتی ہوئی نظر آئے

٧٠٣٣ - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْجَرْمِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ نَشِيطٍ قَالَ: قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: سَأَلْتُ عَبْدَاللهِ

[7033] حضرت عبیداللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ ﷺ کے اس خواب کے متعلق دریافت کیا جو انھوں نے بیان کیا تھا۔

[1] فتح الباري: 524/12.

ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رُّؤْيَا رَسُولِ اللهِ ﷺ الَّتِي ذَكَرَ. [راجع: ٣٦٢٠]

٧٠٣٤ - فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ذُكِرَ لِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَّأَيْتُ أَنَّهُ وُضِعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَفُظِعْتُهُمَا وَكَرِهْتُهُمَا، فَأُذِنَ لِي فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ».

[7034] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میرے پاس اس بات کا تذکرہ کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ایک دفعہ سویا ہوا تھا، اس دوران میں میں نے دیکھا کہ میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن رکھے گئے ہیں تو مجھے ان سے تکلیف پہنچی اور انتہائی ناگواری محسوس ہوئی۔ پھر مجھے اجازت دی گئی تو میں نے ان پر پھونک ماری، چنانچہ وہ دونوں اڑ گئے۔ میں نے ان کی تعبیر یوں کی کہ دو کذاب ظاہر ہوں گے۔''

فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ: أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ الَّذِي قَتَلَهُ فَيْرُوزٌ بِالْيَمَنِ، وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ. [راجع: ٣٦٢١]

(راویٔ حدیث) عبیداللہ نے کہا: ان میں سے ایک تو اسود عنسی تھا جسے یمن میں فیروز نے قتل کیا تھا اور دوسرا مسیلمہ کذاب تھا۔

(٣٩) بَابٌ: إِذَا رَأَى بَقَرًا تُنْحَرُ

باب:39- جب خواب میں گائے کو ذبح ہوتے دیکھے

٧٠٣٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَّكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ، فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوِ الْهَجَرُ، فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ، وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا، وَّاللهُ خَيْرٌ، فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللهُ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللهُ [بِهِ] بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ».

[راجع: ٣٦٢٢]

[7035] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ مکرمہ سے ایسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجوریں ہیں تو میرا ذہن اس طرف گیا کہ وہ مقام یمامہ یا ہجر ہے لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ یہ مدینہ، یعنی یثرب ہے۔ اور میں نے خواب میں گائے دیکھی، اور اللہ کے ہاں خیر ہی خیر ہے، تو اس کی تعبیر ان مسلمانوں کی صورت میں آئی جو جنگ اُحد میں شہید ہوئے، اور خیر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے مال وغیرہ دیا اور سچائی کا بدلہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے بدر کے بعد عنایت فرمایا۔''

فائدہ: اس حدیث میں اگرچہ گائے کے متعلق ذبح ہونے کا ذکر نہیں، تاہم امام بخاری رحمہ اللہ نے اس طریق کی طرف اشارہ

فرمایا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: ''میں نے خواب دیکھا گویا اس محفوظ قلعے میں ہوں اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ گائے ذبح کی جارہی ہے۔''[1]

(٤٠) بَابُ النَّفْخِ فِي الْمَنَامِ

باب: 40- خواب میں پھونک مارنا

٧٠٣٦ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ». [راجع: ٢٣٨]

[7036] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ہم سب امتوں میں سے آخری امت ہیں اور (جنت میں جانے کے اعتبار سے) سب امتوں میں سے پہلی امت ہوں گے۔''

٧٠٣٧ - وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أُتِيتُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ، فَوَضَعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَأَهَمَّانِي، فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا: صَاحِبَ صَنْعَاءَ، وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ». [راجع: ٣٦٢١]

[7037] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں سویا ہوا تھا کہ اس دوران میں زمین کے خزانے مجھے پیش کیے گئے، نیز میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن رکھ دیے گئے جو مجھے بہت ناگوار گزرے اور انھوں نے مجھے پریشان کر دیا۔ چنانچہ میری طرف وحی کی گئی کہ میں ان پر پھونک مار دوں۔ میں نے پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ میں نے ان کی تعبیر دو کذابوں سے کی، جن کے درمیان میں ہوں: ایک صاحب صنعاء اور دوسرا صاحب یمامہ ہے۔''

(٤١) بَابٌ: إِذَا رَأَى أَنَّهُ أَخْرَجَ الشَّيْءَ مِنْ كُوَّةٍ فَأَسْكَنَهُ مَوْضِعًا آخَرَ

باب: 41- جب خواب میں دیکھا کہ ایک چیز کو کونے سے نکال کر اسے دوسری جگہ رکھ دیا ہے

٧٠٣٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ كَأَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّٰى

[7038] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے (خواب میں) دیکھا کہ ایک سیاہ عورت، جس کے بال پراگندہ تھے، مدینہ طیبہ سے نکلی یہاں تک مہیعہ میں جا کر اس نے پڑاؤ کیا۔ مہیعہ جحفہ کا مقام ہے۔ میں نے اس کی تعبیر کی کہ مدینہ طیبہ کی وبا جحفہ

1 مسند امام أحمد: 351/3.

قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ، وَهِيَ الْجُحْفَةُ. فَأَوَّلْتُ أَنَّهُ وَبَاءُ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَيْهَا». [انظر: ٧٠٣٩، ٧٠٤٠]

کی طرف منتقل کر دی گئی ہے۔''

(٤٢) بَابُ الْمَرْأَةِ السَّوْدَاءِ

باب: 42- سیاہ عورت کو خواب میں دیکھنا

٧٠٣٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَدِينَةِ: «رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى نَزَلَتْ بِمَهْيَعَةَ فَتَأَوَّلْتُهَا أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ يُنْقَلُ إِلَى مَهْيَعَةَ» وَهِيَ الْجُحْفَةُ. [راجع: ٧٠٣٨]

[7039] حضرت سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مدینہ کے متعلق آپ ﷺ کا خواب بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ایک پراگندہ بالوں والی کالی عورت دیکھی جو مدینہ طیبہ سے نکلی اور مہیعہ میں جا کر ٹھہر گئی۔ میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ مدینہ طیبہ کی وبا مہیعہ، یعنی جحفہ منتقل ہو گئی ہے۔''

(٤٣) بَابُ الْمَرْأَةِ الثَّائِرَةِ الرَّأْسِ

باب: 43- خواب میں پراگندہ بال عورت کو دیکھنا

٧٠٤٠ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ، فَأَوَّلْتُ أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ يُنْقَلُ إِلَى مَهْيَعَةَ» وَهِيَ الْجُحْفَةُ. [راجع: ٧٠٣٨]

[7040] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے خواب میں ایک کالی عورت کو دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ وہ مدینہ طیبہ سے نکلی اور مہیعہ میں جا کر ٹھہر گئی۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ مدینہ طیبہ کی وبا مہیعہ، یعنی جحفہ منتقل کر دی جائے گی۔''

(٤٤) بَابٌ: إِذَا هَزَّ سَيْفًا فِي الْمَنَامِ

باب: 44- خواب میں تلوار لہرانا

٧٠٤١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ

[7041] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں نے خواب میں خود کو تلوار لہراتے ہوئے دیکھا تو وہ درمیان

ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى، فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ، فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ». [راجع: ٣٦٢٢]

سے ٹوٹ گئی۔ اس کی تعبیر غزوۂ اُحد میں مسلمانوں کے شہید ہونے کی صورت میں سامنے آئی۔ پھر میں نے اسے دوبارہ لہرایا تو وہ تلوار پہلے سے بھی اچھی حالت میں لوٹی تو اس کی تعبیر فتح اور مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کی صورت میں سامنے آئی۔"

(٤٥) بَابُ مَنْ كَذَبَ فِي حُلُمِهِ

باب:45- جس نے جھوٹا خواب بیان کیا

٧٠٤٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَّمْ يَرَهُ كُلِّفَ أَنْ يَّعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَّفْعَلَ، وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهُ كَارِهُونَ أَوْ يَفِرُّونَ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ أَنْ يَّنْفُخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ».

[7042] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جس نے ایسا خواب بیان کیا جو اس نے نہ دیکھا ہو تو قیامت کے دن اسے جو کے دو دانوں میں گرہ لگانے کی تکلیف دی جائے گی جسے وہ ہرگز نہیں کر سکے گا۔ اور جس شخص نے کسی قوم کی باتوں پر کان لگایا، حالانکہ وہ اسے ناپسند سمجھتے ہوں یا وہ اس سے راہ فرار اختیار کرتے ہوں تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔ اور جو کوئی تصویر بنائے گا اسے عذاب دیا جائے گا اور اس پر زور دیا جائے گا کہ وہ اس میں روح ڈالے جو وہ نہیں کر سکے گا۔"

قَالَ سُفْيَانُ: وَصَلَهُ لَنَا أَيُّوبُ. وَقَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَوْلُهُ: مَنْ كَذَبَ فِي رُؤْيَاهُ. وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ، قَوْلُهُ: مَنْ صَوَّرَ صُورَةً وَّمَنْ تَحَلَّمَ وَمَنِ اسْتَمَعَ.

سفیان نے کہا: ہم سے ایوب نے یہ حدیث متصل سند سے بیان کی ہے اور قتیبہ بن سعید نے کہا: ہم سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے عکرمہ سے، انھوں نے ابوہریرہ سے کہ جو اپنے خواب کے سلسلے میں جھوٹ بولے۔ شعبہ نے ابوہاشم رمانی سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ انھوں نے عکرمہ سے سنا، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان کا یہ قول بیان کیا: جو شخص تصویر بنائے، جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے اور جو شخص کان لگا کر دوسروں کی بات سنے۔

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنِ اسْتَمَعَ وَمَنْ تَحَلَّمَ وَمَنْ صَوَّرَ. نَحْوَهُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جس شخص نے کسی دوسرے کی بات کان لگا کر سنی، جس نے غلط خواب بیان کیا اور جس نے تصویر بنائی۔

تَابَعَهُ هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهُ. [راجع: ٢٢٢٥]

ہشام نے عکرمہ سے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کا قول نقل کرنے میں خالد حذاء کی متابعت کی ہے۔

٧٠٤٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مِنْ أَفْرَى الْفِرٰى أَنْ يُرِيَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ».

[7043] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بدترین جھوٹ یہ ہے کہ انسان خواب میں ایسی چیز دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اس کی آنکھوں نے نہ دیکھا ہو۔'' یعنی وہ جھوٹا خواب بیان کرے۔

(٤٦) بَابٌ: إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلَا يُخْبِرْ بِهَا وَلَا يَذْكُرْهَا

باب: 46- جب کوئی برا خواب دیکھے تو اس کے متعلق کسی کو خبر نہ دے اور نہ کسی سے ذکر ہی کرے

٧٠٤٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ: لَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا فَتُمْرِضُنِي حَتّٰى سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: وَأَنَا كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِي حَتّٰى سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ اللهِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَّا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ، وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَتْفِلْ ثَلَاثًا وَّلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ». [راجع: ٣٢٩٢]

[7044] حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایسے خوفناک خواب دیکھتا تھا جو مجھے بیمار کر دیتے یہاں تک کہ میں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: میں ایسے خواب دیکھتا جو مجھے بیمار کر دیتے حتی کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ''اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے، اس لیے جب تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو وہ صرف اس سے بیان کرے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ اور جب کوئی ناپسند خواب دیکھے تو اس کے شر اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، تین بار تھوتھو کرے اور وہ کسی سے بیان نہ کرے۔ ایسا کرنے سے وہ اسے کوئی نقصان نہیں دے سکے گا۔''

٧٠٤٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَّالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ

[7045] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم

اللهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّهَا مِنَ اللهِ، فَلْيَحْمَدِ اللهَ عَلَيْهَا، وَلْيُحَدِّثْ بِهَا، وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ».

میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو یقیناً وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور اسے بیان کرے۔ اور اگر اس کے سوا دیکھے جسے وہ برا خیال کرتا ہو تو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ اسے چاہیے کہ اس کے شر سے پناہ مانگے اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے۔ اس طرح وہ اسے ہرگز کوئی نقصان نہیں دے گا۔"

(٤٧) بَابُ مَنْ لَّمْ يَرَ الرُّؤْيَا لِأَوَّلِ عَابِرٍ إِذَا لَمْ يُصِبْ

باب: 47- اگر پہلی تعبیر دینے والا غلط تعبیر دے تو اس کی تعبیر سے کچھ نہ ہوگا

٧٠٤٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ، فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَإِذَا سَبَبٌ وَّاصِلٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وُصِلَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَاللهِ لَتَدَعَنِّي فَأَعْبُرَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَهُ: «اعْبُرْهَا». قَالَ: أَمَّا الظُّلَّةُ فَالْإِسْلَامُ، وَأَمَّا الَّذِي يَنْطِفُ مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ فَالْقُرْآنُ، حَلَاوَتُهُ تَنْطِفُ، فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ

[7046] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میں نے آج رات خواب میں دیکھا ہے کہ بادل کے ٹکڑے سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے۔ میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ اپنے ہاتھوں میں لے رہے ہیں، کچھ زیادہ اور کچھ کم۔ پھر اچانک ایک رسی دیکھی جو آسمان سے زمین کی طرف لٹک رہی ہے۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اس رسی کو پکڑا اور اوپر چڑھ گئے۔ پھر ایک اور صاحب آئے وہ بھی رسی کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے۔ اس کے بعد تیسرے صاحب نے اسے پکڑا تو رسی ٹوٹ گئی اور پھر جڑ گئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے اجازت دیں میں اس کی تعبیر کروں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، آپ اس کی تعبیر کریں۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بادل سے مراد دین اسلام ہے۔ جو گھی اور شہد ٹپک رہا تھا وہ قرآن کریم کی حلاوت اور مٹھاس ہے، کچھ لوگ اسے زیادہ لینے والے ہیں اور کچھ لوگوں کی قسمت میں تھوڑا حصہ ہے۔ اور آسمان سے زمین تک لٹکنے والی رسی سے مراد وہ سچا طریق حق ہے جس پر

تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللهُ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ فَيَنْقَطِعُ بِهِ، ثُمَّ يُوَصَّلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ، فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللهِ! بِأَبِي أَنْتَ: أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا»، قَالَ: فَوَاللهِ لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ، قَالَ: «لَا تُقْسِمْ». [راجع: ٧٠٠٠]

آپ گامزن ہیں اور آپ اسے پکڑے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رسی کے ساتھ آپ کو بام عروج تک لے جائے گا۔ پھر آپ کے بعد اسے ایک اور آدمی پکڑے گا۔ پھر اس کے بعد دوسرا آدمی پکڑے گا، پھر اس کو جب تیسرا آدمی پکڑے گا تو رسی ٹوٹ جائے گی، پھر جڑ جائے گی تو وہ بھی چڑھ جائے گا۔ اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے اس تعبیر کے متعلق بتائیں صحیح ہے یا غلط ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کچھ تعبیر تو صحیح ہے اور کچھ غلط ہے۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: (اللہ کے رسول!) آپ کو اللہ کی قسم ہے آپ میری غلطی کو ضرور ظاہر کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم قسم نہ دو۔''

(٤٨) بَابُ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ

باب: 48- نماز صبح کے بعد خواب کی تعبیر بیان کرنا

٧٠٤٧ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو هِشَامٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْنِي مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ: «هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا؟» قَالَ: فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُصَّ، وَإِنَّهُ قَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ: «إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ، وَإِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِي وَإِنَّهُمَا قَالَا لِي: انْطَلِقْ، وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا، وَإِنَّا أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ وَإِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ فَيَثْلَغُ رَأْسَهُ فَيَتَدَهْدَهُ الْحَجَرُ هَاهُنَا، فَيَتْبَعُ الْحَجَرَ فَيَأْخُذُهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَصِحَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ مَرَّةَ الْأُولَى، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: سُبْحَانَ اللهِ، مَا هٰذَانِ؟

[7047] حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ بکثرت صحابۂ کرام سے فرمایا کرتے تھے: ''کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟'' جس نے خواب دیکھا ہوتا وہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آپ کو بیان کرتا۔ آپ ﷺ نے ایک صبح فرمایا: ''آج رات میرے پاس دو آنے والے آئے، انھوں نے مجھے اٹھایا اور مجھ سے کہا: (ہمارے ساتھ) چلو۔ میں ان کے ساتھ چل دیا، چنانچہ ہم ایک آدمی کے پاس آئے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا آدمی اس کے پاس ایک پتھر لیے کھڑا تھا۔ اچانک وہ اس کے سر پر پتھر مارتا تو اس کا سر توڑ دیتا اور پتھر لڑھک کر دور چلا جاتا۔ وہ پتھر کے پیچھے جاتا اور اسے اٹھا لاتا۔ اس کے واپس آنے سے پہلے پہلے دوسرے کا سر صحیح ہو جاتا جیسا کہ پہلے تھا۔ کھڑا ہوا شخص پھر اسی طرح مارتا اور وہی صورت پیش آتی جو پہلے آئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ان دونوں سے کہا: سبحان اللہ! کیا ماجرا ہے؟ یہ دونوں شخص کون ہیں؟ انھوں نے کہا: آگے چلو، آگے

قَالَ: قَالَا لِي: اِنْطَلِقِ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُّسْتَلْقٍ لِّقَفَاهُ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوبٍ مِّنْ حَدِيدٍ، وَّإِذَا هُوَ يَأْتِي أَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهِ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهُ إِلٰى قَفَاهُ، وَمَنْخِرَهُ إِلٰى قَفَاهُ، وَعَيْنَهُ إِلٰى قَفَاهُ - قَالَ: وَرُبَّمَا قَالَ أَبُو رَجَاءٍ: فَيَشُقُّ - قَالَ: ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْأَوَّلِ، فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذٰلِكَ الْجَانِبِ حَتّٰى يَصِحَّ ذٰلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولٰى، قَالَ: قُلْتُ: سُبْحَانَ اللهِ، مَا هٰذَانِ؟ قَالَ: قَالَا لِي: اِنْطَلِقِ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلٰى مِثْلِ التَّنُّورِ - قَالَ: وَأَحْسِبُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:- فَإِذَا فِيهِ لَغَطٌ وَأَصْوَاتٌ، قَالَ: فَاطَّلَعْنَا فِيهِ فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ عُرَاةٌ، وَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِّنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ، فَإِذَا أَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: قَالَا لِي: اِنْطَلِقِ انْطَلِقْ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ - حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:- أَحْمَرَ مِثْلِ الدَّمِ، وَإِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَّسْبَحُ، وَإِذَا عَلٰى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيرَةً، وَإِذَا ذٰلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ، ثُمَّ يَأْتِي ذٰلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا فَيَنْطَلِقُ يَسْبَحُ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ، كُلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ فَغَرَ لَهُ فَاهُ فَأَلْقَمَهُ حَجَرًا، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰذَانِ؟ قَالَ: قَالَا لِي: اِنْطَلِقِ انْطَلِقْ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ كَرِيهِ

چلو۔ ہم چل دیے تو ایک آدمی کے پاس پہنچے جو پیٹھ کے بل چت لیٹا ہوا تھا اور دوسرا شخص اس کے پاس لوہے کا آنکڑا لیے کھڑا تھا۔ وہ اس کے چہرے کے ایک طرف آتا اور اس کے جبڑے کو گدی تک، اس کے نتھنے کو گدی تک اور اس کی آنکھ کو گدی تک چیر دیتا۔ پھر چہرے کے دوسری طرف جاتا تو ادھر بھی اسی طرح چیرتا جس طرح اس نے پہلی جانب کیا تھا۔ وہ ابھی دوسری جانب سے فارغ نہ ہوتا تھا کہ پہلی جانب اپنی صحیح حالت میں آ جاتی۔ پھر دوبارہ وہ اسی طرح کرتا جس طرح اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ان سے کہا: سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہیں؟ انھوں نے کہا: آگے چلو، آگے چلو، چنانچہ ہم آگے چلے۔ پھر ہم ایک تنور جیسی چیز پر آئے۔ اس میں شور وغل کی آواز تھی۔ ہم نے جھانک کر دیکھا تو اس میں ننگے مرد اور ننگی عورتیں تھیں۔ جب ان کے پاس نیچے سے آگ کا شعلہ آتا تو وہ چلانے لگتے۔ میں نے ان دونوں سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ تو انھوں نے کہا: آگے چلو آگے چلو، چنانچہ ہم آگے بڑھے اور ایک نہر پر آئے۔ وہ نہر خون کی طرح سرخ تھی۔ اس میں ایک تیرنے والا آدمی تیر رہا تھا۔ نہر کے کنارے اور آدمی تھا جس کے پاس بہت سے پتھر جمع تھے۔ جب تیرنے والا آدمی اس شخص کے پاس پہنچتا جس نے پتھر جمع کر رکھے تھے تو وہ اس کا منہ کھول دیتا اور زور سے پتھر مار کر اسے پیچھے دھکیل دیتا اور وہ پھر تیرنے لگتا۔ پھر اس کے پاس لوٹ کر آتا جیسے پہلے آیا تھا تو وہ اس کا منہ کھول دیتا اور منہ پر زور سے پتھر مار کر اسے پیچھے دھکیل دیتا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انھوں نے کہا: آگے چلو، آگے چلو، چنانچہ ہم آگے بڑھے تو ایک انتہائی بدصورت آدمی کے پاس پہنچے جتنے بدصورت تم نے دیکھے ہوں گے وہ ان سب سے زیادہ بدصورت تھا۔ اس کے پاس آگ جل رہی تھی اور وہ اسے خوب تیز کر رہا تھا اور اس کے اردگرد دوڑ رہا تھا۔ میں نے

الْمَرْآةِ كَأَكْرَهِ مَا أَنْتَ رَاءٍ رَّجُلًا مَرْآةً، فَإِذَا عِنْدَهُ نَارٌ يَّحُشُّهَا وَيَسْعٰى حَوْلَهَا، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰذَا؟ قَالَ: قَالَا لِي: اِنْطَلِقِ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلٰى رَوْضَةٍ مُّعْتَمَّةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ لَوْنِ الرَّبِيعِ، وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لَّا أَكَادُ أَرٰى رَأْسَهُ طُولًا فِي السَّمَاءِ، وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَّأَيْتُهُمْ قَطُّ، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰذَا؟ مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: قَالَا لِي: اِنْطَلِقِ انْطَلِقْ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا إِلٰى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ لَّمْ أَرَ رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ، قَالَ: قَالَا لِي: اِرْقَ، فَارْتَقَيْتُ فِيهَا، قَالَ: فَارْتَقَيْنَا فِيهَا فَانْتَهَيْنَا إِلٰى مَدِينَةٍ مَّبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَّلَبِنِ فِضَّةٍ، فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِّنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ، وَّشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ، قَالَ: قَالَا لَهُمْ: اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذٰلِكَ النَّهَرِ، قَالَ: وَإِذَا نَهَرٌ مُّعْتَرِضٌ يَّجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ مِنَ الْبَيَاضِ، فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، قَالَ: قَالَا لِي: هٰذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَّهٰذَاكَ مَنْزِلُكَ، قَالَ: فَسَمَا بَصَرِي صُعُدًا فَإِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ، قَالَ: قَالَا لِي: هٰذَاكَ مَنْزِلُكَ، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: بَارَكَ اللهُ فِيكُمَا، ذَرَانِي فَأَدْخُلَهُ، قَالَا: أَمَّا الْآنَ فَلَا وَأَنْتَ دَاخِلُهُ، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا، فَمَا هٰذَا الَّذِي رَأَيْتُ؟ قَالَ: قَالَا

ان دونوں سے پوچھا: یہ کیا ماجرا ہے؟ انھوں نے مجھے کہا: آگے چلو، آگے چلو۔ ہم آگے بڑھے تو ایک ایسے باغ میں پہنچے جو سرسبز و شاداب تھا اور اس میں موسم بہار کے سب پھول تھے۔ اس باغ کے درمیان ایک لمبے قد والا آدمی تھا، اتنا لمبا کہ میرے لیے اس کا سر دیکھنا مشکل ہو گیا گویا وہ آسمان سے باتیں کر رہا تھا۔ اس کے اردگرد بہت سے بچے تھے۔ میں نے اتنے بچے کبھی نہیں دیکھے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا: یہ کون ہے؟ اور بچوں کی حقیقت کیا ہے؟ انھوں نے کہا: آگے چلیے۔ ہم آگے بڑھے تو ہم ایک عظیم الشان باغ تک پہنچے۔ میں نے اتنا بڑا اور اتنا خوبصورت باغ کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ان دونوں نے کہا: اس پر چڑھیے۔ جب ہم اس پر چڑھے تو وہاں ایک ایسا شہر دکھائی دیا جس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی تھی۔ ہم اس شہر کے دروازے پر آئے اور ہم نے اسے کھلوایا تو وہ ہمارے لیے کھول دیا گیا۔ ہم اس میں داخل ہوئے تو ہمارا استقبال ایسے لوگوں نے کیا جن کے جسم کا نصف حصہ انتہائی خوبصورت اور دوسرا حصہ انتہائی بدصورت تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان دونوں ساتھیوں نے ان لوگوں سے کہا: اس نہر میں کود جاؤ۔ وہاں ایک نہر بہہ رہی تھی جس کا پانی انتہائی سفید اور صاف شفاف تھا۔ وہ لوگ گئے اور اس میں کود پڑے، پھر جب وہ ہمارے پاس آئے تو ان کی بدصورتی جاتی رہی اور اب وہ نہایت خوبصورت ہو گئے تھے۔ ان دونوں نے مجھے کہا: یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کی منزل ہے، جب میری نظر اوپر اٹھی تو سفید بادل کی طرح وہاں مجھے ایک محل نظر آیا۔ انھوں نے مجھے کہا: اس جگہ آپ کا مقام ہے۔ میں نے ان سے کہا: اللہ تمھیں برکت عطا فرمائے! مجھے چھوڑ دو تا کہ میں اس محل کے اندر داخل ہو جاؤں۔ انھوں نے کہا: اس وقت تو آپ نہیں جا سکتے لیکن آئندہ آپ اس میں ضرور جائیں گے۔ میں نے ان سے کہا: آج

لِي : أَمَا إِنَّا سَنُخْبِرُكَ ، أَمَّا الرَّجُلُ الْأَوَّلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفِضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ ، وَأَمَّا الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ شِدْقُهُ إِلٰى قَفَاهُ وَمَنْخِرُهُ إِلٰى قَفَاهُ وَعَيْنُهُ إِلٰى قَفَاهُ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُو مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ تَبْلُغُ الْآفَاقَ ، وَأَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِينَ فِي مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّورِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِي ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي النَّهَرِ وَيُلْقَمُ الْحِجَارَةَ فَإِنَّهُ آكِلُ الرِّبَا ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيهُ الْمَرْآةِ الَّذِي عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا وَيَسْعٰى حَوْلَهَا فَإِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ ﷺ ، وَأَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَّاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ» . قَالَ : فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ : يَا رَسُولَ اللهِ! وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ ، وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرًا مِّنْهُمْ حَسَنٌ وَّشَطْرًا مِّنْهُمْ قَبِيحٌ فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَّآخَرَ سَيِّئًا ، تَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُمْ» .

رات میں نے بہت عجیب و غریب چیزیں دیکھیں ہیں۔ بہر حال جو کچھ میں نے دیکھا ہے ان کی حقیقت کیا ہے؟ انھوں نے مجھ سے کہا: ہم ابھی آپ سے بیان کرتے ہیں، پہلا آدمی جس کے پاس آپ گئے تھے اور اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا یہ وہ شخص ہے جو قرآن سیکھتا، پھر اسے چھوڑ دیتا اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جاتا تھا۔ اور وہ شخص جس کے پاس آپ گئے تھے اور اس کا جبڑا گدی تک، اس کے نتھنے گدی تک اور اس کی آنکھیں گدی تک چیری جا رہی تھیں وہ ایسا شخص ہے جو صبح اپنے گھر سے نکلتا اور سارا دن جھوٹ بولتا رہتا حتی کہ دور دراز تک اس کا جھوٹ پہنچ جاتا۔ اور وہ ننگے مرد اور ننگی عورتیں جو تنور میں آپ نے دیکھے وہ زنا کار مرد اور زنا کار عورتیں تھیں۔ اور آپ جس آدمی کے پاس آئے اور وہ خونی نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر مارے جا رہے تھے وہ سود خور تھا۔ اور وہ بدصورت شخص جو آگ بھڑکا رہا تھا اور اس کے اردگرد دوڑ رہا تھا، وہ جہنم کا داروغہ مالک نامی فرشتہ ہے۔ اور باغ میں لمبے قد والے آدمی حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور ان کے اردگرد وہ بچے تھے جو پیدا ہو کر فطرت اسلام پر فوت ہو گئے۔ اس پر کچھ صحابہ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا مشرکین کے بچے بھی ان میں شامل ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، مشرکین کے بچے بھی ان میں داخل ہیں، اب رہے وہ لوگ جن کا نصف بدن خوبصورت اور نصف بدصورت تھا! تو یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے اچھے اور برے دونوں قسم کے عمل کیے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر فرمایا اور انھیں معاف کر دیا۔''

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

92- كِتَابُ الْفِتَنِ

فتنوں کا بیان

(١) بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً﴾ [الأنفال: ٢٥] وَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحَذِّرُ مِنَ الْفِتَنِ

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''اورتم اس فتنے سے ڈرو جو خاص انھی لوگوں کو نہیں پہنچے گا جنھوں نے خاص طور پر تم میں سے ظلم کیا ہوگا۔'' نیز نبی ﷺ کا اپنی امت کو فتنوں سے خبردار کرنے کا بیان

٧٠٤٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَتْ أَسْمَاءُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَنَا عَلَى حَوْضِي أَنْتَظِرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ، فَيُؤْخَذُ بِنَاسٍ مِّنْ دُونِي فَأَقُولُ: أُمَّتِي، فَيَقُولُ: لَا تَدْرِي مَشَوْا عَلَى الْقَهْقَرَى».

قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَّرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا أَوْ نُفْتَنَ. [راجع: ٦٥٩٣]

[7048] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں اپنے حوض پر ان لوگوں کا انتظار کروں گا جو میرے پاس آئیں گے۔ پھر کچھ لوگوں کو میرے پاس پہنچنے سے پہلے ہی گرفتار کر لیا جائے گا تو میں کہوں گا: یہ تو میری امت کے لوگ ہیں۔ جواب ملے گا: آپ نہیں جانتے یہ لوگ تو (دین اسلام سے) الٹے پاؤں پھر گئے تھے۔''

ابن ابی ملیکہ کہا کرتے تھے: اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم ایڑیوں کے بل پھر جائیں یا کسی فتنے میں مبتلا ہو جائیں۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دین اسلام میں سب سے بڑا فتنہ یہ ہے کہ انسان، کسی بدعت کا مرتکب ہو اور اس طرح وہ دین اسلام سے پھر جائے۔ اس جرم کی پاداش میں انسان رسول اللہ ﷺ کی سفارش سے محروم ہو سکتا ہے اور اس کے نیک اعمال ضائع ہو سکتے ہیں۔

٧٠٤٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُّغِيرَةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، فَلَيُرْفَعَنَّ إِلَيَّ رِجَالٌ مِّنْكُمْ حَتَّى إِذَا أَهْوَيْتُ لِأُنَاوِلَهُمُ اخْتُلِجُوا دُونِي، فَأَقُولُ: أَيْ رَبِّ! أَصْحَابِي، فَيَقُولُ: لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ». [راجع: ٦٥٧٥]

[7049] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں حوض کوثر پر تمھارا انتظار کروں گا۔ اور تم میں سے کچھ لوگ میری طرف آئیں گے۔ جب میں انھیں پانی دینے کے لیے جھکوں گا تو انھیں میرے سامنے سے دور کر دیا جائے گا۔ میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی (امتی) ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آپ کو معلوم نہیں کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد دین میں کیا نئی نئی باتیں نکال لی تھیں۔“

٧٠٥٠، ٧٠٥١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَّقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ وَّرَدَهُ شَرِبَ مِنْهُ وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ [بَعْدَهُ] أَبَدًا، لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَّيَعْرِفُونَنِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ».

[7051,7050] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”میں حوض پر تمھارا انتظار کروں گا جو کوئی وہاں آئے گا، وہ اس سے پانی پیے گا اور جس نے اس (حوض) سے پانی پی لیا اس کے بعد وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ میرے پاس وہاں ایسے لوگ بھی آئیں گے جنھیں میں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے، پھر میرے اور ان کے درمیان پردہ حائل کر دیا جائے گا۔“

قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ وَّأَنَا أُحَدِّثُهُمْ هٰذَا فَقَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فِيهِ: قَالَ: «إِنَّهُمْ مِنِّي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا بَدَّلُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ: سُحْقًا سُحْقًا لِّمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي». [راجع: ٦٥٨٣، ٦٥٨٤]

ابوحازم نے کہا کہ نعمان بن ابو عیاش نے مجھے بیان کرتے سنا تو کہا: تم نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سنا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انھوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت اسی طرح سنی ہے، البتہ وہ اس میں اضافہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ لوگ مجھ سے ہیں۔ آپ کو کہا جائے گا: تم نہیں جانتے کہ انھوں نے تمھارے بعد کیا تبدیلیاں کر دی تھیں۔ اس وقت میں کہوں گا: دوری ہو، دوری ہو ان کے لیے جنھوں نے میرے بعد (دین میں) تبدیلیاں کر دیں۔“

(٢) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «سَتَرَوْنَ بَعْدِي أُمُورًا تُنْكِرُونَهَا»

باب: 2- نبی ﷺ کا ارشاد گرامی: ''میرے بعد تم ایسے کام دیکھو گے جو تمھیں برے لگیں گے'' کا بیان

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ».

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم (ان کاموں پر) صبر کرو حتی کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کرو۔''

٧٠٥٢ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً وَّأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا». قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللهَ حَقَّكُمْ». [راجع: ٣٦٠٣]

[7052] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ''تم میرے بعد اپنے خلاف ترجیحات اور ایسے امور دیکھو گے جو تمھیں پسند نہیں ہوں گے۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! (ایسے حالات میں) ہمارے لیے آپ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم انھیں ان کے حقوق ادا کرتے رہو اور اپنے حقوق کا اللہ سے سوال کرو۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد ایسے حکمران آئیں گے جو حقوق کے معاملے میں اقربا پروری کریں گے اور انھیں دوسروں پر ترجیح دیں گے اور ان کے حقوق پامال کریں گے اور امور دین کے متعلق ان کا یہ حال ہوگا کہ وہ ایسے کام کریں گے جنھیں دین دار طبقہ پسند نہیں کرے گا۔ ایسے حالات میں رسول اللہ ﷺ کی ہدایت ہے کہ ہم لوگ شرعی واجبات، مثلاً: زکاۃ کی ادائیگی اور جہاد کے وقت ان کے ساتھ شامل ہوں اور ان کے خلاف بغاوت نہ کریں اور جہاں تک اپنے حقوق کا تعلق ہے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ انھیں عدل کرنے اور انصاف پسندی کی توفیق دے۔

٧٠٥٣ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ، عَنِ الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ، فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَّاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً». [انظر: ٧٠٥٤، ٧١٤٣]

[7053] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے امیر میں کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے تو صبر کرے کیونکہ اگر کوئی اپنے امیر کی اطاعت سے بالشت بھر بھی باہر نکلا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔''

٧٠٥٤ - **حَدَّثَنَا** أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ

[7054] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے

الْعُطَارِدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً». [راجع: ۷۰۵۳]

اپنے امیر میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھی تو اسے چاہیے کہ صبر کرے، اس لیے کہ جس نے جماعت سے بالشت بھر بھی علیحدگی اختیار کی اور اسی حالت میں مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔''

۷۰۵۵ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَقُلْنَا: أَصْلَحَكَ اللهُ، حَدِّثْ بِحَدِيثٍ يَنْفَعُكَ اللهُ بِهِ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: دَعَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَبَايَعْنَاهُ. [راجع: ۱۸]

[7055] حضرت جنادہ بن امیہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ وہ بیمار تھے۔ ہم نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی عطا کرے! آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث بیان کریں جس سے اللہ تعالیٰ آپ کو نفع پہنچائے اور جسے آپ نے نبی ﷺ سے سنا ہو۔ انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ہمیں بلایا تو ہم نے آپ کی بیعت کی۔

۷۰۵٦ - فَقَالَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا، وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا، وَأَثَرَةً عَلَيْنَا، وَأَنْ لَّا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ «إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِّنَ اللهِ فِيهِ بُرْهَانٌ». [انظر: ۷۲۰۰]

[7056] انھوں نے مزید کہا: آپ ﷺ نے ہم سے جن باتوں کا عہد لیا تھا وہ یہ تھیں کہ ہم خوشی و ناگواری، تنگی و کشادگی اور اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دینے کی صورت میں بھی اپنے امیر کی بات سنیں گے اور اس کی اطاعت کریں گے اور حکمرانوں کے ساتھ حکومتی معاملات میں کوئی جھگڑا نہیں کریں گے: ''الا یہ کہ تم انھیں اعلانیہ کفر کرتے دیکھو اور تمھارے پاس اس کے متعلق کوئی واضح دلیل ہو۔''

۷۰۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أُسَيْدِ ابْنِ حُضَيْرٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِي، قَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي». [راجع: ۳۷۹۲]

[7057] حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! آپ نے فلاں آدمی کو عہدہ دیا ہے لیکن مجھے کوئی عہدہ نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میرے بعد اپنی حق تلفی دیکھو گے، ایسے حالات میں صبر کرنا حتی کہ تم قیامت کے دن مجھ سے آملو۔''

(٣) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ أُغَيْلِمَةٍ سُفَهَاءَ»

٧٠٥٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَدِّي قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ وَمَعَنَا مَرْوَانُ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ يَقُولُ: «هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ»، فَقَالَ مَرْوَانُ: لَعْنَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ غِلْمَةً، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ: بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ لَفَعَلْتُ، فَكُنْتُ أَخْرُجُ مَعَ جَدِّي إِلَى بَنِي مَرْوَانَ حِينَ مَلَكُوا بِالشَّامِ فَإِذَا رَآهُمْ غِلْمَانًا أَحْدَاثًا قَالَ لَنَا: عَسَى هٰؤُلَاءِ أَنْ يَكُونُوا مِنْهُمْ، قُلْنَا: أَنْتَ أَعْلَمُ. [راجع: ٣٦٠٤]

باب:3- نبی ﷺ کے فرمان: ’’میری امت کی تباہی چند بے وقوف لڑکوں کی حکومت سے ہوگی‘‘ کا بیان

[7058] حضرت عمرو بن یحییٰ بن سعید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے میرے دادا نے بتایا کہ میں مدینہ طیبہ میں نبی ﷺ کی مسجد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور ہمارے ساتھ مروان بھی تھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے صادق و مصدوق ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ’’میری امت کی تباہی قریش کے چند چھوکروں کے ہاتھوں سے ہوگی۔‘‘ مروان نے کہا: ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں ان کے خاندان سمیت ان کے نام بتانا چاہوں تو ان کی نشان دہی کر سکتا ہوں۔ پھر جب بنو مروان شام کی حکومت پر قابض ہو گئے تو میں اپنے دادا کے ہمراہ ان کی طرف جاتا تھا، انھوں نے جب وہاں ان کے چھوکروں کو دیکھا تو کہا: شاید یہ انھی میں سے ہوں۔ ہم نے کہا: ان کے متعلق تو آپ ہی بہتر جانتے ہیں۔

(٤) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ»

٧٠٥٩ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُنَّ أَنَّهَا قَالَتِ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ النَّوْمِ مُحْمَرًّا وَّجْهُهُ وَهُوَ يَقُولُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

باب:4- نبی ﷺ کے فرمان: ’’عرب کی ہلاکت ایک ایسی آفت سے ہوگی جو قریب آ لگی ہے‘‘ کا بیان

[7059] حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک مرتبہ نبی ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا چہرۂ انور سرخ تھا۔ اس وقت آپ نے فرمایا: ’’اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، عربوں کی تباہی اس آفت سے ہوگی جو قریب ہی آ لگی ہے۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار سے اتنا سوراخ ہو گیا ہے۔‘‘ سفیان نے نوے یا سو کا اشارہ کر کے بتایا: پوچھا کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہم میں

مِثْلُ هٰذِهِ» وَعَقَدَ سُفْيَانُ تِسْعِينَ أَوْ مِائَةً. قِيلَ: أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: «نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ». [راجع: ٣٣٤٦]

نیک لوگ بھی ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں جب بدکاری اور خباثت زیادہ بڑھ جائے گی۔''

فائدہ: عربوں کے ہاں نوے کی گنتی اس طرح ہے کہ شہادت والی انگلی کا سر انگوٹھے کی جڑ پر رکھیں پھر انگوٹھے کو انگلی کے ساتھ ملا دیں کہ اندر گول دائرے کا نشان بن جائے۔

٧٠٦٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى أُطُمٍ مِّنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ: «هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرٰى؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «فَإِنِّي لَأَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَوَقْعِ الْقَطْرِ». [راجع: ١٨٧٨]

[7060] حضرت اسامہ بن زید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ مدینہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر چڑھے تو فرمایا: ''میں جو کچھ دیکھتا ہوں کیا تم بھی دیکھتے ہو؟ صحابہ نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میں فتنے دیکھ رہا ہوں کہ وہ بارش کے قطروں کی طرح تمھارے گھروں میں داخل ہو رہے ہیں۔''

(٥) بَابُ ظُهُورِ الْفِتَنِ

باب:5- فتنوں کے ظہور کا بیان

٧٠٦١ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّمَا هُوَ؟ قَالَ: «الْقَتْلُ الْقَتْلُ». [راجع: ٨٥]

[7061] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''زمانہ قریب ہوتا جائے گا، عمل کم ہو جائیں گے، لالچ دلوں میں ڈال دیا جائے گا۔ فتنے زیادہ ہونے لگیں گے اور ہرج کی کثرت ہو گی۔'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہرج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قتل، قتل۔''

وَقَالَ يُونُسُ وَشُعَيْبٌ وَاللَّيْثُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

یونس، شعیب، لیث اور امام زہری کے بھتیجے نے امام زہری سے بیان کیا، انھوں نے حمید سے، انھوں نے ابو ہریرہ ؓ سے، انھوں نے نبی کریم ﷺ سے۔

٧٠٦٢، ٧٠٦٣ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسٰى فَقَالَا: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ، وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ»، وَالْهَرْجُ: الْقَتْلُ. [انظر: ٧٠٦٤، ٧٠٦٥، ٧٠٦٦]

[7063,7062] حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک قیامت سے کچھ وقت پہلے جہالت عام ہو جائے گی اور علم اٹھا لیا جائے گا۔ اس زمانے میں ہرج بکثرت ہو گا۔ اور ہرج قتل ہے۔''

٧٠٦٤ - **حَدَّثَنَا** عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ: جَلَسَ عَبْدُ اللهِ وَأَبُو مُوسٰى فَتَحَدَّثَا، فَقَالَ أَبُو مُوسٰى: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ، وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ»، وَالْهَرْجُ: الْقَتْلُ. [راجع: ٧٠٦٣]

[7064] حضرت شقیق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک قیامت سے پہلے ایسے دن آئیں گے جن میں علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت اتر پڑے گی اور ہرج کی کثرت ہو گی۔'' اور ''ھرج'' کے معنی ہیں: قتل۔

٧٠٦٥ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: إِنِّي لَجَالِسٌ مَّعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ أَبُو مُوسٰى: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ مِثْلَهُ. وَالْهَرْجُ بِلِسَانِ الْحَبَشِ: الْقَتْلُ. [راجع: ٧٠٦٣]

[7065] حضرت ابو وائل رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے سنا۔ اسی (سابقہ حدیث) کی مثل (بیان کیا)۔ حبشی زبان میں ''ھرج'' کے معنی ہیں: قتل۔

٧٠٦٦ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَّاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ - وَأَحْسِبُهُ رَفَعَهُ - قَالَ: «بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامُ الْهَرْجِ، يَزُولُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ فِيهَا الْجَهْلُ». قَالَ أَبُو مُوسٰى: وَالْهَرْجُ: الْقَتْلُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ. [راجع: ٧٠٦٢]

[7066] حضرت ابو وائل رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں...... میرا (ابووائل کا) خیال ہے کہ انھوں نے یہ حدیث مرفوع بیان کی تھی...... آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے ہرج کے دن ہوں گے۔ ان (دنوں) میں علم ختم ہو جائے گا جبکہ جہالت کا غلبہ ہو گا۔'' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حبشی زبان میں ''ھرج'' کے معنی ہیں، قتل۔

٧٠٦٧ - وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللهِ: تَعْلَمُ الْأَيَّامَ الَّتِي ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَيَّامَ الْهَرْجِ؟ نَحْوَهُ.

[7067] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ وہ حدیث جانتے ہیں جو نبی ﷺ نے ایام ہرج کے متعلق بیان فرمائی تھی؟

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ».

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''لوگوں میں بدترین اور شریر وہ ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی۔''

(٦) بَابٌ: لَا يَأْتِي زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ

باب:6- بعد میں آنے والا دور پہلے سے بدتر ہوگا

٧٠٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ: أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا يَلْقَوْنَ مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ: «اصْبِرُوا فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا وَالَّذِي بَعْدَهُ أَشَرُّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ»، سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ ﷺ.

[7068] حضرت زبیر بن عدی رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حجاج سے پہنچنے والی تکلیفوں کی شکایت کی۔ انھوں نے فرمایا: صبر کرو کیونکہ، بعد میں آنے والا دور پہلے دور سے بدتر ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو۔ میں نے یہ بات تمھارے نبی ﷺ سے سنی ہے۔

٧٠٦٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةِ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتِ: اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَةً فَزِعًا يَقُولُ: «سُبْحَانَ اللهِ! مَاذَا أَنْزَلَ اللهُ مِنَ الْخَزَائِنِ؟ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ؟ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ - يُرِيدُ أَزْوَاجَهُ - لِكَيْ يُصَلِّينَ؟ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ».

[7069] نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک رات گھبرا کر بیدار ہوئے تو فرمایا: ''سبحان اللہ! اس رات اللہ تعالیٰ نے کیسے کیسے خزانے اتارے ہیں اور کس طرح کے فتنے نازل کیے ہیں؟ کوئی شخص ہے جو ان حجروں میں محو استراحت (سوئی ہوئی) خواتین (آپ کی بیویوں) کو جگائے تاکہ یہ اٹھ کر نماز پڑھیں؟ بہت سی دنیا میں لباس پہننے والی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی۔''

[راجع: ١١٥]

(٧) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا»

باب: 7- نبی ﷺ کے فرمان: ''جس نے ہمارے خلاف ہتھیار اٹھایا وہ ہم سے نہیں'' کا بیان

٧٠٧٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا». [راجع: ٦٨٧٤]

[7070] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہمارے خلاف ہتھیار اٹھایا وہ ہم سے نہیں ہے۔''

٧٠٧١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا».

[7071] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے ہم مسلمانوں کے خلاف ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔''

٧٠٧٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ».

[7072] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی اپنے (مسلمان) بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ (اس کے انجام کو) نہیں جانتا ممکن ہے کہ شیطان اس کے ہاتھ سے وار کرا دے، پھر وہ (اس وجہ سے) دوزخ کے گڑھے میں جا گرے۔''

٧٠٧٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرٍو: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا؟» قَالَ: نَعَمْ. [راجع: ٤٥١]

[7073] حضرت سفیان بن عیینہ ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا: اے ابومحمد! آپ نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے سنا ہے کہ انھوں نے کہا: ایک صاحب تیر لے کر مسجد سے گزرے تو اسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تیر کی نوک کا خیال رکھو؟'' عمرو نے کہا: ہاں میں نے سنا ہے۔

٧٠٧٤ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَجُلًا

[7074] حضرت جابر ؓ ہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد سے تیر لے کر گزرا جن کے پھل باہر نکلے ہوئے

مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ بِأَسْهُمٍ قَدْ بَدَا نُصُولُهَا فَأُمِرَ أَنْ يَأْخُذَ بِنُصُولِهَا لَا يَخْدِشُ مُسْلِمًا». [راجع: ٤٥١]

تھے۔ اسے حکم دیا گیا کہ ان کے پھل پکڑ رکھو، ایسا نہ ہو وہ کسی کو زخمی کر دیں۔

٧٠٧٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا - أَوْ قَالَ: فَلْيَقْبِضْ بِكَفِّهِ - أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا بِشَيْءٍ» [راجع: ٤٥٢].

[7075] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد یا ہمارے بازار سے گزرے اور اس کے پاس تیر ہوں تو ان کی نوک کا خیال رکھے.....'' یا فرمایا..... ''انھیں اپنے ہاتھ میں تھامے رکھے، ایسا نہ ہو اس سے کسی مسلمان کو نقصان پہنچے۔''

(٨) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ»

باب: 8- ارشاد نبوی: ''میرے بعد تم کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو'' کا بیان

٧٠٧٦ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ». [راجع: ٤٨]

[7076] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے عنوان میں ''کفار'' کے معنی متعین کرنے کے لیے یہ حدیث بیان کی ہے کہ کفر، کفر کی اقسام ہیں اور اس مقام پر کفر کبیرہ گناہ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اس سے دین اسلام سے خروج مراد نہیں۔

٧٠٧٧ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَرْجِعُونَ بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [راجع: ١٧٤٢]

[7077] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگ جاؤ۔''

٧٠٧٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ

[7078] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: ''کیا تمھیں معلوم

الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَعَنْ رَّجُلٍ آخَرَ - هُوَ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ - عَنْ أَبِي بَكْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: «أَلَا تَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟» قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ - قَالَ: حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ - فَقَالَ: «أَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ؟» قُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ: «أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ أَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ الْحَرَامِ؟» قُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ وَأَبْشَارَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟» قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: «اللّٰهُمَّ اشْهَدْ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَإِنَّهُ رُبَّ مُبَلِّغٍ يُبَلِّغُهُ مَنْ هُوَ أَوْعٰى لَهُ». فَكَانَ كَذٰلِكَ. قَالَ: «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ».

ہے کہ آج کون سا دن ہے؟'' صحابۂ کرام نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ ہم نے سمجھا شاید آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، لیکن آپ نے فرمایا: ''کیا یہ قربانی کا دن نہیں؟'' ہم نے کہا: اللہ کے رسول! کیوں نہیں! پھر آپ نے فرمایا: ''یہ کون سا شہر ہے؟ کیا یہ حرمت والا شہر نہیں؟'' ہم نے کہا: اللہ کے رسول! کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک تمھارے خون، تمھارے مال، تمھاری عزت اور تمھارے بدن تم پر حرام ہیں جس طرح اس دن کی حرمت اس مہینے اور اس شہر میں ہے۔ خبردار! کیا میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا ہے؟'' ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! تو گواہ رہنا۔ یہاں موجود لوگ میرا یہ پیغام غیر موجود لوگوں کو پہنچا دیں کیونکہ بسا اوقات سننے والے سے وہ شخص زیادہ یاد رکھتا ہے جسے حکم پہنچایا جائے۔'' چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔''

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ حُرِّقَ ابْنُ الْحَضْرَمِيِّ، حِينَ حَرَّقَهُ جَارِيَةُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: أَشْرِفُوا عَلٰى أَبِي بَكْرَةَ. فَقَالُوا: هٰذَا أَبُو بَكْرَةَ يَرَاكَ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَحَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: لَوْ دَخَلُوا عَلَيَّ مَا بَهَشْتُ بِقَصَبَةٍ. [راجع: ٦٧]

پھر جب وہ دن آیا جب عبداللہ بن عمرو بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو جلا دیا گیا تھا، انھیں جاریہ بن قدامہ نے جلایا تو اس (جاریہ) نے کہا: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھو (وہ کس خیال میں ہے؟) لوگوں نے کہا: یہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ موجود ہیں اور تمھیں دیکھ رہے ہیں۔ عبدالرحمٰن نے کہا: مجھے میری والدہ نے بتایا کہ اس وقت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر وہ لوگ (جاریہ کے لشکر والے) میرے گھر میں گھس آئیں تو میں انھیں بانس کی چھڑی بھی نہ ماروں۔

٧٠٧٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ

[7079] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میرے بعد الٹے پاؤں

ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَرْتَدُّوا بَعْدِي كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [راجع: ١٧٣٩]

پھر کر کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔"

٧٠٨٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ جَدِّهِ جَرِيرٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «اسْتَنْصِتِ النَّاسَ»، ثُمَّ قَالَ: «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [راجع: ١٢١]

[7080] حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: "لوگوں کو خاموش کراؤ۔" پھر آپ نے فرمایا: "میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔"

(٩) بَابٌ: تَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ

باب: 9- ایسا فتنہ جس میں بیٹھ رہنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا

٧٠٨١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَحَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ، فَمَنْ وَّجَدَ فِيهَا مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ». [راجع: ٣٦٠١]

[7081] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عنقریب ایسے فتنے رونما ہوں گے کہ ان میں بیٹھ رہنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور ان میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو شخص ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے گا وہ (فتنے) اسے اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ ایسے حالات میں جس کسی کو کوئی بھی جائے پناہ یا تحفظ کی جگہ مل جائے وہ اس میں چلا جائے۔"

٧٠٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ

[7082] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایسے فتنے برپا ہوں گے کہ ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا

الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ، فَمَنْ وَّجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ». [راجع: ٣٦٠١]

دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ اگر کوئی ان کی طرف جھانک کر دیکھے گا تو وہ اسے اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ ایسے حالات میں اگر کوئی محفوظ جگہ یا جائے پناہ پائے تو اسے اس میں پناہ لے لینی چاہیے۔''

(١٠) بَابٌ: إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا

باب: 10- جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے سے بھڑ جائیں تو؟

٧٠٨٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ رَّجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: خَرَجْتُ بِسِلَاحِي لَيَالِيَ الْفِتْنَةِ فَاسْتَقْبَلَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ: أُرِيدُ نُصْرَةَ ابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَكِلَاهُمَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ»، قِيلَ: فَهٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: «إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ».

[7083] حسن بصری سے روایت ہے، انھوں نے (احنف بن قیس سے بیان کیا، انھوں نے) کہا: میں فسادات کے زمانے میں اپنے ہتھیار لے کر نکلا تو راستے میں حضرت ابوبکرہ ؓ سے ملاقات ہوگئی۔ انھوں نے پوچھا: کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد (حضرت علی ؓ) کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے سے بھڑ جائیں تو دونوں دوزخی ہیں۔'' کہا گیا: یہ تو قاتل تھا لیکن مقتول کا کیا قصور ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس نے بھی تو اپنے مقابل کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔''

قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ لِأَيُّوبَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ يُحَدِّثَانِي بِهِ فَقَالَا: إِنَّمَا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ الْحَسَنُ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ.

حماد بن زید نے کہا: میں نے یہ حدیث ایوب اور یونس بن عبید سے ذکر کی۔ میرا مقصد یہ تھا کہ وہ دونوں بھی مجھ سے یہ حدیث بیان کریں۔ ان دونوں نے کہا: یہ حدیث حضرت حسن بصری نے احنف بن قیس سے، انھوں نے حضرت ابوبکرہ ؓ سے روایت کی ہے۔

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهٰذَا.

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا: (انھوں نے کہا:) ہم سے حماد بن زید نے یہی حدیث بیان کی۔

وَقَالَ مُؤَمَّلٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَيُونُسُ وَهِشَامٌ وَمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْأَحْنَفِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ

اور مؤمل بن ہشام بیان کرتے ہیں کہ ہم سے حماد بن زید نے کہا، ہمیں ایوب، یونس، ہشام اور معلّٰی بن زیاد نے حسن بصری سے، انھوں نے احنف سے، انھوں نے ابوبکرہ

النَّبِيِّ ﷺ.

رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی۔

وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ. وَرَوَاهُ بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ.

معمر نے بھی ایوب سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ اور بکار بن عبدالعزیز اپنے والد کے طریق سے ابوبکرہ سے بیان کرتے ہیں۔

وَقَالَ غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ [بْنِ حِرَاشٍ]، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَرْفَعْهُ سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ. [راجع: ٣١]

غندر نے کہا: ہم سے شعبہ نے منصور سے بیان کیا، انھوں نے ربعی بن حراش سے، وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ سفیان نے بھی منصور سے بیان کیا ہے لیکن مرفوع ذکر نہیں کیا۔

(١١) بَابٌ: كَيْفَ الْأَمْرُ إِذَا لَمْ تَكُنْ جَمَاعَةٌ

باب: 11- جب جماعت نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

٧٠٨٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ: أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَفِيهِ دَخَنٌ»، قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: «قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ». قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: «نَعَمْ، دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ صِفْهُمْ لَنَا، قَالَ: «هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا». قُلْتُ:

[7084] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لیکن میں اس ڈر سے شر کے متعلق سوال کرتا تھا کہیں میری زندگی ہی میں شر پیدا نہ ہو جائے، چنانچہ میں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! ہم جاہلیت اور شر کے دور میں تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس خیر سے نوازا تو کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا زمانہ آئے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے پوچھا: کیا اس شر کے بعد پھر خیر کا دور آئے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، لیکن اس میں کچھ ''دخن'' ہوگا۔'' میں نے پوچھا: اس کا دخن کیا ہوگا؟'' آپ نے فرمایا: ''کچھ لوگ ہوں گے جو میرے بتائے ہوئے طریقے کے برعکس چلیں گے۔ ان کی کچھ باتیں اچھی ہوں گی اور بعض باتوں میں تم برائی دیکھو گے۔'' میں نے پوچھا: کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا دور آئے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، جہنم کے دروازوں پر اس کی دعوت دینے والے لوگ ہوں گے۔ جو ان کی دعوت قبول کرے گا وہ اسے جہنم میں پھینک دیں گے۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے لیے ان کی صفات بیان

فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذٰلِكَ؟ قَالَ: «تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ». قُلْتُ: فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا إِمَامٌ؟ قَالَ: «فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ».

[راجع: ٣٦٠٦]

کریں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ ہمارے ہی جیسے ہوں گے اور ہماری زبانوں میں گفتگو کریں گے۔'' میں نے پوچھا: اگر مجھے اس دور سے واسطہ پڑے تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم اس وقت مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑنا۔'' میں نے کہا: اگر مسلمانوں کی جماعت نہ ہو اور نہ ان کا امام ہی ہو تو؟ آپ نے فرمایا: ''ایسے حالات میں تم تمام فرقوں سے الگ رہو اگرچہ تجھے درخت کی جڑیں چبانا پڑیں یہاں تک کہ اسی حالت میں تمھیں موت آ جائے۔''

(١٢) بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُكَثِّرَ سَوَادَ الْفِتَنِ وَالظُّلْمِ

باب: 12- جس نے فتنہ پرور اور ظلم پیشہ لوگوں کی جماعت بڑھانے کو مکروہ خیال کیا

٧٠٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَغَيْرُهُ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ، وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: قُطِعَ عَلٰى أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعْثٌ فَاكْتُتِبْتُ فِيهِ فَلَقِيتُ عِكْرِمَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَنَهَانِي أَشَدَّ النَّهْيِ ثُمَّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ الْمُشْرِكِينَ يُكَثِّرُونَ سَوَادَ الْمُشْرِكِينَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَيَأْتِي السَّهْمُ فَيُرْمٰى بِهِ فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ أَوْ يَضْرِبُهُ فَيَقْتُلُهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ تَوَفَّىٰهُمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ ظَالِمِىٓ أَنفُسِهِمْ﴾ [النساء: ٩٧].

[راجع: ٤٥٩٦]

[7085] حضرت ابو اسود سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اہل مدینہ کا ایک لشکر تیار کیا گیا تو میرا بھی اس میں نام لکھا گیا۔ میں حضرت عکرمہ سے ملا تو میں نے انھیں بتایا۔ انھوں نے بڑی سختی سے اس میں شرکت سے منع کیا۔ پھر انھوں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ کچھ مسلمان جو مشرکین کے ساتھ رہتے تھے وہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف مشرکین کی تعداد بڑھانے کا باعث بنتے، پھر کوئی تیر آتا تو تیر لگنے سے وہ قتل ہو جاتا یا انھیں کوئی تلوار سے مار دیتا تو ایسے حالات میں یہ آیت نازل ہوئی: ''بے شک وہ لوگ جنھیں فرشتے اس حالت میں فوت کرتے ہیں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں۔''

(١٣) بَابٌ: إِذَا بَقِيَ فِي حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ

باب: 13- جب کوئی برے اور ناکارہ لوگوں میں رہ جائے تو کیا کرے؟

٧٠٨٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ. حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ. وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ: «يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى فِيهَا أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ، فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيُقَالُ: إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا، وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ: مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ، وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ». وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَلَا أُبَالِي أَيَّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامُ، وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ، وَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا. [راجع: ٦٤٩٧]

[7086] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو احادیث بیان کی تھیں، ان میں سے ایک کا تو میں نے مشاہدہ کرلیا ہے اور دوسری کا انتظار ہے۔ ہم سے آپ نے بیان کیا تھا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی جڑ میں نازل ہوئی تھی، پھر انھوں نے اسے قرآن سے سیکھا، اس کے بعد سنت سے اس کی حقانیت کو معلوم کیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ہم سے اس (امانت) کے اٹھ جانے کا ذکر کیا اور فرمایا: ''آدمی ایک بار سوئے گا تو امانت اس کے دل سے اٹھا لی جائے گی اور اس کا نشان ایک دھبے جتنا باقی رہ جائے گا۔ پھر سوئے گا تو امانت اٹھا لی جائے گی، دل میں اس کا اثر ابھرے ہوئے آبلے کی طرح رہ جائے گا جس طرح آگ کے انگارے کو پاؤں پر لڑھکا دیا جائے اور وہ یوں اثر انداز ہوکر ابھرنے والا آبلہ بن جائے جس میں کوئی چیز نہ ہو۔ لوگ خرید وفروخت کریں گے لیکن ان میں کوئی امانت ادا کرنے والا نہیں ہوگا، پھر کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں ایک امانت دار آدمی ہے۔ کسی مرد کے متعلق کہا جائے گا: وہ کس قدر عقل مند، خوش طبع اور دلاور آدمی ہے، حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان نہیں ہوگا۔'' یقیناً مجھ پر ایک ایسا زمانہ گزرا ہے میں پروا نہیں کرتا تھا کہ میں تم میں سے کس کے ساتھ خرید و فروخت کرتا ہوں۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا اسلام اسے میرا حق ادا کرنے پر مجبور کرتا اور اگر وہ عیسائی ہوتا تو اس کے حکمران اسے ایمانداری پر مجبور کرتے لیکن آج کل تو میں صرف فلاں فلاں ہی سے لین دین کرتا ہوں۔

(١٤) بَابُ التَّعَرُّبِ فِي الْفِتْنَةِ

باب: 14- فتنہ و فساد کے وقت آبادی سے باہر رہائش اختیار کرنا

٧٠٨٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ! ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ، تَعَرَّبْتَ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ.

[7087] حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ وہ حجاج بن یوسف کے پاس گئے تو اس نے کہا: اے ابن اکوع! تم الٹے پاؤں پھر گئے ہو، تم نے آبادی سے باہر رہائش رکھ لی ہے؟ انھوں نے فرمایا: ایسا نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے جنگل میں رہنے کی اجازت دی ہے۔

وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ خَرَجَ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ إِلَى الرَّبَذَةِ وَتَزَوَّجَ هُنَاكَ امْرَأَةً وَوَلَدَتْ لَهُ أَوْلَادًا فَلَمْ يَزَلْ بِهَا حَتَّى قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِلَيَالٍ نَزَلَ الْمَدِينَةَ.

یزید بن ابوعبید نے کہا: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے تو حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے ربذہ میں رہائش رکھ لی، انھوں نے وہاں ایک عورت سے شادی کی اور ان کے بچے بھی پیدا ہوئے۔ وہاں ربذہ میں ہی رہے یہاں تک کہ وفات سے چند دن پہلے مدینہ طیبہ آ گئے تھے۔

٧٠٨٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ». [راجع: ١٩]

[7088] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ وقت قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال وہ بکریاں ہوں گی جنھیں وہ لے کر پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش برسنے کی جگہوں پر چلا جائے گا۔ وہ فتنوں سے اپنے دین کو بچانے کے لیے (آبادی سے) بھاگ نکلے گا۔''

فائدہ: انسان کے لیے اس کا دین ہی سب سے قیمتی چیز ہے۔ اگر آبادی میں رہتے ہوئے اسے نقصان کا خطرہ ہو تو ایسی آبادی کو چھوڑ دینا ضروری ہے۔ اگرچہ جمہور اہل علم کا موقف ہے کہ فتنوں کے دور میں لوگوں کی اصلاح کرنے کے لیے آبادی میں رہنا زیادہ فضیلت کا باعث ہے کیونکہ وہاں نیکی کے بہت سے کام کرنے کا موقع ملتا ہے، تاہم فتنوں کے دور میں اگر ایمان کو خطرہ ہو تو علیحدگی اختیار کرنے میں ہی عافیت ہے۔

(١٥) بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْفِتَنِ

باب: 15- فتنوں سے پناہ مانگنا

٧٠٨٩ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ حَتَّى أَحْفَوْهُ بِالْمَسْأَلَةِ فَصَعِدَ النَّبِيُّ

[7089] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: لوگوں نے نبی ﷺ سے سوالات کیے اور جب سوالات کرنے میں مبالغے سے کام لیا تو آپ ایک دن منبر پر

ﷺ ذَاتَ يَوْمِ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: «لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُ لَكُمْ»، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ رَأْسُهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي، فَأَنْشَأَ رَجُلٌ كَانَ إِذَا لَاحَى يُدْعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! مَنْ أَبِي؟ فَقَالَ: «أَبُوكَ حُذَافَةُ». ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ فَقَالَ: رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ، إِنَّهُ صُوِّرَتْ [لِيَ] الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتّٰى رَأَيْتُهُمَا دُونَ الْحَائِطِ».

تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ''آج تم مجھ سے جو سوال بھی کرو گے میں تمھیں اس کا جواب دوں گا۔'' پھر میں دائیں بائیں دیکھنے لگا تو ہر شخص اپنا سر اپنے کپڑے میں لپیٹ کر رو رہا تھا۔ آخر ایک شخص نے خاموشی توڑی۔ اس کا جب کسی سے جھگڑا ہوتا تو اسے اس کے باپ کے علاوہ کسی دوسرے شخص کی طرف منسوب کیا جاتا۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول! میرا والد کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا والد حذافہ ہے۔'' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: ہم اللہ پر اس کے رب ہونے کے اعتبار سے، اسلام پر اس کے دین ہونے کے لحاظ سے اور حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ ہم برے فتنوں سے پناہ مانگتے ہیں۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے خیر و شر جو آج دیکھی ہے، اس جیسی کبھی نہ دیکھی تھی، میرے سامنے جنت اور دوزخ کی صورت کو پیش کیا گیا یہاں تک کہ میں نے ان دونوں کو دیوار کے قریب دیکھا۔''

قَالَ قَتَادَةُ: يُذْكَرُ هٰذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَسْـَٔلُوا۟ عَنْ أَشْيَآءَ إِن تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ [المائدة: ١٠١]. [راجع: ٩٣]

حضرت قتادہ نے کہا: یہ حدیث درج ذیل آیت کے ساتھ ذکر کی جاتی ہے: ''ایمان والو! ایسی چیزوں کے متعلق سوال نہ کرو اگر وہ تمھارے لیے ظاہر کر دی جائیں تو تمھیں بری لگیں۔''

٧٠٩٠ - وَقَالَ عَبَّاسٌ النَّرْسِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ بِهٰذَا، وَقَالَ: كُلُّ رَجُلٍ لَافًّا رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي، وَقَالَ: عَائِذًا بِاللهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ، أَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ سَوْأَى الْفِتَنِ. [راجع: ٩٣]

[7090] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ نے یہ حدیث بیان کی تو ہر شخص اپنے کپڑے میں سر لپیٹے رو رہا تھا اور فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگ رہا تھا یا یوں کہہ رہا تھا: میں فتنوں کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

٧٠٩١ - وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

[7091] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے ایک اور روایت ہے،

زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَمُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا، وَقَالَ: عَائِذًا بِاللهِ مِنْ شَرِّ الْفِتَنِ. [راجع: ٩٣]

انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث نقل کی، اس میں ''فتنوں کی برائی'' کے بجائے ''فتنوں کے شر'' کا لفظ ہے۔

(١٦) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «اَلْفِتْنَةُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ»

باب: 16- نبی ﷺ کے فرمان: ''فتنہ، مشرق کی طرف سے اٹھے گا'' کا بیان

وضاحت: رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کی سرزمین کے لیے مشرق کی طرف اشارہ کیا اور مدینہ طیبہ سے مشرق کی طرف عراق وغیرہ کا علاقہ پڑتا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ سرزمین عراق ہمیشہ سے فتنوں کی تخم ریزی کے لیے بڑی زرخیز واقع ہوئی ہے۔ ہم مختصر طور پر ان فتنوں کی نشاندہی کرتے ہیں جنھوں نے عراق کے علاقے سے جنم لیا یا آئندہ ادھر سے ظاہر ہوں گے۔ * حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت توحید کے مقابلے میں ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر جیسے بتوں کو سرزمین عراق میں نصب کیا گیا تھا کہ شیطان کی عبادت کو رواج دیا جائے۔ * حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب ڈنکے کی چوٹ اللہ کی توحید بیان کی تو حکومتی سطح پر ان کی مخالفت کی گئی، انھیں زندہ جلانے کے لیے آگ کا جو الاؤ تیار کیا گیا تھا وہ بھی عراق میں تھا۔ * سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے والے پھر انھیں شہید کرنے والے بھی عراقی تھے جنھوں نے طرح طرح کے الزامات بھی آپ پر لگائے تھے۔ * حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مدینہ طیبہ کے بجائے جب کوفہ کو اپنا دارالخلافہ قرار دیا تو اہل کوفہ نے آپ کو اس قدر پریشان کیا کہ آپ ساری عمر اپنوں سے نبرد آزما رہے۔ * پارسائی اور دینداری کے روپ میں اٹھنے والا خوارج کا فتنۂ تکفیر بھی سرزمین عراق سے پیدا ہوا جنھوں نے اسلام کے عینی شاہد صحابۂ کرام تک کو کافر قرار دے ڈالا۔ * حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اپنی ہمدردیوں کا جھانسہ دے کر جام شہادت نوش کرنے پر مجبور کرنے والے عراقی ہی تھے، امت مسلمہ اس فتنے کی ٹیس ابھی تک محسوس کر رہی ہے۔ * تاتاریوں کا فتنہ بھی اسی طرف سے شروع ہوا جنھوں نے مسلمانوں کا سرمایۂ علم و ادب دریائے دجلہ کی نذر کرنے کے ساتھ ساتھ بہت سے اسلامی ملکوں کو تہس نہس کر ڈالا۔ * کتاب و سنت کی روشنی میں تحریک آزادئ فکر کے مقابلے میں رائے اور قیاس کا فتنہ بھی کوفہ سے اٹھا۔ انھوں نے صحیح احادیث کو رد کرنے کے لیے عجیب و غریب اصول وضع کیے۔

٧٠٩٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَامَ إِلَى جَنْبِ الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا، اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ، أَوْ قَالَ: قَرْنُ الشَّمْسِ». [راجع: ٣١٠٤]

[7092] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ایک مرتبہ منبر کے ایک جانب کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''فتنہ ادھر ہے، فتنہ ادھر ہے جدھر سے شیطان کا سینگ یا قرنِ شمس طلوع ہوگا۔''

٧٠٩٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ: «أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ». [راجع: ٣١٠٤]

[7093] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جبکہ آپ مشرق کی طرف منہ کیے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے: ''آگاہ رہو! فتنہ اسی طرف سے رونما ہوگا جدھر سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔''

فائدہ: قرن کے معنی قوت کے ہیں، یعنی مشرق کی طرف سے شیطانی قوت کا ظہور ہوگا۔

٧٠٩٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَفِي نَجْدِنَا؟ قَالَ: «اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا، اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَفِي نَجْدِنَا؟ فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: «هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ». [راجع: ١٠٣٧]

[7094] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے ملک شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے ملک یمن میں برکت عطا فرما۔'' صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! اور ہمارے نجد میں بھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے ملک شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے ملک یمن میں برکت عطا فرما۔'' میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے تیسری بار فرمایا: ''وہاں زلزلے اور فتنے رونما ہوں گے، نیز وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔''

٧٠٩٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ، عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ عُمَرَ فَرَجَوْنَا أَنْ يُحَدِّثَنَا حَدِيثًا حَسَنًا، قَالَ: فَبَادَرَنَا إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! حَدِّثْنَا عَنِ الْقِتَالِ فِي الْفِتْنَةِ وَاللهُ يَقُولُ: ﴿وَقَٰتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ﴾ [البقرة: ١٩٣] فَقَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا الْفِتْنَةُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ؟ إِنَّمَا كَانَ مُحَمَّدٌ ﷺ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ، وَكَانَ الدُّخُولُ فِي دِينِهِمْ فِتْنَةً، وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى

[7095] حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس آئے تو ہم نے امید کی کہ وہ ہم سے کوئی عمدہ حدیث بیان کریں گے۔ اس دوران میں ایک آدمی ہم سے پہلے ان کے پاس پہنچ گیا اور کہنے لگا: اے ابوعبدالرحمٰن! ہمیں فتنے کے دور میں جنگ و قتال کے متعلق کوئی حدیث بیان کریں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''تم ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے۔'' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تجھے تیری ماں روئے! کیا تجھے معلوم ہے کہ فتنہ کیا ہوتا ہے؟ حضرت محمد ﷺ تو (فتنہ ختم کرنے کے لیے) مشرکین سے جنگ کرتے

الْمُلْكِ. [راجع: ۳۱۳۰]

تھے، ان کے نزدیک مسلمانوں کا دین اسلام میں داخل ہونا باعث فتنہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی جنگ تمھاری طرح ملک گیری کے لیے نہ تھی۔

فائدہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی رائے یہ تھی کہ فتنے کے زمانے میں مسلمانوں کا آپس میں جنگ کرنا جائز نہیں۔ آیت کریمہ میں ''فتنہ'' سے مراد کفر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی جنگ کفر ختم کرنے کے لیے تھی اور اب اسلام کا غلبہ ہے، کفر مغلوب ہو چکا ہے لیکن تمھاری جنگ کفر کے خاتمے کے لیے نہیں بلکہ ملک گیری اور لوگوں میں فساد برپا کرنے کے لیے ہے۔ میرے نزدیک ایسی جنگ جائز نہیں، اس لیے میں اس میں حصہ نہیں لیتا، لیکن جمہور اہل علم کا موقف ہے کہ جب ایک گروہ کے متعلق پتہ چل جائے کہ وہ باغی ہے تو ایسے حالات میں اسے اطاعت کی طرف لانے کے لیے جنگ کرنا فتنہ نہیں۔

(۱۷) بَابُ الْفِتْنَةِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ

باب: 17- وہ فتنہ جو سمندر کی لہروں کی طرح موجزن (ٹھاٹھیں مارنے والا) ہوگا

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ: كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَتَمَثَّلُوا بِهٰذِهِ الْأَبْيَاتِ عِنْدَ الْفِتَنِ، قَالَ امْرُؤُ الْقَيْسِ:

اَلْحَرْبُ أَوَّلُ مَا تَكُونُ فَتِيَّةً
تَسْعٰى بِزِينَتِهَا لِكُلِّ جَهُولِ
حَتّٰى إِذَا اشْتَعَلَتْ وَشَبَّ ضِرَامُهَا
وَلَّتْ عَجُوزًا غَيْرَ ذَاتِ حَلِيلِ
شَمْطَاءَ يُنْكَرُ لَوْنُهَا وَتَغَيَّرَتْ
مَكْرُوهَةً لِّلشَّمِّ وَالتَّقْبِيلِ.

سفیان بن عیینہ نے خلف بن حوشب سے بیان کیا کہ سلف فتنے کے زمانے میں درج ذیل اشعار کی مثال دینا پسند کرتے تھے جنھیں امرء القیس نے کہا ہے:

ابتدا میں ایک جواں عورت کی صورت ہے یہ جنگ
دیکھ کر ناداں اسے ہوتے ہیں عاشق اور دنگ
جبکہ بھڑکے شعلے اس کے پھیل جائیں ہر طرف
تب وہ ہو جاتی ہے بوڑھی اور بدل جاتی ہے رنگ
ایسی بدصورت کو رکھے کون چونڈا ہے سفید
سونگھنے اور چومنے سے اس کے سب ہوتے ہیں تنگ

وضاحت: مندرجہ بالا منظوم ترجمہ مولانا وحید الزمان نے کیا ہے۔

۷۰۹۶ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا شَقِيقٌ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ عُمَرَ إِذْ قَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فِي

[7096] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انھوں نے اچانک دریافت کیا: تم میں سے کون ہے جو فتنے کے متعلق نبی ﷺ کا فرمان یاد رکھتا ہو؟ حضرت

الْفِتْنَةِ؟ قَالَ: «فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ»، قَالَ: لَيْسَ عَنْ هٰذَا أَسْأَلُكَ، وَلٰكِنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ، فَقَالَ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا. قَالَ: عُمَرُ أَيُكْسَرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: لَا، بَلْ يُكْسَرُ. قَالَ عُمَرُ: إِذًا لَّا يُغْلَقُ أَبَدًا. قُلْتُ: أَجَلْ، قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ: أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ لَّيْلَةً، وَذٰلِكَ أَنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ، فَهِبْنَا أَنْ نَّسْأَلَهُ: مَنِ الْبَابُ؟ فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: مَنِ الْبَابُ؟ قَالَ: عُمَرُ. [راجع: ٥٢٥]

حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''انسان کی آزمائش اس کی بیوی، اس کے مال، اس کی اولاد اور اس کے پڑوسی کے معاملات میں ہوتی ہے جس کا کفارہ نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر دیتا ہے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کے بارے میں نہیں پوچھتا بلکہ میں اس فتنے کے بارے میں پوچھتا ہوں جو دریا کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المومنین! تم پر اس کا کوئی خطرہ نہیں کیونکہ تمھارے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ حائل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا یا اسے کھولا جائے گا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: توڑ دیا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر وہ تو کبھی بند نہیں ہو سکے گا۔ میں نے کہا: جی ہاں (وہ بند نہیں ہو سکے گا)۔ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ دروازے کے متعلق جانتے تھے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں، جس طرح وہ جانتا ہے کہ کل سے پہلے رات آئے گی اور یہ اس لیے کہ میں نے ان سے ایک ایسی بات بیان کی تھی جو پہیلی یا چیستاں نہیں تھی۔ بہرحال ہمیں ان سے یہ پوچھتے ہوئے ڈر محسوس ہوا کہ وہ دروازہ کون ہے؟ چنانچہ ہم نے مسروق سے کہا۔ جب اس نے پوچھا کہ وہ دروازہ کون ہے؟ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ دروازہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی تھی۔

٧٠٩٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى حَائِطٍ مِّنْ حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ، فَلَمَّا دَخَلَ الْحَائِطَ جَلَسْتُ عَلَى بَابِهِ وَقُلْتُ: لَأَكُونَنَّ

[7097] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ مدینہ طیبہ کے باغات میں سے کسی باغ کی طرف اپنی کسی ضرورت کے لیے تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے گیا۔ جب آپ باغ میں داخل ہوئے تو میں اس کے دروازے پر بیٹھ گیا اور میں نے (دل میں) کہا: آج میں نبی ﷺ کا چوکیدار بنوں گا، حالانکہ آپ

الْيَوْمَ بَوَّابَ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَمْ يَأْمُرْنِي، فَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَضٰى حَاجَتَهُ وَجَلَسَ عَلٰى قُفِّ الْبِئْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ، فَقُلْتُ: كَمَا أَنْتَ حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ لَكَ، فَوَقَفَ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ. فَقَالَ: «اِئْذَنْ لَّهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ». فَدَخَلَ فَجَاءَ عَنْ يَّمِينِ النَّبِيِّ ﷺ، فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، فَجَاءَ عُمَرُ فَقُلْتُ: كَمَا أَنْتَ حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ لَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِئْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ». فَجَاءَ عَنْ يَّسَارِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ فَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، فَامْتَلَأَ الْقُفُّ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ مَجْلِسٌ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ: كَمَا أَنْتَ حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ لَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِئْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَهَا بَلَاءٌ يُّصِيبُهُ»، فَدَخَلَ فَلَمْ يَجِدْ مَعَهُمْ مَجْلِسًا فَتَحَوَّلَ حَتّٰى جَاءَ مُقَابِلَهُمْ عَلٰى شَفَةِ الْبِئْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ دَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، فَجَعَلْتُ أَتَمَنّٰى أَخًا لِّي وَأَدْعُو اللهَ أَنْ يَّأْتِيَ.

نے مجھے حکم نہیں دیا تھا، چنانچہ نبی ﷺ تشریف لے گئے، اپنی حاجت کو پورا کیا پھر واپس آ کر کنویں کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ آپ نے اپنی دونوں پنڈلیاں کھول کر انھیں کنویں میں لٹکا لیا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور اندر جانے کی اجازت طلب کی۔ میں نے ان سے کہا: آپ یہیں رہیں، میں آپ کے لیے اجازت لے کر آتا ہوں، چنانچہ وہ (وہیں) ٹھہر گئے۔ میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: اللہ کے رسول! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''انھیں اجازت دے دو اور انھیں جنت کی بشارت سنا دو۔'' چنانچہ وہ اندر گئے اور نبی ﷺ کی دائیں جانب آ کر انھوں نے بھی اپنی پنڈلیاں کھول کر انھیں کنویں میں لٹکا لیا۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے۔ میں نے ان سے کہا: ٹھہرو، میں آپ کے لیے اجازت لے لوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ان کو بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت سنا دو۔'' چنانچہ وہ بھی آئے، کنویں کی منڈیر پر نبی ﷺ کی بائیں جانب بیٹھے اور اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا دیں۔ اب کنویں کی منڈیر بھر گئی اور وہاں کوئی جگہ باقی نہ رہی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے، میں نے ان سے بھی کہا: آپ ذرا ٹھہریں یہاں تک کہ میں آپ ﷺ سے آپ کے متعلق اجازت لے لوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''انھیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت سنا دو لیکن اس کے ساتھ ایک آزمائش ہو گی جو انھیں پہنچے گی۔'' چنانچہ وہ تشریف لائے اور ان کے ساتھ بیٹھنے کی جگہ نہ پائی تو گھوم کر ان کے سامنے کنویں کے کنارے پر آئے۔ پھر انھوں نے بھی اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں پاؤں لٹکا لیے۔ پھر میرے دل میں اپنے بھائی کے متعلق خواہش پیدا ہوئی تو میں اللہ سے

ان کے آنے کی دعا کرنے لگا۔

قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: فَتَأَوَّلْتُ ذٰلِكَ قُبُورَهُمْ اجْتَمَعَتْ هٰهُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ. [راجع: ٣٦٧٤]

ابن مسیب نے کہا: میں نے اس سے ان حضرات کی قبروں کی تاویل کی جو ایک جگہ موجود ہوں گی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی قبر ان سے الگ ہو گی۔

٧٠٩٨ - حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ: قِيلَ لِأُسَامَةَ: أَلَا تُكَلِّمُ هٰذَا؟ قَالَ: قَدْ كَلَّمْتُهُ مَا دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا أَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَفْتَحُهُ، وَمَا أَنَا بِالَّذِي أَقُولُ لِرَجُلٍ - بَعْدَ أَنْ يَكُونَ أَمِيرًا عَلٰى رَجُلَيْنِ -: أَنْتَ خَيْرٌ، بَعْدَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «يُجَاءُ بِرَجُلٍ فَيُطْرَحُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ، فَيُطِيفُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ: أَيْ فُلَانُ! أَلَسْتَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ؟ فَيَقُولُ: إِنِّي كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا أَفْعَلُهُ، وَأَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَفْعَلُهُ». [راجع: ٣٢٦٧]

[7098] حضرت ابووائل سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے گفتگو کیوں نہیں کرتے؟ انھوں نے فرمایا: میں نے کسی فتنے کا دروازہ کھولے بغیر ان سے گفتگو کی ہے۔ میں ایسا آدمی نہیں ہوں کہ سب سے پہلے کسی فتنے کا دروازہ کھولنے والا بنوں۔ میں کسی کی اس حد تک خوشامد نہیں کرتا کہ اگر اسے دو آدمیوں پر امیر بنا دیا جائے تو اسے کہوں: تو سب سے بہتر ہے جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن ایک شخص کو لا کر اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر وہ اس میں گدھے کی طرح چکی پیسے گا، یعنی وہ اپنی انتڑیوں کے گرد چکر لگائے گا۔ اہل جہنم اس کے گرد جمع ہو کر پوچھیں گے: اے فلاں! کیا تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کیا کرتا تھا؟ وہ کہے گا: میں اچھی بات کے لیے لوگوں کو ضرور کہتا تھا لیکن اس پر خود عمل نہیں کرتا تھا اور بری بات سے لوگوں کو منع کرتا تھا لیکن خود اس کا مرتکب ہوتا تھا۔''

فائدہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مادر زاد ولید بن عقبہ نے شراب نوشی کی تو آپ نے تحقیق مکمل ہونے تک اس پر حد لگانے سے سکوت کیا۔ اس تاخیر میں لوگوں کے اندر شکوک و شبہات نے جنم لیا۔ سازشی گروہ نے اس بات کو بہت اچھالا، چنانچہ کسی نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ لوگوں میں ولید بن عقبہ کی شراب نوشی کا بہت چرچا ہو رہا ہے، آپ اس سلسلے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے گفتگو کیوں نہیں کرتے؟ انھوں نے فرمایا: تم میرے متعلق یہ گمان نہ کرو کہ میں حضرت عثمان کو اچھی بات کہنے کے لیے سستی یا مداہنت سے کام لیتا ہوں اور نہ میں خوشامدی ہی ہوں کہ ان کے حاکم ہونے کی وجہ سے ان کی بے جا تعریف کروں۔ میں نے ان سے مصلحت، ادب و احترام اور رازداری کے طور پر بات کی ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ برسر عام ان سے گفتگو کروں جس سے فتنے کی آگ مزید بھڑک اٹھے اور سب سے پہلے میں فتنہ اٹھانے والا بن جاؤں۔

(١٨) بَابٌ:

باب:18- بلاعنوان

٧٠٩٩ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: لَقَدْ نَفَعَنِي اللهُ بِكَلِمَةٍ أَيَّامَ الْجَمَلِ، لَمَّا بَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّ فَارِسًا مَلَّكُوا ابْنَةَ كِسْرٰى قَالَ: «لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً». [راجع: ٤٤٢٥]

[7099] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ایام جمل کے دوران میں ایک ہی بات کے ذریعے سے فائدہ پہنچایا۔ جب نبی ﷺ کو معلوم ہوا کہ اہل فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا سربراہ بنا لیا ہے تو آپ نے فرمایا: ''وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی جنھوں نے اپنے (حکومتی) معاملات ایک عورت کے حوالے کر دیے ہیں۔''

٧١٠٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْيَمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ الْأَسَدِيُّ قَالَ: لَمَّا سَارَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَائِشَةُ إِلَى الْبَصْرَةِ بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ وَحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَدِمَا عَلَيْنَا الْكُوفَةَ فَصَعِدَا الْمِنْبَرَ، فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَوْقَ الْمِنْبَرِ فِي أَعْلَاهُ، وَقَامَ عَمَّارٌ أَسْفَلَ مِنَ الْحَسَنِ فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ فَسَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُولُ: إِنَّ عَائِشَةَ قَدْ سَارَتْ إِلَى الْبَصْرَةِ، وَوَاللهِ إِنَّهَا لَزَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَلٰكِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ابْتَلَاكُمْ لِيَعْلَمَ إِيَّاهُ تُطِيعُونَ أَمْ هِيَ. [راجع: ٣٧٧٢]

[7100] حضرت ابو مریم عبداللہ بن زیاد اسدی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم بصرے کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم کو بھیجا۔ یہ دونوں بزرگ ہمارے پاس کوفہ آئے اور منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ منبر کے اوپر سب سے اونچی جگہ پر تھے اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما ان سے نیچے کی سیڑھی پر تھے۔ ہم ان کے پاس جمع ہو گئے۔ پھر میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ کی طرف روانہ ہو چکی ہیں۔ اللہ کی قسم! وہ دنیا اور آخرت میں تمھارے نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے تمھارا امتحان لینا چاہتا ہے کہ تم صرف اسی کی اطاعت کرتے ہو یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کہا مانتے ہو۔

٧١٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ: قَامَ عَمَّارٌ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ فَذَكَرَ عَائِشَةَ وَذَكَرَ مَسِيرَهَا وَقَالَ:

[7101] حضرت ابووائل سے روایت ہے کہ کوفہ میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ان کی روانگی کا ذکر کیا اور فرمایا: بے شک وہ

إِنَّهَا زَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَلٰكِنَّهَا مِمَّا ابْتُلِيتُمْ. [راجع: ٣٧٧٢]

دنیا وآخرت میں تمھارے نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ہیں لیکن تمھیں ان کے متعلق آزمائش میں ڈالا گیا ہے۔

٧١٠٢، ٧١٠٣، ٧١٠٤ - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ: دَخَلَ أَبُو مُوسٰى وَأَبُو مَسْعُودٍ عَلٰى عَمَّارٍ حَيْثُ بَعَثَهُ عَلِيٌّ إِلٰى أَهْلِ الْكُوفَةِ يَسْتَنْفِرُهُمْ فَقَالَا: مَا رَأَيْنَاكَ أَتَيْتَ أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدَنَا مِنْ إِسْرَاعِكَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ مُنْذُ أَسْلَمْتَ. فَقَالَ عَمَّارٌ: مَا رَأَيْتُ مِنْكُمَا مُنْذُ أَسْلَمْتُمَا أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَائِكُمَا عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ، وَكَسَاهُمَا حُلَّةً، [حُلَّةً] ثُمَّ رَاحُوا إِلَى الْمَسْجِدِ. [انظر: ٧١٠٥، ٧١٠٦، ٧١٠٧]

[7104,7103,7102] حضرت ابووائل سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہما دونوں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے پاس گئے جبکہ انھیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ کی طرف بھیجا تھا کہ وہ انھیں مدد کے لیے نکلنے پر آمادہ کریں۔ ان دونوں نے (حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے) کہا: جب سے تم مسلمان ہوئے ہو ہم نے کوئی بات اس سے زیادہ بری نہیں دیکھی جو تم اس کام میں جلد بازی دکھا رہے ہو۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے انھیں جواب دیا: میں نے بھی جب سے تم مسلمان ہوئے ہو تمھاری کوئی بات اس سے بری نہیں دیکھی جو تم اس کام میں دیر کر رہے ہو۔ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کو ایک ایک نیا جوڑا پہنایا، پھر وہ (تینوں مل کر) مسجد میں تشریف لے گئے۔

٧١٠٥، ٧١٠٦، ٧١٠٧ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ أَبِي مَسْعُودٍ وَأَبِي مُوسٰى وَعَمَّارٍ، فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: مَا مِنْ أَصْحَابِكَ أَحَدٌ إِلَّا لَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ فِيهِ، غَيْرَكَ، وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ شَيْئًا مُنْذُ صَحِبْتَ النَّبِيَّ ﷺ أَعْيَبَ عِنْدِي مِنِ اسْتِسْرَاعِكَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ. قَالَ عَمَّارٌ: يَا أَبَا مَسْعُودٍ! وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ وَلَا مِنْ صَاحِبِكَ هٰذَا شَيْئًا مُنْذُ صَحِبْتُمَا النَّبِيَّ ﷺ أَعْيَبَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَائِكُمَا فِي هٰذَا الْأَمْرِ.

[7107,7106,7105] حضرت شقیق بن سلمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت ابومسعود انصاری، ابوموسیٰ اشعری اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابومسعود نے (حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے) کہا: تمھارے ساتھ جتنے لوگ ہیں اگر میں چاہوں تو تمھارے علاوہ ہر ایک کے متعلق کچھ نہ کچھ کہہ سکتا ہوں لیکن جب سے تم نے نبی ﷺ کی صحبت اختیار کی ہے میں نے تمھارا کوئی عیب نہیں دیکھا بس یہی ایک بات ہے کہ تم اس معاملے میں جلد بازی سے کام لے رہے ہو۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابومسعود! جب سے تم دونوں نے نبی ﷺ کی صحبت اختیار کی ہے میں نے تمھارے اور تمھارے اس ساتھی کے متعلق کوئی عیب نہیں دیکھا سوائے اس بات کے

کہ تم اس معاملے میں دیر کر رہے ہو۔

فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ - وَكَانَ مُوسِرًا -: يَا غُلَامُ! هَاتِ حُلَّتَيْنِ، فَأَعْطَى إِحْدَاهُمَا أَبَا مُوسَى وَالْأُخْرَى عَمَّارًا، وَقَالَ: رُوحَا فِيهِ إِلَى الْجُمُعَةِ. [راجع: ٧١٠٢، ٧١٠٣، ٧١٠٤]

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ چونکہ صاحب ثروت تھے، انھوں نے اپنے غلام سے کہا: دو جوڑے لاؤ، چنانچہ انھوں نے ایک جوڑا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو دیا اور دوسرا حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو دیا، پھر ان دونوں سے فرمایا: انھیں زیب تن کر کے جمعہ ادا کرنے کے لیے جاؤ۔

(١٩) بَابٌ: إِذَا أَنْزَلَ اللهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا

باب: 19- جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے

٧١٠٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَنْزَلَ اللهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ».

[7108] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو جو ان میں موجود ہوتے ہیں ان تمام کو عذاب اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ پھر انھیں قیامت کے دن ان کے اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا۔''

فائدہ: اس حدیث کے پیش کرنے سے امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصود یہ ہے کہ جنگ جمل یا جنگ صفین میں شامل تمام لوگ فریقین کے مخالف یا طرفدار نہیں تھے۔ یقیناً کچھ ایسے بھی ہوں گے جنھیں مجبوراً اس جنگ میں دھکیل دیا گیا۔ اگر وہ جنگ میں لقمۂ اجل بن گئے ہوں تو قیامت کے دن ان کے ساتھ ان کی نیت کے مطابق سلوک کیا جائے گا۔

(٢٠) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: «إِنَّ ابْنِي هٰذَا لَسَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ»

باب: 20- حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرا دے گا'' کا بیان

٧١٠٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ أَبُو مُوسَى، وَلَقِيتُهُ بِالْكُوفَةِ، جَاءَ إِلَى ابْنِ شُبْرُمَةَ فَقَالَ: أَدْخِلْنِي

[7109] حضرت حسن بصری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما اپنے لشکر لے کر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف لڑنے کے لیے نکلے تو حضرت عمرو بن

عَلٰى عِيسٰى فَأَعِطَهُ، فَكَأَنَّ ابْنَ شُبْرُمَةَ خَافَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَفْعَلْ. قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ: لَمَّا سَارَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِلٰى مُعَاوِيَةَ بِالْكَتَائِبِ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِمُعَاوِيَةَ: أَرٰى كَتِيبَةً لَّا تُوَلِّي حَتّٰى تُدْبِرَ أُخْرَاهَا، قَالَ مُعَاوِيَةُ: مَنْ لِذَرَارِيِّ الْمُسْلِمِينَ؟ فَقَالَ: أَنَا، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ: نَلْقَاهُ فَنَقُولُ لَهُ: الصُّلْحَ.

عاص رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں ایسا لشکر دیکھ رہا ہوں جو واپس نہیں ہوگا یہاں تک کہ اپنے مقابل کو بھگا نہ دے۔ اس پر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسے حالات میں مسلمانوں کے اہل و عیال کی کون کفالت کرے گا؟ انھوں نے کہا: ان کی میں کفالت کروں گا۔ پھر حضرت عبداللہ بن عامر اور عبدالرحمٰن بن سمرہ نے کہا: ہم حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے ملاقات کرتے ہیں اور انھیں صلح پر آمادہ کرتے ہیں۔

قَالَ الْحَسَنُ: وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ جَاءَ الْحَسَنُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُّصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ». [راجع: ٢٧٠٤]

حضرت حسن بصری نے کہا: میں نے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ ایک دفعہ خطبہ دے رہے تھے، حضرت حسن رضی اللہ عنہ آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک یہ میرا بیٹا سید ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ اس کے سبب مسلمانوں کے دو لشکروں کے درمیان صلح کرا دے گا۔“

٧١١٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ عَمْرٌو: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ حَرْمَلَةَ مَوْلٰى أُسَامَةَ أَخْبَرَهُ. قَالَ عَمْرٌو: وَقَدْ رَأَيْتُ حَرْمَلَةَ قَالَ: أَرْسَلَنِي أُسَامَةُ إِلٰى عَلِيٍّ وَقَالَ: إِنَّهُ سَيَسْأَلُكَ الْآنَ فَيَقُولُ: مَا خَلَّفَ صَاحِبَكَ؟ فَقُلْ لَهُ: يَقُولُ لَكَ: لَوْ كُنْتَ فِي شِدْقِ الْأَسَدِ لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَكُونَ مَعَكَ فِيهِ، وَلٰكِنَّ هٰذَا أَمْرٌ لَمْ أَرَهُ، فَلَمْ يُعْطِنِي شَيْئًا.

[7110] حضرت حرملہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ تم سے میرے متعلق ضرور پوچھیں گے کہ تیرا ساتھی کیوں پیچھے رہا ہے؟ تو انھیں کہنا: اسامہ آپ کے متعلق کہتے ہیں: اگر آپ شیر کی ڈاڑھوں میں پھنسے ہوتے تو ضرور آپ کی رفاقت کو پسند کرتا لیکن مسلمانوں کے باہمی جنگ و قتال کو میں پسند نہیں کرتا۔

فَذَهَبْتُ إِلٰى حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ، فَأَوْقَرُوا لِي رَاحِلَتِي.

حضرت حرملہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے کچھ نہ دیا۔ پھر میں حضرت حسن، حضرت حسین اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم کے پاس گیا تو انھوں نے ساز و سامان سے میری سواری خوب لدوا دی۔

(۲۱) بَابٌ: إِذَا قَالَ عِنْدَ قَوْمٍ شَيْئًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ بِخِلَافِهِ

باب: 21- ایک شخص قوم سے کوئی بات کہے، پھر وہاں سے نکل کر دوسری بات کہنے لگے

٧١١١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: لَمَّا خَلَعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ حَشَمَهُ وَوَلَدَهُ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»، وَإِنَّا قَدْ بَايَعْنَا هٰذَا الرَّجُلَ عَلٰى بَيْعِ اللهِ وَرَسُولِهِ، وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ غَدْرًا أَعْظَمَ مِنْ أَنْ يُبَايَعَ رَجُلٌ عَلٰى بَيْعِ اللهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُنْصَبُ لَهُ الْقِتَالُ، وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِّنْكُمْ خَلَعَهُ وَلَا بَايَعَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ إِلَّا كَانَتِ الْفَيْصَلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ. [راجع: ٣١٨٨]

[7111] حضرت نافع سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب اہل مدینہ نے یزید بن معاویہ کی بیعت توڑ دی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے خادموں اور بیٹوں کو جمع کیا اور کہا: بے شک میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن ہر غدار کے لیے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا۔'' ہم نے اس شخص کی بیعت اللہ اور اس کے رسول کے نام پر کی ہے۔ میرے نزدیک اس سے بڑھ کر کوئی غداری نہیں کہ ایک شخص سے اللہ اور اس کے رسول کے نام پر بیعت کی جائے، پھر اس کے خلاف لڑائی کھڑی کر دی جائے۔ دیکھو! تم میں سے جو کوئی اس کی بیعت توڑے گا اور کسی دوسرے کی بیعت کرے گا تو میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہو گا۔

٧١١٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ: وَلَمَّا كَانَ ابْنُ زِيَادٍ وَمَرْوَانُ بِالشَّامِ، وَوَثَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ، وَوَثَبَ الْقُرَّاءُ بِالْبَصْرَةِ، فَانْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي إِلٰى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلَيْهِ فِي دَارِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ عِلِّيَّةٍ لَهُ مِنْ قَصَبٍ فَجَلَسْنَا إِلَيْهِ، فَأَنْشَأَ أَبِي يَسْتَطْعِمُهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ: يَا أَبَا بَرْزَةَ! أَلَا تَرٰى مَا وَقَعَ فِيهِ النَّاسُ؟ فَأَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ تَكَلَّمَ بِهِ: إِنِّي احْتَسَبْتُ عِنْدَ اللهِ أَنِّي أَصْبَحْتُ سَاخِطًا عَلٰى أَحْيَاءِ قُرَيْشٍ، إِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ كُنْتُمْ عَلٰى

[7112] حضرت ابومنہال سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب ابن زیاد اور مروان شام میں تھے، ادھر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ میں اٹھ کھڑے تھے اور خارجیوں نے بصرہ پر قبضہ کر رکھا تھا تو میں اپنے والد کے ہمراہ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب ہم ان کے گھر پہنچے تو وہ ایک کمرے کے سائے میں تشریف فرما تھے جو بانس کا بنا ہوا تھا۔ ہم ان کے پاس بیٹھ گئے اور میرے والد نے ان سے سلسلۂ گفتگو چھیڑنے کے لیے کہا: اے ابو برزہ! آپ دیکھتے نہیں لوگوں نے کیا کر رکھا ہے؟ پہلی بات جو میں نے آپ کے منہ سے سنی وہ یہ تھی: میں ان قریش والوں سے اللہ کی خاطر ناراض ہوں، اللہ تعالیٰ اس پر مجھے اجر دے

الْحَالِ الَّذِي عَلِمْتُمْ مِنَ الذِّلَّةِ وَالْقِلَّةِ وَالضَّلَالَةِ، وَإِنَّ اللهَ أَنْقَذَكُمْ بِالْإِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ حَتّٰى بَلَغَ بِكُمْ مَّا تَرَوْنَ، وَهٰذِهِ الدُّنْيَا الَّتِي أَفْسَدَتْ بَيْنَكُمْ، إِنَّ ذَاكَ الَّذِي بِالشَّامِ وَاللهِ إِنْ يُّقَاتِلُ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا، وَإِنَّ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ وَاللهِ إِنْ يُّقَاتِلُونَ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا، وَإِنَّ ذَاكَ الَّذِي بِمَكَّةَ وَاللهِ إِنْ يُّقَاتِلُ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا. [انظر: ٧٢٧١]

گا۔ عرب کے باشندو! تم جانتے ہو کہ تم ذلت وقلت اور ضلالت کے کس عالم میں تھے؟ پھر اللہ تعالیٰ نے تمھیں اسلام اور حضرت محمد ﷺ کے ذریعے سے نجات دی یہاں تک کہ تم اس مرتبہ تک پہنچ گئے جو تمھارے سامنے ہے، پھر اسی دنیا نے تمھیں تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ یہ شخص جو شام میں حاکم بن بیٹھا ہے اللہ کی قسم! وہ محض دنیا کے لیے شمشیر بکف ہے۔ اور یہ خارجی لوگ جو تمھارے درمیان ہیں واللہ! یہ بھی حصول دنیا کے لیے لڑ رہے ہیں اور وہ صاحب (ابن زبیر رضی اللہ عنہما) جو مکہ میں ہیں اللہ کی قسم! ان کے لڑنے کی غرض بھی محض دنیا ہے۔

٧١١٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: إِنَّ الْمُنَافِقِينَ الْيَوْمَ شَرٌّ مِّنْهُمْ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، كَانُوا يَوْمَئِذٍ يُسِرُّونَ وَالْيَوْمَ يَجْهَرُونَ.

[7113] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: آج کل کے منافق رسول اللہ ﷺ کے دور کے منافقین سے زیادہ بدتر ہیں۔ وہ اپنی شرارتوں کو چھپا کر عمل میں لاتے تھے اور یہ لوگ علانیہ ان کا ارتکاب کرتے ہیں۔

٧١١٤ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: إِنَّمَا كَانَ النِّفَاقُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ بَعْدَ الْإِيمَانِ.

[7114] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: منافقت تو نبی ﷺ کے عہد مبارک میں تھی، آج تو ایمان کے بعد کفر اختیار کرنا ہے۔

(٢٢) بَابٌ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُغْبَطَ أَهْلُ الْقُبُورِ

باب: 22- قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگ قبر والوں پر رشک کرنے لگیں

٧١١٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ

[7115] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی حتی کہ ایک شخص دوسرے کی قبر کے

الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ».

[راجع: ٨٥]

پاس سے گزرے گا تو کہے گا: کاش! اس کی جگہ میں ہوتا۔''

(٢٣) بَابُ تَغَيُّرِ الزَّمَانِ حَتّٰى تُعْبَدَ الْأَوْثَانُ

باب: 23- زمانے میں تبدیلی آنا حتی کہ لوگ بتوں کی عبادت کرنے لگیں گے

٧١١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ أَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰى ذِي الْخَلَصَةِ».

[7116] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ذوالخلصہ کے مقام پر قبیلۂ دوس کی عورتوں کے سرین (طواف کرتے ہوئے) ایک دوسرے سے ٹکرانے لگیں گے۔''

وَذُو الْخَلَصَةِ: طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

ذوالخلصہ، قبیلۂ دوس کا بت تھا جس کی وہ زمانۂ جاہلیت میں عبادت کیا کرتے تھے۔

٧١١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ». [راجع: ٣٥١٧]

[7117] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ قحطان سے ایک آدمی (بادشاہ بن کر) نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔''

(٢٤) بَابُ خُرُوجِ النَّارِ

باب: 24- آگ کا نکلنا

وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ».

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی نشانی یہ ہے کہ ایک آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب تک ہانک کر لے جائے گی۔''

٧١١٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ

[7118] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی جو بصریٰ شہر کے اونٹوں

السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرٰى».

کی گردنوں کو روشن کر دے گی۔"

٧١١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَدِّهِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا».

[7119] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عنقریب دریائے فرات سے سونے کا خزانہ ظاہر ہو گا جو کوئی وہاں موجود ہو وہ اس سے کچھ نہ لے۔"

قَالَ عُقْبَةُ: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ».

ایک دوسری روایت میں ہے کہ سونے کا پہاڑ ظاہر ہو گا۔

(٢٥) بَابٌ:

باب:25- بلا عنوان

٧١٢٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ: حَدَّثَنَا مَعْبَدٌ قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «تَصَدَّقُوا فَسَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا».

[7120] حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "صدقہ کرو کیونکہ عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک شخص اپنا صدقہ لے کر پھرے گا اور کوئی اسے قبول کرنے والا نہیں ملے گا۔"

قَالَ مُسَدَّدٌ: حَارِثَةُ أَخُو عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ لِأُمِّهِ. قَالَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ. [راجع: ١٤١١]

مسدد نے کہا: حارثہ، عبیداللہ بن عمر کا مادری بھائی ہے۔ یہ بات ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے بیان کی ہے۔

فائدہ: بڑی بڑی فتوحات کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں یہ صورت حال پیدا ہو گئی تھی۔ اسی طرح حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دور میں بھی یہی حالت تھی کہ مال و دولت کی اس قدر فراوانی تھی کہ کوئی صدقہ لینے والا نہیں ملتا تھا۔

٧١٢١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي

[7121] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی

هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ تَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ، وَحَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِّنْ ثَلَاثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ، وَحَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ، وَهُوَ الْقَتْلُ، وَحَتّٰى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وَحَتّٰى يَعْرِضَهُ فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ: لَا أَرَبَ لِي بِهِ، وَحَتّٰى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ، وَحَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ! وَحَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ [يَعْنِي] آمَنُوا أَجْمَعُونَ، فَذٰلِكَ حِينَ ﴿لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَٰنُهَا لَمْ تَكُنْ ءَامَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِىٓ إِيمَٰنِهَا خَيْرًا﴾ [الأنعام:١٥٨]، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلٰى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا». [راجع: ٨٥]

جب تک دو بڑی جماعتیں باہم سخت لڑائی نہ کریں۔ ان دونوں جماعتوں کے درمیان بڑی خونریز لڑائی ہوگی، حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔ اور یہاں تک کہ تیس کے قریب جھوٹے دجال ظاہر ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ اور یہاں تک کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور زلزلوں کی کثرت ہوگی، نیز زمانہ قریب ہو جائے گا اور فتنوں کا ظہور ہوگا۔ ہرج، یعنی قتل و غارت عام ہوگی۔ اور یہاں تک کہ تم میں مال کی کثرت ہوگی بلکہ وہ بہہ پڑے گا حتی کہ مال دار کو فکر دامن گیر ہوگی کہ اس کا صدقہ کون قبول کرے گا اور مال دار اپنا صدقہ کسی پر پیش کرے گا تو وہ کہے گا: مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ اور یہاں تک کہ لوگ بڑے بڑے محلات پر فخر کریں گے۔ اور یہاں تک کہ آدمی دوسرے کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا: کاش! یہ جگہ اس کی ہوتی۔ اور یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکلے گا اور جب مغرب سے طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب: ''کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا نفع نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا تھا یا اس نے اپنے ایمان کے ساتھ اچھے عمل نہ کیے۔'' اور بلاشبہ قیامت اچانک اس طرح قائم ہوگی کہ دو آدمیوں نے اپنے درمیان کپڑا پھیلا رکھا ہوگا اور وہ اس کی خرید و فروخت نہ کر سکے ہوں گے اور نہ اسے لپیٹ ہی پائیں گے۔ اور قیامت اس طرح برپا ہوگی کہ ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر گھر کی طرف لوٹے گا اور اس کو نوش نہیں کر سکے گا۔ اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ آدمی اپنا حوض تیار کر رہا ہوگا اور اس میں سے پانی نہیں پی سکے گا اور یقیناً قیامت اس طرح قائم ہوگی کہ ایک آدمی نے اپنے منہ کی طرف لقمہ اٹھایا ہوگا اور وہ اسے

کھا نہیں سکے گا۔''

(٢٦) بَابُ ذِكْرِ الدَّجَّالِ

باب:26- دجال کا ذکر

وضاحت: لفظ دجال، دجل سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں: دھوکا دینا، حق کو چھپانا، ملمع سازی کرنا اور شعبدہ بازی دکھانا۔ ہر وہ شخص جس میں یہ اوصاف ہوں اسے دجال کہا جا سکتا ہے، لیکن دجال اکبر وہ ہے جو قیامت کے قریب ظاہر ہوگا۔

٧١٢٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ: قَالَ لِيَ الْمُغِيرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ: مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ مَا سَأَلْتُهُ، وَإِنَّهُ قَالَ لِي: «مَا يَضُرُّكَ مِنْهُ؟» قُلْتُ: لِأَنَّهُمْ يَقُولُونَ: إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهَرَ مَاءٍ، قَالَ: «بَلْ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ».

[7122] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: دجال کے متعلق جس قدر میں نے نبی ﷺ سے پوچھا اتنا کسی نے نہیں پوچھا۔ آپ نے مجھے فرمایا: ''اس سے تمھیں کیا نقصان پہنچے گا؟'' میں نے کہا: لوگ کہتے ہیں: اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہو گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اللہ پر اس سے بھی زیادہ آسان ہے۔''

٧١٢٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ - أُرَاهُ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ» [راجع: ٣٠٥٧].

[7123] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''(دجال) دائیں آنکھ سے کانا ہوگا، گویا وہ انگور کا ابھرا ہوا دانہ ہے۔''

٧١٢٤ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَجِيءُ الدَّجَّالُ حَتّٰى يَنْزِلَ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ». [راجع: ١٨٨١]

[7124] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دجال آئے گا اور مدینہ طیبہ کے ایک کنارے پر ٹھہرے گا۔ اس کے بعد مدینہ تین مرتبہ بھونچال سے دوچار ہوگا۔ اس کے نتیجے میں ہر کافر اور منافق نکل کر اس (دجال) کی طرف چلا جائے گا۔''

٧١٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَلَهَا يَوْمَئِذٍ

[7125] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اہل مدینہ پر دجال کا رعب نہیں پڑے گا۔ اس وقت (مدینہ طیبہ کے) سات دروازے ہوں گے۔ ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر

سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ». [راجع: ١٨٧٩]

ہوں گے۔"

٧١٢٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ: عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ».

[7126] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "مدینہ طیبہ پر مسیح دجال کا رعب نہیں پڑے گا۔ اس وقت اس کے سات دروازے ہوں گے۔ ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوں گے۔"

[قَالَ] وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَدِمْتُ الْبَصْرَةَ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِهٰذَا. [راجع: ١٨٧٩]

ابراہیم بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں: میں بصرے آیا تو مجھ سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے۔

٧١٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَأَثْنٰى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: «إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ، وَلٰكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ: إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ». [راجع: ٣٠٥٧]

[7127] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے شایان شان تعریف کی، پھر دجال کا ذکر کیا تو فرمایا: "میں تمھیں دجال سے خبردار کرتا ہوں۔ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو، البتہ میں تمھیں اس کے متعلق ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی: وہ یہ ہے کہ وہ کانا ہوگا جبکہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔"

٧١٢٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعَرِ يَنْطِفُ - أَوْ يُهَرَاقُ - رَأْسُهُ مَاءً. قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: ابْنُ مَرْيَمَ. ثُمَّ ذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ

[7128] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے ایک دفعہ نیند میں دیکھا کہ میں کعبہ کا طواف کر رہا ہوں۔ اچانک ایک گندمی رنگ والا آدمی میرے سامنے آیا جس کے بال سیدھے تھے اور اس کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ ابن مریم ہیں۔ پھر میں

فَإِذَا رَجُلٌ جَسِيمٌ أَحْمَرُ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، قَالُوا: هٰذَا الدَّجَّالُ، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ»، رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَةَ. [راجع: ٣٤٤٠]

نے اچانک ایک طرف التفات کیا تو ایک سرخ جسم آدمی دیکھا جس کے سر کے بال سخت گھنگھریالے تھے اور وہ آنکھ سے کانا تھا، گویا اس کی آنکھ ابھرے ہوئے انگور کی طرح تھی۔ لوگوں نے کہا: یہ دجال ہے۔ وہ لوگوں میں ابن قطن کے بہت مشابہ تھا۔'' یہ قبیلۂ خزاعہ کا ایک آدمی تھا۔

٧١٢٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ [رَضِيَ اللهُ عَنْهَا] قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْتَعِيذُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ. [راجع: ٨٣٢]

[7129] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ اپنی نماز میں دجال سے پناہ مانگتے تھے۔

٧١٣٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الدَّجَّالِ: «إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا، فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهُ نَارٌ».

[7130] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے دجال کے متعلق فرمایا: ''یقیناً اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔ اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہوگا اور اس کا پانی آگ ہوگی۔''

قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٣٤٥٠]

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

٧١٣١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ، أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ». فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٧٤٠٨]

[7131] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو نبی بھی مبعوث ہوا اس نے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے ضرور خبردار کیا ہے۔ آگاہ رہو وہ کانا ہے جبکہ تمھارا رب کانا نہیں۔ اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا۔'' حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نے بھی نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

(٢٧) بَابٌ: لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِينَةَ

باب: 27- دجال، مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہو سکے گا

٧١٣٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ، فَكَانَ فِيمَا يُحَدِّثُنَا بِهِ أَنَّهُ قَالَ: «يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ، فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ [وَ] هُوَ خَيْرُ النَّاسِ - أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ - فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدِيثَهُ، فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ، هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ؟ فَيَقُولُونَ: لَا، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ: وَاللهِ مَا كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ، فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ». [راجع: ١٨٨٢]

[7132] حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دن نبی ﷺ نے ہم سے دجال کے متعلق ایک طویل حدیث بیان فرمائی۔ آپ کے ارشادات میں سے یہ بھی تھا کہ آپ نے فرمایا: ''دجال آئے گا اور اس کے لیے ناممکن ہوگا کہ وہ مدینہ طیبہ کے راستوں میں داخل ہو، چنانچہ مدینہ طیبہ کے قریب کسی شوریلی زمین پر قیام کرے گا۔ اس دن اس کے پاس ایک مرد مومن جائے گا جو سب لوگوں سے بہتر ہوگا: وہ کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کی خبر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دی تھی۔ اس پر دجال کہے گا: تم ہی بتاؤ اگر میں اسے قتل کر دوں، پھر اسے زندہ کروں تو کیا تمھیں میرے معاملے میں کوئی شک و شبہ باقی رہے گا؟ لوگ کہیں گے: نہیں، چنانچہ دجال اس کو قتل کر دے گا، پھر اسے زندہ کر لے گا۔ اب وہ آدمی کہے گا: اللہ کی قسم! آج سے زیادہ مجھے تیرے معاملے میں پہلے اتنی بصیرت کبھی حاصل نہ تھی۔ اس کے بعد دجال اسے قتل کرنے کا ارادہ کرے گا لیکن وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔''

٧١٣٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُجْمِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلٰى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ». [راجع: ١٨٨٠]

[7133] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ طیبہ کے راستوں پر فرشتے پہرہ دیتے ہیں، نہ تو یہاں طاعون آ سکتا ہے اور نہ دجال ہی کو آنے کی ہمت ہوگی۔''

٧١٣٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ، وَلَا الطَّاعُونُ إِنْ شَاءَ اللهُ». [راجع: ١٨٨١]

[7134] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''دجال مدینہ طیبہ تک آئے گا تو یہاں فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا، چنانچہ اگر اللہ نے چاہا تو دجال اس کے قریب نہیں آ سکے گا اور نہ یہاں طاعون ہی پھیلے گا۔''

(٢٨) بَابُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

٧١٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُولُ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَّدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ» - وَحَلَّقَ بِإِصْبَعَيْهِ: الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا - قَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: «نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ». [راجع: ٣٣٤٦]

٧١٣٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يُفْتَحُ الرَّدْمُ - رَدْمُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ - مِثْلَ هٰذِهِ»، وَعَقَدَ وُهَيْبٌ تِسْعِينَ. [راجع: ٣٣٤٧]

باب:28- یاجوج وماجوج کا بیان

[7135] حضرت زینب بنت جحش ؓ سے روایت ہے، کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں گھبرائے ہوئے تشریف لائے۔ آپ فرما رہے تھے: ”عربوں کے لیے اس برائی کی وجہ سے تباہی ہے جو بالکل قریب آ لگی ہے۔ آج یاجوج وماجوج کی دیوار سے اتنا کھل گیا ہے۔“ اور آپ نے اپنے انگوٹھے اور اس کے قریب والی انگلی کو ملا کر ایک حلقہ سا بنایا۔ حضرت زینب بنت جحش ؓ نے یہ سن کر پوچھا: اللہ کے رسول! کیا ہم نیک لوگوں کی موجودگی میں بھی ہلاک کر دیے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، جب بدکاری بہت بڑھ جائے گی۔“

[7136] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”سد، یعنی یاجوج و ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی ہے۔“ (راویٔ حدیث) حضرت وہیب نے نوے کا اشارہ کر کے بتایا، یعنی گرہ لگائی۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

93- كِتَابُ الْأَحْكَامِ

حکومت اور قضاء سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ وَأُو۟لِى ٱلْأَمْرِ مِنكُمْ﴾ [النساء: ٥٩]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو، نیز صاحبانِ حکومت کی بات بھی مانو'' کا بیان

٧١٣٧ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي». [راجع: ٢٩٥٧]

[7137] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی اس نے گویا اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے گویا اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے میرے امیر کی بات مانی اس نے میری بات مانی اور جس نے میرے امیر کی خلاف ورزی کی اس نے گویا میری خلاف ورزی کی۔''

فائدہ: اطاعت سے مراد احکام کی بجا آوری اور منہیات سے رک جانا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت بعینہٖ اللہ کی اطاعت اس لیے ہے کہ آپ وہی حکم دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے۔ اس طرح حکومت کا نظم و نسق قائم رکھنے کے لیے حکام وقت کی بات ماننا ضروری ہے اور ان کی اطاعت، آپ ﷺ نے اپنی اطاعت قرار دی ہے لیکن اگر کوئی حاکم وقت قرآن و حدیث کے خلاف حکم دے تو اسے ترک کر کے قرآن و حدیث پر عمل کرنا ہوگا تا کہ شریعت کی بالادستی قائم رہے۔

٧١٣٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ

[7138] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالْإِمَامُ الْأَعْظَمُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْؤُلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْؤُلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْؤُلَةٌ عَنْهُمْ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْؤُلٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ».

[راجع: ۸۹۳]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آگاہ رہو! تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ حاکم وقت لوگوں کا نگہبان ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اس سے اپنی نگہبانی کے متعلق سوال ہوگا۔ عورت اپنے شوہر کے اہل خانہ اور اولاد کی نگران ہے، اس سے ان کے متعلق پوچھا جائے گا۔ کسی شخص کا غلام اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے، اسے اس کی نگرانی کے متعلق سوال ہوگا۔ آگاہ رہو! تم سب نگہبان ہو اور تم سب سے اپنی اپنی رعایا کے متعلق باز پرس ہوگی۔''

فائدہ: مقصد یہ ہے کہ ذمہ داری کا دائرہ حکومت و امارت سے ہٹ کر ہر ادنیٰ سے ادنیٰ ذمہ دار کو بھی شامل ہے۔ ہر ذمہ دار اپنے حلقے کا مسئول ہے۔ اس ذمہ داری سے ناجائز فائدہ اٹھانا بھی گناہ ہے۔

(٢) بَابٌ: اَلْأُمَرَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ

باب:2- سربراہانِ حکومت قریش سے ہوں گے

٧١٣٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ - وَهُمْ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ - أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ: أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكٌ مِّنْ قَحْطَانَ، فَغَضِبَ فَقَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالًا مِنْكُمْ يُحَدِّثُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَا تُؤْثَرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. وَأُولٰئِكَ جُهَّالُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَالْأَمَانِيَّ الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ، لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللهُ فِي

[7139] حضرت محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں قریش کے ایک وفد کے ہمراہ حضرت معاویہ ؓ کے پاس تھا، انھیں معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ بیان کرتے ہیں کہ عنقریب قبیلۂ قحطان کا بادشاہ ہوگا۔ اس بیان پر حضرت معاویہ ؓ کو بہت غصہ آیا اور انھوں نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کے شایان شان تعریف کی پھر کہا: امابعد! تم میں سے کچھ لوگ ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں اور نہ وہ رسول اللہ ﷺ ہی سے منقول ہیں۔ یہ تم میں سے جاہل لوگ ہیں۔ تم ایسے خیالات سے خود کو محفوظ رکھو جو تمھیں گمراہ کر دیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''یہ امر خلافت قریش میں رہے گا۔ اگر کوئی ان سے اس

النَّارِ عَلٰى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ». [راجع: ٣٥٠٠]

معاملے میں دشمنی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل گرا دے گا۔ یہ اس وقت تک ہوگا جب تک قریش دین کو قائم رکھیں گے۔"

تَابَعَهُ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ.

نعیم نے ابن مبارک کے ذریعے سے عن معمر، عن زہری محمد بن جبیر سے روایت کرنے میں شعیب کی متابعت کی ہے۔

٧١٤٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ». [راجع: ٣٥٠١]

[7140] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ امر خلافت قریش میں اس وقت تک رہے گا جب تک ان کے دو شخص بھی باقی رہیں گے۔"

فائدہ: اس حدیث میں اشارہ ہے کہ جب تک قریش موجود رہیں گے خلافت کے لائق ہوں گے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ دین اسلام کے علمبردار اور اس کے نفاذ کے لیے عملاً اقدام کریں بصورت دیگر انھیں اس خلافت سے محروم کر دیا جائے گا۔

(٣) بَابُ أَجْرِ مَنْ قَضٰى بِالْحِكْمَةِ

باب:3- اس شخص کا ثواب جو اللہ کے حکم کے مطابق فیصلے کرے

لِقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُوْلَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْفَـٰسِقُونَ﴾ [المائدة: ٤٧]

ارشاد باری ہے: "جس نے اللہ کی نازل کردہ تعلیمات کے مطابق فیصلہ نہ کیا تو ایسے لوگ ہی فاسق ہیں۔"

٧١٤١ - حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَآخَرُ آتَاهُ اللهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا». [راجع: ٧٣]

[7141] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قابل رشک دو آدمی ہیں: ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے حق کے راستے میں بے دریغ خرچ کرے اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم و حکمت سے سرفراز کیا وہ اس کے مطابق فیصلے کرے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دے۔"

(٤) بَابُ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْإِمَامِ مَا لَمْ تَكُنْ مَعْصِيَةً

باب:4- حاکم وقت کی بات سننا اور اسے ماننا ضروری ہے بشرطیکہ وہ گناہ اور نافرمانی نہ ہو

٧١٤٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، وَإِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ». [راجع: ٦٩٣]

[7142] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم بات سنو اور اطاعت کرو اگرچہ تم پر کسی ایسے حبشی کو حاکم اور سربراہ مقرر کر دیا جائے جس کا سر منقیٰ کی طرح چھوٹا ہو۔''

فائدہ: ادنیٰ سے ادنیٰ امیر کی بھی اطاعت ضروری ہے بشرطیکہ وہ معصیت کا حکم نہ دے۔ عرب لوگ نظام امارت نہیں جانتے تھے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے انھیں اپنے امراء کی اطاعت اور فرمانبرداری کی رغبت دی ہے تاکہ وہ صلح و جنگ میں اپنے امراء کے تابع رہیں اور افراتفری پھیلا کر اسلام کے اتحاد کو پارہ پارہ نہ کریں۔

٧١٤٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ، فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوتُ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً». [راجع: ٧٠٥٣]

[7143] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے امیر میں کوئی ایسی چیز دیکھی جسے وہ پسند نہیں کرتا تو اسے چاہیے کہ صبر کرے کیونکہ اگر کوئی جماعت سے ایک بالشت بھی الگ ہوا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔''

فائدہ: جماعت سے الگ ہونے سے مراد ملی نظام کو توڑ کر حاکم اسلام سے بغاوت کرنا ہے۔ ایسا آدمی عہد جاہلیت کی سی خودسری میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں مرنا جاہلیت کی موت مرنا ہے جو مسلمان کی شان کے شایان نہیں۔ اس حدیث میں امیر سے مراد ہماری خودساختہ تنظیموں کے امیر نہیں بلکہ خلیفۂ اسلام ہے جو صحیح معنوں میں صاحب اقتدار اور اختیارات کا مالک ہو۔ ایسے امیر کی اطاعت ضروری ہے۔ معمولی باتوں کا بہانہ بنا کر بغاوت کا راستہ ہموار کرنا جاہلیت کی یاد تازہ کرنے کے مترادف ہے۔

٧١٤٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ». [راجع: ٢٩٥٥]

[7144] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ایک مسلمان کے لیے امیر کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔ یہ اطاعت پسندیدہ اور ناپسندیدہ دونوں باتوں میں ہے بشرطیکہ اسے کسی گناہ کا حکم نہ دیا جائے۔ اگر اسے گناہ کا حکم دیا جائے تو نہ بات سنی جائے اور نہ اطاعت ہی

کی جائے۔"

٧١٤٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوا، فَغَضِبَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُطِيعُونِي؟ قَالُوا: بَلٰى. قَالَ: قَدْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَمَا جَمَعْتُمْ حَطَبًا وَأَوْقَدْتُّمْ نَارًا ثُمَّ دَخَلْتُمْ فِيهَا، فَجَمَعُوا حَطَبًا فَأَوْقَدُوا نَارًا، فَلَمَّا هَمُّوا بِالدُّخُولِ فَقَامُوا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّمَا تَبِعْنَا النَّبِيَّ ﷺ فِرَارًا مِّنَ النَّارِ، أَفَنَدْخُلُهَا؟ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ خَمَدَتِ النَّارُ وَسَكَنَ غَضَبُهُ فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا أَبَدًا، إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ». [راجع: ٤٣٤٠]

[7145] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک دستہ بھیجا اور اس پر انصار کے ایک آدمی کو امیر بنایا۔ آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس کی اطاعت کریں۔ پھر وہ امیر ان لشکریوں پر ناراض ہو گیا اور کہنے لگا: کیا تمھیں نبی ﷺ نے میری اطاعت کا حکم نہیں دیا تھا؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! اس امیر نے کہا: میں تمھیں قسم دیتا ہوں کہ تم لکڑیاں جمع کر کے آگ جلاؤ پھر اس میں کود جاؤ۔ لوگوں نے لکڑیاں جمع کیں اور آگ جلائی۔ پھر جب انھوں نے اس میں کودنے کا ارادہ کیا تو ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ کچھ لوگوں نے کہا: ہم نے نبی ﷺ کی فرمانبرداری تو آگ سے بچنے کے لیے کی تھی تو کیا پھر ہم خود ہی آگ میں کود جائیں؟ وہ اسی سوچ بچار میں تھے کہ اس دوران میں آگ ٹھنڈی ہو گئی اور امیر کا غصہ بھی جاتا رہا، پھر جب نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "اگر وہ آگ میں کود جاتے تو پھر اس سے کبھی نہ نکل سکتے۔ اطاعت صرف اچھے کاموں اور اچھی باتوں میں ہے۔"

(٥) بَابٌ: مَنْ لَّمْ يَسْأَلِ الْإِمَارَةَ أَعَانَهُ اللهُ عَلَيْهَا

باب: 5- جسے طلب کیے بغیر عہدہ ملے تو اللہ اس کی مدد کرے گا

٧١٤٦ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: «يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَّمِينِكَ

[7146] حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے مجھے فرمایا: "اے عبدالرحمٰن! تم حکومت کا عہدہ مت طلب کرو کیونکہ اگر تمھیں طلب کرنے پر حکومت کی ذمہ داری دی گئی تو تم اس کے سپرد کر دیے جاؤ گے اور اگر تمھیں طلب کے بغیر کوئی عہدہ دیا گیا تو اللہ کی طرف سے اس میں تمھاری مدد کی جائے گی۔ اور اگر تم قسم اٹھاؤ پھر اس کے خلاف میں کوئی بہتری دیکھو تو اپنی قسم کا

وَائْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ». [راجع: ٦٦٢٢]

کفارہ ادا کر دو اور جو بہتر ہے اسے کر گزرو۔''

(٦) بَابٌ: مَنْ سَأَلَ الْإِمَارَةَ وُكِلَ إِلَيْهَا

باب:6- جس نے مانگ کر عہدہ حاصل کیا تو وہ اس کے سپرد کر دیا جائے گا

٧١٤٧ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَّسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَّمِينِكَ». [راجع: ٦٦٢٢]

[7147] حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''اے عبدالرحمٰن! حکومتی عہدہ مت طلب کرنا کیونکہ اگر تجھے طلب کرنے پر کوئی عہدہ ملا تو تم اس کے حوالے کر دیے جاؤ گے اور اگر تمھیں طلب کیے بغیر کوئی ذمہ داری ملی تو اس میں تمھاری مدد کی جائے گی۔ اور اگر تم کسی بات پر قسم اٹھاؤ، پھر اس کے سوا کسی دوسری چیز میں بہتری دیکھو تو اسے کر لو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔''

فائدہ: اس حدیث میں اشارہ ہے کہ حاکم اعلیٰ قابل ترین افراد تلاش کر کے امور حکومت ان کے حوالے کرے۔ جو لوگ خود لالچی اور حریص ہوں انھیں کوئی منصب نہ دیا جائے، ایسے لوگ اسے چلانے میں ناکام رہیں گے۔ ہاں، اگر کوئی اپنے اندر صلاحیت پاتا ہے اور حکومتی منصب سے عہدہ برآ ہونے کی ہمت پاتا ہے اور اسے یہ بھی احساس ہے کہ اگر میں نے اسے حاصل نہ کیا تو نالائق آدمی اس پر قابض ہو جائے گا تو اس صورت میں عہدہ طلب کرنے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے وزارت مال کا قلمدان مانگ کر لیا تھا۔

(٧) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى الْإِمَارَةِ

باب: 7- حکومتی عہدے کی حرص کرنا مکروہ ہے

٧١٤٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَسَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ».

[7148] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''یقیناً تم عنقریب حکومتی عہدے کا لالچ کرو گے اور ایسا کرنا تمھارے لیے قیامت کے دن باعث ندامت ہوگا۔ دودھ پلانے والی اچھی لگتی ہے اور دودھ چھڑانے والی بری محسوس ہوتی ہے۔''

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ

ایک دوسری سند کے مطابق حضرت سعید مقبری، عمر بن

حُمْرَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلَهُ.

حکم کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان کا اپنا قول نقل کرتے ہیں۔

٧١٤٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ قَوْمِي، فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ: أَمِّرْنَا يَا رَسُولَ اللهِ، وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَهُ، فَقَالَ: «إِنَّا لَا نُوَلِّي هٰذَا مَنْ سَأَلَهُ وَلَا مَنْ حَرَصَ عَلَيْهِ». [راجع: ٢٢٦١]

[7149] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں اور میری قوم کے دو آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: اللہ کے رسول! ہمیں کہیں کا حاکم بنا دیں۔ دوسرے نے بھی اسی قسم کی خواہش کا اظہار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم ایسے شخص کو حکومتی عہدہ نہیں دیتے جو اسے طلب کرے اور نہ اسے دیتے ہیں جو اس کا حریص ہو۔''

(٨) بَابُ مَنِ اسْتُرْعِيَ رَعِيَّةً فَلَمْ يَنْصَحْ

باب: 8- جو شخص رعایا کا حاکم بنے لیکن وہ ان کی خیر خواہی نہ کرے

٧١٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ: أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ ابْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ. فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنُصْحِهِ [إِلَّا] لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ». [انظر: ٧١٥١]

[7150] حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبیداللہ بن زیاد، حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی اس مرض میں عیادت کے لیے آیا جس میں وہ فوت ہوئے تھے۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: میں تمھیں ایک حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو رعایا کا حاکم بناتا ہے اور وہ خیر خواہی کے ساتھ ان کی نگہداشت نہیں کرتا تو وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پائے گا۔''

٧١٥١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ: قَالَ زَائِدَةُ: ذَكَرَهُ هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: أَتَيْنَا مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ نَعُودُهُ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا عُبَيْدُ اللهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ: أُحَدِّثُكَ

[7151] حضرت حسن بصری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے ان کے ہاں حاضر ہوئے۔ وہاں عبیداللہ بن زیاد آیا تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: میں تجھے ایک ایسی

حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «مَا مِنْ وَّالٍ يَلِي رَعِيَّةً مِّنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ».

[راجع: ٧١٥٠]

حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''جو بادشاہ مسلمانوں کا حاکم بنایا گیا اور اس نے ان کے معاملات میں خیانت کی پھر وہ اسی حالت میں مر گیا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے۔''

(٩) بَابٌ: مَنْ شَاقَّ شَقَّ اللهُ عَلَيْهِ

باب: 9- جو لوگوں کو مشقت میں ڈالے گا اللہ اسے مصیبت میں گرفتار کر دے گا

٧١٥٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ طَرِيفٍ أَبِي تَمِيمَةَ قَالَ: شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَجُنْدَبًا وَّأَصْحَابَهُ وَهُوَ يُوصِيهِمْ فَقَالُوا: هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ شَيْئًا؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». فَقَالُوا: أَوْصِنَا، فَقَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَّا يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ، وَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَّا يُحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ بِمِلْءِ كَفٍّ مِنْ دَمٍ هَرَاقَهُ فَلْيَفْعَلْ.

[7152] حضرت طریف ابو تمیمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں صفوان، ان کے ساتھیوں اور حضرت جندب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا جبکہ وہ ان کو وصیت کر رہے تھے، پھر ان ساتھیوں نے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ انھوں نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں کو سنانے کے لیے عمل کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا بھید کھول دے گا اور جو لوگوں کو مشقت میں ڈالے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے مصیبت میں مبتلا کر دے گا۔'' پھر ان لوگوں نے کہا: آپ ہمیں وصیت کریں تو انھوں نے فرمایا: سب سے پہلے (قبر میں) انسان کا پیٹ خراب ہو گا، لہٰذا جو شخص حلال و پاکیزہ چیز کھانے کی طاقت رکھتا ہو تو وہ ضرور حلال اور پاک چیز کھائے۔ اور جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان چلو بھر خون حائل نہ ہو جو اس نے ناحق بہایا ہو تو وہ ایسا ضرور کرے۔

قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ: مَنْ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ جُنْدَبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، جُنْدَبٌ.

[راجع: ٦٤٩٩]

(فربری نے کہا:) میں نے ابو عبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) سے پوچھا: کون صاحب اس حدیث میں کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، کیا جندب کہتے ہیں؟ تو انھوں نے کہا: ہاں جندب ہی کہتے ہیں۔

(١٠) بَابُ الْقَضَاءِ وَالْفُتْيَا فِي الطَّرِيقِ

وَقَضٰى يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فِي الطَّرِيقِ، وَقَضٰى الشَّعْبِيُّ عَلٰى بَابِ دَارِهِ.

٧١٥٣ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ خَارِجَانِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِيَنَا رَجُلٌ عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟» فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ وَلَا صَدَقَةٍ، وَلٰكِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ. قَالَ: «أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ». [راجع: ٣٦٨٨]

باب:10- راستے میں فیصلہ کرنا اور فتویٰ دینا

حضرت یحییٰ بن یعمر نے راستے میں فیصلہ سنایا اور امام شعبی نے اپنے گھر کے دروازے پر کھڑے کھڑے ایک فیصلہ کیا۔

[7153] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اور نبی ﷺ مسجد سے نکل رہے تھے کہ ایک شخص ہمیں مسجد کے دروازے پر ملا اور اس نے پوچھا: اللہ کے رسول! قیامت کب ہوگی؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟'' یہ سن کر وہ شخص خاموش سا ہو گیا، پھر کہا: اللہ کے رسول! میں نے زیادہ روزے، زیادہ نمازیں اور زیادہ صدقہ و خیرات تو جمع نہیں کیا، البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت ضرور رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(قیامت کے دن) تو ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن سے تو محبت کرتا ہے۔''

(١١) بَابُ مَا ذُكِرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَوَّابٌ

٧١٥٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ لِامْرَأَةٍ مِّنْ أَهْلِهِ: تَعْرِفِينَ فُلَانَةَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهَا وَهِيَ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ: «اتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي»، فَقَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي، فَإِنَّكَ خِلْوٌ مِنْ مُصِيبَتِي. قَالَ: فَجَاوَزَهَا وَمَضٰى فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَقَالَ: مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ

باب:11- اس امر کا بیان کہ نبی ﷺ کا کوئی دربان نہیں تھا

[7154] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے اپنے خاندان کی ایک عورت سے کہا: کیا تو فلاں عورت کو جانتی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، تو انھوں نے بتایا کہ نبی ﷺ ایک دفعہ اس کے پاس سے گزرے تو وہ ایک قبر کے پاس رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سے ڈر اور صبر کر۔'' اس نے جواب دیا: آپ میرے پاس سے چلے جائیں، آپ پر مجھ جیسی مصیبت نہیں پڑی، چنانچہ آپ ﷺ وہاں سے آگے بڑھے اور تشریف لے گئے اس دوران

اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: مَا عَرَفْتُهُ. قَالَ: إِنَّهُ لَرَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَجَاءَتْ إِلَى بَابِهِ فَلَمْ تَجِدْ عَلَيْهِ بَوَّابًا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَاللهِ مَا عَرَفْتُكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ». [راجع: ١٢٥٢]

میں وہاں سے ایک آدمی گزرا تو اس نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے تجھ سے کیا فرمایا تھا؟ اس نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو نہیں پہچانا۔ اس شخص نے کہا: وہ تو رسول اللہ ﷺ تھے۔ پھر وہ عورت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی دیکھا کہ وہاں کوئی دربان نہ تھا، اس نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم، میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''صبر تو صدمے کے آغاز ہی میں ہوتا ہے۔''

(١٢) بَابُ الْحَاكِمِ يَحْكُمُ بِالْقَتْلِ عَلَى مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ دُونَ الْإِمَامِ الَّذِي فَوْقَهُ

باب: 12- خلیفہ کے نوٹس میں لائے بغیر اس کا ماتحت قصاص کا فیصلہ کر سکتا ہے

٧١٥٥ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الذُّهْلِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ كَانَ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرْطَةِ مِنَ الْأَمِيرِ.

[7155] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کی حیثیت نبی ﷺ کے سامنے اس طرح تھی جیسے امیر کے ساتھ کوتوال رہتا ہے۔

٧١٥٦ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قُرَّةَ ابْنِ خَالِدٍ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ وَأَتْبَعَهُ بِمُعَاذٍ. [راجع: ٢٢٦١]

[7156] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انھیں (یمن) بھیجا تھا اور ان کے بعد حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھی روانہ کیا تھا۔

٧١٥٧ - **حَدَّثَنِي** عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى: أَنَّ رَجُلًا أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ فَأَتَاهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ - وَهُوَ عِنْدَ أَبِي مُوسَى - فَقَالَ: مَا لِهٰذَا؟ قَالَ: أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ، قَالَ: لَا أَجْلِسُ حَتَّى أَقْتُلَهُ، قَضَاءُ اللهِ وَرَسُولِهِ ﷺ. [راجع: ٢٢٦١]

[7157] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی اسلام لایا، پھر یہودی ہو گیا۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آئے تو وہ شخص حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اس شخص کا کیا معاملہ ہے؟ انھوں نے کہا: یہ اسلام لانے کے بعد یہودی بن گیا ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب تک میں اسے قتل نہ کر لوں، اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا

یہی فیصلہ ہے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا استدلال یہ ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے مرتد یہودی کو قتل کیا لیکن رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع نہ دی۔ اس سے معلوم ہوا کہ ماتحت حاکم اپنے حاکم اعلیٰ کے نوٹس میں لائے بغیر حدود اور قصاص کے فیصلے کر سکتا ہے اور ایسا کرنا شریعت کے خلاف نہیں۔

(١٣) بَابٌ: هَلْ يَقْضِي الْقَاضِي أَوْ يُفْتِي وَهُوَ غَضْبَانُ؟

باب:13- کیا حاکم (یا مفتی) غصے کی حالت میں فیصلہ یا فتویٰ دے سکتا ہے؟

٧١٥٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: كَتَبَ أَبُو بَكْرَةَ إِلَى ابْنِهِ - وَكَانَ بِسِجِسْتَانَ - بِأَنْ لَّا تَقْضِي بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانُ، فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ».

[7158] حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو لکھا جبکہ وہ سجستان میں تھا کہ بحالت غصہ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرنا کیونکہ میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ''کوئی حاکم، بحالت غصہ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔''

٧١٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي وَاللهِ لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فِيهَا. قَالَ: فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِّنْهُ يَوْمَئِذٍ، ثُمَّ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ مِنْكُمْ مُّنَفِّرِينَ، فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُوجِزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ». [راجع: ٩٠]

[7159] حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں صبح کی نماز میں فلاں کی وجہ سے شرکت نہیں کرتا کیونکہ وہ ہمیں لمبی نماز پڑھاتا ہے۔ ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو کسی وعظ میں اس دن سے زیادہ غصے کی حالت میں نہیں دیکھا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اے لوگو! تم میں سے کچھ لوگ دوسروں کو نفرت دلاتے ہیں، لہٰذا تم میں سے جو بھی لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے چاہیے کہ اختصار کرے کیونکہ جماعت میں بوڑھے، کمزور اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔''

٧١٦٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الْكِرْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا

[7160] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ انھوں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی۔ اس

يُونُسُ: قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَغَيَّظَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهُرَ، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا». [راجع: ٤٩٠٨]

بات کا ذکر حضرت عمر ؓ نے نبی ﷺ سے کیا تو رسول اللہ ﷺ بہت خفا ہوئے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اسے چاہیے کہ وہ رجوع کرے اور اسے اپنے پاس رکھے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے۔ پھر جب وہ حائضہ ہو اور پاک ہو جائے تو اگر چاہے تو اسے طلاق دے دے۔''

(١٤) بَابُ مَنْ رَأَى لِلْقَاضِي أَنْ يَحْكُمَ بِعِلْمِهِ فِي أَمْرِ النَّاسِ إِذَا لَمْ يَخَفِ الظُّنُونَ وَالتُّهَمَةَ

باب: 14- قاضی کا اپنے علم کے مطابق لوگوں کے معاملات میں فیصلہ کرنا بشرطیکہ بدگمانی اور تہمت کا اندیشہ نہ ہو

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِهِنْدٍ: «خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ»، وَذٰلِكَ إِذَا كَانَ أَمْرًا مَشْهُورًا.

جیسا کہ نبی ﷺ نے حضرت ہند ؓ کو فرمایا تھا: ''تم (ابوسفیان ؓ کے مال سے) اس قدر لے سکتی ہو جو دستور کے مطابق تجھے اور تیری اولاد کو کافی ہو۔'' اور یہ بھی مشہور معاملات میں ہے۔

٧١٦١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَاللهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، ثُمَّ قَالَتْ: إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِّسِّيكٌ، فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ حَرَجٍ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ، عِيَالَنَا؟ قَالَ لَهَا: «لَا حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُطْعِمِيهِمْ مِنْ مَّعْرُوفٍ». [راجع: ٢٢١١]

[7161] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ہند بنت عتبہ بن ربیعہ ؓ آئیں اور کہا: اللہ کے رسول! روئے زمین پر کوئی گھرانہ ایسا نہیں تھا جس کے متعلق میں اس حد تک ذلت کی خواہش مند ہوتی جتنا آپ کے گھرانے کی ذلت اور رسوائی کی خواہش مند تھی اور اب میں سب سے زیادہ اس امر کی خواہش مند ہوں کہ روئے زمین کے تمام گھرانوں میں آپ کا گھرانہ عزت و سربلندی میں سب سے زیادہ اونچا ہو۔ پھر انھوں نے کہا: ابوسفیان انتہائی بخیل آدمی ہیں تو کیا میرے لیے جائز ہے کہ بلا اجازت ان کے مال میں سے اپنے اہل و عیال کو کھلاؤں؟ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تم انھیں دستور کے مطابق کھلاؤ تو تم پر کوئی حرج نہیں۔''

(١٥) بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى الْخَطِّ الْمَخْتُومِ، وَمَا يَجُوزُ مِنْ ذٰلِكَ وَمَا يَضِيقُ عَلَيْهِ، وَكِتَابِ الْحَاكِمِ إِلٰى عُمَّالِهِ وَالْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي

باب: 15- سربمہر خط پر گواہی دینا، نیز کون سی گواہی جائز ہے؟ حاکم کا اپنے کارندے کی طرف اور ایک قاضی کا دوسرے قاضی کو خط لکھنا

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: كِتَابُ الْحَاكِمِ جَائِزٌ إِلَّا فِي الْحُدُودِ، ثُمَّ قَالَ: إِنْ كَانَ الْقَتْلُ خَطَأً فَهُوَ جَائِزٌ لِأَنَّ هٰذَا مَالٌ بِزَعْمِهِ، وَإِنَّمَا صَارَ مَالًا بَعْدَ أَنْ ثَبَتَ الْقَتْلُ، فَالْخَطَأُ وَالْعَمْدُ وَاحِدٌ.

بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حاکم جو اپنے کارندوں کو خط لکھتا ہے اس پر عمل ہو سکتا ہے مگر حدود میں نہیں ہو سکتا، پھر خود ہی کہا کہ قتل خطا میں پروانے پر عمل ہو سکتا ہے کیونکہ یہ ان کے گمان کے مطابق یہ مالی معاملہ ہے، حالانکہ قتل خطا مالی معاملوں کی طرح نہیں بلکہ ثبوت قتل کے بعد مالی معاملہ بنتا ہے، لہٰذا قتل خطا اور قتل عمد کا حکم ایک ہی رہنا چاہیے۔

وَقَدْ كَتَبَ عُمَرُ إِلٰى عَامِلِهِ فِي الْحُدُودِ، وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي سِنٍّ كُسِرَتْ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عامل کو حدود کے متعلق پروانہ لکھا تھا۔ اسی طرح حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے دانت توڑنے کے مقدمے میں ایک پروانہ لکھا (اور اسے اپنے عامل کی طرف روانہ کیا)۔

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: كِتَابُ الْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي جَائِزٌ إِذَا عَرَفَ الْكِتَابَ وَالْخَاتِمَ.

ابراہیم نخعی نے کہا: ایک قاضی کا دوسرے قاضی کو خط لکھنا (اور اس کے مطابق عمل کرنا) جائز ہے بشرطیکہ دوسرا اس کی مہر اور خط کو پہچانتا ہوں۔

وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يُجِيزُ الْكِتَابَ الْمَخْتُومَ بِمَا فِيهِ مِنَ الْقَاضِي. وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوُهُ.

امام شعبی مہر شدہ خط جس میں ایک قاضی کا فیصلہ ہو جائز قرار دیتے ہیں اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔

وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الثَّقَفِيُّ: شَهِدْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ يَعْلٰى قَاضِيَ الْبَصْرَةِ، وَإِيَاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ، وَالْحَسَنَ، وَثُمَامَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ، وَبِلَالَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ، وَعَبْدَ اللهِ ابْنَ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيَّ، وَعَامِرَ بْنَ [عَبِيدَةَ]،

معاویہ بن عبدالکریم ثقفی نے کہا: میں بصرہ کے قاضی عبدالملک بن یعلیٰ، ایاس بن معاویہ، حسن بصری، ثمامہ بن عبداللہ بن انس، بلال بن ابوبردہ، عبداللہ بن بریدہ اسلمی، عامر بن عبیدہ اور عباد بن منصور سے ملا ہوں، یہ سب حضرات ایک قاضی کا خط دوسرے کے نام گواہوں کے بغیر قبول

وَعَبَّادَ بْنَ مَنْصُورٍ: يُجِيزُونَ كُتُبَ الْقُضَاةِ بِغَيْرِ مَحْضَرٍ مِنَ الشُّهُودِ، فَإِنْ قَالَ الَّذِي جِيءَ عَلَيْهِ بِالْكِتَابِ: إِنَّهُ زُورٌ. قِيلَ لَهُ: اذْهَبْ فَالْتَمِسِ الْمَخْرَجَ مِنْ ذٰلِكَ. وَأَوَّلُ مَنْ سَأَلَ عَلٰى كِتَابِ الْقَاضِي الْبَيِّنَةَ ابْنُ أَبِي لَيْلٰى وَسَوَّارُ بْنُ عَبْدِاللهِ.

کرتے تھے اور اگر مدعیٰ علیہ جس کے خلاف خط کی شہادت قائم کی گئی ہے وہ کہے: یہ جھوٹ ہے تو اسے کہا جائے گا: جاؤ اس سے نکلنے کا کوئی راستہ تلاش کر لاؤ، یعنی اسے تحقیق کا موقع دیا جائے گا۔ سب سے پہلے جس نے قاضی کی تحریر پر دلیل طلب کی وہ ابن ابی لیلیٰ اور سوّار بن عبداللہ تھے۔

وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحْرِزٍ: جِئْتُ بِكِتَابٍ مِّنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ قَاضِي الْبَصْرَةِ وَأَقَمْتُ عِنْدَهُ الْبَيِّنَةَ أَنَّ لِي عِنْدَ فُلَانٍ كَذَا وَكَذَا وَهُوَ بِالْكُوفَةِ، وَجِئْتُ بِهِ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَأَجَازَهُ.

ابونعیم نے ہم سے کہا: ہم سے عبیداللہ بن محرز نے بیان کیا کہ میں بصرہ کے قاضی موسیٰ بن انس سے خط لے کر آیا اور ان کے پاس گواہ پیش کیے کہ میرا فلاں شخص کے پاس اتنا مال ہے، حالانکہ وہ کوفہ میں تھا، میں اس فیصلہ کی تحریر قاسم بن عبدالرحمٰن کے پاس لایا تو انھوں نے اسے نافذ کیا۔

وَكَرِهَ الْحَسَنُ وَأَبُو قِلَابَةَ أَنْ يَّشْهَدَ عَلٰى وَصِيَّةٍ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا فِيهَا لِأَنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ فِيهَا جَوْرًا.

امام حسن بصری اور ابوقلابہ نے وصیت نامے پر اس وقت تک گواہ بننا مکروہ خیال کیا جب تک اس کا مضمون نہ سمجھ لیا جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ظلم اور خلاف شرع ہو۔

وَقَدْ كَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ إِلٰى أَهْلِ خَيْبَرَ: «إِمَّا أَنْ تَدُوا صَاحِبَكُمْ، وَإِمَّا أَنْ تُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ».

خود نبی ﷺ نے اہل خیبر کو خط بھیجا: ''اپنے ساتھی مقتول کی دیت دو بصورت دیگر جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔''

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الشَّهَادَةِ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ [وَرَاءِ] السِّتْرِ: إِنْ عَرَفْتَهَا فَاشْهَدْ وَإِلَّا تَعْرِفْهَا فَلَا تَشْهَدْ.

امام زہری نے کہا: اگر عورت پردے کی آڑ میں ہو، پھر اگر تم اسے پہچانتے ہو تو گواہی دو بصورت دیگر گواہی نہ دو، یعنی اس کو دیکھنا ضروری نہیں۔

٧١٦٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قَالُوا: إِنَّهُمْ لَا يَقْرَؤُنَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا، فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيصِهِ، وَنَقْشُهُ: مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ. [راجع: ٦٥]

[7162] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ نے اہل روم کو خط لکھنا چاہا تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اہل روم صرف سر بمہر خط قبول کرتے ہیں، چنانچہ نبی ﷺ نے چاندی کی ایک مہر بنوائی، گویا میں اس کی چمک کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ اس پر ''محمد رسول اللہ'' کے الفاظ کندہ تھے۔

(١٦) بَابٌ: مَتٰى يَسْتَوْجِبُ الرَّجُلُ الْقَضَاءَ؟

وَقَالَ الْحَسَنُ: أَخَذَ اللهُ عَلَى الْحُكَّامِ أَنْ لَّا يَتَّبِعُوا الْهَوٰى وَلَا يَخْشَوْا النَّاسَ، وَلَا يَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا. ثُمَّ قَرَأَ: ﴿يَٰدَاوُۥدُ إِنَّا جَعَلْنَٰكَ خَلِيفَةً فِى ٱلْأَرْضِ فَٱحْكُم بَيْنَ ٱلنَّاسِ بِٱلْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ ٱلْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَضِلُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌۢ بِمَا نَسُوا۟ يَوْمَ ٱلْحِسَابِ﴾ [ص: ٢٦] وَقَرَأَ ﴿إِنَّآ أَنزَلْنَا ٱلتَّوْرَىٰةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا ٱلنَّبِيُّونَ ٱلَّذِينَ أَسْلَمُوا۟ لِلَّذِينَ هَادُوا۟ وَٱلرَّبَّٰنِيُّونَ وَٱلْأَحْبَارُ بِمَا ٱسْتُحْفِظُوا۟ مِن كِتَٰبِ ٱللَّهِ وَكَانُوا۟ عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا۟ ٱلنَّاسَ وَٱخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا۟ بِـَٔايَٰتِى ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْكَٰفِرُونَ﴾ [المائدة: ٤٤] بِمَا اسْتُحْفِظُوا: اسْتُودِعُوا مِنْ كِتَابِ اللهِ الْآيَةَ.

باب: 16- آدمی کب قاضی بننے کا حق دار ہوتا ہے؟

امام حسن بصری نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حکام وقت سے یہ عہد لیا ہے کہ وہ خواہشات نفس کی پیروی نہ کریں، لوگوں سے نہ ڈریں اور نہ میری آیات کو معمولی قیمت کے عوض فروخت ہی کریں، پھر انھوں نے یہ آیت پڑھی: ''اے داود! ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے، لہٰذا تو لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر اور خواہش نفس کی پیروی نہ کر، ورنہ وہ تجھے اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی، یقیناً جو لوگ اللہ کے راستے سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لیے سخت ترین عذاب ہے کیونکہ انھوں نے یوم حساب کو بھلا دیا تھا۔'' پھر انھوں نے یہ آیت تلاوت کی: ''بے شک ہم نے تورات نازل کی جس میں ہدایت اور روشنی تھی، اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے حضرات انبیاء ﷺ ان لوگوں کے لیے فیصلے کیا کرتے تھے جو یہودی بن گئے تھے، نیز اللہ والے اور علماء بھی ایسا ہی کرتے تھے کیونکہ وہ اللہ کی کتاب کی حفاظت کے ذمہ دار بنائے گئے تھے اور وہ اس پر گواہ تھے، لہٰذا تم لوگوں سے نہ ڈرو بلکہ مجھ ہی سے ڈرو اور میری آیات کو معمولی معاوضے کی خاطر فروخت نہ کرو اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں۔'' بِمَا اسْتُحْفِظُوا کے معنی ہیں: انھیں اللہ کی کتاب کی حفاظت سونپی گئی۔

وَقَرَأَ ﴿وَدَاوُۥدَ وَسُلَيْمَٰنَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِى ٱلْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ ٱلْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَٰهِدِينَ ۝ فَفَهَّمْنَٰهَا سُلَيْمَٰنَ ۚ وَكُلًّا ءَاتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا﴾ [الأنبياء: ٧٨، ٧٩]

پھر انھوں نے یہ آیت پڑھی: ''داود اور سلیمان کو (یاد کرو) جب وہ ایک کھیتی کے بارے میں فیصلہ کر رہے تھے جب اس میں ایک قوم کی بکریاں رات کو چر گئی تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت حاضر تھے۔ تو ہم نے وہ (فیصلہ) سلیمان کو سمجھا دیا اور ہم نے ہر ایک کو حکم اور علم عطا کیا۔''

فَحَمِدَ سُلَيْمَانَ وَلَمْ يَلُمْ دَاوُدَ، وَلَوْلَا مَا ذَكَرَ اللهُ مِنْ أَمْرِ هٰذَيْنِ لَرَأَيْتُ أَنَّ الْقُضَاةَ هَلَكُوا، فَإِنَّهُ أَثْنَى عَلَى هٰذَا بِعِلْمِهِ وَعَذَرَ هٰذَا بِاجْتِهَادِهِ.

اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی تعریف کی اور حضرت داود علیہ السلام کو قابل ملامت نہیں ٹھہرایا۔ اگر اللہ تعالیٰ کے ذکر کردہ دو انبیاء علیہم السلام کا حال بیان نہ ہوتا تو میرے خیال کے مطابق قاضی حضرات تباہ ہو چکے تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی تعریف ان کے علم کی وجہ سے کی اور ان حضرت داود علیہ السلام کو ان کے اجتہاد کی وجہ سے معذور قرار دیا۔

وَقَالَ مُزَاحِمُ بْنُ زُفَرَ: قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: خَمْسٌ إِذَا أَخْطَأَ الْقَاضِي مِنْهُنَّ خُطَّةً كَانَتْ فِيهِ وَصْمَةٌ، أَنْ يَكُونَ فَهِمًا حَلِيمًا عَفِيفًا صَلِيبًا عَالِمًا سَؤُولًا عَنِ الْعِلْمِ.

مزاحم بن زفر کہتے ہیں: ہم سے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے بیان کیا: پانچ خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر قاضی میں ان میں سے ایک خصلت بھی نہ ہو تو اس کے لیے باعث عیب ہے، وہ یہ کہ قاضی سمجھ دار ہو، بردبار ہو، باکردار ہو، طاقتور، صاحب علم اور دین کے متعلق دوسروں سے معلومات حاصل کرنے والا ہو۔

(١٧) بَابُ رِزْقِ الْحُكَّامِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا

باب: 17- حکام اور صدقات پر تعینات عاملوں کا تنخواہ لینا

وَكَانَ شُرَيْحٌ الْقَاضِي يَأْخُذُ عَلَى الْقَضَاءِ أَجْرًا. وَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَأْكُلُ الْوَصِيُّ بِقَدْرِ عُمَالَتِهِ، وَأَكَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ.

قاضی شریح، عہدۂ قضاء پر تنخواہ لیتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یتیم کے مال کا نگران اپنے کام کے مطابق خرچہ لے سکتا ہے۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بیت المال سے تنخواہ لے کر گزر اوقات کرتے تھے۔

٧١٦٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ ابْنُ أُخْتِ نَمِرٍ: أَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزَّى أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَلَمْ أُحَدَّثْ أَنَّكَ تَلِي مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا؟ فَقُلْتُ: بَلَى، فَقَالَ

[7163] حضرت عبداللہ بن سعدی سے روایت ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ان کے پاس گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: کیا مجھ سے جو کہا گیا ہے وہ صحیح ہے کہ لوگوں کے کام تمھارے سپرد کیے جاتے ہیں اور جب تمھیں اس کی تنخواہ دی جاتی ہے تو تم اسے لینا ناپسند کرتے ہو؟ انھوں نے کہا: یہ بات صحیح ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمھارا اس سے کیا مقصد ہے؟ میں نے کہا: میرے

عُمَرُ: مَا تُرِيدُ إِلَى ذٰلِكَ؟ فَقُلْتُ: إِنَّ لِي أَفْرَاسًا وَأَعْبُدًا وَأَنَا بِخَيْرٍ، وَأُرِيدُ أَنْ تَكُونَ عُمَالَتِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ. قَالَ عُمَرُ: لَا تَفْعَلْ فَإِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُّ الَّذِي أَرَدْتَّ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، حَتّٰى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ، فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ - وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ - فَخُذْهُ وَإِلَّا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ». [راجع: ١٤٧٣]

پاس بہت سے گھوڑے اور غلام ہیں، نیز میں خوشحال ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ میری تنخواہ مسلمانوں پر صدقہ ہو جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ایسا نہ کرو کیونکہ میں نے بھی ایک دفعہ اس بات کا ارادہ کیا تھا جس کا تم نے ارادہ کیا ہے، رسول اللہ ﷺ مجھے عطا فرماتے تو میں کہہ دیتا: آپ یہ مجھ سے زیادہ ضرورت مند کو عطا کر دیں۔ آپ نے مجھے ایک بار مال عطا کیا اور میں نے وہی بات دہرائی کہ آپ یہ ایسے شخص کو دے دیں جو اس کا مجھ سے زیادہ حاجت مند ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے لے لو اور اس کا مالک بننے کے بعد اسے صدقہ کر دو۔ یہ مال تمھیں جب اس طرح ملے کہ تم اس کے نہ خواہش مند ہو اور نہ تم نے یہ مانگا ہو تو اسے لے لیا کرو اور اگر اس طرح نہ ملے تو اس کے پیچھے نہ لگا کرو۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حکومت اور قضا کی تنخواہ بقدر کفایت لینا جائز ہے کیونکہ وہ لوگوں کے کاموں اور ان کے متعلق فیصلے کرنے میں مصروف ہوتا ہے۔ اسی طرح ہمارے مدارس کے لیے چندہ جمع کرنے پر جو سفیر مقرر ہوتے ہیں وہ عاملین کی فہرست میں آتے ہیں، ان کی تنخواہیں مقرر ہونی چاہئیں اور یہ حضرات مال دار لوگوں سے جو کچھ وصول کریں اسے دیانتداری کے ساتھ مدرسے کے بیت المال میں جمع کرا دیں لیکن ہمارے ہاں جمع شدہ چندے سے شرح فیصد طے ہوتا ہے۔

٧١٦٤ - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، حَتّٰى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ: أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ، فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ - وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ - فَخُذْهُ، وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ». [راجع: ١٤٧٣]

[7164] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ مجھے کچھ مال عطا کرتے تو میں کہتا: آپ یہ اسے دیں جو اس کا مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو حتی کہ آپ نے مجھے ایک مرتبہ مال دیا تو میں نے کہا: آپ یہ مال اس شخص کو دے دیں جو اس کا مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے لے لو اور اس کا مالک بننے کے بعد اسے صدقہ کر دو۔ یہ مال جب تمھیں اس طرح ملے کہ تم اس کے خواہش مند نہ ہو اور نہ تم نے مانگا ہو تو اسے لے لیا کرو اور جو اس طرح نہ ملے تو اس کے پیچھے نہ پڑا کرو۔''

(١٨) بَابُ مَنْ قَضٰى وَلَاعَنَ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 18- جو مسجد میں فیصلہ کرے اور لعان کرائے

وَلَاعَنَ عُمَرُ عِنْدَ مِنْبَرِ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَضٰى شُرَيْحٌ وَالشَّعْبِيُّ وَيَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فِي الْمَسْجِدِ، وَقَضٰى مَرْوَانُ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بِالْيَمِينِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ، وَكَانَ الْحَسَنُ وَزُرَارَةُ بْنُ أَوْفٰى يَقْضِيَانِ فِي الرَّحَبَةِ خَارِجًا مِّنَ الْمَسْجِدِ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد میں منبر نبوی کے پاس لعان کرا دیا تھا۔ قاضی شریح، امام شعبی اور یحییٰ بن یعمر نے مسجد میں فیصلے کیے، نیز مروان نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو مسجد نبوی میں منبر کے پاس قسم اٹھانے کے متعلق کہا۔ امام حسن بصری اور زرارہ بن اوفی دونوں مسجد کے باہر ایک دالان میں بیٹھ کر فیصلے کیا کرتے تھے۔

٧١٦٥ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَفُرِّقَ بَيْنَهُمَا. [راجع: ٤٢٣]

[7165] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میری عمر پندرہ سال تھی کہ میں نے دو لعان کرنے والوں کو دیکھا، پھر ان دونوں کے درمیان جدائی کرا دی گئی تھی۔

٧١٦٦ - **حَدَّثَنَا** يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ؟ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ. [راجع: ٤٢٣]

[7166] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ جو بنو ساعدہ قبیلے کے ایک فرد ہیں، انھوں نے بتایا کہ ایک انصاری شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے پوچھا: آپ کا کیا خیال ہے اگر ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے مرد کو دیکھے تو کیا اسے قتل کر سکتا ہے؟ پھر مسجد میں ان دونوں کے درمیان لعان کرایا گیا جبکہ میں وہاں موجود تھا۔

(١٩) بَابُ مَنْ حَكَمَ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى إِذَا أَتٰى عَلٰى حَدٍّ أَمَرَ أَنْ يُّخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَيُقَامَ

باب: 19- جس نے مسجد میں حد کا فیصلہ کیا لیکن جب حد لگانے کا وقت آیا تو مجرم کو مسجد سے باہر لے جانے کا حکم دیا اور اس پر حد جاری کی

وَقَالَ عُمَرُ: أَخْرِجَاهُ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَضَرَبَهُ. وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوُهُ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس مجرم کو مسجد سے باہر لے جاؤ اور اسے حد لگاؤ۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا منقول ہے۔

٧١٦٧ - **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

[7167] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں

عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعًا قَالَ: «أَبِكَ جُنُونٌ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ». [راجع: ٥٢٧١]

نے کہا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس نے آپ کو آواز دی اور کہا: اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا لیکن جب اس نے اپنی ذات کے خلاف چار مرتبہ اقرار کر لیا تو آپ نے فرمایا: ”تم پاگل ہو؟“ اس نے کہا: جی نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اسے لے جاؤ اور سنگسار کر دو۔“

٧١٦٨ - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ بِالْمُصَلَّى.

[7168] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں بھی ان لوگوں میں تھا جنھوں نے اس شخص کو عیدگاہ میں رجم کیا تھا۔

رَوَاهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجْمِ. [راجع: ٥٢٧٠]

اس روایت کو یونس، معمر اور ابن جریج نے زہری سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت جابر ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے رجم کے متعلق بیان کیا۔

(٢٠) بَابُ مَوْعِظَةِ الْإِمَامِ لِلْخُصُومِ

باب: 20- امام کا فریقین کو نصیحت کرنا

٧١٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ». [راجع: ٢٤٥٨]

[7169] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بس میں تو صرف ایک انسان ہوں، تم میرے پاس اپنے مقدمات لاتے ہو، ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی اپنا مقدمہ پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ چرب زبان ہو اور میں اس کی باتیں سن کر اس کے حق میں فیصلہ کر دوں تو میں نے جس کے لیے اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کر دیا تو وہ اس کو نہ لے کیونکہ وہ تو میں اسے آگ کا ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں۔“

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ قاضی فیصلہ کرتے وقت فریقین کو وعظ و نصیحت کرے کہ کوئی دوسرے کے حق پر ڈاکا نہ مارے

بلکہ صرف اپنا حق لینے کے لیے تگ و دو کرے، نیز اس حدیث سے پتہ چلا کہ قاضی کا فیصلہ صرف ظاہر میں نافذ ہوتا ہے کہ اس سے جھگڑا ختم ہو جاتا ہے لیکن اس فیصلے سے جو چیز حرام ہو وہ حلال نہیں ہو جاتی اور نہ حلال چیز حرام ہی ہوتی ہے۔

(٢١) بَابُ الشَّهَادَةِ تَكُونُ عِنْدَ الْحَاكِمِ فِي وِلَايَةِ الْقَضَاءِ، أَوْ قَبْلَ ذٰلِكَ لِلْخَصْمِ

باب: 21- اگر قاضی خود عہدۂ قضا حاصل ہونے کے بعد یا اس سے پہلے ایک امر کا گواہ ہو تو؟

وَقَالَ شُرَيْحٌ الْقَاضِي، وَسَأَلَهُ إِنْسَانٌ الشَّهَادَةَ فَقَالَ: ائْتِ الْأَمِيرَ حَتّٰى أَشْهَدَ لَكَ.

قاضی شریح سے ایک آدمی نے کہا کہ تم اس مقدمے میں گواہی دو تو انھوں نے کہا: تم بادشاہ کے پاس جا کر کہو، میں وہاں تیرے لیے گواہی دوں گا۔

وَقَالَ عِكْرِمَةُ: قَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: لَوْ رَأَيْتَ رَجُلًا عَلٰى حَدٍّ - زِنًا أَوْ سَرِقَةٍ - وَأَنْتَ أَمِيرٌ؟ فَقَالَ: شَهَادَتُكَ شَهَادَةُ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ: صَدَقْتَ.

عکرمہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر تم خود کسی کو زنا کرتے دیکھو یا وہ تمھارے سامنے چوری کا ارتکاب کرے اور تم خود فیصلہ کرنے والے ہو تو؟ انھوں نے کہا: یہ ایک عام مسلمان کی گواہی کی طرح ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے سچ کہا۔

وَقَالَ عُمَرُ: لَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ: زَادَ عُمَرُ فِي كِتَابِ اللهِ لَكَتَبْتُ آيَةَ الرَّجْمِ بِيَدِي.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھے اس امر کا اندیشہ نہ ہو کہ لوگ کہیں گے: عمر نے اللہ کی کتاب میں کچھ اضافہ کر دیا تو میں آیت رجم اپنے ہاتھ سے اس میں لکھ دیتا۔

وَأَقَرَّ مَاعِزٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِالزِّنَا أَرْبَعًا فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ، وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَشْهَدَ مَنْ حَضَرَهُ.

حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نے چار مرتبہ نبی ﷺ کے سامنے زنا کا اقرار کیا تو نبی ﷺ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا لیکن یہ منقول نہیں کہ آپ نے اس اقرار پر حاضرین کو گواہ بنایا ہو۔

وَقَالَ حَمَّادٌ: إِذَا أَقَرَّ مَرَّةً عِنْدَ الْحَاكِمِ رُجِمَ. وَقَالَ الْحَكَمُ: أَرْبَعًا.

حماد نے کہا: اگر زنا کرنے والا حاکم کے سامنے ایک دفعہ بھی اقرار کرے تو وہ رجم کیا جائے گا لیکن حکم نے کہا: جب تک چار مرتبہ اقرار نہ کر لے سنگسار نہیں ہو سکتا۔

٧١٧٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلٰى أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ: «مَنْ لَّهُ بَيِّنَةٌ عَلٰى قَتِيلٍ قَتَلَهُ

[7170] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حنین کے دن فرمایا: ''جس کے پاس کسی مقتول کے بارے میں گواہی ہو جسے اس نے قتل کیا ہو تو اس کا سامان اسے ملے گا۔'' چنانچہ میں ایک مقتول کے

فَلَهُ سَلَبُهُ». فَقُمْتُ لِأَلْتَمِسَ بَيِّنَةً عَلٰى قَتِيلٍ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ، ثُمَّ بَدَا لِي فَذَكَرْتُ أَمْرَهُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَجُلٌ: مِنْ جُلَسَائِهِ: سِلَاحُ هٰذَا الْقَتِيلِ الَّذِي يَذْكُرُ عِنْدِي، قَالَ: فَأَرْضِهِ مِنْهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَلَّا لَا يُعْطِهِ أُصَيْبِغَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدَعَ أَسَدًا مِنْ أُسْدِ اللهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهِ. قَالَ: فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَدَّاهُ إِلَيَّ، فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا، فَكَانَ أَوَّلَ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ.

متعلق گواہ تلاش کرنے کے لیے کھڑا ہوا تو میں نے کسی کو نہ دیکھا جو میرے لیے گواہی دے، اس لیے میں بیٹھ گیا۔ پھر مجھے خیال آیا تو میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے سامنے کر دیا۔ وہاں بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک صاحب نے کہا: جس مقتول کا انھوں نے ذکر کیا ہے اس کا سامان میرے پاس ہے، آپ اسے میری طرف سے راضی کر دیں۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گویا ہوئے: ہرگز نہیں، وہ قریش کے بد رنگ (معمولی) آدمی کو سامان دے دیں اور اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کو نظر انداز کر دیں جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جہاد کرتا ہے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تو اس نے وہ ہتھیار مجھے دے دیے، پھر میں نے ان کے عوض ایک باغ خریدا۔ یہ پہلا مال تھا جو میں نے (اسلام کے بعد) حاصل کیا تھا۔

قَالَ [لِي] عَبْدُ اللهِ، عَنِ اللَّيْثِ: فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَدَّاهُ إِلَيَّ.

(امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں:) مجھ سے عبداللہ بن صالح نے بیان کیا ہے، ان سے لیث بن سعد نے بیان کیا کہ پھر نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور مجھے وہ سامان دلا دیا۔

وَقَالَ أَهْلُ الْحِجَازِ: اَلْحَاكِمُ لَا يَقْضِي بِعِلْمِهِ، شَهِدَ بِذٰلِكَ فِي وِلَايَتِهِ أَوْ قَبْلَهَا، وَلَوْ أَقَرَّ خَصْمٌ عِنْدَهُ لِآخَرَ بِحَقٍّ فِي مَجْلِسِ الْقَضَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَقْضِي عَلَيْهِ فِي قَوْلِ بَعْضِهِمْ حَتّٰى يَدْعُوَ بِشَاهِدَيْنِ فَيُحْضِرَهُمَا إِقْرَارَهُ. وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِرَاقِ: مَا سَمِعَ أَوْ رَآهُ فِي مَجْلِسِ الْقَضَاءِ قَضٰى بِهِ، وَمَا كَانَ فِي غَيْرِهِ لَمْ يَقْضِ إِلَّا بِشَاهِدَيْنِ يُحْضِرُهُمَا إِقْرَارَهُ. وَقَالَ آخَرُونَ مِنْهُمْ: بَلْ يَقْضِي بِهِ لِأَنَّهُ مُؤْتَمَنٌ، وَإِنَّهُ يُرَادُ مِنَ الشَّهَادَةِ مَعْرِفَةُ الْحَقِّ، فَعِلْمُهُ أَكْثَرُ مِنَ

اہل حجاز نے کہا: حاکم اپنے علم کی بنیاد پر کوئی فیصلہ نہ کرے، خواہ وہ اس معاملے پر عہدۂ قضا حاصل ہونے کے بعد مطلع ہوا ہو یا اس سے پہلے باخبر ہوا ہو۔ اگر مجلس قضا میں اس کے پاس کوئی فریق دوسرے کے حق کا اقرار کرے تو بھی کچھ علماء کا خیال ہے کہ وہ اس بنیاد پر کوئی فیصلہ نہ کرے یہاں تک کہ دو گواہوں کو بلائے اور ان کی موجودگی میں ان سے اقرار کرائے جبکہ اہل عراق کا کہنا ہے کہ قاضی مجلس قضا میں جو سنے یا دیکھے تو اس کے مطابق فیصلہ کر دے لیکن جو کچھ عدالت کے باہر دیکھے تو وہ دو گواہوں کی گواہی کے بغیر فیصلہ نہ کرے اور انھیں میں سے کچھ حضرات نے کہا ہے کہ

الشَّهَادَةِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: يَقْضِي بِعِلْمِهِ فِي الْأَمْوَالِ وَلَا يَقْضِي فِي غَيْرِهَا.

وہ اس بنیاد پر فیصلہ کر سکتا ہے کیونکہ وہ امانت دار ہے اور شہادت کا مقصد بھی تو حق کا جاننا ہے، لہٰذا قاضی کا ذاتی علم گواہی سے بڑھ کر ہے۔ اور کچھ حضرات کا خیال ہے کہ مالی معاملات کے متعلق تو اپنے علم کی بنیاد پر فیصلہ کر سکتا ہے اور دوسرے معاملات میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔

وَقَالَ الْقَاسِمُ: لَا يَنْبَغِي لِلْحَاكِمِ أَنْ يَقْضِيَ قَضَاءً بِعِلْمِهِ دُونَ عِلْمِ غَيْرِهِ مَعَ أَنَّ عِلْمَهُ أَكْثَرُ مِنْ شَهَادَةِ غَيْرِهِ وَلٰكِنَّ فِيهِ تَعَرُّضًا لِتُهْمَةِ نَفْسِهِ عِنْدَ الْمُسْلِمِينَ، وَإِيقَاعًا لَهُمْ فِي الظُّنُونِ، وَقَدْ كَرِهَ النَّبِيُّ ﷺ الظَّنَّ فَقَالَ: «إِنَّمَا هٰذِهِ صَفِيَّةُ».

[راجع: ٢١٠٠]

حضرت قاسم نے کہا: حاکم کے لیے درست نہیں کہ وہ اپنے علم کی بنیاد پر کوئی فیصلہ کرے اور دوسرے کے علم کو نظر انداز کر دے اگرچہ قاضی کا علم دوسرے کی گواہی سے بڑھ کر حیثیت رکھتا ہے لیکن چونکہ اس میں عام مسلمانوں کے نزدیک تہمت کا اندیشہ ہے اور انھیں بدگمانی میں مبتلا کرنا ہے جبکہ نبی ﷺ نے بدگمانی کو ناپسند کرتے ہوئے فرمایا تھا: ''یہ میری بیوی صفیہ ہے'' (لہٰذا اسے اپنے علم کی بنیاد پر کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہیے)۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی حاکم یا قاضی کسی شخص کو زنا یا چوری یا خون کرتے دیکھ لے تو صرف اپنے علم کی بنیاد پر مجرم کو سزا نہیں دے سکتا جب تک باضابطہ شہادت سے اسے ثابت نہ کیا جائے۔

٧١٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَتْهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَلَمَّا رَجَعَتِ انْطَلَقَ مَعَهَا فَمَرَّ بِهِ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَعَاهُمَا فَقَالَ: «إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ». قَالَا: سُبْحَانَ اللهِ. قَالَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ».

[7171] حضرت علی بن حسین سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا آئیں۔ جب وہ واپس جانے لگیں تو آپ ﷺ بھی ان کے ساتھ چلے۔ اس وقت دو انصاری آپ کے پاس سے گزرے تو آپ نے انھیں بلا کر فرمایا: ''یہ صفیہ ہیں۔'' انھوں نے کہا: سبحان اللہ! (ہمیں بدگمانی کیسے ہو سکتی ہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان، انسان کے اندر اس طرح دوڑتا ہے جیسے خون گردش کرتا ہے۔''

رَوَاهُ شُعَيْبٌ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَابْنُ أَبِي عَتِيقٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ - يَعْنِي ابْنَ حُسَيْنٍ - عَنْ صَفِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[راجع: ٢٠٣٥]

اس حدیث کو شعیب، ابن مسافر، ابن ابی عتیق اور اسحاق بن یحییٰ نے امام زہری سے، انھوں نے علی بن حسین سے، انھوں نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا۔

(٢٢) بَابُ أَمْرِ الْوَالِي إِذَا وَجَّهَ أَمِيرَيْنِ إِلَى مَوْضِعٍ أَنْ يَتَطَاوَعَا وَلَا يَتَعَاصَيَا

٧١٧٢ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا الْعَقَدِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ أَبِي وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: «يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا».

فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى: إِنَّهُ يُصْنَعُ بِأَرْضِنَا الْبِتْعُ. فَقَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ». وَقَالَ النَّضْرُ وَأَبُو دَاوُدَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَوَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٢٢٦١]

باب: 22- جب حاکم اعلیٰ ایک ہی علاقے میں دو کارندے تعینات کرے تو انھیں پابند کرے کہ آپس میں موافقت کریں اور اختلاف نہ کریں

[7172] حضرت سعید بن ابو بردہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے اپنے باپ سے سنا، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے میرے والد گرامی (ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا اور ان سے فرمایا: ”آسانی پیدا کرنا، تنگی نہ کرنا، خوشخبری دینا، نفرت نہ دلانا اور آپس میں اتفاق پیدا کرنا۔“

آپ ﷺ سے حضرت ابو موسیٰ اشعری نے پوچھا: ہمارے ملک میں شہد سے نبیذ (بتع) بنایا جاتا ہے، یعنی اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔“ نضر، ابوداود، یزید بن ہارون اور وکیع نے شعبہ سے، انھوں نے سعید سے، انھوں نے اپنے باپ سے، انھوں نے ان کے دادا سے، انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

(٢٣) بَابُ إِجَابَةِ الْحَاكِمِ الدَّعْوَةَ

وَقَدْ أَجَابَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ عَبْدًا لِلْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ.

٧١٧٣ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «فُكُّوا الْعَانِيَ وَأَجِيبُوا الدَّاعِيَ». [راجع: ٣٠٤٦]

باب: 23- حاکم دعوت قبول کر سکتا ہے

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کی دعوت قبول کی تھی۔

[7173] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”قیدیوں کو رہا کرو اور ضیافت کرنے والے کی دعوت قبول کرو۔“

(٢٤) بَابُ هَدَايَا الْعُمَّالِ

باب: 24- امراء کے لیے تحائف اور نذرانے کا حکم

٧١٧٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِّنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهُ: ابْنُ الْأُتْبِيَّةِ، عَلٰى صَدَقَةٍ، فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: هٰذَا لَكُمْ، وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي. فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ - قَالَ سُفْيَانُ أَيْضًا: فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ - فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبْعَثُهُ فَيَأْتِي فَيَقُولُ: هٰذَا لَكَ، وَهٰذَا لِي؟ فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَيَنْظُرُ أَيُهْدٰى لَهُ أَمْ لَا؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا يَأْتِي بِشَيْءٍ إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلٰى رَقَبَتِهِ، إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ، أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ، أَوْ شَاةً تَيْعَرُ - ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْنَا عُفْرَتَيْ إِبْطَيْهِ - أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ» ثَلَاثًا.

[7174] حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے بنو اسد کے ایک شخص کو صدقات کی وصولی کے لیے تحصیل دار مقرر کیا۔ اسے ''ابن اتبیہ'' کہا جاتا تھا۔ جب وہ صدقات لے کر آیا تو اس نے کہا: یہ آپ لوگوں کا مال ہے اور یہ مجھے نذرانہ دیا گیا ہے۔ یہ سن کر نبی ﷺ منبر پر تشریف لائے...... (راویٔ حدیث) سفیان نے کہا: منبر پر چڑھے...... اللہ کی حمد و ثنا کرنے کے بعد فرمایا: ''اس عامل کا کیا حال ہے جسے ہم (صدقات وصول کرنے کے لیے) بھیجتے ہیں تو وہ واپس آ کر کہتا ہے: یہ مال تمھارا ہے اور یہ میرا ہے؟ کیوں نہ وہ اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر بیٹھا رہا، پھر دیکھا جاتا کہ اس کے پاس نذرانے آتے ہیں یا نہیں؟ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ عامل جو چیز بھی اپنے پاس رکھ لے گا قیامت کے دن اسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا۔ اگر وہ اونٹ ہوگا تو وہ اپنی آواز نکالتا آئے گا۔ اگر گائے ہوگی تو وہ اپنی آواز نکالتی ہوئی آئے گی۔ اگر وہ بکری ہوگی تو وہ ممیاتی ہوئی آئے گی۔'' پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے حتی کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ آپ نے تین مرتبہ یہ الفاظ کہے: ''خبردار! میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا ہے۔''

قَالَ سُفْيَانُ: قَصَّهُ عَلَيْنَا الزُّهْرِيُّ، وَزَادَ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعَ أُذُنَايَ، وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنِي وَسَلُوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ سَمِعَهُ مَعِي. وَلَمْ يَقُلِ الزُّهْرِيُّ: سَمِعَ أُذُنِي.

سفیان بن عیینہ نے کہا: یہ حدیث ہم سے زہری نے بیان کی ہے۔ ہشام نے اپنے والد کے ذریعے سے ابوحمید سے کچھ اضافہ بیان کیا، انھوں نے فرمایا: میرے کانوں نے سنا، میری آنکھوں نے دیکھا اور تم زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی پوچھ لو، انھوں نے یہ حدیث میرے ہمراہ سنی تھی۔ (سفیان نے کہا:) زہری نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے: میرے کانوں نے اسے سنا۔

﴿خُوَارٌ﴾ [الأعراف:١٤٨، وطه:٨٨]: صَوْتٌ. وَالْجُؤَارُ: مِنْ ﴿تَجْـَٔرُونَ﴾ [النحل:٥٣]، كَصَوْتِ الْبَقَرَةِ. [راجع: ٩٢٥]

امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا: حدیث میں خُوار کے معنی ہیں: آواز اور جُؤَارٌ، تَجْأَرُونَ سے ماخوذ ہے۔ اپنی آوازیں بلند کریں گے، یعنی گائے کی طرح آوازیں نکالتے ہوں گے۔

(٢٥) بَابُ اسْتِقْضَاءِ الْمَوَالِي وَاسْتِعْمَالِهِمْ

باب:25- آزاد شدہ غلام کو حاکم یا قاضی بنانا

٧١٧٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ: أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ: كَانَ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ يَؤُمُّ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ وَأَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ، فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَبُو سَلَمَةَ وَزَيْدٌ وَعَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ. [راجع: ٦٩٢]

[7175] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ اولین مہاجرین اور نبی ﷺ کے دوسرے صحابۂ کرام کی مسجد قباء میں امامت کراتے تھے۔ ان اصحاب میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت ابوسلمہ، حضرت زید اور حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم بھی ہوتے تھے۔

(٢٦) بَابُ الْعُرَفَاءِ لِلنَّاسِ

باب:26- لوگوں کے منتظم مقرر کرنا

٧١٧٦، ٧١٧٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ حِينَ أَذِنَ لَهُمُ الْمُسْلِمُونَ فِي عِتْقِ سَبْيِ هَوَازِنَ فَقَالَ: «إِنِّي لَا أَدْرِي مَنْ أَذِنَ فِيكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ». فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ، فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا». [راجع:

[7177,7176] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، انھیں مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ کو ہوازن کے قیدی آزاد کر دینے کے متعلق کہا تو آپ نے فرمایا: ''میں نہیں جانتا کہ تم میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس نے نہیں دی، اب تم واپس چلے جاؤ یہاں تک کہ تمھارے نمبردار تمھارا معاملہ ہم تک پہنچائیں۔'' چنانچہ لوگ واپس چلے گئے اور ان کے ذمہ داران نے ان سے گفتگو کی۔ پھر انھوں نے آ کر رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی کہ لوگوں نے اپنے دل کی خوشی سے اجازت دے دی ہے۔

[٢٣٠٧، ٢٣٠٨]

(٢٧) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ ثَنَاءِ السُّلْطَانِ، وَإِذَا خَرَجَ قَالَ غَيْرَ ذٰلِكَ

٧١٧٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ: قَالَ أُنَاسٌ لِابْنِ عُمَرَ: إِنَّا نَدْخُلُ عَلَى سُلْطَانِنَا فَنَقُولُ لَهُمْ بِخِلَافِ مَا نَتَكَلَّمُ إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ، قَالَ: كُنَّا نَعُدُّهَا نِفَاقًا.

٧١٧٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ». [راجع: ٣٤٩٤]

باب:27- حاکم وقت کے سامنے خوشامد اور پیٹھ پیچھے بدخوئی کرنا مکروہ ہے

[7178] حضرت محمد بن زید سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے حضرت ابن عمر ؓ سے کہا: جب ہم اپنے بادشاہ کے پاس جاتے ہیں تو ان کے سامنے ایسی باتیں کہتے ہیں کہ باہر آ کر اس کے خلاف کہتے ہیں۔ حضرت ابن عمر ؓ نے جواب دیا: ہم اسے نفاق شمار کرتے تھے۔

[7179] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ لوگوں میں بدترین وہ شخص ہے جو دورُخا ہو، ان کے ساتھ ایک بات کرتا ہے تو دوسروں کے ساتھ اور بات کرتا ہے۔''

(٢٨) بَابُ الْقَضَاءِ عَلَى الْغَائِبِ

٧١٨٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ [رَضِيَ اللهُ عَنْهَا]: أَنَّ هِنْدًا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَأَحْتَاجُ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ، قَالَ ﷺ: «خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ». [راجع: ٢٢١١]

باب:28- یکطرفہ فیصلہ کرنے کا بیان

[7180] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ہند بنت عقبہ ؓ نے نبی ﷺ سے کہا: ابوسفیان ؓ بہت کنجوس آدمی ہیں اور مجھے ان کے مال سے لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دستور کے مطابق تمھیں اتنا لینے کی اجازت ہے جو تمھارے لیے اور تمھارے بچوں کے لیے کافی ہے۔''

(٢٩) بَابٌ: مَنْ قُضِيَ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذْهُ، فَإِنَّ قَضَاءَ الْحَاكِمِ لَا يُحِلُّ حَرَامًا، وَلَا يُحَرِّمُ حَلَالًا

باب:29- کسی کے لیے اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کیا گیا تو وہ اسے نہ لے کیونکہ حاکم کا فیصلہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہیں کرتا

٧١٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ، فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضِي لَهُ بِذٰلِكَ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَتْرُكْهَا». [راجع: ٢٤٥٨]

[7181] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حجرے کے دروازے پر جھگڑے کی آواز سنی تو باہر تشریف لائے، پھر آپ نے فرمایا: ''میں بھی ایک انسان ہوں اور میرے پاس لوگ اپنے مقدمے لے کر آتے ہیں۔ ممکن ہے کہ ان میں سے ایک فریق دوسرے کی نسبت اپنا مقصد واضح کرنے میں زیادہ ماہر ہو، میں یقین کر لوں کہ وہی سچا ہے اور اس طرح اس کے حق میں فیصلہ کر دوں، ایسے حالات میں جس شخص کے لیے بھی میں کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کر دوں تو وہ خالص دوزخ کا ٹکڑا ہے، وہ چاہے تو اسے لے لے یا چھوڑ دے۔''

٧١٨٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلٰى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ، فَقَالَ: ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَتَسَاوَقَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! ابْنُ أَخِي كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ. وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ». ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ». ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: «احْتَجِبِي مِنْهُ»، لِمَا

[7182] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص ؓ کو یہ وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کا لڑکا میرا ہے، تم اسے اپنی پرورش میں لے لینا، چنانچہ فتح مکہ کے دن حضرت سعد ؓ نے اسے اپنے قبضے میں لے لیا اور کہا: یہ میرا بھتیجا ہے اور مجھے میرے بھائی نے اس کے متعلق وصیت کی تھی۔ اس دوران میں عبد بن زمعہ کھڑے ہوئے اور کہا: یہ میرا بھائی ہے، میرے والد کی لونڈی کا لڑکا ہے اور انھی کے بستر پر پیدا ہوا ہے، چنانچہ وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا مقدمہ لے کر گئے۔ حضرت سعد ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اور اس نے مجھے اس کے متعلق وصیت کی تھی۔ اور عبد بن زمعہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے۔ میرے والد کی لونڈی کا لڑکا ہے اور اسی کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عبد بن زمعہ! یہ تمھارا (بھائی) ہے۔'' اس کے

رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ، فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللهَ تَعَالَى. [راجع: ٢٠٥٣]

بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بچہ بستر والے کا ہوتا ہے اور زانی بدکار کے لیے تو پتھر ہیں۔'' آپ نے حضرت سودہ بنت زمعہ ؓ سے فرمایا: ''تم اس (لڑکے) سے پردہ کیا کرو'' کیونکہ آپ نے عتبہ سے اس کی مشابہت دیکھ لی تھی، چنانچہ اس نے حضرت سودہ ؓ کو مرنے تک نہیں دیکھا۔''

(٣٠) بَابُ الْحُكْمِ فِي الْبِئْرِ وَنَحْوِهَا

باب:30- کنواں اور اس جیسی دیگر اشیاء میں فیصلہ کرنا

٧١٨٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَحْلِفُ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ إِلَّا لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ»، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَأَيْمَٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ اَلْآيَةَ. [راجع: ٢٣٥٦]

[7183] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جھوٹی قسم کے ذریعے سے دوسرے کا مال ہتھیا لے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی سی قیمت لیتے ہیں......''

٧١٨٤ - فَجَاءَ الْأَشْعَثُ وَعَبْدُ اللهِ يُحَدِّثُهُمْ فَقَالَ: فِيَّ نَزَلَتْ وَفِي رَجُلٍ خَاصَمْتُهُ فِي بِئْرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟» قُلْتُ: لَا، قَالَ: «فَلْيَحْلِفْ». قُلْتُ: إِذًا يَحْلِفُ، فَنَزَلَتْ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ﴾ اَلْآيَةَ [آل عمران: ٧٧]. [راجع: ٢٣٥٧]

[7184] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ جب مذکورہ حدیث بیان کر رہے تھے تو حضرت اشعث ؓ آئے اور انھوں نے کہا: میرے اور ایک دوسرے شخص کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ میرا اس سے ایک کنویں کے متعلق جھگڑا ہوا تو نبی ﷺ نے (مجھے) فرمایا: ''تمھارے پاس کوئی گواہ ہے؟'' میں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر فریق مخالف کی قسم پر فیصلہ ہوگا۔'' میں نے کہا: اس وقت تو وہ جھوٹی قسم اٹھا لے گا، چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی: ''بے شک جو لوگ اللہ کے عہد (اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی سی قیمت لیتے ہیں ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا)......''

(٣١) بَابٌ: اَلْقَضَاءُ فِي كَثِيرِ الْمَالِ وَقَلِيلِهِ

باب:31- تھوڑے اور زیادہ مال کے متعلق فیصلہ کرنا

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ: اَلْقَضَاءُ فِي قَلِيلِ الْمَالِ وَكَثِيرِهِ سَوَاءٌ.

ابن عیینہ نے ابن شبرمہ سے بیان کیا کہ دعویٰ تھوڑے مال کا ہو یا زیادہ کا، فیصلے کے اعتبار سے دونوں کی حیثیت ایک جیسی ہے۔

٧١٨٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ جَلَبَةَ خِصَامٍ عِنْدَ بَابِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضًا أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ أَقْضِي لَهُ بِذٰلِكَ وَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ، فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَدَعْهَا». [راجع: ٢٤٥٨]

[7185] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے اپنے دروازے پر جھگڑا کرنے والوں کی آواز سنی تو ان کی طرف تشریف لے گئے، پھر آپ نے ان سے فرمایا: ''میں تمھارے جیسا ایک انسان ہی ہوں۔ میرے پاس لوگ مقدمات لے کر آتے ہیں۔ ممکن ہے کہ ایک فریق دوسرے کے مقابلے میں عمدہ بات کرنے کا ماہر ہو اور میں اس کی بات سن کر اس کے حق میں فیصلہ کر دیتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ بات کرنے میں سچا ہے تو ایسے حالات میں اگر میں کسی دوسرے کے حق کا فیصلہ کر دوں تو بلاشبہ وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے وہ اسے لے لے یا چھوڑ دے۔''

(٣٢) بَابُ بَيْعِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ أَمْوَالَهُمْ وَضِيَاعَهُمْ

باب: 32- حاکم وقت (بوقت ضرورت) لوگوں کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد فروخت کر سکتا ہے

وَقَدْ بَاعَ النَّبِيُّ ﷺ مُدَبَّرًا مِنْ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ.

نبی ﷺ نے ایک مدبر غلام کو نعیم بن نحام کے ہاتھ فروخت کیا تھا۔

٧١٨٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: بَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِهِ أَعْتَقَ غُلَامًا لَّهُ عَنْ دُبُرٍ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَاعَهُ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ، ثُمَّ أَرْسَلَ بِثَمَنِهِ إِلَيْهِ. [راجع: ٢١٤١]

[7186] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کو معلوم ہوا کہ آپ کے صحابہ کرام میں سے ایک آدمی نے اپنا غلام مدبر بنا دیا ہے اور اس کے پاس غلام کے علاوہ کوئی جائیداد بھی نہیں۔ اس بنا پر آپ ﷺ نے اس غلام کو آٹھ سو درہم میں فروخت کر کے اس کی قیمت مالک کو بھجوا دی۔

(٣٣) بَابُ مَنْ لَّمْ يَكْتَرِثْ بِطَعْنِ مَنْ لَّا يَعْلَمُ فِي الْأُمَرَاءِ حَدِيثًا

٧١٨٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَطُعِنَ فِي إِمَارَتِهِ وَقَالَ: «إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ، وَايْمُ اللهِ! إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمْرَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ». [راجع: ٣٧٣٠]

باب:33- حاکم وقت کو اپنے کارندوں کے متعلق غلط پروپیگنڈے سے متأثر نہیں ہونا چاہیے

[7187] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر تشکیل دیا اور اس پر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو امیر مقرر فرمایا لیکن جب ان کی امارت کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم اس کی امارت پر طعن کرتے ہو تو اس سے پہلے تم نے اس کے والد کی امارت کو بھی مطعون کیا تھا۔ اللہ کی قسم! وہ امارت کے لائق تھے اور مجھے تمام لوگوں سے زیادہ عزیز تھے اور ان کے بعد اسامہ بھی مجھے تمام لوگوں سے زیادہ عزیز ہے۔''

(٣٤) بَابُ الْأَلَدِّ الْخَصِمِ، وَهُوَ الدَّائِمُ فِي الْخُصُومَةِ

لُدًّا عِوَجًا

٧١٨٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ». [راجع: ٢٤٥٧]

باب: 34- اس شخص کا بیان جو ہمیشہ لوگوں سے لڑتا جھگڑتا رہے

لُدًّا کے معنی ہیں: کجی اور ٹیڑھا پن۔

[7188] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ہاں سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔''

فائدہ: لڑنا جھگڑنا، بات بات پر پھڈا ڈالنا اور سینگ پھنسانا کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ حکومتی معاملات کے لیے ایسا رویہ انتہائی مہلک اور نقصان دہ ہوتا ہے کیونکہ اس سے اجتماعیت کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔

(٣٥) بَابٌ: إِذَا قَضَى الْحَاكِمُ بِجَوْرٍ، أَوْ خِلَافِ أَهْلِ الْعِلْمِ فَهُوَ رَدٌّ

باب:35- جب حاکم وقت کا فیصلہ ظالمانہ یا علمائے حق کے خلاف ہو تو اسے رد کر دیا جائے

٧١٨٩ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَالِدًا؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا: أَسْلَمْنَا، فَقَالُوا: صَبَأْنَا صَبَأْنَا، فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ، وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَأَمَرَ كُلَّ رَجُلٍ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ أَسِيرَهُ. فَقُلْتُ: وَاللهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ» مَرَّتَيْنِ. [راجع: ٤٣٣٩]

[7189] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنو جزیمہ کی طرف بھیجا تو وہ اپنے اسلام لانے کا اظہار اچھی طرح نہ کر سکے۔ انھوں نے ''ہم اسلام لائے'' کے بجائے ''ہم اپنے دین سے پھر گئے'' کہنا شروع کر دیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے انھیں قتل کرنا اور قیدی بنانا شروع کر دیا۔ اور انھوں نے ہم میں سے ہر ایک کو اس کے حصے کا قیدی دیا اور حکم دیا کہ ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کر دے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اپنا قیدی قتل نہیں کروں گا اور نہ میرے ساتھیوں ہی میں سے کوئی اپنا قیدی قتل کرے گا۔ پھر (واپسی پر ہم) نے اس واقعے کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! جو کچھ خالد بن ولید نے کیا ہے میں اس سے اظہار براءت کرتا ہوں۔'' یہ الفاظ آپ نے دو مرتبہ فرمائے۔

(٣٦) بَابُ الْإِمَامِ يَأْتِي قَوْمًا فَيُصْلِحُ بَيْنَهُمْ

باب: 36- حاکم وقت لوگوں کے پاس جائے اور ان میں صلح کرا دے

٧١٩٠ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ [الْمَدَنِيُّ] عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرٍو فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَتَاهُمْ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ، فَلَمَّا حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَأَذَّنَ بِلَالٌ وَأَقَامَ وَأَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ وَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ فِي الصَّلَاةِ، فَشَقَّ النَّاسَ حَتّٰى قَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ فِي الصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ، قَالَ: وَصَفَّحَ الْقَوْمُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي

[7190] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: قبیلہ بنو عمرو میں باہم لڑائی ہو گئی۔ نبی ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھی، پھر ان کے ہاں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ جب نماز عصر کا وقت ہوا تو بلال رضی اللہ عنہ نے اذان اور اقامت کہی، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ آگے بڑھیں اور نماز پڑھائیں، چنانچہ آپ نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے تو نبی ﷺ بھی تشریف لے آئے جبکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز ہی میں تھے۔ آپ ﷺ صفوں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھے اور حضرت ابوبکر

الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْرُغَ، فَلَمَّا رَأَى التَّصْفِيحَ لَا يُمْسَكُ عَلَيْهِ الْتَفَتَ فَرَأَى النَّبِيَّ ﷺ خَلْفَهُ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنِ امْضِهْ - وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ هٰكَذَا - وَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ هُنَيَّةً فَحَمِدَ اللهَ عَلَى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ مَشَى الْقَهْقَرَى، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ ﷺ ذٰلِكَ تَقَدَّمَ فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِالنَّاسِ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: «يَا أَبَا بَكْرٍ! مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ لَّا تَكُونَ مَضَيْتَ؟» قَالَ: لَمْ يَكُنْ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَؤُمَّ النَّبِيَّ ﷺ، وَقَالَ لِلْقَوْمِ: «إِذَا نَابَكُمْ أَمْرٌ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ، وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ». [راجع: ٦٨٤]

ؓ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور اس صف میں تشریف لے گئے جو ابوبکر ؓ کے قریب تھی۔ حضرت سہل ؓ نے کہا: لوگوں نے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مارا، لیکن حضرت ابوبکر ؓ جب نماز شروع کرتے تو ختم کرنے سے پہلے کسی طرف توجہ نہیں کرتے تھے۔ جب انھوں نے دیکھا کہ لوگوں کی تالیاں بند نہیں ہو رہیں تو ادھر متوجہ ہوئے اور نبی ﷺ کو اپنے پیچھے دیکھا۔ نبی ﷺ نے انھیں اشارہ کیا کہ نماز کو جاری رکھیں اور اس طرح آپ نے اپنے دست مبارک سے اشارہ فرمایا۔ حضرت ابوبکر ؓ تھوڑی دیر ٹھہرے اور نبی کے حکم کی تعمیل میں اللہ کی حمد وثنا کرتے رہے، پھر آپ الٹے پاؤں پیچھے آ گئے۔ جب نبی ﷺ نے یہ دیکھا تو آپ آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ نماز مکمل کرنے کے بعد آپ نے فرمایا: ”ابوبکر! جب میں نے اشارہ کر دیا تھا تو تمھیں نماز پوری پڑھانے میں کیا چیز مانع تھی؟“ انھوں نے کہا: ابو قحافہ کے بیٹے کے لیے مناسب نہیں تھا کہ وہ نبی ﷺ کی امامت کرائے۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ”جب (نماز میں) کوئی معاملہ پیش آ جائے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتوں کو چاہیے کہ وہ ہاتھ پر ہاتھ ماریں۔“

(٣٧) بَابٌ: يُسْتَحَبُّ لِلْكَاتِبِ أَنْ يَكُونَ أَمِينًا عَاقِلًا

باب: 37- فیصلہ لکھنے والا دیانت دار اور عقل مند ہونا چاہیے

٧١٩١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ أَبُو ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ لِمَقْتَلِ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَعِنْدَهُ عُمَرُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ: إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ، وَإِنِّي

[7191] حضرت زید بن ثابت ؓ سے روایت ہے کہ اہل یمامہ سے جنگ میں بکثرت شہادت کی بنا پر حضرت ابوبکر ؓ نے مجھے بلا بھیجا۔ اس وقت ان کے پاس حضرت عمر ؓ بھی تھے۔ حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: میرے پاس حضرت عمر ؓ آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ جنگ میں قرآن کے قاریوں کا قتل بہت ہوا ہے اور مجھے ڈر ہے اگر اسی طرح

أَخْشٰى أَنْ يَّسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا، فَيَذْهَبَ قُرْآنٌ كَثِيرٌ وَّإِنِّي أَرٰى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ. قُلْتُ: كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: هُوَ وَاللهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي فِي ذٰلِكَ حَتّٰى شَرَحَ اللهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ عُمَرَ، وَرَأَيْتُ فِي ذٰلِكَ الَّذِي رَأٰى عُمَرُ. قَالَ زَيْدٌ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَإِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَّا نَتَّهِمُكَ، قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ وَاجْمَعْهُ. قَالَ زَيْدٌ: فَوَاللهِ لَوْ كَلَّفَنِي نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ بِأَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا كَلَّفَنِي مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ. قُلْتُ: كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هُوَ وَاللهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ يَحُثُّ مُرَاجَعَتِي حَتّٰى شَرَحَ اللهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ اللهُ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ، وَرَأَيْتُ فِي ذٰلِكَ الَّذِي رَأَيَا، فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَالرِّقَاعِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ، فَوَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ﴾ إِلٰى آخِرِهَا مَعَ خُزَيْمَةَ - أَوْ أَبِي خُزَيْمَةَ - فَأَلْحَقْتُهَا فِي سُورَتِهَا، فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَيَاتَهُ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللهُ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ. [راجع: ۲۸۰۷]

قرآن کے قاری دوسری جنگوں میں قتل ہوتے رہے تو قرآن کا بہت سا حصہ ضائع ہو جائے گا۔ میرا خیال ہے کہ آپ قرآن جمع کرنے کا اہتمام کریں۔ میں نے (انھیں) کہا: میں وہ کام کیسے کر سکتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تو کار خیر ہے۔ اور وہ مسلسل میرے ساتھ اس مسئلے میں تکرار کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ اس کے لیے کھول دیا جس کے لیے عمر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھولا تھا اور میں بھی وہی مناسب خیال کرنے لگا جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مناسب سمجھتے تھے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جوان ہو، عقل مند ہو، ہم تمھیں کسی معاملے میں متہم بھی نہیں خیال کرتے۔ تم رسول اللہ ﷺ کی وحی لکھا کرتے تھے، لہٰذا تم قرآنی آیات کو تلاش کرو، پھر انھیں ایک جگہ جمع کر دو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھے پہاڑوں میں سے کوئی پہاڑ اٹھا لانے کی تکلیف دیتے تو اس کا بوجھ مجھے اتنا محسوس نہ ہوتا جتنا قرآن مجید کو جمع کرنے کے حکم سے محسوس ہوا۔ میں نے ان حضرات سے کہا: آپ کس طرح ایسا کام کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ کار خیر ہے، چنانچہ وہ مجھے اس کام کے لیے آمادہ کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے میرا سینہ بھی کھول دیا جس کے لیے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا سینہ کھولا تھا اور میں بھی وہی مناسب خیال کرنے لگا جسے وہ مناسب سمجھتے تھے۔ بہرحال میں نے قرآن مجید کی تلاش شروع کر دی۔ میں اسے کھجور کی شاخوں، چمڑے کے ٹکڑوں، سفید پتھروں اور لوگوں کے سینوں سے جمع کرنے لگا۔ میں نے سورۂ توبہ کی آخری آیت: ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ

أَنْفُسِكُمْ...... الخ﴾ حضرت خزیمہ یا ابوخزیمہ رضی اللہ عنہ کے پاس پائی اور اسے سورت میں شامل کر دیا۔ اس کے بعد یہ مرتب صحیفے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے، پھر جب اللہ تعالیٰ نے انھیں وفات دی تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں فوت کر دیا۔ اس کے بعد وہ حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے پاس رہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ: اَللِّخَافُ: يَعْنِي الْخَزَفَ.

محمد بن عبید اللہ نے کہا: لخاف سے مراد ٹھیکریاں ہیں۔

(٣٨) بَابُ كِتَابِ الْحَاكِمِ إِلَى عُمَّالِهِ وَالْقَاضِي إِلَى أُمَنَائِهِ

باب: 38- حاکم وقت کا اپنے کارندوں اور قاضی کا اپنے عملے کو خط لکھنا

٧١٩٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْلَى؛ ح:

وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ هُوَ وَرِجَالٌ مِّنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ، فَأُخْبِرَ مُحَيِّصَةُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيرٍ - أَوْ عَيْنٍ - فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ: أَنْتُمْ وَاللهِ قَتَلْتُمُوهُ. قَالُوا: مَا قَتَلْنَاهُ وَاللهِ. ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ، فَأَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ - وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ - وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ، فَذَهَبَ لِيَتَكَلَّمَ - وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ - فَقَالَ [النَّبِيُّ ﷺ] لِمُحَيِّصَةَ: «كَبِّرْ كَبِّرْ»، يُرِيدُ السِّنَّ. فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ. فَقَالَ

[7192] حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ اور ان کی قوم کے بڑے بڑے فضلاء سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ رضی اللہ عنہما خیبر کی طرف گئے کیونکہ وہ ان دنوں تنگ دستی میں مبتلا تھے۔ محیصہ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ عبداللہ کو قتل کر کے گڑھے یا پانی کے چشمے میں پھینک دیا گیا ہے۔ وہ یہودیوں کے پاس گئے اور کہا: اللہ کی قسم! تم نے عبداللہ کو قتل کیا ہے۔ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ پھر وہ واپس اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ اس کے بعد وہ، ان کے بڑے بھائی حویصہ اور عبدالرحمٰن بن سہل آئے۔ محیصہ نے بات کرنا چاہی کیونکہ وہی خیبر میں موجود تھے تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''بڑے کو آگے کرو۔'' یعنی جو عمر میں تم سے بڑا ہے، چنانچہ حویصہ نے بات کا آغاز کیا، پھر محیصہ نے بھی گفتگو کی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کے متعلق فرمایا: ''وہ تمھارے ساتھی کی دیت ادا کریں یا لڑائی کے لیے تیار ہو جائیں۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف

رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ، وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ». فَكَتَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَيْهِمْ بِهِ، فَكُتِبَ: مَا قَتَلْنَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ: «أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ؟» فَقَالُوا: لَا، قَالَ: «أَفَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ؟» قَالُوا: لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ، فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتّٰى أُدْخِلَتِ الدَّارَ. قَالَ سَهْلٌ: فَرَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ. [راجع: ٢٧٠٢]

اس مضمون کا خط بھیجا تو انھوں نے جواب میں یہ لکھا: ہم نے اسے قتل نہیں کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حویصہ، محیصہ اور عبدالرحمٰن ؓ سے فرمایا: ''کیا تم قسمیں اٹھاتے ہوتا کہ تم اپنے ساتھی کی دیت کے حق دار بن سکو؟'' انھوں نے کہا: ہم قسم نہیں اٹھائیں گے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا آپ لوگوں کے لیے یہودی قسم اٹھائیں؟'' انھوں نے کہا: وہ تو مسلمان نہیں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے سو اونٹ بطور دیت ادا کر دیے، چنانچہ ان کو حویلی میں داخل کر دیا گیا۔ سہل ؓ نے کہا: ان میں سے ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔

(٣٩) بَابٌ: هَلْ يَجُوزُ لِلْحَاكِمِ أَنْ يَبْعَثَ رَجُلًا وَحْدَهُ لِلنَّظَرِ فِي الْأُمُورِ؟

باب: 39- کیا حاکم وقت کے لیے جائز ہے کہ وہ معاملات کی دیکھ بھال کے لیے کسی ایک شخص کو بھیجے؟

٧١٩٣، ٧١٩٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ: صَدَقَ، فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهِ، فَقَالُوا لِي: عَلَى ابْنِكَ الرَّجْمُ، فَفَدَيْتُ ابْنِي مِنْهُ بِمِائَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوا: إِنَّمَا عَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ، أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ - لِرَجُلٍ - فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ

[7194,7193] حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک اعرابی آیا اور اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیں، پھر دوسرا فریق کھڑا ہوا اور اس نے بھی کہا: وہ صحیح کہتے ہیں واقعی ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیں۔ پھر دیہاتی نے کہا: میرا بیٹا اس شخص کے ہاں مزدور تھا اور اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا تو مجھے لوگوں نے کہا: تیرے بیٹے پر رجم ہے، لیکن میں نے اپنے لڑکے کی طرف سے سو بکریوں اور ایک لونڈی کا فدیہ دے دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے رابطہ کیا تو انھوں نے کہا: تیرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطنی ہوگی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں۔ لونڈی اور بکریاں تو تمھیں واپس ملیں گی اور تیرے بیٹے کی

هٰذَا فَارْجُمْهَا»، فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا.

[راجع: ٢٣١٤، ٢٣١٥]

سزا سو کوڑے اور ایک سال کے لیے جلاوطن ہونا ہے۔ اور اے انیس! تم اس کی بیوی کے پاس جاؤ (اگر وہ اعتراف کر لے تو) اسے رجم کر دو۔" چنانچہ حضرت انیس رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے اور (اس کے اعتراف کے بعد) اسے سنگسار کر دیا۔

(٤٠) بَابُ تَرْجَمَةِ الْحُكَّامِ، وَهَلْ يَجُوزُ تُرْجُمَانٌ وَّاحِدٌ؟

باب:40- حکام وقت کی ترجمانی کرنا اور کیا ایک ترجمان کافی ہے؟

٧١٩٥ - وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَتَعَلَّمَ كِتَابَ الْيَهُودِ حَتّٰى كَتَبْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ كُتُبَهُ وَأَقْرَأْتُهُ كُتُبَهُمْ إِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ. وَقَالَ عُمَرُ - وَعِنْدَهُ عَلِيٌّ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَعُثْمَانُ -: مَاذَا تَقُولُ هٰذِهِ؟ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَاطِبٍ: فَقُلْتُ: تُخْبِرُكَ بِصَاحِبِهَا الَّذِي صَنَعَ بِهَا.

[7195] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ یہودیوں کی تحریر سیکھیں یہاں تک کہ میں ہی یہودیوں کے نام نبی ﷺ کے خطوط لکھتا تھا اور جب وہ آپ کو خط لکھتے تو میں وہ خط پڑھ کر آپ کو سناتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جبکہ آپ کے پاس حضرت علی، حضرت عبدالرحمٰن بن حاطب اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم موجود تھے: یہ عورت کیا کہتی ہے؟ عبدالرحمٰن بن حاطب نے کہا: یہ آپ کو اس آدمی کے متعلق آگاہ کرنا چاہتی ہے جس نے اس کے ساتھ زنا کیا ہے۔

وَقَالَ أَبُو جَمْرَةَ: كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّبَيْنَ النَّاسِ.

ابو جمرہ نے کہا: میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور لوگوں کے درمیان ترجمانی کرتا تھا۔

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لَا بُدَّ لِلْحَاكِمِ مِنْ مُّتَرْجِمَيْنِ.

بعض لوگوں نے کہا ہے: حاکم وقت کے لیے دو مترجم ہونے چاہئیں۔

٧١٩٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِّنْ قُرَيْشٍ ثُمَّ قَالَ لِتُرْجُمَانِهِ: قُلْ لَّهُمْ: إِنِّي

[7196] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھیں ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ہرقل نے انھیں قریش کی جماعت کے ہمراہ اپنے ہاں بلا بھیجا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا: ان سے کہو: میں اس شخص (نبی ﷺ) کے متعلق پوچھنے والا ہوں، اگر یہ مجھ سے جھوٹ کہے تو آپ

سَائِلٌ هٰذَا فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ - فَذَكَرَ الْحَدِيثَ - فَقَالَ لِلتُّرْجُمَانِ: قُلْ لَهُ: إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ. [راجع: ٧]

اسے جھٹلا دیں۔ پھر انھوں نے پوری حدیث بیان کی۔ آخر میں اس نے ترجمان سے کہا: اس سے کہو: اگر تمھاری باتیں مبنی برحقیقت ہیں تو وہ شخص اس ملک کا سربراہ ہوگا جو اس وقت میرے قدموں کے نیچے ہے۔

(٤١) بَابُ مُحَاسَبَةِ الْإِمَامِ عُمَّالَهُ

باب: 41- حاکم وقت کا اپنے عاملوں سے حساب لینا

٧١٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَعْمَلَ ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ عَلٰى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ، فَلَمَّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَحَاسَبَهُ قَالَ: هٰذَا الَّذِي لَكُمْ وَهٰذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَبَيْتِ أُمِّكَ حَتّٰى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا؟» ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَخَطَبَ النَّاسَ وَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ! فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِّنْكُمْ عَلٰى أُمُورٍ مِّمَّا وَلَّانِيَ اللهُ، فَيَأْتِي أَحَدُكُمْ فَيَقُولُ: هٰذَا لَكُمْ، وَهٰذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي، فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَبَيْتِ أُمِّهِ حَتّٰى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا؟ فَوَاللهِ! لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا - قَالَ هِشَامٌ: بِغَيْرِ حَقِّهِ - إِلَّا جَاءَ اللهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَلَا فَلَأَعْرِفَنَّ مَا جَاءَ اللهَ رَجُلٌ بِبَعِيرٍ لَّهُ رُغَاءٌ أَوْ بِبَقَرَةٍ لَّهَا خُوَارٌ، أَوْ شَاةٍ تَيْعَرُ - ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ - أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟» [راجع: ٩٢٥]

[7197] حضرت ابوحمید ساعدی ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ابن لتبیہ کو بنو سلیم سے صدقات وصول کرنے پر مقرر کیا۔ جب وہ (صدقات وصول کر کے) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اس سے حساب طلب فرمایا۔ اس نے کہا: یہ تو آپ حضرات کا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پھر تو اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا، اگر تو سچا ہے تو وہاں بھی نذرانے آتے رہتے؟'' اس کے بعد آپ اٹھے اور لوگوں سے خطاب فرمایا۔ آپ نے حمد وثنا کے بعد فرمایا: ''امابعد! میں تم میں سے کچھ لوگوں کو ان امور پر عامل بناتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے سونپے ہیں، پھر تم میں سے ایک شخص آتا ہے اور کہتا ہے: یہ تمھارا مال ہے اور یہ مجھے نذرانہ دیا گیا ہے۔ اگر وہ شخص سچا ہے تو اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا حتی کہ اس کے پاس نذرانے آئیں؟ اللہ کی قسم! تم میں سے اگر کوئی اس مال میں سے کوئی چیز لے گا...... ہشام کے یہ الفاظ ہیں: حق کے بغیر رکھے گا...... تو قیامت کے دن اسے اٹھا کر اللہ کے حضور پیش ہوگا۔ خبردار! جو وہ اللہ کے پاس لائے گا میں اسے پہچان لوں گا۔ وہ اونٹ لے کر آئے گا جو بلبلاتا ہوگا یا گائے ہوگی جو ڈکارتی ہوگی یا بکری ممیاتی ہوگی۔'' پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتی کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی

دیکھی اور فرمایا: ”خبردار! کیا میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا ہے؟“

(٤٢) بَابُ بِطَانَةِ الْإِمَامِ وَأَهْلِ مَشُورَتِهِ

باب: 42- حاکم وقت کے راز داں اور مشیر خاص

اَلْبِطَانَةُ: الدُّخَلَاءُ.

بطانة سے مراد وہ لوگ ہیں جو اندرونی اسرار و رموز سے مطلع ہوں۔

٧١٩٨ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا بَعَثَ اللهُ مِنْ نَّبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ: بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، فَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللهُ تَعَالَى». وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِهٰذَا. وَعَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ وَّمُوسَى، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِّثْلَهُ.

[7198] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی نہیں بھیجا اور نہ کسی کو خلیفہ بنایا مگر اس کے دو راز داں ہوتے ہیں: ایک اسے نیکی کے لیے کہتا اور اس پر ابھارتا ہے اور دوسرا اسے برائی کے لیے کہتا اور اس کی ترغیب دیتا ہے اور معصوم وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔“ سلیمان نے یحییٰ سے روایت کرتے ہوئے کہا: مجھے ابن شہاب نے یہ حدیث سنائی۔ ابن ابوعتیق اور موسیٰ بن عقبہ نے بھی ابن شہاب سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَوْلَهُ.

شعیب نے زہری سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے ان کا قول بیان کیا۔

وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

امام اوزاعی اور معاویہ بن سلام نے کہا: انھیں زہری نے ابوسلمہ سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انھوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی۔

وَقَالَ ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ وَّسَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَوْلَهُ.

ابن ابوحسین اور سعید بن زیاد نے کہا: انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے ابوسعید سے ان کا قول نقل کیا ہے۔

وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ. [راجع: ٦٦١١]

عبیداللہ بن ابوجعفر نے کہا: مجھے صفوان نے ابوسلمہ سے بیان کیا، انھوں نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے۔

(٤٣) بَابٌ: كَيْفَ يُبَايِعُ الْإِمَامُ النَّاسَ؟

باب: 43- حاکم وقت لوگوں سے کس طرح اور کن باتوں کی بیعت لے؟

٧١٩٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فِي الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ. [راجع: ١٨]

[7199] حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے خوشی اور ناخوشی دونوں حالتوں میں آپ کی بات سننے اور اسے ماننے پر بیعت کی۔

٧٢٠٠ - وَأَنْ لَّا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَأَنْ نَّقُومَ، أَوْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ. [راجع: ٧٠٥٦]

[7200] اور اس شرط پر بیعت کی کہ جو شخص حکومت کے لائق ہوگا، اس کی سرداری قبول کریں گے اور اس سے جھگڑا نہیں کریں گے اور ہم جہاں بھی ہوں حق کہیں گے اور اللہ کے راستے میں کسی ملامت گر کی ملامت کو خاطر میں نہیں لائیں گے۔

٧٢٠١ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ، وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ. فَقَالَ:

[7201] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ سخت سردی میں صبح کے وقت باہر نکلے جب کہ مہاجرین اور انصار خندق کھود رہے تھے۔ انھیں دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَهْ
فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ»

''اے اللہ! یقیناً خیر تو آخرت ہی کی خیر ہے، اس لیے تو انصار و مہاجرین کو بخش دے۔''

فَأَجَابُوا:

اس کا جواب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے ان الفاظ میں دیا:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدَا

[راجع: ٢٨٣٤]

''ہم وہ ہیں جنھوں نے حضرت محمد ﷺ سے ہمیشہ کے لیے جہاد پر بیعت کی ہے جب تک ہم زندہ رہیں گے۔''

٧٢٠٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا

[7202] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا: «فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ».

انھوں نے کہا: جب ہم رسول اللہ ﷺ سے سمع واطاعت کی بیعت کرتے تو آپ ہم سے فرماتے: ''جتنی تمھیں طاقت ہو۔'' یعنی اپنی ہمت کے مطابق اسے بجالائیں گے۔

٧٢٠٣ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: شَهِدْتُ ابْنَ عُمَرَ حَيْثُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: كَتَبَ: إِنِّي أُقِرُّ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ مَا اسْتَطَعْتُ، وَإِنَّ بَنِيَّ قَدْ أَقَرُّوا بِمِثْلِ ذٰلِكَ. [انظر: ٧٢٠٥، ٧٢٧٢]

[7203] حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب عبدالملک بن مروان کی بیعت پر لوگوں کا اتفاق ہوا تو میں اس وقت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا، انھوں نے لکھا: میں اپنی ہمت کے مطابق، اللہ کے دین اور اس کے رسول ﷺ کی سنت کے موافق اللہ کے بندے امیرالمومنین عبدالملک کی سمع و طاعت کا اقرار کرتا ہوں۔ میرے بیٹے بھی اسی طرح کا اقرار کرتے ہیں۔

٧٢٠٤ - **حَدَّثَنَا** يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فَلَقَّنَنِي: «فِيمَا اسْتَطَعْتُ» وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. [راجع: ٥٧]

[7204] حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سننے اور بات ماننے کی بیعت کی تو آپ نے مجھے تلقین کی: ''جتنی مجھ میں ہمت ہو گی، نیز ہر مسلمان کے ساتھ خیرخواہی کروں گا۔''

٧٢٠٥ - **حَدَّثَنَا** عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: لَمَّا بَايَعَ النَّاسُ عَبْدَ الْمَلِكِ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: إِلٰى عَبْدِ اللهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، إِنِّي أُقِرُّ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فِيمَا اسْتَطَعْتُ، وَإِنَّ بَنِيَّ قَدْ أَقَرُّوا بِذٰلِكَ. [راجع: ٧٢٠٣]

[7205] حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے کہا: لوگوں نے عبدالملک کی بیعت کی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انھیں لکھا: اللہ کے بندے امیر المومنین عبدالملک کے نام، میں اللہ کے بندے امیرالمومنین عبدالملک کی بات سننے اور ماننے کا اقرار کرتا ہوں۔ یہ اقرار اللہ کے دین اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق ہو گا اور جتنی مجھ میں طاقت ہو گی اور میرے بیٹے بھی اس کا اقرار کرتے ہیں۔

٧٢٠٦ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا

[7206] حضرت یزید بن ابو عبیدہ سے روایت ہے،

حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ قَالَ: قُلْتُ لِسَلَمَةَ: عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ؟ قَالَ: عَلَى الْمَوْتِ. [راجع: ٢٩٦٠]

انھوں نے کہا: میں نے حضرت سلمہ بن اکوع سے پوچھا: تم نے حدیبیہ کے دن نبی ﷺ سے کس بات پر بیعت کی تھی؟ انھوں نے فرمایا: موت پر بیعت کی تھی۔

٧٢٠٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الرَّهْطَ الَّذِينَ وَلَّاهُمْ عُمَرُ اجْتَمَعُوا فَتَشَاوَرُوا، فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: لَسْتُ بِالَّذِي أُنَافِسُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ، وَلٰكِنَّكُمْ إِنْ شِئْتُمُ اخْتَرْتُ لَكُمْ مِنْكُمْ، فَجَعَلُوا ذٰلِكَ إِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَلَمَّا وَلَّوْا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَمْرَهُمْ، فَمَالَ النَّاسُ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى مَا أَرٰى أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ يَتْبَعُ أُولٰئِكَ الرَّهْطَ وَلَا يَطَأُ عَقِبَهُ، وَمَالَ النَّاسُ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُشَاوِرُونَهُ تِلْكَ اللَّيَالِيَ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَصْبَحْنَا مِنْهَا فَبَايَعْنَا عُثْمَانَ، قَالَ الْمِسْوَرُ: طَرَقَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَعْدَ هَجْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ فَضَرَبَ الْبَابَ حَتّٰى اسْتَيْقَظْتُ فَقَالَ: أَرَاكَ نَائِمًا، فَوَاللهِ مَا اكْتَحَلْتُ هٰذِهِ الثَّلَاثَ بِكَثِيرِ نَوْمٍ، اِنْطَلِقْ فَادْعُ الزُّبَيْرَ وَسَعْدًا فَدَعَوْتُهُمَا لَهُ فَشَاوَرَهُمَا ثُمَّ دَعَانِي فَقَالَ: ادْعُ لِي عَلِيًّا فَدَعَوْتُهُ فَنَاجَاهُ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ، ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ مِّنْ عِنْدِهِ وَهُوَ عَلٰى طَمَعٍ، وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَخْشٰى مِنْ عَلِيٍّ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي عُثْمَانَ فَدَعَوْتُهُ فَنَاجَاهُ حَتّٰى فَرَّقَ بَيْنَهُمَا الْمُؤَذِّنُ بِالصُّبْحِ، فَلَمَّا صَلّٰى لِلنَّاسِ الصُّبْحَ

[7207] حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: وہ لوگ جنھیں حضرت عمر نے خلیفہ مقرر کرنے کا اختیار دیا تھا وہ جمع ہوئے اور باہم مشورہ کیا۔ ان سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا: میں خلافت کے سلسلے میں آپ لوگوں سے مقابلہ نہیں کروں گا لیکن اگر تم چاہتے ہو تو تم ہی میں سے کسی کو تمھارے لیے خلیفہ مقرر کردوں، چنانچہ سب نے خلافت کا معاملہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے سپرد کر دیا۔ جب انھوں نے انتخاب کی ذمہ داری ان کے سپرد کر دی تو سب لوگ ان کی طرف مائل ہو گئے یہاں تک کہ میں نے کسی کو نہ دیکھا جو باقی حضرات کا پیچھا کرتا ہو یا ان کی ایڑی روندتا ہو۔ تمام لوگوں کا میلان حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی طرف ہو گیا اور وہ انھیں ان راتوں میں مشورہ دیتے رہے حتی کہ جب وہ رات آ گئی جس کی صبح ہم نے حضرت عثمان سے بیعت کی۔ حضرت مسور نے بیان کیا کہ کچھ رات گزر جانے کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے زور سے میرا دروازہ کھٹکھٹایا حتی کہ میں بیدار ہو گیا۔ انھوں نے کہا: میرا خیال ہے آپ سو رہے تھے۔ اللہ کی قسم! میں ان راتوں میں بہت کم سو سکا ہوں، آپ ابھی جائیں۔ حضرت زبیر اور حضرت سعد کو بلا لائیں۔ میں ان دونوں بزرگوں کو بلا لایا تو انھوں نے ان دونوں سے مشورہ کیا۔ مجھے پھر بلایا اور فرمایا: حضرت علی کو بلا لاؤ، میں گیا اور انھیں بلا لایا تو آپ ان کے ساتھ مشورہ کرتے رہے حتی کہ آدھی رات گزر گئی۔ پھر حضرت علی اس حالت میں اٹھ کر گئے کہ وہ خلافت کے

وَاجْتَمَعَ أُولٰئِكَ الرَّهْطُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ، فَأَرْسَلَ إِلٰى مَنْ كَانَ حَاضِرًا مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، وَأَرْسَلَ إِلٰى أُمَرَاءِ الْأَجْنَادِ - وَكَانُوا وَافَوْا تِلْكَ الْحَجَّةَ مَعَ عُمَرَ - فَلَمَّا اجْتَمَعُوا تَشَهَّدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ! يَا عَلِيُّ إِنِّي قَدْ نَظَرْتُ فِي أَمْرِ النَّاسِ فَلَمْ أَرَهُمْ يَعْدِلُونَ بِعُثْمَانَ، فَلَا تَجْعَلَنَّ عَلٰى نَفْسِكَ سَبِيلًا. فَقَالَ: أُبَايِعُكَ عَلٰى سُنَّةِ اللهِ وَرَسُولِهِ وَالْخَلِيفَتَيْنِ مِنْ بَعْدِهِ، فَبَايَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَبَايَعَهُ النَّاسُ: اَلْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ، وَأُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ وَالْمُسْلِمُونَ. [راجع: ١٣٩٢]

خواہشمند تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے دل میں ان کے متعلق کچھ کھٹک بھی تھی۔ پھر انھوں نے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلالاؤ، میں انھیں بلا لایا تو آپ ان سے سرگوشی کرتے رہے حتی کہ مؤذن نے صبح کی اذان دے دی اور دونوں جدا جدا ہو گئے۔ جب لوگوں نے صبح کی نماز ادا کی اور وہ منبر کے پاس جمع ہو گئے تو آپ نے وہاں موجود انصار ومہاجرین اور لشکروں کے قائدین کو بلایا۔ ان سب حضرات نے امسال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا تھا۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے تو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا: امابعد! اے علی! میں نے لوگوں کے خیالات معلوم کیے ہیں، میں نے دیکھا ہے کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مقدم سمجھتے ہیں اور ان کے برابر کسی کو خیال میں نہیں لاتے، اس لیے آپ اپنے دل میں کوئی میل پیدا نہ کریں۔ پھر فرمایا: اے عثمان! میں اللہ کے دین، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کے دو خلفاء کے طریق کے مطابق آپ کی بیعت کرتا ہوں، چنانچہ پہلے ان سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیعت کی، پھر سب لوگوں، یعنی مہاجرین وانصار، فوجوں کے قائدین اور دیگر اہل اسلام نے بیعت کی۔

(٤٤) بَابُ مَنْ بَايَعَ مَرَّتَيْنِ

باب: 44- جس نے دو مرتبہ بیعت کی

٧٢٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: بَايَعْنَا النَّبِيَّ ﷺ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لِي: «يَا سَلَمَةُ! أَلَا تُبَايِعُ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ بَايَعْتُ فِي الْأَوَّلِ، قَالَ: «وَفِي الثَّانِي». [راجع: ٢٩٦٠]

[7208] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے درخت کے نیچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ آپ نے مجھے فرمایا: ''اے سلمہ! کیا تم بیعت نہیں کرو گے؟'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے پہلے بیعت کر لی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''دوسری مرتبہ بھی کرلو۔''

(٤٥) بَابُ بَيْعَةِ الْأَعْرَابِ

باب: 45- دیہاتیوں کا بیعت کرنا

٧٢٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَهُ وَعْكٌ فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، فَخَرَجَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا، وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا». [راجع: ١٨٨٣]

[7209] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی، پھر اسے بخار ہوگیا تو اس نے کہا: میری بیعت مجھے واپس کر دیں، یعنی فسخ کر دیں۔ آپ ﷺ نے انکار کر دیا۔ وہ پھر آیا اور کہا: میری بیعت مجھے واپس کر دیں۔ آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی انکار کر دیا۔ آخر وہ خود ہی (مدینہ طیبہ سے) چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ طیبہ بھٹی کی طرح ہے، یہ میل کچیل دور کر دیتا ہے اور خالص کو رکھ لیتا ہے۔“

(٤٦) بَابُ بَيْعَةِ الصَّغِيرِ

باب: 46- نابالغ بچے کا بیعت کرنا

٧٢١٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ، وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! بَايِعْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هُوَ صَغِيرٌ» فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ، وَكَانَ يُضَحِّي بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنْ جَمِيعِ أَهْلِهِ. [راجع: ٢٥٠١]

[7210] حضرت عبداللہ بن ہشام ؓ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا تھا، ان کی والدہ حضرت زینب بنت حمید ؓ انھیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ اس سے بیعت لے لیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”وہ ابھی کمسن ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لیے دعا فرمائی۔ وہ اپنے تمام اہل خانہ کی طرف سے ایک ہی بکری ذبح کرتے تھے۔

(٤٧) بَابُ مَنْ بَايَعَ ثُمَّ اسْتَقَالَ الْبَيْعَةَ

باب: 47- بیعت کرنے کے بعد اس کے ختم کرنے کا مطالبہ کرنا

٧٢١١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ،

[7211] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے اسلام پر قائم رہنے کی بیعت کی۔ پھر اسے مدینہ طیبہ میں سخت بخار آ گیا تو وہ دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا:

فَأَتَى الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبُهَا». [راجع: ١٨٨٣]

اللہ کے رسول! میری بیعت ختم کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انکار کر دیا۔ وہ پھر آیا اور کہنے لگا: میری بیعت واپس لے لیں۔ آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی انکار کر دیا۔ پھر وہ آخر خود باہر نکل گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ بھٹی کی مانند ہے، میل کچیل کو دور کر دیتا ہے اور خالص مال کو رکھ لیتا ہے۔''

(٤٨) بَابُ مَنْ بَايَعَ رَجُلًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا

باب:43- جو کسی کی بیعت صرف دنیا کے لیے کرتا ہے

٧٢١٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِيلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَّا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَاهُ، إِنْ أَعْطَاهُ مَا يُرِيدُ وَفَّى لَهُ، وَإِلَّا لَمْ يَفِ لَهُ، وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَحَلَفَ بِاللهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ فَأَخَذَهَا وَلَمْ يُعْطَ بِهَا». [راجع: ٢٣٥٨]

[7212] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا اور نہ انھیں پاک کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہو گا۔ ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں زیادہ پانی ہو، اس سے مسافروں کو منع کرتا ہے۔ دوسرا وہ جو امام سے صرف دنیا کے لیے بیعت کرتا ہے، اگر وہ اسے کچھ دے تو وفاداری کرتا ہے اگر نہ دے تو بیعت توڑ دیتا ہے۔ تیسرا وہ شخص جو عصر کے بعد سامان فروخت کرتا ہے اور اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہے کہ اسے اس سامان کی اتنی اتنی رقم مل رہی تھی، خریدار اسے سچا سمجھ کر اس سے مال خرید لیتا ہے، حالانکہ اسے اس کی اتنی رقم نہیں مل رہی تھی۔''

(٤٩) بَابُ بَيْعَةِ النِّسَاءِ

باب:49- عورتوں سے بیعت لینا

رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس مضمون کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٧٢١٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

[7213] حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ: أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ - وَنَحْنُ فِي مَجْلِسٍ -: «تُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَّا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا، وَّلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللهِ، إِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ، فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذٰلِكَ». [راجع: ١٨]

انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا جبکہ ہم ایک مجلس میں موجود تھے: ''تم میری اس شرط پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، کسی پر ایسا کوئی بہتان نہیں لگاؤ گے جو تم نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں سے گھڑا ہوگا اور اچھے کاموں میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ تم میں سے جس کسی نے اس عہد کو پورا کیا اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے اور جس نے ان کاموں میں سے کسی کا ارتکاب کیا اور اسے دنیا میں اس کی سزا مل گئی تو یہ اس کے لیے کفارہ ہو گا۔ اور جس نے ان میں سے کوئی برا کام کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈالا تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو اسے معاف کر دے'' چنانچہ ہم نے آپ ﷺ کی اس شرط پر بیعت کی۔

٧٢١٤ - **حَدَّثَنَا** مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ [رَضِيَ اللهُ عَنْهَا] قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُبَايِعُ النِّسَاءَ بِالْكَلَامِ بِهٰذِهِ الْآيَةِ ﴿لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا﴾ قَالَتْ: وَمَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ إِلَّا امْرَأَةً يَّمْلِكُهَا. [راجع: ٢٧١٣]

[7214] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ عورتوں سے زبانی طور پر اس آیت کے احکام کی بیعت لیتے تھے: ''وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی۔'' نیز انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ نے کبھی کسی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا سوائے اس عورت کے جس کے آپ مالک تھے۔

٧٢١٥ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: بَايَعْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَرَأَ عَلَيْنَا ﴿أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا﴾ وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ، فَقَبَضَتِ امْرَأَةٌ مِّنَّا يَدَهَا فَقَالَتْ: فُلَانَةُ أَسْعَدَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَجْزِيَهَا، فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، فَذَهَبَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ فَمَا وَفَتِ امْرَأَةٌ إِلَّا أُمُّ سُلَيْمٍ وَّأُمُّ الْعَلَاءِ وَابْنَةُ

[7215] حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے نبی ﷺ کی بیعت کی تو آپ نے ہم پر یہ آیت پڑھی: ''وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی۔'' اور آپ نے ہمیں نوحہ کرنے سے منع فرمایا تو ہم میں سے ایک عورت نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا اور کہا: فلاں عورت نے (نوحہ کرنے میں) میری مدد کی تھی اور میں اسے اس کا بدلہ دینا چاہتی ہوں۔ اس پر آپ ﷺ نے کچھ نہ کہا تو وہ

أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةُ مُعَاذٍ، أَوِ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةُ مُعَاذٍ. [راجع: ١٣٠٦]

گئی، پھر واپس آئی۔ (میرے ساتھ بیعت کرنے والی عورتوں میں سے) کسی عورت نے اس بیعت کو پورا نہ کیا سوائے ام سلیم، ام علاء، معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی بنت ابو سبرہ یا ابو سبرہ کی بیٹی اور معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی کے۔

(٥٠) بَابُ مَنْ نَكَثَ بَيْعَةً

باب: 50- جس نے بیعت توڑ ڈالی

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ ٱللَّهَ﴾ الْآيَةَ. [الفتح: ١٠]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں درحقیقت وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔''

٧٢١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ: سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: بَايِعْنِي عَلَى الْإِسْلَامِ، فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ، ثُمَّ جَاءَ الْغَدَ مَحْمُومًا فَقَالَ: أَقِلْنِي، فَأَبَى، فَلَمَّا وَلَّى قَالَ: «الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا، وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا». [راجع: ١٨٨٣]

[7216] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دیہاتی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: آپ مجھے اسلام پر بیعت کر لیں، آپ نے اسے اسلام پر بیعت کر لیا۔ دوسرے دن بخار کی حالت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: میری بیعت واپس کر لیں۔ آپ ﷺ نے انکار فرمایا۔ جب وہ واپس ہوا تو آپ نے فرمایا: ''مدینہ طیبہ بھٹی کی طرح ہے جو گندگی اور ناپاکی کو دور کر دیتا ہے، خالص اور پاکیزہ کو رکھ لیتا ہے۔''

(٥١) بَابُ الْاِسْتِخْلَافِ

باب: 51- خلیفہ مقرر کرنا

٧٢١٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: وَارَأْسَاهْ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ، وَأَدْعُو لَكِ»، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَاثُكْلِيَاهْ. وَاللهِ إِنِّي لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي، وَلَوْ كَانَ ذَٰلِكَ لَظَلَلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ.

[7217] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے ایک مرتبہ کہا: ہائے سر پھٹا جا رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم مر جاؤ اور میں زندہ رہا تو میں تمھارے لیے مغفرت مانگوں گا اور دعائے خیر کروں گا۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: افسوس! آپ تو میری موت کے طالب ہیں اور اگر ایسا ہو گیا تو آپ دن کے آخری حصے میں ضرور کسی دوسری عورت سے شادی کر لیں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایسا نہیں بلکہ میں تو اپنے سر درد کا اظہار کرتا ہوں۔ میرا

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهْ، لَقَدْ هَمَمْتُ - أَوْ أَرَدْتُ - أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَّابْنِهِ فَأَعْهَدَ؛ أَنْ يَّقُولَ الْقَائِلُونَ، أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ، ثُمَّ قُلْتُ: يَأْبَى اللهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ، أَوْ يَدْفَعُ اللهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ».

[راجع: ٥٦٦٦]

ارادہ ہوا تھا کہ میں ابوبکر اور اس کے بیٹے کو بلاؤں اور انھیں خلیفہ بنا دوں تاکہ کسی دعویٰ کرنے والے یا اس کی خواہش رکھنے والے کے لیے کوئی گنجائش باقی نہ رہے لیکن پھر میں نے سوچا کہ اللہ خود کسی دوسرے کی خلافت کا انکار کرے گا اور مسلمان بھی اسے دفع کریں گے...... یا فرمایا...... اللہ دفع کرے گا اور مسلمان کسی اور کو خلیفہ نہیں بننے دیں گے۔"

٧٢١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا] قَالَ: قِيلَ لِعُمَرَ: أَلَا تَسْتَخْلِفُ؟ قَالَ: إِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّي: أَبُو بَكْرٍ، وَإِنْ أَتْرُكْ فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّي: رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَثْنَوْا عَلَيْهِ. فَقَالَ: رَاغِبٌ وَّرَاهِبٌ وَّدِدْتُ أَنِّي نَجَوْتُ مِنْهَا كَفَافًا لَّا لِيَ وَلَا عَلَيَّ، لَا أَتَحَمَّلُهَا حَيًّا وَّمَيِّتًا.

[7218] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ کسی کو خلیفہ کیوں نہیں نامزد کر دیتے؟ انھوں نے فرمایا: اگر میں کسی کو خلیفہ نامزد کرتا ہوں تو اس شخص نے خلیفہ نامزد کیا تھا جو مجھ سے بہتر تھے، یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ اور اگر میں اسے مسلمانوں کی رائے پر چھوڑتا ہوں تو اس بزرگ نے اسے مسلمانوں کی صوابدید پر چھوڑ دیا تھا جو مجھ سے بہت بہتر تھے، یعنی رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی۔ لوگوں نے اس موقف پر ان کی تعریف کی تو انھوں نے فرمایا: کوئی تو میری دل سے تعریف کرتا ہے اور کوئی ڈرتے ہوئے ایسا کرتا ہے۔ اب میں تو یہی غنیمت سمجھتا ہوں کہ خلافت کی ذمہ داریوں سے برابر برابر نجات پا جاؤں، نہ مجھے اس کا کوئی ثواب ملے اور نہ مجھ سے اس کے متعلق کوئی باز پرس ہی ہو، میں نے خلافت کا بوجھ زندگی بھر اٹھایا لیکن مرتے وقت اس بار کو نہیں اٹھاؤں گا۔

٧٢١٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ الْآخِرَةَ حِينَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذٰلِكَ الْغَدَ، مِنْ يَّوْمِ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ، فَتَشَهَّدَ وَأَبُو بَكْرٍ صَامِتٌ لَّا يَتَكَلَّمُ، قَالَ: كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَّعِيشَ

[7219] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عمر کا دوسرا خطبہ سنا جب آپ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ واقعہ نبی ﷺ کی وفات سے دوسرے دن کا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش تھے اور کوئی بات نہ کرتے تھے۔ پھر حضرت عمر نے کہا: مجھے امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ زندہ رہیں گے اور ہمارے کاموں

رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى يَدْبُرَنَا - يُرِيدُ بِذٰلِكَ أَنْ يَّكُونَ آخِرَهُمْ - فَإِنْ يَّكُ مُحَمَّدٌ ﷺ قَدْ مَاتَ فَإِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَدْ جَعَلَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ نُورًا تَهْتَدُونَ بِهِ بِمَا هَدَى اللهُ مُحَمَّدًا ﷺ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثَانِي اثْنَيْنِ فَإِنَّهُ أَوْلَى الْمُسْلِمِينَ بِأُمُورِكُمْ، فَقُومُوا فَبَايِعُوهُ، وَكَانَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ قَدْ بَايَعُوهُ قَبْلَ ذٰلِكَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، وَكَانَتْ بَيْعَةُ الْعَامَّةِ عَلَى الْمِنْبَرِ.

کی تدبیر وانتظام کرتے رہیں گے۔ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ حضرت محمد ﷺ ان سب سے آخر میں وفات پائیں گے۔ اگر محمد ﷺ وفات پا چکے ہیں تو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمھارے سامنے نور (قرآن) کو باقی رکھا ہے جس کے ذریعے سے تم ہدایت حاصل کرتے رہو گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے سے حضرت محمد ﷺ کی رہنمائی فرمائی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے ساتھی اور دو میں سے دوسرے ہیں۔ وہ مسلمانوں میں بہترین شخص ہیں جو تمھارے امور سرانجام دیں، لہٰذا اٹھو اور ان کی بیعت کرو۔ ان میں سے ایک جماعت پہلے ہی سقیفہ بنو ساعدہ میں آپ کی بیعت کر چکی تھی، پھر عام لوگوں نے منبر نبوی پر بیعت کی۔

قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ لِأَبِي بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ: اصْعَدِ الْمِنْبَرَ، فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتّٰى صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَبَايَعَهُ النَّاسُ عَامَّةً. [انظر: ٧٢٦٩]

زہری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا، انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس دن کہہ رہے تھے: آپ منبر پر تشریف لائیں۔ وہ ان سے مسلسل کہتے رہے حتی کہ وہ تشریف لے آئے اور سب لوگوں نے آپ سے بیعت کر لی۔

فائدہ: سقیفہ بنو ساعدہ ایک پنچایت گھر تھا، جس میں خاص لوگوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیعت کی تھی۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجتماع عام میں اعلان کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی رسول اللہ ﷺ کے بعد خلافت کے لیے موزوں اور اس کے سزاوار ہیں۔ اس سے آپ نے حاضرین کو ان سے بیعت کرنے کی ترغیب دلائی۔ پھر عام لوگوں نے ان کی بیعت کی۔ یہ بیعت ثانیہ تھی جو پہلی بیعت سے عام اور زیادہ مشہور ہے۔

٧٢٢٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُّحَمَّدِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ امْرَأَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ، إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ؟ - كَأَنَّهَا تُرِيدُ الْمَوْتَ - قَالَ: «إِنْ

[7220] حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس ایک خاتون آئی اور کسی معاملے کے متعلق آپ سے گفتگو کی۔ آپ ﷺ نے اس سے کہا کہ وہ دوبارہ آئے، اس نے کہا: اللہ کے رسول! اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو کیا کروں؟ اس کا اشارہ آپ کی وفات کی طرف تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر مجھے

لَّمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ». [راجع: ٣٦٥٩]

نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس چلی آنا۔"

٧٢٢١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ لِوَفْدِ بُزَاخَةَ: تَتْبَعُونَ أَذْنَابَ الْإِبِلِ حَتَّى يُرِيَ اللهُ خَلِيفَةَ نَبِيِّهِ ﷺ وَالْمُهَاجِرِينَ أَمْرًا يَعْذِرُونَكُمْ بِهِ.

[7221] حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر ؓ نے بزاخہ کے وفد سے فرمایا تھا: تم لوگ اونٹوں کی دموں کے پیچھے پیچھے جنگلوں میں گھومتے رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کے خلیفہ اور مہاجرین کو کوئی بات دکھا دے جس کی وجہ سے وہ تمھارا قصور معاف کر دیں۔

بَابٌ:

باب: - بلاعنوان

٧٢٢٢، ٧٢٢٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَكُونُ اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا» - فَقَالَ كَلِمَةً لَّمْ أَسْمَعْهَا - فَقَالَ أَبِي: إِنَّهُ قَالَ: «كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ».

[7223,7222] حضرت جابر بن سمرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "میری امت میں بارہ امیر ہوں گے۔" پھر آپ نے کوئی ایسی بات کہی جو میں نہ سن سکا۔ بعد میں میرے والد گرامی نے بتایا کہ آپ نے فرمایا تھا: "وہ سب کے سب قریش کے خاندان سے ہوں گے۔"

فائدہ: ان خلفاء کی تعیین کے متعلق بہت اختلاف ہے، اس لیے ہم نے دانستہ اس سے پہلوتہی کی ہے، البتہ شیعہ حضرات کہتے ہیں کہ ان سے مراد ان کے مزعومہ بارہ امام ہیں جو حضرت علی ؓ سے شروع ہو کر محمد بن حسن مہدی پر ختم ہوتے ہیں لیکن یہ اس لیے غلط ہے کہ ان کے دور حکومت میں اسلام کو کوئی شان و شوکت نہیں ملی بلکہ ان میں سے اکثر اپنی جان بچانے کے لیے چھپے رہے، ہمارے نزدیک شیعہ کا یہ موقف مبنی بر حقیقت نہیں۔ واللہ أعلم.

(٥٢) بَابُ إِخْرَاجِ الْخُصُومِ وَأَهْلِ الرِّيَبِ مِنَ الْبُيُوتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ

باب: 52- فسق و فجور اور لڑائی جھگڑا کرنے والوں کو معلوم ہونے کے بعد گھروں سے نکالنا

وَقَدْ أَخْرَجَ عُمَرُ أُخْتَ أَبِي بَكْرٍ حِينَ نَاحَتْ.

حضرت عمر ؓ نے سیدنا ابوبکر ؓ کی بہن کو اس وقت گھر سے نکال دیا جب وہ نوحہ کر رہی تھیں۔

٧٢٢٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

[7224] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ يُحْتَطَبُ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ».

میری جان ہے! میرا ارادہ ہوا کہ میں ایندھن جمع کرنے کا حکم دوں، پھر نماز کے لیے اذان دینے کا کہوں، پھر کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں، پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں (جو جماعت میں شریک نہیں ہوتے) اور انھیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم میں سے کسی کو اگر امید ہو کہ وہاں مسجد میں سے موٹی ہڈی یا اچھے پائے ملیں گے تو وہ ضرور عشاء میں بھی حاضر ہو۔“

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: قَالَ يُونُسُ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: مِرْمَاةٌ: بَيْنَ ظِلْفِ الشَّاةِ مِنَ اللَّحْمِ، مِثْلُ مِنْسَاةٍ وَمِيضَاةٍ، اَلْمِيمُ مَخْفُوضَةٌ. [راجع: ٦٤٤]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا: بکری کے کھر کے درمیان گوشت کو مِرْمَاةٍ کہتے ہیں۔ یہ مِنْسَاةٍ اور مِيضَاةٍ کی طرح میم کی زیر کے ساتھ ہے۔

(٥٣) بَابٌ: هَلْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَمْنَعَ الْمُجْرِمِينَ وَأَهْلَ الْمَعْصِيَةِ مِنَ الْكَلَامِ مَعَهُ وَالزِّيَارَةِ وَنَحْوِهِ؟

باب: 53- کیا حاکم وقت کے لیے جائز ہے کہ وہ مجرموں اور اہل معصیت کا سوشل بائیکاٹ کر دے؟

٧٢٢٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِّنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا تَخَلَّفَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ - فَذَكَرَ حَدِيثَهُ - وَنَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا، فَلَبِثْنَا عَلَى ذٰلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً، وَآذَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيْنَا. [راجع: ٢٧٥٧]

[7225] حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے، جس وقت حضرت کعب رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے تو ان کے بیٹوں میں سے یہی ان کے قائد تھے، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: جب وہ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جانے سے پیچھے رہ گئے...... پھر انھوں نے اپنا پورا واقعہ بیان کیا...... اور رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو ہمارے ساتھ گفتگو کرنے سے روک دیا تو ہم پچاس راتیں اسی حالت میں رہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول کر لی ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

94- كِتَابُ التَّمَنِّي

تمناؤں اور آرزوؤں کا بیان

(١) بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّمَنِّي، وَمَنْ تَمَنَّى الشَّهَادَةَ

باب:1-تمنا کا بیان اور جس نے شہادت کی آرزو کی

٧٢٢٦ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا يَكْرَهُونَ أَنْ يَتَخَلَّفُوا بَعْدِي، وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ مَا تَخَلَّفْتُ، لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ». [راجع: ٣٦]

[7226] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر یہ نہ ہوتا کہ لوگ میرے بعد مجھ سے پیچھے رہنا ناپسند کریں گے جبکہ میرے پاس انھیں مہیا کرنے کے لیے سواریاں نہیں ہیں تو میں کسی لشکر سے پیچھے نہ رہتا۔ میری تو خواہش ہے کہ اللہ کے راستے میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں۔“

٧٢٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! وَدِدْتُ أَنِّي أُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ [ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا]».

[7227] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میری آرزو ہے کہ میں اللہ کے راستے میں جنگ کروں اور قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں۔“

فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُهُنَّ ثَلَاثًا، أَشْهَدُ بِاللهِ. [راجع: ٣٦]

(راویٔ حدیث کہتے ہیں کہ) میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے تھے۔

(٢) بَابُ تَمَنِّي الْخَيْرِ، وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَوْ كَانَ لِي أُحُدٌ ذَهَبًا»

باب:2- نیک کام کی خواہش کرنا، نیز نبی ﷺ کے فرمان: ''اگر! میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہوتا'' کا بیان

٧٢٢٨ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْ كَانَ عِنْدِي أُحُدٌ ذَهَبًا لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا يَأْتِيَ عَلَيَّ ثَلَاثٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ، لَيْسَ شَيْءٌ أَرْصُدُهُ فِي دَيْنٍ عَلَيَّ، أَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهُ». [راجع: ٢٣٨٩]

[7228] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہوتا تو میں پسند کرتا کہ اگر لینے والے مل جائیں تو تین دن گزرنے سے پہلے ہی میرے پاس اس میں سے ایک دینار بھی نہ بچے، سوائے اس کے جسے میں اپنے قرض کی ادائیگی کے لیے روک لوں۔''

(٣) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ»

باب:3- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''اگر مجھے پہلے معلوم ہو جاتا جو بعد میں معلوم ہوا'' کا بیان

٧٢٢٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ: أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ، وَلَحَلَلْتُ مَعَ النَّاسِ حِينَ حَلُّوا». [راجع: ٢٩٤]

[7229] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر مجھے پہلے معلوم ہو جاتا جو بعد میں معلوم ہوا تو اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا اور جس وقت لوگوں نے احرام کھولا میں بھی ان کے ساتھ ضرور احرام کھول دیتا۔''

٧٢٣٠ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَبَّيْنَا بِالْحَجِّ، وَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِأَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا

[7230] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے اور ہم نے حج کے لیے احرام باندھا اور تلبیہ کہا۔ جب ہم چار ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ پہنچے تو نبی ﷺ نے ہمیں بیت اللہ کے طواف اور صفا مروہ کی سعی کا حکم دیا، نیز یہ (بھی فرمایا) کہ ہم حج کو عمرہ

وَالْمَرْوَةِ، وَأَنْ نَّجْعَلَهَا عُمْرَةً، وَلْنَحِلَّ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ. قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ مَعَ أَحَدٍ مِّنَّا هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ ﷺ وَطَلْحَةَ، وَجَاءَ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالُوا: أَنَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى، وَّذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ، وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَحَلَلْتُ». قَالَ: وَلَقِيَهُ سُرَاقَةُ وَهُوَ يَرْمِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَنَا هٰذِهِ خَاصَّةً؟ قَالَ: «لَا بَلْ لِأَبَدٍ».

بنا لیں اور اس کے بعد احرام کھول دیں سوائے ان لوگوں کے جن کے پاس قربانی ہے۔ نبی ﷺ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کے پاس قربانی کا جانور نہیں تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے تھے اور ان کے ساتھ بھی قربانی کے جانور تھے۔ انھوں نے احرام باندھتے وقت یہ کہا تھا: میرا احرام وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ کا ہے۔ لوگوں نے کہا: کیا ہم منیٰ کی طرف اس حالت میں جائیں گے کہ ہم سے منی ٹپک رہی ہوگی؟ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بات مجھے اب معلوم ہوئی ہے اگر پہلے معلوم ہو جاتی تو میں اپنے ساتھ قربانی نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ قربانی نہ ہوتی تو یقیناً میں بھی حلال ہو جاتا۔'' اس دوران میں حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے ملے جبکہ وہ جمرۂ عقبہ کو پتھر مار رہے تھے، انھوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا یہ ہمارے لیے خاص ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ یہ ہمیشہ کے لیے ہے۔''

قَالَ: وَكَانَتْ عَائِشَةُ قَدِمَتْ مَعَهُ مَكَّةَ وَهِيَ حَائِضٌ، فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَنْسُكَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَا تَطُوفُ وَلَا تُصَلِّي حَتّٰى تَطْهُرَ، فَلَمَّا نَزَلُوا الْبَطْحَاءَ قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتَنْطَلِقُونَ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ، وَأَنْطَلِقُ بِحَجَّةٍ؟ قَالَ: ثُمَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنْ يَّنْطَلِقَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ، فَاعْتَمَرَتْ عُمْرَةً فِي ذِي الْحَجَّةِ بَعْدَ أَيَّامِ الْحَجِّ. [راجع: ١٥٥٧]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب مکہ مکرمہ آئیں تو وہ حیض کی حالت میں تھیں۔ نبی ﷺ نے انھیں فرمایا کہ وہ حج کے تمام ارکان ادا کریں لیکن بیت اللہ کا طواف نہ کریں اور نہ نماز ہی پڑھیں حتی کہ پاک ہو جائیں۔ جب لوگ بطحاء میں آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ لوگ تو حج اور عمرہ کر کے واپس جائیں گے اور میں صرف حج کر کے لوٹ رہی ہوں؟ آپ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تنعیم جائیں، چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایام حج کے بعد ذوالحجہ میں عمرہ کیا۔

فائدہ: دورِ جاہلیت کا یہ دستور تھا کہ وہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کو بہت بڑا گناہ خیال کرتے تھے، اسی اصول کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ اور دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے مدینہ طیبہ سے حج کا احرام باندھا، مکہ پہنچ کر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ حج کے احرام کو عمرہ کے احرام میں بدل لیں اور عمرہ کر کے احرام کھول دیں۔

(٤) بَابُ قَوْلِهِ ﷺ: «لَيْتَ كَذَا وَكَذَا»

٧٢٣١ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: أَرِقَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: «لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِّنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ»، إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ، قَالَ: «مَنْ هٰذَا؟» قِيلَ: سَعْدٌ يَّا رَسُولَ اللهِ، جِئْتُ أَحْرُسُكَ، فَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى سَمِعْنَا غَطِيطَهُ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ بِلَالٌ:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَّجَلِيلُ

فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ. [راجع: ٢٨٨٥]

باب:4- آپ ﷺ کا ارشاد گرامی: ''کاش! ایسا اور ایسا ہوتا'' کا بیان

[7231] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کو ایک رات نیند نہ آئی تو آپ نے فرمایا: ''کاش! میرے صحابہ میں سے کوئی نیک آدمی آج رات میرے ہاں پہرہ دے۔'' اس دوران میں اچانک ہم نے ہتھیاروں کی چھنکار سنی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کون صاحب ہیں؟'' کہا گیا: اللہ کے رسول! میں سعد بن ابی وقاص ہوں۔ آپ کی حفاظت کے لیے حاضر ہوا ہوں، پھر نبی ﷺ سو گئے حتی کہ ہم نے آپ کے خراٹے بھرنے کی آواز سنی۔

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: بلال ؓ (جب نئے نئے مدینہ طیبہ آئے تو بخار کی حالت میں انھوں) نے کہا: کاش! میں ایسے میدان میں رات گزاروں جہاں میرے ارد گرد اذخر اور جلیل نامی گھاس ہو۔ (حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں:) میں نے نبی ﷺ کو اس امر کی خبر دی۔

(٥) بَابُ تَمَنِّي الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ

٧٢٣٢ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَحَاسُدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، يَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ. وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا

باب:5- قرآن مجید اور علم کی آرزو کرنا

[7232] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رشک صرف دو شخصوں پر ہو سکتا ہے: ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہے، وہ اسے دن رات پڑھتا ہے، (سننے والا) کہتا ہے: کاش! مجھے بھی اس طرح دیا جاتا جیسے اس کو دیا گیا ہے تو میں بھی اس طرح کرتا جس طرح یہ کرتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت دیا ہو اور وہ اسے اللہ کے راستے میں خرچ

أُوتِيَ هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ».

کرتا ہو (اسے دیکھنے والا) کہتا ہے: کاش! مجھے بھی یہ مال دیا جاتا جس طرح اس کو دیا گیا ہے تو میں بھی اسی طرح خرچ کرتا جس طرح یہ خرچ کرتا ہے۔"

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بِهٰذَا. [راجع: ٥٠٢٦]

قتیبہ نے بھی جریر سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

(٦) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَنِّي

باب:6-کون سی آرزو ممنوع ہے

﴿وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهِۦ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا﴾ [النساء: ٣٢].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر جو فضیلت دی ہے تم اس کی تمنا نہ کرو ...... بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔"

وضاحت: ایسی تمنائیں منع ہیں جو حسد اور باہمی بغض و عداوت کو دعوت دیں یا فطرتِ انسانی سے ٹکراتی ہوں، مثلاً: اللہ تعالیٰ نے کسی کو کوئی خوبی دے رکھی ہے اور کسی کو کوئی دوسری، ایک مال دار ہے دوسرا غریب ہے، کوئی حسین ہے کوئی بدصورت تو ان صفات کے اختلاف کی بنا پر حسد، ہوس اور بغض نہیں رکھنا چاہیے۔

٧٢٣٣ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ» لَتَمَنَّيْتُ. [راجع: ٥٦٧١]

[7233] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اگر میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا: "موت کی تمنا نہ کرو" تو میں ضرور موت کی آرزو کرتا۔

٧٢٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: أَتَيْنَا خَبَّابَ بْنَ الْأَرَتِّ نَعُودُهُ، وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعًا، فَقَالَ: لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَّدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ. [راجع: ٥٦٧٢]

[7234] حضرت قیس سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی تیمارداری کے لیے حاضر ہوئے جبکہ انھوں نے سات داغ لگوائے تھے، انھوں نے فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موت کی تمنا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں ضرور موت کی دعا کرتا۔

٧٢٣٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ،

[7235] حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت ابوعبید سعد بن عبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ - اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ - أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ، إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزْدَادُ، وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ». [راجع: ٣٩]

فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر وہ نیکوکار ہے تو ممکن ہے کہ اسے نیکیوں کی مزید توفیق مل جائے اور اگر بدکار ہے تو شاید اسے توبہ نصیب ہو جائے۔''

(٧) بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا

باب: 7- کسی آدمی کا یوں کہنا: اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہوتے

٧٢٣٦ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ يَقُولُ:

«لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّ الْأُلَى - وَرُبَّمَا قَالَ: إِنَّ الْمَلَا - قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا، إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا أَبَيْنَا» يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ. [راجع: ٢٨٣٦]

[7236] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: غزوۂ خندق کے دن خود نبی ﷺ ہمارے ساتھ مٹی اٹھا رہے تھے۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ مٹی نے آپ کے پیٹ کی سفیدی کو چھپا رکھا تھا۔ آپ فرماتے تھے:

''اے اللہ! اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے نہ صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے، لہٰذا تو ہم پر دلجمعی نازل فرما۔ ان (دشمنوں) کی جماعت نے ہم پر ظلم ڈھایا ہے۔ جب یہ فتنہ چاہتے ہیں تو ہم ان کا انکار کرتے ہیں، ان کی بات نہیں مانتے۔'' اس کے ساتھ آپ اپنی آواز بلند کر دیتے تھے۔

(٨) بَابُ كَرَاهِيَةِ تَمَنِّي لِقَاءِ الْعَدُوِّ

باب: 8- دشمن سے مڈبھیڑ ہونے کی آرزو کرنا منع ہے

وَرَوَاهُ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس مضمون کو اعرج نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٧٢٣٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ، قَالَ: كَتَبَ

[7237] حضرت سالم ابو نضر مولیٰ عمر بن عبیداللہ سے روایت ہے جو اپنے آقا کے کاتب تھے، انھوں نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ نے انھیں خط لکھا جسے میں نے خود پڑھا، اس میں یہ مضمون تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے

إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفٰى فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَسَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ». [راجع: ٢٨١٨]

فرمایا: ''دشمن سے مقابلے کی تمنا نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو۔''

(٩) بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ اللَّوْ

باب: 9- لفظ ''اگر مگر'' کے جواز کا بیان

وَقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً﴾ [هود: ٨٠].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''(حضرت لوط علیہ السلام نے کہا:) کاش! میرے پاس تمھارا مقابلہ کرنے کی کچھ طاقت ہوتی۔''

وضاحت: بعض روایات میں ''اگر مگر'' کے الفاظ استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ثابت کیا ہے کہ ممانعت کا یہ حکم مطلق نہیں بلکہ اللہ کی مشیت سے غافل اور اپنی قوت وتدبیر پر فخر کرتے ہوئے اگر مگر کہنا منع ہے۔ آیت کے الفاظ حضرت لوط علیہ السلام نے اس وقت کہے تھے جب ان کی قوم فرشتوں سے بدتمیزی اور گستاخی پر اتر آئی تھی۔

٧٢٣٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ: أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا امْرَأَةً بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ»؟ قَالَ: لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ. [راجع: ٥٣١٠]

[7238] حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دو لعان کرنے والوں کا ذکر کیا تو حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا یہ وہی عورت تھی جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''اگر میں کسی عورت کو بغیر گواہ رجم کرتا تو اسے کرتا۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: نہیں، وہ ایک اور عورت تھی جو کھلے عام فحش کاری کرتی تھی۔

٧٢٣٩ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ: أَعْتَمَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْعِشَاءِ فَخَرَجَ عُمَرُ فَقَالَ: الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللهِ! رَقَدَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ، فَخَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ يَقُولُ: «لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي - أَوْ عَلَى النَّاسِ، وَقَالَ سُفْيَانُ أَيْضًا: عَلٰى أُمَّتِي - لَأَمَرْتُهُمْ بِالصَّلَاةِ هٰذِهِ السَّاعَةَ».

[7239] حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک رات ایسا ہوا کہ نبی ﷺ نے نماز عشاء میں دیر کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور کہا: اللہ کے رسول! نماز پڑھائیں، اب تو عورتیں اور بچے سونے لگے ہیں۔ اس وقت آپ حجرے سے برآمد ہوئے اور آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا، فرمانے لگے: ''اگر میری امت پر ...... یا فرمایا: لوگوں پر...... مشکل نہ ہوتی تو میں اس وقت انھیں یہ نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔''

وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ

ایک روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

عَبَّاسٍ: أَخَّرَ النَّبِيُّ ﷺ هٰذِهِ الصَّلَاةَ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ. فَخَرَجَ وَهُوَ يَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شِقِّهِ يَقُولُ: «إِنَّهُ لَلْوَقْتُ، لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي».

کہ نبی ﷺ نے نماز عشاء میں دیر کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔ (یہ سن کر) آپ باہر تشریف لائے جبکہ آپ اپنی ایک جانب سے پانی صاف کر رہے تھے اور فرما رہے تھے: ''اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ سمجھتا تو اس نماز کا عمدہ وقت یہی ہے۔''

وَقَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ لَّيْسَ فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ، أَمَّا عَمْرٌو فَقَالَ: رَأْسُهُ يَقْطُرُ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: يَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شِقِّهِ.

عمرو بن دینار نے کہا: ہم سے عطاء نے بیان کیا، اس میں ابن عباس کا ذکر نہیں، بہر حال عمرو نے کہا: آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا لیکن ابن جریج نے کہا: آپ اپنی ایک جانب سے پانی صاف کر رہے تھے۔

وَقَالَ عَمْرٌو: «لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي».

عمرو نے کہا کہ آپ نے فرمایا: ''اگر میری امت پر مشکل نہ ہوتا۔''

وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: «إِنَّهُ لَلْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي».

ابن جریج نے کہا کہ آپ نے فرمایا: ''اگر میری امت پر مشکل نہ ہوتا تو اس نماز کا افضل وقت یہی ہے۔''

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٥٧١]

ابراہیم بن منذر نے کہا: ہم سے معن نے بیان کیا محمد بن مسلم سے، انھوں نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے عطاء بن ابی رباح سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو بیان کیا۔

٧٢٤٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ». [راجع: ٨٨٧]

[7240] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میری امت پر مشکل نہ ہوتا تو میں ان پر مسواک کرنا واجب قرار دے دیتا۔''

٧٢٤١ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَاصَلَ النَّبِيُّ ﷺ آخِرَ الشَّهْرِ وَوَاصَلَ أُنَاسٌ مِّنَ النَّاسِ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ

[7241] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے رمضان کے آخری دنوں میں وصال کے روزے رکھے تو کچھ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی روزوں میں وصال کیا۔ نبی ﷺ کو جب اطلاع پہنچی تو آپ نے

ﷺ فَقَالَ: «لَوْ مُدَّ بِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ، إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي».

فرمایا: ''اگر اس مہینے کے دن مزید بڑھ جاتے تو میں اتنے دنوں تک وصال کے روزے رکھتا کہ ہوس کرنے والے اپنی ہوس چھوڑ دیتے۔ میں تم لوگوں جیسا نہیں ہوں۔ میں اس طرح دن گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔''

تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ١٩٦١]

سلیمان بن مغیرہ نے حضرت ثابت سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کرنے میں حضرت حمید کی متابعت کی ہے۔

٧٢٤٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا: فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: «أَيُّكُمْ مِثْلِي؟ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ». فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ: «لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ»، كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ. [راجع: ١٩٦٥]

[7242] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا تو کچھ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: آپ تو خود وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے مجھ جیسا کون ہے؟ میں تو اس حالت میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔'' لیکن جب لوگ نہ مانے تو آپ نے ایک دن کے ساتھ دوسرا ملا کر روزہ رکھا، پھر انھوں نے چاند دیکھ لیا تو آپ نے فرمایا: ''اگر (چاند) مؤخر ہوتا تو میں مزید وصال کے روزے رکھتا۔'' گویا آپ نے انھیں تنبیہ کرنے کے لیے ایسا فرمایا۔

فائدہ: صوم وصال یہ ہے کہ سحری کھائے پیے بغیر روزہ رکھنا اور اسے مسلسل جاری رکھنا۔ رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو وہ قوت میسر کرتا تھا جو عام لوگوں کو کھانے پینے سے حاصل نہیں ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ نے عام لوگوں کو وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

٧٢٤٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْجَدْرِ، أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قُلْتُ: فَمَا بَالُهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ: «إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ»، قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا؟

[7243] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے حطیم کعبہ کے متعلق پوچھا: کیا وہ بھی خانہ کعبہ کا حصہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے کہا: پھر ان لوگوں نے اسے بیت اللہ میں داخل کیوں نہیں کیا؟ آپ نے فرمایا: ''تمھاری قوم کے پاس خرچ کم ہو گیا تھا۔'' میں نے پوچھا: اس کا دروازہ اونچائی پر کیوں ہے؟

قَالَ: «فَعَلَ ذَاكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاؤُا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاؤُا، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ، فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ، وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ فِي الْأَرْضِ». [راجع: ١٢٦]

آپ نے فرمایا: ''تمھاری قوم نے اس لیے ایسا کیا ہے تاکہ جسے چاہیں کعبہ میں داخل کریں اور جسے چاہیں منع کر دیں۔ اگر تمھاری قوم زمانۂ جاہلیت کے قریب نہ ہوتی اور مجھے ان کے دلوں کے انکار کا خطرہ نہ ہوتا تو میں حطیم کو بیت اللہ میں داخل کر دیتا اور اس کا دروازہ بھی زمین کے برابر کر دیتا۔''

٧٢٤٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا - أَوْ شِعْبًا - لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ». [راجع: ٣٧٧٩]

[7244] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد بننا پسند کرتا۔ اگر لوگ کسی وادی میں چلیں اور انصار ایک دوسری وادی میں چلیں تو میں انصار کی وادی میں چلنا پسند کروں گا۔''

٧٢٤٥ - حَدَّثَنَا مُوسٰى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَّسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا».

[7245] حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اور اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔''

تَابَعَهُ أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الشِّعْبِ. [راجع: ٤٣٣٠]

اس روایت کو بیان کرنے میں ابو تیاح نے عباد بن تمیم کی متابعت کی ہے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ''شعب'' (گھاٹی) کا لفظ بیان کیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

95- كِتَابُ أَخْبَارِ الْآحَادِ

خبر واحد کا بیان

(١) بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجَازَةِ خَبَرِ الْوَاحِدِ الصَّدُوقِ فِي الْأَذَانِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْفَرَائِضِ وَالْأَحْكَامِ

باب: 1- اذان، نماز، روزہ اور دیگر فرائض و احکام میں ایک سچے آدمی کی خبر پر عمل کا جائز ہونا

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ﴾ اَلْآيَةَ [التوبة: ١٢٢] وَيُسَمَّى الرَّجُلُ طَائِفَةً لِقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱقْتَتَلُوا۟﴾ [الحجرات: ٩] فَلَوِ اقْتَتَلَ رَجُلَانِ دَخَلَا فِي مَعْنَى الْآيَةِ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ان کے ہر گروہ میں سے کچھ لوگ کیوں نہیں نکلے (تا کہ وہ دین میں سمجھ حاصل کریں.....'') ایک شخص کو بھی طائفہ کہہ سکتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر مسلمانوں کے دو طائفے (گروہ) لڑ پڑیں۔'' اس آیت کریمہ میں وہ دو مسلمان بھی داخل ہیں جو آپس میں لڑ پڑیں۔

وَقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿إِن جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓا۟﴾ [الحجرات: ٦]

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اگر تمھارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لائے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو۔''

وَكَيْفَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَرَاءَهُ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ، فَإِنْ سَهَا أَحَدٌ مِّنْهُمْ رُدَّ إِلَى السُّنَّةِ.

اور اگر خبر واحد قبول نہ ہوتی تو نبی ﷺ ایک شخص کو حاکم بنا کر اس کے بعد دوسرے شخص کو کیوں بھیجتے (اور یہ کیوں فرماتے) ان میں سے ایک بھول جائے تو اسے سنت کی طرف پھیر دیا جائے۔

وضاحت: خبر واحد سے مراد وہ حدیث ہے جس میں متواتر کی شرائط نہ پائی جائیں اور جسے کم از کم ایک راوی بیان کرے۔ ایک وہ ثقہ اور قابل اعتبار ہے تو اس کی بیان کردہ روایت قابل حجت ہے۔ اکثر صحیح احادیث اسی طرح کی ہیں۔ اس قسم کی احادیث تمام ائمۂ دین نے قبول کی ہیں اور اس کے مقابلے میں قیاس کو ترک کیا ہے اور عقائد و احکام میں اسے تسلیم کیا ہے۔

٧٢٤٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَقِيقًا، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا - أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا - سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا، فَأَخْبَرْنَاهُ، قَالَ: «ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ - وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا وَلَا أَحْفَظُهَا - وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ». [راجع: ٦٢٨]

[7246] حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم سب نوجوان ہم عمر تھے۔ ہم آپ کی خدمت میں بیس دن ٹھہرے رہے۔ رسول اللہ ﷺ بڑے رحم دل تھے۔ جب آپ نے سمجھا کہ ہمارا گھر جانے کا شوق ہے تو آپ نے ہم سے پوچھا کہ ہم اپنے پیچھے کن لوگوں کو چھوڑ کر آئے ہیں تو ہم نے آپ کو بتایا۔ آپ نے فرمایا: ''اب تم اپنے گھروں کو چلے جاؤ اور ان کے ساتھ رہو۔ انھیں اسلام سکھاؤ اور دین کی باتیں بتاؤ۔'' آپ نے بہت سی باتیں بتائیں جن میں سے مجھے کچھ یاد ہیں اور کچھ یاد نہیں، نیز آپ نے فرمایا: ''اور جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے اسی طرح نماز پڑھو، جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے اور جو عمر میں سب سے بڑا ہو وہ تمھاری امامت کرائے۔''

٧٢٤٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِّنْ سَحُورِهِ، فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ - أَوْ قَالَ: يُنَادِي - لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ، وَيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ، وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هٰكَذَا - وَجَمَعَ يَحْيَى كَفَّيْهِ - حَتَّى يَقُولَ هٰكَذَا»، وَمَدَّ يَحْيَى إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ. [راجع: ٦٢١]

[7247] حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کو بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ اس لیے اذان دیتا ہے تاکہ جو تہجد کے قیام میں مصروف ہیں وہ واپس آ جائیں اور جو سوئے ہوئے ہیں وہ بیدار ہو جائیں اور فجر وہ نہیں جو اس طرح (لمبی دھاری) ہوتی ہے۔'' (راویٔ حدیث) یحییٰ نے اس کے اظہار کے لیے اپنے دونوں ہاتھ ملائے کہ آپ نے فرمایا: ''فجر وہ ہے جو پھیل جائے۔'' (راویٔ حدیث) یحییٰ نے اس کے اظہار کے لیے اپنی شہادت کی دونوں انگلیوں کو پھیلا دیا۔

٧٢٤٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

[7248] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بلال رات کو اذان دیتے ہیں، اس لیے تم کھاتے پیتے رہا کرو

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ». [راجع: ٦١٧]

یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دیں (تب کھانا پینا بند کر دو)۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کی اذان کو عمل کے لیے کافی سمجھا۔ اس سے بھی خبر واحد کی حجیت کا ثبوت ہوتا ہے۔ جب ایک شخص کی اذان تمام مسلمانوں کے لیے قابل حجت ہے تو خبر واحد کے حجت ہونے میں کیا امر مانع ہے۔ خبر واحد کو حجت نہ ماننے والوں کو چاہیے کہ وہ ایک شخص کی اذان کو بھی تسلیم نہ کریں۔

٧٢٤٩ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ خَمْسًا. فَقِيلَ: أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالُوا: صَلَّيْتَ خَمْسًا. فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَمَا سَلَّمَ. [راجع: ٤٠١]

[7249] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں ظہر کی پانچ رکعات پڑھا دیں تو آپ سے پوچھا گیا: کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' صحابۂ کرام ؓ نے کہا: آپ نے پانچ رکعات پڑھائی ہیں۔ آپ ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔

٧٢٥٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ: أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللهِ أَمْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ: «أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟» فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ ثُمَّ رَفَعَ. [راجع: ٤٨٢]

[7250] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو ذوالیدین ؓ نے آپ سے پوچھا: اللہ کے رسول! نماز کم کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''کیا ذوالیدین صحیح کہتے ہیں؟'' صحابہ نے کہا: جی ہاں۔ پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور آخری دو رکعات ادا کیں پھر سلام پھیرا اس کے بعد اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا عام نماز کے سجدے جیسا یا اس سے طویل، پھر آپ نے سر اٹھایا اور پھر تکبیر کہی اور نماز کے سجدے جیسا سجدہ کیا، پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا۔

٧٢٥١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ

[7251] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے، اچانک ان کے پاس ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا: بے شک رسول اللہ ﷺ پر رات قرآن نازل ہوا ہے

اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ، فَاسْتَقْبِلُوهَا، وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ. [راجع: ٤٠٣]

اور آپ کو حکم دیا گیا ہے کہ نماز میں کعبے کی طرف منہ کر لیں، لہٰذا تم لوگ بھی کعبے کی طرف منہ کر لو۔ ان کے منہ شام کی جانب تھے، پھر وہ لوگ کعبے کی طرف پھر گئے۔

فائدہ: قباء کا علاقہ مدینہ طیبہ سے باہر ہے۔ ان حضرات کو تحویل قبلہ کے اگلے دن صبح کی نماز میں اطلاع ملی۔ یہ اطلاع بھی صرف ایک شخص نے دی۔ اہل قباء نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے اپنا رخ بیت اللہ کی طرف کر لیا۔ اس کا واضح مطلب ہے کہ ان کے ہاں خبر واحد حجت تھی۔

٧٢٥٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ﴿قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي ٱلسَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَىٰهَا﴾ [البقرة: ١٤٤] فَوُجِّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ، وَصَلَّى مَعَهُ رَجُلٌ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَنَّهُ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَانْحَرَفُوا وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ. [راجع: ٤٠]

[7252] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ سولہ یا سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے لیکن آپ کی خواہش تھی کہ بیت اللہ کی طرف منہ کریں، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''یقیناً ہم آپ کے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھتے ہیں، ہم آپ کو اس قبلے کی طرف ضرور پھیر دیں گے جسے آپ پسند کرتے ہیں۔'' چنانچہ آپ کا رخ کعبے کی طرف پھیر دیا گیا۔ آپ کے ساتھ ایک آدمی نے عصر کی نماز پڑھی، پھر وہ انصار کی ایک جماعت کے پاس سے گزرا تو کہا: وہ گواہی دیتا ہے کہ اس نے نبی ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھی ہے اور آپ کو کعبے کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، چنانچہ یہ سن کر وہ لوگ کعبہ رخ ہو گئے، حالانکہ وہ نماز عصر کے رکوع میں تھے۔

٧٢٥٣ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ وَأَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِّنْ فَضِيخٍ، وَهُوَ تَمْرٌ، فَجَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ

[7253] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوعبیدہ بن جراح اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا۔ اس دوران میں ایک شخص آیا اور اس نے بتایا کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ (یہ سن کر) ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے انس! اٹھو اور ان مٹکوں کو توڑ دو۔ حضرت انس

حُرِّمَتْ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أَنَسُ! قُمْ إِلَى هٰذِهِ الْجِرَارِ فَاكْسِرْهَا. قَالَ أَنَسٌ: فَقُمْتُ إِلَى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِأَسْفَلِهِ حَتَّى انْكَسَرَتْ. [راجع: ٢٤٦٤]

بیان کرتے ہیں کہ میں اٹھا اور ہاون دستہ ہاتھ میں لیا، پھر میں نے ان مٹکوں کو نیچے سے مارنا شروع کر دیا حتی کہ وہ سب ٹوٹ گئے۔

٧٢٥٤ - **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ: «لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ». فَاسْتَشْرَفَ لَهَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ، فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ. [راجع: ٣٧٤٥]

[7254] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اہل نجران سے فرمایا: ''میں تمھارے پاس ایک امانت دار آدمی جو حقیقی امانت دار ہو گا ضرور بھیجوں گا۔'' صحابۂ کرام ؓ نے اس کی طرف نگاہیں اٹھائیں تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ کو بھیجا۔

٧٢٥٥ - **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ، وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ». [راجع: ٣٧٤٤]

[7255] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔''

٧٢٥٦ - **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ [حُنَيْنٍ]، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَشَهِدْتُهُ أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَإِذَا غِبْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَشَهِدَ أَتَانِي بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. [راجع: ٨٩]

[7256] حضرت عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: انصار میں سے ایک آدمی تھا جب وہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں شرکت نہ کرتا اور میں ہوتا تو جو کچھ میں رسول اللہ ﷺ سے سنتا اسے آ کر بیان کر دیتا اور جب میں غائب ہوتا اور وہ مجلس میں شریک ہوتا تو وہ جو رسول اللہ ﷺ سے سنتا وہ مجھے بیان کر دیتا۔

٧٢٥٧ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ

[7257] حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر ایک آدمی کو امیر مقرر فرمایا۔ اس نے آگ کا الاؤ تیار کیا اور لشکریوں سے کہا: اس آگ میں کود

اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا، فَأَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ: ادْخُلُوهَا، فَأَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا. وَقَالَ آخَرُونَ: إِنَّمَا فَرَرْنَا مِنْهَا. فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا: «لَوْ دَخَلُوهَا لَمْ يَزَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ»، وَقَالَ لِلْآخَرِينَ: «لَا طَاعَةَ فِي الْمَعْصِيَةِ، إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ». [راجع: ٤٣٤٠]

پڑو۔ کچھ لوگوں نے اس میں کودنے کا ارادہ کیا تو دوسرے کہنے لگے: ہم آگ ہی سے بھاگ کر ادھر آئے ہیں۔ جب انھوں نے اس بات کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو آپ نے ان لوگوں سے فرمایا جنھوں نے کود جانے کا ارادہ کیا تھا: ”اگر یہ لوگ آگ میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک اس میں رہتے۔“ پھر دوسرے لوگوں نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔ اطاعت صرف نیک کاموں میں ہوتی ہے۔“

٧٢٥٨، ٧٢٥٩ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَخْبَرَاهُ: أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٢٣١٤، ٢٣١٥]

[7259,7258] حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ دو شخص نبی ﷺ کے پاس اپنا ایک مقدمہ لے کر آئے (اس کی تفصیل اگلی حدیث میں ہے)۔

٧٢٦٠ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَعْرَابِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اقْضِ لِي بِكِتَابِ اللهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ: صَدَقَ يَا رَسُولَ اللهِ! اقْضِ لَهُ بِكِتَابِ اللهِ وَائْذَنْ لِّي، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «قُلْ»، فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا، وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ، فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ، وَأَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ

[7260] حضرت ابو ہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھے کہ اچانک ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! کتاب اللہ کے مطابق میرا فیصلہ کر دیں۔ اس کے بعد اس کا مدمقابل کھڑا ہوا اس نے بھی یہی عرض کی: اللہ کے رسول! یہ سچ کہتا ہے۔ اس کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق فرمائیں لیکن مجھے کچھ کہنے کی اجازت دیں۔ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ”بیان کرو۔“ اس نے کہا: میرا بیٹا اس شخص کے ہاں ملازم تھا۔ اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا۔ لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو رجم کی سزا ملے گی لیکن میں نے اس کی طرف سے سو بکریاں اور ایک لونڈی بطور فدیہ ادا کر دیں۔ پھر میں نے اہل علم سے رابطہ کیا تو

مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ. فَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ، أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرُدُّوهَا، وَأَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ - لِرَجُلٍ مِّنْ أَسْلَمَ - فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا»، فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا. [راجع: ٢٣١٥]

انھوں نے مجھے بتایا کہ اس کی بیوی پر رجم اور میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کے لیے جلاوطنی کی سزا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمھارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں (تجھے) واپس کر دی جائیں اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی واجب ہے، پھر قبیلۂ اسلم کے ایک آدمی حضرت انیس رضی اللہ عنہ سے کہا: اے انیس! تم اس کی بیوی کے پاس جاؤ، اگر وہ زنا کا اقرار کر لے تو اسے رجم کر دو۔'' چنانچہ حضرت انیس رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے تو اس عورت نے زنا کا اعتراف کر لیا۔ اس کے بعد حضرت انیس رضی اللہ عنہ نے اسے سنگسار کر ڈالا۔

(٢) بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ ﷺ الزُّبَيْرَ طَلِيعَةً وَحْدَهُ

باب: 2- نبی ﷺ کا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو تنہا دشمن کی خبر لانے کے لیے بھیجنا

٧٢٦١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: نَدَبَ النَّبِيُّ ﷺ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، فَقَالَ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ».

[7261] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے خندق کے روز صحابہ کو آواز دی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ آپ نے پھر دوبارہ پکارا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہی تیار ہوئے آپ نے تیسری مرتبہ پکارا تو بھی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے آمادگی کا اظہار کیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کا مددگار ہوتا ہے اور میرا مددگار زبیر رضی اللہ عنہ ہے۔''

قَالَ سُفْيَانُ: حَفِظْتُهُ مِنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ. وَقَالَ لَهُ أَيُّوبُ: يَا أَبَا بَكْرٍ! حَدِّثْهُمْ عَنْ جَابِرٍ، فَإِنَّ الْقَوْمَ يُعْجِبُهُمْ أَنْ تُحَدِّثَهُمْ عَنْ جَابِرٍ. فَقَالَ فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ: سَمِعْتُ جَابِرًا، فَتَابَعَ بَيْنَ أَحَادِيثَ سَمِعْتُ جَابِرًا قُلْتُ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ الثَّوْرِيَّ يَقُولُ: يَوْمَ قُرَيْظَةَ، فَقَالَ: كَذَا حَفِظْتُهُ

(راویٔ حدیث) سفیان نے کہا: میں نے یہ حدیث محمد بن منکدر سے یاد کی ہے۔ ایوب نے ان (ابن منکدر) سے کہا: اے ابوبکر! آپ لوگوں سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کریں کیونکہ لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں تو انھوں نے اسی مجلس میں کہا: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے اور پے در پے احادیث بیان کرنے لگے کہ میں نے حضرت

مِنْهُ كَمَا أَنَّكَ جَالِسٌ: يَوْمَ الْخَنْدَقِ، قَالَ سُفْيَانُ: هُوَ يَوْمٌ وَّاحِدٌ، وَتَبَسَّمَ سُفْيَانُ. [راجع: ٢٨٤٦]

جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ (علی بن عبداللہ کہتے ہیں:) میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا: سفیان ثوری نے یوم قریظہ کہا۔ سفیان بن عیینہ نے کہا: میں نے ابن منکدر سے یوم خندق اس طرح آمنے سامنے یاد کیا ہے جیسے آپ بیٹھے ہیں۔ سفیان نے کہا: یہ دونوں نام ایک ہی غزوے کے ہیں اور پھر سفیان مسکرا دیے۔

(٣) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ﴾ [الأحزاب: ٥٣]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو الا یہ کہ تمھیں (کھانے کے لیے) اجازت دی جائے۔“

فَإِذَا أَذِنَ لَهُ وَاحِدٌ جَازَ.

اجازت کے لیے ایک شخص کا اذن ہی کافی ہے۔

٧٢٦٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا وَّأَمَرَنِي بِحِفْظِ الْبَابِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَّسْتَأْذِنُ فَقَالَ: «ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ»، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ: «ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ». ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقَالَ: «ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ». [راجع: ٣٦٧٤]

[7262] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے اور مجھے دروازے کی نگرانی کا حکم دیا۔ پھر ایک آدمی آیا اور وہ اجازت طلب کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے اجازت کے ساتھ جنت کی بھی بشارت دے دو۔“ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”انھیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت سنا دو۔“ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے فرمایا: ”انھیں بھی اجازت کے ساتھ جنت کی خوشخبری دے دو۔“

٧٢٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ حُنَيْنٍ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَشْرُبَةٍ لَّهُ، وَغُلَامٌ لِّرَسُولِ اللهِ ﷺ أَسْوَدُ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ، فَقُلْتُ: قُلْ: هٰذَا عُمَرُ بْنُ

[7263] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ ﷺ اپنے بالا خانہ میں تشریف فرما تھے اور آپ کا سیاہ غلام سیڑھی کے اوپر تعینات تھا۔ میں نے اس سے کہا: (رسول اللہ ﷺ سے) عرض کرو: عمر بن خطاب کھڑا اجازت طلب کر رہا ہے، چنانچہ آپ نے مجھے اجازت دے دی۔

الْخَطَّابِ، فَأَذِنَ لِي. [راجع: ٨٩]

(٤) بَابُ مَا كَانَ يَبْعَثُ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْأُمَرَاءِ وَالرُّسُلِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ

باب:4- نبی ﷺ کا اپنے امراء اور قاصد یکے بعد دیگرے روانہ کرنا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ بِكِتَابِهِ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو اپنا خط دے کر عظیم بصری کی طرف روانہ کیا تا کہ وہ خط قیصر روم تک پہنچا دے۔

٧٢٦٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى، فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ، يَدْفَعُهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى، فَلَمَّا قَرَأَهُ كِسْرَى مَزَّقَهُ، فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ. [راجع: ٦٤]

[7264] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ (شاہ ایران) کو اپنا خط بھیجا اور قاصد کو حکم دیا کہ وہ یہ خط بحرین کے گورنر کو دے، بحرین کا گورنر اسے کسریٰ تک پہنچائے گا۔ جب کسریٰ نے وہ خط پڑھا تو اس نے (غصے میں آ کر) اسے پھاڑ ڈالا۔ مجھے یاد ہے کہ (راویٔ حدیث) سعید بن مسیّب نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان (ایرانیوں) کو بدعا دی کہ ان کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس سے خبر واحد کی حجیت کو ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس سلسلے میں صرف ایک آدمی کو روانہ کرتے تھے اور اس پر اعتماد کرتے تھے۔ اس بنا پر خبر واحد حجت اور قابل یقین ہے۔

٧٢٦٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ: «أَذِّنْ فِي قَوْمِكَ - أَوْ فِي النَّاسِ - يَوْمَ عَاشُورَاءَ: أَنَّ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ». [راجع: ١٩٢٤]

[7265] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلۂ اسلم کے ایک شخص سے فرمایا: ''عاشوراء کے دن اپنی قوم یا لوگوں میں یہ اعلان کر دے جس نے کچھ کھا پی لیا ہے وہ باقی دن پورا کرے (کچھ نہ کھائے) اور جس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا وہ روزہ رکھ لے۔

(٥) بَابُ وَصَاةِ النَّبِيِّ ﷺ وُفُودَ الْعَرَبِ أَنْ يُبَلِّغُوا مَنْ وَّرَاءَهُمْ

قَالَهُ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ.

٧٢٦٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُقْعِدُنِي عَلَى سَرِيرِهِ، فَقَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ الْوَفْدُ؟» قَالُوا: رَبِيعَةُ، قَالَ: «مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ وَالْقَوْمِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارَ مُضَرَ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَنُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَّرَاءَنَا، فَسَأَلُوا عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ وَّأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ: أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللهِ، قَالَ: «هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللهِ؟» قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ - وَأَظُنُّ فِيهِ - صِيَامُ رَمَضَانَ، وَتُؤْتُوا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ»، وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالْمُزَفَّتِ، وَالنَّقِيرِ. وَرُبَّمَا قَالَ: الْمُقَيَّرِ. قَالَ: «احْفَظُوهُنَّ وَأَبْلِغُوهُنَّ مَنْ وَّرَاءَكُمْ». [راجع: ٥٣]

باب:5- وفود عرب کو نبی ﷺ کی یہ وصیت کہ وہ اپنے پچھلوں کو احکام پہنچا دیں

یہ مضمون حضرت مالک بن حویرث ؓ نے بیان کیا ہے۔

[7266] حضرت ابو جمرہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابن عباس ؓ مجھے خاص اپنے تخت پر بٹھا لیتے تھے۔ انھوں نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ قبیلۂ عبدالقیس کا وفد جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے فرمایا: ''یہ کس قوم کا وفد ہے؟'' انھوں نے کہا: قبیلۂ ربیعہ (کی ایک شاخ) کا۔ آپ نے فرمایا: ''کسی قسم کی رسوائی یا شرمندگی اٹھائے بغیر اس وفد کو مبارک ہو۔'' انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر ہیں، لہٰذا آپ ہمیں ایسی باتیں بتائیں جن پر عمل کرنے سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو بھی ان سے آگاہ کریں۔ پھر انھوں نے مشروبات کے متعلق پوچھا تو آپ نے انھیں چار چیزوں سے منع فرمایا اور چار چیزوں کو بجا لانے کا حکم دیا۔ پہلے آپ نے اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا، پھر پوچھا: ''تمھیں علم ہے کہ ایمان باللہ کیا چیز ہے؟'' انھوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ دینا اور رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ دینا۔'' نیز آپ نے انھیں کدو، سبز مٹکے، تارکول شدہ برتن اور لکڑی کے برتنوں سے منع کیا۔ آپ نے فرمایا: ''ان باتوں

کو یاد رکھو اور انھیں پہنچا دو جو تمھارے پیچھے ہیں۔‘‘

(٦) بَابُ خَبَرِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ

باب:6- ایک عورت کی خبر کا بیان

٧٢٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ: أَرَأَيْتَ حَدِيثَ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟ وَقَاعَدْتُ ابْنَ عُمَرَ قَرِيبًا مِّنْ سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةٍ وَّنِصْفٍ فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ هٰذَا. قَالَ: كَانَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِمْ سَعْدٌ فَذَهَبُوا يَأْكُلُونَ مِنْ لَّحْمٍ، فَنَادَتْهُمُ امْرَأَةٌ مِّنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ، فَأَمْسَكُوا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُوا وَاطْعَمُوا فَإِنَّهُ حَلَالٌ - أَوْ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ، شَكَّ فِيهِ - وَلٰكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي».

[7267] حضرت توبہ عنبری ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھ سے امام شعبی نے فرمایا: تم نے دیکھا حضرت حسن بصری نبی ﷺ سے کتنی احادیث بیان کرتے ہیں جبکہ میں حضرت ابن عمر ؓ کی خدمت میں تقریباً ڈیڑھ دو برس رہا ہوں لیکن میں نے انھیں نبی ﷺ سے سوائے ایک حدیث کے اور کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے صحابۂ کرام میں سے چند حضرات جن میں حضرت سعد ؓ بھی تھے گوشت کھا رہے تھے کہ امہات المومنین میں سے ایک نے آگاہ کیا کہ یہ سانڈے کا گوشت ہے۔ (یہ سن کر) وہ کھانے سے رُک گئے تو رسول اللہ نے ان سے فرمایا: ’’کھاؤ کیونکہ یہ حلال ہے...... یا فرمایا: اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں...... لیکن میں اسے نہیں کھاتا کیونکہ میری یہ خوراک نہیں۔‘‘

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

96 - كِتَابُ الاعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کتاب وسنت کو مضبوطی سے پکڑنے کا بیان

٧٢٦٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ وَّغَيْرِهِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ لِعُمَرَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! لَوْ أَنَّ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ [المائدة: ٣] لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا. فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ يَوْمٍ نَّزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ، نَزَلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ.

[7268] حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک یہودی آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر یہ آیت: ''آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بطور دین تمھارے لیے پسند کرلیا۔'' ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو بطور عید مناتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا: میں خوب جانتا ہوں یہ آیت کریمہ کس روز نازل ہوئی۔ یہ آیت عرفہ کے روز جمعے کے دن نازل ہوئی تھی۔

سَمِعَ سُفْيَانُ مِسْعَرًا، وَمِسْعَرٌ قَيْسًا، وَقَيْسٌ طَارِقًا. [راجع: ٤٥]

سفیان نے حضرت مسعر سے، انھوں نے قیس سے اور انھوں نے طارق سے مذکورہ حدیث سنی۔

فائدہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودی کے جواب میں جو ارشاد فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے لیے تو وہ دن عید ہی کا شمار ہوتا ہے، یعنی جمعے کے دن مسلمانوں کی ہفتہ وار عید ہوتی ہے۔

٧٢٦٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ الْغَدَ حِينَ بَايَعَ الْمُسْلِمُونَ أَبَا بَكْرٍ وَّاسْتَوٰى عَلٰى مِنْبَرِ رَسُولِ

[7269] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے وہ خطبہ سنا جو انھوں نے وفات نبوی کے دوسرے دن پڑھا تھا، جس دن مسلمانوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ

اللهِ ﷺ، تَشَهَّدَ قَبْلَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ! فَاخْتَارَ اللهُ لِرَسُولِهِ ﷺ الَّذِي عِنْدَهُ عَلَى الَّذِي عِنْدَكُمْ، وَهٰذَا الْكِتَابُ الَّذِي هَدَى اللهُ بِهِ رَسُولَكُمْ، فَخُذُوا بِهِ تَهْتَدُوا، وَلِمَا هَدَى اللهُ بِهِ رَسُولَهُ. [راجع: ٧٢١٩]

ﷺ کے منبر پر چڑھے اور سیدنا ابوبکر ؓ سے پہلے خطبہ پڑھا اور فرمایا: امابعد! اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے لیے جو تمھارے پاس تھی، یعنی دنیا کے بجائے وہ چیز پسند کی جو اس کے پاس ہے، یعنی آخرت۔ یہ کتاب جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے تمھارے رسول مقبول ﷺ کی رہنمائی فرمائی اگر تم اسے مضبوطی سے پکڑے رکھو تو ہدایت پر رہو گے، یعنی اسی راستے پر گامزن رہو گے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بتایا تھا۔

فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر لوگوں نے قرآن کو چھوڑ دیا تو گمراہ ہو جائیں گے۔ اور قرآن کا مطلب حدیث سے واضح ہوتا ہے تو قرآن وحدیث ہی دین کی اصل بنیاد ہیں۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ ان دونوں کو مضبوطی سے پکڑے اور ان کے مطابق عمل کرے۔

٧٢٧٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ضَمَّنِي إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: «اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ». [راجع: ٧٥]

[7270] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے نبی ﷺ نے اپنے سینے مبارک سے لگا کر یہ دعا فرمائی: ''اے اللہ! اسے کتاب کا علم سکھا۔''

٧٢٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَبَّاحٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَوْفًا: أَنَّ أَبَا الْمِنْهَالِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَرْزَةَ قَالَ: إِنَّ اللهَ يُغْنِيكُمْ - أَوْ نَعَشَكُمْ - بِالْإِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ. [راجع: ٧١١٢].

[7271] حضرت ابوبرزہ اسلمی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمھیں اسلام اور حضرت محمد ﷺ (کی تعلیم) کے ذریعے سے غنی اور بلند کر دیا ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَقَعَ [هَا] هُنَا «يُغْنِيكُمْ» وَإِنَّمَا هُوَ «نَعَشَكُمْ». يُنْظَرُ فِي أَصْلِ كِتَابِ الْاِعْتِصَامِ.

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) نے کہا: اس حدیث میں یُغْنِیکُمْ کے الفاظ ہیں جبکہ اصل الفاظ نَعَشَکُمْ ہیں۔ حقیقت حال معلوم کرنے کے لیے اصل کتاب ''الاعتصام'' دیکھی جائے۔

فائدہ: مقصد یہ ہے کہ تم ذلیل اور محتاج تھے تمھیں کتاب وسنت پر عمل کرنے کے نتیجے میں دنیا کی عزت اور دولت ملی ہے، اس لیے اسلام پر ہی کاربند رہنا چاہیے، بصورت دیگر ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

٧٢٧٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُبَايِعُهُ: وَأُقِرُّ بِذَلِكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلَى سُنَّةِ اللهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فِيمَا اسْتَطَعْتُ. [راجع: ٧٢٠٣]

[7272] حضرت عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبدالملک بن مروان کو خط لکھا کہ وہ اس کی بیعت کرتے ہیں، (نیز لکھا:) جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا تیرا حکم سنوں گا اور اسے تسلیم کروں گا بشرطیکہ وہ اللہ کی شریعت اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق ہو۔

(١) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ»

باب: 1- نبی ﷺ کے فرمان: ''میں جامع کلمات کے ساتھ بھیجا گیا ہوں'' کا بیان

٧٢٧٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي». قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنْتُمْ تَلْغَثُونَهَا، أَوْ تَرْغَثُونَهَا، أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا. [راجع: ٢٩٧٧]

[7273] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں جامع کلمات کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور رعب کے ذریعے سے میری مدد کی گئی ہے۔ ایک دفعہ میں سو رہا تھا کہ خود کو خواب میں دیکھا، میرے پاس زمین کے خزانوں کی چابیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ تو دنیا سے تشریف لے گئے اور تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو یا جمع کر رہے ہو یا اس سے ملتا جلتا کوئی کلمہ ارشاد فرمایا۔

٧٢٧٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ - أُومِنَ - أَوْ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُهُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللهُ إِلَيَّ، فَأَرْجُو أَنِّي أَكْثَرُهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [راجع: ٤٩٨١]

[7274] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''انبیاء میں سے جو بھی نبی آیا ہے اسے کچھ ایسی نشانیاں دی گئیں جن کے مطابق اس پر ایمان لایا گیا، یا فرمایا: ان نشانیوں کے سبب لوگ ان پر ایمان لائے، اور مجھے جو بڑا معجزہ دیا گیا وہ قرآن مجید ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف بذریعۂ وحی بھیجا ہے۔ اس بنا پر مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میرے پیروکار تمام انبیاء علیہم السلام کے پیروکاروں سے زیادہ ہوں گے۔''

فائدہ: قرآن کریم ایک ایسا معجزہ ہے جو تمام معجزات سے بڑا اور قیامت تک باقی رہنے والا ہے۔ آج قرآن کریم کو نازل

ہوئے تقریباً چودہ سو سال ہو چکے ہیں لیکن کوشش کے باوجود اس طرح کی ایک آیت بھی کسی سے نہیں بن سکی اور نہ قیامت تک بن سکتی ہے۔

(٢) بَابُ الْاِقْتِدَاءِ بِسُنَنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

باب:2- رسول اللہ ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنا

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا﴾ [الفرقان: ٧٤] قَالَ: أَئِمَّةً نَقْتَدِي بِمَنْ قَبْلَنَا وَيَقْتَدِي بِنَا مَنْ بَعْدَنَا.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''(اے ہمارے رب!) اور ہمیں پرہیز گاروں کا امام بنا۔'' اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم پہلے لوگوں کی پیروی کریں اور بعد میں آنے والے ہماری پیروی کریں۔

وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ: ثَلَاثٌ أُحِبُّهُنَّ لِنَفْسِي وَلِإِخْوَانِي: هٰذِهِ السُّنَّةُ أَنْ يَتَعَلَّمُوهَا وَيَسْأَلُوا عَنْهَا، وَالْقُرْآنُ أَنْ يَتَفَهَّمُوهُ وَيَسْأَلُوا النَّاسَ عَنْهُ، وَيَدَعُوا النَّاسَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ.

ابن عون نے کہا: تین باتیں ایسی ہیں جو میں اپنے لیے اور اپنے ساتھیوں کے لیے پسند کرتا ہوں: ایک تو علم حدیث ہے، مسلمانوں کو اسے ضرور سیکھنا چاہیے اور اس کے متعلق دوسروں سے دریافت کرنا چاہیے۔ دوسرا قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھیں اور لوگوں سے اس کے مطالب و معارف کی تحقیق کرتے رہیں۔ تیسرا یہ کہ مسلمانوں کا ذکر ہمیشہ بھلائی کے ساتھ کریں، کسی کی برائی کا ذکر نہ کریں۔

٧٢٧٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: جَلَسْتُ إِلٰى شَيْبَةَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ، قَالَ: جَلَسَ إِلَيَّ عُمَرُ فِي مَجْلِسِكَ هٰذَا فَقَالَ: هَمَمْتُ أَنْ لَا أَدَعَ فِيهَا صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ. قُلْتُ: مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ، قَالَ: لِمَ؟ قُلْتُ: لَمْ يَفْعَلْهُ صَاحِبَاكَ، قَالَ: هُمَا الْمَرْآنِ يُقْتَدٰى بِهِمَا.

[راجع: ١٥٩٤]

[7275] حضرت ابووائل سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اس مسجد (حرام) میں شیبہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انھوں نے کہا: جہاں تم بیٹھے ہو، وہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس بیٹھے تھے تو انھوں نے فرمایا تھا: میرا ارادہ ہے کہ کعبہ میں کوئی سونا یا چاندی نہ چھوڑوں مگر اسے مسلمانوں میں تقسیم کر دوں۔ میں نے کہا: آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ انھوں نے فرمایا: کیوں؟ میں نے کہا: آپ کے دونوں ساتھیوں (رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے ایسا نہیں کیا تھا۔ انھوں نے فرمایا: وہ دونوں بزرگ ایسے تھے کہ ان کی پیروی کی جائے گی۔

٧٢٧٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَأَلْتُ الْأَعْمَشَ فَقَالَ: عَنْ زَيْدِ

[7276] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''آسمان سے امانت

ابْنِ وَهْبٍ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ، فَقَرَؤُوا الْقُرْآنَ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ». [راجع: ٦٤٩٧]

لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتری اور قرآن مجید بھی نازل ہوا، پھر لوگوں نے قرآن مجید پڑھا اور سنت کا علم حاصل کیا۔"

٧٢٧٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ، وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَإِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَآتٍ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ. [راجع: ٦٠٩٨]

[7277] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: سب سے اچھی بات اللہ کی بات ہے۔ اور سب سے اچھا طریقہ حضرت محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔ اور برے کام وہ ہیں جو دین میں نئے پیدا کردہ ہوں۔ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ ضرور پورا ہوگا اور تم اپنے رب سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتے۔

فائدہ: بدعات کی دو اقسام ہیں: (ا) اقوال و اعتقاد میں بدعت: اس میں گمراہ فرقوں کے اقوال و عقائد شامل ہیں۔ (ب) عبادات میں بدعت: خلاف شریعت طریقے سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا، اس کی چند اقسام ہیں: ○ نفس عبادت ہی بدعت ہو، جیسے کوئی ایسی عبادت ایجاد کر لی جائے جس کی شریعت میں کوئی بنیاد نہیں، جیسے عید میلاد۔ ○ مشروع عبادت میں اضافہ کر دیا جائے، جیسے ظہر یا عصر کی نماز میں پانچویں رکعت کا اضافہ کرنا۔ ○ عبادت مشروع ہو لیکن اس کی ادائیگی کا طریقہ غیر شرعی ہو، جیسے مشروع اذکار کو اجتماعی آواز سے پڑھنا۔ ○ مشروع عبادت کو ایک وقت کے ساتھ خاص کر دیا جائے، جیسے پندرھویں شب کو نماز کا اہتمام کرنا کیونکہ نماز تو مشروع ہے لیکن اسے کسی وقت کے ساتھ خاص کرنے کے لیے دلیل کی ضرورت ہے۔ بہرحال حدیث بالا کے مطابق دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی کا پیش خیمہ ہے۔

٧٢٧٨، ٧٢٧٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَا: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ». [راجع: ٢٣١٤، ٢٣١٥]

[7279,7278] حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کی خدمت میں موجود تھے کہ آپ نے فرمایا: "میں تمھارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔"

٧٢٨٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ:

[7280] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت کے سب لوگ جنت میں داخل ہوں گے مگر جو انکار کرے گا۔" صحابۂ کرام نے پوچھا:

«كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَنْ يَأْبىٰ قَالَ: «مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبىٰ».

اللہ کے رسول! وہ کون ہے جو انکار کرے گا؟ آپ نے فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے یقیناً انکار کیا۔''

فائدہ: جو شخص قبولِ دعوت اور فرماں برداری سے رُک گیا اس نے انکار کیا۔ اسلام کا انکار کرنے والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا، البتہ ایمان کے بعد اگر کسی سے کوئی کوتاہی ہوگی تو وہ اپنی سزا بھگت کر بالآخر جنت میں داخل ہوگا۔

٧٢٨١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ: حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ - وَأَثْنٰى عَلَيْهِ - : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ: حَدَّثَنَا - أَوْ سَمِعْتُ - جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوا: إِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا، قَالَ فَاضْرِبُوا لَهُ مَثَلًا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوا: مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَجَعَلَ فِيهَا مَأْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا، فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ فَقَالُوا: أَوِّلُوهَا لَهُ يَفْقَهْهَا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوا: فَالدَّارُ: الْجَنَّةُ، وَالدَّاعِي: مُحَمَّدٌ ﷺ، فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ فَرَّقَ بَيْنَ النَّاسِ.

[7281] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: چند فرشتے نبی ﷺ کے پاس آئے جبکہ آپ محو استراحت تھے۔ بعض فرشتوں نے کہا: اس وقت آپ سو رہے ہیں اور بعض نے کہا: ان کی صرف آنکھ سوتی ہے مگر دل بیدار رہتا ہے۔ پھر انھوں نے کہا: تمھارے ان صاحب کی ایک مثال ہے، وہ مثال بیان کرو۔ کچھ فرشتوں نے کہا: وہ تو سو رہے ہیں۔ بعض نے کہا: نہیں صرف آنکھ سوتی ہے مگر دل بیدار رہتا ہے۔ پھر وہ کہنے لگے: ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک گھر تعمیر کیا، پھر لوگوں کی دعوت کے لیے کھانا تیار کیا، اب ایک شخص کو دعوت دینے کے لیے بھیجا تو جس شخص نے اس بلانے والے کی بات مان لی وہ مکان میں داخل ہوگا اور کھانا کھائے گا اور جس نے بلانے والے کی بات نہ مانی تو وہ مکان میں داخل ہوگا اور نہ کھانا کھا سکے گا، پھر انھوں نے کہا: اس مثال کی وضاحت کرو تاکہ وہ سمجھ لیں۔ بعض کہنے لگے: یہ سو رہے ہیں اور بعض نے کہا: صرف آنکھیں سوتی ہیں مگر دل بیدار رہتا ہے۔ پھر کہنے لگے: وہ مکان جنت ہے اور بلانے والے حضرت محمد ﷺ ہیں، لہٰذا جس نے حضرت محمد ﷺ کی اطاعت کی اس نے گویا اللہ کی اطاعت کی اور جس نے حضرت محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے گویا اللہ کی نافرمانی کی۔ حضرت محمد ﷺ لوگوں میں اچھے کو برے سے الگ

کرنے والے ہیں۔

تَابَعَهُ قُتَيْبَةُ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ جَابِرٍ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ.

قتیبہ نے اپنی سند کے ذریعے سے حضرت جابر ؓ سے روایت کرنے میں محمد بن عبادہ کی متابعت کی کہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔

٧٢٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ! اسْتَقِيمُوا فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيدًا، فَإِنْ أَخَذْتُمْ يَمِينًا وَشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا.

[7282] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اے قراء کی جماعت! سیدھی راہ اختیار کرو تو تم بہت آگے بڑھ جاؤ گے اور اگر تم دائیں بائیں راستہ لو گے تو بہت دور کی گمراہی میں پڑ جاؤ گے۔

فائدہ: قراء سے مراد کتاب و سنت کو جاننے والے ہیں۔ ابتدائے اسلام میں یہ اصطلاح علماء کے لیے استعمال کی جاتی تھی۔

٧٢٨٣ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ: يَا قَوْمِ! إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ، وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ، فَالنَّجَاءَ. فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهِ فَأَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلَى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا، وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ، فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ، فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ، وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ». [راجع: ٦٤٨٢]

[7283] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میری اور جس دعوت کے ساتھ اللہ نے مجھے بھیجا ہے اس کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جو ایک قوم کے پاس آیا اور اس سے کہا: اے قوم! میں نے ایک لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں واضح طور پر تمھیں ڈرانے والا ہوں، لہٰذا تم بچاؤ کی کوئی صورت اختیار کرو۔ اس قوم کے ایک گروہ نے اس کی بات مان لی اور رات کے شروع ہی میں وہاں سے نکل بھاگے اور حفاظت کی جگہ پر چلے گئے، اس لیے نجات پا گئے۔ ان میں سے دوسرے گروہ نے اسے جھٹلایا اور اپنی ہی جگہ پر موجود رہے تو لشکر نے صبح ہوتے ہی ان پر حملہ کر دیا اور ان کو تباہ و برباد کر دیا۔ یہ ہے مثال اس شخص کی جس نے میری اطاعت کی اور جو میں اللہ کی طرف سے لایا ہوں اس کی اتباع کی اور اس شخص کی مثال بھی ہے جس نے میری نافرمانی کی اور جو حق لے کر میں آیا ہوں اسے جھوٹ قرار دیا۔''

٧٢٨٤، ٧٢٨٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ؟» فَقَالَ: وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ. فَقَالَ عُمَرُ: فَوَاللهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ.

[7285,7284] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب کیے گئے تو عرب کے کچھ لوگ کافر ہو گئے۔ (ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کرنا چاہی۔) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ لوگوں سے کس بنیاد پر جنگ کرنا چاہتے ہیں، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں کافر لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرلیں، لہٰذا جو شخص لا الہ الا اللہ کا اقرار کرے گا تو میری طرف سے اس کا مال اور اس کی جان محفوظ ہے مگر حق اسلام باقی رہے گا اور ان کے اعمال کا حساب اللہ کے ذمے ہے؟'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ہر اس شخص سے ضرور جنگ کروں گا جس نے نماز اور زکاۃ میں فرق کیا کیونکہ زکاۃ دینا مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر انھوں نے مجھ سے ایک رسی بھی روکی جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں ان سے اس کے انکار پر جنگ کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب میں نے غور کیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ واقعی اللہ تعالیٰ نے جنگ کے لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا ہے اور وہ جنگ کرنے کے سلسلے میں حق پر ہیں۔

قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ وَعَبْدُ اللهِ عَنِ اللَّيْثِ: عَنَاقًا، وَهُوَ أَصَحُّ. [راجع: ١٣٩٩، ١٤٠٠]

ابن بکیر اور عبداللہ بن صالح نے لیث سے عناقًا کا لفظ بیان کیا ہے جس کے معنی ہیں: بکری کا بچہ اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

٧٢٨٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْحُرِّ بْنِ

[7286] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر مدینہ طیبہ آیا اور اپنے بھتیجے حضرت حر بن قیس بن حصن کے ہاں قیام کیا...... حضرت حر بن قیس ان لوگوں میں سے تھے جنھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے قریب رکھتے تھے۔ قرآن کریم کے علماء، خواہ بوڑھے

قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ - وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ، وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهِ كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا - فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ: يَا ابْنَ أَخِي! هَلْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْأَمِيرِ فَتَسْتَأْذِنَ لِي عَلَيْهِ؟ قَالَ: سَأَسْتَأْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاسْتَأْذَنَ لِعُيَيْنَةَ، فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! وَاللهِ مَا تُعْطِينَا الْجَزْلَ وَلَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ، فَغَضِبَ عُمَرُ حَتّٰى هَمَّ بِأَنْ يَقَعَ بِهِ، فَقَالَ الْحُرُّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهِ ﷺ: ﴿خُذِ ٱلْعَفْوَ وَأْمُرْ بِٱلْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ ٱلْجَٰهِلِينَ﴾ [الأعراف:١٩٩] وَإِنَّ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِينَ، فَوَاللهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلَاهَا عَلَيْهِ، وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللهِ. [راجع: ٤٦٤٢]

ہوں یا جوان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس مشاورت میں شریک ہوا کرتے تھے..... پھر عیینہ نے اپنے بھتیجے حر سے کہا: اے میرے بھتیجے! کیا تمھیں امیر المومنین کے ہاں کچھ اثر ورسوخ حاصل ہے کہ تم میرے لیے ان کے پاس حاضری کی اجازت لے دو؟ انھوں نے کہا: میں آپ کے لیے اجازت مانگوں گا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: حضرت حر نے عیینہ کے لیے اجازت حاصل کی۔ جب وہ مجلس میں داخل ہوئے تو کہا: اے خطاب کے بیٹے! اللہ کی قسم! تم ہمیں زیادہ عطیے نہیں دیتے اور نہ ہمارے درمیان عدل وانصاف سے فیصلے ہی کرتے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصے سے بھر گئے یہاں تک کہ آپ نے اسے (سخت) سزا دینے کا ارادہ کر لیا۔ تب حضرت حر نے کہا: اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا ہے: ''درگزر اختیار کریں، بھلائی کا حکم دیں اور جاہلوں سے اعراض کریں۔'' یہ شخص بھی جاہلوں میں سے ہے۔ اللہ کی قسم! جس وقت حضرت حر نے یہ آیت تلاوت کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ٹھنڈے ہو گئے اور آپ کی یہ عادت مبارک تھی کہ اللہ کی کتاب پر فوراً عمل کرتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث سے علم اور اہل علم کی قدردانی کا پتہ چلتا ہے کہ یہ اس وقت ہوتی ہے جب بادشاہ اور حکمران ان سے مشاورت کریں اور انھیں اپنے ہاں جگہ دیں۔ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشیر بھی علماء، قراء اور نیک سیرت عبادت گزار بوڑھے اور نوجوان تھے۔ علم ہی ایک ایسی چیز ہے جو بوڑھوں اور جوانوں میں افضلیت پیدا کرتی ہے۔

٧٢٨٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ حِينَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالنَّاسُ قِيَامٌ وَهِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي فَقُلْتُ: مَا لِلنَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللهِ. فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ قَالَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ

[7287] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ جب سورج گرہن ہوا تو میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی کھڑی نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا: لوگوں کا کیا حال ہے (کہ بے وقت نماز پڑھ رہے ہیں؟) تو انھوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ فرمایا اور سبحان اللہ کہا۔ میں نے کہا: کوئی نشانی ہے؟ انھوں

نَّعَمْ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْ شَيْءٍ لَّمْ أَرَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ - أَوِ الْمُسْلِمُ، لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ فَأَجَبْنَاهُ وَآمَنَّا. فَيُقَالُ: نَمْ صَالِحًا، عَلِمْنَا أَنَّكَ مُوقِنٌ. وَأَمَّا الْمُنَافِقُ - أَوِ الْمُرْتَابُ، لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ». [راجع: ٨٦]

نے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور فرمایا: ''کوئی چیز ایسی نہیں جسے میں نے (اب تک) نہیں دیکھا تھا مگر اس جگہ کھڑے ہوئے اسے دیکھا ہے۔ یہاں تک کہ میں نے جنت اور دوزخ بھی دیکھی ہے۔ میری طرف وحی کی گئی کہ تمھارا قبروں میں امتحان ہوگا جو دجال کے فتنے کے قریب قریب ہوگا۔ بہرحال مومن...... یا مسلمان، میں نہیں جانتی کہ حضرت اسماء ؓ نے ان میں سے کون سا لفظ کہا تھا...... وہ (قبر میں فرشتوں کے سوال پر) کہے گا: یہ محمد ﷺ، اللہ کے رسول ہیں جو ہمارے پاس روشن نشانات لے کر آئے تھے۔ ہم نے ان کی دعوت کو قبول کیا اور ایمان لائے۔ اسے کہا جائے گا: آرام سے سو جاؤ۔ ہمیں معلوم تھا کہ تم مومن ہو۔ پھر منافق ...... یا شک کرنے والا، میں نہیں جانتی کہ اسماء ؓ نے کون سا لفظ کہا...... تو وہ کہے گا: میں نہیں جانتا۔ میں نے لوگوں کو جو کہتے ہوئے سنا وہی میں نے بک دیا تھا۔''

٧٢٨٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ سُؤَالُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ».

[7288] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تک میں تم سے یکسو رہوں تم بھی مجھے چھوڑے رکھو (اور سوالات وغیرہ نہ کرو) کیونکہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیائے کرام سے اختلاف کرنے کے سبب ہلاک ہوئے، لہٰذا جب میں تمھیں کسی چیز سے منع کروں تو رک جاؤ اور جب میں تمھیں کسی چیز کی بجا آوری (تعمیل) کا حکم دوں تو اپنی طاقت کے مطابق اسے بجالاؤ۔''

(٣) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَمِنْ تَكَلُّفِ مَا لَا يَعْنِيهِ

باب: 3- کثرت سوالات اور بے فائدہ تکلفات انتہائی ناپسندیدہ ہیں

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِن تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ [المائدة ١٠١].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر وہ تمھارے لیے ظاہر کر دی جائیں تو تمھیں بری لگیں۔''

٧٢٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ».

[7289] حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں میں سے بڑا مجرم وہ شخص ہے جس نے کسی ایسی چیز کے متعلق پوچھا جو حرام نہ تھی مگر اس کے سوال کرنے کی وجہ سے وہ حرام کر دی گئی۔''

فائدہ: مکلف انسان پر جو فرض عین ہے، اس کے متعلق ضرور پوچھنا چاہیے۔ اس سے زائد سوالات کرنے کے متعلق لوگوں کی دو قسمیں ہیں: ایک یہ کہ وہ اپنے اندر بصیرت اور سمجھ بوجھ رکھتا ہے، ایسے انسان کے لیے سوال کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ اسے چاہیے کہ معلومات میں اضافے کے لیے سوال کرے تاکہ اس کی علمی بصیرت میں اضافہ ہو۔ دوسرا وہ شخص جس میں فہم و بصیرت کی صلاحیت نہیں، اسے چاہیے کہ خواہ مخواہ سوالات کے چکر میں نہ پڑے بلکہ اپنے اوقات اللہ کی عبادت میں گزارے۔

٧٢٩٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيهَا لَيَالِيَ حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ، فَفَقَدُوا صَوْتَهُ لَيْلَةً فَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: «مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ، وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ، فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا [الصَّلَاةَ] الْمَكْتُوبَةَ». [راجع: ٧٣١]

[7290] حضرت زید بن ثابت ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مسجد میں چٹائی سے ایک حجرہ سا بنایا پھر رسول اللہ ﷺ نے چند راتیں اس میں نماز پڑھی حتی کہ بہت سے لوگ جمع ہو گئے (اور آپ کے ساتھ نماز ادا کرنے لگے)۔ ایک رات انھوں نے آپ ﷺ کی آواز نہ سنی تو انھوں نے سمجھا کہ آپ سو گئے ہیں، اس لیے کچھ صحابہ نے کھانسنا شروع کر دیا تاکہ آپ باہر تشریف لائیں۔ آپ نے فرمایا: ''میں تم لوگوں کے کام سے واقف تھا لیکن اس ڈر سے باہر نہیں آیا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر یہ (نماز تراویح) فرض ہو جائے، پھر تم اسے قائم نہ رکھ سکو گے۔ اے لوگو! یہ نماز تم اپنے گھروں میں پڑھا کرو کیونکہ فرض نماز کے علاوہ انسان کی سب سے افضل نماز اس کے گھر میں ہے۔''

فائدہ: مذکورہ واقعہ رمضان المبارک میں نماز تراویح کے متعلق ہے۔

٧٢٩١ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا، فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ غَضِبَ وَقَالَ: «سَلُونِي»، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَنْ أَبِي؟ قَالَ: «أَبُوكَ حُذَافَةُ»، ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَنْ أَبِي؟ فَقَالَ: «أَبُوكَ سَالِمٌ مَّوْلٰى شَيْبَةَ». فَلَمَّا رَأٰى عُمَرُ مَا بِوَجْهِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ: إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ. [راجع: ٩٢]

[7291]حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے چند اشیاء کے متعلق سوال کیا گیا جنھیں آپ نے پسند نہ فرمایا۔ جب لوگوں نے بہت زیادہ سوالات کرنا شروع کر دیے تو آپ ناراض ہوئے اور فرمایا: ''مجھ سے جو پوچھنا ہے پوچھو۔'' تب ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اللہ کے رسول! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا باپ حذافہ ہے۔'' پھر ایک دوسرا شخص کھڑا ہوا اور اس نے سوال کیا: ''میرے والد کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''تمھارے والد شیبہ کے آزاد کردہ غلام سالم ہیں۔'' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور پر غصے کے آثار محسوس کیے تو کہا: ہم اللہ عزوجل کے حضور (آپ کو غصہ دلانے سے) توبہ کرتے ہیں۔

٧٢٩٢ - حَدَّثَنَا مُوسٰى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ: اكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. فَكَتَبَ إِلَيْهِ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ»، وَكَتَبَ إِلَيْهِ: إِنَّهُ كَانَ يَنْهٰى عَنْ: قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ، وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ: عُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ، وَوَأْدِ الْبَنَاتِ، وَمَنْعٍ وَّهَاتِ. [راجع: ٨٤٤]

[7292]حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وراد سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ رسول اللہ ﷺ سے تم نے جو سنا ہے وہ مجھے لکھ بھیجیں۔ تو انھوں نے ان کی طرف لکھا کہ نبی ﷺ ہر نماز کے بعد کہتے تھے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہی اور تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔ اے اللہ! جس کو تو عطا کرے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جس سے تو روک لے اسے کوئی عطا نہیں کر سکتا اور کسی بزرگ کو اس کی بزرگی تیرے مقابلے میں کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی۔'' نیز لکھا کہ آپ ﷺ قیل و قال، کثرت سوال، مال کے ضیاع، ماؤں کی نافرمانی اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع فرماتے تھے اور اپنا حق محفوظ رکھنے، دوسروں کا حق روکنے سے بھی روکتے تھے۔

٧٢٩٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ [قَالَ]: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ: نُهِينَا عَنِ التَّكَلُّفِ.

[7293] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت عمر ؓ کے پاس تھے تو آپ نے فرمایا: ہمیں تکلف اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

فائدہ: امام بخاری ؒ کا اس سے مقصد یہ ہے کہ صحابی کا قول أُمِرْنَا اور نُهِينَا مرفوع حدیث کے حکم میں ہے اگرچہ اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا ذکر نہ ہو۔

٧٢٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ، وَذَكَرَ أَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا أُمُورًا عِظَامًا، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ، فَوَاللهِ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا»، قَالَ أَنَسٌ: فَأَكْثَرَ الْأَنْصَارُ الْبُكَاءَ، وَأَكْثَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَقُولَ: «سَلُونِي»، فَقَالَ أَنَسٌ: فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيْنَ مَدْخَلِي يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «النَّارُ»، فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ: مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «أَبُوكَ حُذَافَةُ». قَالَ: ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: «سَلُونِي سَلُونِي»، فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُولًا، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوْلٰى، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ

[7294] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک دن زوال آفتاب کے بعد باہر تشریف لائے۔ ظہر کی نماز ادا کی اور سلام پھیرنے کے بعد آپ منبر پر کھڑے ہوئے تو قیامت کا ذکر کیا اور بیان فرمایا کہ اس سے پہلے بڑے بڑے واقعات رونما ہوں گے، پھر فرمایا: ''تم میں سے جو شخص کسی چیز کے متعلق سوال کرنا چاہتا ہو تو اسے اجازت ہے۔ اللہ کی قسم! آج تم مجھ سے جو سوال بھی کرو گے میں تمھیں اس کا جواب دوں گا جب تک میں اس جگہ پر ہوں۔'' حضرت انس ؓ نے کہا کہ انصار بہت زیادہ رونے لگے لیکن رسول اللہ ﷺ بار بار یہی فرماتے تھے: ''مجھ سے پوچھو۔'' چنانچہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور پوچھا: اللہ کے رسول! میرا ٹھکانا کہاں ہو گا؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا ٹھکانا دوزخ ہے۔'' پھر حضرت عبداللہ بن حذافہ ؓ کھڑے ہوئے اور پوچھا: اللہ کے رسول! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تمھارے والد حذافہ ہیں۔'' پھر آپ مسلسل یہی کہتے رہے: ''مجھ سے سوال کرو، مجھ سے پوچھو۔'' آخر کار حضرت عمر ؓ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور کہا: ہم اللہ تعالیٰ سے اس کے رب ہونے کی حیثیت سے راضی ہیں، اسلام سے دین ہونے کے اعتبار سے خوش ہیں اور حضرت محمد ﷺ سے رسول ہونے کی حیثیت سے خوش ہیں۔ جب حضرت عمر ؓ نے یہ کہا تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے، پھر فرمایا:

هٰذَا الْحَائِطِ وَأَنَا أُصَلِّي، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ». [راجع: ٩٣]

''تم خوش ہوئے یا نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میرے سامنے ابھی ابھی اس دیوار کی جانب جنت اور دوزخ دونوں پیش کی گئیں جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ میں نے آج کی طرح خیر وشر کو کبھی نہیں دیکھا۔''

٧٢٩٥ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا نَبِيَّ اللهِ مَنْ أَبِي؟ قَالَ: «أَبُوكَ فُلَانٌ»، فَنَزَلَتْ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَسْـَٔلُوا۟ عَنْ أَشْيَآءَ﴾ اَلْآيَةَ [المائدة: ١٠١]. [راجع: ٩٣]

[7295] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا، ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے نبی! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا: ''تیرا باپ فلاں ہے'' پھر یہ آیت نازل ہوئی: ''اے ایمان والو! ایسی اشیاء کے متعلق مت سوال کرو (اگر انھیں ظاہر کر دیا جائے تو تمھیں برا لگے)۔''

٧٢٩٦ - **حَدَّثَنَا** الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتّٰى يَقُولُوا: هٰذَا اللهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ، فَمَنْ خَلَقَ اللهَ؟».

[7296] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ برابر سوالات کرتے رہیں گے حتی کہ یہ بھی کہہ دیں گے: یہ اللہ ہے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟''

٧٢٩٧ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى عَسِيبٍ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَسْأَلُوهُ، لَا يُسْمِعْكُمْ مَّا تَكْرَهُونَ، فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوحِ، فَقَامَ سَاعَةً يَنْظُرُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ

[7297] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ہمراہ مدینہ طیبہ کے کسی کھیت میں تھا جبکہ رسول اللہ ﷺ کھجور کی ایک شاخ کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ اس دوران میں آپ یہودیوں کے گروہ کے پاس سے گزرے تو ان میں سے کسی نے کہا: ان سے روح کے متعلق سوال کرو؟ لیکن دوسروں نے کہا: ان سے کچھ نہ پوچھو، ایسا نہ ہو کہ وہ ایسی بات سنا دیں جو تمھیں ناگوار ہو۔ آخر وہ آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے ابوالقاسم! ہمیں روح کے متعلق بتائیں۔ آپ

يُوحى إِلَيْهِ، فَتَأَخَّرْتُ عَنْهُ حَتَّى صَعِدَ الْوَحْيُ ثُمَّ قَالَ: ﴿وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلرُّوحِ قُلِ ٱلرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّى﴾ [الإسراء: ٨٥]. [راجع: ١٢٥]

ﷺ تھوڑی دیر کھڑے دیکھتے رہے۔ میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ میں تھوڑی دور ہٹ گیا یہاں تک کہ وحی کا نزول پورا ہو گیا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''یہ لوگ آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ آپ فرما دیں کہ روح میرے رب کا امر ہے۔''

(٤) بَابُ الْاقْتِدَاءِ بِأَفْعَالِ النَّبِيِّ ﷺ

باب:4- نبی ﷺ کے افعال کی پیروی کرنا

٧٢٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ» فَنَبَذَهُ، وَقَالَ: «إِنِّي لَنْ أَلْبَسَهُ أَبَدًا»، فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ». [راجع: ٥٨٦٥]

[7298] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی تو دوسرے لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی۔'' پھر آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: ''میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔'' تب دوسرے لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

(٥) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ وَالتَّنَازُعِ فِي الْعِلْمِ، وَالْغُلُوِّ فِي الدِّينِ وَالْبِدَعِ

باب:5- کسی امر میں تشدد اور سختی کرنا مکروہ ہے اسی طرح علمی بات میں فضول جھگڑا کرنا، دین میں غلو کرنا اور بدعتیں ایجاد کرنا منع ہے

لِقَوْلِهِ [تَعَالَى]: ﴿يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لَا تَغْلُوا۟ فِى دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْحَقَّ﴾ [النساء: ١٧١]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو اور حق کے سوا اللہ پر کچھ نہ کہو۔''

٧٢٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُوَاصِلُوا»، قَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: «إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي

[7299] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم پے در پے روزے نہ رکھا کرو۔'' صحابۂ کرام نے کہا: آپ بھی تو پے در پے روزے رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میں تمھارے جیسا نہیں ہوں۔ میں رات بسر کرتا ہوں میرا رب مجھے کھلا پلا دیتا ہے۔'' لیکن

وَيَسْقِينِي»، فَلَمْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ، قَالَ: فَوَاصَلَ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَيْنِ أَوْ لَيْلَتَيْنِ، ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ تَأَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُكُمْ»، كَالْمُنَكِّي لَهُمْ». [راجع: ١٩٦٥]

لوگ پے در پے روزے رکھنے سے باز نہ آئے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کے ساتھ پے در پے دو دن روزہ رکھا۔ پھر لوگوں نے چاند دیکھ لیا تو آپ نے فرمایا: ''اگر چاند نظر نہ آتا تو میں تمھیں مزید روزے رکھاتا۔'' آپ ﷺ کا مقصد انھیں سزا دینا تھا۔

٧٣٠٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى مِنْبَرٍ مِّنْ آجُرٍّ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيهِ صَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَقَالَ: وَاللهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ يُقْرَأُ إِلَّا كِتَابُ اللهِ، وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ، فَنَشَرَهَا فَإِذَا فِيهَا: أَسْنَانُ الْإِبِلِ، وَإِذَا فِيهَا: «الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِّنْ عَيْرٍ إِلَى كَذَا، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا»، وَإِذَا فِيهِ: ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، يَّسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا». وَإِذَا فِيهَا: «مَنْ وَّالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا». [راجع: ١١١]

[7300] یزید بن شریک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اینٹوں سے بنے ہوئے منبر پر کھڑے ہو کر ہمیں خطبہ دیا۔ ان کے پاس ایک تلوار تھی جس کے ساتھ صحیفہ لٹکا ہوا تھا۔ انھوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہمارے پاس کتاب اللہ کے علاوہ اور کوئی تحریر نہیں جسے پڑھا جا سکے مگر جو کچھ اس صحیفے میں ہے۔ پھر انھوں نے اسے کھولا تو اس میں دیت کے طور پر دیے جانے والے اونٹوں کی عمروں کا اندراج تھا۔ اور اس میں یہ بھی تھا: ''مدینہ طیبہ عیر پہاڑی سے لے کر فلاں پہاڑی تک حرم ہے۔ جس انسان نے اس میں کسی بدعت کو ایجاد کیا اس پر اللہ کی لعنت، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا۔'' اس میں یہ بھی تھا: ''مسلمانوں کی ذمہ داری ایک ہے۔ اسے ادنیٰ شخص بھی پورا کرنے کی کوشش کرے۔ جس کسی نے مسلمان کا عہد توڑا اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی۔'' اس میں یہ بھی تھا: ''جس نے اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے سے موالات کا تعلق قائم کیا اس پر بھی اللہ کی، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا۔''

فائدہ: اس میں بدعت کی اشاعت اور بدعتی کو اپنے ہاں جگہ دینے کی برائی اور گندگی کا بیان ہے، جو دین میں غلو اور حد

سے تجاوز کی ایک صورت ہے، اس لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔[1]

٧٣٠١ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا تَرَخَّصَ فِيهِ وَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَحَمِدَ اللهَ [وَأَثْنَى عَلَيْهِ] ثُمَّ قَالَ: «مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ؟ فَوَاللهِ إِنِّي أَعْلَمُهُمْ بِاللهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً». [راجع: ٦١٠١]

[7301] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے کوئی کام کیا جس میں لوگوں کے لیے رخصت کا پہلو تھا۔ اس کے باوجود کچھ لوگوں نے اس سے احتراز کیا۔ نبی ﷺ کو اس کی خبر ملی تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی، پھر فرمایا: ''ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو ایسی چیز سے پرہیز کرتے ہیں جو میں کرتا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں ایسے تمام لوگوں سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ جانتا ہوں اور ان سے زیادہ اپنے اندر خشیت رکھتا ہوں۔''

٧٣٠٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: كَادَ الْخَيِّرَانِ أَنْ يَهْلِكَا: أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، لَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَفْدُ بَنِي تَمِيمٍ أَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ التَّمِيمِيِّ الْحَنْظَلِيِّ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ، وَأَشَارَ الْآخَرُ بِغَيْرِهِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ: إِنَّمَا أَرَدْتَ خِلَافِي، فَقَالَ عُمَرُ: مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَرْفَعُوٓا۟ أَصْوَٰتَكُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿عَظِيمٌ﴾ [الحجرات: ٢، ٣]

[7302] حضرت ابن ابوملیکہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: قریب تھا کہ دو بہترین آدمی ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہلاک ہو جاتے۔ جس وقت نبی ﷺ کے پاس بنوتمیم کا وفد آیا تو ان میں سے ایک صاحب نے بنومجاشع میں سے اقرع بن حابس تمیمی حنظلی کو ان کا امیر بنانے کا مشورہ دیا جبکہ دوسرے نے اس کے علاوہ کسی اور کی طرف اشارہ کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کا مقصد صرف میری مخالفت کرنا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میری خواہش آپ کی مخالفت کرنا نہیں، پھر نبی ﷺ کی موجودگی میں دونوں بزرگوں کی آوازیں بلند ہو گئیں تو یہ آیت اتری: ''اے ایمان والو! تم اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کرو...... اجرِ عظیم ہے۔''

قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: فَكَانَ عُمَرُ بَعْدُ - وَلَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ عَنْ أَبِيهِ، يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ - إِذَا حَدَّثَ النَّبِيَّ ﷺ بِحَدِيثٍ حَدَّثَهُ كَأَخِي السِّرَارِ، لَمْ يُسْمِعْهُ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ.

ابن ابوملیکہ نے بیان کیا کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے تھے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اس آیت کے بعد یہ انداز تھا کہ وہ نبی ﷺ سے کوئی بات کرتے تو اتنی آہستگی سے جیسے کوئی کان میں بات کرتا ہے۔ وہ، آپ ﷺ کو نہ سنا سکتے حتی کہ آپ

[1] فتح الباري: 341/13.

[راجع: ٤٣٦٧]

دوبارہ پوچھتے (کیا کہا ہے؟) لیکن ابن زبیر اپنے نانا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ بات بیان نہیں کرتے تھے۔

٧٣٠٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ»، قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ، فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ»، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُولِي: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ»، فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا.

[راجع: ١٩٨]

[7303] ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیماری میں فرمایا: ''ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے جواب دیا: ابوبکر آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو (قراءت) نہیں سنا سکیں گے، لہذا آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: ''ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے حضرت حفصہ سے کہا: تم کہو کہ اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو (قراءت) نہیں سنا سکیں گے، اس لیے آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ تم حضرت یوسف علیہ السلام کو پھانسنے والی عورتیں معلوم ہوتی ہو۔ حضرت ابوبکر سے کہیں وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' بعد میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں پائی۔

٧٣٠٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: جَاءَ عُوَيْمِرٌ الْعَجْلَانِيُّ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَيَقْتُلُهُ، أَتَقْتُلُونَهُ بِهِ؟ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَهُ فَكَرِهَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا، فَرَجَعَ عَاصِمٌ فَأَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَرِهَ الْمَسَائِلَ، فَقَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللهِ لَآتِيَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، فَجَاءَ وَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى الْقُرْآنَ خَلْفَ

[7304] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: سیدنا عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ سیدنا عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے مرد کو پائے اور اسے قتل کر دے، کیا آپ لوگ اس (مقتول) کے بدلے میں اسے قتل کر دیں گے؟ اے عاصم! آپ رسول اللہ ﷺ سے میرے لیے یہ مسئلہ دریافت کریں۔ انھوں نے آپ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے اس طرح کے سوالات کو ناپسند فرمایا اور معیوب خیال کیا۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ

عَاصِمٍ، فَقَالَ لَهُ: «قَدْ أَنْزَلَ اللهُ فِيكُمْ قُرْآنًا»، فَدَعَا بِهِمَا فَتَقَدَّمَا فَتَلَاعَنَا، ثُمَّ قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا، فَفَارَقَهَا وَلَمْ يَأْمُرْهُ النَّبِيُّ ﷺ بِفِرَاقِهَا، فَجَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «انْظُرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ قَصِيرًا مِّثْلَ وَحَرَةٍ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ كَذَبَ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَعْيَنَ، ذَا أَلْيَتَيْنِ فَلَا أَحْسِبُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا». فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الْأَمْرِ الْمَكْرُوهِ. [راجع: ٤٢٣]

نے واپس آ کر انھیں بتایا کہ نبی ﷺ نے اس طرح کے سوالات کو ناپسند فرمایا ہے۔ حضرت عویمر ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! میں خود نبی ﷺ کے پاس جاتا ہوں، پھر وہ آئے جبکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم ؓ کے واپس جانے کے بعد قرآن کی آیات آپ پر نازل کر دی تھیں۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تمھارے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل کیا ہے۔'' پھر آپ نے دونوں (میاں بیوی) کو بلایا۔ وہ دونوں آئے اور لعان کیا۔ پھر عویمر نے کہا: اللہ کے رسول! اگر میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو میں نے اس پر جھوٹ بولا ہوگا، اس لیے انھوں نے فوری طور پر اپنی بیوی کو جدا کر دیا جبکہ نبی ﷺ نے جدا کرنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ پھر لعان کرنے والوں میں یہی طریقہ رائج ہو گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم دیکھتے رہو اگر اس عورت نے چھوٹے قد والا سرخ رنگ کا بچہ جنم دیا جیسے زمین کا کیڑا ہوتا ہے تو میں عویمر کو جھوٹا خیال کروں گا۔ اور اگر اس نے کالا، موٹی آنکھوں والا اور بھاری سرینوں والا بچہ جنا تو میں سمجھوں گا کہ عویمر سچا ہے۔'' پھر اس عورت نے مکروہ صورت کا بچہ جنم دیا، یعنی جس مرد سے بدنام ہوئی تھی اسی صورت کا بچہ پیدا ہوا۔

٧٣٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ النَّصْرِيُّ - وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِّنْ ذٰلِكَ- فَدَخَلْتُ عَلٰى مَالِكٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: انْطَلَقْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى عُمَرَ، أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَأُ فَقَالَ: هَلْ لَّكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا. فَقَالَ: هَلْ لَّكَ فِي عَلِيٍّ

[7305] حضرت مالک بن اوس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عمر ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ اتنے میں ان کے دربان حضرت یرفا آئے اور کہا: حضرت عثمان، عبدالرحمٰن، زبیر اور سعد ؓ اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں کیا انھیں اجازت دی جائے؟ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: ہاں، چنانچہ وہ سب لوگ اندر آ گئے، سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ پھر یرفا نے آ کر پوچھا: کیا حضرت عباس اور حضرت علی ؓ کو اندر آنے کی اجازت ہے؟ حضرت عمر ؓ نے دونوں کو اندر آنے کی اجازت دے دی۔

وَعَبَّاسٍ؟ فَأَذِنَ لَهُمَا، قَالَ الْعَبَّاسُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ الظَّالِمِ - اسْتَبَّا - فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ، فَقَالَ: اتَّئِدُوا، أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»، يُرِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَفْسَهُ؟ قَالَ الرَّهْطُ: [قَدْ] قَالَ ذٰلِكَ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلٰى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ، هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ. قَالَ عُمَرُ: فَإِنِّي مُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ، إِنَّ اللّٰهَ كَانَ خَصَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي هٰذَا الْمَالِ بِشَيْءٍ لَّمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ: ﴿مَا أَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَآ أَوْجَفْتُمْ﴾ الْآيَةَ [الحشر:٦]. فَكَانَتْ هٰذِهِ خَالِصَةً لِّرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. ثُمَّ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ، وَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ، فَعَمِلَ النَّبِيُّ ﷺ بِذٰلِكَ حَيَاتَهُ. أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ، هَلْ تَعْلَمُونَ ذٰلِكَ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ. ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ: أَنْشُدُكُمَا اللّٰهَ، هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ.

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المومنین! میرے اور اس ظالم کے درمیان فیصلہ کر دیں، پھر وہ دونوں آپس میں الجھ گئے اور ایک دوسرے سے تو تکار کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے کہا: امیر المومنین! ان کے درمیان فیصلہ کر کے ایک دوسرے سے راحت پہنچائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تھوڑا صبر کرو۔ میں تمھیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہے! کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو ترکہ چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے اس سے مراد خود اپنی ذات کریمہ لی تھی؟ ان حضرات نے کہا: واقعی آپ ﷺ نے یہ فرمایا تھا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں آپ لوگوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ لوگوں کو بھی معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب میں آپ لوگوں سے اس بارے میں گفتگو کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس مال فے میں اپنے رسول کے لیے ایک حصہ خاص کیا تھا جو اس نے آپ کے سوا کسی اور کو نہیں دیا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جو مال فے اللہ تعالیٰ نے ان میں سے اپنے رسول کو دیا، اس پر تم نے اونٹ گھوڑے نہیں دوڑائے...... آخر تک۔'' اس آیت کریمہ کے مطابق یہ مال خاص طور پر رسول اللہ ﷺ کے لیے تھا۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے اسے، آپ لوگوں کو نظر انداز کر کے، اپنے لیے جمع نہیں کیا اور نہ اسے اپنی ذاتی جائیداد ہی بنایا بلکہ آپ نے اسے تم لوگوں کو دیا اور سب میں تقسیم کر دیا یہاں تک کہ اس میں سے یہ مال باقی رہ گیا۔ نبی ﷺ اس میں سے اپنے اہل خانہ کا سالانہ خرچ دیتے تھے، پھر باقی

اپنے قبضے میں لے لیتے اور اسے بیت المال میں رکھ کر عام مسلمانوں کی ضروریات میں خرچ کرتے تھے۔ نبی ﷺ نے اپنی زندگی بھر یہی معمول بنائے رکھا۔ میں آپ حضرات کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تمھیں اس کا علم ہے؟ صحابۂ کرام نے کہا: ہاں (ہم سب جانتے ہیں)۔ پھر آپ نے حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میں آپ دونوں حضرات کو بھی اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ لوگ بھی اسے جانتے ہیں؟ انھوں نے کہا: ہاں (ہمیں اس کا علم ہے)۔

ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ نَبِيَّهُ ﷺ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَأَنْتُمَا حِينَئِذٍ - فَأَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ، فَقَالَ: - تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فِيهَا كَذَا، وَاللهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَّاشِدٌ تَابِعٌ لِّلْحَقِّ، ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ، فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا عَلٰى كَلِمَةٍ وَّاحِدَةٍ، وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ، جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ، وَأَتَانِي هٰذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا عَلٰى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ، تَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَبِمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ، وَبِمَا عَمِلْتُ فِيهَا، مُنْذُ وَلِيتُهَا، وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فِيهَا فَقُلْتُمَا: ادْفَعْهَا إِلَيْنَا بِذٰلِكَ، فَدَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ، أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ، هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذٰلِكَ؟ قَالَ الرَّهْطُ: نَعَمْ، فَأَقْبَلَ

(پھر آپ نے فرمایا:) اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو وفات دی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا جانشین ہوں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس مال کو اپنے قبضے میں لے کر اس میں وہی عمل کیا جو رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا اور تم دونوں اس وقت موجود تھے۔ آپ نے حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہو کر یہ بات کہی۔ اور آپ حضرات کا خیال تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان اموال میں ایسا ایسا کیا اور اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ اس معاملے میں سچے، نیک اور سب سے زیادہ حق کی پیروی کرنے والے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فوت کر لیا تو میں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ولی ہوں، اس طرح میں نے اس جائیداد کو اپنے قبضے میں دو سال تک رکھا اور اس میں رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے معمول کے مطابق عمل کرتا رہا۔ پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے اور آپ دونوں کا مطالبہ ایک تھا اور تمھارا کام بھی ایک ہی تھا، اے عباس! آپ اپنے بھتیجے کی وراثت لینے آئے اور علی رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کی طرف سے اپنی میراث لینے آئے۔ میں نے تم سے کہا: یہ جائیداد تقسیم تو نہیں ہو سکتی لیکن اگر تم چاہتے ہو تو میں تمھیں

عَلٰى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ، هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ، قَالَ: أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ؟ فَوَالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا. [راجع: ٢٩٠٤]

یہ دے دیتا ہوں اور تم پر اللہ کا عہد اور وعدہ ہے کہ اس میں وہی عمل کرو گے جو رسول اللہ ﷺ نے کیا اور جو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا اور میں نے کیا جب سے ولی بنا ہوں۔ اگر تمھیں یہ منظور نہ ہو تو پھر مجھ سے اس معاملے میں بات نہ کرو۔ اس وقت تم دونوں نے کہا تھا: ٹھیک ہے۔ اس شرط پر جائیداد ہمارے حوالے کر دیں۔ تب میں نے اس شرط پر وہ جائیداد تمھارے حوالے کر دی۔ اب میں تمھیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا میں نے اسی شرط پر جائیداد ان دونوں کے حوالے کی تھی؟ اس گروہ نے کہا: جی ہاں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا: میں تمھیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا میں نے اسی شرط پر جائیداد تمھارے حوالے کی تھی؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ حضرات مجھ سے اس کے علاوہ کوئی اور فیصلہ چاہتے ہیں؟ اس ذات کی قسم جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں! میں اس جائیداد میں اس کے علاوہ کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں ہوں یہاں تک کہ قیامت آ جائے۔ اگر آپ حضرات اس کا انتظام نہیں کر سکتے تو اسے میرے حوالے کر دو، میں تمھارے لیے اس کا بھی انتظام کر لوں گا۔

(٦) بَابُ إِثْمِ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا

باب: 6- اس شخص کا گناہ جو کسی بدعتی کو اپنے پاس ٹھہرائے

رَوَاهُ عَلِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

اس کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے ایک حدیث بیان کی ہے۔

٧٣٠٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: أَحَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ؟ قَالَ:

[7306] حضرت عاصم سے روایت ہے، انھوں نے کہا، میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ کو حرمت والا شہر قرار دیا ہے؟ انھوں نے فرمایا:

نَعَمْ: «مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا، لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا، مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ». [راجع: ١٨٦٧]

ہاں۔ (آپ نے فرمایا:) ''فلاں پہاڑی سے فلاں پہاڑی تک حرم ہے۔ اس علاقے کا درخت نہیں کاٹا جائے گا۔ جس نے اس کی حدود میں کسی بدعت کو رواج دیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔''

قَالَ عَاصِمٌ: فَأَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ: «أَوْ آوَى مُحْدِثًا».

(راویٔ حدیث) عاصم نے کہا: مجھے موسیٰ بن انس نے بتایا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بیان کیا تھا: ''یا کسی نے دین میں بدعت پیدا کرنے والے کو اپنے ہاں ٹھکانا دیا۔''

(٧) بَابُ مَا يُذْكَرُ مِنْ ذَمِّ الرَّأْيِ وَتَكَلُّفِ الْقِيَاسِ

باب: 7- رائے زنی اور خواہ مخواہ قیاس کرنے کی مذمت کا بیان

﴿وَلَا تَقْفُ﴾: لَا تَقُلْ ﴿مَا لَيْسَ لَكَ بِهِۦ عِلْمٌ﴾ [الإسراء: ٣٦].

ارشاد باری ہے: ''ایسی بات نہ کہو جس کا تمھیں علم نہ ہو۔'' ﴿لَا تَقْفُ﴾ کے معنی ہیں: لَا تَقُلْ، یعنی نہ کہو۔

٧٣٠٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: «حَجَّ عَلَيْنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ بَعْدَ أَنْ أَعْطَاكُمُوهُ انْتِزَاعًا، وَلٰكِنْ يَنْتَزِعُهُ مِنْهُمْ مَّعَ قَبْضِ الْعُلَمَاءِ بِعِلْمِهِمْ فَيَبْقَى نَاسٌ جُهَّالٌ يُسْتَفْتَوْنَ فَيُفْتُونَ بِرَأْيِهِمْ، فَيُضِلُّونَ وَيَضِلُّونَ».

[7307] حضرت عروہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما حج پر جاتے ہوئے ہمارے پاس سے گزرے تو میں نے انھیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اللہ تعالیٰ تمھیں علم دے کر پھر اسے یونہی نہیں چھین لے گا بلکہ علم اس طرح اٹھائے گا کہ علماء حضرات فوت ہو جائیں گے۔ ان کے ساتھ ہی علم اٹھ جائے گا، پھر جاہل لوگ رہ جائیں گے۔ ان سے فتویٰ لیا جائے گا تو وہ محض اپنی رائے سے فتویٰ دے کر دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے خود بھی گمراہ ہوں گے۔''

فَحَدَّثْتُ بِهِ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو حَجَّ بَعْدُ، فَقَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي! انْطَلِقْ إِلَى عَبْدِ اللهِ فَاسْتَثْبِتْ لِي مِنْهُ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْهُ، فَجِئْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ

عروہ کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے دوبارہ حج کیا تو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا: اے میرے بھانجے! تم عبداللہ

كَنَحْوِ مَا حَدَّثَنِي، فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا فَعَجِبَتْ، فَقَالَتْ: وَاللهِ لَقَدْ حَفِظَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو. [راجع: ١٠٠]

بن عمرو ؓ کے پاس جاؤ اور تم نے جو حدیث ان کے حوالے سے مجھے بیان کی تھی اس کی تحقیق کرو۔ میں ان کے پاس آیا اور ان سے پوچھا تو انھوں نے مجھ سے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح وہ پہلے بیان کر چکے تھے۔ پھر میں حضرت عائشہ ؓ کے پاس آیا اور انھیں اس کی خبر دی تو انھیں تعجب ہوا اور فرمایا: اللہ کی قسم! عبداللہ بن عمرو ؓ نے اس حدیث کو خوب یاد رکھا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں اس قسم کے قیاس اور رائے کی مذمت کی گئی ہے جو کتاب وسنت کے خلاف ہو، مروجہ فقہ میں سیکڑوں ایسے خود ساختہ مسائل موجود ہیں جو کتاب وسنت سے ٹکراتے ہیں اور واضح طور پر اس کے خلاف ہیں۔ اسی طرح رائے مذموم کے متعلق حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اصحاب رائے سے بچو کیونکہ وہ سنتوں کے دشمن ہیں۔ احادیث کو یاد رکھنے سے ان کی ہمتیں جواب دے گئیں تو انھوں نے رائے، عقل اور قیاس سے کام لینا شروع کر دیا، نتیجہ یہ نکلا کہ وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہی کے راستے پر لگا دیا۔[1]

٧٣٠٨ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ: هَلْ شَهِدْتَ صِفِّينَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَرَدَدْتُهُ، وَمَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا إِلَى أَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ غَيْرَ هٰذَا الْأَمْرِ. قَالَ: وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ: شَهِدْتُ صِفِّينَ، وَبِئْسَتْ صِفِّينُ. [راجع: ٣١٨١]

[7308] حضرت اعمش سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ابووائل سے پوچھا: کیا تم جنگ صفین میں شریک تھے؟ انھوں نے کہا: ہاں، پھر میں نے حضرت سہل بن حنیف ؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ دوسری سند سے مروی ہے کہ حضرت سہل بن حنیف فرماتے ہیں: اے لوگو! اپنے دین کے سلسلے میں اپنی رائے کو کمزور خیال کرو۔ بلاشبہ ابوجندل ؓ کے دن میں نے خود اپنے آپ کو دیکھا اگر مجھ میں طاقت ہوتی کہ میں رسول اللہ ﷺ کا حکم رد کر سکتا تو ضرور رد کر دیتا۔ ہم نے کسی مہم کو سر کرنے کے لیے جب اپنی تلواریں کندھوں پر رکھیں تو ان کی بدولت ہمیں آسانی مل جاتی جسے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے مگر اس مہم میں (ہم مشکل میں گرفتار رہے)۔ حضرت ابووائل نے کہا: میں صفین میں موجود تھا لیکن صفین کی لڑائی بہت بری تھی (جس میں مسلمان آپس میں کٹ مرے)۔

1. شرح اعتقاد أهل السنة: 138/1.

(٨) بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسْأَلُ مِمَّا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَيَقُولُ: «لَا أَدْرِي»، أَوْ لَمْ يُجِبْ حَتَّى يُنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، وَلَمْ يَقُلْ بِرَأْيٍ وَّلَا بِقِيَاسٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿بِمَآ أَرَىٰكَ ٱللَّهُ﴾ [النساء: ١٠٥]

باب : 8- نبی ﷺ سے اس چیز کے متعلق پوچھا جاتا جس کے متعلق وحی نہ اتری ہوتی تو آپ فرماتے: ''میں نہیں جانتا'' یا وحی اترنے تک خاموش رہتے کچھ جواب نہ دیتے۔ اپنی رائے اور قیاس سے کچھ نہ کہتے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ کی عطا کردہ بصیرت کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں۔''

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الرُّوحِ فَسَكَتَ حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَةُ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی ﷺ سے روح کے متعلق پوچھا گیا تو آپ خاموش رہے حتی کہ آیت نازل ہوئی۔

٧٣٠٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: مَرِضْتُ فَجَاءَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُنِي وَأَبُو بَكْرٍ، وَهُمَا مَاشِيَانِ، فَأَتَانِي وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: فَقُلْتُ: أَيْ رَسُولَ اللهِ - كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ قَالَ: فَمَا أَجَابَنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ. [راجع: ١٩٤]

[7309] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک دفعہ بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ یہ دونوں بزرگ پیدل چل کر آئے تھے۔ جب یہ حضرات میرے پاس پہنچے تو مجھ پر غشی طاری تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا، اس سے مجھے افاقہ ہوا تو میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! میں اپنے مال کے متعلق کس طرح فیصلہ کروں؟ میں اپنے مال کا کیا کروں؟ آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا حتی کہ میراث کی آیت نازل ہوئی۔

(٩) بَابُ تَعْلِيمِ النَّبِيِّ ﷺ أُمَّتَهُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِمَّا عَلَّمَهُ اللهُ، لَيْسَ بِرَأْيٍ وَّلَا تَمْثِيلٍ

باب: 9- نبی ﷺ نے اپنی امت کے مردوں اور عورتوں کو وہی تعلیم دی جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی تھی وہ رائے یا تمثیل پر مبنی نہ تھی

٧٣١٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ، فَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ نَّفْسِكَ يَوْمًا نَّأْتِيكَ فِيهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللهُ، فَقَالَ: «اجْتَمِعْنَ فِي يَوْمِ كَذَا وَكَذَا، فِي مَكَانِ كَذَا وَكَذَا»، فَاجْتَمَعْنَ، فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللهُ ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَّلَدِهَا ثَلَاثَةً إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ»، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ: يَا رَسُولَ اللهِ، اثْنَيْنِ؟ قَالَ: فَأَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: «وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ». [راجع: ١٠١]

[7310] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کی احادیث تو مرد حضرات ہی سنتے ہیں، آپ اپنی طرف سے ہمارے لیے بھی کوئی دن مقرر فرما دیں جس میں ہم آپ کے پاس آئیں اور آپ ہمیں وہ تعلیمات دیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم فلاں فلاں دن فلاں فلاں مقام پر جمع ہو جاؤ۔'' وہ عورتیں وہاں جمع ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لائے اور انھیں وہ تعلیمات دیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی تھیں، پھر آپ نے فرمایا: ''تم میں سے جو عورت اپنی زندگی میں اپنے تین بچے آگے بھیج دے گی تو وہ اس کے لیے دوزخ سے رکاوٹ بن جائیں گے۔ ان میں سے ایک خاتون نے کہا: اللہ کے رسول! دو بچوں کا بھی یہی حکم ہے؟ اس نے اس بات کو دو مرتبہ دہرایا۔ آپ نے فرمایا: ''دو بھی، دو بھی دو بھی (ان کا بھی یہی درجہ ہے)۔''

(١٠) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ يُقَاتِلُونَ».

باب: 10- نبی ﷺ کے فرمان: ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر ڈٹا رہے گا اور اس کا دفاع کرے گا'' کا بیان

وَهُمْ أَهْلُ الْعِلْمِ

امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا: اس سے مراد اہل علم کا گروہ ہے۔

٧٣١١ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ». [راجع: ٣٦٤٠]

[7311] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی اور وہ غالب ہی رہیں گے۔''

٧٣١٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَخْطُبُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَيُعْطِي اللهُ، وَلَنْ يَزَالَ أَمْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مُسْتَقِيمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ». [راجع: ٧١]

[7312]حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے خطبہ دیتے ہوئے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین میں سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔ میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں، عطا اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔ اس امت کا معاملہ ہمیشہ درست رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے یا اللہ کا امر آ پہنچے۔''

فائدہ: علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مختلف احادیث میں اس گروہ کے مختلف اوصاف بیان ہوئے ہیں، ان سے پتہ چلتا ہے کہ وہ گروہ اہل ایمان کی مختلف قسموں پر مشتمل ہوگا۔ ان میں میدان کارزار کے مجاہد، علمی میدان کے شہسوار، محدث، فقیہ اور مفسر، اخلاقیات میں ہراول دستہ، عبادت گزار، شب بیدار، نیکی کی راہ دکھانے والے، برائی سے روکنے والے، الغرض ہر قسم کے لوگ ہوں گے جو دین اسلام کی ہر پہلو سے خدمت کریں گے۔ ان کا ایک مقام میں اکٹھا ہونا بھی ضروری نہیں بلکہ وہ زمین کے کونے کونے میں رہتے ہوئے بھی دین کا دفاع کرتے رہیں گے۔ ممکن ہے قیامت کے قریب وہ ختم ہوتے ہوتے ایک ہی مقام پر جمع ہو جائیں، جب وہ ختم ہو جائیں گے تو قیامت آ جائے گی۔

(١١) بَابٌ: فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا﴾ [الأنعام: ٦٥]

باب: 11- ارشاد باری تعالیٰ: ''یا وہ تمھیں کئی فرقوں میں تقسیم کر دے'' کا بیان

وضاحت: اس عنوان سے امام بخاری رحمہ اللہ کا یہ مقصد معلوم ہوتا ہے کہ امت کا اجتماع صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ وہ کتاب و سنت کے راستے پر گامزن رہے۔ جب کتاب و سنت کے بجائے رائے اور قیاس سے مسائل حل کریں گے تو ان پر فرقہ بندی کا عذاب مسلط کر دیا جائے گا، پھر وہ آپس میں لڑتے جھگڑتے رہیں گے جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔ واللہ أعلم۔

٧٣١٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: لَمَّا نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ: ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰٓ أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ﴾، قَالَ: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ»، ﴿أَوْ مِن تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾، قَالَ: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ»، فَلَمَّا

[7313]حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ پر جب یہ آیت نازل ہوئی: ''کہہ دیجیے وہی قادر ہے کہ تم پر تمھارے اوپر سے عذاب بھیج دے۔'' تو آپ ﷺ نے دعا کی: ''اے اللہ! میں تیرے باعظمت چہرے کی پناہ میں آتا ہوں۔'' یا ''تمھارے پاؤں کے نیچے سے (عذاب آ جائے)'' تو اس مرتبہ، پھر آپ

نَزَلَتْ ﴿أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ﴾، قَالَ: «هَاتَانِ أَهْوَنُ، أَوْ أَيْسَرُ». [راجع: ٤٦٢٨]

نے دعا کی: ''اے اللہ! میں تیرے مبارک چہرے کی پناہ مانگتا ہوں۔'' پھر جب یہ الفاظ نازل ہوئے: ''یا تمھیں گروہوں میں تقسیم کر دے اور تمھارے بعض کو بعض کی لڑائی (کا مزہ) چکھائے۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دونوں آسان اور سہل ہیں۔''

فائدہ: ذکر کردہ آیت کریمہ میں عذاب کی تین اقسام کا ذکر ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں کیں۔ دو قبول فرمائیں اور ایک سے مجھے روک دیا: میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ قحط عام کے ذریعے سے میری امت ہلاک نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرما لیا۔ میں نے دعا کی کہ میری امت غرق کے ذریعے سے ہلاک نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بھی قبول فرما لیا۔ پھر میں نے دعا کی کہ آپس میں ان کی لڑائی اور اختلاف نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے اس سے مجھے روک دیا۔''[1]

(١٢) بَابُ مَنْ شَبَّهَ أَصْلًا مَّعْلُومًا بِأَصْلٍ مُّبَيَّنٍ، وَقَدْ بَيَّنَ النَّبِيُّ ﷺ حُكْمَهُمَا لِيُفْهِمَ السَّائِلَ

باب: 12- ایک معلوم امر کو دوسرے واضح امر سے تشبیہ دینا جبکہ ان دونوں کا حکم نبی ﷺ نے بیان فرما دیا ہوتا کہ سائل سمجھ جائے

وضاحت: امام بخاری رحمہ اللہ قیاس اور رائے کے مطلق طور پر منکر نہیں جیسا کہ علامہ عینی رحمہ اللہ نے تاثر دینے کی کوشش کی ہے بلکہ انھوں نے اس رائے اور قیاس کی مذمت ضرور کی ہے جو فاسد اور شرائط کے مطابق نہ ہو۔ ہاں، اگر کوئی مسئلہ قرآن و حدیث میں نہ ملتا ہو اور وہاں صحیح شرائط کے ساتھ قیاس کو استعمال کیا جائے تو امام بخاری رحمہ اللہ قطعاً اس کے منکر نہیں۔

٧٣١٤ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ، وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَمَا أَلْوَانُهَا؟»، قَالَ: حُمْرٌ قَالَ: «هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟»، قَالَ: إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا،

[7314] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میری بیوی کے ہاں سیاہ لڑکا پیدا ہوا ہے۔ میں نے اس کا انکار کر دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟'' اس نے کہا: جی ہاں! آپ نے پوچھا: ''ان کے رنگ کیسے ہیں؟'' اس نے کہا: وہ سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''ان میں کوئی بھورے رنگ کا بھی ہے؟'' اس نے کہا: جی ہاں، ان میں بھورے رنگ کے بھی

1 صحیح مسلم، الفتن، حدیث: 2890.

قَالَ: «فَأَنّٰى تُرٰى ذٰلِكَ جَاءَهَا؟»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! عِرْقٌ نَزَعَهَا، [قَالَ: «وَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ»]. وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الْاِنْتِفَاءِ مِنْهُ. [راجع: ٥٣٠٥]

ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تیرا کیا خیال ہے وہ رنگ کدھر سے آیا ہے؟'' اس نے کہا: اللہ کے رسول! کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ممکن ہے کہ اس (بچے) کا رنگ بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔'' آپ ﷺ نے اسے بچے کے انکار کرنے کی اجازت نہیں دی۔

٧٣١٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَحُجَّ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ، حُجِّي عَنْهَا، أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ، أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ؟»، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاقْضُوا اللهَ الَّذِي لَهُ فَإِنَّ اللهَ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ». [راجع: ١٨٥٢]

[7315] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہا: میری والدہ نے حج کرنے کی نذر مانی تھی لیکن وہ ادائیگی سے پہلے ہی فوت ہو گئی ہے۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں تم ان کی طرف سے حج کرلو، تمھارا کیا خیال ہے اگر تمھاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتیں؟'' اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر اس قرض کو بھی ادا کرو جو اللہ تعالیٰ کا ہے۔ بلاشبہ اللہ زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔''

(١٣) بَابُ مَا جَاءَ فِي اجْتِهَادِ الْقَضَاءِ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى

باب: 13- اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہدایات کے مطابق فیصلہ کرنے میں اجتہاد کرنا

لِقَوْلِهِ: ﴿وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ﴾ [المائدة: ٤٥]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔''

وَمَدَحَ النَّبِيُّ ﷺ صَاحِبَ الْحِكْمَةِ حِينَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا، وَلَا يَتَكَلَّفُ مِنْ قِبَلِهِ، وَمُشَاوَرَةِ الْخُلَفَاءِ وَسُؤَالِهِمْ أَهْلَ الْعِلْمِ.

نبی ﷺ نے اس صاحب حکمت انسان کی تعریف کی ہے جو حکمت کے مطابق فیصلے کرتا اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہے اور اپنی طرف سے کوئی تکلف نہیں کرتا، نیز خلفاء کا علماء سے مشورہ لینا اور ان سے دریافت کرنا۔

٧٣١٦ - حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا

[7316] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قابل رشک تو دو ہی آدمی ہیں: ایک وہ آدمی جسے اللہ نے مال دیا اور اسے راہ

حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَآخَرُ آتَاهُ اللهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا». [راجع: ٧٣]

حق میں لٹانے کی توفیق بھی دی اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت دی ہو پھر وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہے۔''

٧٣١٧ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: سَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ - وَهِيَ الَّتِي يُضْرَبُ بَطْنُهَا فَتُلْقِي جَنِينًا - فَقَالَ: أَيُّكُمْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِ شَيْئًا؟ فَقُلْتُ: أَنَا، فَقَالَ: مَا هُوَ؟ قُلْتُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «فِيهِ غُرَّةٌ: عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ»، فَقَالَ: لَا تَبْرَحْ حَتّٰى تَجِيئَنِي بِالْمَخْرَجِ فِيمَا قُلْتَ. [راجع: ٦٩٠٥]

[7317]حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کے املاص کے متعلق پوچھا...... اس سے مراد وہ عورت ہے جس کے پیٹ پر چوٹ لگا کر اس کا ناتمام بچہ ضائع کر دیا جائے...... انھوں نے فرمایا: کیا آپ لوگوں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق کوئی حدیث سنی ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ انھوں نے پوچھا: بتاؤ تم نے کیا سنا ہے؟ میں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''ایسی صورت میں ایک غلام یا لونڈی بطور تاوان دینی ہوگی۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمھاری خلاصی نہیں ہوگی جب تک اس حدیث پر کوئی گواہ پیش نہ کرو۔

٧٣١٨ - **فَخَرَجْتُ** فَوَجَدْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَجِئْتُ بِهِ فَشَهِدَ مَعِي أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «فِيهِ غُرَّةٌ: عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ».

[7318] حضرت مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ میں باہر نکلا تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ مل گئے۔ انھوں نے میرے ساتھ گواہی دی کہ انھوں نے بھی نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اس کی دیت لونڈی یا غلام ہے۔''

تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ. [راجع: ٦٩٠٦]

ابن ابو زناد نے اپنے باپ سے، انھوں نے حضرت عروہ سے، انھوں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرنے میں ہشام بن عروہ کی متابعت کی ہے۔

(١٤) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَتَتْبَعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ»

باب: 14- نبی ﷺ کے فرمان: ''تم پہلے لوگوں کے طریقوں کی ضرور پیروی کرو گے'' کا بیان

٧٣١٩ - **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ

[7319]حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک میری امت بھی پہلی امتوں

حَتّٰى تَأْخُذَ أُمَّتِي بِأَخْذِ الْقُرُونِ قَبْلَهَا شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ»، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَفَارِسَ وَالرُّومِ؟ فَقَالَ: «وَمَنِ النَّاسُ إِلَّا أُولٰئِكَ؟».

کی چال پر نہ چلے گی، بالشت کے ساتھ بالشت اور ہاتھ کے برابر ہاتھ کی پیروی کرے گی۔ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! پہلی امتوں سے کون مراد ہیں؟ پارسی اور رومی؟ آپ نے فرمایا: ''ان کے علاوہ اور کون ہو سکتے ہیں؟''

٧٣٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الصَّنْعَانِيُّ - مِنَ الْيَمَنِ - عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَتَتْبَعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا شِبْرًا، وَذِرَاعًا ذِرَاعًا، حَتّٰى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ»، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! اَلْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى؟ قَالَ: «فَمَنْ؟». [راجع: ٣٤٥٦]

[7320] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم پہلے لوگوں کے طریقوں کی ایسے پیروی کرو گے جیسے بالشت، بالشت کے برابر ہے اور ہاتھ ہاتھ کے برابر ہے یہاں تک کہ اگر وہ سانڈے کی بل میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم اس میں بھی ان کا اتباع کرو گے۔'' ہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! اس سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اور کون مراد ہو سکتے ہیں؟''

(١٥) بَابُ إِثْمِ مَنْ دَعَا إِلٰى ضَلَالَةٍ، أَوْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً

باب:15- اس شخص کا گناہ جو کسی گمراہی کی دعوت دے یا کوئی بری رسم قائم کرے

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾ اَلْآيَةَ [النحل: ٢٥]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''وہ ان لوگوں کا بھی بوجھ اٹھائیں گے جن کو انھوں نے بے علمی کی وجہ سے گمراہ کیا......''

٧٣٢١ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَيْسَ مِنْ نَّفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْهَا - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: مِنْ دَمِهَا - لِأَنَّهُ سَنَّ الْقَتْلَ أَوَّلًا». [راجع: ٣٣٣٥]

[7321] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بھی ظلم کے ساتھ قتل کیا جائے، اس کے قتل ناحق کا کچھ بوجھ حضرت آدم کے پہلے بیٹے پر بھی پڑے گا......'' بعض اوقات سفیان نے اس طرح بیان کیا: ''اس کے خون ناحق کا کچھ حصہ...... کیونکہ وہ پہلا شخص تھا جس نے سب سے پہلے قتل ناحق کا طریقہ جاری کیا۔''

فائدہ: حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے کا نام قابیل تھا جس نے اپنے بھائی ہابیل کو بلاوجہ قتل کیا تھا۔ زمین پر سب سے پہلے یہ قتل ناحق ہوا تھا، اس لیے قیامت تک جتنے بھی قتل ناحق ہوں گے ان سے برابر حصہ اس کے نامۂ اعمال میں بھی جمع کیا

جائے گا۔

(١٦) بَابُ مَا ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ وَحَضَّ عَلَى اتِّفَاقِ أَهْلِ الْعِلْمِ؛ وَمَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ الْحَرَمَانِ: مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ، وَمَا كَانَ بِهِمَا مِنْ مَّشَاهِدِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، وَمُصَلَّى النَّبِيِّ ﷺ وَالْمِنْبَرِ وَالْقَبْرِ

باب:16- نبی ﷺ نے علماء کے اتفاق کی جو ترغیب دی اور اس کا تذکرہ کیا، نیز علمائے حرمین، یعنی مکہ و مدینہ کے علماء کے اجماع کا بیان اور مکہ و مدینہ میں جو نبی ﷺ، مہاجرین اور انصار کے متبرک مقامات ہیں اور نبی ﷺ کے مصلی، منبر اور قبر کا بیان

٧٣٢٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ السَّلَمِيِّ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ، فَجَاءَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا، وَيَنْصَعُ طِيبُهَا». [راجع: ١٨٨٣]

[7322] حضرت جابر بن عبداللہ سلمی ؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کی اسلام پر بیعت کی، پھر مدینہ طیبہ میں اس کو سخت بخار نے آ لیا تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اللہ کے رسول! میری بیعت واپس لے لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انکار کر دیا۔ وہ پھر آیا اور کہنے لگا: میری بیعت فسخ کر دیں۔ آپ ﷺ نے پھر انکار کر دیا وہ پھر (تیسری مرتبہ) آیا اور کہا: میری بیعت توڑ دیں۔ تو آپ نے اس دفعہ بھی بیعت توڑنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد وہ دیہاتی مدینہ طیبہ سے نکل گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ طیبہ لوہار کی بھٹی کی طرح ہے جو میل کچیل کو دور کرتی ہے اور خالص لوہے کو رکھ لیتی ہے۔''

فائدہ: ہمارے رجحان کے مطابق خلاف شرع امور میں اہل حرمین کا اجماع کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ طالب حق کو ہمیشہ دلیل کی پیروی کرنی چاہیے، گو اس کے قائل تعداد میں تھوڑے ہی کیوں نہ ہوں۔ واللّٰہ أعلم.

٧٣٢٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ أُقْرِئُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَلَمَّا كَانَ آخِرُ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ، فَقَالَ

[7323] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کو پڑھایا کرتا تھا۔ جب وہ آخری حج آیا جو حضرت عمر ؓ نے کیا تھا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے منیٰ میں مجھ سے کہا: کاش تم امیر المومنین ؓ کو دیکھتے جب ان کے پاس ایک

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بِمِنًى: لَوْ شَهِدْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَتَاهُ رَجُلٌ، قَالَ: إِنَّ فُلَانًا يَقُولُ: لَوْ مَاتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لَبَايَعْنَا فُلَانًا، فَقَالَ عُمَرُ: لَأَقُومَنَّ الْعَشِيَّةَ فَأُحَذِّرُ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَغْصِبُوهُمْ، قُلْتُ: لَا تَفْعَلْ، فَإِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ يَغْلِبُونَ عَلٰى مَجْلِسِكَ، فَأَخَافُ أَنْ لَّا يُنَزِّلُوهَا عَلٰى وَجْهِهَا فَيُطِيرُ بِهَا كُلُّ مُطِيرٍ، فَأَمْهِلْ حَتّٰى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ دَارَ الْهِجْرَةِ وَدَارَ السُّنَّةِ، فَتَخْلُصَ بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَيَحْفَظُوا مَقَالَتَكَ وَيُنَزِّلُوهَا عَلٰى وَجْهِهَا، فَقَالَ: وَاللهِ لَأَقُومَنَّ بِهِ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، فَكَانَ فِيمَا أُنْزِلَ آيَةُ الرَّجْمِ.

[راجع: ٢٤٦٢]

آدمی آیا اور کہنے لگا: فلاں شخص کہتا ہے: اگر امیر المومنین کا انتقال ہو گیا تو ہم فلاں آدمی کی بیعت کر لیں گے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آج شام کو خطبہ دوں گا اور ان لوگوں کو تنبیہ کروں گا جو مسلمانوں کا حق غصب کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا: آپ ایسا نہ کریں کیونکہ موسم حج میں ہر قسم کے جاہل اور رذیل لوگ جمع ہوتے ہیں، ایسے لوگ آپ کی مجلس میں جمع ہوں گے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ آپ کے خطبے کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکیں گے اور اسے منہ در منہ اڑاتے پھریں گے، اس لیے ابھی آپ رک جائیں۔ جب آپ مدینہ طیبہ پہنچیں جو دار ہجرت اور دار سنت ہے تو وہاں آپ کے مخاطب رسول اللہ کے صحابۂ کرام مہاجرین اور انصار ہوں گے۔ وہ آپ کی بات کو یاد رکھیں گے اور اس کا مطلب بھی ٹھیک طور پر بیان کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں مدینہ طیبہ پہنچ کر سب سے پہلے یہی خطبہ دوں گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: پھر ہم مدینہ طیبہ آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو سچا رسول بنا کر حق کے ساتھ مبعوث کیا اور آپ پر قرآن نازل کیا، اس قرآن میں رجم کی آیت بھی تھی۔

فائدہ: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد اگر اہل مدینہ کسی مسئلے پر اتفاق کر لیں تو ان کی بات دوسروں کے مقابلے میں زیادہ وزنی ہوگی، ہاں اگر نص صریح کے خلاف اجماع ہوا تو اس کی کوئی حیثیت نہیں۔[1]

٧٣٢٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ، فَتَمَخَّطَ فَقَالَ: بَخٍ بَخٍ، أَبُو هُرَيْرَةَ يَتَمَخَّطُ فِي

[7324] حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے جبکہ انھوں نے کتان کے دو کپڑے پہن رکھے تھے جنھیں سرخ مٹی میں رنگا گیا تھا۔ انھوں نے ان کپڑوں میں ناک صاف کی اور کہا:

[1] فتح الباري: 375/13.

الْكَتَّانِ؟ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ مَغْشِيًّا عَلَيَّ، فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي وَيُرَى أَنِّي مَجْنُونٌ وَمَا بِي [مِنْ] جُنُونٍ، مَا بِي إِلَّا الْجُوعُ.

تعجب ہے کہ ابو ہریرہ کتان کے کپڑوں میں ناک صاف کر رہا ہے، حالانکہ میں نے ایک وقت خود کو دیکھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے منبر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے درمیان بے ہوش پڑا ہوتا تھا اور گزرنے والا آتا تو میری گردن پر اپنا پاؤں رکھتا اور گمان کرتا کہ میں مجنوں اور دیوانہ ہوں، حالانکہ مجھے جنون نہ تھا بلکہ بھوک کی وجہ سے دیوانہ وار گر پڑتا تھا۔

٧٣٢٥ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَشَهِدْتَّ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْلَا مَنْزِلَتِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُّهُ مِنَ الصِّغَرِ، فَأَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ - وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً - ثُمَّ أَمَرَ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَ النِّسَاءُ يُشِرْنَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ، فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَتَاهُنَّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٩٨]

[7325] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ان سے پوچھا گیا: کیا تم نبی ﷺ کے ہمراہ عید میں حاضر تھے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں میں اس وقت کم سن تھا۔ اگر میں آپ ﷺ کا تعلق دار نہ ہوتا تو بچپن کے باعث حاضر نہ ہوسکتا۔ آپ ﷺ گھر سے نکل کر اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس ہے۔ وہاں آپ نے نماز عید پڑھائی، پھر خطبہ دیا...... انھوں نے اذان اور اقامت کا ذکر نہیں کیا۔ ... پھر آپ نے صدقہ دینے کا حکم دیا تو عورتیں اپنے کانوں اور گریبانوں کی طرف ہاتھ بڑھانے لگیں۔ آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ عورتوں کے پاس آئے۔ پھر وہ (ان سے صدقات لے کر) نبی ﷺ کے پاس واپس چلے گئے۔

٧٣٢٦ - **حَدَّثَنَا** أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ مَاشِيًا وَرَاكِبًا. [راجع: ١١٩١]

[7326] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ قباء بستی میں پیدل اور سوار تشریف لاتے تھے۔

فائدہ: قباء مدینہ طیبہ کے نزدیک وہ بستی ہے جہاں آپ نے بوقت ہجرت نزول اجلال فرمایا تھا۔ اس بستی کی مسجد بھی ایک تاریخی جگہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ بچشم خود اس کا ملاحظہ فرماتے۔ کبھی پیدل اور کبھی سوار ہو کر وہاں تشریف لے جاتے۔ یہ قدر و منزلت مدینہ طیبہ کے مقامات کے علاوہ کسی اور جگہ کو نصیب نہیں ہوئی۔ واللہ أعلم.

٧٣٢٧ - **حَدَّثَنَا** عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو

[7327] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے

أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: اِدْفِنِّي مَعَ صَوَاحِبِي، وَلَا تَدْفِنِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْبَيْتِ، فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُزَكَّى. [راجع: ١٣٩١]

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا: مجھے میری سہیلیوں کے ساتھ دفن کرنا۔ نبی ﷺ کے ہمراہ مجھے حجرے میں مت دفن کرنا کیونکہ میں یہ پسند نہیں کرتی کہ مجھے (دیگر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے) زیادہ بلند مرتبہ خیال کیا جائے۔

٧٣٢٨ - وَعَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ: ائْذَنِي لِي أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ، فَقَالَتْ: إِي وَاللهِ، قَالَ: وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرْسَلَ إِلَيْهَا مِنَ الصَّحَابَةِ، قَالَتْ: لَا وَاللهِ، لَا أُوثِرُهُمْ بِأَحَدٍ أَبَدًا.

[7328] حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا کہ وہ مجھے اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت دیں، ام المومنین نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہاں میں ان کو اجازت دیتی ہوں۔ راویٔ حدیث کہتا ہے: پہلے جب کوئی صحابی ان سے وہاں دفن ہونے کی اجازت مانگتا تو فرماتیں: اللہ کی قسم! میں ان کے ساتھ کسی اور کو دفن نہیں ہونے دوں گی۔

٧٣٢٩ - حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ.

[7329] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز عصر ادا فرماتے، پھر عوالی مدینہ میں تشریف لاتے جبکہ سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔

وَزَادَ اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ: وَبُعْدُ الْعَوَالِي أَرْبَعَةُ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةٌ. [راجع: ٥٤٨]

(راویٔ حدیث) لیث نے یونس سے بیان کیا کہ عوالی مدینہ طیبہ سے تین یا چار میل دور ہیں۔

٧٣٣٠ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجُعَيْدِ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ مُدًّا وَثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ وَقَدْ زِيدَ فِيهِ.

[7330] حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہا کرتے تھے: نبی ﷺ کے زمانے میں ایک صاع تمھارے رائج کردہ ایک مد اور تہائی مد کے برابر تھا جبکہ اب اس میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

سَمِعَ الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْجُعَيْدَ. [راجع: ١٨٥٩]

(امام بخاری فرماتے ہیں:) قاسم بن مالک نے جعید سے سنا ہے۔

٧٣٣١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ،

[7331] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ»، يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ. [راجع: ٢١٣٠]

ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! اہل مدینہ کے پیمانے میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! ان کے صاع اور مد میں بھی برکت عنایت کر۔''

٧٣٣٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ الْيَهُودَ جَاؤُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيبًا، حَيْثُ تُوضَعُ الْجَنَائِزُ عِنْدَ الْمَسْجِدِ. [راجع: ١٣٢٩]

[7332] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ یہودی، نبی ﷺ کے پاس ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر آئے جنھوں نے آپس میں زنا کا ارتکاب کیا تھا۔ آپ ﷺ نے انھیں رجم کر دینے کا حکم دیا تو انھیں مسجد کے پاس اس جگہ رجم کیا گیا جہاں جنازے رکھے جاتے ہیں۔

فائدہ: امام بخاری ؒ کا مقصد یہ ہے کہ مسجد کے قریب مذکورہ مقام بھی تاریخی طور پر متبرک ہے کیونکہ آپ جنازے کی نماز اسی مقام پر پڑھایا کرتے تھے، اس وجہ سے اسے تاریخی حیثیت حاصل ہے۔

٧٣٣٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ، فَقَالَ: «هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، اَللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا».

[7333] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک دفعہ احد پہاڑ ظاہر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ اے اللہ! حضرت ابراہیم ؑ نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ طیبہ کے دونوں کناروں کی درمیانی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔''

تَابَعَهُ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي: «أُحُدٌ».

احد پہاڑ کے متعلق حضرت سہل ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کرنے میں حضرت انس ؓ کی متابعت کی ہے۔

٧٣٣٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّهُ كَانَ بَيْنَ جِدَارِ الْمَسْجِدِ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ وَبَيْنَ الْمِنْبَرِ مَمَرُّ الشَّاةِ. [راجع: ٤٩٦]

[7334] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کی قبلے والی دیوار اور منبر کے درمیان ایک بکری گزرنے کی جگہ تھی۔

٧٣٣٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

[7335] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں

الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ خُبَيْبِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلٰى حَوْضِي». [راجع: ١١٩٦]

نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے گھر اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہوگا۔''

٧٣٣٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَابَقَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ الْخَيْلِ فَأُرْسِلَتِ الَّتِي ضُمِّرَتْ مِنْهَا - وَأَمَدُهَا إِلَى الْحَفْيَاءِ - إِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ، وَالَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ - أَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ - إِلٰى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ. [راجع: ٤٢٠]

[7336] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے گھوڑوں کی دوڑ کرائی۔ جو گھوڑے مقابلے کے لیے تیار کردہ تھے انھیں دوڑ کے لیے چھوڑا گیا تو ان کے دوڑنے کا میدان مقام حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک تھا اور جو تیار شدہ نہ تھے ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنو زریق تک تھی۔ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں میں شامل تھے جنھوں نے اس مقابلے میں حصہ لیا تھا۔

٧٣٣٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ لَّيْثٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ ح: [وَ]حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى وَابْنُ إِدْرِيسَ وَابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ عَلٰى مِنْبَرِ النَّبِيِّ ﷺ.

[راجع: ٤٦١٩]

[7337] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کے منبر پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو (خطبہ دیتے ہوئے) سنا۔

٧٣٣٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ: أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ خَطِيبًا عَلٰى مِنْبَرِ النَّبِيِّ ﷺ.

[7338] حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کے منبر شریف پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔

٧٣٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ: أَنَّ هِشَامَ ابْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ يُوضَعُ لِي وَلِرَسُولِ اللهِ ﷺ هٰذَا الْمِرْكَنُ

[7339] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میرے لیے اور رسول اللہ ﷺ کے لیے یہ بڑا برتن رکھا جاتا تھا اور ہم دونوں اس میں سے اکٹھے غسل کرتے تھے۔

فَنَشْرَعُ فِيهِ جَمِيعًا . [راجع: ٢٥٠]

٧٣٤٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: حَالَفَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ الْأَنْصَارِ وَقُرَيْشٍ فِي دَارِي الَّتِي بِالْمَدِينَةِ . [راجع: ٢٢٩٤]

[7340] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے انصار اور قریش کے درمیان میرے گھر میں بھائی چارہ کرایا تھا جو مدینہ طیبہ میں ہے۔

٧٣٤١ - وَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ . [راجع: ١٠٠١]

[7341] اور آپ ﷺ نے قبائل بنو سلیم کے خلاف مہینہ بھر قنوت کی جس میں ان پر بددعا کی تھی۔

٧٣٤٢ - حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لِي: انْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَسْقِيَكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَتُصَلِّي فِي مَسْجِدٍ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَأَسْقَانِي سَوِيقًا، وَأَطْعَمَنِي تَمْرًا، وَصَلَّيْتُ فِي مَسْجِدِهِ . [راجع: ٣٨١٤]

[7342] حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں مدینہ طیبہ آیا تو مجھے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ملے اور انھوں نے مجھے کہا: تم میرے گھر چلو میں تمھیں اس پیالے میں پانی پلاؤں گا جس میں رسول اللہ ﷺ نے پانی پیا تھا اور اس مسجد میں نماز پڑھو گے جس میں رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا کی تھی۔ پھر میں ان کے ساتھ گیا تو انھوں نے مجھے ستو پلائے اور کھجوریں کھلائیں، نیز میں نے ان کی مسجد میں نماز بھی ادا کی۔

٧٣٤٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي وَهُوَ بِالْعَقِيقِ أَنْ صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ، وَقُلْ: عُمْرَةٌ وَحَجَّةٌ».

[7343] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھ سے نبی ﷺ نے بیان فرمایا: ''آج رات میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا جبکہ میں وادیٔ عقیق میں تھا۔ اس نے کہا: آپ اس بابرکت وادی میں نماز پڑھیں اور کہیں کہ میں عمرہ اور حج دونوں کی نیت کرتا ہوں۔''

وَقَالَ هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: «عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ». [راجع: ١٥٣٤]

ایک روایت کے الفاظ اس طرح ہیں: ''عمرہ حج میں داخل ہے۔''

٧٣٤٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

[7344] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اہل نجد کے لیے مقام قرن، اہل شام کے لیے مقام

وَقَّتَ النَّبِيُّ ﷺ قَرْنًا لِأَهْلِ نَجْدٍ، وَالْجُحْفَةَ لِأَهْلِ الشَّامِ، وَذَا الْحُلَيْفَةِ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ، قَالَ: سَمِعْتُ هٰذَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَبَلَغَنِي: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ»، وَذُكِرَ الْعِرَاقُ فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ عِرَاقٌ يَوْمَئِذٍ.

جحفہ اور اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر کیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ تو میں نے خود نبی ﷺ سے سنا ہے، البتہ مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اہل یمن کے لیے یلملم میقات ہے۔'' ان کے سامنے عراق کا ذکر کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: اس وقت عراق نہیں تھا۔

٧٣٤٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ أُرِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ. [راجع: ٤٨٣]

[7345] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ کو ایک خواب دکھایا گیا جبکہ آپ مقام ذوالحلیفہ میں محو استراحت تھے۔ آپ سے کہا گیا: بلاشبہ آپ بابرکت وادی میں ہیں۔

(١٧) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ ٱلْأَمْرِ شَىْءٌ﴾ [آل عمران: ١٢٨]

باب: 17- ارشاد باری تعالیٰ: ''(اے نبی!) آپ کا اس معاملے میں کوئی اختیار نہیں'' کا بیان

٧٣٤٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ - وَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ - قَالَ: «اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ»، فِي الْأَخِيرَةِ، ثُمَّ قَالَ: «اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا». فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ ٱلْأَمْرِ شَىْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَٰلِمُونَ﴾ [آل عمران: ١٢٨].
[راجع: ٤٠٦٩]

[7346] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نماز فجر میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے: ''اے اللہ! ہمارے رب! تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں۔'' یعنی آخری رکعت میں، پھر کہتے: ''اے اللہ! فلاں اور فلاں کو اپنی رحمت سے دور کر دے۔'' اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''آپ کو اس معاملے میں کوئی اختیار نہیں، اللہ ان کی توبہ قبول کرے یا انھیں عذاب دے۔ بلاشبہ وہ ظالم ہیں۔''

(١٨) بَابُ [قَوْلِهِ تَعَالَى] ﴿وَكَانَ ٱلْإِنسَٰنُ أَكْثَرَ شَىْءٍ جَدَلًا﴾ [الكهف: ٥٤]

باب: 18- ارشاد باری تعالیٰ: ''انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے'' کا بیان

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تُجَٰدِلُوٓاْ أَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اور تم اہل کتاب سے احسن

إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ [العنكبوت: ٤٦].

انداز ہی سے بحث وتکرار کرو۔''

٧٣٤٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ ابْنُ حُسَيْنٍ: أَنَّ حُسَيْنَ ابْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ - بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ - فَقَالَ لَهُمْ: «أَلَا تُصَلُّونَ؟» فَقَالَ عَلِيٌّ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا، فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ قَالَ لَهُ ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ شَيْئًا، ثُمَّ سَمِعَهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَهُوَ يَقُولُ: ﴿وَكَانَ الْإِنسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾.

[7347] حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ رات کے وقت ان کے پاس اور سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لے گئے تو ان سے فرمایا: ''تم (رات کو) نماز کیوں نہیں پڑھتے؟'' حضرت علی ؓ کہتے ہیں: میں نے کہا: اللہ کے رسول! ہماری ارواح اللہ کے ہاتھ میں ہیں، وہ جب ہمیں اٹھانا چاہتا ہے ہم اٹھتے ہیں۔ جس وقت حضرت علی ؓ نے یہ جواب دیا تو رسول اللہ ﷺ واپس چلے گئے اور انھیں کچھ جواب نہ دیا۔ پھر انھوں نے آپ کو سنا جب آپ اپنی پشت پھیر کر واپس جا رہے تھے اور اپنی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے کہہ رہے تھے: ''انسان تمام چیزوں سے زیادہ جھگڑالو ہے۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: يُقَالُ: مَا أَتَاكَ لَيْلًا فَهُوَ طَارِقٌ، وَيُقَالُ: الطَّارِقُ: النَّجْمُ، وَالثَّاقِبُ: الْمُضِيءُ. يُقَالُ: أَثْقِبْ نَارَكَ، لِلْمُوقِدِ. [راجع: ١١٢٧]

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) نے کہا: جو رات کے وقت تیرے پاس آئے وہ طارق ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ طارق ستارہ ہے۔ اور ثاقب کے معنی ہیں: روشنی کرنے والا۔ آگ سلگانے والے کو کہا جاتا ہے: آگ روشن کر دو۔

٧٣٤٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [قَالَ:] بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ»، فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ يَهُودَ! أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا»، فَقَالُوا: بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، قَالَ: فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ذٰلِكَ أُرِيدُ، أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا»،

[7348] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ ہم مسجد میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''یہودیوں کے پاس چلیں۔'' تو ہم آپ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ جب ہم ان کے مدرسہ ''بیت المدراس'' پہنچے تو نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر انھیں آواز دی اور فرمایا: ''اے یہودیوں کی جماعت! مسلمان ہو جاؤ تو سلامتی سے رہو گے۔'' انھوں نے کہا: ابوالقاسم! آپ نے تبلیغ کر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: ''میں یہی

فَقَالُوا: قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ذٰلِكَ أُرِيدُ»، ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ. فَقَالَ: «اعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَأَنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ، وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ».

[راجع: ٣١٦٧]

چاہتا ہوں کہ تم مسلمان ہو جاؤ تو سلامتی سے رہو گے۔" انھوں نے کہا: ابوالقاسم! آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: "میں یہی چاہتا ہوں۔" پھر آپ نے تیسری بار یہی بات کہی اور فرمایا: "یقین کرو کہ ساری زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تمھیں اس زمین سے جلاوطن کروں، لہٰذا تم میں سے اگر کوئی اپنی جائیداد کے عوض میں کوئی قیمت پاتا ہو تو اسے فروخت کر دے بصورت دیگر یقین کر لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ (تمھیں یہ زمین چھوڑنی ہو گی)۔"

(١٩) بَابُ [قَوْلِهِ تَعَالَى] ﴿وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا﴾ [البقرة: ١٤٣]، وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ وَهُمْ أَهْلُ الْعِلْمِ

باب: 18- ارشاد باری تعالیٰ: "اور اسی طرح ہم نے تمھیں افضل امت بنایا ہے" نیز نبی ﷺ نے جماعت کو لازم پکڑنے کا جو حکم دیا ہے تو اس سے مراد اہل علم کی جماعت ہے، کا بیان

٧٣٤٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُجَاءُ بِنُوحٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ يَا رَبِّ، فَتُسْأَلُ أُمَّتُهُ: هَلْ بَلَّغَكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِيرٍ، فَيَقُولُ: مَنْ شُهُودُكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ، فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُونَ»، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ﴿وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا﴾ قَالَ: عَدْلًا، ﴿لِّتَكُونُوا۟ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ وَيَكُونَ ٱلرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ [البقرة: ١٤٣].

[7349] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام کو لایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا: کیا تم نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے: ہاں، اے ہمارے رب! پھر ان کی امت سے سوال کیا جائے گا: کیا انھوں نے تمھیں اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا؟ تو وہ جواب دیں گے: ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: (اے نوح!) تمھارے گواہ کون ہیں؟ وہ کہیں گے: حضرت محمد ﷺ اور ان کی امت میرے گواہ ہیں، پھر تمھیں لایا جائے گا اور تم لوگ (ان کے حق میں) گواہی دو گے۔" پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "اسی طرح ہم نے تمھیں افضل امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر حق کی گواہی دو اور رسول تم پر گواہ بنے۔" وسطاً سے مراد

عدلاً ہے۔

وعَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا. [راجع: ٣٣٣٩]

جعفر بن عون نے حضرت اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

(٢٠) بَابٌ: إِذَا اجْتَهَدَ الْعَامِلُ أَوِ الْحَاكِمُ فَأَخْطَأَ خِلَافَ الرَّسُولِ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ، فَحُكْمُهُ مَرْدُودٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ»

باب: 20- جب کوئی کارندہ یا حاکم اجتہاد کرے اور لاعلمی میں حکم رسول کے خلاف کر جائے تو اس کا فیصلہ مردود ہے کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جو کوئی ایسا عمل کرے جس کے متعلق ہمارا کوئی حکم نہیں تھا تو وہ عمل مردود ہے۔''

٧٣٥٠، ٧٣٥١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَخِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ [بْنِ بِلَالٍ]، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ وَاسْتَعْمَلَهُ عَلٰى خَيْبَرَ، فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ كَذَا؟»، قَالَ: لَا، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا لَنَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَفْعَلُوا، وَلٰكِنْ مِثْلًا بِمِثْلٍ، أَوْ بِيعُوا هٰذَا وَاشْتَرُوا بِثَمَنِهِ مِنْ هٰذَا، وَكَذٰلِكَ الْمِيزَانُ». [راجع: ٢٢٠١، ٢٢٠٢]

[7351,7350] حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلۂ بنو عدی کے ایک شخص کو خیبر کا عامل بنا کر بھیجا تو وہ بہت عمدہ قسم کی کھجوریں لے کر آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا خیبر کی تمام کھجوریں اسی طرح کی ہیں؟'' اس نے کہا: نہیں، اے اللہ کے رسول! ہم اس قسم کی عمدہ کھجور کا ایک صاع ردی کھجور کے دو صاع کے عوض خرید لیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا نہ کرو بلکہ برابر برابر میں خریدو، یا ردی کھجور نقد فروخت کرو، پھر یہ عمدہ کھجور اس قیمت کے عوض خرید کرو۔ تولی جانے والی دیگر اشیاء کی خرید و فروخت بھی اسی طرح کیا کرو۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی نے سنت کے خلاف فیصلہ کیا ہے، خواہ وہ جہالت یا غلطی کی وجہ سے ہو تو حق واضح ہونے کے بعد اس سے رجوع ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے کتنے فیصلے ایسے ہیں کہ حق معلوم ہونے کے بعد انھوں نے رجوع کیا اور اپنے غلط موقف سے دست برداری

اختیار کی۔

(٢١) بَابُ أَجْرِ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ

باب: 21- حاکم جب اجتہاد کرے، خواہ غلط ہو یا صحیح تو اس کے ثواب کا بیان

٧٣٥٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ».

[7352] حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جب حاکم اپنے اجتہاد سے کوئی فیصلہ کرے پھر وہ فیصلہ صحیح ہو تو اسے دوگنا ثواب ملتا ہے اور اگر فیصلہ کرتے وقت اجتہاد کرے اور غلط کر جائے تو اسے صرف ایک اجر و ثواب ہوتا ہے۔“

قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ: هٰكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

راوی کہتا ہے: میں نے یہ حدیث ابوبکر بن عمرو بن حزم سے بیان کی تو انھوں نے کہا: مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

عبدالعزیز بن مطلب نے عبداللہ بن ابوبکر سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کیا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حق ایک ہی امر ہوتا ہے۔ اس کو تلاش کرنے میں اگر خطا ہو جائے تو تلاش حق کا ثواب ضائع نہیں ہوگا۔ یہ اس صورت میں ہے جب مجتہد تلاش حق کے وقت جان بوجھ کر نص صریح یا اجماع امت کی خلاف ورزی نہ کرے۔ اگر اس نے جان بوجھ کر خلاف ورزی کی تو وہ گناہ گار بھی ہوگا اور قابل اعتبار بھی نہیں رہے گا۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قاضی کو مجتہد ہونا چاہیے۔ مقلد کی قضا جائز نہیں کیونکہ مقلد آدمی اپنے امام کے قول کو اختیار کرتا ہے، وہ اس خول سے باہر نہیں نکلتا، جبکہ دلیل معلوم ہو جانے کے بعد اس کی پیروی ضروری ہے، خواہ وہ اس کے امام کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

(٢٢) بَابُ الْحُجَّةِ عَلٰى مَنْ قَالَ : إِنَّ أَحْكَامَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ ظَاهِرَةً وَمَا كَانَ يَغِيبُ بَعْضُهُمْ مِّنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأُمُورِ الْإِسْلَامِ.

باب: 22- اس شخص کی تردید جو کہتا ہے کہ نبی ﷺ کے احکام ہر ایک کو معلوم تھے، نیز اس کا بیان کہ بعض صحابہ نبی ﷺ کی محافل اور امور اسلام (کی وضاحت کے وقت) سے غائب رہتے، اس لیے انھیں امورِ اسلام سے آگاہی نہ ہوتی تھی

وضاحت: کچھ حضرات کا موقف ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے احکام وسنن ونوافل متواتر ہیں اور جو نقل متواتر سے منقول نہ ہوں ان پر عمل واجب نہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس عنوان سے ان کی تردید کی ہے کہ بہت سے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی محافل سے غائب ہوتے تھے اور انھیں بے شمار مسائل کا علم نہیں ہوتا تھا جبکہ دوسرے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جو رسول اللہ ﷺ کے پاس رہتے انھیں مسائل کا علم ہوتا اور دوسرے صحابہ ان سے احکام معلوم کرتے، پھر ان پر عمل پیرا ہوتے تھے۔

٧٣٥٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: اسْتَأْذَنَ أَبُو مُوسٰى عَلٰى عُمَرَ فَكَأَنَّهُ وَجَدَهُ مَشْغُولًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ: أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ؟ ائْذَنُوا لَهُ، فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟ فَقَالَ: إِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا، قَالَ: فَأْتِنِي عَلٰى هٰذَا بِبَيِّنَةٍ، أَوْ لَأَفْعَلَنَّ بِكَ، فَانْطَلَقَ إِلٰى مَجْلِسٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا: لَا يَشْهَدُ إِلَّا أَصَاغِرُنَا، فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ: قَدْ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا، فَقَالَ عُمَرُ: خَفِيَ عَلَيَّ هٰذَا مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ، أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ. [راجع: ٢٠٦٢]

[7353] حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کی لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کسی کام میں مصروف پا کر آپ واپس چلے گئے۔ پھر (فراغت کے بعد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں نے ابھی عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ کی آواز نہیں سنی تھی؟ انھیں اجازت دے دو۔ جب انھیں بلایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ انھوں نے کہا: ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس پر کوئی گواہ پیش کرو بصورت دیگر میں تمھارے ساتھ ایسا ایسا کروں گا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ یہ سن کر انصار کی مجلس میں گئے تو انھوں نے کہا: اس کے لیے تو ہمارا چھوٹے سے چھوٹا شخص بھی گواہی دے سکتا ہے، پھر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اٹھے اور انھوں نے کہا: ہمیں یہی حکم دیا گیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے نبی ﷺ کا یہ حکم مخفی رہا کیونکہ مجھے منڈیوں میں تجارت نے مشغول کر رکھا تھا۔

٧٣٥٤ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ: أَنَّهُ سَمِعَ مِنَ الْأَعْرَجِ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَاللهُ الْمَوْعِدُ، إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِّسْكِينًا أَلْزَمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي، وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ، فَشَهِدْتُّ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَالَ: «مَنْ يَّبْسُطْ رِدَاءَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي ثُمَّ يَقْبِضْهُ فَلَمْ يَنْسَ شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي»، فَبَسَطْتُّ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيَّ، فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

[راجع: ١١٨]

[7354] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: تم خیال کرتے ہو کہ ابوہریرہ، رسول اللہ ﷺ کی بہت احادیث بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور سب نے جانا ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ میں ایک مسکین شخص تھا اور پیٹ بھرنے کے بعد ہر وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہا کرتا تھا جبکہ مہاجرین کو بازار کے کاروبار مشغول رکھتے اور انصار کو اپنی زمینوں کی دیکھ بھال مصروف رکھتی تھی۔ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے فرمایا: ''کون ہے جو اپنی چادر پھیلائے رکھے یہاں تک کہ میں اپنا کلام پورا کرلوں، پھر وہ اپنی چادر سمیٹ لے اور اس کے بعد کبھی مجھ سے سنی ہوئی کوئی بات نہ بھولے۔'' تو میں نے اپنے بدن کی چادر پھیلا دی۔ اللہ کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! اس کے بعد میں نے آپ سے جو چیز بھی سنی اس کو نہیں بھولا ہوں۔

(٢٣) بَابُ مَنْ رَّأَى تَرْكَ النَّكِيرِ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ حُجَّةً، لَا مِنْ غَيْرِ الرَّسُولِ

باب:23- نبی ﷺ کا کسی کام پر خاموش رہنا حجت ہے کسی دوسرے کا سکوت حجت نہیں ہے

وضاحت: امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ عنوان تقریری سنت کے حجت ہونے کے لیے قائم کیا ہے۔ تقریری سنت سے مراد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کو کوئی کام کرتے دیکھا ہو لیکن اس پر کوئی اعتراض نہ کیا۔ تقریری سنت صرف رسول اللہ ﷺ کی حجت ہو سکتی ہے اور کسی کی نہیں۔

٧٣٥٥ - حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَحْلِفُ بِاللهِ أَنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ الدَّجَّالُ، قُلْتُ: تَحْلِفُ بِاللهِ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ ﷺ.

[7355] محمد بن منکدر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ اللہ کی قسم اٹھا کر کہتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے۔ میں نے ان سے کہا: آپ اس بات پر اللہ کی قسم کیوں اٹھاتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ نبی ﷺ کے پاس اس بات پر قسم اٹھاتے تھے لیکن نبی ﷺ نے اس کا انکار نہیں کیا تھا۔

فائدہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قسم پر رسول اللہ ﷺ کا خاموش رہنا اس حقیقت کو ثابت کرتا ہے کہ ابن صیاد بھی ان دجالوں میں سے ایک ہے جو قیامت سے قبل رونما ہوں گے لیکن دجال اکبر کے متعلق آپ کو یقین تھا کہ وہ علامات قیامت میں سے ہے اور قیامت کے قریب ہی ظاہر ہوگا۔ واللہ أعلم.

(٢٤) بَابُ الْأَحْكَامِ الَّتِي تُعْرَفُ بِالدَّلَائِلِ، وَكَيْفَ مَعْنَى الدِّلَالَةِ وَتَفْسِيرُهَا؟

باب: 24- وہ احکام جو دلائل سے معلوم کیے جاتے ہیں، نیز دلالت کے معنی اور اس کی تفسیر کیا ہے؟

وَقَدْ أَخْبَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَمْرَ الْخَيْلِ وَغَيْرِهَا، ثُمَّ سُئِلَ عَنِ الْحُمُرِ فَدَلَّهُمْ عَلٰى قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُۥ﴾ [الزلزلة: ٧].

نبی ﷺ نے گھوڑوں وغیرہ کے احکام بیان کیے، پھر آپ سے گدھوں کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے اس آیت کریمہ کی طرف رہنمائی فرمائی: ''جو ذرہ برابر بھلائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا۔''

وَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ: «لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ». وَأُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ النَّبِيِّ ﷺ الضَّبُّ. فَاسْتَدَلَّ ابْنُ عَبَّاسٍ بِأَنَّهُ لَيْسَ بِحَرَامٍ.

نبی ﷺ سے سانڈے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''میں خود اسے نہیں کھاتا لیکن اسے دوسروں کے لیے حرام بھی قرار نہیں دیتا۔'' نبی ﷺ کے دسترخوان پر سانڈا کھایا گیا، اس سے ابن عباس نے استدلال کیا کہ وہ حرام نہیں۔

وضاحت: قرآن وحدیث کی نصوص سے احکام معلوم کرنے کے کئی ایک طریقے ہیں۔ فقہاء نے عام طور پر چار طریقوں کی نشاندہی کی ہے جن کی ہم تفصیل بیان کرتے ہیں: ○ نص کی عبارت ہی اس حکم کو بیان کرتی ہو جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: ''جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔''[1] اس نص کی عبارت ہی سے پتہ چلتا ہے کہ جھوٹی گواہی دینا حرام ہے، اسے ''عبارۃ النص'' کہا جاتا ہے۔ ○ نص کے الفاظ میں کوئی اشارہ پایا جاتا ہو جس سے کوئی دوسرا حکم ثابت ہو جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: ''آپ ان سے مشورہ کریں۔''[2] اس عبارت میں اشارہ ہے کہ امت میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو اس کی نمائندگی کرے تاکہ اس گروہ سے اہم معاملات میں مشورہ کیا جا سکے، اسے اشارۃ نص کہا جاتا ہے۔ ○ ایک مسئلے میں نص کا حکم کسی دوسرے حکم کی طرف از خود رہنمائی کرے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''انھیں اف تک نہ کہو۔''[3] اس حکم میں ایک دوسرے حکم کی رہنمائی موجود ہے کہ والدین کو مارنا، پیٹنا بالاولی حرام ہے اسے فقہی اصطلاح میں دلالت نص کہتے ہیں۔ ○ نص کے الفاظ کسی ایسے معنی کا تقاضا کریں کہ اسے تسلیم کیے بغیر نص کا مفہوم متعین نہ ہو سکے، مثلاً قرآن میں ہے: ''تم پر مائیں حرام ہیں۔''[4] اس تحریم سے مراد حرمت نکاح ہے۔ اسے تسلیم کیے بغیر نص کے معنی متعین نہیں ہوتے۔ اسے فقہی اصطلاح میں اقتضاء النص کہا جاتا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ

1 الحج 22:30. 2 آل عمران 3:159. 3 الاسراء 17:27. 4 النساء 4:23.

اس عنوان سے ان احکام کی نشاندہی کرنا چاہتے ہیں جو دلالت نص سے ثابت ہوتے ہیں۔ دلالت کے معنی یہ ہیں کہ ایک حکم جس کے متعلق کوئی خاص نص نہیں اسے عمومی طور پر کسی منصوص چیز کے حکم میں داخل کرنا۔

٧٣٥٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ]: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ: لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ. فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَطَالَ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ الْمَرْجِ وَالرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَّهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ تُسْقَى بِهِ كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ، وَهِيَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ أَجْرٌ. وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا، وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا، فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ. وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً فَهِيَ عَلَى ذٰلِكَ وِزْرٌ»، وَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحُمُرِ، قَالَ: «مَا أَنْزَلَ اللهُ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةَ الْفَاذَّةَ الْجَامِعَةَ: ﴿فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾ [الزلزلة: ٧، ٨]» [راجع: ٢٣٧١].

[7356] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑے تین طرح کے لوگوں کے لیے ہیں: ایک شخص کے لیے ان کا رکھنا باعث ثواب ہے۔ دوسرے کے لیے پردہ پوشی کا سبب اور تیسرے کے لیے وبال جان ہیں۔ جس کے لیے وہ اجر کا باعث ہیں یہ وہ شخص ہے جس نے اسے اللہ کے راستے میں باندھے رکھا اور اس کی رسی کو چراگاہ میں دراز کر دیا، وہ گھوڑا جس قدر چراگاہ میں گھوم پھر کر چارا کھائے گا وہ اس کے لیے نیکیاں ہوں گی۔ اور اگر اس کی رسی ٹوٹ جائے، وہ ایک یا دو بلندیاں دوڑ جائے تو اس کے قدموں کے نشانات اور اس کی لید بھی مالک کے لیے باعث اجر وثواب ہوگی۔ اور اگر وہ نہر کے پاس سے گزرے اور اس سے پانی پیئے جبکہ مالک نے اسے پانی پلانے کا کوئی ارادہ بھی نہیں کیا تھا تب بھی مالک کے لیے اجر وثواب کا موجب ہوگا۔ اور جس نے اپنے گھوڑے کو اظہار بے نیازی یا اپنے بچاؤ کی غرض سے باندھا، پھر اس کی گردن اور پیٹھ کے متعلق اللہ کے حق کو بھی فراموش نہ کیا تو یہ گھوڑا اس کے لیے پردہ پوشی، یعنی اس کے لیے نہ ثواب اور نہ عذاب کا باعث ہوگا۔ تیسرا وہ شخص جو اپنے گھوڑے کو فخر و ریا کے لیے باندھتا ہے، وہ اس کے لیے گناہ کا سبب ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اس جامع اور نادر آیت کے علاوہ کچھ نازل نہیں فرمایا ہے: ''جو کوئی ذرہ بھر بھلائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔''

٧٣٥٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ

[7357] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک

مَّنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ -: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّمَيْرِيُّ [الْبَصْرِيُّ] عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَيْبَةَ: حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْحَيْضِ، كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْهُ؟ قَالَ: «تَأْخُذِينَ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِينَ بِهَا»، قَالَتْ: كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَوَضَّئِي»، قَالَتْ: كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَوَضَّئِينَ بِهَا». قَالَتْ عَائِشَةُ، فَعَرَفْتُ الَّذِي يُرِيدُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَجَذَبْتُهَا إِلَيَّ فَعَلَّمْتُهَا. [راجع: ٣١٤]

عورت نے نبی ﷺ سے حیض کے متعلق سوال کیا کہ وہ اس سے (فراغت کے بعد) غسل کیسے کرے؟ آپ نے فرمایا: ''مشک لگا ہوا روئی کا ایک ٹکڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کرے'' اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس سے کیسے پاکی حاصل کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس سے پاکی حاصل کرے'' اس نے پھر عرض کی: اللہ کے رسول! میں اس سے پاکی کیسے حاصل کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس سے پاکی حاصل کرے'' حضرت عائشہ ؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی منشا کو معلوم کر لیا، اس لیے میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے وہ طریقہ سکھا دیا۔

٧٣٥٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ أُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ حَزْنٍ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا، فَدَعَا بِهِنَّ النَّبِيُّ ﷺ فَأُكِلْنَ عَلٰى مَائِدَتِهِ، فَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ كَالْمُتَقَذِّرِ لَهُنَّ، وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا أُكِلْنَ عَلٰى مَائِدَتِهِ، وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ. [راجع: ٢٥٧٥]

[7358] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ ام حفید بنت حارث بن حزن ؓ نے نبی ﷺ کو گھی، پنیر اور سانڈے بطور تحفہ پیش کیے۔ نبی ﷺ نے انھیں قبول فرما لیا۔ پھر آپ کے دسترخوان پر انھیں کھایا گیا لیکن نبی ﷺ نے سانڈے کو ہاتھ نہیں لگایا جیسے آپ کو وہ پسند نہ ہو۔ اگر وہ حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھایا جاتا اور نہ آپ کسی دوسرے کو کھانے کا حکم ہی دیتے۔

٧٣٥٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا - أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا - وَلْيَقْعُدْ

[7359] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے علیحدہ رہے ...... یا فرمایا: وہ ہماری مسجد سے الگ تھلگ رہے ...... اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔'' اس دوران میں آپ کے پاس ایک تھال لایا گیا جس میں ترکاریاں

فِي بَيْتِهِ». وَإِنَّهُ أُتِيَ بِبَدْرٍ - قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ خَضِرَاتٌ مِّنْ بُقُولٍ - فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ عَنْهَا فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ، فَقَالَ: «قَرِّبُوهَا»، فَقَرَّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ، فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ: «كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَّا تُنَاجِي».

تھیں۔ آپ ﷺ نے اس سے بو محسوس کی تو ان کے متعلق پوچھا۔ آپ کو اس میں رکھی ہوئی سبزیوں کے متعلق بتایا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے صحابی کے قریب کرو جو آپ کے ہمراہ تھا، پھر وہ تھال اس کے قریب کیا گیا تو اس نے دیکھتے ہی انھیں کھانا پسند نہ کیا، جب رسول اللہ ﷺ نے اس کی ناگواری دیکھی تو فرمایا: ''تم اسے کھالو کیونکہ میں جس سے سرگوشی کرتا ہوں تم اس سے نہیں کرتے۔''

وَقَالَ ابْنُ عُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ: بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ.

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک ہنڈیا لائی گئی جس میں ترکاریاں تھیں۔

وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ وَأَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ قِصَّةَ الْقِدْرِ، فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الْحَدِيثِ. [راجع: ٨٥٤]

لیث اور ابوصفوان نے یونس سے (یہ روایت بیان کی لیکن) ہنڈیا کا قصہ بیان نہیں کیا۔ اب میں نہیں جانتا کہ ہنڈیا کا ذکر حدیث کا حصہ ہے یا امام زہری نے اپنی طرف سے بڑھا دیا ہے۔

٧٣٦٠ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي وَعَمِّي قَالَا: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ: أَنَّ أَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللهِ! إِنْ لَّمْ أَجِدْكَ، قَالَ: «إِنْ لَّمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ».

[7360] حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ انصار قبیلے کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کسی چیز کے متعلق آپ سے گفتگو کی۔ آپ ﷺ نے اسے کوئی حکم دیا تو اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر میں آپ کو نہ پاؤں تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ''اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آ جانا۔''

زَادَ الْحُمَيْدِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ. [راجع: ٣٦٥٩]

حمیدی نے ابراہیم بن سعد سے یہ اضافہ بیان کیا ہے: اس خاتون کی مراد گویا آپ ﷺ کی وفات تھی۔

(٢٥) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ»

باب: 25- نبی ﷺ کے فرمان: ''اہل کتاب سے دین کے متعلق کچھ نہ پوچھو'' کا بیان

فائدہ: واضح رہے کہ یہ ممانعت ان مسائل کے متعلق ہے جن کے بارے میں ہماری شریعت میں کوئی نص نہیں کیونکہ ہماری

شریعت میں اس قدر وزن ہے کہ اگر نص موجود نہ ہو تو بھی غور وفکر کر کے مسئلے کا استنباط کیا جا سکتا ہے۔ اہل کتاب سے سوال کرنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔ ہاں، ایسی باتیں جن سے ہماری شریعت کی تصدیق ہوتی ہو یا سابقہ امتوں کی معلومات کے متعلق ان سے سوال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔[1]

٧٣٦١ - وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يُحَدِّثُ رَهْطًا مِنْ قُرَيْشٍ بِالْمَدِينَةِ، وَذَكَرَ كَعْبَ الْأَحْبَارِ فَقَالَ: إِنْ كَانَ مِنْ أَصْدَقِ هٰؤُلَاءِ الْمُحَدِّثِينَ الَّذِينَ يُحَدِّثُونَ عَنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَإِنْ كُنَّا - مَعَ ذٰلِكَ - لَنَبْلُو عَلَيْهِ الْكَذِبَ.

[7361] حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا جبکہ وہ مدینہ طیبہ میں قریش کی ایک جماعت سے گفتگو کر رہے تھے، انھوں نے کعب احبار کا ذکر کیا اور فرمایا: وہ اہل کتاب کے محدثین میں سب سے زیادہ سچے تھے جو اہل کتاب سے روایت کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم ان کے کلام میں جھوٹ پاتے ہیں۔

٧٣٦٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَؤُنَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ، وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ، وَقُولُوا: ﴿ءَامَنَّا بِالَّذِىٓ أُنزِلَ إِلَيْنَا وَأُنزِلَ إِلَيْكُمْ﴾ الْآيَةَ»

[العنكبوت: ٤٦]. [راجع: ٤٤٨٥]

[7362] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اہل کتاب عبرانی زبان میں تورات پڑھتے اور مسلمانوں کے لیے عربی زبان میں اس کی تفسیر کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نہ تو اہل کتاب کی تصدیق کرو اور نہ ان کی تکذیب ہی کرو بلکہ یوں کہو: ''ہم اس چیز پر ایمان لائے جو ہم پر نازل کی گئی اور جو تم پر نازل کی گئی۔''

٧٣٦٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحْدَثُ؟ تَقْرَؤُنَهُ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ، وَقَدْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ أَهْلَ

[7363] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: تم اہل کتاب سے کسی چیز کے متعلق کیوں پوچھتے ہو، حالانکہ تمھاری کتاب جسے تم پڑھتے ہو وہ رسول اللہ ﷺ پر تازہ تازہ نازل ہوئی ہے؟ نیز یہ خالص ہے، اس میں کوئی ملاوٹ نہیں کی گئی اور اللہ تعالیٰ نے تمھیں بتایا ہے کہ اہل کتاب نے کتاب الٰہی کو بدل دیا ہے اور اس میں

1 فتح الباری: 408/13.

الْكِتَابِ بَدَّلُوا كِتَابَ اللهِ وَغَيَّرُوهُ، وَكَتَبُوا بِأَيْدِيهِمُ الْكِتَابَ، وَقَالُوا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللهِ، لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا، أَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ؟ لَا وَاللهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ. [راجع: ٢٦٨٥]

تغیر کر دیا ہے۔ انھوں نے از خود اپنے ہاتھوں سے لکھا اور کہہ دیا: یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے ذریعے سے دنیا کا تھوڑا سا مال کما لیں۔ تمھارے پاس جو علم آیا ہے وہ تمھیں ان سے پوچھنے سے منع نہیں کرتا؟ اللہ کی قسم! میں نے نہیں دیکھا کہ اہل کتاب میں سے کوئی تم سے اس کے متعلق سوال کرتا ہو جو تم پر نازل کیا گیا ہے۔

(٢٦) بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاِخْتِلَافِ

باب: 26- (احکام شرع میں) اختلاف اور جھگڑا کرنے کی کراہت کا بیان

٧٣٦٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سَلَّامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ».

[7364] حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تک تمھارے دل ملے رہیں قرآن کریم پڑھو اور جب تم میں اختلاف ہو جائے تو اس سے اٹھ کھڑے ہو۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: سَمِعَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ سَلَّامًا. [راجع: ٥٠٦٠]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے فرمایا: عبدالرحمٰن نے (راویٔ حدیث) سلام بن ابو مطیع سے سنا ہے۔

٧٣٦٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ».

[7365] حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن پڑھتے رہو جب تک تمھارے دل اس پر لگے رہیں اور جب اختلاف ہو جائے تو اس سے کھڑے ہو جاؤ۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ: وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَارُونَ الْأَعْوَرِ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ، عَنْ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٥٠٦٠]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا: یزید بن ہارون واسطی نے ہارون اعور سے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہم سے ابو عمران نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

٧٣٦٦ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا حُضِرَ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ: «هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ». قَالَ عُمَرُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَلَبَهُ الْوَجَعُ، وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ، فَحَسْبُنَا كِتَابُ اللهِ. وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ اخْتَصَمُوا، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالْاِخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قُومُوا عَنِّي».

[7366] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ کی وفات کا وقت قریب آیا تو گھر میں بہت سے صحابۂ کرام موجود تھے۔ ان میں حضرت عمر بن خطاب ؓ بھی تھے۔ (اس وقت) آپ ﷺ نے فرمایا: ''آؤ، میں تمھارے لیے ایک تحریر لکھ دوں کہ اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔'' حضرت عمر ؓ نے کہا: نبی ﷺ اس وقت تکلیف میں مبتلا ہیں، تمھارے پاس قرآن موجود ہے اور ہمیں اللہ کی کتاب کافی ہے۔ گھر کے لوگوں میں بھی اختلاف ہو گیا اور وہ آپس میں جھگڑنے لگے۔ کچھ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ کے قریب (لکھنے کا سامان) کر دو، وہ تمھارے لیے ایسی تحریر لکھ دیں کہ اس کے بعد تم گمراہ نہیں ہو گے اور کچھ حضرات نے وہی بات کہی جو حضرت عمر ؓ کہہ چکے تھے۔ جب نبی ﷺ کے پاس شور وغل اور اختلاف زیادہ ہو گیا تو آپ نے فرمایا: ''میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔''

قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ. [راجع: ١١٤]

حضرت ابن عباس ؓ کہا کرتے تھے: سب سے بھاری مصیبت تو یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ اور اس نوشت لکھوانے کے درمیان اختلاف اور جھگڑا حائل ہوا۔

(٢٧) بَابُ نَهْيِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى التَّحْرِيمِ إِلَّا مَا تُعْرَفُ إِبَاحَتُهُ وَكَذٰلِكَ أَمْرُهُ نَحْوَ قَوْلِهِ، حِينَ أَحَلُّوا: «أَصِيبُوا مِنَ النِّسَاءِ»

باب: 27- نبی ﷺ کسی کام سے منع کر دیں تو وہ حرام ہو گا مگر جس کا حلال اور جائز ہونا دوسرے دلائل سے معلوم ہو جائے، اسی طرح آپ جس کام کے کرنے کا حکم دیں (اسے کرنا ضروری ہوتا ہے مگر جب قرینہ اس کے خلاف ہو) جیسے (حجۃ الوداع کے موقع پر) صحابۂ کرام نے جب احرام کھول ڈالے تھے، آپ ﷺ کا انھیں فرمانا: ''تم اپنی بیویوں کے پاس جاؤ''

وَقَالَ جَابِرٌ: وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ، وَلٰكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ ﷺ نے اپنے صحابہ پر اس کا کرنا ضروری قرار نہیں دیا تھا بلکہ اسے صرف حلال کیا تھا۔

وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ، وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا.

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہمیں جنازے کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا تھا لیکن اس سلسلے میں ہم پر سختی نہیں کی گئی۔

وضاحت: اس عنوان سے امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصود یہ ہے کہ اصل میں امر وجوب کے لیے اور نہی تحریم کے لیے ہے مگر جہاں قرائن اور دوسرے دلائل سے معلوم ہو جائے کہ وجوب یا تحریم مقصود نہیں تو وہاں امر اباحت کے لیے اور نہی کراہت کے لیے ہوسکتی ہے۔

٧٣٦٧ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: قَالَ عَطَاءٌ: وَقَالَ جَابِرٌ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فِي أُنَاسٍ مَّعَهُ قَالَ: أَهْلَلْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْحَجِّ خَالِصًا، لَيْسَ مَعَهُ عُمْرَةٌ. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَّضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَّحِلَّ، وَقَالَ: «أَحِلُّوا وَأَصِيبُوا مِنَ النِّسَاءِ».

[7367] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام نے صرف حج کا احرام باندھا، اس کے ساتھ عمرے کی نیت نہ تھی۔ نبی ﷺ ذوالحجہ کی چار تاریخ کو مکہ مکرمہ تشریف لائے تو ہمیں آپ نے حکم دیا کہ ہم حج کا احرام کھول دیں اور فرمایا: ''تم حج کا احرام کھول دو اور اپنی بیویوں کے پاس جاؤ۔''

قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ، وَلٰكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ، فَبَلَغَهُ أَنَّا نَقُولُ: لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ إِلَى نِسَائِنَا فَنَأْتِيَ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيرُنَا الْمَذْيَ؟ قَالَ: وَيَقُولُ جَابِرٌ بِيَدِهِ هٰكَذَا، وَحَرَّكَهَا، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبَرُّكُمْ، وَلَوْلَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ

حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے بیویوں سے جماع کرنا ان پر واجب نہیں کیا تھا، صرف عورتوں کو ان پر حلال کیا تھا، پھر آپ ﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ ہم لوگ کہتے ہیں: جب ہمارے اور عرفہ کے درمیان صرف پانچ دن باقی رہ گئے ہیں تو آپ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اپنی عورتوں کے پاس جائیں، اس حالت میں جب ہم عرفہ جائیں گے تو ہماری شرمگاہوں سے منی ٹپک

كَمَا تَحِلُّونَ، فَحِلُّوا، فَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ». فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا. [راجع: ١٥٥٧]

رہی ہوگی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرتے تھے اور اسے حرکت دیتے تھے۔ تب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”تمھیں معلوم ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ سچا اور نیک ہوں۔ اگر میرے پاس قربانی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا جیسا کہ تم نے کھول دیے ہیں، لہٰذا تم مکمل طور پر حلال ہو جاؤ۔ اگر مجھے وہ بات پہلے معلوم ہو جاتی جو بعد میں معلوم ہوئی ہے تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا۔“ پھر ہم احرام کھول کر (پوری طرح) حلال ہو گئے، ہم نے آپ کی بات سنی اور آپ کی اطاعت کی۔

٧٣٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ الْمُزَنِيُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ»، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: «لِمَنْ شَاءَ» خَشْيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً». [راجع: ١١٨٣]

[7368] حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”نماز مغرب سے پہلے نماز پڑھو۔“ تیسری مرتبہ فرمایا: ”یہ اس کے لیے جو پڑھنا چاہے۔“ کیونکہ آپ اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے کہ لوگ اسے لازمی سنت بنا لیں۔

(٢٨) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ﴾ [الشورى: ٣٨] ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي ٱلْأَمْرِ﴾ [آل عمران: ١٥٩]

باب: 28- ارشاد باری تعالیٰ: ”اور ان (مسلمانوں) کا کام آپس میں مشورہ کرنا ہے“ نیز: ”آپ معاملات میں ان (صحابہ) سے مشورہ کر لیا کریں“ کا بیان

وَإِنَّ الْمُشَاوَرَةَ قَبْلَ الْعَزْمِ وَالتَّبَيُّنِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ﴾ [آل عمران: ١٥٩] فَإِذَا عَزَمَ الرَّسُولُ ﷺ لَمْ يَكُنْ لِبَشَرٍ التَّقَدُّمُ عَلَى اللهِ وَرَسُولِهِ.

مشورہ کسی کام کے پختہ ارادے اور اس کے طے کرنے سے پہلے لینا چاہیے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جب آپ عزم کر لیں تو پھر اللہ پر توکل کریں۔“ جب رسول اللہ ﷺ کسی کام کا پختہ ارادہ کر لیں تو کسی بندۂ بشر کو حق حاصل نہیں کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے آگے بڑھے۔

وَشَاوَرَ النَّبِيُّ أَصْحَابَهُ يَوْمَ أُحُدٍ فِي الْمُقَامِ

اور نبی ﷺ نے جنگ اُحد کے دن اپنے اصحاب سے

وَالْخُرُوجِ، فَرَأَوْا لَهُ الْخُرُوجَ، فَلَمَّا لَبِسَ لَأْمَتَهُ وَعَزَمَ قَالُوا: أَقِمْ، فَلَمْ يَمِلْ إِلَيْهِمْ بَعْدَ الْعَزْمِ وَقَالَ: «لَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ يَلْبَسُ لَأْمَتَهُ فَيَضَعُهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللهُ».

مشورہ لیا کہ مدینہ طیبہ میں رہ کر لڑیں یا باہر نکل کر جنگ کریں تو انھوں نے باہر نکل کر لڑائی کا مشورہ دیا، پھر جب آپ نے زرہ پہن لی اور باہر نکل کر لڑنا طے کر لیا تو کچھ صحابہ نے کہا: مدینہ ہی میں رہنا اچھا ہے۔ آپ نے ان کی بات کو قابل توجہ خیال نہ کیا کیونکہ آپ ایک بات طے کر چکے تھے، آپ نے فرمایا: ''جب پیغمبر تیار ہو کر زرہ پہن لے تو اب اللہ کے فیصلے کے بغیر اسے اتار نہیں سکتا۔''

وَشَاوَرَ عَلِيًّا وَّأُسَامَةَ فِيمَا رَمٰى بِهِ أَهْلُ الْإِفْكِ عَائِشَةَ، فَسَمِعَ مِنْهُمَا حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْآنُ فَجَلَدَ الرَّامِينَ، وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلٰى تَنَازُعِهِمْ وَلٰكِنْ حَكَمَ بِمَا أَمَرَهُ اللهُ.

اور آپ ﷺ نے اس بہتان کے متعلق جو صدیقۂ کائنات حضرت عائشہ ؓ پر لگایا گیا تھا حضرت علی اور حضرت اسامہ ؓ سے مشورہ کیا اور ان کی رائے سنی یہاں تک کہ صدیقۂ کائنات کی براءت میں قرآن نازل ہوا تو بہتان لگانے والوں کو کوڑے مارے۔ حضرت علی اور حضرت اسامہ ؓ میں جو اختلاف رائے تھا اس کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی بلکہ آپ نے وہی فیصلہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔

وَكَانَتِ الْأَئِمَّةُ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَشِيرُونَ الْأُمَنَاءَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْأُمُورِ الْمُبَاحَةِ لِيَأْخُذُوا بِأَسْهَلِهَا، فَإِذَا وَضَحَ الْكِتَابُ أَوِ السُّنَّةُ لَمْ يَتَعَدَّوْهُ إِلٰى غَيْرِهِ اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ ﷺ.

نبی ﷺ کی وفات کے بعد تمام حکمران جائز کاموں میں دیانت دار اہل علم سے مشورہ لیا کرتے تھے تاکہ جو کام آسان ہو اس کو اختیار کریں، پھر جب ان کو قرآن و حدیث سے کوئی حکم مل جاتا تو اس کے خلاف کسی کی نہ سنتے تھے کیونکہ نبی ﷺ کی پیروی سب پر مقدم ہے۔

وَرَأٰى أَبُو بَكْرٍ قِتَالَ مَنْ مَّنَعَ الزَّكَاةَ، فَقَالَ عُمَرُ: كَيْفَ تُقَاتِلُ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَإِذَا قَالُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا». فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ تَابَعَهُ بَعْدُ عُمَرُ، فَلَمْ يَلْتَفِتْ أَبُو بَكْرٍ إِلٰى مَشُورَةٍ إِذْ كَانَ عِنْدَهُ حُكْمُ رَسُولِ

حضرت ابوبکر ؓ نے زکاۃ نہ دینے والوں سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر ؓ نے کہا: آپ ان لوگوں سے کیونکر جنگ کریں گے؟ جبکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں۔ جب انھوں نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیا تو انھوں نے اپنی جانوں اور مالوں کو مجھ سے بچا لیا سوائے حقوق اسلام کے۔'' حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ان لوگوں سے ضرور

اللهِ ﷺ فِي الَّذِينَ فَرَّقُوا بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، وَأَرَادُوا تَبْدِيلَ الدِّينِ وَأَحْكَامِهِ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ».

جنگ کروں گا جنھوں نے اس امر میں تفریق کی جس کو رسول اللہ ﷺ نے جمع کیا ہے۔ پھر اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے بھی ان کے موافق ہو گئی، چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر کے مشورے کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی کیونکہ ان کے پاس رسول اللہ ﷺ کا حکم موجود تھا کہ جو لوگ نماز اور زکاۃ میں فرق کریں اور دین کے احکام وارکان کو بدل ڈالیں ان سے لڑنا چاہیے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنا دین بدل ڈالے اسے قتل کر دو۔“

وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَشُورَةِ عُمَرَ كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا، وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس مشاورت میں وہ لوگ شامل تھے جو قرآن کریم کے قاری اور عالم تھے، خواہ وہ جوان ہوں یا بوڑھے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ جہاں اللہ کا حکم سنتے وہاں ٹھہر جاتے (اس کے مطابق عمل کرتے، اس کے خلاف کسی کا مشورہ نہ سنتے)۔

فائدہ: مشورہ صرف ایسے کاموں میں کیا جائے جن کے کرنے یا نہ کرنے کے متعلق کتاب وسنت میں کوئی واضح حکم نہ ہو کیونکہ قرآن وحدیث کے واضح حکموں میں مشورے کی کوئی حیثیت نہیں۔

٧٣٦٩ - حَدَّثَنَا الْأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ قَالَتْ: وَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْأَلُهُمَا وَهُوَ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ، فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ، وَأَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ: لَمْ يُضَيِّقِ اللهُ عَلَيْكَ، وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ. وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ، فَقَالَ: «هَلْ رَأَيْتِ مِنْ

[7369] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب تہمت لگانے والوں نے ان پر تہمت لگائی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلایا۔ اس وقت واقعۂ افک کے متعلق کوئی وحی نہیں آئی تھی۔ آپ ﷺ نے ان دونوں سے پوچھا اور اپنے اہل خانہ کو جدا کرنے کے سلسلے میں ان حضرات سے مشورہ لینا چاہا تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے وہی مشورہ دیا جو انھیں معلوم تھا کہ آپ ﷺ کی اہلیہ اس تہمت سے بری ہیں، لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی پابندی تو عائد نہیں کی۔ ان کے علاوہ عورتیں بہت ہیں۔ آپ اس سلسلے میں لونڈی (بریرہ رضی اللہ عنہا) سے دریافت کر لیں وہ آپ سے سچی بات

شَيْءٍ يَرِيبُكِ؟» قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَمْرًا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا، فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ، فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ! مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِي؟ وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا»، فَذَكَرَ بَرَاءَةَ عَائِشَةَ. وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ. [راجع: ٢٥٩٣]

کرے گی۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تو نے کوئی ایسی بات دیکھی ہے جس سے تجھے کوئی شبہ پیدا ہوتا ہو؟'' اس (بریرہ) نے کہا: میں نے اس سے زیادہ کوئی شے نہیں دیکھی کہ وہ ایک کم عمر لڑکی ہے، اپنے گھر والوں کا آٹا گوندھ کر سو جاتی ہے تو بکری آ کر کھا جاتی ہے، یعنی کم عمری کی وجہ سے مزاج میں بے پروائی ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''اے مسلمانو! وہ کون ہے جو مجھے اس شخص کو سزا دینے میں معذور خیال کرے جس نے مجھے میری بیوی کے بارے میں تکلیف پہنچائی ہے؟ اللہ کی قسم! مجھے اپنی اہلیہ محترمہ کے متعلق خیر کے علاوہ کچھ معلوم نہیں۔'' پھر آپ نے ام المومنین حضرت عائشہ ؓ کی براءت ذکر فرمائی۔ اس واقعے کو ابواسامہ نے ہشام بن عروہ سے بیان کیا ہے۔

٧٣٧٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا الْغَسَّانِيُّ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ: «مَا تُشِيرُونَ عَلَيَّ فِي قَوْمٍ يَسُبُّونَ أَهْلِي؟ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ سُوءٍ قَطُّ».

[7370] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے خطاب کیا اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ''تم مجھے ان لوگوں کے بارے میں کیا مشورہ دیتے ہو جو میرے اہل خانہ کو بدنام کرتے ہیں، حالانکہ مجھے ان کے متعلق کبھی کوئی بری بات معلوم نہیں ہوئی۔''

وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ: لَمَّا أُخْبِرَتْ عَائِشَةُ بِالْأَمْرِ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَنْطَلِقَ إِلَى أَهْلِي؟ فَأَذِنَ لَهَا وَأَرْسَلَ مَعَهَا الْغُلَامَ، وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهٰذَا، سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ. [راجع: ٢٥٩٣]

حضرت عروہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب سیدہ عائشہ ؓ کو اس واقعے کا علم ہوا تو انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اپنے میکے چلی جاؤں؟ تو آپ نے انھیں اجازت دے دی اور ان کے ہمراہ ایک غلام بھیجا۔ انصار میں سے ایک صاحب نے کہا: ''اے اللہ تیری ذات پاک ہے، ہمارے لیے زیبا نہیں کہ ہم ایسی باتیں زبان پر لائیں۔ تیری ذات پاک ہے۔ یہ تو بہت بڑا بہتان ہے۔''

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

97 - كِتَابُ التَّوْحِيدِ

توحید سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابُ مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ أُمَّتَهُ إِلَى تَوْحِيدِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

باب: 1 - نبی ﷺ کا اپنی امت کو توحید باری تعالیٰ کی دعوت دینا

٧٣٧١ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ. [راجع: ١٣٩٥]

[7371] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت معاذ ؓ کو یمن روانہ کیا۔

٧٣٧٢ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ [يَقُولُ]: لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ مُعَاذًا إِلَى نَحْوِ أَهْلِ الْيَمَنِ قَالَ لَهُ: «إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَى أَنْ يُوَحِّدُوا اللهَ تَعَالَى، فَإِذَا عَرَفُوا ذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ، فَإِذَا صَلَّوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ

[7372] حضرت ابن عباس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل ؓ کو اہل یمن کی طرف بھیجا تو انھیں فرمایا: ''تم اہل کتاب میں سے ایک قوم کے پاس جا رہے ہو، اس لیے سب سے پہلے انھیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ اللہ کو ایک مانیں، یعنی توحید کا اقرار کر لیں۔ جب وہ اس عقیدۂ توحید کو سمجھ جائیں تو پھر انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ نماز پڑھنے لگیں تو انھیں بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اموال میں ان پر زکاۃ فرض کی ہے جو ان کے امیروں سے وصول کی جائے گی اور ان

اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ غَنِيِّهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فَقِيرِهِمْ، فَإِذَا أَقَرُّوا بِذٰلِكَ فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ». [راجع: ١٣٩٥]

کے غریب لوگوں پر خرچ کی جائے گی۔ پھر جب وہ اس کا بھی اقرار کر لیں تو ان سے زکاۃ وصول کرنا لیکن زکاۃ وصول کرتے وقت لوگوں کے عمدہ مال لینے سے اجتناب کرنا۔"

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ انسانوں پر سب سے پہلے جو چیز واجب ہے وہ اپنے رب کی معرفت ہے اور رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے اس امر کو بیان کیا ہے اور عقیدۂ توحید کی دعوت دی ہے۔ اب اس کی وضاحت کے بعد لوگوں کے خود ساختہ اصول وضوابط کی قطعاً ضرورت نہیں۔ اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کی اتباع ہی کو لازم اور ضروری سمجھنا چاہیے۔ اس کے علاوہ دیگر اہل کلام کے اقوال کو نہیں دیکھنا چاہیے۔[1]

٧٣٧٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ وَالْأَشْعَثِ ابْنِ سُلَيْمٍ: سَمِعَا الْأَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا مُعَاذُ! أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ؟»، قَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، أَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ؟»، قَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «أَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ». [راجع: ٢٨٥٦]

[7373] حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "اے معاذ! تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "(بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ) وہ اللہ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ تو جانتا ہے کہ ان بندوں کے حق اللہ کے ذمے کیا ہیں؟" انھوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "یہ کہ اللہ ان کو عذاب نہ دے۔"

٧٣٧٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ يُرَدِّدُهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ، فَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ».

[7374] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو بار بار ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے سنا۔ پھر جب صبح ہوئی تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ واقعہ آپ کے سامنے اس طرح سے بیان کیا گویا وہ آدمی اسے بہت کم شمار کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ سورت ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔"

[1] شرح کتاب التوحید: 42/1.

زَادَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٥٠١٣]

اسماعیل بن جعفر نے امام مالک سے یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے میرے بھائی حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی۔

فائدہ: رات کے وقت سورۂ اخلاص کی تلاوت کرنے والے خود حضرت قتادہ بن نعمان تھے جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے مادری بھائی اور ان کے پڑوس میں رہتے تھے۔ مضامین قرآن کے تین حصے ہیں: ایک حصے میں توحید الٰہی اور اللہ تعالیٰ کے افعال و صفات کا بیان ہے۔ دوسرے حصے میں قصص و واقعات بیان ہوئے ہیں جبکہ تیسرا حصہ احکام شریعت پر مشتمل ہے۔ درحقیقت اس سورت میں توحید خالص اور اس کی صفات کا بیان ہے، اس لیے اسے تہائی قرآن کہا گیا ہے۔

٧٣٧٥ - [حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ]: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ: أَنَّ أَبَا الرِّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - وَكَانَتْ فِي حَجْرِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ - عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِ فَيَخْتِمُ بِـ ﴿قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ﴾، فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «سَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ؟»، فَسَأَلُوهُ فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ، وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللهَ يُحِبُّهُ».

[7375] ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو کسی لشکر کا سردار بنا کر روانہ فرمایا۔ وہ اپنی فوج کو نماز پڑھاتا تو اپنی قراءت ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پر ختم کرتا۔ جب یہ لوگ لوٹ کر آئے تو انھوں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتا تھا؟'' لوگوں نے اس سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ اس سورت میں رحمٰن کی صفات ہیں جنھیں تلاوت کرنا مجھے اچھا لگتا ہے۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے بتا دو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔''

(٢) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿قُلِ ٱدْعُوا۟ ٱللَّهَ أَوِ ٱدْعُوا۟ ٱلرَّحْمَٰنَ أَيًّا مَّا تَدْعُوا۟ فَلَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ﴾ [الإسراء: ١١٠]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''آپ (ان سے) کہہ دیں کہ (اللہ تعالیٰ کو) اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر، جس نام سے بھی تم پکارو گے، اسی کے لیے سب اچھے نام ہیں'' کا بیان

٧٣٧٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

[7376] حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَأَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَرْحَمُ اللهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ». [راجع: ٦٠١٣]

انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو دوسرے لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔''

٧٣٧٧ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَسُولُ إِحْدَى بَنَاتِهِ يَدْعُوهُ إِلَى ابْنِهَا فِي الْمَوْتِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ارْجِعْ فَأَخْبِرْهَا أَنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ، وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى، فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ». فَأَعَادَتِ الرَّسُولَ أَنَّهَا أَقْسَمَتْ لَتَأْتِيَنَّهَا، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، فَدُفِعَ الصَّبِيُّ إِلَيْهِ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ كَأَنَّهَا فِي شَنٍّ، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا هٰذَا؟ قَالَ: «هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ». [راجع: ١٢٨٤]

[7377] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے پاس تھے کہ اس دوران میں آپ کی ایک صاحبزادی کا قاصد حاضر خدمت ہوا کہ ان کا بیٹا نزع کی حالت میں ہے اور وہ آپ کو بلا رہی ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''واپس جا کر اسے کہو: اللہ ہی کا سب کچھ ہے جو چاہے لے لے اور جو چاہے دے دے اور اس کی بارگاہ میں ہر چیز کے لیے ایک وقت مقرر ہے، اسے کہو کہ صبر کرے اور اللہ کے ہاں ثواب کی امید رکھے۔'' صاحبزادی نے دوبارہ قاصد بھیجا کہ وہ آپ کو قسم دیتی ہے آپ ضرور تشریف لائیں۔ تب نبی ﷺ اٹھے اور آپ کے ہمراہ حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما بھی کھڑے ہوئے۔ (پھر جب صاحبزادی کے گھر پہنچے تو) بچہ آپ کو دے دیا گیا۔ اس کا سانس اکھڑ رہا تھا، گویا وہ پرانے مشکیزے میں ہے۔ یہ منظر دیکھ کر آپ ﷺ کی آنکھیں اشکبار ہوئیں تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالا ہے اور اللہ بھی اپنے انھی بندوں پر رحم کرتا ہے جو دوسروں پر رحم دل ہوتے ہیں۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا ان دونوں احادیث کو کتاب التوحید میں لانے کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعض صفات ایسی ہیں جو اللہ اور بندوں میں مشترک ہیں۔ ان میں صرف لفظی اشتراک ہے، حقیقت کے اعتبار سے ان میں بہت فرق ہے۔ ان میں سے ایک صفت رحم ہے۔ اللہ رحیم ہے اور بندے کے لیے بھی اس صفت کا اطلاق ہوا ہے جیسا کہ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ اس لفظی اشتراک کی وجہ سے ایسی صفات کا انکار نہیں کرنا چاہیے کہ اس سے تشبیہ لازم آتی ہے بلکہ ایسی صفات کے متعلق

ضابطہ یہ ہے کہ اللہ کے شایان شان ان صفات کو ثابت کیا جائے اور بندوں کی حالت کے مطابق بندوں کے لیے انھیں برقرار رکھا جائے۔

(٣) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلرَّزَّاقُ ذُو ٱلْقُوَّةِ ٱلْمَتِينُ﴾ [الذاريات: ٥٨]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ''بے شک اللہ ہی رزاق، قوت والا (اور) نہایت طاقتور ہے'' کا بیان

٧٣٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلٰى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللهِ، يَدَّعُونَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ». [راجع: ٦٠٩٩]

[7378] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''اذیت ناک اور تکلیف دہ بات سن کر اللہ سے زیادہ صبر کرنے والا کوئی نہیں۔ وہ (مشرکین) اس کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہیں اور وہ اس کے باوجود انھیں عافیت دیتا اور رزق عطا کرتا ہے۔''

فائدہ: اس حدیث کی عنوان سے مطابقت اس طرح ہے کہ عنوان میں دو صفات کا ذکر ہے: ایک مخلوق کو رزق فراہم کرنا، دوسرے زبردست قوت کا مالک ہونا جو اس کی قدرت کاملہ سے عبارت ہے۔ رزق دینے کا ذکر تو حدیث میں موجود ہے اور قوت کا ثبوت اس طرح ہے کہ تکلیف دہ باتیں سن کر صبر کرنا اس کی قوت پر دلالت کرتا ہے کیونکہ بشری طبیعت تو اذیت ناک باتیں سن کر انتقام لینے کے لیے بھڑک اٹھتی ہے۔ انسان ایسے حالات میں فوراً بدلہ لینے کی جلدی کرتا ہے تاکہ موقع ضائع نہ ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ اپنی زبردست طاقت کے باوجود انتقام نہیں لیتا اور یہ کسی عجز یا بے بسی کی وجہ سے نہیں بلکہ صبر اور حوصلے کی وجہ سے ہے جو اس کی قوت و طاقت کی علامت ہے۔[1]

(٤) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿عَـٰلِمُ ٱلْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِۦٓ أَحَدًا﴾ [الجن: ٢٦] وَ ﴿إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ﴾ [لقمان: ٣٤]، وَ ﴿أَنزَلَهُۥ بِعِلْمِهِۦ﴾ [النساء: ١٦٦] وَ ﴿وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِۦ﴾ [فاطر: ١١] ﴿إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ﴾ [فصلت: ٤٧]

باب: 4- ارشادات باری تعالیٰ: ''وہ غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔'' اور ''بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے۔'' اور ''اس نے جو کچھ آپ کی طرف اتارا ہے اپنے علم کی بنا پر اتارا ہے۔'' ''اور جو بھی مادہ حاملہ ہوتی ہے یا بچہ جنتی ہے تو اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے۔'' ''قیامت کا علم اسی (اللہ ہی) کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔'' کا بیان

1 فتح الباري: 441/13.

قَالَ يَحْيَى : الظَّاهِرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا، وَالْبَاطِنُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا.

یحییٰ بن زیاد نے کہا: وہ ہر چیز پر علم کے اعتبار سے ظاہر ہے اور باعتبار علم ہر چیز سے گہرا ہے۔

٧٣٧٩ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللهُ: لَا يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ إِلَّا اللهُ، وَلَا يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ إِلَّا اللهُ، وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي الْمَطَرُ أَحَدٌ إِلَّا اللهُ، وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِلَّا اللهُ، وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللهُ».

[راجع: ١٠٣٩]

[7379] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”غیب کی چابیاں پانچ ہیں، جنھیں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا: رحم مادر میں جو کمی بیشی ہوتی ہے وہ اللہ کے سوا اور کسی کو معلوم نہیں۔ اللہ کے سوا کسی کو پتا نہیں کہ کل کیا ہوگا؟ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب آئے گی، اللہ کے سوا کسی شخص کو علم نہیں کہ وہ کس زمین میں فوت ہوگا۔ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب قائم ہوگی۔“

٧٣٨٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ، وَهُوَ يَقُولُ: ﴿لَا تُدْرِكُهُ ٱلْأَبْصَٰرُ﴾ [الأنعام: ١٠٣] وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ، وَهُوَ يَقُولُ: لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللهُ.

[راجع: ٣٢٣٤]

[7380] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اگر کوئی تم سے یہ کہے کہ حضرت محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے تو اس نے جھوٹ بولا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”نظریں اسے نہیں دیکھ سکتیں“ اور جو تجھے یہ کہے کہ آپ ﷺ غیب جانتے تھے تو اس نے بھی غلط کہا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ غیب کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔

(٥) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿ٱلسَّلَٰمُ ٱلْمُؤْمِنُ﴾ [الحشر: ٢٣]

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: ”وہ سراسر سلامتی والا، امن دینے والا ہے“ کا بیان

٧٣٨١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ: حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَقُولُ: السَّلَامُ عَلَى اللهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

[7381] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم (ابتدائے اسلام میں) نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو اس طرح کہتے: اللہ پر سلام۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے (اسے تمھاری دعائے سلامتی

«إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ، وَلٰكِنْ قُولُوا: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ». [راجع: ٨٣١]

کی ضرورت نہیں)، البتہ اس طرح کہا کرو: تمام عبادتیں، نمازیں اور پاکیزہ کلمات اللہ کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلامتی ہو۔ آپ پر اللہ کی رحمت اور برکت نازل ہو۔ سلام ہو ہم پر بھی اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

(٦) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿مَلِكِ النَّاسِ﴾

باب:6- ارشاد باری تعالیٰ: "لوگوں کا بادشاہ" کا بیان

فِيهِ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

اس باب میں حضرت ابن عمر ؓ نے نبی ﷺ سے روایت بیان کی ہے۔

٧٣٨٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَقْبِضُ اللهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ؟».

[7382] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے گا اور تمام آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ آج دنیا کے بادشاہ کہاں ہیں؟"

وَقَالَ شُعَيْبٌ، وَالزُّبَيْدِيُّ، وَابْنُ مُسَافِرٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ. [راجع: ٤٨١٢]

شعیب، زبیدی، ابن مسافر اور اسحاق بن یحییٰ نے امام زہری سے، انھوں نے ابوسلمہ سے یہ روایت بیان کی ہے۔

فائدہ: امام بخاری ؒ کا اس عنوان اور پیش کردہ حدیث سے یہ مقصود ہے کہ "الملک" اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ اگرچہ اس کا اطلاق مخلوق کے لیے بھی ہوتا ہے لیکن اس میں کسی بھی پہلو سے تشبیہ کا شائبہ نہیں کہ اس کا انکار یا تاویل کی جائے۔ اللہ تعالیٰ مالک الملک، اس کی بادشاہت مکمل اور مطلق، نیز اس میں کوئی بھی شریک نہیں اور نہ اس کے لیے کسی کا محتاج ہی ہے جبکہ بندوں کی بادشاہت اللہ کی عطا کردہ ہے اور بندے اسے قائم رکھنے کے لیے بھی دوسروں کے محتاج ہیں۔

(٧) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ﴾ [الروم: ٢٧] ﴿سُبْحَٰنَ رَبِّكَ رَبِّ ٱلْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ﴾ [الصافات: ١٨٠] ﴿وَلِلَّهِ ٱلْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِۦ﴾ [المنافقون: ٨] وَمَنْ حَلَفَ بِعِزَّةِ اللهِ وَصِفَاتِهِ

باب: 7- ارشادات باری تعالیٰ: ''اور وہی سب پر غالب کمال حکمت والا ہے۔'' ''آپ کا رب جو عزت کا مالک ہے ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں۔'' تمام تر عزت تو صرف اللہ کے لیے اور اس کے رسول کے لیے ہے۔'' کا بیان، نیز اللہ کی عزت اور اس کی صفات کی قسم اٹھانے کا حکم

وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَقُولُ جَهَنَّمُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ».

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دوزخ کہے گی: قط، قط تیری عزت کی قسم!''

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «يَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: رَبِّ! اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جنت اور دوزخ کے درمیان ایک آدمی باقی رہ جائے گا جو سب سے آخر میں جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہوگا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! میرا چہرہ دوزخ سے ایک طرف کر دے۔ مجھے تیری عزت کی قسم! میں اس کے علاوہ تجھ سے کوئی سوال نہیں کروں گا۔''

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ».

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تیرے لیے جنت کا یہ مقام اور اس سے دس گنا مزید ہے۔''

وَقَالَ أَيُّوبُ: «وَعِزَّتِكَ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ».

حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا: ''اے اللہ! مجھے تیری عزت کی قسم! میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہوں۔''

وضاحت: یہ تمام روایات صحیح بخاری ہی میں متصل سند سے مروی ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ان سے اللہ تعالیٰ کی صفت عزت اور اس کی قسم اٹھانے کا جواز ثابت کیا ہے۔

٧٣٨٣ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنِ ابْنِ

[7383] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کہا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں تیری عزت کی پناہ چاہتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ تجھے موت نہیں

عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الَّذِي لَا يَمُوتُ، وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ».

آئے گی جبکہ جن وانس مر جائیں گے۔''

٧٣٨٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يُلْقَى فِي النَّارِ».

[7384] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''لوگوں کو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔''

وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ. وَعَنْ مُعْتَمِرٍ: سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَزَالُ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ: هَلْ مِنْ مَزِيدٍ، حَتّٰى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعَالَمِينَ قَدَمَهُ فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ ثُمَّ تَقُولُ: قَدْ قَدْ، بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ، وَلَا تَزَالُ الْجَنَّةُ تَفْضُلُ حَتّٰى يُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ». [راجع: ٤٨٤٨]

دوسری سند سے اس روایت کے یہ الفاظ ہیں: ''لوگوں کو مسلسل دوزخ میں ڈالا جائے گا اور جہنم کہتی رہے گی: (میرے اندر ڈالنے کے لیے) کچھ اور ہے؟ یہاں تک کہ اللہ رب العالمین اس میں اپنا قدم رکھے گا تو اس کا ایک حصہ دوسرے سے مل جائے گا، اس وقت وہ کہے گی: تیری عزت اور تیرے کرم کی قسم! بس، بس۔ اور جنت میں بھی جگہ بچ جائے گی یہاں تک اللہ تعالیٰ اس کے لیے (اس وقت) کوئی مخلوق پیدا کرے گا جس سے جنت کے باقی ماندہ حصے کو بھرا جائے گا۔''

فائدہ: اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے لیے صفت قدم کا اثبات ہے، اس لیے اس کو حقیقت پر محمول کرتے ہوئے اس کے ظاہری معنی لیے جائیں، اس کی کوئی تاویل نہ کی جائے، نیز اس سلسلے میں تشبیہ دینے اور کیفیت بیان کرنے سے اجتناب کیا جائے۔ واللہ أعلم.

(٨) بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ﴾ [الأنعام: ٧٣]

باب: 8- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا'' کا بیان

٧٣٨٥ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ

[7385] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ رات کے وقت اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ تو آسمانوں اور

يَدْعُو مِنَ اللَّيْلِ: «اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، قَوْلُكَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ. اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ لِي غَيْرُكَ».

زمین کا مالک ہے۔ حمد وثنا تیرے ہی لیے ہے۔ تو آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے، ان سب کو قائم کرنے والا ہے۔ تعریف تجھے ہی سزاوار ہے۔ تو آسمانوں وزمین کا نور ہے۔ تیرا قول برحق، تیرا وعدہ مبنی برحقیقت ہے، تیری ملاقات برحق، جنت سچ اور جہنم برحق، نیز روز قیامت بھی حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور اپنا سر جھکا دیا۔ میں تجھی پر ایمان لایا۔ میں نے تجھی پر بھروسا کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا۔ میں تیری ہی مدد سے باطل کے خلاف برسرپیکار ہوں اور تجھی سے انصاف کا طلب گار ہوں۔ میرے ان تمام گناہوں کو معاف کر دے جو میں پہلے کر چکا ہوں اور جو بعد میں مجھ سے صادر ہوں۔ وہ گناہ بھی معاف کر دے جو میں نے پوشیدہ طور پر کیے ہیں اور جو میں نے علانیہ کیے ہیں، تو ہی میرا معبود ہے۔ تیرے سوا کوئی بھی معبود برحق نہیں۔"

حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا، وَقَالَ: «أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ».

[راجع: ١١٢٠]

ثابت بن محمد کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے ہم سے یہ الفاظ بیان کیے تھے: "تو حق ہے اور تیرا کلام سچ ہے۔"

(٩) بَابُ [قَوْلِ اللهِ تَعَالَى] ﴿وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا﴾ [النساء: ١٣٤]

باب: 9- ارشاد باری تعالیٰ: "اللہ تعالیٰ سننے والا خوب دیکھنے والا ہے" کا بیان

وضاحت: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس عنوان کے تحت اللہ تعالیٰ کی دو صفات "سمع اور بصر" کو ثابت کیا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات ہر قسم کے نقص اور عیب سے پاک ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی تمام صفات بھی کاملہ ہیں۔ ان میں کسی قسم کا کوئی نقص یا عیب نہیں۔ ان صفات کاملہ میں سے ایک صفت سمع اور دوسری بصر ہے۔ اس بنا پر اس کے صفاتی نام سمیع اور بصیر قرآنی آیات میں آئے ہیں۔

وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ تَمِيمٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ

امام اعمش، حضرت تمیم سے، وہ عروہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: تمام

الْأَصْوَاتَ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا﴾ [المجادلة: ١].

تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کے کان ہر قسم کی آواز کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی: ''یقیناً اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے متعلق آپ سے جھگڑ رہی تھی۔''

٧٣٨٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا فَقَالَ: «ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا قَرِيبًا». ثُمَّ أَتَى عَلَيَّ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، فَقَالَ لِي: «يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ! قُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ»، أَوْ قَالَ: «أَلَا أَدُلُّكَ؟». بِهِ. [راجع: ٢٩٩٢]

[7386] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، جب ہم کسی پہاڑ کی بلندی پر چڑھتے تو بآواز بلند ''اللہ اکبر'' کہتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! اپنے آپ پر رحم کھاؤ! تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے بلکہ تم سب کچھ سننے والے، خوب دیکھنے والے اور بہت زیادہ قریب رہنے والے کو بلا رہے ہو۔'' پھر آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں اپنے دل میں ''لاحول ولا قوۃ الا باللہ'' کہہ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اے عبداللہ بن قیس! تم لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔'' یا آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمھاری (جنت کے خزانے کی طرف) رہنمائی نہ کروں؟''

فائدہ: اللہ تعالیٰ غائب نہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہر جگہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے، ہر آواز کو سن رہا ہے۔ وہ اس قدر دور نہیں کہ اسے بآواز بلند پکارنے کی ضرورت پیش آئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو انھیں کہہ دو کہ میں بہت قریب ہوں، پکارنے والے کی پکار کو ہر آن سنتا ہوں وہ جب بھی مجھے پکارے۔''[1] واضح رہے کہ یہ قرب، علم اور قدرت کے اعتبار سے ہے، ورنہ ذات باری تعالیٰ عرش پر مستوی ہے۔

٧٣٨٧، ٧٣٨٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ: سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُولَ اللهِ! عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي، قَالَ: «قُلِ: اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي

[7388,7387] حضرت ابوبکر صدیق ؓ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے ایسی دعا سکھائیں جسے میں اپنی نماز میں پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ دعا پڑھا کرو: اے اللہ! میں نے اپنے آپ پر بہت ظلم کیا ہے۔ تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں۔ مجھے اپنے پاس سے مغفرت عطا فرما، یقیناً تو ہی

[1] البقرة 2:186.

ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ». [راجع: ٨٣٤]

بہت زیادہ بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔"

٧٣٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَادَانِي، قَالَ: إِنَّ اللهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ». [راجع: ٣٢٣١]

[7389] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا، نبی ﷺ نے فرمایا: "حضرت جبریل نے مجھے آواز دے کر کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی بات سن لی ہے اور جو کچھ انھوں نے آپ کو جواب دیا ہے اسے بھی سن لیا ہے۔"

(١٠) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿قُلْ هُوَ ٱلْقَادِرُ﴾

[الأنعام: ٦٥]

باب: 10- ارشاد باری تعالیٰ: "کہہ دیجیے! وہی (اللہ) قدرت والا ہے" کا بیان

٧٣٩٠ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ السَّلَمِيُّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا، كَمَا يُعَلِّمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُولُ: «إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ. اَللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هٰذَا الْأَمْرَ، ثُمَّ يُسَمِّيهِ بِعَيْنِهِ، خَيْرًا لِّي فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ، قَالَ: أَوْ فِي دِينِي

[7390] حضرت جابر بن عبداللہ سلمی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنے صحابۂ کرام ؓ کو تمام (جائز) کاموں میں استخارہ کرنے کی تعلیم دیتے تھے۔ جس طرح آپ انھیں قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے، آپ فرماتے: "جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ فرض کے علاوہ دو رکعت نفل پڑھے، پھر یوں کہے: "اے اللہ! میں تیرے علم کے طفیل اس کام میں خیریت طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے طفیل اس کام میں طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضل کا طلبگار ہوں کیونکہ تجھے قدرت ہے مجھے نہیں، تو جانتا ہے میں نہیں جانتا، تو غیبوں کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (یہاں اس کام کا بعینہ نام لے) میرے لیے دنیا و آخرت میں...... یا اس طرح فرمایا کہ میرے دین، میری زندگی اور میرے ہر انجام کے اعتبار سے...... بہتر ہے تو مجھے

وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي، فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ. اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ شَرٌّ لِّي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ». [راجع: ١١٦٢]

اس کی قدرت دے اور میرے لیے اسے آسان کر دے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (یہاں اس کام کا بعینہٖ نام لے) میرے لیے دنیا و آخرت میں...... یا اس طرح فرمایا کہ میرے دین، میری زندگی اور میرے ہر انجام کے اعتبار سے...... برا ہے تو مجھے اس کام سے دور رکھ اور میرے لیے بھلائی مقدر کر دے جہاں بھی وہ ہو، پھر مجھے اس پر راضی اور خوش کر دے۔"

فائدہ: مستقبل میں قسمت آزمائی کے متعلق قبل از اسلام مختلف طریقے رائج تھے، مثلاً: ○ تیروں اور پانسوں سے قسمت آزمائی اور کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کیا جاتا۔ ○ قیافہ شناسی کو بھی بڑی اہمیت حاصل تھی۔ اسے بطور پیشہ اختیار کیا جاتا تھا۔ ○ پرندوں کو اڑا کر پیش آنے والے امور کے متعلق فیصلہ کیا جاتا کہ وہ کس طرف جاتا ہے۔ ○ اس سلسلے میں کاہنوں اور نجومیوں کا کام بھی عروج پر تھا۔ اسلام نے ان طریقوں کو غلط ٹھہرا کر امت اسلامیہ کے لیے صرف استخارے کو جائز ٹھہرایا، اس میں انسان اپنی عاجزی اور بے بسی کا اظہار کرتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت اور علم و قوت کے ذریعے سے درپیش مسائل کے متعلق رہنمائی کا سوال کرتا ہے۔

(١١) بَابٌ: مُقَلِّبُ الْقُلُوبِ

باب: 11- دلوں کو پھیرنے والی ذات

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَـٰرَهُمْ﴾ [الأنعام: ١١٠].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور ہم ان کے دل اور ان کی آنکھیں پھیر دیں گے۔"

٧٣٩١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْلِفُ: «لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ». [راجع: ٦٦١٧]

[7391] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ بکثرت یہ قسم اٹھایا کرتے تھے: "دلوں کو پھیرنے والے کی قسم!"

(١٢) بَابٌ: إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ اسْمٍ إِلَّا وَاحِدَةً

باب: 12- اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو نام ہیں

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿ذُو ٱلْجَلَـٰلِ﴾ [الرحمن: ٢٧]: اَلْعَظَمَةِ. ﴿ٱلْبَرُّ﴾ [الطور: ٢٨]: اَللَّطِيفُ.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: ذوالجلال کے معنی ہیں: عظمت والا۔ اور البر کے معنی ہیں: لطیف اور باریک بین۔

٧٣٩٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِينَ اسْمًا، مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ». [راجع: ٢٧٣٦]

[7392]حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، یعنی سو سے ایک کم۔ جو کوئی انھیں یاد کر لے وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

أَحْصَيْنَاهُ: حَفِظْنَاهُ.

أَحْصَيْنَاهُ کے معنی ہیں: حَفِظْنَاه، یعنی ہم نے اسے محفوظ کیا۔

فائدہ: احصاء کی دو صورتیں ہیں: عملی اور قولی ○ عملی: اسمائے حسنیٰ کے معانی کے مطابق انسان خود کو ڈھالے، مثلاً: الرحیم، رحم کرنے والا، الکریم، سخاوت کرنے والا، اَلْعَفُوُّ، معاف کرنے والا۔ انسان کو چاہیے کہ وہ دوسروں پر رحم کرے، سخاوت کرے اور درگزر سے کام لے۔ ○ قولی: انھیں یاد کرے، ورد کے طور پر پڑھے، ان کے طفیل اللہ تعالیٰ سے سوال کرے۔ اس میں مومن کے علاوہ دوسرے بھی شریک ہیں، تاہم اہل ایمان ان کے مطابق عقیدہ رکھنے اور عمل کرنے میں دوسروں سے ممتاز ہیں۔[1]

(١٣) بَابُ السُّؤَالِ بِأَسْمَاءِ اللهِ تَعَالَى وَالْاِسْتِعَاذَةُ بِهَا

باب: 13- اللہ کے ناموں کے طفیل سوال کرنا اور ان کے ذریعے سے پناہ مانگنا

٧٣٩٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَلْيَقُلْ: بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ».

[7393]حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو اسے چاہیے کہ اپنے کپڑے کے کنارے سے اسے تین مرتبہ جھاڑے اور یہ دعا پڑھے: ''اے اللہ! تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیری ہی رحمت سے میں اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو نے میری روح کو روک لیا تو اسے معاف کرنا اور اگر اسے چھوڑ دیا تو اس کی حفاظت کرنا جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔''

تَابَعَهُ يَحْيَى وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَزَادَ زُهَيْرٌ وَأَبُو ضَمْرَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ

یحییٰ اور بشر بن مفضل نے عبیداللہ سے، اس نے سعید سے، اس نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے (اسی طرح) بیان کیا ہے، نیز زہیر، ابوضمرہ اور اسماعیل

1 فتح الباري: 462/13.

زَكَرِيَّا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

بن زکریا نے عبیداللہ سے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ان سے سعید نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، ان سے نبی ﷺ نے فرمایا۔

وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٦٣٢٠]

ابن عجلان نے بھی سعید سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٧٣٩٤ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ قَالَ: «اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ، وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ». [راجع: ٦٣١٢]

[7394] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ اپنے بستر پر تشریف لاتے تو دعا کرتے: ''اے اللہ! میں تیرے نام کے طفیل زندہ ہوں اور اسی کے ساتھ فوت ہوں گا۔'' اور جب صبح ہوتی تو یہ دعا کرتے: ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں فوت کرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

٧٣٩٥ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ خَرَشَةَ ابْنِ الْحُرِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: «بِاسْمِكَ نَمُوتُ وَنَحْيَا»، فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ». [راجع: ٦٣٢٥]

[7395] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ جب رات کے وقت اپنے بستر پر جاتے تو دعا کرتے: ''ہم تیرے ہی نام سے فوت ہوتے ہیں اور اسی سے زندہ ہوں گے۔'' اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے: ''تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا ہے اور اسی کی طرف جمع ہونا ہے۔''

فائدہ: ان احادیث میں بھی اللہ کے ناموں کے طفیل دعا کرنے کا طریقہ بیان ہوا ہے کہ انسان نیند اور بیداری کے وقت اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہے اور اللہ کے حضور عرض کرتا ہے کہ میں حالت بیداری میں تیرا ہی نام یاد کرتا ہوں۔ اس نام ہی سے مجھے اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ اس کی بدولت مجھے ہر حالت میں سکون و اطمینان مہیا فرما۔

٧٣٩٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ

[7396] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھ لے: ''شروع اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور

فَقَالَ: بِاسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا». [راجع: ١٤١]

رکھنا اور جو کچھ تو ہمیں عطا کرے اس سے بھی شیطان کو دور رکھنا۔ اگر اس صحبت میں کوئی بچہ ان دونوں کے نصیب میں ہوا تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔"

٧٣٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ قُلْتُ: أُرْسِلُ كِلَابِي الْمُعَلَّمَةَ؟ قَالَ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَأَمْسَكْنَ فَكُلْ، وَإِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَكُلْ». [راجع: ١٧٥]

[7397] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے پوچھا: میں شکار پر اپنے سکھائے ہوئے کتے چھوڑتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "جب تم سدھائے ہوئے کتے چھوڑو اور چھوڑتے وقت اللہ کا نام بھی لو، پھر اگر وہ شکار پکڑ کر اسے روک لیں، اس سے خود نہ کھائیں تو تم اسے کھا سکتے ہو، اسی طرح اگر تم بے پر و پیکان تیر پھینکو اور وہ جانور کا گوشت چیر دے تو ایسا شکار بھی کھا سکتے ہو۔"

فائدہ: اس حدیث میں اللہ کے ناموں کے طفیل اس کی عبادت کرنے کا ایک اور انداز بیان ہوا ہے کہ اگر شکاری کتا چھوڑتے وقت اللہ کا نام لیا گیا تھا اور وہ شکاری کتا جانور سے خود نہ کھائے بلکہ اسے مکمل طور پر روک لے تو ذبح کے بغیر اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔ اور یہ صرف اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت ہے۔

٧٣٩٨ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ هُنَا أَقْوَامًا حَدِيثًا عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ، يَأْتُونَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِي يَذْكُرُونَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا، قَالَ: «اذْكُرُوا أَنْتُمُ اسْمَ اللهِ وَكُلُوا».

[7398] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہاں کچھ لوگ ہیں جن کا زمانہ شرک کے قریب ہے۔ وہ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ انھوں نے ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا تھا یا نہیں؟ (تو کیا ہم اسے کھا سکتے ہیں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اللہ کا نام لے کر اسے کھا لیا کرو۔"

تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ، وَأُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ. [راجع: ٢٠٥٧]

یہ روایت بیان کرنے میں محمد بن عبدالرحمٰن، عبدالعزیز بن محمد دراوردی اور اسامہ بن حفص نے ابوخالد کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے ناموں کے طفیل اللہ کو پکارنے کا ایک اور انداز بیان ہوا ہے کہ ذبح کرتے اور کھاتے وقت اللہ کا نام لینا چاہیے، اس میں خیر و برکت کی رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے۔

٧٣٩٩ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: ضَحَّى النَّبِيُّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ، يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ. [راجع: ٥٥٥٣]

[7399] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے دو مینڈھوں کی قربانی دی۔ آپ نے ذبح کرتے وقت بسم اللہ، اللہ اکبر کہا۔

٧٤٠٠ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدُبٍ: أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ صَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرٰى، وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللهِ». [راجع: ٩٨٥]

[7400] حضرت جندب ؓ سے روایت ہے کہ وہ قربانی کے دن نبی ﷺ کے پاس موجود تھے، آپ نے نماز پڑھی، پھر خطبہ دیا اور فرمایا: ''جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کر دی وہ اس کی جگہ اور قربانی کرے اور جس نے ابھی تک قربانی ذبح نہ کی ہو تو وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔''

٧٤٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، وَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ».

[7401] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ۔ جو کوئی قسم اٹھانا چاہے وہ صرف اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھائے۔''

(١٤) بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الذَّاتِ وَالنُّعُوتِ وَأَسَامِي اللهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: 14- اللہ عزوجل کی ذات وصفات اور اللہ کے اسماء کے متعلق جو کچھ ذکر کیا جاتا ہے

وَقَالَ خُبَيْبٌ: وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ، فَذَكَرَ الذَّاتَ بِاسْمِهِ تَعَالٰى.

حضرت خبیب ؓ نے مرتے وقت کہا: یہ سب تکلیف اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے لیے۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ذات کا لفظ استعمال کیا۔

٧٤٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ - حَلِيفٌ لِبَنِي زُهْرَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ -: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

[7402] حضرت ابوہریرہ ؓ کے شاگرد، بنو زہرہ قبیلے کے حلیف حضرت اسید بن جاریہ ثقفی ؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ ؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے دس صحابۂ کرام کو کسی مہم پر روانہ کیا۔ ان میں حضرت خبیب

قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَشَرَةً مِنْهُمْ خُبَيْبٌ الْأَنْصَارِيُّ، فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عِيَاضٍ: أَنَّ ابْنَةَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهُمْ حِينَ اجْتَمَعُوا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا، فَلَمَّا خَرَجُوا مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ قَالَ خُبَيْبٌ الْأَنْصَارِيُّ:

وَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلَى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِي
وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَشَأْ
يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثِ، فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَصْحَابَهُ خَبَرَهُمْ يَوْمَ أُصِيبُوا. [راجع: ٣٠٤٥]

ؓ بھی تھے۔ حارث کی بیٹی نے بتایا کہ جب حارث کے بیٹوں نے انھیں قتل کرنے کا پروگرام بنایا تو حضرت خبیب نے مجھ سے استرا مانگا تاکہ اپنے زیرناف بال صاف کریں۔ جب وہ انھیں قتل کرنے کے لیے حرم سے باہر لے گئے تو حضرت خبیب انصاری ؓ نے یہ شعر پڑھے ؎

جب مسلمان بن کے دنیا سے چلوں مجھ کو کیا ڈر ہے کس کروٹ گروں
میرا مرنا ہے اللہ کی ذات میں وہ اگر چاہے نہ ہوں گا میں زبوں
تن جو ٹکڑے ٹکڑے اب ہو جائے گا اس کے ٹکڑے پر وہ برکت دے فزوں

پھر حارث کے بیٹے (عقبہ) نے اسے قتل کر دیا۔ نبی ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام ؓ کو اُسی دن اطلاع کر دی جس دن یہ حضرات شہید کیے گئے تھے۔

فائدہ: اس حدیث میں لفظ ذات، اللہ کے اسم مبارک کے ساتھ بطور مضاف استعمال ہوا ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ نے اسے برقرار رکھا۔ اگر یہ غلط ہوتا تو آپ اس کا انکار کر دیتے، اس لیے ذات باری تعالیٰ وغیرہ کے الفاظ استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(١٥) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُۥ﴾ [آل عمران: ٢٨]: وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى ﴿تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَآ أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ﴾ [المائدة: ١١٦]

باب: 15- ارشاد باری: ''اللہ تمھیں اپنے نفس سے ڈراتا ہے، نیز فرمان الٰہی: ''جو میرے نفس میں ہے وہ تو جانتا ہے اور جو تیرے نفس میں ہے میں نہیں جانتا'' کا بیان

٧٤٠٣ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ، مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ، وَمَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللهِ». [راجع: ٤٦٣٤]

[7403] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی بھی غیرت مند نہیں، اسی لیے اس نے فواحش کو حرام قرار دیا ہے، نیز اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو مدح و تعریف پسند نہیں۔''

فائدہ: آدمی کے لیے یہ عیب اور نقص ہے کہ وہ اپنی تعریف خود کرے یا کسی سے اپنی تعریف پسند کرے لیکن اللہ کے حق میں یہ عیب نہیں کیونکہ وہ تعریف کے لائق ہے۔ اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ مخلوق میں سے کوئی بھی کما حقہ اس کی

تعریف نہیں کر سکتا۔

٧٤٠٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ - وَهُوَ يَكْتُبُ عَلَى نَفْسِهِ، وَهُوَ وَضْعٌ عِنْدَهُ عَلَى الْعَرْشِ -: إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي». [راجع: ٣١٩٤]

[7404] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی تو اپنی کتاب میں لکھا: میں نے اپنے نفس پر لازم قرار دیا کہ میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے۔ یہ نوشتہ اس نے اپنے پاس عرش پر رکھا ہوا ہے۔''

فائدہ: اس کتابت کے تین معنی ہیں: * اسے ظاہر پر محمول کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ نے اسے خود تحریر کیا، چنانچہ فرمان نبوی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی تو اپنے ہاتھ سے نوشتۂ تقدیر لکھا۔[1] * ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قلم کو لکھنے کا حکم دیا ہو اور اس کی بھی حدیث میں صراحت ہے۔ * یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کلمۂ ''کن'' سے ایسا کیا ہو، یعنی کن کہا اور نوشتہ تحریر ہو گیا۔ یہ تینوں معانی صحیح اور کتاب و سنت سے ثابت ہیں۔

٧٤٠٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ شِبْرًا إِلَيَّ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً». [انظر: ٧٥٠٥، ٧٥٣٧]

[7405] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوتا ہوں جو وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے۔ جب وہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے نفس میں یاد کرے تو میں بھی اسے اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ مجھے بھری محفل میں یاد کرے تو میں اسے اس سے بہتر محفل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف ایک بالشت آئے تو میں اس کی جانب ایک گز نزدیک ہوتا ہوں۔ اور اگر وہ ایک گز مجھ سے قریب ہو تو میں دو گز اس سے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف چلتا ہوا آئے تو میں دوڑتا ہوا اس کے پاس آتا ہوں۔''

(١٦) بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ﴾ [القصص: ٨٨]

باب: 16- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ کے چہرے کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے'' کا بیان

1 سنن ابن ماجه، الزهد، حديث: 4295.

٧٤٠٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿قُلْ هُوَ ٱلْقَادِرُ عَلَىٰٓ أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ﴾، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ»، فَقَالَ: ﴿أَوْ مِن تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ»، قَالَ: ﴿أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا﴾ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هٰذَا أَيْسَرُ». [راجع: ٤٦٢٨]

[7406]حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''کہہ دیجیے! اللہ اس بات پر قادر ہے کہ وہ تم پر تمھارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے'' تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں تیرے چہرے کی پناہ چاہتا ہوں۔'' پھر یہ الفاظ نازل ہوئے: ''یا تمھارے پاؤں کے نیچے سے (عذاب) آ جائے'' تو نبی ﷺ نے پھر دعا کی: ''اے اللہ! میں تیرے چہرے کی پناہ چاہتا ہوں۔'' اس کے بعد یہ الفاظ نازل ہوئے: ''یا تمھیں فرقہ بندی میں مبتلا کر دے'' تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ (پہلے دونوں کی نسبت) آسان ہے۔''

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے لیے صفت الوجہ ثابت کرنے پر سلف صالحین کا اجماع ہے۔ اس بنا پر صفتِ ''الوجہ'' کو بلا تحریف، بلا تعطیل، بلا تکییف اور بلا تمثیل ثابت کرنا ضروری ہے اور اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا حقیقی چہرہ ہے جو اس ذات باری تعالیٰ کے شایان شان ہے۔ اس صفت کو تسلیم کرنا، اس پر ایمان لانا گویا اللہ پر ایمان لانا ہے۔[1]

(١٧) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِىٓ﴾ [طه: ٣٩] تُغَذَّى، وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿تَجْرِى بِأَعْيُنِنَا﴾ [القمر: ١٤]

باب: 17- ارشاد باری تعالیٰ: ''تاکہ تیری پرورش میری آنکھوں کے سامنے کی جائے، یعنی تیری غذا وغیرہ کا اہتمام کیا جائے، نیز ارشاد باری تعالیٰ: ''وہ (نوح علیہ السلام کی) کشتی ہماری آنکھوں کے سامنے تیر رہی تھی'' کا بیان

٧٤٠٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: ذُكِرَ الدَّجَّالُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ لَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ، إِنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى عَيْنِهِ - وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ». [راجع: ٣٠٥٧]

[7407]حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس دجال کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی تم پر مخفی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ...... اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنی آنکھ کی طرف اشارہ فرمایا...... اور بلاشبہ مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا جیسے اس کی آنکھ پر ایک ابھرا ہوا انگور کا دانہ ہو۔''

[1] شرح كتاب التوحيد: 280/1.

٧٤٠٨ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا بَعَثَ اللهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ قَوْمَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ، إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ». [راجع: ٧١٣١]

[7408] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی نبی بھیجے ہیں ان سب نے اپنی قوم کو کانے کذاب سے ضرور خبردار کیا ہے۔ وہ (دجال) کانا ہے اور تمھارا رب کانا نہیں۔ دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا۔“

فائدہ: دجال اپنے رب ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ اس کے رب ہونے کی نفی کی گئی ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ وہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا۔ یہ ایک ایسی محسوس علامت ہے جس کو عوام الناس بھی محسوس کر سکتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت بیان کی گئی ہے کہ اس کے شایان شان بے عیب آنکھ ہوگی۔ اسے ظاہر پر محمول کرتے ہوئے مبنی برحقیقت تسلیم کیا جائے گا، جس کی اور کوئی تاویل نہیں ہو سکتی اور نہ اسے مخلوق سے تشبیہ ہی دی جا سکتی ہے۔ اس صفت کا انکار کرنا کفر ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے رب العالمین کی صفت عین ثابت کرنے کے لیے دو آیات اور دو احادیث پیش کی ہیں۔

(١٨) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿هُوَ ٱللَّهُ ٱلْخَٰلِقُ ٱلْبَارِئُ ٱلْمُصَوِّرُ﴾ [الحشر: ٢٤]

باب: 18- ارشاد باری تعالیٰ: ”وہ اللہ ہی ہے جو پیدا کرنے والا، سب کا موجد اور صورتیں عطا کرنے والا ہے“ کا بیان

٧٤٠٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا مُوسَى - هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ -: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ: أَنَّهُمْ أَصَابُوا سَبَايَا فَأَرَادُوا أَنْ يَسْتَمْتِعُوا بِهِنَّ وَلَا يَحْمِلْنَ، فَسَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ: «مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَّا تَفْعَلُوا فَإِنَّ اللهَ قَدْ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

[7409] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھیں غزوۂ بنو مصطلق میں کچھ لونڈیاں بطور غنیمت ملیں۔ صحابۂ کرام نے چاہا کہ ان سے ہم بستری کریں لیکن انھیں حمل نہ ٹھہرے، اس لیے انھوں نے نبی ﷺ سے عزل کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ”اگر تم عزل نہ بھی کرو تو کوئی قباحت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے وہ لکھ دیا ہے جو وہ قیامت تک پیدا کرنے والا ہے۔“

وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ قَزَعَةَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللهُ خَالِقُهَا». [راجع: ٢٢٢٩]

مجاہد نے قزعہ سے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”کوئی بھی جان جس کا پیدا ہونا مقدر ہے اللہ اسے

ضرور پیدا کر کے رہے گا۔"

فائدہ: عزل کے معنی ہیں: صحبت کرتے وقت بیوی کی شرم گاہ سے باہر انزال کرنا۔ بعض حالات میں اس کی اجازت ہے لیکن خاندانی منصوبہ بندی کی تحریک کے لیے اس کو بنیاد قرار دینا نری حماقت ہے کیونکہ عزل، بیوی خاوند کا ایک نجی معاملہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اچھی نظر سے نہیں دیکھا بلکہ بعض اوقات اسے خفیہ طور پر زندہ درگور کرنا قرار دیا ہے۔ امام بخاری ؒ نے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ وہ اللہ اکیلا ہی خالق، موجد اور تصویر گری کرنے والا ہے۔ میاں بیوی کو اس میں ذرا بھر بھی اختیار نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ ہی مخلوق پیدا کرنے کا فیصلہ کرنے والا ہے۔ اس میں لوگوں کے چاہنے یا نہ چاہنے کا کوئی عمل دخل نہیں۔

(١٩) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : ﴿لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ﴾ [ص: ٧٥]

باب: 19- ارشاد باری تعالیٰ: "جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا" کا بیان

فائدہ: اس آیت کو پیش کرنے سے امام بخاری ؒ کا مقصد ذات باری تعالیٰ کے لیے دو ہاتھوں کا اثبات ہے اور یہ ظاہری الفاظ کے اعتبار سے مبنی برحقیقت ہیں۔ انھیں تشبیہ وتمثیل اور تکلیف وتاویل کے بغیر تسلیم کرنا ہمارے لیے ضروری ہے۔

٧٤١٠ - حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يُجْمَعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذٰلِكَ فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: يَا آدَمُ، أَمَا تَرَى النَّاسَ؟ خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ، اِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكَ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، وَلٰكِنِ ائْتُوا نُوحًا فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكَ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَهَا، وَلٰكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمٰنِ. فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطَايَاهُ الَّتِي أَصَابَهَا، وَلٰكِنِ ائْتُوا مُوسٰى عَبْدًا آتَاهُ اللهُ

[7410] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن تمام اہل ایمان کو اکٹھا کیا جائے گا تو وہ کہیں گے: کاش! ہم کسی کی سفارش اللہ کے حضور لے جائیں تاکہ ہمیں وہ اس حالت سے آرام دے دے، چنانچہ وہ سب مل کر حضرت آدم ؑ کے پاس آئیں گے اور ان سے عرض کریں گے: اے آدم! آپ لوگوں کی حالت کو نہیں دیکھتے کہ وہ کس بلا میں گرفتار ہیں؟ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا، پھر فرشتوں سے سجدہ کرایا اور تمام اشیاء کے نام آپ کو سکھائے، آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کریں تاکہ وہ ہمیں اس حالت سے نجات دے۔ حضرت آدم ؑ کہیں گے: میں اس منصب کے لائق نہیں ہوں۔ اور وہ ان کے سامنے اس غلطی کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی تھی، لیکن تم نوح ؑ کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کی طرف سے پہلے رسول ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف بھیجا تھا۔ پھر سب لوگ

التَّوْرَاةَ وَكَلَّمَهُ تَكْلِيمًا، فَيَأْتُونَ مُوسٰى فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَهَا، وَلٰكِنِ ائْتُوا عِيسٰى عَبْدَ اللهِ ورَسُولَهُ وَكَلِمَتَهُ وَرُوحَهُ، فَيَأْتُونَ عِيسٰى فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَلٰكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا ﷺ عَبْدًا غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي، فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ لِي: اِرْفَعْ مُحَمَّدُ، قُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيهَا، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَرْجِعُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ: اِرْفَعْ مُحَمَّدُ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيهَا، ثُمَّ أَشْفَعُ، فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَرْجِعُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ، قُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيهَا، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَرْجِعُ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ، وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ».

حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں اور وہ اپنی اس غلطی کو یاد کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی تھی۔ وہ کہیں گے: تم ابراہیم خلیل الرحمٰن کے پاس جاؤ، چنانچہ وہ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی فرمائیں گے: میں اس لائق نہیں ہوں اور اپنی وہ خطائیں یاد کریں گے جو ان سے سرزد ہوئیں تھیں، ہاں تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے ہیں، انھیں اللہ تعالیٰ نے تورات دی اور بلاواسطہ ان سے کلام کیا۔ یہ سن کر وہ سب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے: میں اس لائق نہیں ہوں اور اپنی اس خطا کو یاد کریں گے جو ان سے دنیا میں سرزد ہوئی تھی، ہاں تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے، اس کے رسول، اس کا کلمہ اور خاص روح ہیں، چنانچہ وہ سب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں لیکن تم سب حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن کی اگلی پچھلی سب خطائیں اللہ تعالیٰ نے معاف کر دی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر وہ سب لوگ میرے پاس آئیں گے، میں چل پڑوں گا اور اللہ کے حضور حاضر ہونے کی اجازت مانگوں گا تو مجھے اجازت دی جائے گی۔ اپنے رب کو دیکھتے ہی میں سجدے میں گر جاؤں گا اور جب تک اسے منظور ہوگا وہ مجھے سجدے ہی میں پڑا رہنے دے گا۔ اس کے بعد ارشاد ہوگا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، تم جو کہو گے اسے سنا جائے گا، جو سوال کرو گے تمھیں دیا جائے گا اور جو سفارش کرو گے اسے قبول کیا جائے گا۔ میں اس وقت اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریفیں کروں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے سکھائے گا، پھر سفارش کروں گا تو میرے لیے مخصوص لوگوں کی حد مقرر

کی جائے گی۔ میں انھیں جنت میں لے جاؤں گا، پھر لوٹ کر اپنے رب کے حضور آ ؤں گا۔ اسے دیکھتے ہی سجدے میں گر جاؤں گا۔ جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا مجھے سجدے میں پڑا رہنے دے گا۔ اس کے بعد مجھے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ۔ تم جو کہو گے اسے سنا جائے گا، جو سوال کرو گے وہ پورا کیا جائے گا اور جو سفارش کرو گے اسے قبول کیا جائے گا۔ پھر میں اپنے رب کی ایسی تعریفیں کروں گا جو اس وقت وہ مجھے الہام کرے گا، اس کے بعد میں سفارش کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں انھیں بہشت میں لے جاؤں گا، پھر لوٹ کر اپنے رب کے پاس حاضر ہوں گا تو اسے دیکھتے ہی سجدے میں گر جاؤں گا، جب تک اللہ چاہے گا مجھے سجدے میں پڑا رہنے دے گا۔ پھر کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ۔ تم جو کہو گے سنا جائے گا، جو سوال کرو گے پورا کیا جائے گا اور جو سفارش کرو گے قبول کی جائے گی۔ میں اپنے رب کی ایسی تعریفیں کروں گا جو اس وقت وہ مجھے الہام کرے گا۔ اس کے بعد میں سفارش کروں گا تو میرے لیے حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں انھیں جنت میں لے جاؤں گا، پھر لوٹ کر آ ؤں گا تو عرض کروں گا: اے میرے رب! اب دوزخ میں وہی لوگ باقی رہ گئے ہیں جنھیں قرآن نے روک رکھا ہے اور ان پر جہنم میں ہمیشہ کے لیے ٹھہرنا واجب ہو چکا ہے۔''

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً. ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ مِنَ الْخَيْرِ ذَرَّةً». [راجع: ٤٤]

نبی ﷺ نے فرمایا: ''آخر کار دوزخ سے وہ لوگ بھی نکال لیے جائیں گے جنھوں نے لا الہ الا اللہ پڑھا ہو گا اور ان کے دل میں ایک جو کے برابر ایمان ہو گا۔ پھر وہ لوگ بھی نکال لیے جائیں گے جنھوں نے دنیا میں لا الہ الا اللہ پڑھا ہو گا اور ان کے دل میں گندم کے دانے کے برابر ایمان ہو گا۔ بالآخر وہ لوگ بھی نکال لیے جائیں گے جنھوں

نے لا الٰہ الا اللہ پڑھا ہوگا اور ان کے دلوں میں ذرہ برابر ایمان ہوگا۔"

٧٤١١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَدُ اللهِ مَلْأَى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ، سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ».

[7411] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ رات اور دن کا خرچ کرنا اسے کم نہیں کرتا۔"

وَقَالَ: «أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ».

اور فرمایا: "کیا تم نے دیکھا کہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے اب تک وہ کتنا خرچ کر چکا ہے؟ لیکن اس (سخاوت) نے جو کچھ اس کے ہاتھ میں ہے اسے کم نہیں کیا۔"

وَقَالَ: «عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَبِيَدِهِ الْأُخْرٰى الْمِيزَانُ، يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ». [راجع: ٤٦٨٤]

نیز آپ نے فرمایا: "اس کا عرش پانی پر تھا۔ اس کے دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے جسے وہ نیچے اور اوپر کرتا رہتا ہے۔ (کسی کو پست کر دیتا ہے کسی کو بلند)۔"

٧٤١٢ - حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ اللهَ يَقْبِضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَرْضَ، وَتَكُونُ السَّمٰوَاتُ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ».

[7412] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے گا جبکہ آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں ہوں گے، پھر کہے گا: میں ہی بادشاہ ہوں۔"

رَوَاهُ سَعِيدٌ عَنْ مَالِكٍ.

یہ حدیث سعید نے امام مالک رحمہ اللہ سے بیان کی ہے۔

٧٤١٣ - وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ: سَمِعْتُ سَالِمًا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا.

[7413] عمر بن حمزہ نے کہا: میں نے حضرت سالم رحمہ اللہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث بیان کی۔

وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَقْبِضُ اللهُ الْأَرْضَ». [راجع: ٤٨١٢]

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا۔"

٧٤١٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: سَمِعَ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ يَهُودِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللهَ يُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ عَلٰى إِصْبَعٍ، وَالْأَرَضِينَ عَلٰى إِصْبَعٍ، وَالْجِبَالَ عَلٰى إِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ عَلٰى إِصْبَعٍ، وَالْخَلَائِقَ عَلٰى إِصْبَعٍ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦ﴾.

[7414] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے محمد! یقیناً اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو ایک انگلی پر روک لے گا، تمام زمینوں کو دوسری انگلی پر، پہاڑوں کو ایک انگلی پر، درختوں کو ایک انگلی پر اور دیگر مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھے گا، پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھیں دکھائی دینے لگیں، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''انھوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جس طرح اس کی قدر کرنے کا حق تھا۔''

قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: وَزَادَ فِيهِ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيقًا لَهُ. [راجع: ٤٨١١]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ یہودی کی بات پر تعجب کرتے ہوئے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے ہنس پڑے تھے۔

٧٤١٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! إِنَّ اللهَ يُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ عَلٰى إِصْبَعٍ، وَالْأَرَضِينَ عَلٰى إِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ وَالثَّرٰى عَلٰى إِصْبَعٍ، وَالْخَلَائِقَ عَلٰى إِصْبَعٍ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَنَا الْمَلِكُ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦ﴾. [راجع: ٤٨١١]

[7415] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اہل کتاب میں سے ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: ابوالقاسم! اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھے گا، تمام زمینوں کو ایک انگلی پر، درخت اور گیلی مٹی ایک انگلی پر اور دیگر تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھے گا، پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، میں بادشادہ ہوں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ ہنس دیے حتی کہ آپ کی ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''انھوں نے اللہ کی قدر کرنے کا حق ادا نہیں کیا۔''

فائدہ: مذکورہ عنوان اور پیش کردہ احادیث سے امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دو ہاتھ ہیں اور ہاتھوں کی انگلیاں ہیں، جن کی صراحت ان احادیث میں ہے۔ عافیت اسی میں ہے کہ ہم تسلیم و رضا پر عمل کرتے ہوئے ان نصوص کے ظاہری مفہوم کے مطابق عقیدہ رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے دو حقیقی ہاتھ ہیں جو اس کے شایانِ شان ہیں۔ وہ اپنے ان ہاتھوں کی انگلیوں

پر قیامت کے دن زمین و آسمان اور دیگر مخلوقات رکھ کر انھیں جھٹکا دے کر اپنی بادشاہت کا اعلان کرے گا۔

(٢٠) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ»

باب: 20- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند کوئی شخص نہیں'' کا بیان

٧٤١٦ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ التَّبُوذَكِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ. فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «تَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ؟ وَاللهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللهُ أَغْيَرُ مِنِّي، وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللهِ، وَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ الْمُنْذِرِينَ وَالْمُبَشِّرِينَ، وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللهِ، وَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللهُ الْجَنَّةَ». [راجع: ٦٨٤٦]

[7416] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں کسی شخص کو اپنی بیوی کے ہمراہ دیکھوں تو سیدھی تلوار سے اسے قتل کر دوں۔ رسول اللہ ﷺ کو ان جذبات کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا: ''تم سعد کی غیرت پر اظہارِ تعجب کرتے ہو؟ اللہ کی قسم! یقیناً میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔ اللہ تعالیٰ نے غیرت ہی کی وجہ سے بے حیائی کی ظاہر اور پوشیدہ باتوں کو حرام قرار دیا ہے۔ کسی شخص کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ عذر خواہی محبوب نہیں، اس لیے اس نے خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے اپنے رسول بھیجے ہیں، نیز کسی کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ مدح و ثنا محبوب نہیں۔ اسی وجہ سے اللہ نے جنت کا وعدہ کیا ہے (تاکہ لوگ اس کی تعریف کر کے اسے حاصل کریں)۔''

وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ: «لَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ».

(راویٔ حدیث) عبیداللہ بن عمرو نے عبدالملک کے حوالے سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''اللہ سے زیادہ غیرت مند کوئی شخص نہیں۔''

(٢١) بَابٌ: ﴿قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَٰدَةً قُلِ اللَّهُ﴾ [الأنعام: ١٩]

باب: 21- ارشاد باری تعالیٰ: ''آپ (ان سے) کہیں کہ کون سی چیز شہادت کے اعتبار سے سب سے بڑی ہے؟ آپ خود ہی کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ'' کا بیان

فَسَمَّى اللهُ تَعَالَى نَفْسَهُ شَيْئًا، وَسَمَّى النَّبِيُّ ﷺ الْقُرْآنَ شَيْئًا، وَهُوَ صِفَةٌ مِنْ صِفَاتِ اللهِ،

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پاک کو شے سے تعبیر کیا ہے اور نبی ﷺ نے قرآن کریم کو شے کہا

وَقَالَ: ﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُۥ﴾ [القصص: ٨٨].

ہے جبکہ قرآن کریم اللہ کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ کی ذات کے سوا ہر شے فنا ہونے والی ہے۔''

٧٤١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِرَجُلٍ: «أَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟»، قَالَ: نَعَمْ، سُورَةُ كَذَا، وَسُورَةُ كَذَا، لِسُوَرٍ سَمَّاهَا. [راجع: ٢٣١٠]

[7417] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا تھا: ''کیا تیرے پاس قرآن سے کوئی شے ہے؟'' اس نے کہا: ہاں، فلاں فلاں سورت یاد ہے اور اس نے ان سورتوں کے نام بھی لیے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنے دعویٰ کے اثبات میں دو آیات اور ایک حدیث پیش کی ہے۔ پہلی آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے خود اپنی ذات کریمہ کو شے کہا ہے۔ اس سے مراد اپنے وجود کو ثابت کرنا اور عدم کی نفی کرنا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی ہر صفت کو شے کہا جا سکتا ہے کہ وہ موجود ہے۔

(٢٢) بَابٌ: ﴿وَكَانَ عَرْشُهُۥ عَلَى ٱلْمَآءِ﴾ [هود: ٧] ﴿وَهُوَ رَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْعَظِيمِ﴾ [التوبة: ١٢٩]

باب: 22- ارشاد باری تعالیٰ: ''اس کا عرش پانی پر تھا۔'' ''اور وہ عرش عظیم کا رب ہے'' کا بیان

قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: ﴿ٱسْتَوَىٰٓ إِلَى ٱلسَّمَآءِ﴾ [فصلت: ١١]: اِرْتَفَعَ، ﴿فَسَوَّىٰهُنَّ﴾: خَلَقَ.

ابو عالیہ نے کہا: ﴿استوی إلی السماء﴾ کا مفہوم یہ ہے کہ وہ آسمان کی طرف بلند ہوا اور ﴿فَسَوّٰی﴾ کے معنی ہیں: اس نے پیدا کیا۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿ٱسْتَوَىٰ﴾ عَلَا ﴿عَلَى ٱلْعَرْشِ﴾ [الأعراف: ٥٤].

مجاہد نے کہا: ﴿استوی علی العرش﴾ کے معنی ہیں: وہ عرش پر بلند ہوا۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿ٱلْمَجِيدُ﴾ [البروج: ١٥]: الْكَرِيمُ وَ﴿ٱلْوَدُودُ﴾ [البروج: ١٤]: الْحَبِيبُ، يُقَالُ: حَمِيدٌ مَجِيدٌ كَأَنَّهُ فَعِيلٌ مِنْ مَاجِدٍ، مَحْمُودٌ مِنْ حَمِدَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ﴿ذُو العرش المجید﴾ میں مجید کے معنی ہیں: کریم۔ اور الودود کے معنی ہیں: حبیب، جیسے حمید مجید کہا جاتا ہے، گویا مجید ماجد سے ہے اور حمید بمعنی محمود، حمد سے ہے۔

٧٤١٨ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ

[7418] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،

الْأَعْمَشِ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ مُحْرِزٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: إِنِّي عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ: «اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِي تَمِيمٍ»، قَالُوا: بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا، فَدَخَلَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ: «اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ! إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ»، قَالُوا: قَبِلْنَا، جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّينِ، وَلِنَسْأَلَكَ عَنْ أَوَّلِ هٰذَا الْأَمْرِ مَا كَانَ، قَالَ: «كَانَ اللهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ، وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ».

انھوں نے فرمایا: میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس تھا کہ اتنے میں آپ کے پاس قبیلۂ بنوتمیم کے چند لوگ آئے۔ آپ ﷺ نے (ان سے) فرمایا: ''اے بنوتمیم! تم بشارت قبول کرو۔'' انھوں نے کہا: آپ نے ہمیں بشارت تو دی ہے، کچھ (دنیا کا) مال بھی دیں۔ پھر آپ کے پاس یمن کے کچھ لوگ آئے تو آپ نے فرمایا: ''اے اہل یمن! تم خوشخبری قبول کرو، بنوتمیم نے اسے قبول نہیں کیا۔'' انھوں نے کہا: ہم نے اسے قبول کیا۔ ہم تو آپ کے پاس اس غرض سے آئے ہیں کہ دین کے متعلق سمجھ بوجھ حاصل کریں اور آپ سے اس دنیا کے آغاز کے متعلق پوچھیں کہ اس کی ابتدا کیسے ہوئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل تھا اور کچھ نہیں تھا، البتہ اللہ کا عرش پانی پر تھا، پھر اس نے زمین وآسمان کو پیدا کیا اور لوح محفوظ میں ہر چیز لکھ دی۔''

ثُمَّ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ: يَا عِمْرَانُ! أَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ، فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُهَا فَإِذَا السَّرَابُ يَنْقَطِعُ دُونَهَا، وَايْمُ اللهِ! لَوَدِدْتُ أَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ أَقُمْ. [راجع: ٣١٩٠]

حضرت عمران ؓ کہتے ہیں: اتنے میں ایک آدمی نے آکر مجھ سے کہا: اے عمران! اپنی اونٹنی کی خبر لو وہ بھاگ گئی ہے۔ میں اس کی تلاش میں نکلا۔ میں نے دیکھا کہ میرے اور اس کے درمیان سراب حائل ہے۔ اللہ کی قسم! اب میں چاہتا ہوں کہ اگر اونٹنی جاتی تھی تو چلی جاتی مگر میں آپ کی مجلس سے نہ اٹھا ہوتا۔

٧٤١٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ يَمِينَ اللهِ مَلْأٰى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ، سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مَا فِي يَمِينِهِ، وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَبِيَدِهِ الْأُخْرٰى الْفَيْضُ - أَوِ الْقَبْضُ - يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ». [راجع: ٤٦٨٤]

[7419] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے، اس میں سے خرچ کرنا کسی قسم کی کمی نہیں لاتا۔ وہ دن رات سخاوت کرتا رہتا ہے۔ تمھیں کیا معلوم کہ جب سے زمین وآسمان کو اس نے پیدا کیا ہے کتنا خرچ کر دیا ہے؟ اس سخاوت نے اس میں کمی نہیں کی جو اس کے دائیں ہاتھ میں ہے۔ اس کا عرش پانی پر تھا۔ اس کے دوسرے ہاتھ میں فیض یا قبض ہے جسے وہ اونچا اور نیچا کرتا رہتا ہے۔''

٧٤٢٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَشْكُو، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «اتَّقِ اللهَ وَأَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ»، قَالَ أَنَسٌ: لَوْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، كَاتِمًا شَيْئًا لَكَتَمَ هٰذِهِ، قَالَ: فَكَانَتْ زَيْنَبُ تَفْخَرُ عَلٰى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ. تَقُولُ: «زَوَّجَكُنَّ أَهَالِيكُنَّ وَزَوَّجَنِي اللهُ تَعَالٰى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ».

[7420] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ (اپنی بیوی کی) شکایت کرتے ہوئے آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سے ڈرو اور اپنی بیوی کو اپنے پاس ہی رکھو۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ کوئی بات (لوگوں سے) چھپانے والے ہوتے تو اسے ضرور چھپاتے۔ (راویٔ حدیث کہتے ہیں:) ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی دیگر ازواج مطہرات کو بطور فخر کہا کرتی تھیں: تمھارے نکاح تمھارے گھر والوں نے کیے ہیں جبکہ میری شادی اللہ تعالیٰ نے ساتوں آسمانوں کے اوپر سے کی ہے۔

وَعَنْ ثَابِتٍ: ﴿وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا ٱللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى ٱلنَّاسَ﴾ [الأحزاب:٣٧] نَزَلَتْ فِي شَأْنِ زَيْنَبَ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ. [راجع: ٤٧٨٧]

حضرت ثابت کہتے ہیں کہ آیت ﴿وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَ تَخْشَى النَّاسَ﴾ ''اور آپ اپنے دل میں جو بات چھپا رہے تھے اللہ تعالیٰ اسے ظاہر کرنے والا تھا۔ اور آپ لوگوں سے ڈر رہے تھے۔'' حضرت زینب اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کے متعلق نازل ہوئی تھی۔

٧٤٢١ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عِيسٰى ابْنُ طَهْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَأَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَلَحْمًا، وَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلٰى نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ اللهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ. [راجع: ٤٧٩١]

[7421] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: آیت حجاب ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے متعلق نازل ہوئی۔ آپ ﷺ نے اس دن ولیمے میں روٹی اور گوشت سے دعوت فرمائی۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا تمام ازواج مطہرات پر فخر کیا کرتی تھیں اور فرماتی تھیں: بلاشبہ میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے آسمان پر کیا ہے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ حدیث علو ذات باری تعالیٰ کے ثبوت کے لیے پیش کی ہے کہ رب العزت آسمانوں کے اوپر ہے جیسا کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے صراحت کی ہے کہ میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے ساتوں آسمانوں کے اوپر کیا ہے۔

٧٤٢٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ:

[7422] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی

حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ لَمَّا قَضَى الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ: إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي».

ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کر لی تو اپنے عرش کے اوپر اپنے پاس لکھ دیا: بے شک میری رحمت میرے غصے سے سبقت لے گئی ہے۔''

٧٤٢٣ - **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنِي هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَرَسُولِهِ، وَأَقَامَ الصَّلَاةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، هَاجَرَ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا نُنَبِّئُ النَّاسَ بِذٰلِكَ: قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ، كُلُّ دَرَجَتَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللهَ فَسَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ، فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ، وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ، وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ». [راجع: ٢٧٩٠]

[7423] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ کے ذمے ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے، خواہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت کرے یا اسی زمین میں مقیم رہے جہاں وہ پیدا ہوا تھا۔'' صحابۂ کرام نے کہا: اللہ کے رسول! کیا ہم لوگوں کو اس سے مطلع نہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیے ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے، اس لیے جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو جنت فردوس کا سوال کیا کرو کیونکہ یہ جنت کا اعلیٰ اور بلند ترین درجہ ہے اور اس کے اوپر رحمٰن کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں۔''

٧٤٢٤ - **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ - هُوَ التَّيْمِيُّ - عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ؟» قَالَ: قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «فَإِنَّهَا تَذْهَبُ تَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ، فَيُؤْذَنُ لَهَا، وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا: ارْجِعِي مِنْ

[7424] حضرت ابو ذر ؓ سے روایت ہے کہ میں (ایک مرتبہ) مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف فرما تھے۔ جب سورج غروب ہوا تو آپ نے فرمایا: ''اے ابوذر! کیا تمھیں معلوم ہے کہ یہ (سورج) کہاں جاتا ہے؟'' میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ جاتا ہے اور سجدے کی اجازت چاہتا ہے، پھر اسے اجازت دی جاتی ہے۔ گویا (ایک وقت آئے گا کہ) اسے کہا جائے گا: واپس وہاں جاؤ جہاں سے

حَيْثُ جِئْتِ، فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا» ثُمَّ قَرَأَ: (ذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا)، فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللهِ. [راجع: ٣١٩٩]

آئے ہو، تو وہ مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''یہ اس کی گزرگاہ ہے۔'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت اسی طرح ہے۔

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ سورج جاتا ہے اور عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے، پھر اجازت طلب کرتا ہے تو اسے طلوع ہونے کی اجازت دی جاتی ہے، قریب ہے کہ وہ سجدہ کرے لیکن اس کا سجدہ قبول نہ کیا جائے اور وہ طلوع کی اجازت مانگے تو اسے اجازت نہ دی جائے اور اسے کہا جائے: جہاں سے آئے ہو وہاں واپس چلے جاؤ۔ اس وقت وہ مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور سورج اپنی مقررہ گزرگاہ پر چل رہا ہے، یہی زبردست علیم ہستی کا مقرر کردہ اندازہ ہے۔''[1]

٧٤٢٥ - حَدَّثَنَا مُوسٰى عَنْ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ السَّبَّاقِ: أَنَّ زَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ. وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ: أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ حَتّٰى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ، لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ: ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ﴾ حَتّٰى خَاتِمَةِ بَرَاءَةَ. [راجع: ٢٨٠٧]

[7425] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میری طرف پیغام بھیجا، پھر میں نے قرآن جمع کرنے کے لیے اس کی تلاش شروع کی تو سورۂ توبہ کی آخری آیات ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پائیں۔ یہ آیات مجھے کسی دوسرے کے پاس نہیں ملی تھیں۔ وہ آیات یہ تھیں: ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ......﴾ سورۂ براءت کے آخر تک۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا، وَقَالَ: مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ.

ایک دوسری روایت یونس سے مروی ہے، وہ بھی انھی الفاظ سے ہے۔

٧٤٢٦ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَلِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ، وَرَبُّ الْأَرْضِ،

[7426] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ سب کچھ جاننے والا بڑا بردبار ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو آسمانوں کا مالک، زمین کا رب اور عرش کریم کا مالک ہے۔''

[1] یٰسٓ 36: 38، صحيح البخاري، بدء الخلق، حديث: 3199.

وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ». [راجع: ٦٣٤٥]

٧٤٢٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَإِذَا أَنَا بِمُوسٰى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ». [راجع: ٢٤١٢]

[7427] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔ (سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا۔) میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ وہ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے کھڑے ہوں گے۔''

٧٤٢٨ - وَقَالَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَإِذَا مُوسَى آخِذٌ بِالْعَرْشِ». [راجع: ٢٤١١]

[7428] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن میں سب سے پہلے اٹھنے والا ہوں گا تو دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا پایہ تھامے ہوئے ہیں۔''

(٢٣) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿تَعْرُجُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ إِلَيْهِ﴾ [المعارج: ٤] وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ ٱلْكَلِمُ ٱلطَّيِّبُ﴾ [فاطر: ١٠]

باب: 23- ارشاد باری تعالیٰ: ''اسی کی طرف روح اور فرشتے چڑھتے ہیں'' اور فرمانِ الٰہی: ''پاکیزہ کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں'' کا بیان

وَقَالَ أَبُو جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِأَخِيهِ: اِعْلَمْ لِي عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ.

ابوجمرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہا: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کے مبعوث ہونے کی خبر ملی تو انھوں نے اپنے بھائی سے کہا: جاؤ اس آدمی کی خبر لاؤ جو کہتا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے خبریں آتی ہیں۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿وَٱلْعَمَلُ ٱلصَّٰلِحُ﴾ [فاطر: ١٠] يَرْفَعُ الْكَلِمَ الطَّيِّبَ يُقَالُ: ﴿ذِى ٱلْمَعَارِجِ﴾ [المعارج: ٣]: الْمَلَائِكَةُ تَعْرُجُ إِلَى اللهِ.

امام مجاہد نے کہا: نیک اعمال، پاکیزہ کلمات کو اٹھا لیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ "ذي المعارج" سے مراد فرشتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف چڑھتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں صراحت ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کے اوپر ہے۔ وہاں سے وحی کی خبریں رسول اللہ ﷺ کے پاس آتی تھیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تعلیم اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ اوپر ہونے ہی کا تھا۔

٧٤٢٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ، فَيَقُولُ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ». [راجع: ٥٥٥]

[7429] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات اور دن کے فرشتے تمھارے پاس باری باری آتے ہیں اور عصر و فجر کی نمازوں میں جمع ہوتے ہیں۔ پھر جن فرشتوں نے تمھارے پاس رات گزاری ہوتی ہے وہ اوپر چڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ اسے تمھاری خوب خبر ہوتی ہے، وہ پوچھتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں: جب ہم نے انھیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تو بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔''

فائدہ: ذات باری تعالیٰ کے علو کی دو اقسام ہیں: ○ علو ذات۔ ○ علو صفات۔ علو ذات کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کے اوپر ہے۔ کوئی چیز بھی اس کے اوپر تو کجا اس کے برابر بھی نہیں ہو سکتی۔ علو صفات کا مطلب یہ ہے کہ اس کی تمام صفات بلند پایہ ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ کے لیے بلند مثال ہے۔''[1]

٧٤٣٠ - وَقَالَ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللهِ إِلَّا الطَّيِّبُ، فَإِنَّ اللهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ».

[7430] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنی پاکیزہ کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کیا جبکہ اللہ تعالیٰ تک پاکیزہ خیرات ہی پہنچتی ہے، اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کرتا ہے۔ پھر وہ اسے صدقہ کرنے والے کے لیے اس طرح بڑھاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی گھوڑی کے بچے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ کھجور پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔''

وَرَوَاهُ وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللهِ إِلَّا الطَّيِّبُ». [راجع: ١٤١٠]

یہ حدیث ورقاء نے عبداللہ بن دینار سے، انھوں نے سعید بن یسار سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کی ہے: ''اللہ تعالیٰ کی طرف وہی خیرات چڑھتی ہے جو حلال کمائی سے ہو۔''

٧٤٣١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا

[7431] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ

[1] النحل 16:60.

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهِنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ». [راجع: ٦٣٤٥]

کے نبی ﷺ مصیبت اور پریشانی کے وقت درج ذیل کلمات کے ساتھ دعا فرمایا کرتے تھے: ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہی صاحب عظمت اور بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہی آسمانوں اور عرش کریم کا مالک ہے۔''

٧٤٣٢ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ - أَوْ أَبِي نُعْمٍ، شَكَّ قَبِيصَةُ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ.

[7432] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کو کچھ سونا بھیجا گیا تو آپ نے وہ چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا۔

وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ - وَهُوَ فِي الْيَمَنِ - إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِذُهَيْبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي مُجَاشِعٍ، وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ، وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ، وَبَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ، فَتَغَيَّظَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ فَقَالُوا: يُعْطِيهِ صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا؟ قَالَ: «إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ»، فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، نَاتِئُ الْجَبِينِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اتَّقِ اللهَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَمَنْ يُطِيعُ اللهَ إِذَا عَصَيْتُهُ؟ فَيَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي؟»، فَسَأَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَتْلَهُ - أُرَاهُ

ایک دوسری سند سے حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی ؓ جب یمن میں تھے تو انھوں نے نبی ﷺ کو کچھ سونا بھیجا جو مٹی سے جدا نہ تھا۔ آپ ﷺ نے اسے اقرع بن حابس حنظلی مجاشعی، عیینہ بن بدر فزاری، علقمہ بن علاثہ عامری کلابی اور بنو نبہان کے زید الخیل طائی کے درمیان تقسیم کر دیا۔ اس پر قریش اور انصار کو غصہ آیا تو انھوں نے کہا: آپ ﷺ رؤسائے نجد کو تو مال دیتے ہیں اور ہمیں نظرانداز کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا: ''میں ان کی تالیف قلب کرتا ہوں۔'' اس دوران میں ایک آدمی آیا جس کی دونوں آنکھیں اندر دھنسی ہوئیں، پیشانی ابھری ہوئی، ڈاڑھی گھنی، دونوں رخسار پھولے ہوئے اور سر منڈا ہوا تھا، اس نے کہا: یا محمد! اللہ سے ڈر۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب میں نے ہی اس کی نافرمانی کی تو اس کی اطاعت کون کرے گا؟ اس نے تو مجھے اہل زمین کے لیے امین بنا کر بھیجا ہے لیکن تم مجھے امین نہیں سمجھتے؟'' پھر حاضرین میں سے ایک شخص نے اسے قتل کرنے کی اجازت

خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ - فَمَنَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ. فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ، وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ، لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ». [راجع: ٣٣٤٤]

طلب کی ...... میرا خیال ہے وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے...... تو نبی ﷺ نے انھیں منع کر دیا۔ پھر جب وہ پیٹھ پھیر کر جانے لگا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے جبکہ وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے۔ وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میں نے ان کا دور پایا تو ضرور انھیں قوم عاد کی طرح قتل کروں گا۔''

٧٤٣٣ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ: ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا﴾ [يس: ٣٨] قَالَ: «مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ». [راجع: ٣١٩٩]

[7433] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے (اللہ تعالیٰ کے) اس فرمان کے متعلق سوال کیا: ''اور سورج اپنی مقررہ گزرگاہ پر چل رہا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی گزرگاہ عرش کے نیچے ہے۔''

(٢٤) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ [القيامة: ٢٢، ٢٣]

باب: 24- ارشاد باری تعالیٰ: ''اس دن کئی چہرے تروتازہ ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے'' کا بیان

وضاحت: امام بخاری رحمہ اللہ نے صفات کے متعلق چوتھا مسئلہ ثابت کرنے کے لیے یہ عنوان قائم کیا ہے۔ وہ مسئلہ اہل ایمان کے لیے قیامت کے دن رؤیت باری تعالیٰ ہے۔ سلف صالحین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار صرف اہل ایمان کو نصیب ہوگا جبکہ کفار اس سعادت سے محروم ہوں گے۔

٧٤٣٤ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ أَوْ هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، قَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ

[7434] حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف نظر اٹھائی اور فرمایا: ''تم لوگ اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جیسے اس

كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَصَلَاةٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَافْعَلُوا». [راجع: ٥٥٤]

چاند کو دیکھ رہے ہو۔ تمھیں اس کے دیکھنے میں کوئی دھکم پیل یا مشقت نہیں ہوگی۔ اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نمازوں میں سستی نہ کرو تو ایسا کرلو۔‘‘

٧٤٣٥ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ الْيَرْبُوعِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا». [راجع: ٥٥٤]

[7435] حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ’’بے شک تم اپنے رب کو صاف صاف علانیہ کھلی آنکھ سے ضرور دیکھو گے۔‘‘

٧٤٣٦ - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ: حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا، لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ». [راجع: ٥٥٤]

[7436] حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ چودھویں کی رات ہمارے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: ’’تم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو اس طرح دیکھو گے جیسے تم چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اس کے دیکھنے میں تمھیں کوئی مزاحمت و رکاوٹ نہ ہوگی اور نہ کوئی مشقت ہی اٹھانا پڑے گی۔‘‘

٧٤٣٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّاسَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟»، قَالُوا: لَا، يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟»، قَالُوا: لَا، يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ، يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ،

[7437] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’کیا تمھیں چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی دقت محسوس ہوتی ہے؟‘‘ لوگوں نے کہا: نہیں، اللہ کے رسول! پھر آپ نے پوچھا: ’’جب بادل نہ ہوں تو تمھیں سورج دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟‘‘ لوگوں نے کہا: نہیں، اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ’’یقیناً تم اسی طرح اپنے رب کو دیکھو گے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو اکٹھا کرے گا اور فرمائے گا: جو کوئی جس کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے

فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ، وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ، وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ الطَّوَاغِيتَ، وَتَبْقَى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا شَافِعُوهَا - أَوْ مُنَافِقُوهَا، شَكَّ إِبْرَاهِيمُ - فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ.

پیچھے لگ جائے، چنانچہ جو لوگ سورج کی عبادت کرتے تھے وہ سورج کے پیچھے ہو جائیں گے اور چاند کی پوجا کرنے والے چاند کے پیچھے لگ جائیں گے، نیز جو بتوں کی عبادت کرتے ہیں وہ بتوں کے پیچھے لگ جائیں گے۔ پھر یہ امت باقی رہ جائے گی۔ اس میں سفارش کرنے والے یا نفاق رکھنے والے بھی ہوں گے..... (راویٔ حدیث) ابراہیم کو (الفاظ بیان کرنے میں) شک ہوا ہے..... پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا: میں تمھارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے: ہم یہیں رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا رب ہمارے پاس آجائے۔ جب ہمارا رب آجائے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔

فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا، فَيَتَّبِعُونَهُ، وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُهَا، وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ، وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانَ؟» قَالُوا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللهُ، تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمُ الْمُوبَقُ [بَقِيَ] بِعَمَلِهِ [أَوِ الْمُوثَقُ بِعَمَلِهِ] وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ أَوِ الْمُجَازَى أَوْ نَحْوُهُ.

پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئے گا: جسے وہ پہچانتے ہوں گے اور فرمائے گا: میں تمھارا رب ہوں۔ وہ اقرار کریں گے کہ ہاں تو ہمارا رب ہے۔ پھر وہ اس کے پیچھے ہو جائیں گے۔ اس کے بعد دوزخ کی پشت پر پل صراط نصب کر دیا جائے گا تو میں اور میری امت اس پر سب سے پہلے گزریں گے۔ اس دن انبیاء ﷺ کے علاوہ کوئی شخص گفتگو کرنے کی ہمت نہیں رکھے گا۔ اس روز رسولوں کی زبان پر ہوگا: اے اللہ! سلامتی سے رکھ۔ اے اللہ! سلامتی سے رکھ۔ دوزخ میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان درخت دیکھا ہے؟'' لوگوں نے کہا: ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''وہ آنکڑے سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے، البتہ ان کی لمبائی، چوڑائی اور موٹائی کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اچک لیں گے۔ ان میں سے کچھ تباہ ہونے والے ہوں گے یا اپنے اعمال سے جکڑے ہوئے ہوں گے اور کچھ ایسے ہوں گے جو

ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے یا انھیں بدلہ دیا جائے گا یا اس طرح کے الفاظ ذکر کیے۔

ثُمَّ يَتَجَلَّى حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا، مِمَّنْ أَرَادَ اللهُ أَنْ يَرْحَمَهُ مِمَّنْ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَيَعْرِفُونَهُمْ فِي النَّارِ بِأَثَرِ السُّجُودِ، تَأْكُلُ النَّارُ ابْنَ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ، حَرَّمَ اللهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ، فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ تَحْتَهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، ثُمَّ يَفْرُغُ اللهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ، هُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا، وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا، فَيَدْعُو اللهَ بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَهُ، ثُمَّ يَقُولُ اللهُ: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذٰلِكَ أَن تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ؟ فَيَقُولُ: لَا، وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ. وَيُعْطِي رَبَّهُ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ مَا شَاءَ، فَيَصْرِفُ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَآهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ: أَيْ رَبِّ! قَدِّمْنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ اللهُ لَهُ: أَلَسْتَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ أَبَدًا؟ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ! مَا أَغْدَرَكَ!

پھر اللہ تعالیٰ تجلی فرمائے گا حتی کہ جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کر کے فارغ ہو گا اور اہل جہنم میں سے کسی کو اپنی رحمت سے باہر نکالنا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے انھیں دوزخ سے باہر نکال لو۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ اپنا رحم و کرم کرنا چاہے گا اور انھوں نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہو گا۔ وہ (فرشتے) ایسے لوگوں کو سجدوں کے نشانات سے پہچان لیں گے۔ دوزخ، سجدوں کے نشانات کے علاوہ ابن آدم کے ہر عضو کو جلا کر بھسم کر دے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر حرام کیا ہے کہ سجدوں کے نشانات کو جلائے، چنانچہ یہ لوگ دوزخ سے اس حال میں نکالے جائیں گے کہ وہ جل بھن چکے ہوں گے۔ پھر ان پر آب حیات ڈالا جائے گا۔ وہ اس کے نیچے سے اس طرح نکلیں گے جیسے دانہ سیلاب کے خس و خاشاک کے نیچے سے اگتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلے سے فارغ ہو گا، صرف ایک شخص باقی رہ جائے گا جس کا چہرہ دوزخ کی طرف ہو گا۔ وہ اہل جہنم میں سے آخری شخص ہو گا جسے سب کے بعد جنت میں داخل کیا جائے گا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میرا چہرا دوزخ سے پھیر دے کیونکہ اس کی گرم ہوا نے مجھے ہلاک کر دیا ہے اور اس کے شعلوں نے مجھے جلا دیا ہے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اس وقت تک دعا کرتا رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر تجھے یہ دے دیا جائے تو کیا تو اس کے علاوہ کچھ اور مانگے گا؟ وہ عرض کرے گا: تیری عزت کی قسم! میں کوئی اور سوال نہیں کروں گا اور وہ اللہ تعالیٰ سے عہد و پیماں کرے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کا

فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! وَيَدْعُو اللهَ حَتّٰى يَقُولَ: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذٰلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ؟ فَيَقُولُ: لَا، وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، وَيُعْطِي مَا شَاءَ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ، فَيُقَدِّمُهُ إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا قَامَ إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَأَى مَا فِيهَا مِنَ الْحَبْرَةِ وَالسُّرُورِ، فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ: أَيْ رَبِّ! أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ اللهُ: أَلَسْتَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ مَا أُعْطِيتَ؟ فَيَقُولُ: وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ، مَا أَغْدَرَكَ! [فَيَقُولُ:] أَيْ رَبِّ! لَا أَكُونُ أَشْقٰى خَلْقِكَ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتّٰى يَضْحَكَ اللهُ مِنْهُ، فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ قَالَ لَهُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللهُ لَهُ: تَمَنَّهْ، فَسَأَلَ رَبَّهُ وَتَمَنّٰى حَتّٰى إِنَّ اللهَ لَيُذَكِّرُهُ، يَقُولُ: كَذَا وَكَذَا، حَتّٰى انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ، قَالَ اللهُ: ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ». [راجع: ٨٠٦]

چہرہ دوزخ سے پھیر دے گا، پھر جب وہ جنت کی طرف رُخ کرے گا اور اسے دیکھے گا تو جتنا عرصہ اللہ کو منظور ہو گا خاموش رہے گا، پھر وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے صرف جنت کے دروازے تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نے عہد و پیماں نہیں کیے تھے کہ جو کچھ میں نے تجھے دیا ہے، اس کے علاوہ تو مجھ سے کبھی کچھ نہیں مانگے گا؟ افسوس اے ابن آدم! تو کس قدر عہد شکن ہے؟ پھر وہ کہے گا: اے میرے رب! نیز اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرے گا، حتی کہ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا: اگر میں نے تیرا یہ سوال پورا کر دیا تو کیا اس کے علاوہ کچھ اور بھی مانگے گا؟ وہ عرض کرے گا: تیری عزت کی قسم! اس کے سوا کچھ اور نہیں مانگوں گا اور اللہ جو چاہے گا عہد و پیماں کرے گا، چنانچہ اسے جنت کے دروازے تک پہنچا دیا جائے گا۔ پھر جب وہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہو گا تو جنت اسے سامنے نظر آئے گی اور وہ دیکھے گا کہ اس کے اندر کس قدر فرحت و مسرت کا سامان ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا وہ خاموش رہے گا، پھر عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے جنت میں پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نے عہد و پیماں نہیں کیے تھے کہ میں نے جو کچھ دیا ہے، اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگے گا؟ اللہ تعالیٰ مزید فرمائے گا: ابن آدم! افسوس تو کس قدر وعدہ خلاف ہے۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں تیری مخلوق میں زیادہ بد بخت نہیں ہوں۔ وہ ہمیشہ اللہ کو پکارتا رہے گا اور مسلسل دعائیں کرتا رہے گا یہاں تک اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں پر ہنس دے گا۔ جب ہنس دے گا تو فرمائے گا: تو جنت میں داخل ہو جا۔ جب وہ جنت میں داخل ہو جائے گا تو اس سے فرمائے گا کہ اپنی تمنائیں بیان کر۔ تب وہ اپنی تمام خواہشات بیان کرے گا اور اللہ سے

مانگے گا حتی کہ اللہ تعالیٰ اسے یاد دلائے گا: اور فرمائے گا فلاں فلاں چیز کی تمنا کر یہاں تک کہ اس کی تمام آرزوئیں ختم ہو جائیں گی۔ (اس کے بعد) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیرے لیے یہ ہے اور اس کے ساتھ اتنا اور بھی ہے۔''

٧٤٣٨ - قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا، حَتَّى إِذَا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ: «ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ»، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ: «وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مَعَهُ» يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا حَفِظْتُ إِلَّا قَوْلَهُ: «ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ: أَشْهَدُ أَنِّي حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَوْلَهُ: ذٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ».

[7438] حضرت عطاء بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اس وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور ان کی بیان کردہ حدیث کا کوئی حصہ رد نہیں کرتے تھے، البتہ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے حوالے سے یہ بیان کیا کہ ''تیرے لیے یہ ہے اور اس کے ساتھ اس کی مثل اور بھی ہے'' تو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو ہریرہ! یہ اور اس کے ساتھ دس گنا اور۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تو رسول اللہ ﷺ سے یہی فرمان یاد کیا ہے: ''تیرے لیے یہ ہے اور اس کے ساتھ اتنا اور بھی ہے۔'' اس پر حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی یاد رکھا ہے کہ تیرے لیے یہ ہے اور اس کے ساتھ دس گنا اور بھی ہے۔''

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَذٰلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ. [راجع: ٢٢]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ شخص جنت میں سب سے آخر میں داخل ہوگا۔

فائدہ: اس روایت میں دو جلیل القدر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا لفظی اختلاف اپنے اپنے سماع کے مطابق ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے متعدد دفعہ یہ حدیث بیان کی ہوگی۔ ہر صحابی نے اپنی اپنی شنید (سنی ہوئی) کے مطابق اسے بیان کیا ہے۔ اتفاق کی صورت یہ ہوسکتی ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ نے ایک مثل کی خبر دی جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے، پھر اپنے فضل و کرم اور احسان کے طور پر اس میں دس گنا اضافہ کر دیا جیسا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایت میں ہے کہ اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا۔[1]

٧٤٣٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي

[7439] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا قیامت کے

1 صحيح مسلم، الإيمان، حديث: 449.

هِلَالٍ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِذَا كَانَتْ صَحْوًا؟» قُلْنَا: لَا، قَالَ: «فَإِنَّكُمْ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ يَوْمَئِذٍ، إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِمَا»، ثُمَّ قَالَ: «يُنَادِي مُنَادٍ: لِيَذْهَبْ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ، فَيَذْهَبُ أَصْحَابُ الصَّلِيبِ مَعَ صَلِيبِهِمْ، وَأَصْحَابُ الْأَوْثَانِ مَعَ أَوْثَانِهِمْ، وَأَصْحَابُ كُلِّ آلِهَةٍ مَعَ آلِهَتِهِمْ، حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ، وَغُبَّرَاتٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، ثُمَّ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ تُعْرَضُ كَأَنَّهَا سَرَابٌ، فَيُقَالُ لِلْيَهُودِ: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ قَالُوا: كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرًا ابْنَ اللهِ، فَيُقَالُ: كَذَبْتُمْ، لَمْ يَكُنْ لِلَّهِ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدٌ، فَمَا تُرِيدُونَ؟ قَالُوا: نُرِيدُ أَنْ تَسْقِيَنَا، فَيُقَالُ: اشْرَبُوا، فَيَتَسَاقَطُونَ فِي جَهَنَّمَ، ثُمَّ يُقَالُ لِلنَّصَارَى: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ فَيَقُولُونَ: كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللهِ، فَيُقَالُ: كَذَبْتُمْ، لَمْ يَكُنْ لِلَّهِ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدٌ، فَمَا تُرِيدُونَ؟ فَيَقُولُونَ: نُرِيدُ أَنْ تَسْقِيَنَا، فَيُقَالُ: اشْرَبُوا، فَيَتَسَاقَطُونَ حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ، فَيُقَالُ: مَا يَحْبِسُكُمْ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ؟ فَيَقُولُونَ: فَارَقْنَاهُمْ وَنَحْنُ أَحْوَجُ مِنَّا إِلَيْهِ الْيَوْمَ، وَإِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي: لِيَلْحَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ، وَإِنَّمَا نَنْتَظِرُ رَبَّنَا.

دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''مطلع صاف ہونے کی صورت میں کیا تمھیں سورج اور چاند دیکھنے میں کوئی دقت محسوس ہوتی ہے؟'' ہم نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر یقیناً تمھیں اپنے رب کے دیدار میں کوئی تکلیف پیش نہیں آئے گی جیسے تمھیں سورج اور چاند دیکھنے میں کوئی مشقت نہیں ہوتی۔'' پھر فرمایا: ''ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: ہر قوم اس کے ساتھ جائے جس کی وہ پوجا کیا کرتی تھی۔ تب صلیب کے پجاری اپنی صلیب کے ساتھ، بتوں کے پجاری اپنے بتوں کے ساتھ اور تمام معبودان باطلہ کی پوجا پاٹ کرنے والے اپنے معبودوں کے ساتھ چلے جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے نیک و بد اور بچے کھچے اہل کتاب باقی رہ جائیں گے۔ اس کے بعد جہنم ان کے سامنے لائی جائے گی جو سراب کی طرح ہوگی۔ پھر یہود سے پوچھا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے: ہم اللہ کے بیٹے عزیر کی پوجا کرتے تھے۔ انھیں کہا جائے گا: تم جھوٹے ہو، اللہ تعالیٰ کی بیوی ہے نہ اولاد۔ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے: ہم پانی پینا چاہتے ہیں کہ ہمیں اس سے سیراب کیا جائے۔ ان سے کہا جائے گا: جاؤ پانی پیو، تو وہ دوزخ میں گر پڑیں گے۔ پھر نصاریٰ سے پوچھا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے: ہم اللہ کے بیٹے مسیح کی پوجا کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا: تم جھوٹے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نہ کوئی بیوی ہے اور نہ اس کی اولاد ہی ہے۔ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ جواب دیں گے: ہم پانی سے سیراب ہونا چاہتے ہیں۔ ان سے کہا جائے گا: جاؤ پیو، تو وہ بھی دوزخ میں گر پڑیں گے یہاں تک کہ اللہ کی عبادت کرنے والے نیک و بد باقی رہ جائیں گے۔ ان سے کہا

جائے گا: تمھیں یہاں کس چیز نے روک رکھا ہے جبکہ باقی سب لوگ اپنے اپنے معبودوں کے ساتھ جا چکے ہیں؟ وہ کہیں گے: ہم دنیا میں ان سے ایسے وقت جدا ہو گئے تھے کہ ہمیں ان کی زیادہ ضرورت تھی، یعنی ہم دنیا میں ان کے ساتھی نہ تھے اور آخرت میں بھی ان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتے۔ بلاشبہ ہم نے ایک اعلان کرنے والے کو اعلان کرتے ہوئے سنا: ہر شخص اس کے ساتھ چلا جائے جس کی وہ عبادت کرتا تھا۔ (ہم تو اپنے رب کی عبادت کرتے تھے) اس لیے ہم اپنے رب کے منتظر ہیں۔''

قَالَ: فَيَأْتِيهِمُ الْجَبَّارُ فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا، فَلَا يُكَلِّمُهُ إِلَّا الْأَنْبِيَاءُ فَيَقُولُ: هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُونَهُ؟ فَيَقُولُونَ: السَّاقُ، فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ رِيَاءً وَسُمْعَةً، فَيَذْهَبُ كَيْمَا يَسْجُدَ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا، ثُمَّ يُؤْتَى بِالْجَسْرِ فَيُجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ»، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا الْجَسْرُ؟ قَالَ: «مَدْحَضَةٌ مَزِلَّةٌ عَلَيْهِ خَطَاطِيفُ وَكَلَالِيبُ، وَحَسَكَةٌ مُفَلْطَحَةٌ لَهَا شَوْكَةٌ عَقِيفَةٌ، تَكُونُ بِنَجْدٍ، يُقَالُ لَهَا: السَّعْدَانُ، الْمُؤْمِنُ عَلَيْهَا كَالطَّرْفِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ، فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ، وَنَاجٍ مَخْدُوشٌ، وَمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، حَتَّى يَمُرَّ آخِرُهُمْ يُسْحَبُ سَحْبًا، فَمَا أَنْتُمْ بِأَشَدَّ لِي مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ - قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ - مِنَ الْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ لِلْجَبَّارِ، وَإِذَا رَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا فِي إِخْوَانِهِمْ

آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اللہ جبار ان کے سامنے اس صورت کے علاوہ دوسری صورت میں آئے گا جس میں انھوں نے اسے پہلی مرتبہ دیکھا ہوگا۔ وہ کہے گا: میں تمھارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے: واقعی تو ہمارا رب ہے اور اس دن حضرات انبیاء ﷺ کے علاوہ اور کوئی اللہ سے گفتگو نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تمھیں اپنے رب کی کوئی نشانی معلوم ہے جس کے ذریعے سے تم اسے پہچان سکو؟ وہ کہیں گے: پنڈلی ذریعۂ شناخت ہے، پھر اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی کھول دے گا تو ہر مومن اس کے حضور سجدہ ریز ہو جائے گا، صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو محض ریاکاری اور شہرت کے لیے اسے سجدہ کرتے تھے۔ وہ بھی سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی پشت ایک تختے کی طرح ہو جائے گی، پھر پل صراط لایا جائے گا اور اسے جہنم کی پشت پر رکھ دیا جائے گا۔'' ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! پل صراط کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ گرنے اور پھسلنے کا مقام ہے اور اس پر لوہے کے نوک دار آنکڑے اور کانٹے ہوں گے۔ وہ لوہے کے کنڈے سعدان نامی جھاڑی کے کانٹوں کی طرح ہوں گے جو نجد میں پائی جاتی ہے، اس پر سے اہل ایمان

يَقُولُونَ: رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَيَصُومُونَ مَعَنَا وَيَعْمَلُونَ مَعَنَا، فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى: اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، وَيُحَرِّمُ اللهُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ، فَيَأْتُونَهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ إِلَى قَدَمِهِ وَإِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ، فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا، ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ: اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا، ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ: اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا».

پلک جھپکنے میں، بجلی کی مانند، ہوا کی مانند، تیز رفتار گھوڑوں اور تیز اونٹوں کی طرح گزر جائیں گے۔ ان میں سے کچھ صحیح سالم نجات پانے والے ہوں گے جبکہ کچھ زخمی ہو کر بالآخر اسے عبور کر جائیں گے اور کچھ جھلس کر آگ میں گرنے والے ہوں گے حتی کہ آخری شخص خود کو گھسیٹ کر اسے پار کرے گا۔ تم لوگ آج کے دن اپنا حق لینے کے لیے جتنا تقاضا اور مطالبہ مجھ سے کرتے ہو اس سے کہیں زیادہ اس وقت مسلمان جبار (اللہ تعالیٰ) سے تقاضا کریں گے جب وہ دیکھیں گے کہ اپنے بھائیوں میں سے صرف انھیں نجات ملی ہے۔ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہمارے بھائی ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ نیک عمل کیا کرتے تھے، انھیں دوزخ سے نجات عطا فرما۔ تو اللہ تعالیٰ (ان سے) کہے گا: جاؤ، جس کے دل میں ایک دینار کے برابر ایمان پاؤ، اسے دوزخ سے نکال لاؤ، اور اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو آگ پر حرام کر دے گا، تو وہ آئیں گے اور دیکھیں گے کہ کچھ تو قدموں تک آگ میں غائب ہوں گے اور کچھ نصف پنڈلی تک دوزخ میں ہوں گے۔ وہ جنھیں پہچان لیں گے انھیں وہاں سے نکال لائیں گے۔ پھر واپس آئیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: جاؤ اور جس کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ، چنانچہ وہ جن کو پہچانتے ہوں گے ان کو وہاں سے نکال لائیں گے۔ پھر جب واپس آئیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ۔ وہ جنھیں پہچانیں گے انھیں وہاں سے نکال لائیں گے۔''

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَإِنْ لَمْ تُصَدِّقُوا فَاقْرَؤُا: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِن تَكُ حَسَنَةً

حضرت ابوسعید خدری ؓ نے فرمایا: اگر تم میری تصدیق نہیں کرتے تو یہ آیت کریمہ پڑھو: ''بے شک اللہ تعالیٰ

﴿يُضَاعِفْهَا﴾ [النساء: ٤٠] «فَيَشْفَعُ النَّبِيُّونَ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ فَيَقُولُ الْجَبَّارُ: بَقِيَتْ شَفَاعَتِي، فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدِ امْتُحِشُوا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرٍ بِأَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ: مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ فِي حَافَّتَيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، قَدْ رَأَيْتُمُوهَا إِلَى جَانِبِ الصَّخْرَةِ، إِلَى جَانِبِ الشَّجَرَةِ، فَمَا كَانَ إِلَى الشَّمْسِ مِنْهَا كَانَ أَخْضَرَ، وَمَا كَانَ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ كَانَ أَبْيَضَ، فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمُ اللُّؤْلُؤُ فَيُجْعَلُ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِيمُ، فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ: هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ، أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ، وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ، فَيُقَالُ لَهُمْ: لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ». [راجع: ٢٢]

ایک ذرے کے برابر (بھی) ظلم نہیں کرتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو وہ اسے دگنا کر دے گا۔" پھر انبیاء، اہل ایمان اور فرشتے شفاعت کریں گے۔ اس کے بعد جبار (اللہ تعالیٰ) کا ارشاد ہوگا: اب خاص میری شفاعت باقی رہ گئی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ دوزخ سے ایک مٹھی بھرے گا اور ایسے لوگوں کو نکالے گا جو جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ پھر وہ جنت کے ایک کنارے پر واقع نہر میں ڈال دیے جائیں گے جسے آب حیات کہا جاتا ہے تو وہ نہر کے کنارے پر ایسے ابھریں گے جس طرح دانہ سیلاب کے خس و خاشاک (کوڑے کرکٹ) میں اُگتا ہے۔ تم نے یہ منظر کسی چٹان یا کسی درخت کے پاس دیکھا ہوگا۔ جس پر دھوپ پڑتی رہتی ہے، وہ سبز ابھرتا ہے اور جس پر سایہ ہوتا ہے وہ سفید ابھرتا ہے۔ وہ آب حیات سے اس طرح نکلیں گے جس طرح موتی چمکتا ہے۔ اس کے بعد ان کی گردنوں پر مہر لگا دی جائے گی (کہ یہ لوگ خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں)۔ پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے تو اہل جنت انھیں "عتقاء الرحمٰن" کے نام سے یاد کریں گے۔ انھیں اللہ تعالیٰ نے اچھا عمل یا بھلا کام کیے بغیر جنت میں داخل کیا ہے۔ ان سے کہا جائے گا: تمھیں وہ سب کچھ ملے گا جو تم دیکھتے ہو اور اتنا ہی مزید دیا جائے گا۔"

فائدہ: اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی پنڈلی کا بھی ذکر ہے جسے دیکھ کر اہل ایمان اپنے رب کو پہچان لیں گے۔ گویا یہ پنڈلی ایک شناختی علامت ہے۔ اسے ہم ظاہر پر محمول کرتے ہوئے مبنی برحقیقت تسلیم کرتے ہیں۔ اس حدیث میں درج ذیل آیت کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: "جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور انھیں سجدے کے لیے بلایا جائے گا تو وہ سجدہ نہ کر سکیں گے۔"[1]

٧٤٤٠ - وَقَالَ حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ ابْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُونَ

[7440] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن اہل ایمان کو ایک مقام پر روک لیا جائے گا جس کے باعث وہ غمگین اور پریشان ہوں گے

[1] القلم 68:42.

يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَهُمُّوا بِذٰلِكَ فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلٰى رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ آدَمُ أَبُو النَّاسِ، خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ، وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ، لِتَشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا، قَالَ: فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، قَالَ: وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ: أَكْلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ، وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا، وَلٰكِنِ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ، فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ: سُؤَالَهُ رَبَّهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ، وَلٰكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمٰنِ. قَالَ: فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ: إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ كَذَبَهُنَّ، وَلٰكِنِ ائْتُوا مُوسٰى عَبْدًا آتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرَاةَ، وَكَلَّمَهُ وَقَرَّبَهُ نَجِيًّا. قَالَ: فَيَأْتُونَ مُوسٰى فَيَقُولُ: إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ: قَتْلَهُ النَّفْسَ، وَلٰكِنِ ائْتُوا عِيسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُولَهُ، وَرُوحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهُ، قَالَ: فَيَأْتُونَ عِيسٰى فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا ﷺ عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فِي دَارِهِ، فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي، فَيَقُولُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَ، قَالَ: فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلٰى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا

اور کہیں گے: کاش ہم اپنے رب کے حضور کوئی سفارش پیش کریں تاکہ وہ ہمیں اس پریشانی سے نجات دے، چنانچہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے عرض کریں گے: آپ حضرت آدم ہیں۔ تمام لوگوں کے باپ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، پھر جنت میں ٹھہرایا۔ آپ کے لیے اپنے فرشتوں سے سجدہ کرایا اور آپ کو تمام اشیاء کے نام سکھائے، آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کریں کہ وہ ہمیں اس پریشانی سے نجات دے۔ وہ جواب دیں گے: میں تمھاری سفارش کرنے والا نہیں ہوں۔ وہ اپنی خطا یاد کریں گے جو انھوں نے درخت کا پھل کھانے سے متعلق کی تھی، حالانکہ انھیں اس سے منع کیا گیا تھا۔ وہ کہیں گے: تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ پہلے نبی ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف بھیجا تھا تو لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ کہیں گے: میں تمھاری سفارش کرنے کے قابل نہیں ہوں اور وہ اپنی اس غلطی کو یاد کریں گے جو انھوں نے علم کے بغیر اللہ رب العزت سے سوال کر کے کی تھی۔ وہ کہیں گے: تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جو رحمٰن کے خلیل ہیں، چنانچہ سب لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے: میں بھی تمھاری سفارش کے اہل نہیں ہوں۔ وہ ان تین باتوں کو یاد کریں گے جو انھوں نے بظاہر خلاف واقعہ کی تھیں، اور کہیں گے: تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ ایسے بندے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے تورات دی، ان سے گفتگو فرمائی اور انھیں اپنے قریب کر کے ان سے راز و نیاز کی باتیں کیں، چنانچہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے: میں اس لائق نہیں ہوں۔ وہ اپنی اس غلطی کو یاد کریں گے جو انھوں نے ایک آدمی کو قتل کر کے کی تھی۔ وہ کہیں گے: تم

فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ».

عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے بندے، اس کے رسول، اس کی روح اور اس کا حکم ہیں، چنانچہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ فرمائیں گے: میں اس لائق نہیں ہوں، تم لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ، وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے ہیں جن کے اگلے پچھلے سب گناہ اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیے ہیں، چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کی اجازت مانگوں گا۔ مجھے اس کی اجازت دی جائے گی۔ پھر میں اللہ تعالیٰ کو دیکھتے ہی اس کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا، پھر فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ۔ بات کہو اسے سنا جائے گا۔ سفارش کرو تو قبول کی جائے گی اور سوال کرو وہ تمھیں دیا جائے گا، تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ کی ایسی تعریف و توصیف کروں گا جو اس وقت اللہ تعالیٰ مجھے سکھائے گا۔ پھر میں سفارش کروں گا جس کے لیے ایک حد مقرر کی جائے گی اور میں اس کے مطابق لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔''

قَالَ قَتَادَةُ: وَسَمِعْتُهُ أَيْضًا يَقُولُ: «فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَ، قَالَ: فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، قَالَ: ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ.

حضرت قتادہ نے (حضرت انس کے حوالے سے) بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر میں نکلوں گا اور انھیں جہنم سے نکال کر جنت میں پہنچاؤں گا۔ پھر میں لوٹ آؤں گا۔ اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کروں گا اور مجھے اجازت دی جائے گی۔ جب میں وہاں اپنے رب کو دیکھوں گا تو پہلے کی طرح سجدے میں گر جاؤں گا۔ پھر جب تک اللہ چاہے گا مجھے سجدے میں پڑا رہنے دے گا۔ اس کے بعد ارشاد ہو گا: محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور بات کہو اسے سنا جائے گا۔ سفارش کرو تمھاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ جو سوال کرو گے وہ پورا ہو گا۔ تب

میں اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریف کروں گا جو اس وقت اللہ تعالیٰ مجھے تعلیم دے گا۔ پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی تو میں اس کے مطابق لوگوں کو وہاں سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔''

قَالَ قَتَادَةُ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ الثَّالِثَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ، فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، قَالَ: فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، قَالَ: ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ - قَالَ قَتَادَةُ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: - فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ، أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ». قَالَ: ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿عَسَىٰٓ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾ [الإسراء:٧٩] قَالَ: وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي وُعِدَهُ نَبِيُّكُمْ ﷺ. [راجع: ٤٤]

حضرت قتادہ نے (حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے) بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں خود وہاں سے نکل کر لوگوں کو جہنم سے نکالوں گا اور انھیں جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں تیسری مرتبہ وہاں سے لوٹ کر آؤں گا اور اپنے رب سے اس کی بارگاہ میں حاضری کے لیے اجازت چاہوں گا تو مجھے اجازت دی جائے گی اور اپنے رب العزت کو دیکھتے ہی سجدہ میں گر جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے سجدے میں پڑا رہنے دے گا، پھر ارشاد ہوگا: اے محمد! سر اٹھاؤ۔ بات کہو، اسے سنا جائے گا۔ شفاعت کرو اسے قبول کیا جائے گا۔ سوال کرو تمھیں دیا جائے گا۔ پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی ایسی حمد و ثنا کروں گا جو اس وقت وہ مجھے سکھائے گا۔ اس کے بعد میں سفارش کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں اس کے مطابق لوگوں کو نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ حضرت قتادہ نے (حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے) بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر میں وہاں سے نکل کر لوگوں کو جہنم سے نکالوں گا اور انھیں جنت میں داخل کروں گا حتی کہ دوزخ میں وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جنھوں نے قرآن کے مطابق جہنم میں ہمیشہ رہنا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز کر دے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''یہی وہ مقام محمود ہے جس کے متعلق تمھارے نبی ﷺ سے وعدہ کیا گیا ہے۔''

٧٤٤١ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ:

[7441] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حَدَّثَنِي عَمِّي: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ وَقَالَ لَهُمْ: «اِصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُا اللهَ وَرَسُولَهُ، فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ». [راجع: ٣١٤٦]

رسول اللہ ﷺ نے انصار کو پیغام بھیجا اور انھیں ایک ڈیرے میں جمع کیا۔ پھر ان سے فرمایا: ”تم صبر کرو حتی کہ تم (قیامت کے دن) اللہ اور اس کے رسول سے ملاقات کرو۔ یقیناً میں اس وقت حوض کوثر پر ہوں گا۔“

٧٤٤٢ - حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: «اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ. اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ خَاصَمْتُ، وَبِكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ». [راجع: ١١٢٠]

[7442] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب رات کے وقت تہجد کی نماز پڑھتے تو یہ دعا پڑھتے: ”اے اللہ! اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے حمد و ثنا ہے۔ تو آسمان و زمین کو تھامنے والا ہے۔ تیرے ہی لیے ساری تعریف ہے۔ تو آسمان و زمین اور جو ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے۔ اور تو ہی ہر قسم کی تعریف کا سزاوار ہے۔ تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کو روشن کرنے والا ہے۔ تو سچا، تیری بات سچی، تیرا وعدہ مبنی برحقیقت اور تیری ملاقات بھی حقیقت ہے۔ جنت سچ، دوزخ برحق اور قیامت بھی مبنی برحقیقت ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور سر تسلیم خم کر دیا۔ میں تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسا کیا۔ تیرے پاس ہی اپنے جھگڑے لے گیا اور تیری ہی مدد سے میں نے مقابلہ کیا۔ اے اللہ! مجھے معاف کر دے جو میں پہلے کر چکا ہوں اور جو بعد میں کروں گا اور وہ گناہ بھی جو چھپ کر کیے، نیز وہ بھی جو علانیہ کیے اور وہ گناہ بھی بخش دے جنھیں تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔“

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ: قَيَّامُ.

قیس بن سعد اور ابوزبیر نے امام طاؤس کے حوالے سے (قَیِّم کے بجائے) قَیَّام بیان کیا ہے۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الْقَيُّومُ: الْقَائِمُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، وَقَرَأَ عُمَرُ: الْقَيَّامُ، وَكِلَاهُمَا مَدْحٌ.

امام مجاہد نے کہا: قیوم وہ ہے جو ہر چیز کی نگرانی کرنے والا ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیام پڑھا ہے۔ قیوم اور قیام

دونوں مدح کے لیے ہیں۔

٧٤٤٣ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ». [راجع: ١٤١٣]

[7443] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہوگا جس سے اس کا رب کلام نہ کرے۔ کلام کرتے وقت اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا اور نہ کوئی حجاب ہی ہوگا جو اسے پردے میں رکھے۔“

٧٤٤٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ». [راجع: ٤٨٧٨]

[7444] حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”دو جنتیں ایسی ہوں گی جو خود، ان کے برتن اور ان کا تمام ساز و سامان چاندی کا ہوگا اور دو جنتیں ایسی ہوں گی کہ وہ خود، ان کے برتن اور ان کا تمام ساز و سامان سونے کا ہوگا۔ اور جنت عدن میں اہل جنت اور اللہ کے دیدار کے درمیان صرف کبریائی کی چادر حائل ہوگی جو ذات باری تعالیٰ کے چہرے پر ہوگی۔“

٧٤٤٥ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ وَجَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينٍ كَاذِبَةٍ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ». قَالَ عَبْدُ اللهِ: ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ﴾ الْآيَةَ [آل عمران: ٧٧]. [راجع: ٢٣٥٦]

[7445] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے جھوٹی قسم اٹھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیا لیا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہو گا۔“ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے تصدیق کے طور پر درج ذیل آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ”بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی سی قیمت کے عوض فروخت کر دیتے ہیں تو ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے کلام نہیں کرے گا......“

٧٤٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي

[7446] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”تین شخص

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ: رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَى وَهُوَ كَاذِبٌ، وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُولُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ». [راجع: ٢٣٥٨]

ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا: ایک وہ جس نے کسی سامان کے متعلق قسم اٹھائی کہ اس نے اسے اتنے میں خریدا ہے، حالانکہ وہ جھوٹا ہے۔ دوسرا وہ جس نے عصر کے بعد جھوٹی قسم اس لیے کھائی کہ کسی مسلمان کا مال غصب کر سکے، تیسرا وہ شخص جس نے ضرورت سے زائد پانی، مانگنے والوں کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: آج میں تجھ سے اپنا فضل روک لیتا ہوں جس طرح تو نے ضرورت سے زائد چیز سے دوسروں کو روکا تھا جسے تیرے ہاتھوں نے بنایا بھی نہیں تھا۔''

٧٤٤٧ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ، أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟»، قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ؟»، قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: «أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟»، قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ؟»، قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: «فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ - قَالَ

[7447] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''زمانہ اپنی اس قدیم حالت پر گھوم کر آ گیا ہے جس روز سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ سال بارہ ماہ کا ہوتا ہے جن میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں۔ تین مسلسل، یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم، ایک مضر قبیلے کا رجب جو جمادی الاخری اور شعبان کے درمیان میں آتا ہے۔ اور یہ کون سا مہینہ ہے؟'' ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا: ''یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟'' ہم نے کہا: کیوں نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا: ''یہ کون سا شہر ہے؟'' ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ پھر آپ خاموش رہے حتی کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا: ''کیا بلدۂ طیبہ (مکہ) نہیں ہے؟'' ہم نے کہا: کیوں نہیں؟ پھر فرمایا: ''یہ کون سا دن ہے؟'' ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، پھر آپ

مُحَمَّدٌ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: - وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ، أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، أَلَا لِيُبْلِغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يَبْلُغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ».

خاموش رہے حتی کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، لیکن آپ نے فرمایا: ''کیا یہ قربانی کا دن نہیں؟'' ہم نے کہا: کیوں نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: ''بے شک تمھارے خون، تمھارے مال اور تمھاری عزتیں اسی طرح حرام ہیں جس طرح اس دن کی حرمت اس مہینے میں اور اس شہر میں ہے۔ اور عنقریب تم اپنے رب سے ملاقات کرو گے اور وہ تمھارے اعمال کے متعلق تم سے پوچھے گا۔ دیکھنا تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ خبردار! جو شخص حاضر ہے وہ غائب کو یہ پیغام پہنچا دے۔ ممکن ہے جس کو پیغام پہنچایا جائے وہ براہ راست سننے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوں۔''

فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ قَالَ: صَدَقَ النَّبِيُّ ﷺ، - ثُمَّ قَالَ: «أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟». [راجع: ٦٧]

چنانچہ راوی محمد بن سیرین جب اس کا ذکر کرتے تو کہتے: نبی ﷺ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''خبردار! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے؟ کیا میں نے پہنچا دیا؟''

(٢٥) بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ رَحْمَتَ ٱللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ ٱلْمُحْسِنِينَ﴾ [الأعراف: ٥٦]

باب: 25- ارشاد باری تعالیٰ: ''یقیناً اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہے'' کا بیان

٧٤٤٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ قَالَ: كَانَ ابْنٌ لِبَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ يَقْضِي، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَهَا، فَأَرْسَلَ: «إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ، وَلِلَّهِ مَا أَعْطَى، وَكُلٌّ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ»، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ فَأَقْسَمَتْ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقُمْتُ وَمَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَعُبَادَةُ

[7448] حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کی ایک صاحبزادی کا بیٹا فوت ہو رہا تھا تو انھوں نے آپ ﷺ کو تشریف لانے کے لیے پیغام بھیجا۔ آپ ﷺ نے جواب بھیجا: ''اللہ ہی کا تھا جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دیا اور ہر شے ایک مقرر حد تک کے لیے ہے۔ انھیں چاہیے کہ صبر کریں اور ثواب کی امید رکھیں۔'' صاحبزادی نے دوبارہ پیغام بھیجا اور آپ کو قسم دی کہ ضرور تشریف لائیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اٹھے اور میں

ابْنُ الصَّامِتِ، فَلَمَّا دَخَلْنَا نَاوَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ اَلصَّبِيَّ، وَنَفْسُهُ تَقَلْقَلُ فِي صَدْرِهِ - حَسِبْتُهُ قَالَ: - كَأَنَّهَا شَنَّةٌ، فَبَكَى رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: أَتَبْكِي؟ فَقَالَ: «إِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ». [راجع: ١٢٨٤]

بھی آپ کے ساتھ چلا۔ حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم بھی ساتھ روانہ ہوئے۔ جب ہم صاحبزادی کے گھر داخل ہوئے تو اہل خانہ نے بچے کو رسول اللہ ﷺ کی گود میں دے دیا۔ اس وقت بچے کا سانس اکھڑ رہا تھا۔ وہ پرانی مشک کی طرح تھا، رسول اللہ ﷺ بچے کی حالت دیکھ کر رو پڑے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ رو رہے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بس اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے اپنے رحم کرنے والے بندوں پر۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد اس امر کو بیان کرنا ہے کہ بعض اوقات رحمت کا اطلاق مخلوق پر ہوتا ہے، اور یہ اس رحمت کا نتیجہ ہوتا ہے جو رحمتِ صفت باری تعالیٰ ہے۔

٧٤٤٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اخْتَصَمَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ إِلَى رَبِّهِمَا، فَقَالَتِ الْجَنَّةُ: يَا رَبِّ! مَا لَهَا لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ؟ وَقَالَتِ النَّارُ - يَعْنِي -: أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ، فَقَالَ اللهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ: أَنْتِ رَحْمَتِي، وَقَالَ لِلنَّارِ: أَنْتِ عَذَابِي أُصِيبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا، قَالَ: فَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا، وَإِنَّهُ يُنْشِئُ لِلنَّارِ مَنْ يَشَاءُ فَيُلْقَوْنَ فِيهَا فَتَقُولُ: هَلْ مِنْ مَزِيدٍ؟ ثَلَاثًا، حَتَّى يَضَعَ فِيهَا قَدَمَهُ فَتَمْتَلِئُ، وَيُرَدُّ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَتَقُولُ: قَطْ، قَطْ، قَطْ». [راجع: ٤٨٤٩]

[7449] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جنت اور دوزخ نے اپنے رب کے پاس جھگڑا کیا۔ جنت نے کہا: اے میرے رب! اس کا کیا حال ہے کہ اس میں صرف کمزور لوگ اور گرے پڑے فقیر ہی داخل ہوں گے؟ دوزخ نے کہا: اے میرے رب! میں تو متکبرین کے لیے خاص کی گئی ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے۔ دوزخ سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے۔ تیرے ذریعے سے میں جسے چاہوں گا عذاب دوں گا۔ تم دونوں میں سے ہر ایک کو بھرنا ہے۔ جہاں تک جنت کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا اور دوزخ کے لیے جو چاہے گا (موقع پر) پیدا کر دے گا پھر انھیں دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ اس کے بعد بھی دوزخ کہے گی: ابھی اور بھی گنجائش ہے۔ تین بار ایسا ہوگا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ اپنا پاؤں اس میں رکھ دے گا تو وہ بھر جائے گی، اس کے کچھ حصے دوسروں سے مل جائیں گے اور وہ کہے گی: بس، بس اور

بس (میں اب بھر گئی ہوں)۔"

٧٤٥٠ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيُصِيبَنَّ أَقْوَامًا سَفْعٌ مِنَ النَّارِ بِذُنُوبٍ أَصَابُوهَا عُقُوبَةً، ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ، يُقَالُ لَهُمُ: الْجَهَنَّمِيُّونَ». [راجع: ٦٥٥٩]

[7450] حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "کچھ لوگ ان گناہوں کی پاداش میں جو انھوں نے کیے ہوں گے آگ سے جھلس جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے فضل سے انھیں جنت میں داخل کرے گا۔ ایسے لوگوں کو جہنمی کہا جائے گا۔"

وَقَالَ هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ہمام نے کہا: ہمیں قتادہ نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھ سے حضرت انس ﷺ نے نبی ﷺ کے حوالے سے بیان کیا۔

(٢٦) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ يُمْسِكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ أَن تَزُولَا﴾ [فاطر: ٤١]

باب: 26- ارشاد باری تعالیٰ: "یقیناً اللہ تعالیٰ ہی آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ کہیں سرک (اپنی جگہ سے ہٹ) (نہ) جائیں" کا بیان

٧٤٥١ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللهَ يَضَعُ السَّمَاءَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْأَرْضَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ وَالْأَنْهَارَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى إِصْبَعٍ، ثُمَّ يَقُولُ بِيَدِهِ: أَنَا الْمَلِكُ. فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: «﴿وَمَا قَدَرُوا۟ ٱللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦ﴾ [الزمر: ٦٧]». [راجع: ٤٨١١]

[7451] حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک یہودی عالم رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے محمد! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمین کو ایک انگلی پر، پہاڑوں کو ایک انگلی پر، درخت اور نہریں ایک انگلی پر اور دیگر تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھے گا، پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہے گا: میں ہی بادشاہ ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ ہنس دیے اور (بطور تصدیق) یہ آیت پڑھی: "اور انھوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جس طرح اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔"

فائدہ: امام بخاری ﷫ کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بعض صفات ایسی ہیں جن سے باری تعالیٰ ازل سے ابد تک متصف ہے جیسا کہ سمع، بصر اور علم وغیرہ۔ اور بعض صفات ایسی ہیں جو اللہ کی مشیت اور ارادے پر موقوف ہیں۔ ان میں سے امام بخاری ﷫ نے ایک صفت کا ذکر کیا ہے کہ وہ زمین و آسمان کو تھامے ہوئے ہے۔ پھر ایک وقت آئے گا کہ انھیں اپنی انگلیوں پر رکھ کر جھٹکا دے گا اور کہے گا: میں ہی بادشاہ ہوں، آج متکبر اور جبار اور بادشاہ کہاں ہیں؟

(٢٧) بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْلِيقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْخَلَائِقِ

باب: 27- آسمان و زمین اور ان کے علاوہ دیگر مخلوقات کی پیدائش کا بیان

وَهُوَ فِعْلُ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَأَمْرُهُ، فَالرَّبُّ بِصِفَاتِهِ وَفِعْلِهِ وَأَمْرِهِ، وَهُوَ الْخَالِقُ هُوَ الْمُكَوِّنُ غَيْرُ مَخْلُوقٍ، وَمَا كَانَ بِفِعْلِهِ وَأَمْرِهِ وَتَخْلِيقِهِ وَتَكْوِينِهِ فَهُوَ مَفْعُولٌ وَمَخْلُوقٌ وَمُكَوَّنٌ.

یہ تخلیق اللہ تعالیٰ کا فعل اور اس کا امر ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ اپنی صفات، فعل اور امر سمیت خالق اور مکوّن ہے، مخلوق نہیں۔ اور جو کچھ اس کے فعل، امر، تخلیق اور تکوین کے سبب پیدا ہوا وہ مفعول، مخلوق اور مکوّن ہے۔

٧٤٥٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ لَيْلَةً وَالنَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا، لِأَنْظُرَ كَيْفَ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ [بِاللَّيْلِ]، فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ، فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَخِيرُ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَٰوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿لِأُولِي الْأَلْبَابِ﴾ [آل عمران: ١٩٠] ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ، ثُمَّ صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ الصُّبْحَ. [راجع: ١١٧]

[7452] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک رات حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہا جبکہ اس رات نبی ﷺ بھی ان کے پاس موجود تھے۔ وہاں رات گزارنے کا مقصد رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز دیکھنا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کچھ وقت تو اپنی زوجۂ محترمہ سے محو گفتگو رہے، پھر سو گئے۔ جب رات کا آخری تہائی حصہ یا کچھ حصہ باقی رہ گیا تو آپ اٹھ بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھ کر یہ آیت پڑھی: ''بلاشبہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں (رات اور دن کے باری باری آنے جانے میں) اہل عقل کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔'' پھر اٹھ کر آپ نے وضو فرمایا اور مسواک کی، اس کے بعد گیارہ رکعتیں پڑھیں۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے اذان دی تو آپ ﷺ نے دو رکعت (سنت فجر) پڑھیں، پھر باہر تشریف لے گئے اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔

(٢٨) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالٰى ﴿وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ﴾ [الصافات: ١٧١]

باب: 28- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور بلاشبہ یقیناً ہمارے بھیجے ہوئے بندوں (رسولوں) کے لیے ہماری بات پہلے سے ہو چکی'' کا بیان

٧٤٥٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَمَّا قَضَى اللهُ الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ: إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي». [راجع: ٣١٩٤]

[7453] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرلیا تو عرش کے اوپر اپنے پاس یہ لکھا: میری رحمت میرے غضب سے آگے بڑھ گئی ہے۔''

فائدہ: امام بخاری ؒ کا مقصد یہ ہے کہ وہ تحریر جو اللہ تعالیٰ نے کائنات کے پیدا کرنے سے پہلے لکھی تھی، اس میں یہ لکھا تھا کہ ہمارے بندے جو رسول ہیں اخلاقی اعتبار سے ضرور غالب رہیں گے۔ یہ تحریر انبیاء اور ان کی اقوام سے پہلے لکھی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ، یعنی اس کا کلام غیر مخلوق ہے، البتہ اس کا تعلق بندوں سے حادث ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کی مدد کرنا اس رحمت کا نتیجہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رحمت اور غضب قدیم صفات ہیں اور دونوں صفات فعل سے ہیں، صفات ذات سے نہیں اور دونوں فعلوں میں سے ایک کی دوسرے پر سبقت جائز ہے۔

٧٤٥٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ: «إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَهُ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَهُ. ثُمَّ يُبْعَثُ إِلَيْهِ الْمَلَكُ فَيُؤْذَنُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، فَيَكْتُبُ: رِزْقَهُ، وَأَجَلَهُ، وَعَمَلَهُ، وَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ. ثُمَّ يَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى لَا يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا». [راجع: ٣٢٠٨]

[7454] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا جو صادق و مصدوق ہیں: ''تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اس طرح ہے کہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن اور چالیس رات نطفہ جمع رہتا ہے، پھر وہ اسی طرح جمے ہوئے خون کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں میں گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے۔ پھر اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے اور اسے چار چیزوں کا حکم ہوتا ہے۔ وہ اس کا رزق، اس کی موت، اس کا عمل اور اس کا نیک یا بد ہونا لکھ لیتا ہے۔ اس کے بعد اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ بے شک تم میں سے ایک اہل جنت کے سے عمل کرتا ہے حتی کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر غالب آ جاتی ہے اور وہ اہل جہنم کے سے عمل کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص اہل جہنم کے سے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے

تو تقدیر غالب آ جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ اہل جنت کے سے عمل کرنے لگتا ہے، پھر وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔"

٧٤٥٥ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ ذَرٍّ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَا جِبْرِيلُ! مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا؟» فَنَزَلَتْ: ﴿وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ [مريم: ٦٤]، قَالَ: كَانَ هٰذَا الْجَوَابَ لِمُحَمَّدٍ ﷺ. [راجع: ٣٢١٨]

[7455] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "اے جبرئیل! آپ کو ہمارے پاس اس سے زیادہ مرتبہ آنے میں کیا رکاوٹ ہے جتنا آپ پہلے آتے رہتے ہیں؟" تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: "ہم تیرے رب کے حکم کے بغیر نازل نہیں ہوتے۔ اسی کا ہے وہ سب کچھ جو ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے....." آیت کریمہ میں مذکورہ جواب حضرت محمد ﷺ کے لیے نازل ہوا۔

٧٤٥٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَسِيبٍ، فَمَرَّ بِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَسْأَلُوهُ، فَسَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى الْعَسِيبِ وَأَنَا خَلْفَهُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ، فَقَالَ: «﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾» [الإسراء: ٨٥]. فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: قَدْ قُلْنَا لَكُمْ لَا تَسْأَلُوهُ. [راجع: ١٢٥]

[7456] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مدینہ طیبہ کے ایک کھیت میں جا رہا تھا جبکہ آپ ﷺ کھجور کی ایک چھڑی کے سہارے چل رہے تھے۔ آپ چند یہودیوں کے پاس سے گزرے تو انھوں نے ایک دوسرے سے کہا: ان سے روح کے متعلق دریافت کرو۔ ایک نے کہا: ان سے روح کے متعلق مت پوچھو۔ آخر انھوں نے آپ سے روح کے متعلق پوچھ ہی لیا تو آپ چھڑی پر ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے جبکہ میں آپ کے پیچھے تھا۔ میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: "اور لوگ آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں۔ ان سے فرما دیں کہ روح تو میرے رب کا امر ہے اور تمھیں بہت کم علم دیا گیا ہے۔" پھر ان یہودیوں نے ایک دوسرے سے کہا: ہم نے تمھیں خبردار کر دیا تھا کہ ان سے کچھ نہ پوچھو۔

٧٤٥٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ

[7457] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس شخص کا ضامن ہے جو اللہ

رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «تَكَفَّلَ اللهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ، لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ، بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ». [راجع: ٣٦]

کی راہ میں جہاد کرے جبکہ اس کو اللہ کی راہ میں جہاد اور اس کے کلمات کی تصدیق نے نکالا ہو۔ (اللہ ضامن ہے کہ) وہ اسے جنت میں داخل کرے گا یا ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ اسی گھر میں واپس لوٹائے گا جہاں سے وہ نکلا تھا۔''

٧٤٥٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: الرَّجُلُ يُقَاتِلُ حَمِيَّةً، وَيُقَاتِلُ شَجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ رِيَاءً، فَأَيُّ ذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ قَالَ: «مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ». [راجع: ١٢٣]

[7458] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: کوئی شخص خاندانی حمیت کی وجہ سے جنگ کرتا ہے، کوئی بہادری دکھانے کے لیے میدان جنگ میں کود پڑتا ہے اور کوئی محض ریاکاری اور شہرت کے لیے لڑتا ہے تو ان میں سے کون اللہ کے راستے میں ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو اللہ کے دین کی سربلندی اور اس کے غلبے کے لیے لڑتا ہے تو وہ لڑنا اللہ کی راہ میں ہے۔''

فائدہ: جس لڑائی کا مقصد کفر و شرک کو نیچا دکھانا اور توحید و سنت کو بلند کرنا ہو وہ اللہ کی راہ میں لڑنا ہے۔ اس کے علاوہ جنگ و قتال کی تمام اقسام تخریب کاری اور دہشت گردی ہے جو اللہ کی شریعت میں انتہائی ناپسندیدہ حرکت ہے۔ اسی طرح مال و دولت اور اقتدار کے حصول کے لیے لڑائی کرنا بھی جہاد فی سبیل اللہ نہیں۔

(٢٩) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ﴾ [النحل: ٤٠]

باب: 29- ارشاد باری تعالیٰ: ''ہم جب کسی چیز کا ارادہ کر لیں تو اس کے لیے ہمارا کہنا صرف یہ ہوتا ہے کہ......'' کا بیان

٧٤٥٩ - حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللهِ». [راجع: ٣٦٤٠]

[7459] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت میں سے ایک گروہ دوسرے لوگوں پر غالب رہے گا یہاں تک کہ ان کے پاس اللہ کا امر، یعنی قیامت آ جائے گی۔''

٧٤٦٠ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ

[7460] حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں

مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ: أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللهِ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ كَذَّبَهُمْ وَلَا مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ». [راجع: ٧١]

نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: "میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، اسے جھٹلانے والے اور دیگر مخالفین کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ اللہ کا امر، یعنی قیامت آ جائے گی اور وہ اسی حال میں ہوں گے۔"

فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ: سَمِعْتُ مُعَاذًا يَقُولُ: وَهُمْ بِالشَّامِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: هٰذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ: وَهُمْ بِالشَّامِ.

مالک بن یخامر نے کہا: میں نے حضرت معاذ ؓ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ یہ گروہ شام میں ہوگا، اس پر حضرت معاویہ نے کہا: یہ مالک بن یخامر، حضرت معاذ ؓ کے حوالے سے بیان کرتا کہ وہ گروہ شام میں ہوگا۔

٧٤٦١ - **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: وَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ: «لَوْ سَأَلْتَنِي هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا، وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللهِ فِيكَ، وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللهُ». [راجع: ٣٦٢٠]

[7461] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ مسیلمہ کذاب کے پاس رُکے جبکہ وہ اپنے حامیوں کے ہمراہ تھا، آپ نے اس سے فرمایا: "اگر تو مجھ سے یہ (لکڑی کا) ٹکڑا بھی مانگے تو میں تجھے یہ بھی نہ دوں گا۔ اور تیرے متعلق اللہ کا جو حکم ہے تو اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا اور اگر تو نے (اسلام سے) روگردانی کی تو اللہ تجھے تباہ و برباد کر دے گا۔"

فائدہ: مسیلمہ کذاب نے یمامہ کے علاقے میں نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ انتہائی شعبدہ باز انسان تھا، بہت سے لوگ اس سے متأثر ہو کر اس کے پیروکار ہو گئے۔ وہ بہت سے لوگوں کو ساتھ لے کر مدینہ طیبہ آیا اور رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ اگر آپ مجھے اپنے بعد خلیفہ نامزد کر دیں تو میں اپنے ساتھیوں سمیت آپ پر ایمان لے آتا ہوں۔ آپ کے ہاتھ میں اس وقت کھجور کی چھڑی تھی، آپ نے فرمایا: "خلافت تو بڑی چیز ہے میں تجھے چھڑی کا یہ ٹکڑا بھی دینے کے لیے تیار نہیں۔ آخر کار مسیلمہ کذاب اپنے ساتھیوں کو لے کر واپس یمامہ چلا گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے اپنے دور خلافت میں اس کے خلاف لشکر کشی کی جس میں مسلمان غالب آئے اور اسے حضرت وحشی ؓ نے قتل کر کے جہنم پہنچایا۔①

٧٤٦٢ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَمْشِي

[7462] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک دفعہ مدینہ طیبہ کے ایک کھیت میں نبی ﷺ کے ہمراہ چل رہا تھا اور آپ اپنے ہاتھ میں پکڑی

① صحيح البخاري، المغازي، حديث: 3620.

مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ حَرْثِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ مَعَهُ، فَمَرَرْنَا عَلَى نَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَسْأَلُوهُ، أَنْ يَجِيءَ فِيهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَنَسْأَلَنَّهُ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! مَا الرُّوحُ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ، فَقَالَ: «وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ، قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتُوا مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا».

ہوئی ایک چھڑی کا سہارا لیے جا رہے تھے۔ اتنے میں ہم یہودیوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے تو انھوں نے آپس میں کہا: ان سے روح کے متعلق پوچھو۔ ان میں سے کچھ لوگوں نے کہا: ان سے نہ پوچھو، مبادا ایسا جواب دیں جو تمھیں ناگوار ہو، اس کے باوجود کچھ یہودیوں نے کہا: ہم ضرور پوچھیں گے، چنانچہ ان میں سے ایک آدمی نے اٹھ کر کہا: اے ابوالقاسم! روح کیا چیز ہے؟ نبی ﷺ اس (کو جواب دینے) سے خاموش رہے تو مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''وہ آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں، کہہ دیجیے روح میرے رب کا امر ہے اور تمھیں بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔''

قَالَ الْأَعْمَشُ: هٰكَذَا فِي قِرَاءَتِنَا. [راجع: ١٢٥]

اعمش نے کہا: ہماری قراءت میں اسی طرح ہے، یعنی أُوْتُوْا.

(٣٠) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿قُل لَّوْ كَانَ ٱلْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَٰتِ رَبِّى﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِۦ مَدَدًا﴾ [الكهف: ١٠٩]، وَقَوْلِهِ: ﴿وَلَوْ أَنَّمَا فِى ٱلْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَٰمٌ وَٱلْبَحْرُ يَمُدُّهُۥ مِنۢ بَعْدِهِۦ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَٰتُ ٱللَّهِ﴾ [لقمان: ٢٧] ﴿إِنَّ رَبَّكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ يُغْشِى ٱلَّيْلَ ٱلنَّهَارَ﴾ [الأعراف: ٥٤]

باب: 30- ارشاد باری تعالیٰ: ''آپ کہہ دیں کہ اگر میرے رب کی باتیں لکھنے کے لیے سمندر سیاہی بن جائے ...... اگرچہ ہم مدد کے لیے اس جیسا اور لے آئیں'' نیز: ''زمین میں جتنے درخت ہیں اگر وہ سب قلمیں بن جائیں اور سمندر سیاہی بن جائے، پھر اس کے بعد سات مزید سمندر بھی ہوں تو بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی۔'' نیز: ''یقیناً تمھارا رب وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر اپنے عرش پر مستوی ہوا، وہ رات سے دن کو ڈھانپتا ہے'' کا بیان

سَخَّرَ: ذَلَّلَ.

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سخر کے معنی ہیں: اس نے کام میں لگا دیا ہے۔

٧٤٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «تَكَفَّلَ اللهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ، لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ، أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ إِلَى مَسْكَنِهِ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ». [راجع: ٣٦]

[7463] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص کا ضامن ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ وہ شخص اپنے گھر سے اس لیے نکلتا ہے کہ خالص اللہ کے راستے میں جہاد کرے اور اس کے کلمۂ توحید کی تصدیق کرے۔ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا یا ثواب و غنیمت کے ساتھ اس کو گھر واپس کرے گا۔''

(٣١) بَابٌ: فِي الْمَشِيئَةِ وَالْإِرَادَةِ

باب: 31- اللہ کی مشیت اور اس کے ارادے کا بیان

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى: ﴿تُؤْتِي ٱلْمُلْكَ مَن تَشَآءُ﴾ [آل عمران: ٢٦] ﴿وَمَا تَشَآءُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ﴾ [التكوير: ٢٩] ﴿وَلَا تَقُولَنَّ لِشَاْىْءٍ إِنِّى فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ﴾ [الكهف: ٢٣، ٢٤] ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِى مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَهْدِى مَن يَشَآءُ﴾ [القصص: ٥٦]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تو جسے چاہے بادشاہی دیتا ہے۔'' ''اور تم وہی کچھ چاہ سکتے ہو جو اللہ چاہے۔'' ''کسی چیز کے متعلق کبھی یہ نہ کہنا کہ میں کل یہ ضرور کروں گا مگر یہ کہ اللہ چاہے۔'' ''(اے نبی!) بے شک آپ ہدایت نہیں دے سکتے جسے آپ چاہیں بلکہ اللہ ہی ہدایت دیتا ہے جس کو چاہے۔''

قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ: نَزَلَتْ فِي أَبِي طَالِبٍ ﴿يُرِيدُ ٱللَّهُ بِكُمُ ٱلْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ ٱلْعُسْرَ﴾ [البقرة: ١٨٥].

حضرت سعید بن مسیب اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ مذکورہ بالا آیت ابو طالب کے متعلق نازل ہوئی تھی۔ ''اللہ تمھارے ساتھ نرمی چاہتا ہے سختی کا برتاؤ نہیں چاہتا۔''

٧٤٦٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا دَعَوْتُمُ اللهَ فَاعْزِمُوا فِي الدُّعَاءِ، وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي، فَإِنَّ اللهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ». [راجع: ٦٣٣٨]

[7464] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اللہ سے دعا کرو تو عزم کے ساتھ کرو۔ اور تم میں سے کوئی یوں نہ کہے: اگر تو چاہے تو مجھے عطا کر دے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی بھی مجبور نہیں کر سکتا۔''

٧٤٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا

[7465] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ ان کے اور اپنی لخت جگر

أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ: أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَيْلَةً فَقَالَ لَهُمْ: «أَلَا تُصَلُّونَ؟» قَالَ عَلِيٌّ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا. فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ قُلْتُ ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُولُ: «﴿وَكَانَ ٱلْإِنسَٰنُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾ [الكهف: ٥٤]».

[راجع: ١١٢٧]

سیدہ فاطمہ ؓ کے گھر تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا: ''تم لوگ (تہجد کی) نماز کیوں نہیں پڑھتے؟'' حضرت علی ؓ کہتے ہیں کہ میں نے جواب دیا: اللہ کے رسول! ہمارے نفس اللہ کے ہاتھ میں ہیں، وہ جب ہمیں اٹھانا چاہے گا اٹھا دے گا۔ جب میں نے یہ بات کہی تو رسول اللہ ﷺ واپس چلے گئے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر میں نے آپ کو واپس جاتے ہوئے کہتے سنا جبکہ آپ اپنی ران پر ہاتھ مار کر یہ فرما رہے تھے: ''انسان ہمیشہ سے تمام چیزوں سے زیادہ جھگڑالو ہے۔''

٧٤٦٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَامَةِ الزَّرْعِ يَفِيءُ وَرَقُهُ، مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ تُكَفِّئُهَا، فَإِذَا سَكَنَتِ اعْتَدَلَتْ، وَكَذٰلِكَ الْمُؤْمِنُ يُكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ. وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ صَمَّاءُ مُعْتَدِلَةٌ حَتَّى يَقْصِمَهَا اللهُ إِذَا شَاءَ». [راجع: ٥٦٤٤]

[7466] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی مثال کھیت کے نرم پودے کی سی ہے، جدھر کی ہوا چلتی ہے اس کے پتے ادھر ہی جھک جاتے ہیں۔ جب ہوا رک جاتی ہے تو وہ سیدھا ہو جاتا ہے، یعنی ہوائیں اسے اِدھر اُدھر جھکاتی رہتی ہیں۔ اسی طرح مومن بلاؤں اور مصیبتوں کی وجہ سے اِدھر اُدھر جھکتا رہتا ہے۔ اور کافر کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے جو ایک حالت پر کھڑا رہتا ہے حتی کہ جب اللہ چاہتا ہے اسے یکبار ہی اکھاڑ پھینکتا ہے۔''

٧٤٦٧ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ: «إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ

[7467] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ منبر پر کھڑے فرما رہے تھے: ''تمھارا زمانہ گزشتہ امتوں کے مقابلے میں ایسا ہے جیسا کہ نماز عصر سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے۔ اہل تورات کو تورات دی گئی اور انھوں نے

الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أُعْطِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ، ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُعْطِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ حَتَّى صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُعْطِيتُمُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتَّى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأُعْطِيتُمْ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، قَالَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ: رَبَّنَا هَؤُلَاءِ أَقَلُّ عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْرًا، قَالَ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالُوا: لَا، فَقَالَ: فَذَلِكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ». [راجع: ٥٥٧]

اس پر عمل کیا یہاں تک کہ آدھا دن گزر گیا، پھر وہ عاجز آ گئے۔ انھیں ایک ایک قیراط اجرت دی گئی۔ پھر انجیل والوں کو انجیل دی گئی۔ انھوں نے اس پر عصر کی نماز تک عمل کیا۔ پھر وہ اس پر عمل سے عاجز آ گئے تو انھیں بھی ایک ایک قیراط دے دیا گیا۔ اس کے بعد تمھیں قرآن دیا گیا اور تم نے اس پر غروب آفتاب تک عمل کیا تو تمھیں دو دو قیراط دیے گئے۔ اہل تورات نے کہا: اے ہمارے رب! ان لوگوں نے کام تھوڑا کیا لیکن اجرت زیادہ پائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میں نے تمھاری اجرت میں کوئی کمی کی ہے؟'' انھوں نے کہا: نہیں! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یہ تو میرا فضل ہے میں جس پر چاہتا ہوں کرتا ہوں۔''

٧٤٦٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ الْمُسْنَدِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي رَهْطٍ فَقَالَ: «أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَأُخِذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ وَطَهُورٌ، وَمَنْ سَتَرَهُ اللهُ فَذَلِكَ إِلَى اللهِ، إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ». [راجع: ١٨]

[7468] حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ آپ نے بیعت لیتے وقت فرمایا: ''میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے اور نہ کسی پر بہتان ہی باندھو گے جو تم نے خود تیار کیا ہو، نیکی کے کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ جس نے یہ عہد پورا کیا اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے اور جس نے لغزش کی اور اسے دنیا ہی میں پکڑ لیا گیا تو یہ (حد) اس کے لیے گناہوں کا کفارہ اور پاکیزگی کا ذریعہ ہوگی اور جس پر اللہ تعالیٰ نے پردہ ڈالا تو وہ اللہ کے حوالے ہے، وہ اگر چاہے تو اسے عذاب دے اور اگر چاہے تو بخش دے۔''

٧٤٦٩ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي

[7469] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ بیویاں تھیں۔ انھوں نے

هُرَيْرَةَ: «أَنَّ نَبِيَّ اللهِ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَانَ لَهُ سِتُّونَ امْرَأَةً فَقَالَ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى نِسَائِي فَلْتَحْمِلَنَّ كُلُّ امْرَأَةٍ وَلْتَلِدَنَّ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَطَافَ عَلَى نِسَائِهِ فَمَا وَلَدَتْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ، وَلَدَتْ شِقَّ غُلَامٍ». قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «لَوْ كَانَ سُلَيْمَانُ اسْتَثْنَى لَحَمَلَتْ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ فَوَلَدَتْ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ». [راجع: ٢٨١٩]

کہا: میں آج رات اپنی تمام بیویوں کے پاس ضرور جاؤں گا۔ ہر بیوی حاملہ ہوگی اور ایک ایک شہسوار کو جنم دے گی جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے گا۔ پھر وہ اپنی بیویوں کے پاس گئے تو ان میں سے صرف ایک بیوی نے ناقص بچہ جنم دیا۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر سلیمان علیہ السلام ان شاء اللہ کہہ دیتے تو ہر بیوی حاملہ ہوتی اور شہسوار کو جنم دیتی جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتا۔''

فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو جس قدر بھی اسباب مہیا ہوں اسے اللہ کی مشیت کا سہارا ضرور لینا چاہیے کیونکہ اس کے بغیر کوئی کام بھی پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔ اگر حضرت سلیمان علیہ السلام مشیت الٰہی کا سہارا لیتے تو اللہ ضرور ان کی منشا پوری کرتا مگر اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہ تھا، اس لیے یاد دہانی کے باوجود وہ ان شاء اللہ کہنا بھول گئے۔

٧٤٧٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ فَقَالَ: «لَا بَأْسَ عَلَيْكَ، طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللهُ»، قَالَ: قَالَ الْأَعْرَابِيُّ: بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيرُهُ الْقُبُورَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَنَعَمْ إِذًا». [راجع: ٣٦١٦]

[7470] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دیہاتی کی بیمار پرسی کرنے کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے اس سے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں، ان شاء اللہ یہ بیماری تمھارے لیے پاکیزگی کا باعث ہوگی۔'' دیہاتی نے کہا: بلکہ یہ تو وہ بخار ہے جو ایک بوڑھے پر جوش مار رہا ہے اور اسے قبر تک پہنچا کر چھوڑے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہاں تب ایسا ہی ہوگا۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اسے اللہ کی مشیت کے حوالے سے بتایا کہ یہ بیماری تجھے گناہوں سے پاک کر دے گی لیکن اس دیہاتی نے اسے بعید خیال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تجھے ہماری بات پر یقین نہیں تو ویسے ہی ہوگا جیسا تو خیال کرتا ہے۔ تیرے متعلق اللہ کا حکم ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ پھر دوسرے دن شام بھی نہ ہونے پائی تھی کہ وہ دنیا سے چل بسا۔[1]

٧٤٧١ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ حِينَ نَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ

[7471] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لوگ نماز (فجر) سے سوئے رہ گئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمھاری روحیں روک لیں اور جب

1 فتح الباري: 625/6.

اللهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ، وَرَدَّهَا حِينَ شَاءَ»، فَقَضَوْا حَوَائِجَهُمْ وَتَوَضَّؤُوا إِلَى أَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَضَّتْ، فَقَامَ فَصَلَّى. [راجع: ٥٩٥]

چاہا انھیں چھوڑ دیا۔" صحابۂ کرام نے اپنی ضروریات سے فارغ ہو کر وضو کیا، آخر جب سورج پوری طرح طلوع ہو گیا اور خوب دن نکل آیا تو آپ کھڑے ہوئے اور نماز ادا کی۔

٧٤٧٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالْأَعْرَجِ. وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ - فِي قَسَمٍ يُقْسِمُ بِهِ - فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ، فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ الْيَهُودِيَّ. فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي؟ أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللهُ؟». [راجع: ٢٤١١]

[7472] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی کا آپس میں جھگڑا ہو گیا۔ مسلمان نے قسم کھاتے ہوئے کہا: اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد ﷺ کو تمام جہانوں پر بزرگی دی! یہودی نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام اہل جہاں پر منتخب کیا! تب مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو تھپڑ مار دیا۔ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس شکایت لے کر آیا اور اس نے اپنا اور مسلمان کا معاملہ پیش کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دو کیونکہ لوگ قیامت کے دن بے ہوش ہو جائیں گے اور میں ہی سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا تو دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا ایک پایہ پکڑے ہوئے ہیں۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ ان لوگوں سے ہوں گے جو بے ہوش تو ہوئے ہوں لیکن مجھ سے پہلے انھیں ہوش آ گیا ہو، یا اللہ تعالیٰ نے انھیں بے ہوش ہونے سے مستثنیٰ کر دیا تھا؟"

٧٤٧٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي عِيسَى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْمَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ

[7473] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دجال، مدینہ طیبہ کا رخ کرے گا تو فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا، اس لیے اگر اللہ نے چاہا تو دجال اس کے قریب

فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا، فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ، وَلَا الطَّاعُونُ إِنْ شَاءَ اللهُ». [راجع: ١٨٨١]

نہیں ہو سکے گا اور نہ مرض طاعون ہی اس کا رخ کرے گا۔"

٧٤٧٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ، فَأُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللهُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [راجع: ٦٣٠٤]

[7474] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر نبی کی ایک دعا مقبول ہے، ان شاء اللہ میرا ارادہ ہے کہ اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھوں۔"

٧٤٧٥ - حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ، فَنَزَعْتُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ أَنْزِعَ، ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ، حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ حَوْلَهُ بِعَطَنٍ». [راجع: ٣٦٦٤]

[7475] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں ایک وقت سو رہا تھا کہ خود کو ایک کنویں پر دیکھا۔ میں نے اس سے، جتنا اللہ نے چاہا، پانی نکالا۔ اس کے بعد ابن ابوقحافہ نے ڈول پکڑ لیا اور انھوں نے ایک یا دو ڈول نکالے، البتہ ان کے ڈول کھینچنے میں کمزوری تھی۔ اللہ تعالیٰ انھیں معاف فرمائے۔ پھر اسے عمر نے لے لیا تو وہ ان کے ہاتھ میں ایک بڑا ڈول بن گیا۔ میں نے لوگوں میں سے کوئی باکمال و بے مثال نہیں دیکھا جو اس طرح ڈول پر ڈول نکالتا ہو یہاں تک کہ لوگوں نے اس کنویں کے اردگرد گھاٹ بنا لیے۔"

٧٤٧٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ، وَرُبَّمَا قَالَ: جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ، قَالَ: «اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا، وَيَقْضِي اللهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ». [راجع: ١٤٣٢]

[7476] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ کے پاس کوئی سائل یا ضرورت مند آتا تو فرماتے: "اس کے متعلق سفارش کرو تمھیں ثواب دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان سے وہی جاری کرتا ہے جو چاہتا ہے۔"

٧٤٧٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

[7477] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی

عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ، ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ، ارْزُقْنِي إِنْ شِئْتَ. وَلْيَعْزِمْ مَسْأَلَتَهُ، إِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ، لَا مُكْرِهَ لَهُ». [راجع: ٦٣٣٩]

ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ان الفاظ میں دعا نہ کرے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے، اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر، اگر تو چاہے تو مجھے رزق عطا فرما، بلکہ انسان کو چاہیے کہ وہ عزم اور پختگی کے ساتھ سوال کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ جو چاہے کرتا ہے، اسے کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔''

٧٤٧٨ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسٰى: أَهُوَ خَضِرٌ؟ فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ ابْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ، فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هٰذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلٰى لُقِيِّهِ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ شَأْنَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَا مُوسَى فِي مَلَإٍ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ؟ فَقَالَ مُوسٰى: لَا، فَأُوحِيَ إِلٰى مُوسٰى: بَلٰى عَبْدُنَا خَضِرٌ، فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلٰى لُقِيِّهِ، فَجَعَلَ اللهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً، وَقِيلَ لَهُ: إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ، فَكَانَ مُوسٰى يَتْبَعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ، فَقَالَ فَتٰى مُوسٰى لِمُوسٰى: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ، وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ. قَالَ مُوسٰى: ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي، فَارْتَدَّا

[7478] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، وہ اور حر بن قیس بن حصن فزاری ؓ سیدنا موسیٰ ؑ کے ساتھی کے متعلق اختلاف کر رہے تھے کہ کیا وہ حضرت خضر ؑ ہی تھے؟ اتنے میں حضرت ابی بن کعب ؓ کا ادھر سے گزر ہوا تو حضرت ابن عباس ؓ نے انھیں بلایا اور کہا: میں اور میرا یہ ساتھی شک میں مبتلا ہیں کہ موسیٰ ؑ کے وہ ''صاحب'' کون تھے جن سے ملاقات کے لیے حضرت موسیٰ ؑ نے راستہ پوچھا تھا؟ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلے میں کوئی حدیث سنی ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ''موسیٰ ؑ بنی اسرائیل کے ایک مجمع میں تھے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے پوچھا: کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو آپ سے زیادہ علم رکھتا ہو؟ حضرت موسیٰ ؑ نے جواب دیا: نہیں۔ پھر ان پر وحی نازل ہوئی: کیوں نہیں، بلکہ ہمارا بندہ خضر ہے۔ حضرت موسیٰ ؑ نے ان کی ملاقات کا راستہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ایک مچھلی کو نشان قرار دیا اور ان سے کہا گیا: جب تم مچھلی کو گم پاؤ تو واپس لوٹ آنا، وہیں ان سے ملاقات ہوگی۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ ؑ سمندر کے کنارے مچھلی کا نشان تلاش کرتے رہے۔ موسیٰ ؑ کے خادم نے کہا: بھلا آپ کو معلوم جہاں ہم نے چٹان کے سائے میں آرام کیا تھا، میں مچھلی وہاں بھول گیا

عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا، فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللهُ». [راجع: ٧٤]

ہوں اور اسے یاد کرنے سے مجھے شیطان نے غافل کر دیا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: یہی وہ جگہ ہے ہم جس کی تلاش میں ہیں۔ وہ فوراً اپنے پاؤں کے نشانات پر واپس ہو گئے اور انھوں نے وہاں حضرت خضر علیہ السلام کو پا لیا۔ ان دونوں کا وہ قصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے۔''

٧٤٧٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «نَنْزِلُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ»، يُرِيدُ الْمُحَصَّبَ. [راجع: ١٥٨٩]

[7479] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ہم ان شاء اللہ کل خیف بنو کنانہ میں قیام کریں گے جہاں (ایک زمانے میں) کفار مکہ نے کفر پر قائم رہنے کے لیے آپس میں قسمیں کھائی تھیں۔'' خیف بنو کنانہ سے مراد وادی محصب ہے۔

٧٤٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَاصَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَفْتَحْهَا، فَقَالَ: «إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللهُ»، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: نَقْفُلُ وَلَمْ نَفْتَحْ؟ قَالَ: «فَاغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ»، فَغَدَوْا فَأَصَابَتْهُمْ جِرَاحَاتٌ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ»، فَكَأَنَّ ذٰلِكَ أَعْجَبَهُمْ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. [راجع: ٤٣٢٥]

[7480] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے اہل طائف کا محاصرہ کیا لیکن ابھی فتح نہیں کیا تھا کہ آپ نے فرمایا: ''ہم ان شاء اللہ کل (مدینہ طیبہ) واپس چلے جائیں گے۔'' مسلمانوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم فتح کیے بغیر ہی لوٹ جائیں؟ آپ نے فرمایا: ''اگر تمھارا یہی عزم ہے تو پھر کل صبح لڑائی شروع کرو۔'' صبح انھوں نے جنگ کی تو بہت زخمی ہو گئے۔ (یہ دیکھ کر) نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہم ان شاء اللہ کل واپس جائیں گے۔'' اس پر مسلمان بہت خوش ہوئے تب (یہ دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے مذکورہ بالا احادیث سے اللہ تعالیٰ کی مشیت کو بیان کیا ہے کہ وہ تمام جہاں میں کارفرما ہے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔ وہ بے نیاز اور بے پروا ہے۔ اس سلسلے میں کسی کا محتاج نہیں۔ بہرحال ہم اس بات کے پابند ہیں کہ اپنے آئندہ کے پروگرام اللہ کی مشیت سے وابستہ کریں۔

(۳۲) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَنفَعُ ٱلشَّفَٰعَةُ عِندَهُۥٓ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُۥ ۚ حَتَّىٰٓ إِذَا فُزِّعَ عَن قُلُوبِهِمْ قَالُوا۟ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا۟ ٱلْحَقَّ ۖ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْكَبِيرُ﴾ [سبا: ٢٣] وَلَمْ يَقُلْ: مَاذَا خَلَقَ رَبُّكُمْ

باب: 32- ارشاد باری تعالیٰ: ''اس کے ہاں صرف اس شخص کو سفارش فائدہ دیتی ہے جس کے لیے وہ خود اجازت دے یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں تمھارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ وہ کہتے ہیں: حق فرمایا ہے اور وہ بہت بلند بہت بڑا ہے۔'' یہ نہیں کہا کہ تمھارے رب نے کیا پیدا کیا ہے؟ کا بیان

وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ﴾ [البقرة: ٢٥٥]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''کون ہے وہ جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے ہاں سفارش کر سکے۔''

وَقَالَ مَسْرُوقٌ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ: إِذَا تَكَلَّمَ اللهُ بِالْوَحْيِ سَمِعَ أَهْلُ السَّمٰوَاتِ شَيْئًا، فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ وَسَكَنَ الصَّوْتُ عَرَفُوا أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ وَنَادَوْا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: الْحَقَّ. وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَحْشُرُ اللهُ الْعِبَادَ فَيُنَادِيهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعُدَ كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ قَرُبَ: أَنَا الْمَلِكُ، أَنَا الدَّيَّانُ».

حضرت مسروق نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے سے کلام کرتا ہے تو آسمان والے کچھ سنتے ہیں۔ پھر جب ان کے دلوں سے خوف دور کیا جاتا ہے اور آواز بھی ٹھہر جاتی ہے تو وہ سمجھ جاتے ہیں کہ یہ کلام برحق تھا۔ پھر وہ آپس میں ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ تمھارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ تو وہ جواب دیتے ہیں: حق فرمایا ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بیان کیا جاتا ہے، وہ عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جمع کرے گا، پھر انھیں ایسی آواز سے پکارے گا جسے دور والے ایسے سنیں گے جیسے قریب والے سنتے ہیں۔ اللہ فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، ہر ایک کے اعمال کا بدلہ دینے والا ہوں۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کی اس عنوان سے غرض اللہ تعالیٰ کے لیے صفت کلام کی وضاحت کرنا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کی طرف سے یہ پہلا عنوان ہے جس کے تحت انھوں نے مسئلۂ کلام سے متعلق گفتگو کی ہے اور مسئلے کی

لمبی چوڑی تفصیلات ہیں۔[1]

٧٤٨١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَضَى اللهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ، كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ - قَالَ عَلِيٌّ وَقَالَ غَيْرُهُ: صَفَوَانٍ يَنْفُذُهُمْ ذَلِكَ - فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ».

[7481] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ کرتا ہے تو فرشتے اس کے فیصلے کے آگے اظہار عاجزی کرنے کے لیے اپنے پَر مارتے ہیں، گویا ان کے پَروں کی ایسی آواز ہوتی ہے جیسے صاف پتھر پر زنجیر ماری گئی ہو...... شیخ بخاری علی بن مدینی نے کہا: سفیان کے علاوہ دوسرے راویوں نے ''صفوان'' کو فاء کے فتحہ کے ساتھ بیان کیا ہے (جبکہ سفیان بن عیینہ نے ''فا'' کو ساکن پڑھا ہے۔)...... اللہ تعالیٰ یہ حکم فرشتوں کو پہنچاتا ہے، ان کے دلوں سے جب خوف دور کیا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں: تمھارے رب نے کیا فرمایا؟ تو وہ کہتے ہیں: حق فرمایا ہے اور وہ (اللہ) بہت بلند بہت بڑا ہے۔''

قَالَ عَلِيٌّ: وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا.

علی بن مدینی نے کہا: ہم سے سفیان نے، ان سے عمرو نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہی حدیث بیان کی۔

قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ.

اور کبھی سفیان نے یوں بیان کیا کہ عمرو نے کہا: میں نے عکرمہ سے سنا، (انھوں نے کہا:) ہم سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔

قَالَ عَلِيٌّ: قُلْتُ لِسُفْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

علی بن مدینی نے کہا: میں نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا: (کیا) عمرو بن دینار نے کہا ہے کہ میں نے عکرمہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا؟ تو سفیان بن عیینہ نے اس امر کی تصدیق کی۔

قُلْتُ لِسُفْيَانَ: إِنَّ إِنْسَانًا رَوَى عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ

میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا: ایک شخص، عمرو بن دینار کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت

1 فتح الباري: 561/13.

أَنَّهُ قَرَأَ: (فُرِّغَ)، قَالَ سُفْيَانُ: هٰكَذَا قَرَأَ عَمْرٌو، فَلَا أَدْرِي سَمِعَهُ هَكَذَا أَمْ لَا، قَالَ سُفْيَانُ: وَهِيَ قِرَاءَتُنَا. [راجع: ٤٧٠١]

ذکر کرتا ہے کہ انھوں نے فُزِّعَ کے بجائے فُرِّغَ پڑھا ہے۔ سفیان بن عیینہ نے کہا: عمرو بن دینار نے ایسا ہی پڑھا تھا۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ انھوں نے اس طرح سنا ہے یا نہیں۔ سفیان بن عیینہ نے کہا: ہماری قراءت بھی اسی طرح ہے۔

٧٤٨٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ».

[7482] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کسی بات کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جس قدر نبی ﷺ کے قرآن پڑھنے کو متوجہ ہو کر سنتا ہے جبکہ وہ اسے خوش الحانی سے پڑھتے ہیں۔“

وَقَالَ صَاحِبٌ لَهُ: يُرِيدُ: [أَنْ] يَجْهَرَ بِهِ. [راجع: ٥٠٢٣]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ایک شاگرد نے اس کے معنی یہ کیے ہیں کہ جب آپ اسے بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔

فائدہ: ہمارے نزدیک اس أذن کے معنی متوجہ ہو کر سننا ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ توجہ سے اسی کلام کو سنا جا سکتا ہے جو حروف و آواز پر مشتمل ہو اور خوش الحانی سے بھی وہی کلام پڑھا جا سکتا ہے جو الفاظ و آواز پر مشتمل ہو۔ اللہ تعالیٰ کا کلام بھی حروف و آواز پر مشتمل ہے اور وہ حقیقی کلام سے متصف ہے۔ واللّٰہ أعلم.

٧٤٨٣ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَقُولُ اللهُ: يَا آدَمُ! فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، فَيُنَادِي بِصَوْتٍ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا إِلَى النَّارِ». [راجع: ٣٣٤٨]

[7483] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائے گا: اے آدم! وہ کہیں گے: لبيك و سعديك، پھر وہ بلند آواز سے ندا دے گا کہ اللہ تعالیٰ تمھیں حکم دیتا ہے کہ تم اپنی اولاد سے جہنم کا لشکر نکال کر باہر کر دو۔“

٧٤٨٤ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، وَلَقَدْ أَمَرَهُ اللهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنَ الْجَنَّةِ. [راجع: ٣٨١٦]

[7484] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: مجھے جس قدر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر غیرت آتی تھی اور کسی عورت پر نہیں آتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فرمایا تھا کہ وہ انھیں جنت میں ایک گھر کی بشارت دے دیں۔

(٣٣) بَابُ كَلَامِ الرَّبِّ تَعَالَى مَعَ جِبْرِيلَ، وَنِدَاءِ اللهِ الْمَلَائِكَةَ

باب: 33- رب تعالیٰ کا حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ کلام کرنا اور اللہ کا دوسرے فرشتوں کو ندا دینا

وَقَالَ مَعْمَرٌ ﴿وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى ٱلْقُرْءَانَ﴾ [النمل: ٦] أَيْ: يُلْقَى عَلَيْكَ، وَتَلَقَّاهُ أَنْتَ: أَيْ: تَأْخُذُهُ عَنْهُ، وَمِثْلُهُ ﴿فَتَلَقَّىٰٓ ءَادَمُ مِن رَّبِّهِۦ كَلِمَٰتٍ﴾ [البقرة: ٣٧].

ارشاد باری تعالیٰ: ''اور بلاشبہ آپ کو یہ قرآن کمال حکمت والے کی طرف سے سکھلایا (عطا کیا) جاتا ہے۔'' کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت معمر رحمہ اللہ نے فرمایا: تم پر یہ قرآن القا کیا جاتا ہے اور تم اسے فرشتوں سے لیتے ہو جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''آدم نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھے۔''

٧٤٨٥ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ - هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ - عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ: إِنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ، ثُمَّ يُنَادِي جِبْرِيلُ فِي السَّمَاءِ: إِنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، وَيُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ». [راجع: ٣٢٠٩]

[7485] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو، تو حضرت جبریل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جبریل علیہ السلام آسمان میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں آدمی سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ آسمان والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر اس کی مقبولیت زمین والوں میں رکھ دی جاتی ہے۔''

٧٤٨٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ - وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ -: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ

[7486] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے پاس رات اور دن کے فرشتے یکے بعد دیگرے آتے ہیں اور عصر و فجر کی نمازوں میں وہ اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر وہ فرشتے جو تم میں رات گزارتے ہیں جب اوپر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ بندوں کے احوال سے خوب واقف ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ وہ

يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ». [راجع: ٥٥٥]

جواب دیتے ہیں: ہم نے انھیں اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ اور جب ان کے پاس گئے تھے تو بھی نماز پڑھ رہے تھے۔''

فائدہ: اس حدیث سے امام بخاری رحمہ اللہ نے ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام کے علاوہ دوسرے فرشتوں سے بھی کلام کرتا ہے اور اس کا کلام قرآن مجید کے علاوہ بھی ہے۔ اللہ کا کلام حروف اور آواز پر مشتمل مبنی برحقیقت ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کا فرشتوں سے سوال کرنے کا ذکر ہے اور سوال ایسا کلام ہوتا ہے جو دوسروں کو سنائی دے اور وہ کلام حروف و آواز پر مشتمل ہو۔

٧٤٨٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ، عَنِ الْمَعْرُورِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَتَانِي جِبْرِيلُ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى؟ قَالَ: وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى». [راجع: ١٢٣٧]

[7487] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور مجھے خوشخبری دی کہ جو شخص اس حالت میں فوت ہو جائے کہ وہ کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو وہ جنت میں جائے گا۔'' میں نے عرض کیا: اگرچہ وہ چوری اور زنا کا مرتکب ہو؟ آپ نے فرمایا: ''گو وہ چوری اور زنا کا مرتکب ہو۔''

(٣٤) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿أَنزَلَهُۥ بِعِلْمِهِۦ وَٱلْمَلَـٰٓئِكَةُ يَشْهَدُونَ﴾ [النساء: ١٦٦]

باب: 34- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ کی طرف اتارا ہے اپنے علم سے اتارا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں'' کا بیان

قَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿يَتَنَزَّلُ ٱلْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ﴾ [الطلاق: ١٢]: بَيْنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَالْأَرْضِ السَّابِعَةِ.

امام مجاہد بیان کرتے ہیں کہ آیت کریمہ: ''ان کے درمیان حکم نازل ہوتا ہے'' کا مفہوم یہ ہے کہ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کے حکم اترتے رہتے ہیں۔

٧٤٨٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا فُلَانُ! إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلِ: اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ

[7488] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے فلاں! جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو یہ دعا پڑھا کرو: ''اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا اور اپنا رخ تیری طرف موڑ

نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنَّكَ إِنْ مُتَّ فِي لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ أَجْرًا». [راجع: ٢٤٧]

دیا۔ میں نے اپنا معاملہ تیرے حوالے کر دیا، تجھ سے ڈرتے ہوئے اور تیری طرف رغبت کرتے ہوئے یہ سب کچھ کیا۔ تیرے سوا کوئی پناہ اور جائے نجات نہیں۔ اے اللہ! میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی ہے اور تیرے نبی کو مان لیا جو تو نے بھیجا ہے۔" اگر تو اس رات فوت ہو جائے تو فطرت اسلام پر تمھاری موت ہوگی اور اگر صبح کو زندہ اٹھے تو تجھے اجر وثواب ملے گا۔"

٧٤٨٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ: «اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ! سَرِيعَ الْحِسَابِ! اهْزِمِ الْأَحْزَابَ وَزَلْزِلْهُمْ». [راجع: ٢٩٣٣]

[7489] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خندق کے دن ان الفاظ میں دعا کی: "اے اللہ! کتاب (قرآن مجید) نازل کرنے والے! جلدی حساب لینے والے! دشمن کے گروہ کو شکست سے دوچار کر اور ان کے پاؤں اکھاڑ دے۔"

زَادَ الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ.

امام حمیدی نے یہ روایت ان الفاظ میں بیان کی: "ہم سے سفیان بن عیینہ نے بواسطہ ابن ابو خالد بیان کیا ہے، انھوں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے سنا۔

٧٤٩٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ [الإسراء: ١١٠]، قَالَ: أُنْزِلَتْ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ، فَكَانَ إِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ فَسَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ، وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾: لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ حَتَّى يَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ، وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ

[7490] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت: "آپ اپنی نماز نہ زیادہ بلند آواز سے پڑھیں اور نہ بالکل پست آواز سے" کے متعلق فرمایا: یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں چھپ کر عبادت کیا کرتے تھے۔ جب آپ بلند آواز سے قرآن پڑھتے اور مشرکین مکہ قرآن سنتے تو قرآن، صاحب قرآن اور قرآن لانے والے حضرت جبریل علیہ السلام کو برا بھلا کہتے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا: "اپنی نماز میں قرآن کریم بآواز بلند اور بالکل پست نہ

فَلَا تُسْمِعْهُمْ ﴿وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا﴾ : أَسْمِعْهُمْ وَلَا تَجْهَرْ حَتّٰى يَأْخُذُوا عَنْكَ الْقُرْآنَ . [راجع: ٤٧٢٢]

پڑھیں، یعنی آواز اتنی بلند بھی نہ کریں کہ مشرکین سن لیں اور اس قدر آہستہ بھی نہ پڑھیں کہ آپ کے صحابہ بھی نہ سن سکیں بلکہ اس کے بین بین پڑھیں، یعنی اپنے صحابۂ کرام کو سنائیں، اور زیادہ بلند آواز نہ کریں، تاکہ صحابۂ کرام آپ سے قرآن سیکھ لیں۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ اس لیے قرآن مجید باآواز بلند پڑھتے تھے کہ مشرکین اسے سنیں اور اس پر غور وفکر کریں لیکن انھوں نے ردّعمل کے طور پر اسے برا بھلا کہنا شروع کر دیا، اس لیے زیادہ اونچا پڑھنے سے آپ کو روک دیا گیا۔

(٣٥) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى : ﴿يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ﴾ [الفتح: ١٥]

باب: 35- ارشاد باری تعالیٰ: ''یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے کلام کو بدل دیں'' کا بیان

﴿إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ﴾ : [حَقٌّ] ﴿وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ﴾ [الطارق: ١٣، ١٤]: بِاللَّعِبِ .

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بے شک یہ قرآن فیصلہ کن بات ہے'' فصل کے معنی ''برحق'' کے ہیں۔ ''یہ کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں۔'' هَزْل کے معنی ہیں: کھیل تماشا۔

٧٤٩١ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «قَالَ اللهُ تَعَالٰى : يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ، يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِي الْأَمْرُ، أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ» . [راجع: ٤٨٢٦]

[7491] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: آدم کا بیٹا مجھے تکلیف دیتا ہے۔ وہ زمانے کو برا بھلا کہتا ہے جبکہ میں خود زمانہ ہوں۔ میرے ہی ہاتھ میں تمام کام ہیں۔ میں جس طرح چاہتا ہوں رات اور دن کو پھیرتا رہتا ہوں۔''

٧٤٩٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَقُولُ اللهُ تَعَالٰى : اَلصَّوْمُ لِي، وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَأَكْلَهُ وَشُرْبَهُ مِنْ أَجْلِي، وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ : فَرْحَةٌ حِينَ يُفْطِرُ، وَفَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ، وَلَخَلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ

[7492] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: روزہ میرے ہی لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ وہ (روزے دار) میری خاطر اپنی خواہشات اور کھانا پینا چھوڑتا ہے اور روزہ ایک ڈھال ہے، نیز روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں: ایک خوشی روزہ افطار کرتے وقت اور دوسری خوشی اس وقت جب وہ اپنے رب

الْمِسْكِ». [راجع: ١٨٩٤]

سے ملاقات کرے گا۔ روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ اور عمدہ ہے۔"

٧٤٩٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ، فَنَادَى رَبُّهُ: يَا أَيُّوبُ! أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى؟ قَالَ: بَلَى يَا رَبِّ! وَلٰكِنْ لَّا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ». [راجع: ٢٧٩]

[7493] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "ایک دفعہ حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ حالت میں غسل کر رہے تھے کہ اچانک ان پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں۔ وہ انھیں اپنے کپڑے میں سمیٹنے لگے۔ ان کے رب نے آواز دی: اے ایوب! کیا میں نے تجھے مال دے کر ان ٹڈیوں سے بے پروا نہیں کر دیا؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں اے میرے رب! (تو نے مجھے بہت غنی کیا ہے) لیکن میں تیری برکت سے بے پروا نہیں ہو سکتا ہوں۔"

٧٤٩٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ: مَنْ يَّدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ مَنْ يَّسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟». [راجع: ١١٤٥]

[7494] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے جس وقت رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور کہتا ہے: کوئی شخص ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی شخص ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اسے عطا کروں، کوئی شخص ہے جو مجھ سے معافی مانگے تو میں اسے بخش دوں۔"

٧٤٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ: أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [راجع: ٢٣٨]

[7495] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "ہم (دنیا میں آنے کے اعتبار سے) آخری امت ہیں لیکن آخرت میں سب سے آگے ہوں گے۔"

٧٤٩٦ - وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ «قَالَ اللهُ: أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ». [راجع: ٤٦٨٤]

[7496] اسی سند کے ساتھ یہ بھی مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "تم خرچ کرو تو میں تم پر خرچ کروں گا۔"

٧٤٩٧ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ

[7497] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (حضرت

فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ: «هٰذِهِ خَدِيجَةُ أَتَتْكَ بِإِنَاءٍ فِيهِ طَعَامٌ، أَوْ إِنَاءٍ [فِيهِ] شَرَابٌ، فَأَقْرِئْهَا مِنْ رَبِّهَا السَّلَامَ، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ». [راجع: ٣٨٢٠]

جبریل علیہ السلام نے کہا: اللہ کے رسول! "یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس برتن لے کر آ رہی ہیں جس میں کھانا یا پینے کا پانی ہے۔ انھیں ان کے رب کی طرف سے سلام کہہ دیں اور انھیں جنت میں ایسے گھر کی بشارت دیں جو موتیوں سے بنا ہوا ہے۔ اس میں کسی قسم کا شور و غل اور تھکاوٹ نہیں ہوگی۔"

٧٤٩٨ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللهُ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ». [راجع: ٣٢٤٤]

[7498] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: میں نے (جنت میں) اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جنھیں نہ تو آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال ہی گزرا۔"

٧٤٩٩ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ: أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَقَوْلُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ. اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ». [راجع: ١١٢٠]

[7499] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب رات کو تہجد کے لیے اٹھتے تو پڑھتے: "اے اللہ! حمد تیرے ہی لیے ہے، تو آسمانوں اور زمین کو روشن کرنے والا ہے، تعریف تیرے ہی لیے ہے۔ تو آسمانوں اور زمین کو کنٹرول کرنے والا ہے۔ حمد تیرے ہی لیے ہے۔ تو آسمانوں کا، زمین کا، اور جو کچھ ان میں ہے سب کا رب ہے۔ تو برحق ہے۔ تیرا وعدہ سچا ہے۔ تیرا کلام بھی برحق ہے۔ تیری ملاقات مبنی برحقیقت ہے۔ جنت حق ہے اور دوزخ بھی حق ہے۔ تمام انبیاء سچے ہیں اور قیامت بھی برحق ہے۔ اے اللہ! میں تیرے حضور سرنگوں ہوا، تجھ پر ایمان لایا، میں نے تجھی پر توکل کیا، تیری ہی طرف رجوع کیا۔ میں تیرے ہی سامنے اپنا مقدمہ پیش کرتا ہوں اور تجھی سے اپنا فیصلہ چاہتا ہوں، اس لیے میرے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دے جو میں نے پوشیدہ کیے ہیں اور جو علانیہ کیے ہیں۔ تو ہی میرا معبود ہے اور تیرے سوا کوئی بھی معبود

بر حق نہیں۔"

٧٥٠٠ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللهُ مِمَّا قَالُوا. وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: وَلٰكِنْ وَاللهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللهَ يُنْزِلُ فِي بَرَاءَتِي وَحْيًا يُتْلَى، وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى، وَلٰكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللهُ بِهَا، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ جَآءُو بِٱلْإِفْكِ﴾ الْعَشْرَ الْآيَاتِ

[النور: ١١-٢٠]. [راجع: ٢٥٩٣]

[7500] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے منافقین کی طرف سے لگائے گئے بہتان کے متعلق فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے یہ گمان نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے حق میں وحی نازل فرمائے گا جس کی قیامت تک تلاوت کی جائے گی۔ میرے نزدیک میرا درجہ اس سے بہت کم تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق کوئی ایسا کلام کرے جس کی تلاوت کی جائے، البتہ مجھے یہ امید ضرور تھی کہ رسول اللہ ﷺ بحالت نیند کوئی خواب دیکھ لیں گے جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ میری براءت کر دے گا لیکن اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل دس آیات نازل فرمائیں: "بے شک جن لوگوں نے بہتان گھڑا....."

٧٥٠١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَقُولُ اللهُ: إِذَا أَرَادَ عَبْدِي أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَعْمَلَهَا، فَإِذَا عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا بِمِثْلِهَا، وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِي فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً. وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً، فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً، فَإِذَا عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةٍ».

[راجع: ٦٤٩١]

[7501] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: اے فرشتو! جب میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کرے تو جب تک وہ اس پر عمل نہ کرے اس کا گناہ نہ لکھو اور اگر وہ اس کے مطابق عمل کرے تو پھر اس کے برابر گناہ لکھو۔ اگر وہ میرے خوف سے اس برائی کو ترک کر دے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھو اور اگر کوئی بندہ نیکی کرنا چاہے تو اس کے لیے ارادے ہی پر ایک نیکی لکھ دو اور اگر اس پر عمل کر لے تو دس گنا سے سات سو گنا تک نیکی لکھو۔"

٧٥٠٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَ: مَهْ؟ قَالَتْ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ، فَقَالَ: أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلٰى يَا رَبِّ، قَالَ: فَذٰلِكِ لَكِ». ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ﴾. [محمد: ٢٢] [راجع: ٤٨٣٠]

[7502] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا، جب وہ اس سے فارغ ہوا تو رحم کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے رحم! ٹھہر جا۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ! یہ قطع رحمی سے تیری پناہ مانگنے کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ جو تجھے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو تجھے توڑے گا میں اسے توڑوں گا؟ رحم نے عرض کیا: اے میرے رب! کیوں نہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بس یہ تیرے لیے ہے۔'' پھر حضرت ابوہریرہ ؓ نے یہ آیت تلاوت کی: ''پھر یقیناً تم سے توقع ہے کہ اگر تم حاکم بن جاؤ تو تم زمین میں فساد کرو اور اپنے رشتے ناتے توڑ ڈالو۔''

٧٥٠٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: مُطِرَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «قَالَ اللهُ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي كَافِرٌ بِي، وَمُؤْمِنٌ بِي». [راجع: ٨٤٦]

[7503] حضرت زید بن خالد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے عہد مبارک میں بارش ہوئی تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: (اس بارش کی وجہ سے) میرے کچھ بندوں نے میرے ساتھ کفر کیا اور کچھ بندے میرے ساتھ ایمان لانے والے بن گئے۔''

٧٥٠٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللهُ: إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ، وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ».

[7504] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: جب میرا بندہ مجھ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو میں بھی اس کی ملاقات کو برا جانتا ہوں۔''

فائدہ: اس حدیث میں ایک ایسا فرمان الٰہی ذکر ہوا ہے جسے ہر مسلمان کو یاد رکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخری وقت یہ فرمان یاد رکھنے کی سعادت نصیب کرے۔

٧٥٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللهُ: أَنَا

[7505] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔''

عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي». [راجع: ٧٤٠٥]

٧٥٠٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ: فَإِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ وَاذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ، فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ اللهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ، فَأَمَرَ اللهُ الْبَحْرَ لِيَجْمَعَ مَا فِيهِ، وَأَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ: لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ، فَغَفَرَ لَهُ». [راجع: ٣٤٨١]

[7506] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی نے کبھی کوئی اچھا کام نہیں کیا تھا۔ اس نے وصیت کی کہ جب وہ مر جائے تو اسے جلا دیں، پھر اس کی آدھی راکھ خشکی میں اڑا دیں اور باقی آدھی دریا میں بہا دیں، اللہ کی قسم! اگر اللہ اس پر قادر ہوا تو وہ اسے ایسا عذاب دے گا جو دنیا کے کسی شخص کو بھی وہ نہیں دے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سمندر کو حکم دیا تو اس نے تمام راکھ جمع کر دی جو اس کے اندر تھی، پھر اس نے خشکی کو حکم دیا تو اس نے بھی وہ اپنی تمام راکھ جمع کر دی جو اس کے اندر تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے اس آدمی سے پوچھا: تو نے ایسا کیوں کیا تھا؟ اس نے کہا: تیرے ڈر سے۔ اور تو سب سے زیادہ جاننے والا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا۔''

فائدہ: وہ شخص بنی اسرائیل میں کفن چور تھا جو مردوں کے کفن اتارا کرتا تھا۔

٧٥٠٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا، وَرُبَّمَا قَالَ: أَذْنَبَ ذَنْبًا، فَقَالَ: رَبِّ! أَذْنَبْتُ ذَنْبًا - وَرُبَّمَا قَالَ: أَصَبْتُ - فَاغْفِرْ [لِي]، فَقَالَ رَبُّهُ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي. ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا، أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ! أَذْنَبْتُ - أَوْ أَصَبْتُ - آخَرَ فَاغْفِرْهُ، فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي. ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَذْنَبَ

[7507] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''ایک بندے نے بہت گناہ کیے اور کہا: اے میرے رب! میں نے گناہ کیا ہے تو مجھے معاف کر دے۔ اس کے رب نے فرمایا: کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی وجہ سے پکڑتا بھی ہے؟ اب میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا، پھر جس قدر اللہ نے چاہا وہ گناہ سے رکا رہا، پھر اس نے دوبارہ گناہ کیا تو اللہ کے حضور عرض کرنے لگا: اے میرے رب! میں نے گناہ کیا ہے، اسے بھی معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس کی وجہ سے سزا بھی دیتا ہے؟ چنانچہ میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا۔ پھر جس قدر اللہ نے چاہا وہ گناہ

ذَنْبًا - وَرُبَّمَا قَالَ: أَصَابَ ذَنْبًا - فَقَالَ: رَبِّ! أَصَبْتُ - أَوْ قَالَ أَذْنَبْتُ - آخَرَ فَاغْفِرْهُ لِي، فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي، - ثَلَاثًا - فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ».

سے رکا رہا، پھر اس نے دوبارہ گناہ کیا تو اللہ کے حضور عرض کرنے لگا: اے میرے رب! میں نے پھر گناہ کر لیا ہے تو مجھے معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ کے سبب مؤاخذہ بھی کرتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا - تین بار فرمایا - اب جو چاہے عمل کرے۔''

فائدہ: اس حدیث سے استغفار کی فضیلت ثابت ہوئی۔ استغفار کی تین شرطیں ہیں: گناہ چھوڑ دینا، اس پر شرمسار ہونا، پھر وہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنا۔ اگر اس نیت کے ساتھ، پھر گناہ ہو جائے تو استغفار کرنے سے وہ گناہ ختم ہو جائے گا بشرطیکہ گناہ پر اصرار نہ کرے۔ اصرار کے معنی ہیں: گناہ پر نادم ہونے کے بجائے گناہ کرنے کی نیت رکھے، صرف زبانی استغفار کرتا رہے، ایسا زبانی استغفار جو دل کی گہرائی سے نہ ہو بجائے خود استغفار کے قابل ہے۔

٧٥٠٨ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: سَمِعْتُ أَبِي: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا فِيمَنْ سَلَفَ أَوْ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، قَالَ - كَلِمَةً: يَعْنِي - أَعْطَاهُ اللهُ مَالًا وَوَلَدًا، فَلَمَّا حَضَرَتِ الْوَفَاةُ قَالَ لِبَنِيهِ: أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرَ أَبٍ، قَالَ: فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ - أَوْ لَمْ يَبْتَئِزْ - عِنْدَ اللهِ خَيْرًا وَإِنْ يَقْدِرِ اللهُ عَلَيْهِ يُعَذِّبْهُ، فَانْظُرُوا إِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي حَتَّى إِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُونِي - أَوْ قَالَ: فَاسْحَكُونِي - فَإِذَا كَانَ يَوْمُ رِيحٍ عَاصِفٍ فَأَذْرُونِي فِيهَا». فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «فَأَخَذَ مَوَاثِيقَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ وَرَبِّي فَفَعَلُوا، ثُمَّ أَذْرَوْهُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ، فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: كُنْ، فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ قَائِمٌ، قَالَ اللهُ: أَيْ عَبْدِي! مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ:

[7508] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے پچھلی امتوں میں سے ایک شخص کا ذکر کیا جسے اللہ تعالیٰ نے مال و اولاد سب کچھ دے رکھا تھا۔ جب اس کے مرنے کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا: میں تمھارے لیے کیسا باپ ہوں؟ انھوں نے کہا: تو اچھا باپ ہے۔ اس نے کہا: لیکن تمھارے باپ نے اللہ کے حضور کوئی نیکی نہیں بھیجی۔ اگر اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہوا تو اسے سخت عذاب دے گا۔ اب تم خیال کرو جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا حتی کہ جب میں کوئلہ ہو جاؤں تو مجھے خوب پیس کر سخت آندھی کے دن ہوا میں اڑا دینا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرے رب کی قسم! اس کام کے لیے اس نے اپنے بیٹوں سے پختہ وعدہ لیا، چنانچہ اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا۔ اسے جلا کر راکھ کر ڈالا، پھر اس راکھ کو تیز ہوا کے دن اڑا دیا۔ (اس کارروائی کے بعد) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہو جا، تو وہ فوراً ایک مرد بن کر کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے! تجھے

مَخَافَتُكَ - أَوْ فَرَقٌ مِنْكَ - قَالَ: فَمَا تَلَافَاهُ أَنْ رَحِمَهُ عِنْدَهَا». وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى: «فَمَا تَلَافَاهُ غَيْرُهَا».

کس بات نے اس پر آمادہ کیا کہ تو نے یہ کام کر ڈالا۔ اس نے کہا: تیرے خوف نے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اسے کوئی سزا نہ دی بلکہ اس پر رحم فرمایا۔''

قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ: سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فِيهِ: «[أَذْرُونِي] فِي الْبَحْرِ»، أَوْ كَمَا حَدَّثَ.

راوی کہتا ہے: پھر میں نے یہ بات ابوعثمان نہدی سے بیان کی تو انھوں نے کہا: میں نے اسے حضرت سلمان فارسی ؓ سے سنا، البتہ انھوں نے ان الفاظ کا اضافہ کیا: ''میری راکھ کو دریا میں بہا دینا۔'' یا اس جیسا کچھ بیان کیا۔

حَدَّثَنَا مُوسٰى: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ: لَمْ يَبْتَئِرْ. [راجع: ٣٤٧٨] وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ: «لَمْ يَبْتَئِزْ»، فَسَّرَهُ قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ.

موسیٰ نے معتمر سے لم یبتئر کے الفاظ نقل کیے ہیں۔ خلیفہ نے معتمر سے لم یبتئز کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔ حضرت قتادہ نے اس کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ اس نے کوئی نیکی (آخرت کے لیے) ذخیرہ نہ کی۔

(٣٦) بَابُ كَلَامِ الرَّبِّ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ

باب: 36- رب تعالیٰ کا قیامت کے دن حضرات انبیاء ؑ اور دیگر لوگوں سے کلام کرنا

٧٥٠٩ - **حَدَّثَنَا** يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ شُفِّعْتُ فَقُلْتُ: يَا رَبِّ! أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ خَرْدَلَةٌ، فَيَدْخُلُونَ ثُمَّ أَقُولُ: أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى شَيْءٍ».

[7509] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ''قیامت کے دن میری سفارش کروائی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! ان لوگوں کو جنت میں داخل فرما جن کے دلوں میں رائی برابر ایمان ہے، تب وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ میں پھر کہوں گا: اسے بھی جنت میں داخل کر دے جس کے دل میں معمولی سا بھی ایمان ہے۔''

فَقَالَ أَنَسٌ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٤٤]

حضرت انس ؓ نے فرمایا: گویا میں اس وقت بھی رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کی طرف دیکھ رہا ہوں، یعنی انگلیوں کے اشارے سے ادنیٰ شے کی وضاحت کر رہے تھے۔

٧٥١٠ - **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا

[7510] حضرت معبد بن ہلال عنزی سے روایت ہے،

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ قَالَ: اجْتَمَعْنَا نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَذَهَبْنَا إِلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَذَهَبْنَا مَعَنَا بِثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ إِلَيْهِ، يَسْأَلُهُ لَنَا عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، فَإِذَا هُوَ فِي قَصْرِهِ، فَوَافَقْنَاهُ يُصَلِّي الضُّحٰى، فَاسْتَأْذَنَّا فَأَذِنَ لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَقُلْنَا لِثَابِتٍ: لَا تَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ أَوَّلَ مِنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، فَقَالَ: يَا أَبَا حَمْزَةَ! هٰؤُلَاءِ إِخْوَانُكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ جَاؤُوكَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، فَقَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: اشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسٰى فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللهِ، فَيَأْتُونَ مُوسٰى فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسٰى فَإِنَّهُ رُوحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ، فَيَأْتُونَ عِيسٰى فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ ﷺ فَيَأْتُونِي فَأَقُولُ: أَنَا لَهَا، فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ.

انھوں نے کہا: ہم اہل بصرہ جمع ہوئے اور حضرت ثابت بنانی کو ساتھ لے کر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تاکہ وہ ان سے ہمارے لیے حدیث شفاعت کے متعلق پوچھیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ اس وقت اپنے محل میں تشریف فرما تھے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو وہ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے ان سے اجازت طلب کی تو انھوں نے اجازت دے دی۔ اس وقت وہ اپنے بستر پر بیٹھے تھے۔ ہم نے حضرت ثابت سے کہہ رکھا تھا کہ ان سے حدیث شفاعت سے پہلے کوئی بات نہ پوچھنا، چنانچہ حضرت ثابت نے کہا: اے ابوحمزہ! یہ آپ کے (دینی) بھائی بصرہ سے آئے ہیں اور آپ سے حدیث شفاعت کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: محمد رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیث سنائی، آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگ ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح ظاہر ہوں گے۔ پھر وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور (ان سے) عرض کریں گے: آپ اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کریں۔ وہ کہیں گے: میں سفارش کے لائق نہیں ہوں، تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ چنانچہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے عرض کریں گے تو وہ بھی کہیں گے: میں اس قابل نہیں ہوں، ہاں تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، یقیناً وہ اللہ تعالیٰ سے شرف ہم کلامی پانے والے ہیں۔ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے: میں اس قابل نہیں، البتہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کا کلمہ اور اس کی خاص روح ہیں۔ تب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے: میں اس قابل نہیں ہوں، البتہ تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ جب وہ

میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا: ہاں میں اس (شفاعت کرنے) کے لائق ہوں، پھر میں اپنے رب سے اجازت چاہوں گا تو مجھے اجازت دی جائے گی۔ اندریں حالات (اللہ تعالیٰ) اپنے لیے مجھے تعریفی کلمات الہام کرے گا جن کے ذریعے سے میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کروں گا جو اس وقت مجھے یاد نہیں ہیں پھر جب میں اللہ کی تعریفیں بیان کروں گا اور اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کرتے ہوئے گر جاؤں گا تو مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، بات کرو تمھاری بات سنی جائے گی، جو مانگو وہ دیا جائے گا، سفارش کرو وہ قبول کی جائے گی۔

فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيُقَالُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيُقَالُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيَقُولُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى [أَدْنَى] مِثْقَالِ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ مِنَ النَّارِ مِنَ النَّارِ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ».

پھر میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت، میری امت۔ کہا جائے گا: جاؤ، دوزخ سے ان لوگوں کو نکال لاؤ جن کے دلوں میں ایک جو کے برابر ایمان ہے۔ چنانچہ میں جاؤں گا اور تعمیل حکم کروں گا۔ پھر میں واپس آؤں گا اور انھی تعریفی کلمات سے اللہ کی حمد وثنا کروں گا اور اللہ کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ پھر مجھ سے کہا جائے گا: اپنا سر اٹھاؤ۔ کہو آپ کی بات سنی جائے گی۔ سوال کرو آپ کا مطلوب دیا جائے گا۔ سفارش کرو تمھاری سفارش قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت میری امت، مجھے کہا جائے گا: جاؤ اور ان لوگوں کو دوزخ سے نکال لاؤ جن کے دلوں میں ذرہ یا رائی برابر بھی ایمان ہے۔ چنانچہ میں جاؤں گا اور تعمیل حکم کروں گا۔ میں پھر واپس آؤں گا اور تعریفی کلمات سے اللہ کی حمد وثنا کروں گا اور اللہ کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ پھر مجھ سے کہا جائے گا: اپنا سر اٹھاؤ، کہو، آپ کی بات سنی جائے گی سوال کرو، آپ کا مطلوب دیا جائے گا، سفارش کرو تمھاری سفارش قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے

رب! میری امت، میری امت! مجھ سے کہا جائے گا کہ جاؤ اور ان لوگوں کو دوزخ سے نکال لاؤ جن کے دلوں میں رائی کے دانے سے بھی کم بلکہ کمتر ایمان ہو۔ میں جاؤں گا اور تعمیل حکم کروں گا۔‘‘

فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ أَنَسٍ قُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِنَا: لَوْ مَرَرْنَا بِالْحَسَنِ وَهُوَ مُتَوَارٍ فِي مَنْزِلِ أَبِي خَلِيفَةَ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، فَأَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَأَذِنَ لَنَا فَقُلْنَا لَهُ: يَا أَبَا سَعِيدٍ! جِئْنَاكَ مِنْ عِنْدِ أَخِيكَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَلَمْ نَرَ مِثْلَ مَا حَدَّثَنَا فِي الشَّفَاعَةِ، فَقَالَ: هِيهِ، فَحَدَّثْنَاهُ بِالْحَدِيثِ فَانْتَهٰى إِلٰى هٰذَا الْمَوْضِعِ فَقَالَ: هِيهِ، فَقُلْنَا: لَمْ يَزِدْ لَنَا عَلٰى هٰذَا، فَقَالَ: لَقَدْ حَدَّثَنِي وَهُوَ جَمِيعٌ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً فَلَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَمْ كَرِهَ أَنْ تَتَّكِلُوا. قُلْنَا: يَا أَبَا سَعِيدٍ! فَحَدِّثْنَاهُ فَضَحِكَ وَقَالَ: خُلِقَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا، مَا ذَكَرْتُهُ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ، حَدَّثَنِي كَمَا حَدَّثَكُمْ بِهِ قَالَ: «ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَيَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ». [راجع: ٤٤]

پھر جب ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس سے واپس آئے تو میں نے اپنے کچھ ساتھیوں سے کہا: ہمیں امام حسن بصری کے پاس بھی جانا چاہیے وہ اس وقت (حجاج بن یوسف کے ڈر سے) ابوخلیفہ کے مکان میں چھپے ہوئے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ان سے وہ حدیث بیان کریں جو ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے سنائی ہے، لہذا ہم ان کے پاس آئے اور انھیں سلام کیا۔ انھوں نے ہمیں اجازت دی تو ہم نے ان سے کہا: اے ابوسعید! ہم آپ کے پاس آپ کے بھائی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہاں سے آئے ہیں انھوں نے جو حدیث شفاعت بیان کی ہے وہ ہم نے کسی سے نہیں سنی۔ حضرت حسن بصری نے کہا: اسے بیان کرو۔ ہم نے ان سے ساری حدیث بیان کی۔ جب ہم حدیث کے آخر مقام تک پہنچے تو انھوں نے کہا: اور بیان کرو۔ ہم نے کہا: اس سے زیادہ انھوں نے بیان نہیں کی۔ حضرت حسن بصری نے کہا: انھوں نے مجھے بیس سال پہلے یہ حدیث بیان کی تھی جبکہ وہ پورے قوی نوجوان تھے۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ باقی ماندہ حدیث بھول گئے ہیں یا انھوں نے تمھارے باتیں کرنے کے پیش نظر اسے بیان نہیں کیا۔ ہم نے عرض کیا: ابوسعید! آپ ہم سے حدیث بیان کریں۔ وہ ہنس کر بولے: انسان بہت جلد باز پیدا کیا گیا ہے۔ میں نے اس کا ذکر ہی اسے بیان کرنے کے لیے کیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہی حدیث بیان کی تھی جو تمھیں بیان کی ہے (اور اس میں یہ الفاظ مزید بڑھائے)، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’میں چوتھی بار واپس

آؤں گا اور انھی تعریفی کلمات سے اللہ کی حمد وثنا کروں گا، پھر اللہ کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، جو کہو گے اسے سنا جائے گا، جو مانگو گے دیا جائے گا، جو شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! مجھے ان لوگوں کو بھی جہنم سے نکالنے کی اجازت دے جنھوں نے صرف ''لا الہ الا اللہ'' ہی کہا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری عزت، میرے جلال، میری کبریائی اور میری عظمت کی قسم! میں دوزخ سے ان لوگوں کو بھی نکالوں گا جنھوں نے صرف ''لا الہ الا اللہ'' کہا ہے۔''

٧٥١١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ، وَآخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ: رَجُلٌ يَخْرُجُ حَبْوًا فَيَقُولُ لَهُ رَبُّهُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: رَبِّ! الْجَنَّةُ مَلْأَى، فَيَقُولُ لَهُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَكُلُّ ذٰلِكَ يُعِيدُ عَلَيْهِ: الْجَنَّةُ مَلْأَى، فَيَقُولُ: إِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا عَشْرَ مِرَارٍ». [راجع: ٦٥٧١]

[7511] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا اور جہنم سے تمام لوگوں کے بعد نکلنے والا وہ شخص ہو گا جو گھسٹ کر نکلے گا۔ اس سے اس کا رب فرمائے گا: تو جنت میں داخل ہو جا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! جنت تو بالکل بھری ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ تین مرتبہ اس سے فرمائے گا اور وہ ہر مرتبہ یہی جواب دے گا کہ جنت تو بھری پڑی ہے۔ آخر کار اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تیرے لیے دنیا کی مثل دس گنا ہے۔''

٧٥١٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ، فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى إِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ، وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ

[7512] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر شخص کے ساتھ اس کا رب اس طرح گفتگو کرے گا کہ اس (بندے) اور اس (رب) کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہو گا، وہ شخص اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو اسے اپنے اعمال کے علاوہ کچھ نظر نہیں آئے گا اور اپنی بائیں جانب دیکھے گا تو بھی اسے اپنے اعمال کے علاوہ کچھ نظر نہیں آئے گا۔ پھر

وَجْهِهِ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ». [راجع: ١٤١٣]

جب اپنے سامنے دیکھے گا تو اپنے سامنے جہنم کے سوا اور کوئی چیز نہ دیکھے گا، اس لیے تم جہنم سے بچنے کی فکر کرو، خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی صدقہ کرنے سے کیوں نہ ہو۔"

قَالَ الْأَعْمَشُ: وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ: «وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ».

ایک روایت میں ہے: "(جہنم سے بچو) خواہ ایک اچھی بات ہی کے ذریعے سے ہو۔"

٧٥١٣ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ: إِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَعَلَ اللهُ السَّمٰوَاتِ عَلٰى إِصْبَعٍ، وَالْأَرَضِينَ عَلٰى إِصْبَعٍ، وَالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى إِصْبَعٍ، وَالْخَلَائِقَ عَلٰى إِصْبَعٍ، ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَنَا الْمَلِكُ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَضْحَكُ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيقًا لِقَوْلِهِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿يُشْرِكُونَ﴾» [الزمر: ٦٧]. [راجع: ٤٨١١]

[7513] حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: یہودیوں کا ایک عالم آیا اور (رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر) کہنے لگا: جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ تعالیٰ ایک انگلی پر آسمانوں کو، ایک انگلی پر زمین کو، ایک انگلی پر پانی اور کیچڑ کو، ایک انگلی پر دیگر تمام مخلوقات کو اٹھا لے گا، پھر ان تمام کو حرکت دے گا اور کہے گا: میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں۔ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہنسنے لگے یہاں تک آپ کے دندان مبارک کھل گئے، آپ اس کی تصدیق اور ان باتوں پر تعجب کر رہے تھے۔ پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی: "انھوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے..... شریک ٹھہراتے ہیں۔"

٧٥١٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ: كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي النَّجْوٰى؟ قَالَ: «يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتّٰى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ: أَعَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، وَيَقُولُ: عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيُقَرِّرُهُ ثُمَّ يَقُولُ: إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ». [راجع: ٢٤٤١]

[7514] صفوان بن محرز سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک آدمی نے سرگوشی کے متعلق سوال کیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کیسے سنا ہے؟ (انھوں نے کہا کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص اپنے رب کے قریب ہو گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا پردہ ڈال کر فرمائے گا: تو نے فلاں فلاں عمل کیا تھا؟ وہ کہے گا: جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے یہ یہ عمل بھی کیا تھا؟ بندہ ہاں میں جواب دے کر ان کا اقرار کرے گا، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے دنیا میں تجھ پر پردہ ڈالا تھا اور آج بھی

تجھے معاف کرتا ہوں۔"

وَقَالَ آدَمُ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ.

ایک دوسری روایت میں ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(٣٧) بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا﴾ [النساء: ١٦٤]

باب: 37- ارشاد باری تعالیٰ: "اور اللہ تعالیٰ نے خود حقیقتاً موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا" کا بیان

٧٥١٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسٰى فَقَالَ مُوسٰى: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجْتَ ذُرِّيَّتَكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ قَالَ [آدَمُ]: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ تَعَالٰى بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ ثُمَّ تَلُومُنِي عَلٰى أَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ؟ فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى». [راجع: ٣٤٠٩]

[7515] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام نے آپس میں بحث کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ وہی آدم ہیں ناں جنھوں نے اپنی اولاد کو جنت سے نکالا تھا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے جواب دیا: آپ وہی موسیٰ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنی گفتگو سے شرف یاب کیا تھا، پھر بھی آپ مجھے ایک ایسے امر کے سبب ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے پہلے ہی میرے لیے مقدر کر دیا تھا۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔"

٧٥١٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُجْمَعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلٰى رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ لَهُ: أَنْتَ آدَمُ أَبُو الْبَشَرِ، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ، وَأَسْجَدَ لَكَ الْمَلَائِكَةَ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ فَاشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيحَنَا، فَيَقُولُ لَهُمْ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ». [راجع: ٤٤]

[7516] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن اہل ایمان کو جمع کیا جائے گا تو وہ کہیں گے: اے کاش! کوئی ہمارے رب کے ہاں ہماری سفارش کرے تاکہ ہم اس تکلیف دہ مقام سے راحت حاصل کریں، چنانچہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: آپ ابوالبشر آدم علیہ السلام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست مبارک سے پیدا کیا اور آپ کو فرشتوں سے سجدہ کرایا، پھر ہر چیز کے نام آپ کو سکھائے، لہٰذا آپ ہمارے لیے رب کے حضور سفارش کریں تاکہ وہ ہمیں اس مقام سے راحت نصیب کرے۔ وہ ان لوگوں

سے کہیں گے: میں اس قابل نہیں ہوں اور وہ ان کے سامنے اپنی اس غلطی کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی تھی۔"

٧٥١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ: أَنَّهُ جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوحٰى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَوَّلُهُمْ: أَيُّهُمْ هُوَ؟ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ: هُوَ خَيْرُهُمْ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: خُذُوا خَيْرَهُمْ، فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتّٰى أَتَوْهُ لَيْلَةً أُخْرٰى فِيمَا يَرٰى قَلْبُهُ وَتَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ، وَكَذٰلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ فَلَمْ يُكَلِّمُوهُ حَتّٰى احْتَمَلُوهُ فَوَضَعُوهُ عِنْدَ بِئْرِ زَمْزَمَ، فَتَوَلَّاهُ مِنْهُمْ جِبْرِيلُ، فَشَقَّ جِبْرِيلُ مَا بَيْنَ نَحْرِهِ إِلٰى لَبَّتِهِ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَدْرِهِ وَجَوْفِهِ فَغَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ بِيَدِهِ حَتّٰى أَنْقٰى جَوْفَهُ، ثُمَّ أُتِيَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ تَوْرٌ مِنْ ذَهَبٍ مَحْشُوًّا إِيمَانًا وَحِكْمَةً، فَحَشٰى بِهِ صَدْرَهُ وَلَغَادِيدَهُ - يَعْنِي عُرُوقَ حَلْقِهِ - ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَضَرَبَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِهَا فَنَادَاهُ أَهْلُ السَّمَاءِ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: جِبْرِيلُ، قَالُوا: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مَعِيَ مُحَمَّدٌ، قَالَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالُوا: فَمَرْحَبًا بِهِ وَأَهْلًا. فَيَسْتَبْشِرُ بِهِ أَهْلُ السَّمَاءِ، لَا يَعْلَمُ أَهْلُ السَّمَاءِ بِمَا يُرِيدُ اللهُ بِهِ فِي الْأَرْضِ حَتّٰى يُعْلِمَهُمْ، فَوَجَدَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا آدَمَ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ: هٰذَا أَبُوكَ فَسَلِّمْ

[7517] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے وہ واقعہ بیان کیا جس رات رسول اللہ ﷺ کو مسجد کعبہ سے اسراء کے لیے لے جایا گیا تھا۔ وحی آنے سے پہلے آپ ﷺ کے پاس تین فرشتے آئے جبکہ آپ مسجد حرام میں سوئے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک نے پوچھا: وہ کون ہیں؟ دوسرے نے جواب دیا: ان میں جو سب سے بہتر ہیں۔ تیسرے نے کہا: ان میں جو بہتر ہے اسے لے لو۔ اس رات تو اتنا ہی واقعہ پیش آیا۔ آپ ﷺ نے اس کے بعد انھیں نہیں دیکھا حتی کہ وہ دوسری رات آئے جبکہ آپ کا دل دیکھ رہا تھا اور آپ کی آنکھیں سو رہی تھیں لیکن دل نہیں سو رہا تھا۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کا یہی حال ہوتا ہے کہ ان کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن ان کے دل بیدار رہتے ہیں، چنانچہ انھوں نے آپ ﷺ سے کوئی بات نہ کی بلکہ آپ کو اٹھا کر چاہ زمزم کے پاس لے آئے۔ پھر جبریل علیہ السلام نے آپ سے متعلقہ کام سنبھال لیا، اس نے آپ کے گلے سے لے کر دل سے نیچے تک سینہ چاک کیا، پھر اسے آب زم زم کے ساتھ اپنے ہاتھ سے دھویا حتی کہ آپ کا سینہ اور پیٹ خوب صاف کر دیا، چنانچہ آپ کا اندر پاک ہو گیا۔ پھر آپ کے پاس سونے کا طشت لایا گیا جس میں ایمان و حکمت سے بھرا ہوا سونے کا ایک برتن تھا۔ اس سے آپ کا سینہ مبارک اور حلق کی رگیں بھر دیں، پھر اسے برابر کر دیا۔ اس کے بعد وہ (فرشتے) آپ کو لے کر آسمان دنیا پر چڑھے اور اس کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر دستک دی۔ آسمان والوں نے ان سے پوچھا: کون ہیں؟ جواب دیا: جبریل ہوں۔ انھوں نے پوچھا: تمھارے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا:

عَلَيْهِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَرَدَّ عَلَيْهِ آدَمُ فَقَالَ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا يَا بُنَيَّ! نِعْمَ الْابْنُ أَنْتَ! فَإِذَا هُوَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِنَهَرَيْنِ يَطَّرِدَانِ فَقَالَ: «مَا هٰذَانِ النَّهَرَانِ يَا جِبْرِيلُ؟» قَالَ: هٰذَانِ النِّيلُ وَالْفُرَاتُ عُنْصُرُهُمَا»، ثُمَّ مَضٰى بِهِ فِي السَّمَاءِ فَإِذَا [هُوَ] بِنَهَرٍ آخَرَ عَلَيْهِ قَصْرٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ، فَضَرَبَ يَدَهُ فَإِذَا هُوَ مِسْكٌ أَذْفَرُ، قَالَ: «مَا هٰذَا يَا جِبْرِيلُ؟» قَالَ: هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي خَبَأَ لَكَ رَبُّكَ. ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتْ لَهُ الْأُولٰى: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قَالُوا: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ، قَالُوا: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالُوا: مَرْحَبًا بِهِ وَأَهْلًا، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ وَقَالُوا لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتِ الْأُولٰى وَالثَّانِيَةُ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى الرَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَقَالُوا مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، كُلُّ سَمَاءٍ فِيهَا أَنْبِيَاءُ قَدْ سَمَّاهُمْ، فَوَعَيْتُ مِنْهُمْ إِدْرِيسَ فِي الثَّانِيَةِ، وَهَارُونَ فِي الرَّابِعَةِ، وَآخَرَ فِي الْخَامِسَةِ لَمْ أَحْفَظِ اسْمَهُ، وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّادِسَةِ، وَمُوسٰى فِي السَّابِعَةِ بِفَضْلِ كَلَامِهِ لِلّٰهِ.

میرے ساتھ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ انھوں نے پوچھا: کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا کہ ہاں۔ آسمان والوں نے انھیں خوش آمدید کہا کہ تم اپنے ہی لوگوں میں آئے ہو۔ آسمان والے اس سے بہت خوش ہوئے، ان میں سے کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ زمین میں کیا کرنا چاہتا ہے جب تک وہ انھیں بتا نہیں دیتا۔ آپ ﷺ نے آسمان دنیا پر حضرت آدم علیہ السلام کو پایا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا: یہ آپ کے والد محترم حضرت آدم ہیں، انھیں سلام کریں۔ آپ نے انھیں سلام کیا تو حضرت آدم علیہ السلام نے آپ کے سلام کا جواب دیا اور کہا: میرے پیارے بیٹے! آپ کا آنا مبارک ہو۔ آپ کیا ہی اچھے بیٹے ہیں۔ پھر آپ نے اچانک آسمان دنیا پر دو نہریں دیکھیں جو جاری تھیں۔ آپ نے پوچھا: ''اے جبریل! یہ نہریں کیسی ہیں؟'' انھوں نے جواب دیا: یہ نیل اور فرات کا اصل منبع ہیں۔ پھر آپ آسمان پر مزید سیر کرنے لگے تو ایک اور نہر دیکھی جس کے اوپر موتیوں اور زبرجد سے تیار شدہ ایک محل ہے۔ اس پر آپ نے ہاتھ مارا تو پتا چلا کہ وہ تو مشک ہے۔ پوچھا: ''اے جبریل یہ کیا ہے؟'' جواب دیا: یہ کوثر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے محفوظ کر رکھا ہے۔ پھر آپ دوسرے آسمان پر چڑھے تو فرشتوں نے یہاں بھی وہی سوال کیا جو پہلے آسمان پر کیا تھا، یعنی کون ہیں؟ انھوں نے کہا: میں جبریل ہوں۔ انھوں نے پوچھا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انھوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ! پوچھا: کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ فرشتے بولے انھیں خوش آمدید اور بشارت ہو۔ پھر وہ آپ کو لے کر تیسرے آسمان پر چڑھے۔ یہاں کے فرشتوں نے بھی وہی سوال کیا جو پہلے اور دوسرے آسمان والوں نے کیا تھا۔ پھر چوتھے آسمان پر

لے گئے اور یہاں بھی وہی سوال ہوا۔ پھر پانچویں آسمان پر آپ کو لے چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال ہوا۔ پھر چھٹے آسمان پر آپ کو لے گئے اور یہاں بھی وہی سوال ہوا۔ پھر آپ کو لے کر ساتویں آسمان پر چڑھے تو یہاں بھی وہی سوال ہوا۔ ہر آسمان پر انبیاء ﷤ ہیں۔ راوی کہتا ہے: ان کے نام آپ نے لیے، مجھے اتنا یاد ہے کہ حضرت ادریس ﷤ دوسرے آسمان پر، حضرت ہارون ﷤ چوتھے آسمان پر، پانچویں آسمان پر بھی کسی نبی کا نام لیا لیکن مجھے اب یاد نہیں۔ اسی طرح حضرت ابراہیم ﷤ چھٹے آسمان پر اور حضرت موسیٰ ﷤ ساتویں آسمان پر۔ انھیں اللہ تعالیٰ سے شرف ہم کلامی کی وجہ سے یہ فضیلت ملی۔

فَقَالَ مُوسٰى : رَبِّ لَمْ أَظُنَّ أَنْ تَرْفَعَ عَلَيَّ أَحَدًا . ثُمَّ عَلَا بِهِ فَوْقَ ذٰلِكَ بِمَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللهُ حَتّٰى جَاءَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى ، وَدَنَا الْجَبَّارُ رَبُّ الْعِزَّةِ فَتَدَلّٰى حَتّٰى كَانَ مِنْهُ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى ، فَأَوْحَى اللهُ فِيمَا أَوْحٰى خَمْسِينَ صَلَاةً عَلٰى أُمَّتِكَ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، ثُمَّ هَبَطَ حَتّٰى بَلَغَ مُوسٰى فَاحْتَبَسَهُ مُوسٰى فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! مَاذَا عَهِدَ إِلَيْكَ رَبُّكَ ؟ قَالَ : «عَهِدَ إِلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، قَالَ : إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ ، فَارْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ رَبُّكَ وَعَنْهُمْ» ، فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ ﷺ إِلٰى جِبْرِيلَ كَأَنَّهُ يَسْتَشِيرُهُ فِي ذٰلِكَ ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ جِبْرِيلُ : أَنْ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ ، فَعَلَا بِهِ إِلَى الْجَبَّارِ فَقَالَ وَهُوَ مَكَانَهُ : «يَا رَبِّ ! خَفِّفْ عَنَّا فَإِنَّ أُمَّتِي لَا تَسْتَطِيعُ هٰذَا» ، فَوَضَعَ عَنْهُ عَشْرَ صَلَوَاتٍ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى مُوسٰى فَاحْتَبَسَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُرَدِّدُهُ

حضرت موسیٰ ﷤ نے کہا: اے میرے رب! مجھے گمان نہ تھا کہ کوئی مجھ سے زیادہ بلندی پر پہنچے گا۔ پھر (جبریل ﷤) آپ کو لے کر اس سے بھی اوپر گئے جس کا علم اللہ کے سوا اور کسی کو نہیں یہاں تک آپ سدرۃ المنتہیٰ پر آئے اور اللہ رب العزت کے قریب ہوئے اور اتنے قریب جیسا کہ کمان کے دونوں کنارے یا اس سے بھی زیادہ قریب۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جو وحی بھیجی اس میں آپ کی امت پر دن اور رات میں پچاس نمازیں (فرض) تھیں۔ پھر آپ ﷺ نیچے تشریف لائے۔ جب حضرت موسیٰ ﷤ کے پاس پہنچے تو انھوں نے آپ کو روک لیا اور پوچھا: اے محمد! تمھارے رب نے تم سے کیا عہد لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میرے رب نے مجھ سے دن رات میں پچاس نمازیں ادا کرنے کا عہد لیا ہے۔ حضرت موسیٰ ﷤ نے کہا: یقیناً آپ کی امت میں انھیں ادا کرنے کی ہمت نہیں، واپس جائیں، اپنی اور اپنی امت کی طرف سے ان میں کمی کی درخواست کریں۔'' تب نبی ﷺ حضرت جبریل کی طرف مشورہ لینے کے لیے متوجہ ہوئے تو

مُوسٰى إِلٰى رَبِّهِ حَتّٰى صَارَتْ إِلٰى خَمْسِ صَلَوَاتٍ، ثُمَّ احْتَبَسَهُ مُوسٰى عِنْدَ الْخَمْسِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاوَدْتُّ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَوْمِي عَلٰى أَدْنٰى مِنْ هٰذِهِ فَضَعُفُوا فَتَرَكُوهُ، فَأُمَّتُكَ أَضْعَفُ أَجْسَادًا وَقُلُوبًا وَأَبْدَانًا وَأَبْصَارًا وَأَسْمَاعًا، فَارْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ رَبُّكَ، كُلَّ ذٰلِكَ يَلْتَفِتُ النَّبِيُّ ﷺ إِلٰى جِبْرِيلَ لِيُشِيرَ عَلَيْهِ وَلَا يَكْرَهُ ذٰلِكَ جِبْرِيلُ، فَرَفَعَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ فَقَالَ: «يَا رَبِّ! إِنَّ أُمَّتِي ضُعَفَاءُ أَجْسَادُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ وَأَسْمَاعُهُمْ وَأَبْدَانُهُمْ، فَخَفِّفْ عَنَّا، فَقَالَ الْجَبَّارُ: يَا مُحَمَّدُ! قَالَ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: إِنَّهُ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ كَمَا فَرَضْتُ عَلَيْكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ، قَالَ: فَكُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، فَهِيَ خَمْسُونَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ وَهِيَ خَمْسٌ عَلَيْكَ»، فَرَجَعَ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ: كَيْفَ فَعَلْتَ؟ فَقَالَ: خَفَّفَ عَنَّا، أَعْطَانَا بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا، قَالَ مُوسٰى: قَدْ وَاللّٰهِ رَاوَدْتُّ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلٰى أَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ فَتَرَكُوهُ، ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ أَيْضًا، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا مُوسٰى! قَدْ وَاللّٰهِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي مِمَّا أَخْتَلِفُ إِلَيْهِ، قَالَ: فَاهْبِطْ بِاسْمِ اللّٰهِ».

انھوں نے اشارہ کیا کہ اگر آپ چاہیں تو بہتر ہے۔ پھر آپ انھیں لے کر اللہ جبار کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اپنے مقام پر کھڑے ہو کر عرض کی: ''اے میرے رب! ہم سے تخفیف کر دے کیونکہ میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔'' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دس نمازوں کی کمی کر دی۔ پھر آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو انھوں نے آپ کو روکا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام آپ کو بار بار اللہ کی طرف بھیجتے رہے یہاں تک کہ پانچ نمازیں رہ گئیں۔ پانچ نمازوں کی ادائیگی پر بھی انھوں نے آپ ﷺ کو روکا اور کہا: اے محمد! میں اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں کہ میں نے اپنی قوم بنی اسرائیل کا اس سے کم نماز ادا کرنے کا تجربہ کیا ہے، وہ انتہائی ناتواں ثابت ہوئے اور انھوں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ کی امت تو جسم، دل، بدن، نظر اور سماعت کے اعتبار سے بہت کمزور ہے۔ آپ واپس تشریف لے جائیں اور اپنے رب سے مزید تخفیف کی درخواست کریں۔ نبی ﷺ ہر مرتبہ حضرت جبریل کی طرف متوجہ ہوتے رہے تاکہ وہ آپ کو اس کے متعلق مشورہ دیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام بھی اسے ناپسند نہیں کرتے تھے۔ آخر کار وہ پانچویں بار آپ کو اوپر لے گئے تو آپ نے عرض کی: ''اے میرے رب! میری امت جسم، دل، کان ہر حیثیت سے کمزور ہے، لہٰذا ہم سے مزید تخفیف فرما۔'' اللہ جبار نے فرمایا: اے محمد! آپ نے کہا: ''میں حاضر ہوں، اس حاضری میں میری سعادت ہے۔'' فرمایا: میرے ہاں وہ قول بدلا نہیں جاتا جیسا کہ میں نے تم پر ام الکتاب میں فرض کیا ہے۔ مزید فرمایا: ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے، لہٰذا یہ ام الکتاب میں پچاس ہیں مگر تم پر فرض پانچ ہی ہیں۔ پھر جب آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آئے تو انھوں نے پوچھا: اب کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا: ''اب اللہ تعالیٰ نے

ہم سے یہ تخفیف کر دی ہے کہ ہر نیکی کے بدلے دس گنا ثواب ملے گا۔'' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے بنی اسرائیل کا اس سے کم نمازوں کا تجربہ کیا ہے، انھوں نے اسے بھی چھوڑ دیا تھا۔ آپ اپنے رب کی طرف واپس جائیں اور ان میں مزید کمی کی درخواست کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے موسیٰ! اللہ کی قسم! اب مجھے اپنے رب سے حیا آتی ہے کہ بار بار ایک کام کے لیے اس کی طرف جاؤں۔'' انھوں نے کہا: پھر اللہ کا نام لے کر (زمین پر) اتر جائیں۔

قَالَ: وَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ. [راجع: ٣٥٧٠]

راوی کہتا ہے: اس کے بعد آپ ﷺ بیدار ہو گئے جبکہ آپ مسجد حرام ہی میں تھے۔

(٣٨) بَابُ كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ

باب: 38- رب تعالیٰ کا اہل جنت سے گفتگو کرنا

٧٥١٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبِّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ؟ فَيَقُولُ: أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُولُونَ: يَا رَبِّ! وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُولُ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا». [راجع: ٦٥٤٩]

[7518] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا: اے جنت والو! وہ عرض کریں گے: لبیک و سعدیک، اے ہمارے رب! تمام تر خیر و برکت تیرے دونوں ہاتھوں میں ہے۔ وہ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا: کیا تم خوش ہو؟ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم خوش کیوں نہ ہوں جبکہ تو نے ہمیں وہ کچھ عطا فرمایا جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں تمھیں اس سے افضل انعام نہ دوں؟ اہل جنت عرض کریں گے: اے ہمارے رب! اس سے افضل کیا چیز ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں اپنی خوشی و رضامندی تم پر اتارتا ہوں۔ آئندہ کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔''

٧٥١٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا

[7519] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

فُلَيْحٌ: حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ: «أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ: أَوَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ؟ قَالَ: بَلَى، وَلٰكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ، فَأَسْرَعَ وَبَذَرَ فَتَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ وَتَكْوِيرُهُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ، فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى: دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ! فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ»، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَا تَجِدُ هٰذَا إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ، فَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[راجع: ٢٣٤٨]

ﷺ ایک دن گفتگو کر رہے تھے جبکہ اس وقت آپ کے پاس ایک دیہاتی بھی بیٹھا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اہل جنت میں سے ایک شخص اپنے رب سے کھیتی باڑی کرنے کی اجازت طلب کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا وہ سب کچھ تیرے پاس نہیں ہے جو تو چاہتا ہے؟ وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں لیکن مجھے کھیتی باڑی سے محبت ہے۔ پھر وہ بہت جلد بیج بوئے گا اور پل جھپکنے ہی میں وہ اُگ آئے گا، سیدھا ہو جائے گا، کاٹنے کے قابل ہو جائے گا اور پہاڑوں کی طرح غلے کے انبار لگ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم! یہ لے لے۔ تیرے پیٹ کو کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔'' دیہاتی نے کہا: اللہ کے رسول! یہ خواہش تو قریشی یا انصاری ہی کریں گے کیونکہ وہی کھیتی باڑی والے ہیں، ہم تو کسان نہیں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اس کی یہ بات سن کر ہنس پڑے۔

(٣٩) بَابُ ذِكْرِ اللهِ بِالْأَمْرِ، وَذِكْرِ الْعِبَادِ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالرِّسَالَةِ وَالْبَلَاغِ

باب: 39- اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو حکم دے کر یاد کرنا اور بندوں کا دعا، عاجزی، بے بسی اور لوگوں کو اللہ کا پیغام پہنچا کر تبلیغ کر کے یاد کرنا

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ﴾ [البقرة: ١٥٢]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تم مجھے یاد کرو میں تمھیں یاد کروں گا۔''

﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَٰقَوْمِ إِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُم مَّقَامِي وَتَذْكِيرِي بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ فَعَلَى ٱللَّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوٓاْ أَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ ٱقْضُوٓاْ إِلَيَّ وَلَا تُنظِرُونِ ۝ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى ٱللَّهِ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ﴾ [يونس: ٧١، ٧٢]

﴿غُمَّةً﴾: هَمٌّ وَضِيقٌ

''(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) آپ انھیں نوح (علیہ السلام) کی خبر پڑھ کر سنائیں، جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! اگر میرا کھڑا ہونا اور اللہ کی آیات کے ساتھ میرا نصیحت کرنا تم پر گراں گزرا ہے تو میں نے اللہ ہی پر بھروسا کیا ہے۔ تم یوں کرو کہ اپنے شریکوں کو ساتھ ملا کر ایک فیصلے پر متفق ہو جاؤ جس کا کوئی پہلو تم سے پوشیدہ نہ رہے، پھر جو کچھ میرے ساتھ کرنا ہو کر گزرو اور مجھے بالکل مہلت نہ دو،

پھر اگر تم منہ موڑ لو تو میں نے تم سے کوئی مزدوری نہیں مانگی، میری مزدوری تو صرف اللہ کے ذمے ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہو جاؤں۔ غُمّہ کے معنی ہیں: غم اور تنگی۔

قَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿اَقْضُوْٓا اِلَيَّ﴾ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ، أُفْرُقْ: اِقْضِ.

امام مجاہد نے کہا: اقضوا الیّ کے معنی ہیں: جو کچھ تمھارے دلوں میں ہے اسے پورا کر ڈالو، یعنی میرا قصہ تمام کر دو، چنانچہ اُفرق کے معنی ہیں: فیصلہ کر دے، یعنی ہمارے اور نافرمانوں کے درمیان جدائی ڈال دے۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ﴾ [التوبة: ٦] إِنْسَانٌ يَأْتِيهِ فَيَسْتَمِعُ مَا يَقُولُ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَهُوَ آمِنٌ حَتَّى يَأْتِيَهُ فَيَسْمَعَ كَلَامَ اللهِ، [وَ] حَتَّى يَبْلُغَ مَأْمَنَهُ حَيْثُ جَاءَهُ. وَ﴿النَّبَإِ الْعَظِيمِ﴾ [النبا: ٢] الْقُرْآنِ ﴿صَوَابًا﴾ [النبا: ٣٨] حَقًّا فِي الدُّنْيَا، وَعَمِلَ بِهِ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور اگر مشرکین میں سے کوئی آپ سے پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دیجیے یہاں تک کہ وہ (اطمینان سے) اللہ کا کلام سن لے۔'' اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے امام مجاہد نے فرمایا: اگر کوئی (کافر) آپ ﷺ کے پاس اللہ کا کلام اور جو کچھ آپ پر اترا ہے، اس کو سننے کے لیے آئے تو وہ شخص امن وامان میں ہے تا کہ وہ آئے اور اللہ کا کلام سنے حتی کہ وہ اپنے امن کے مقام پر پہنچ جائے جہاں سے آیا تھا۔ ﴿النَّبَإِ الْعَظِيمِ﴾ سے مراد قرآن کریم ہے اور ﴿صَوَابًا﴾ سے مراد حق بات کہنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس عنوان میں پیش کردہ آیات کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے افعال وصفات اور بندے کے افعال وصفات کے درمیان فرق واضح کیا ہے اور جو لوگ لفظ اور ملفوظ کے درمیان فرق نہیں کرتے ان کی تردید کی ہے۔ جب کوئی قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے تو الفاظ وحروف جو اپنی زبان سے ادا کرتا ہے یہ بندے کا فعل اور مخلوق ہے اور جس کلام کو اپنے الفاظ سے ادا کرتا ہے وہ اللہ کا کلام اور غیر مخلوق ہے۔

(٤٠) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا﴾ [البقرة: ٢٢]

باب: 40- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ تعالیٰ کے لیے کسی قسم کے شریک نہ بناؤ'' کا بیان

وَقَوْلُهُ [جَلَّ ذِكْرُهُ]: ﴿وَتَجْعَلُونَ لَهُۥٓ أَندَادًا ذَٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ﴾ [فصلت: ٩]

فرمان الٰہی ہے: ''اور تم (اللہ تعالیٰ) کے لیے شریک ٹھہراتے ہو، حالانکہ وہی تمام دنیا کا مالک ہے۔''

﴿وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿بَلِ ٱللَّهَ فَٱعْبُدْ وَكُن مِّنَ ٱلشَّـٰكِرِينَ﴾ [الزمر: ٦٥، ٦٦]

نیز فرمایا: ''اور بلاشبہ یقیناً آپ کی طرف وحی کی گئی اور آپ سے پہلے لوگوں کی طرف بھی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمھارا عمل برباد ہو جائے گا...... بلکہ آپ صرف اللہ کی عبادت کریں اور شکر کرنے والوں سے ہو جائیں۔''

وَقَوْلُهُ: ﴿وَٱلَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ ٱللَّهِ إِلَـٰهًا ءَاخَرَ﴾ [الفرقان: ٦٨]

فرمان باری تعالیٰ ہے: ''اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے۔''

وَقَالَ عِكْرِمَةُ: ﴿وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِٱللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ﴾ [يوسف: ١٠٦]

عکرمہ ؒ نے فرمایا کہ ارشاد باری تعالیٰ: ''اور ان میں سے اکثر ایسے ہیں جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں مگر اس حال میں کہ وہ مشرک ہی ہوتے ہیں۔''

﴿وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَهُمْ﴾ [الزخرف: ٨٧] وَ﴿مَنْ خَلَقَ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ﴾ [لقمان: ٢٥] فَذَلِكَ إِيمَانُهُمْ وَهُمْ يَعْبُدُونَ غَيْرَهُ.

(نیز فرمایا:) ''اگر آپ ان سے پوچھیں کہ انھیں کس نے پیدا کیا ہے۔'' ''اور آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے ہیں۔'' میں مشرکین کا ایمان واقرار بیان ہوا ہے لیکن اس کے باوجود وہ عبادت غیر اللہ کی کرتے ہیں۔

وَمَا ذُكِرَ فِي خَلْقِ أَفْعَالِ الْعِبَادِ وَأَكْسَابِهِمْ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُۥ تَقْدِيرًا﴾ [الفرقان: ٢]

اس عنوان میں یہ بھی بیان ہے کہ بندے کے افعال ان کا کسب ہیں مگر سب مخلوق الٰہی ہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اسی (اللہ) نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے، پھر اس کا صحیح صحیح اندازہ لگایا ہے۔''

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (مَا تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ إِلَّا بِالْحَقِّ) [الحجر: ٨] يَعْنِي بِالرِّسَالَةِ وَالْعَذَابِ. ﴿لِّيَسْـَٔلَ ٱلصَّـٰدِقِينَ عَن صِدْقِهِمْ﴾ الْمُبَلِّغِينَ الْمُؤَدِّينَ مِنَ الرُّسُلِ ﴿وَإِنَّا لَهُۥ لَحَـٰفِظُونَ﴾ [الحجر: ٩] عِنْدَنَا.

اور امام مجاہد نے فرمان الٰہی: (مَا تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ إِلَّا بِالْحَقِّ) کی تفسیر میں فرمایا: فرشتے رسالت اور عذاب لے کر نازل ہوتے ہیں۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''تاکہ سچے لوگوں سے ان کی سچائی کے متعلق سوال کرے۔'' اس سے مراد اللہ کے پیغمبر ہیں جو اللہ کے احکام پہنچانے والے اور انھیں ادا کرنے والے ہیں۔ (نیز فرمایا:) ''اور ہم ہی قرآن کریم کی حفاظت کرنے والے ہیں۔'' یعنی اپنے پاس سے حفاظت کرتے ہیں۔

﴿وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ﴾: الْقُرْآنُ، ﴿وَصَدَّقَ بِهِ﴾ [الزمر:٣٣] اَلْمُؤْمِنُ، يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: هٰذَا الَّذِي أَعْطَيْتَنِي عَمِلْتُ بِمَا فِيهِ.

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''اور جو شخص سچ لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی۔'' صدق سے مراد قرآن ہے اور تصدیق کرنے والا مومن ہے جو قیامت کے دن اپنے رب سے عرض کرے گا: تو نے مجھے یہ (قرآن) دیا تھا، جو اس میں ہے میں نے اس پر عمل کیا تھا۔

٧٥٢٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ؟ قَالَ: «أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ»، قُلْتُ: إِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيمٌ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ»، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ». [راجع: ٤٤٧٧]

[7520] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اللہ کے ہاں سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔'' میں نے کہا: یہ تو واقعی بہت بڑا گناہ ہے۔ میں نے پھر پوچھا: اس کے بعد کون سا گناہ عظیم تر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرنا کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائیں گے۔'' میں نے کہا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرنا۔''

(٤١) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ أَبْصَـٰرُكُمْ﴾ اَلْآيَةَ [فصلت:٢٢]

باب: 41- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور گناہ کرتے وقت تم اس (خوف) سے نہیں چھپتے تھے کہ کہیں تمھارے کان، تمھاری آنکھیں (اور تمھاری جلدیں ہی) تمھارے خلاف گواہی نہ دے دیں......'' کا بیان

٧٥٢١ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ - أَوْ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ - كَثِيرَةٌ شَحْمُ بُطُونِهِمْ قَلِيلَةٌ فِقْهُ قُلُوبِهِمْ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَتَرَوْنَ أَنَّ اللهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ؟ قَالَ الْآخَرُ: يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ

[7521] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ حرم کعبہ میں دو قریشی اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قریشی اکٹھے ہوئے۔ یہ تینوں خوب موٹے تازے تھے۔ ان کی توندیں نکلی ہوئی تھیں مگر ان کے دل سمجھ بوجھ سے کورے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا: تمھارا کیا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سن سکتا ہے؟ دوسرا بولا: ہاں، اگر ہم اونچی آواز سے باتیں کریں تب تو سن لیتا ہے

أَخْفَيْنَا، وَقَالَ الْآخَرُ: إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ﴾ الْآيَةَ. [راجع: ٤٨١٦]

اور اگر آہستہ آواز سے بات کریں تو پھر نہیں سنتا۔ تیسرا کہنے لگا: اگر وہ اونچی آواز سے سن لیتا ہے تو آہستہ آواز والی بات بھی سن سکتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''تم جو دنیا میں چھپ کر گناہ کرتے تھے تو اس بات سے نہیں ڈرتے تھے کہ تمھارے کان، تمھاری آنکھیں اور تمھاری جلدیں تمھارے خلاف قیامت کے دن گواہی دیں گے۔''

(٤٢) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ﴾ [الرحمن: ٢٩] ﴿مَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ﴾ [الأنبياء: ٢] وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا﴾ [الطلاق: ١]

باب: 42- ارشاد باری تعالیٰ: ''وہ ہر روز ایک نئی شان میں ہے۔'' نیز: ''نہیں آتی ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے کوئی نئی نصیحت۔'' نیز ارشاد باری تعالیٰ: ''شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد (موافقت کی) کوئی نئی صورت پیدا کردے'' کا بیان

وَأَنَّ حَدَثَهُ لَا يُشْبِهُ حَدَثَ الْمَخْلُوقِينَ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ [الشورى: ١١]

اللہ تعالیٰ کا کوئی نیا کام کرنا مخلوق کے نئے کام سے مشابہت نہیں رکھتا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔''

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّ اللهَ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ، وَإِنَّ مِمَّا أَحْدَثَ أَنْ لَا تَكَلَّمُوا فِي الصَّلَاةِ».

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کوئی نیا حکم دیتا ہے اور اس نے نیا حکم یہ دیا ہے کہ نماز میں کلام نہ کرو۔''

٧٥٢٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ وَرْدَانَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ كُتُبِهِمْ وَعِنْدَكُمْ كِتَابُ اللهِ أَقْرَبُ الْكُتُبِ عَهْدًا بِاللهِ تَقْرَؤُونَهُ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ؟ [راجع: ٢٦٨٥]

[7522] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: تم اہل کتاب سے ان کی کتابوں کے متعلق کیوں دریافت کرتے ہو، حالانکہ تمھارے پاس تو خود اللہ کی کتاب موجود ہے جو زمانے کے اعتبار سے اللہ کی طرف سے نئی نئی آئی ہے۔ تم اسے پڑھتے ہو۔ وہ خالص ہے۔ اس میں کوئی ملاوٹ نہیں؟

٧٥٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ:

[7523] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اے مسلمانو! تم اہل کتاب سے کسی

أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ! كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أَنْزَلَ اللهُ عَلَى نَبِيِّكُمْ ﷺ أَحْدَثُ الْأَخْبَارِ بِاللهِ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ؟ وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ بَدَّلُوا مِنْ كُتُبِ اللهِ وَغَيَّرُوا فَكَتَبُوا بِأَيْدِيهِمْ، قَالُوا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللهِ لِيَشْتَرُوا بِذٰلِكَ ثَمَنًا قَلِيلًا، أَوَ لَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ؟ فَلَا وَاللهِ مَا رَأَيْنَا رَجُلًا مِنْهُمْ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ. [راجع: ٢٦٨٥]

مسئلہ کے متعلق کیوں پوچھتے ہو؟ حالانکہ تمھاری کتاب جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی پر نازل کی ہے وہ اللہ کے ہاں سے بالکل تازہ آئی ہے۔ وہ خالص ہے۔ اس میں کوئی ملاوٹ نہیں، نیز اللہ تعالیٰ نے تمھیں خود بتا دیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتابوں کو تبدیل اور متغیر کر دیا ہے، چنانچہ وہ اپنے ہاتھوں سے ایک کتاب لکھتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے ذریعے سے تھوڑی سی پونجی حاصل کر لیں۔ کیا تمھارے پاس جو علم آیا ہے وہ تمھیں ان سے سوال کرنے سے منع نہیں کرتا؟ اللہ کی قسم! ہم تو ان کے کسی آدمی کو نہیں دیکھتے جو تم سے اس کے متعلق دریافت کرے جو تم پر نازل ہوا ہے۔

فائدہ: ہر روز ایک نئی شان میں ہے۔ ہر روز ایک نئی شان میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ تمام مخلوق اپنی حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لیے اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے۔ کوئی اس سے کھانے کو مانگ رہا ہے، کوئی پینے کو، کوئی تندرستی کے لیے دعا کر رہا ہے اور کوئی اولاد کے لیے، نیز کوئی گناہوں سے مغفرت اور درجات کی بلندی کے لیے۔ اور وہ سب مخلوق کی سنتا اور ان کی فریاد رسی کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر وقت اور ہر آن یہ کام کر رہا ہے۔ علاوہ ازیں وہ ہر وقت نئی سے نئی مخلوق وجود میں لا رہا ہے۔ جس طرح انسانوں کی پیدائش بڑھ رہی ہے اسی طرح ہر ذی حیات کی نسل میں اضافہ ہو رہا ہے۔ الغرض ہر روز اس کی ایک نئی آن اور نئی شان ہوتی ہے۔

(٤٣) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ﴾ [القيامة: ١٦] وَفِعْلِ النَّبِيِّ ﷺ حَيْثُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ

باب: 43- ارشاد باری تعالیٰ: ''اپنی زبان کو حرکت نہ دیجیے'' اور نبی ﷺ کا اس آیت کے نزول سے پہلے ایسا کرنے کا بیان

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «قَالَ اللهُ تَعَالَى: أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ».

حضرت ابوہریرہ ؓ نے نبی ﷺ سے نقل کیا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا رہے اور میری یاد میں اپنے ہونٹ ہلاتا رہے۔''

٧٥٢٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

[7524] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے ارشاد باری تعالیٰ: لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ کی تفسیر کرتے

جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ﴾ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً وَكَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ - فَقَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: أُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحَرِّكُهُمَا. فَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا - فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ۝ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْءَانَهُ﴾ قَالَ: جَمْعَهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَؤُهُ ﴿فَإِذَا قَرَأْنَهُ فَاتَّبِعْ قُرْءَانَهُ﴾ قَالَ: فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ، ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ.

ہوئے بیان کیا کہ نبی ﷺ نزول وحی کے وقت شدت محسوس کرتے تھے اور اپنے ہونٹ ہلاتے تھے۔ میں تمھیں ہونٹ ہلا کر دکھاتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ انھیں حرکت دیا کرتے تھے۔ (راویٔ حدیث) حضرت سعید بن جبیر نے کہا: میں اپنے ہونٹ ہلاتا ہوں جیسے میں نے حضرت ابن عباس ؓ کو ہونٹ ہلاتے دیکھا تھا، پھر انھوں نے اپنے دونوں ہونٹ ہلائے۔ (ابن عباس ؓ کہتے ہیں) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اس (وحی) کو یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔ اس (وحی) کو آپ کے دل میں جمع کرنا اور زبان سے پڑھوا دینا ہمارے ذمے ہے۔'' یعنی تمھارے سینے میں قرآن کا جما دینا اور اس کا پڑھا دینا ہمارا کام ہے۔ ''پھر جب ہم اس کو پڑھ چکیں تو اس وقت پڑھے ہوئے کی اتباع کریں۔'' اس کا مطلب یہ ہے کہ جبریل کے پڑھتے وقت کان لگا کر سنتے رہیں اور خاموش رہیں، یہ ہمارا ذمہ ہے کہ آپ قرآن اسی طرح پڑھیں گے۔

قَالَ: فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْتَمَعَ، فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا أَقْرَأَهُ. [راجع: ٥]

حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: اس آیت کے اترنے کے بعد حضرت جبریل علیہ السلام آتے تو رسول اللہ ﷺ کان لگا کر سنتے۔ پھر جب حضرت جبریل چلے جاتے تو نبی ﷺ لوگوں کو اسی طرح پڑھ کر سنا دیتے جیسا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ کو پڑھ کر سنایا تھا۔

(٤٤) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ﴾ [الملك: ١٣، ١٤]

باب: 44- ارشاد باری تعالیٰ: ''اورتم اپنی بات چھپا کر کرو یا اونچی آواز سے، بلاشبہ وہ دلوں کے راز تک جانتا ہے، کیا بھلا وہ نہ جانے گا جس نے (سب کو) پیدا کیا، وہ باریک بین ہے ہر چیز سے پوری طرح باخبر ہے'' کا بیان

﴿يَتَخَفَتُونَ﴾ [طه: ١٠٣]: يَتَسَارُّونَ

﴿يتخافتون﴾ کے معنی ہیں: وہ چپکے چپکے کہہ رہے

ہوں گے۔

٧٥٢٥ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ عَنْ هُشَيْمٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ [الإسراء: ١١٠] قَالَ: نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ، فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ، فَإِذَا سَمِعَهُ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ، فَقَالَ اللهُ لِنَبِيِّهِ ﷺ: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ﴾ أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ ﴿وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ ﴿وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا﴾. [راجع: ٤٧٢٢]

[7525] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ کے متعلق فرمایا: ''اور آپ اپنی نماز نہ زیادہ بلند آواز سے پڑھیں اور نہ بالکل پست آواز سے۔'' یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں کافروں سے چھپے رہتے تھے۔ آپ ﷺ صحابۂ کرام کو نماز پڑھاتے تو بلند آواز سے قرآن پڑھتے۔ جب مشرکین قرآن سنتے تو قرآن، صاحب قرآن اور قرآن لانے والے (حضرت جبریل علیہ السلام) سب کو برا بھلا کہتے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ نماز میں بآواز بلند قرآن نہ پڑھیں کہ مشرکین قرآن کو برا بھلا کہیں اور نہ اس قدر آہستہ پڑھیں کہ آپ کے صحابہ بھی نہ سن سکیں بلکہ ان کے درمیان راستہ اختیار کریں۔

٧٥٢٦ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ فِي الدُّعَاءِ. [راجع: ٤٧٢٣]

[7526] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: درج ذیل آیت: ''اور آپ اپنی نماز نہ زیادہ بلند آواز سے پڑھیں اور نہ بالکل پست آواز سے۔'' دعا کے متعلق نازل ہوئی، یعنی دعا نہ تو چلاّ کر مانگی جائے اور نہ بالکل پست آواز میں۔

٧٥٢٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ».

وَزَادَ غَيْرُهُ: يَجْهَرُ بِهِ.

[7527] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص خوبصورت آواز سے قرآن کریم کی تلاوت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔''

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ) کسی اور نے اس حدیث میں یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ جو اسے بآواز بلند نہ پڑھے۔

(٤٥) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ يَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا فَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ»، فَبَيَّنَ أَنَّ قِيَامَهُ بِالْكِتَابِ هُوَ فِعْلُهُ

باب: 45- نبی ﷺ کے فرمان: ''ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم جیسی نعمت عطا کی، وہ دن رات اس میں مشغول رہتا ہے اور دوسرا وہ شخص جو کہتا ہے: اگر مجھے اس جیسا دیا جاتا جو اسے دیا گیا ہے تو میں بھی وہی کرتا جو وہ کرتا ہے۔'' اللہ تعالیٰ نے واضح کیا ہے کہ اس قرآن کے ساتھ ''قیام'' یہ بندے کا فعل ہے'' کا بیان

وَقَالَ: ﴿وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ خَلْقُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَٰفُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَٰنِكُمْ﴾ [الروم: ٢٢]

فرمان الٰہی ہے: ''اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمھاری زبانوں اور رنگوں کا مختلف ہونا ہے۔''

وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿وَٱفْعَلُواْ ٱلْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ [الحج: ٧٧].

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اچھے کام کرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

٧٥٢٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَحَاسُدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ». [راجع: ٥٠٢٦]

[7528] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قابل رشک صرف دو آدمی ہیں: ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہو اور وہ اس کی دن رات تلاوت کرتا رہتا ہو تو ایک (دیکھنے والا) کہتا ہے: اے کاش! مجھے بھی اس جیسا (قرآن) دیا جائے تو میں بھی اسی طرح اس کی تلاوت) کروں جس طرح وہ کرتا ہے۔ اور دوسرا وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اسے کما حقہ خرچ کرتا ہے۔ اسے دیکھ کر ایک شخص کہتا ہے: اے کاش! مجھے بھی اللہ تعالیٰ اتنا مال دیتا تو میں بھی اسی طرح خرچ کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔''

٧٥٢٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ

[7529] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''رشک کے قابل تو دو ہی آدمی ہیں: ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے

آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ». [راجع: ٥٠٢٥]

قرآن دیا اور وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا رہتا ہے اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے دن رات خرچ کرتا ہے۔"

سَمِعْتُ مِنْ سُفْيَانَ مِرَارًا، لَمْ أَسْمَعْهُ يَذْكُرُ الْخَبَرَ، وَهُوَ مِنْ صَحِيحِ حَدِيثِهِ.

(علی بن مدینی نے کہا:) میں نے یہ حدیث سفیان بن عیینہ سے کئی مرتبہ سنی ہے لیکن حدیث صحیح اور متصل ہونے کے باوجود وہ اسے أخبرنا کے الفاظ سے بیان نہیں کرتے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا محل استدلال یہ ہے کہ قاری کی زبان کا حرکت کرنا، اس کے ہونٹوں کا ہلنا، پھر اس کا قراءت کرنا، سب اس کا فعل اور کسب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے، البتہ جو کچھ پڑھا جا رہا ہے وہ اللہ کا کلام ہے۔ دوسرے الفاظ میں اسے یوں تعبیر کیا جا سکتا ہے: "الصوت صوت القارئ والكلام كلام البارئ" یعنی آواز تو قاری کی ہے لیکن اس کے ذریعے سے پڑھا جانے والا کلام اللہ رب العزت کا کلام ہے۔" وللّٰه الحمد.

(٤٦) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَاتِهِ﴾

باب: 46- ارشاد باری تعالیٰ: "اے رسول! آپ کے رب کی طرف سے آپ پر جو نازل کیا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دیجیے، اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو پیغام الٰہی پہنچانے کا حق ادا نہ کیا" کا بیان

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الرِّسَالَةُ، وَعَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا التَّسْلِيمُ.

امام زہری نے فرمایا: اللہ کی طرف سے رسالت ہے، رسول اللہ ﷺ کے ذمے اس پیغام کا آگے پہنچانا اور ہم پر اس کا تسلیم کرنا ضروری ہے۔

وَقَالَ: ﴿لِيَعْلَمَ أَن قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ﴾ [الجن: ٢٨]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "تاکہ وہ (رسول) جان لے کہ فرشتوں نے اپنے رب کے پیغامات صحیح صحیح پہنچا دیے ہیں۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي﴾ [الأعراف: ٦٢].

نیز فرمایا: "میں تمھیں اپنے رب کے پیغام پہنچاتا ہوں۔"

وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ - حِينَ تَخَلَّفَ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ﴿وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ﴾ [التوبة: ٩٤].

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: جب وہ (جنگ تبوک میں) نبی ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے: "اور عنقریب اللہ تمھارا عمل دیکھے گا اور اس کا رسول بھی۔"

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِذَا أَعْجَبَكَ حُسْنُ عَمَلِ امْرِئٍ فَقُلْ: ﴿ٱعْمَلُوا۟ فَسَيَرَى ٱللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُۥ وَٱلْمُؤْمِنُونَ﴾ [التوبة: ١٠٥] وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ أَحَدٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب تجھے کسی کا کام اچھا لگے تو یوں کہو: ’’عمل کیے جاؤ، عنقریب اللہ تمھارا عمل دیکھے گا اور اس کا رسول اور اہل ایمان بھی۔‘‘ کسی کا نیک عمل تجھے دھوکے میں نہ ڈالے۔

وَقَالَ مَعْمَرٌ: ﴿ذَٰلِكَ ٱلْكِتَٰبُ﴾ هٰذَا الْقُرْآنُ

حضرت معمر نے کہا: ارشاد باری تعالیٰ: ’’یہ کتاب (اس میں کوئی شک نہیں)‘‘ میں کتاب سے مراد قرآن مجید ہے۔

﴿هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ﴾ [البقرة: ٢] بَيَانٌ وَدِلَالَةٌ كَقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿ذَٰلِكُمْ حُكْمُ ٱللَّهِ﴾ [الممتحنة: ١٠] هٰذَا حُكْمُ اللهِ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’متقین کے لیے سراسر ہدایت ہے۔‘‘ یعنی بیان اور دلالت کے ذریعے سے ہدایت کرتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’یہ اللہ کا حکم ہے۔‘‘ ذلکم سے مراد هذا ہے۔

﴿لَا رَيْبَ فِيهِ﴾ [البقرة: ٢] لَا شَكَّ.

﴿لاريب فيه﴾ اس کے معنی ہیں: اس کتاب میں کوئی شک نہیں۔

﴿تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱللَّهِ﴾ [لقمان: ٢] يَعْنِي هٰذِهِ أَعْلَامُ الْقُرْآنِ. وَمِثْلُهُ ﴿حَتَّىٰٓ إِذَا كُنتُمْ فِى ٱلْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِم﴾ [يونس: ٢٢] يَعْنِي بِكُمْ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’یہ اللہ کی نشانیاں ہیں۔‘‘ اس آیت میں تلك سے مراد هذا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’حتی کہ جب تم کشتی میں ہوتے ہو اور کشتیاں باد موافق سے انھیں لے کر چلتی ہیں۔‘‘ اس آیت کریمہ میں بِهِمْ سے مراد بِكُمْ ہے، یعنی تمھیں لے کر چلتی ہیں۔

وَقَالَ أَنَسٌ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَالَهُ حَرَامًا إِلٰى قَوْمٍ وَقَالَ: أَتُؤْمِنُونِي أُبَلِّغُ رِسَالَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے ان کے ماموں حضرت حرام رضی اللہ عنہ کو ایک قوم کی طرف بھیجا تو انھوں نے کہا: کیا تم مجھے امن دیتے ہو کہ میں تمھیں رسول اللہ ﷺ کا پیغام پہنچاؤں؟ اس کے بعد انھوں نے پیغام پہنچانا شروع کر دیا اور ان سے باتیں کرنے لگے۔

فائدہ: مذکورہ عنوان سے مقصود یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچانا، یہ ان کا فعل اور عمل ہے، جس پر انھیں رب کی طرف سے جزا اور ثواب دیا جائے گا اور جو ’’پیغام‘‘ پہنچانا ہے وہ اللہ کا کلام ہے اور وہ غیر مخلوق ہے۔

٧٥٣٠ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ

[7530] حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ’’ہمارے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اپنے رب کے

سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيُّ، وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرِ ابْنِ حَيَّةَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ، قَالَ الْمُغِيرَةُ: أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا ﷺ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ. [راجع: ٣١٥٩]

پیغامات میں سے یہ پیغام پہنچایا کہ ہم میں سے جو کوئی (اللہ کے راستے میں) قتل کیا جائے گا وہ جنت میں جائے گا۔"

٧٥٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا؟ وَقَالَ مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ فَلَا تُصَدِّقْهُ، إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُۥ﴾ [المائدة: ٦٧]. [راجع: ٣٢٣٤]

[7531] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اگر کوئی تم سے یہ بیان کرے کہ نبی اکرم حضرت محمد ﷺ نے وحی الٰہی سے کچھ چھپا لیا ہے تو اس کی تصدیق مت کرنا (کیونکہ وہ جھوٹا ہے)۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے: "اے رسول! آپ کے رب کی طرف سے جو پیغام آپ کی طرف اتارا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دیجیے۔ اگر آپ نے یہ کام نہ کیا تو گویا آپ نے اس (اپنے رب) کا پیغام نہیں پہنچایا۔"

٧٥٣٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى؟ قَالَ: «أَنْ تَدْعُوَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ»، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ»، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ»، فَأَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَهَا: ﴿وَٱلَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ ٱللَّهِ إِلَـٰهًا ءَاخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِى حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَن يَفْعَلْ

[7532] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول! کون سا جرم اللہ کے ہاں سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: "یہ کہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے، حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔" اس نے پوچھا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: "یہ کہ تو اپنے بچوں کو اس ڈر سے مار ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائیں گے۔" اس نے کہا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: "یہ کہ تو اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرے۔" اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق (ان الفاظ میں) نازل فرمائی: "(اللہ کے بندے وہ ہیں) جو اللہ کے ساتھ کسی اور الٰہ کو نہیں پکارتے

ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ۝ يُضَٰعَفْ لَهُ ٱلْعَذَابُ﴾ اَلْآيَةَ
[الفرقان: ٦٨، ٦٩]. [راجع: ٤٤٧٧]

اور نہ اللہ کی حرام کردہ کسی جان کو ناحق قتل ہی کرتے ہیں اور نہ زنا ہی کرتے ہیں اور جو شخص ایسے کام کرے گا وہ ان کی سزا پا کے رہے گا۔ اس کو دوگنا عذاب دیا جائے گا۔''

(٤٧) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : ﴿قُلْ فَأْتُوا بِٱلتَّوْرَىٰةِ فَٱتْلُوهَآ﴾ [آل عمران: ٩٣]

باب: 47- اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''کہہ دیجیے! اگر تم سچے ہو تو تورات لاؤ اور اسے پڑھ کر سناؤ'' کا بیان

وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «أُعْطِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا بِهَا، وَأُعْطِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ، وَأُعْطِيتُمُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ».

نبی ﷺ کا ارشاد ہے: اہل تورات کو تورات دی گئی تو انھوں نے اس پر عمل کیا اور اہل انجیل کو انجیل دی گئی تو انھوں نے بھی اس پر عمل کیا اور تمھیں قرآن کریم دیا گیا تم نے بھی اس پر عمل کیا۔''

وَقَالَ أَبُو رَزِينٍ ﴿يَتْلُونَهُۥ حَقَّ تِلَاوَتِهِۦٓ﴾ [البقرة: ١٢١] [يَتَّبِعُونَهُ وَ] يَعْمَلُونَ بِهِ حَقَّ عَمَلِهِ، يُقَالُ: ﴿يُتْلَىٰ﴾ [النساء: ١٢٧]: يُقْرَأُ، حَسَنُ التِّلَاوَةِ: حَسَنُ الْقِرَاءَةِ لِلْقُرْآنِ.

ابو رزین نے ﴿يَتْلُوْنَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے کہا: وہ اس کی اتباع کرتے ہیں اور اس پر جیسا عمل کرنا چاہیے ایسا ہی عمل کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے: يتلى، یعنی پڑھا جاتا ہے۔ حَسَنُ التِّلَاوَةِ اسے کہا جاتا ہے جس کا قرآن کریم پڑھنا عمدہ ہو۔

﴿لَا يَمَسُّهُۥٓ﴾ [الواقعة: ٧٩]: لَا يَجِدُ طَعْمَهُ وَنَفْعَهُ إِلَّا مَنْ آمَنَ بِالْقُرْآنِ، وَلَا يَحْمِلُهُ بِحَقِّهِ إِلَّا الْمُوقِنُ؛ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿مَثَلُ ٱلَّذِينَ حُمِّلُوا۟ ٱلتَّوْرَىٰةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ ٱلْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًۢا ۚ بِئْسَ مَثَلُ ٱلْقَوْمِ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ ۚ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ﴾ [الجمعة: ٥]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لايمسه﴾ قرآن کریم کا مزہ وہی پائے گا اور اس سے فائدہ وہی اٹھائے گا جو کفر کی آلائش سے پاک ہو، یعنی وہ قرآن پر ایمان لائے۔ اس قرآن کو حق کے ساتھ وہی اٹھاتا ہے جو اس پر یقین رکھتا ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جن لوگوں کو تورات کا حامل بنایا گیا، پھر انھوں نے یہ بار نہ اٹھایا ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جو کتابیں اٹھائے ہوئے ہو۔ بری مثال ہے ان لوگوں کی جنھوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا۔ اور اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کی رہنمائی نہیں کرتا۔''

وَسَمَّى النَّبِيُّ ﷺ اَلْإِسْلَامَ وَالْإِيمَانَ وَالصَّلَاةَ عَمَلًا، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ النَّبِيُّ

نبی ﷺ نے اسلام ایمان اور نماز کو عمل کہا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے حضرت بلال سے فرمایا:

ﷺ لِبِلَالٍ: «أَخْبِرْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ؟» قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ إِلَّا صَلَّيْتُ. وَسُئِلَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «إِيمَانٌ بِاللهِ وَرَسُولِهِ، ثُمَّ الْجِهَادُ، ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُورٌ».

''مجھے اس پر امید عمل کی خبر دو جو تم نے اسلام لانے کے بعد کیا ہو؟'' انھوں نے کہا: میرا پر امید عمل یہ ہے کہ میں نے جب بھی وضو کیا، اس کے بعد دو رکعتیں ضرور پڑھیں۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، پھر وہ حج جس کے بعد کوئی گناہ باقی نہ رہے۔''

٧٥٣٣ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَنْ سَلَفَ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ، أُوتِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُوتِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ حَتَّى صُلِّيَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُوتِيتُمُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأُعْطِيتُمْ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ. فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابِ: هٰؤُلَاءِ أَقَلُّ مِنَّا عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْرًا. قَالَ اللهُ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَهُوَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ».

[راجع: ٥٥٧]

[7533] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گزشتہ امتوں کے مقابلے میں تمھاری بقا صرف اس قدر ہے جتنا عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت۔ اہل تورات کو تورات دی گئی تو انھوں نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ دن آدھا ہو گیا اور وہ عاجز ہو گئے۔ انھیں اجرت کے طور پر ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی تو انھوں نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ پھر وہ عاجز ہو گئے تو انھیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر تمھیں قرآن دیا گیا تو تم نے اس پر عمل کیا تاآنکہ مغرب کا وقت ہو گیا۔ تمھیں دو قیراط اجرت دی گئی۔ اہل کتاب نے کہا: ان لوگوں نے تھوڑا وقت کام کیا ہے لیکن انھیں اجرت زیادہ دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تمھارے حق سے کچھ کم تو نہیں کیا؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ میرا فضل ہے میں جسے چاہوں دوں۔''

(٤٨) بَابٌ: وَسَمَّى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ عَمَلًا وَقَالَ: «لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ»

باب: 48- نبی ﷺ نے نماز کو عمل کا نام دیا ہے اور آپ نے فرمایا: ''جو شخص (نماز میں) سورت فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں۔''

٧٥٣٤ - حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ

[7534] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

الْوَلِيدِ. وحَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَسَدِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ]: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «اَلصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا، وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ، ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ». [راجع: ٥٢٧]

کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا: کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''بر وقت نماز پڑھنا، والدین سے حسن سلوک کرنا، پھر اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔''

(٤٩) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ خُلِقَ هَلُوعًا ○ إِذَا مَسَّهُ ٱلشَّرُّ جَزُوعًا ○ وَإِذَا مَسَّهُ ٱلْخَيْرُ مَنُوعًا﴾ [المعارج: ١٩-٢١]

باب: 49- ارشاد باری تعالیٰ: ''انسان تھڑدلا پیدا کیا گیا ہے۔ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو بہت زیادہ گھبرا اٹھتا ہے اور جب اسے مال ملتا ہے تو بخیل بن جاتا ہے'' کا بیان

[هَلُوعًا: ضَجُورًا]

هَلُوعًا کے معنی ہیں: بہت زیادہ بے صبری کا اظہار کرنے والا۔

٧٥٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ: «أَتَى النَّبِيَّ ﷺ مَالٌ فَأَعْطَى قَوْمًا وَمَنَعَ آخَرِينَ، فَبَلَغَهُ أَنَّهُمْ عَتَبُوا فَقَالَ: «إِنِّي أُعْطِي الرَّجُلَ وَأَدَعُ الرَّجُلَ، وَالَّذِي أَدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِي، أُعْطِي أَقْوَامًا لِمَا فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ، وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِنَى وَالْخَيْرِ، مِنْهُمْ عَمْرُو ابْنُ تَغْلِبَ». فَقَالَ عَمْرٌو: مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ حُمْرَ النَّعَمِ. [راجع: ٩٢٣]

[7535] حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس مال آیا تو آپ نے اس میں سے کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ کو نہ دیا۔ اس کے بعد آپ کو معلوم ہوا کہ اس تقسیم پر کچھ لوگ ناراض ہوئے ہیں تو آپ نے فرمایا: ''میں ایک شخص کو دیتا ہوں اور دوسرے کو چھوڑ دیتا ہوں اور جسے میں نہیں دیتا وہ مجھے اس سے زیادہ پیارا ہوتا ہے جسے دیتا ہوں۔ جن لوگوں کو دیتا ہوں وہ اس لیے کہ ان کے دلوں میں گھبراہٹ اور بے چینی ہوتی ہے، جبکہ دوسرے لوگوں پر اعتماد کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو بے نیازی اور بھلائی عطا فرمائی ہے۔ ان میں عمرو بن تغلب بھی ہیں۔'' (یہ سن کر) حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے کلمۂ تحسین کے مقابلے میں مجھے

سرخ اونٹ بھی ملتے تو میں انھیں ہرگز پسند نہ کرتا۔

(٥٠) بَابُ ذِكْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَرِوَايَتِهِ عَنْ رَبِّهِ

باب: 50- نبیٔ اکرم ﷺ کا بیان اور آپ کا اپنے رب سے روایت کرنا

٧٥٣٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْهَرَوِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: «إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِذَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَإِذَا أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً».

[7536] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ اپنے رب سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جب بندہ مجھ سے ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب بندہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں اس کے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میرے پاس پیدل چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔''

٧٥٣٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، رُبَّمَا ذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا - أَوْ بُوعًا -».

[راجع: ٧٤٠٥]

[7537] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ حضرت ابوہریرہ ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کئی بار نبی ﷺ کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: ''(اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:) جب بندہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔''

وَقَالَ مُعْتَمِرٌ: سَمِعْتُ أَبِي: سَمِعْتُ أَنَسًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَرْوِيهِ] عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(راویٔ حدیث) معتمر نے کہا: میں نے اپنے والد سے سنا، (انھوں نے کہا:) میں نے حضرت انس ؓ سے سنا، وہ حضرت ابوہریرہ ؓ سے بیان کرتے ہیں، وہ نبی ﷺ سے، آپ اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہیں۔

فائدہ: بندہ جب اللہ کے قریب ہوتا ہے تو ضروری نہیں کہ وہ اپنے بدن کی حرکت سے اللہ کے قریب ہوتا ہو بلکہ وہ انابت، رجوع الی اللہ، دل کی توجہ اور اللہ کی فرمانبرداری کے ذریعے سے اللہ کے قریب ہوتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''بندہ بحالت سجدہ اپنے رب کے بہت قریب ہوتا ہے۔'' اسی طرح اللہ تعالیٰ کے بندے کے قریب ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش سے نیچے اتر کر بندے کے قریب ہوتا ہے بلکہ وہ عرش پر مستوی رہتے ہوئے اپنے بندے کے قریب ہوتا

ہے۔ وما ذلك على الله بعزيز.

٧٥٣٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّكُمْ، قَالَ: «لِكُلِّ عَمَلٍ كَفَّارَةٌ، وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ». [راجع: ١٨٩٤]

[7538] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ تمھارے رب سے روایت کرتے ہیں کہ اس (رب) نے فرمایا: ''ہر عمل کا کفارہ ہے اور روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا اور بلاشبہ روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بڑھ کر ہے۔''

فائدہ: گناہ کے کفارے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس گناہ پر پردہ ڈالتا ہے اور اسے معاف کر دیتا ہے۔ اگرچہ ہر عمل کی جزا اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے، تاہم اکثر طور پر اعمال کی جزا فرشتوں کے سپرد کر دیتا ہے، لیکن روزے کی یہ خصوصیت ہے کہ اس کی جزا فرشتوں کے حوالے کرنے کے بجائے وہ خود دیتا ہے کیونکہ روزہ اللہ کے سوا کسی اور کے لیے نہیں رکھا جاتا اور نہ ہی اس میں کوئی ریا اور دکھلاوے کا پہلو ہوتا ہے۔

٧٥٣٩ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ. وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ، قَالَ: «لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنَّهُ خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى»، وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ. [راجع: ٣٣٩٥]

[7539] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے اپنے رب سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: ''کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ یوں کہے: آپ حضرت یونس بن متی سے بہتر ہیں۔'' اور آپ نے یونس ؑ کو ان کے باپ کی طرف منسوب کیا تھا۔

٧٥٤٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ الْمُزَنِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ - أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ - قَالَ: فَرَجَّعَ فِيهَا، قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ مُعَاوِيَةُ يَحْكِي قِرَاءَةَ ابْنِ مُغَفَّلٍ وَقَالَ: لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيْكُمْ لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ ابْنُ مُغَفَّلٍ يَحْكِي

[7540] حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کو اونٹنی پر سوار دیکھا جبکہ آپ سورت ''الفتح'' یا اس کی کچھ آیات پڑھ رہے تھے۔ انھوں نے فرمایا: آپ ﷺ نے تلاوت کرتے وقت ترجیع فرمائی۔ (راویٔ حدیث) معاویہ بن قرہ نے حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ کی قراءت کی حکایت کرتے ہوئے کہا: اگر لوگ تم پر ہجوم نہ کریں تو میں ترجیع کروں جیسے ابن مغفل ؓ نے ترجیع کی تھی۔ وہ اس

النَّبِيِّ ﷺ. فَقُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ كَيْفَ كَانَ تَرْجِيعُهُ؟ قَالَ: آآآ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. [راجع: ٤٢٨١]

سلسلے میں نبی ﷺ کی نقل کرتے تھے۔ (شعبہ نے کہا:) میں نے معاویہ سے پوچھا کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ کیسے ترجیع کرتے تھے؟ تو انھوں نے کہا: آآآ تین بار مد کے ساتھ آواز دہراتے تھے۔

(٥١) بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ تَفْسِيرِ التَّوْرَاةِ وَ [غَيْرِهَا مِنْ] كُتُبِ اللهِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَغَيْرِهَا

باب: 51- کتب الٰہیہ تورات وغیرہ کی عربی اور دیگر زبانوں میں تفسیر کرنے کا جواز

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿فَأْتُوا بِالتَّوْرَىٰةِ فَاتْلُوهَا إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ﴾ [آل عمران: ٩٣]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”(آپ کہہ دیں کہ) اگر تم سچے ہو تو لاؤ تورات پھر اسے پڑھو۔“

٧٥٤١ - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ: أَنَّ هِرَقْلَ دَعَا تَرْجُمَانَهُ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَرَأَهُ: «بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ، وَ﴿يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ تَعَالَوْاْ إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ اَلْآيَةَ [آل عمران: ٦٤]». [راجع: ٧]

[7541] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ شاہ روم ہرقل نے اپنے ترجمان کو بلایا، پھر نبی ﷺ کا نامۂ مبارک منگوایا اور اسے پڑھا: ”شروع اللہ کے نام سے جو بہت رحم کرنے والا انتہائی مہربان ہے۔ اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے ہرقل کے نام۔ اس میں یہ آیت لکھی تھی: ”اے اہل کتاب! ایسے کلمے کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمھارے درمیان مشترک ہے۔“

٧٥٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَؤُنَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ، وَقُولُوا: ﴿ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ﴾ اَلْآيَةَ [آل عمران: ٨٤]». [راجع: ٤٤٨٥]

[7542] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اہل کتاب تورات کو عبرانی زبان میں پڑھتے اور اہل اسلام کے لیے اس کی تفسیر عربی میں کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اہل کتاب کی تصدیق و تکذیب نہ کرو بلکہ یوں کہو: ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر بھی جو ہم پر نازل کیا گیا۔“

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد اس حقیقت کا اظہار ہے کہ جب اللہ کے کلام کا کسی دوسری زبان میں ترجمہ کیا جائے تو

اس ترجمے کو اللہ کا کلام نہیں کہا جا سکتا کیونکہ وہ تو مترجم کی کوشش اور اس کا فعل ہے اور بندے کا فعل مخلوق ہے جبکہ اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے۔

٧٥٤٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنَ الْيَهُودِ قَدْ زَنَيَا، فَقَالَ لِلْيَهُودِ: «مَا تَصْنَعُونَ بِهِمَا؟»، قَالُوا: نُسَخِّمُ وُجُوهَهُمَا وَنُخْزِيهِمَا، قَالَ: «فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ»، فَجَاؤُوا فَقَالُوا لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَرْضَوْنَ [يَا] أَعْوَرُ: اقْرَأْ، فَقَرَأَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَوْضِعٍ مِنْهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ، قَالَ: ارْفَعْ يَدَكَ، فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهِ آيَةُ الرَّجْمِ تَلُوحُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ عَلَيْهِمَا الرَّجْمَ وَلٰكِنَّا نَتَكَاتَمُهُ بَيْنَنَا، فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا، فَرَأَيْتُهُ يُجَانِئُ عَلَيْهَا الْحِجَارَةَ.

[راجع: ١٣٢٩]

[7543] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد اور یہودی عورت کو لایا گیا جنھوں نے زنا کیا تھا۔ آپ ﷺ نے یہودیوں سے پوچھا: تم ایسے دونوں (مجرموں) کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو؟'' انھوں نے کہا: ہم ان کا منہ کالا کر کے انھیں ذلیل و رسوا کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اگر تم اس بات میں سچے ہو تو تورات لاؤ اور اسے پڑھ کر سناؤ۔'' چنانچہ وہ تورات لائے اور ایک آدمی سے جس پر وہ مطمئن تھے کہا: اے اعور! اسے پڑھ۔ چنانچہ اس نے پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ ایک مقام پر پہنچ کر اس پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ عبداللہ بن سلام ؓ نے فرمایا: اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ جب اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو وہاں آیت رجم چمک رہی تھی۔ اس نے کہا: اے محمد! ان دونوں کے لیے رجم کا حکم تو واقعی ہے لیکن ہم اس حکم کو آپس میں چھپایا کرتے ہیں۔ پھر آپ کے حکم سے ان دونوں کو رجم کیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا: میں نے دیکھا کہ زانی مرد اپنی داشتہ کو پتھروں سے بچانے کے لیے اس پر جھکا پڑتا تھا۔

(٥٢) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ سَفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ»، وَ«زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ»

باب: 52- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''قرآن کریم کی مہارت رکھنے والا قیامت کے دن کراماً کاتبین کے ساتھ ہو گا جو اللہ تعالیٰ کے انتہائی فرمانبردار ہیں'' نیز ''قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے مزین کرو'' کا بیان

٧٥٤٤ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [أَنَّهُ]

[7544] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جس قدر خوش الحانی سے پڑھنے کی بنا پر

سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ». [راجع: ٥٠٢٣]

نبی ﷺ کے قرآن پڑھنے کو سنتا ہے جب وہ اسے بلند آواز سے پڑھتا ہے۔"

٧٥٤٥ - **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا، وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ، قَالَتْ: فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي وَأَنَا حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ، وَأَنَّ اللهَ يُبَرِّئُنِي، وَلٰكِنْ وَاللهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللهَ يُنْزِلُ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلَى وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى، وَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاءُو بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ﴾ الْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا [النور: ١١-٢٠]. [راجع: ٢٥٩٣]

[7545] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، ان پر جب بہتان لگا تو انھوں نے فرمایا: میں اپنے بستر پر لیٹ گئی اور مجھے یقین تھا کہ میں اس تہمت سے بری ہوں اور اللہ تعالیٰ میری براءت ضرور کرے گا، لیکن اللہ کی قسم! مجھے یہ گمان نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق قرآنی آیات نازل فرمائے گا جن کی ہمیشہ تلاوت کی جاتی رہے گی۔ میرے نزدیک میری حیثیت اس سے کمتر تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق ایسا کلام نازل فرمائے جس کی تلاوت ہو۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے میرے متعلق یہ پوری دس آیات نازل فرمائیں: ''بلاشبہ وہ لوگ جنھوں نے بہتان لگایا، وہ تمھی میں سے ایک گروہ ہے......'' آخر تک۔

٧٥٤٦ - **حَدَّثَنَا** أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ - أُرَاهُ - عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ ﴿وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ﴾، فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا - أَوْ قِرَاءَةً - مِنْهُ. [راجع: ٧٦٧]

[7546] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نماز عشاء میں ﴿والتين والزيتون﴾ پڑھ رہے تھے۔ میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت آواز میں قرآن پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں سنا۔

٧٥٤٧ - **حَدَّثَنَا** حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مُتَوَارِيًا بِمَكَّةَ، وَكَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ، فَإِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ جَاءَ بِهِ، فَقَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لِنَبِيِّهِ ﷺ: ﴿وَلَا تَجْهَرْ

[7547] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ مکہ مکرمہ میں چھپ کر تبلیغ کرتے تو قرآن کریم بآواز بلند پڑھتے تھے۔ اسے جب مشرکین سنتے تو قرآن اور اس کے لانے والے کو برا بھلا کہتے۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا: ''اپنی نماز میں نہ آواز بلند کرو اور نہ بالکل پست ہی رکھو''

بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ [الإسراء: ١١٠]. [راجع: ٤٧٢٢]

٧٥٤٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ: إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ، فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ لِلصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ، فَإِنَّهُ «لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[7548] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہا: میں تمھیں دیکھتا ہوں کہ تم بکریاں اور جنگل بہت پسند کرتے ہو، لہٰذا جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں رہو تو بلند آواز سے اذان کہو کیونکہ مؤذن کی اذان جہاں تک پہنچے گی اور اسے جن و انس اور دوسری جو چیزیں بھی سنیں گی وہ قیامت کے دن اس کی گواہی دیں گی۔

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٦٠٩]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

٧٥٤٩ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ. [راجع: ٢٩٧]

[7549] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ قرآن پڑھا کرتے جبکہ آپ کا سر مبارک میری گود میں ہوتا اور میں حالت حیض سے ہوتی۔

(٥٣) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ﴾ [المزمل: ٢٠]

باب: 53- ارشاد باری تعالیٰ: ''جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکو پڑھ لیا کرو'' کا بیان

٧٥٥٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ: أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ حَدَّثَاهُ: أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَاسْتَمَعْتُ

[7550] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی زندگی مبارک میں سورۃ الفرقان پڑھتے سنا۔ میں نے ان کی قراءت کی طرف کان لگایا تو وہ قرآن مجید بہت سے ایسے طریقوں سے پڑھ رہے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر

لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلٰى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَصَبَّرْتُ حَتّٰى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ: مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ؟ قَالَ: أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَقُلْتُ: كَذَبْتَ، أَقْرَأَنِيهَا عَلٰى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ، فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقُودُهُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا، فَقَالَ: «أَرْسِلْهُ، اقْرَأْ يَا هِشَامُ!»، فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ»، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اقْرَأْ يَا عُمَرُ!»، فَقَرَأْتُ فَقَالَ: «كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ، إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ». [راجع: ٢٤١٩]

حملہ کر دیتا لیکن میں نے صبر سے کام لیا اور جب انھوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی گردن میں چادر کا پھندا ڈال دیا اور کہا: تمھیں یہ سورت اس طرح کس نے پڑھائی ہے جو میں نے ابھی تم سے سنی ہے؟ انھوں نے کہا: مجھے اس طرح رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا: تم جھوٹ بولتے ہو مجھے تو خود رسول اللہ ﷺ نے یہ سورت اس طرح (تمھاری قراءت) کے علاوہ طریقے پر پڑھائی ہے۔ پھر میں انھیں کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا اور کہا: اللہ کے رسول! میں نے اس شخص کو سورۂ فرقان ان حروف پر پڑھتے سنا ہے جو آپ نے مجھے نہیں پڑھائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو۔ ہشام! تم پڑھ کر سناؤ۔'' انھوں نے وہی قراءت پڑھی جو میں نے ان سے سنی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(یہ سورت) اسی طرح نازل کی گئی ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر! اب تم پڑھو۔'' میں نے اس قراءت کے مطابق پڑھا جو آپ نے مجھے سکھائی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس طرح بھی نازل کی گئی ہے۔ یہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے، اس لیے تمھیں جس قراءت میں سہولت ہو اس کے مطابق پڑھو۔''

فائدہ: قرآن کریم کو سبعہ حروف سے پڑھنے کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن کریم کے ہر لفظ کو سات طریقوں سے پڑھنا جائز ہے کیونکہ چند ایک کلمات کے علاوہ بہت سے کلمات اس اصول کے تحت نہیں آتے۔ ○ سبعہ احرف سے مراد ان سات ائمہ کی قراءت ہرگز نہیں جو اس سلسلے میں مشہور ہوئے ہیں کیونکہ پہلا شخص جس نے ان سات قراءات کو جمع کرنے کا اہتمام کیا وہ ابن مجاہد ہیں جن کا تعلق چوتھی صدی سے ہے۔ امام جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث کو بہت مشکل خیال کرتا تھا حتی کہ میں نے تیس سال سے زیادہ اس پر غور و فکر کیا۔ میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ قراءت کا اختلاف سات وجوہ سے باہر نہیں۔ وہ حسب ذیل ہیں: * معنی اور صورت خطی میں تبدیلی کے بغیر صرف حرکات میں اختلاف ہوگا جیسا کہ بخل کو چار اور کلمہ یحسب کو دو طرح سے پڑھا گیا ہے۔ * صورت خطی میں اختلاف کے بجائے صرف معنی میں اختلاف ہوگا جیسا کہ [فتلقى آدم من ربه كلمات] کو دو طرح سے پڑھا گیا ہے: ○ لفظ آدم کی رفعی اور کلمات کی نصبی حالت۔ ○ لفظ آدم کی نصبی اور کلمات کی رفعی حالت۔ * صورت خطی کے بجائے حروف میں تبدیلی ہوگی جس سے معنی بھی بدل جائے گا جیسا کہ تبلوا کو تتلوا پڑھا گیا ہے۔

* صورت خطی کے بجائے حروف میں تبدیلی ہوگی لیکن اس سے معنی تبدیل نہیں ہوگا جیسا کہ بصطة کو بسطة اور الصراط کو السراط پڑھا گیا ہے۔ * صورت خطی اور حروف دونوں کی تبدیلی ہوگی جس سے معنی بھی تبدیل ہو جائے گا، جیسے اشد منکم کو اشد منهم پڑھا گیا ہے۔ * تقدیم و تاخیر کا اختلاف ہوگا جیسا کہ فیقتلون و یقتلون میں ہے، اس میں پہلا معروف اور دوسرا مجہول ہے۔ اسے یوں پڑھا گیا ہے: و یُقتلون فَیَقتلون۔ * حروف کی کمی بیشی میں اختلاف ہوگا جیسا کہ واوصی کو ووصّی پڑھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اظہار وادغام، روم واشمام، تفخیم وترقیق، مد وقصر، تخفیف وتسہیل اور ابدال ونقل وغیرہ جسے فن قراءت میں اصول کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ ایسا اختلاف نہیں جس سے معنی یا لفظ میں تبدیلی آتی ہو۔[1]

(٥٤) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ [القمر: ١٧]

باب: 54- ارشاد باری تعالیٰ: ''ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان بنا دیا ہے، کیا پھر ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا'' کا بیان

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ»، يُقَالُ مُيَسَّرٌ: مُهَيَّأٌ.

نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس عمل کے لیے انسان پیدا کیا گیا ہے وہ اس کے لیے آسان کر دیا گیا ہے۔ مُیسر کے معنی ہیں: تیار کیا گیا، یعنی آسان کیا گیا ہے۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ بِلِسَانِكَ: هَوَّنَّاهُ عَلَيْكَ.

مجاہد نے کہا: یسرنا القرآن بلسانك کے معنی ہیں: ہم نے آپ پر اس کی قراءت آسان کر دی ہے۔

وَقَالَ مَطَرٌ الْوَرَّاقُ: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ قَالَ: هَلْ مِنْ طَالِبِ عِلْمٍ فَيُعَانَ عَلَيْهِ؟.

مطروراق نے کہا: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ کا مطلب ہے: کوئی علم قرآن کا طالب ہے جس کی اس کے متعلق مدد کی جائے؟

٧٥٥١ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: قَالَ يَزِيدُ: حَدَّثَنِي مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عِمْرَانَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! فِيمَا يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ؟ قَالَ: «كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ». [راجع: ٦٥٩٦]

[7551] حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! پھر لوگ عمل کس لیے کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ہر شخص کے لیے اس عمل میں آسانی پیدا کر دی گئی ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔''

٧٥٥٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ:

[7552] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ایک جنازے میں شریک تھے

1 النشر، ص: 26/1.

سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلِيٍّ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ فِي جِنَازَةٍ فَأَخَذَ عُودًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْ مِنَ النَّارِ»، قَالُوا: أَلَا نَتَّكِلُ؟ قَالَ: «اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ﴾ الْآيَةَ» [الليل: ٥]. [راجع: ١٣٦٢]

کہ آپ نے وہاں ایک لکڑی پکڑ لی اور اس سے زمین کریدنے لگے، پھر آپ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کی جگہ دوزخ یا جنت میں لکھ دی گئی ہے۔'' صحابہ نے کہا: کیا ہم اسی پر بھروسا نہ کرلیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم عمل کرتے رہو، ہر عمل آسان کر دیا گیا ہے (جس کے لیے انسان پیدا کیا گیا ہے)۔'' پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''جس شخص نے اللہ کی راہ میں دیا اور تقویٰ اختیار کیا......''

(٥٥) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿بَلْ هُوَ قُرْءَانٌ مَّجِيدٌ ۝ فِى لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ﴾ [البروج: ٢١، ٢٢]

باب: 55- ارشاد باری تعالیٰ: ''بلکہ وہ قرآن بڑی شان والا ہے جو لوح محفوظ میں (درج) ہے'' کا بیان

﴿وَالطُّورِ ۝ وَكِتَٰبٍ مَّسْطُورٍ﴾ [الطور: ١، ٢]، قَالَ قَتَادَةُ: مَكْتُوبٌ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''کوہ طور کی قسم! اور لکھی ہوئی کتاب کی قسم!'' قتادہ نے کہا: ﴿مسطور﴾ کے معنی مکتوب، یعنی لکھی ہوئی ہے۔

﴿يَسْطُرُونَ﴾ [القلم: ١]: يَخُطُّونَ. ﴿فِىٓ أُمِّ ٱلْكِتَٰبِ﴾ [الزخرف: ٤]: جُمْلَةِ الْكِتَابِ وَأَصْلِهِ. ﴿مَّا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ﴾ [ق: ١٨]: مَا يَتَكَلَّمُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ عَلَيْهِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يُكْتَبُ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ.

﴿يسطرون﴾: وہ لکھتے ہیں۔ ﴿فِىٓ أُمِّ الْكِتٰبِ﴾ کے معنی ہیں: مجموعی اور اصلی کتاب میں۔ ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ﴾ یعنی جو کچھ کلام کرے گا وہ لکھ لیا جائے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: خیر اور شر لکھا جاتا ہے۔

﴿يُحَرِّفُونَ﴾ [النساء: ٤٦]: يُزِيلُونَ، وَلَيْسَ أَحَدٌ يُزِيلُ لَفْظَ كِتَابٍ مِنْ كُتُبِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَكِنَّهُمْ يُحَرِّفُونَهُ: يَتَأَوَّلُونَهُ عَنْ غَيْرِ تَأْوِيلِهِ.

﴿يُحَرِّفُوْنَ﴾ اس کا مطلب ہے: وہ زائل کرتے ہیں۔ اللہ کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا لفظ کوئی بھی زائل نہیں کرسکتا لیکن وہ اس کی خلاف واقعہ تاویلیں کرتے ہیں۔

﴿دِرَاسَتِهِمْ﴾ [الأنعام: ١٥٦]: تِلَاوَتُهُمْ. ﴿وَٰعِيَةٌ﴾ [الحاقة: ١٢]: حَافِظَةٌ. ﴿وَتَعِيَهَآ﴾ [الحاقة: ١٢]: تَحْفَظُهَا.

﴿دِرَاسَتِهِمْ﴾ کے معنی ہیں: ان کا تلاوت کرنا۔ ﴿وَاعِيَةٌ﴾ کے معنی ہیں: یاد رکھنے والے۔ اسی طرح ﴿تَعِيَهَا﴾ اس کی حفاظت کرتی ہے۔

﴿وَأُوحِىَ إِلَىَّ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانُ لِأُنذِرَكُم بِهِۦ﴾

﴿وَأُوْحِيَ إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ﴾ ''اور میری

[الأنعام: ١٩]: يَعْنِي أَهْلَ مَكَّةَ، ﴿وَمَنْ بَلَغَ﴾ هٰذَا الْقُرْآنُ فَهُوَ لَهُ نَذِيرٌ.

طرف یہ قرآن وحی کیا گیا تاکہ میں اس کے ذریعے سے اہل مکہ کو خبردار کروں۔" ﴿وَمَنْ بَلَغَ﴾ سے مراد دوسرے تمام جہان کے لوگ ہیں۔ ان سب کو یہ قرآن ڈرانے والا ہے۔

فائدہ: تحریف کے متعلق چار موقف حسب ذیل ہیں: ○ تمام کتب سابقہ کو یکسر بدل دیا گیا ہے لیکن اس اطلاق کو اکثر پر محمول کرنا چاہیے کیونکہ ان کی متعدد آیات ایسی ہیں جن میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ ○ اکثر طور پر تحریف وتبدیلی واقع ہوئی ہے۔ اس کے متعلق متعدد دلائل ہیں۔ پہلا قول بھی اسی پر محمول کرنا چاہیے۔ ○ ان کتابوں میں بہت کم تحریف ہوئی ہے اور اکثر حصہ اپنی اصلیت پر باقی ہے۔ امام ابن تیمیہ ؒ نے اپنی کتاب "الجواب الصحیح" میں اسی موقف کو اختیار کیا ہے۔ ○ تحریف الفاظ میں نہیں بلکہ معانی میں ہوئی ہے۔ الفاظ اپنی جگہ پر ہیں، البتہ ان کی غلط تاویلات کی گئی ہیں۔ اس آخری موقف کو امام بخاری ؒ نے اختیار کیا ہے جس کی صراحت انھوں نے مذکورہ عنوان میں کی ہے۔ ہمارے نزدیک تورات وانجیل میں تحریف، صرف معانی کی صورت ہی میں نہیں بلکہ اہل کتاب نے ان کے الفاظ بھی بدل ڈالے ہیں۔ واللہ أعلم.

٧٥٥٣ - وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَمَّا قَضَى اللهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا عِنْدَهُ: غَلَبَتْ - أَوْ قَالَ: سَبَقَتْ - رَحْمَتِي غَضَبِي، فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ». [راجع: ٣١٩٤]

[7553] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کیا تو اس نے اپنے پاس، عرش کے اوپر ایک کتاب لکھ کر رکھی۔ اس میں یہ بھی ہے کہ میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے یا میرے غصے سے آگے بڑھ چکی ہے۔"

٧٥٥٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: أَنَّ أَبَا رَافِعٍ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ: إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي، فَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ». [راجع: ٣١٩٤]

[7554] حضرت ابو ہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کرنے سے پہلے ایک نوشتہ تحریر کیا کہ میری رحمت میرے غضب سے بڑھ کر ہے، اور وہ نوشتہ عرش کے اوپر اس کے پاس لکھا ہوا ہے۔"

فائدہ: ان دونوں روایات میں بظاہر تضاد ہے۔ ایک میں ہے کہ مخلوق پیدا کرنے کے بعد نوشتہ لکھا اور دوسری میں ہے کہ

مخلوق پیدا کرنے سے پہلے اسے تحریر کیا۔ اس کا جواب اس طرح دیا گیا ہے کہ قضى الله الخلق کا مطلب یہ ہے کہ اس نے پہلے خلقت کا پیدا کرنا ٹھان لیا۔ اگر اس سے مراد یہ ہو کہ وہ پیدا کر چکا تھا تو موافقت کی صورت یہ ہوگی کہ خلقت کی تخلیق سے پہلے تحریر لکھنے سے مراد کتاب لکھنے کا ارادہ کرنا ہے، اور وہ اللہ تعالیٰ ازل میں کر چکا تھا اور خلقت کی تخلیق سے پہلے وہ ارادہ موجود تھا۔ واللّٰہ أعلم.

(٥٦) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : ﴿وَٱللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ﴾ [الصافات: ٩٦] ﴿إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَٰهُ بِقَدَرٍ﴾ [القمر: ٤٩]

باب: 56- ارشاد باری تعالیٰ: ''حالانکہ اللہ تعالیٰ ہی نے تمھیں پیدا کیا اور اسے بھی جو تم کرتے ہو۔'' نیز: ''بے شک ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے سے پیدا کیا ہے۔'' کا بیان

وَيُقَالُ لِلْمُصَوِّرِينَ: «أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ»

قیامت کے دن تصویر بنانے والوں سے کہا جائے گا کہ جو تم نے پیدا کیا ہے اس میں جان ڈالو۔

﴿إِنَّ رَبَّكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ﴾ إِلَى: ﴿تَبَارَكَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾ [الأعراف: ٥٤]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''یقیناً تمھارا رب وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو (چھ دن میں) پیدا کیا...... رب العالمین بہت برکت والا ہے۔''

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: بَيَّنَ اللهُ الْخَلْقَ مِنَ الْأَمْرِ بِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿أَلَا لَهُ ٱلْخَلْقُ وَٱلْأَمْرُ﴾

سفیان بن عیینہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے خلق اور امر کو الگ الگ بیان کیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''آگاہ رہو! اسی کے لیے تخلیق ہے اور اسی کا حکم چلتا ہے۔''

وَسَمَّى النَّبِيُّ ﷺ الْإِيمَانَ عَمَلًا. قَالَ أَبُو ذَرٍّ وَّأَبُو هُرَيْرَةَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «إِيمَانٌ بِاللهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ»، وَقَالَ: ﴿جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ﴾ [السجدة: ١٧]. وَقَالَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مُرْنَا بِجُمَلٍ مِنَ الْأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهَا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ، فَأَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ وَالشَّهَادَةِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ. فَجَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهُ عَمَلًا.

نبی ﷺ نے ایمان کو عمل کا نام دیا ہے جیسا کہ حضرت ابو ذر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''اللہ پر ایمان لانا اور اس کے راستے میں جہاد کرنا۔'' ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''یہ بدلہ ہے اس کا جو وہ کرتے تھے۔'' وفد عبدالقیس نے نبی ﷺ سے عرض کی: آپ ہمیں چند ایسے جامع اعمال بتا دیں جن پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے انھیں ایمان، شہادت، نماز قائم کرنے اور زکاۃ دینے کا حکم دیا۔ اس طرح

آپ نے ان تمام چیزوں کو عمل قرار دیا۔

٧٥٥٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وُدٌّ وَإِخَاءٌ، فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ الطَّعَامُ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللهِ - كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي - فَدَعَاهُ إِلَيْهِ فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ [شَيْئًا] فَقَذِرْتُهُ، فَحَلَفْتُ لَا آكُلُهُ، فَقَالَ: هَلُمَّ فَلأُحَدِّثْكَ عَنْ ذَاكَ، إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ، قَالَ: «وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ، وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ»، فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ: «أَيْنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّونَ؟» فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى، ثُمَّ انْطَلَقْنَا، قُلْنَا: مَا صَنَعْنَا؟ حَلَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا، ثُمَّ حَمَلَنَا؟ تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمِينَهُ، وَاللهِ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا، فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ، فَقَالَ: «لَسْتُ أَنَا أَحْمِلُكُمْ، وَلٰكِنَّ اللهَ حَمَلَكُمْ، إِنِّي وَاللهِ لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ [مِنْهُ] وَتَحَلَّلْتُهَا».

[راجع: ٣١٣٣]

[7555] حضرت زہدم سے روایت ہے، انھوں نے کہا: قبیلۂ جرم اور اشعری قبیلے کے درمیان محبت اور بھائی چارے کا معاملہ تھا۔ ایک مرتبہ ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ کے پاس تھے اور ان کے ہاں بنو تیم اللہ کا ایک شخص بھی تھا۔ غالباً وہ عرب کے غلام لوگوں میں سے تھا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نے اسے اپنے ہاں کھانے کی دعوت دی تو اس نے کہا: میں نے مرغی کو گندگی کھاتے دیکھا تو اسی وقت سے قسم اٹھائی کہ اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نے کہا: آؤ! میں تمھیں اس کے متعلق ایک حدیث بیان کرتا ہوں۔ میں نبی ﷺ کے پاس اشعری قبیلے کے چند افراد لے کر حاضر ہوا اور ہم نے آپ سے سواری مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! میں تمھارے لیے سواری کا بندوبست نہیں کر سکتا اور نہ میرے پاس کوئی چیز ہے جسے میں تمھیں سواری کے لیے دوں۔“ پھر نبی ﷺ کے پاس مال غنیمت میں سے کچھ اونٹ آئے تو آپ ﷺ نے ہمارے متعلق دریافت کیا: ”اشعری کہاں ہیں؟“ پھر آپ ﷺ نے ہمیں پانچ عمدہ اونٹ دینے کا حکم دیا۔ جب ہم انھیں لے کر چلے تو ہم نے کہا: یہ ہم نے کیا کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے قسم اٹھائی تھی کہ وہ ہمیں سواری کے لیے کوئی جانور نہیں دیں گے اور نہ آپ کے پاس کوئی ایسا جانور ہے جو ہمیں سواری کے لیے دیں، اس کے باوجود آپ نے ہمیں سواریاں دی ہیں۔ ہم نے تو رسول اللہ ﷺ کو آپ کی قسم سے غافل کر دیا ہے۔ اللہ کی قسم! ایسے حالات میں تو ہم کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ پھر ہم آپ کی طرف لوٹے اور آپ سے بات کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تمھیں سواریاں نہیں دیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ہیں۔ اللہ

کی قسم! میں جب کوئی قسم اٹھاتا ہوں، پھر اس کا غیر اس سے بہتر دیکھتا ہوں تو وہ کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے اور قسم کا کفارہ دے کر اس سے خلاصی حاصل کر لیتا ہوں۔"

٧٥٥٦ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ مُضَرَ، وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرٍ حُرُمٍ، فَمُرْنَا بِجُمَلٍ مِنَ الْأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُو إِلَيْهَا مَنْ وَرَاءَنَا. قَالَ: «آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ. آمُرُكُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللهِ، وَهَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللهِ؟ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَتُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ. وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالظُّرُوفِ الْمُزَفَّتَةِ وَالْحَنْتَمَةِ». [راجع: ٥٣]

[7556] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: قبیلۂ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور انھوں نے کہا: ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلۂ مضر کے مشرکین حائل ہیں، اس لیے ہم آپ کے پاس صرف حرمت والے مہینوں میں آ سکتے ہیں۔ آپ ہمیں کچھ جامع احکام بتا دیں، ہم جن پر عمل پیرا ہو کر جنت میں چلے جائیں، نیز ان احکام کی طرف ان لوگوں کو دعوت دیں جو ہمارے پیچھے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "میں تمھیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں: میں تمھیں ایمان باللہ کا حکم دیتا ہوں۔ تمھیں معلوم ہے کہ ایمان باللہ کیا ہے؟ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود برحق نہیں، نیز نماز قائم کرنے، زکاۃ دینے اور غنیمت میں سے پانچواں حصہ دینے کا حکم دیتا ہوں۔ اور تمھیں چار کاموں سے روکتا ہوں: کدو کے برتن، لکڑی کے برتن، تارکول کیے ہوئے برتن اور سبز مٹکوں میں نبیذ بنا کر اسے مت نوش کرو۔"

٧٥٥٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ». [راجع: ٢١٠٥]

[7557] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بلاشبہ ان تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: "جو تم نے پیدا کیا تھا ان کو زندہ کرو۔"

٧٥٥٨ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ أَصْحَابَ

[7558] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "ان تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا:

هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ». [راجع: ٥٩٥١]

جوتم نے پیدا کیا تھا انھیں زندہ کرو۔''

٧٥٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي، فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ شَعِيرَةً». [راجع: ٥٩٥٣]

[7559]حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: اس شخص سے بڑا ظالم کون ہو سکتا ہے جو میرے پیدا کرنے کی مانند پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اگر ان میں ہمت ہے تو وہ چھوٹی سی چیونٹی پیدا کر کے دکھائیں یا اس کے علاوہ دانہ یا جو پیدا کریں۔''

(٥٧) بَابُ قِرَاءَةِ الْفَاجِرِ وَالْمُنَافِقِ، وَأَصْوَاتُهُمْ وَتِلَاوَتُهُمْ لَا تُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ

باب: 57- فاسق اور منافق کی تلاوت کا بیان اور یہ کہ ان کی آواز اور تلاوت ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتی

٧٥٦٠ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ، وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا». [راجع: ٥٠٢٠]

[7560]حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اترنج کی طرح ہے جس کا ذائقہ بھی اچھا اور خوشبو بھی عمدہ ہے۔ اور جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور جیسی ہے کہ اس کا ذائقہ تو اچھا ہے لیکن اس کی خوشبو نہیں ہوتی۔ اور فاجر کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے گل بونہ کی طرح ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہے لیکن اس کا ذائقہ کڑوا ہے اور وہ فاجر جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن (تمے) کی سی ہے کہ اس کا مزہ بھی کڑوا ہے اور اس میں کوئی خوشبو بھی نہیں ہوتی۔''

فائدہ: اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ قرآن اور تلاوت میں فرق واضح کیا جائے اور یہ بتایا جائے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور تلاوت بندے کا فعل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بندے کے فعل کی وجہ سے تلاوت، تلاوت میں فرق ہے۔ ایک عامل مومن کا تلاوت کرنا اترنج کی طرح ہے جو بے شمار فوائد کا حامل ہے اور بدکردار کی تلاوت سے ماحول معطر نہیں ہوتا اور اس میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس بنا پر قرآن اللہ کا کلام، غیر مخلوق اور مومن و منافق کا تلاوت کرنا ان کا ذاتی فعل ہے اور فعل ہونے کے اعتبار سے

وہ اللہ کے پیدا کردہ ہیں۔ بہرحال بندوں کے افعال سب مخلوق ہیں جن کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔

٧٥٦١ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: سَأَلَ أُنَاسٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ: «إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِشَيْءٍ»، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا، قَالَ: [فَقَالَ] النَّبِيُّ ﷺ: «تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيُقَرْقِرُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ كَقَرْقَرَةِ الدَّجَاجَةِ، فَيَخْلِطُونَ فِيهِ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ». [راجع: ٣٢١٠]

[7561] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: کچھ لوگوں نے نبی ﷺ سے کاہنوں کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''ان کی کسی بات کا اعتبار نہیں ہے۔'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! یہ لوگ بعض اوقات ایسی باتیں بیان کرتے ہیں جو صحیح ثابت ہوتی ہیں۔ نبی ﷺ نے (وضاحت کرتے ہوئے) فرمایا: ''ان کی صحیح بات وہ ہوتی ہے جو شیطان، (فرشتوں سے سن کر) یاد کر لیتا ہے۔ پھر وہ مرغی کے کٹ کٹ کرنے کی طرح اپنے دوست (کاہن) کے کان میں ڈال دیتا ہے اور وہ اس میں سو سے زیادہ جھوٹ بھی ملا دیتے ہیں۔''

٧٥٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ ابْنُ مَيْمُونٍ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ يُحَدِّثُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَيَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ حَتَّى يَعُودَ السَّهْمُ إِلَى فُوقِهِ»، قِيلَ: مَا سِيمَاهُمْ؟ قَالَ: «سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ، أَوْ قَالَ: التَّسْبِيدُ».

[7562] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کچھ لوگ مشرق کی طرف سے رونما ہوں گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ پھر وہ واپس دین میں نہیں لوٹیں گے یہاں تک کہ تیر اپنی جگہ پر واپس آ جائے۔'' پوچھا گیا: ان کی علامت کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''ان کی علامت سر منڈوانا ہے، یا فرمایا: بالوں کو جڑ سے نیست و نابود کرنا ہے۔''

(٥٨) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَنَضَعُ ٱلْمَوَٰزِينَ ٱلْقِسْطَ لِيَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ﴾ [الأنبياء: ٤٧] وَأَنَّ أَعْمَالَ بَنِي آدَمَ وَقَوْلَهُمْ يُوزَنُ

باب: 58- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور ہم قیامت کے دن عدل و انصاف پر مبنی ترازو قائم کریں گے'' اور لوگوں کے اعمال و اقوال تولے جائیں گے کا بیان

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: اَلْقِسْطَاسُ: اَلْعَدْلُ بِالرُّومِيَّةِ، وَيُقَالُ: الْقِسْطُ مَصْدَرُ الْمُقْسِطِ وَهُوَ الْعَادِلُ، وَأَمَّا الْقَاسِطُ فَهُوَ الْجَائِرُ.

امام مجاہد نے کہا: قِسْطَاس رومی زبان کا لفظ ہے، اس کے معنی ہیں: عدل و انصاف۔ مُقْسِط کا مصدر قِسْط ہے جس کے معنی عادل اور منصف۔ اور قَاسِط کے معنی ہیں: ظالم اور گناہ گار۔

٧٥٦٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ، خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ». [راجع: ٦٤٠٦]

[7563] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''دو کلمے ایسے ہیں جو رحمان کو بہت پسند ہیں، زبان پر بڑے ہلکے پھلکے (لیکن قیامت کے دن) ترازو میں بہت بھاری ہوں گے۔ وہ یہ ہیں: [سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ] ''پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے اللہ جو بہت عظمت والا ہے۔''

فائدہ: چونکہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی دعوت کا محور توحید باری تعالیٰ ہے، اس لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی کتاب التوحید پر اپنی ''الجامع الصحیح'' کو ختم کیا ہے اور دنیا میں اخلاص نیت کے ساتھ اعمال کا اعتبار کیا جاتا ہے، اس لیے امام صاحب رحمہ اللہ نے حدیث [إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ] سے اس کتاب کا آغاز فرمایا۔ اور آخرت میں اعمال کا وزن کیا جائے گا اور اس پر کامیابی کا دارومدار ہوگا، اس لیے حدیث میزان کو کتاب کے آخر میں بیان فرمایا، نیز تنبیہ فرمائی کہ قیامت کے دن ایسے اعمال کا وزن ہوگا جو اخلاص نیت پر مبنی ہوں گے اور جن کی بنیاد ''حق'' ہوگی۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ آخرت میں ایک تو اعمال کا وزن کیا جائے گا اور دوسری بات یہ کہ صرف اہل ایمان کے اعمال کا وزن ہوگا۔ کفار و مشرکین کے اچھے اعمال بھی نہیں تولے جائیں گے کیونکہ ان کے پاس وزن اعمال کی اصل اساس اور بنیاد ہی نہیں ہے کہ ان کا عقیدہ درست نہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا میں اخلاص کی دولت سے مالا مال فرمائے اور قیامت کے دن ہماری نیکیوں کا پلڑا بھاری کر دے۔ جس دن نہ مال کوئی فائدہ دے گا اور نہ اولاد کام آئے گی۔ اِلّا یہ کہ قلب سلیم لے کر اللہ کے ہاں حاضر ہو۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوبُ إِلَيْكَ

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَ أَتْبَاعِهِ وَ إِخْوَانِهِ أَجْمَعِينَ.

فہرست

اطراف الحدیث

شعبۂ تحقیق و تصنیف دارالسلام

خ

د

ذ

ش

ص

غ

ق

ل

م

ن

هـ

و

ي